للہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

گر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXV III | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

(للعہ) چار روپے پیشگی

جلد ۱۲ | ۲۲ صفر ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸ ماگھ سمت ۱۹۶۹ | نمبر ۲۸ و ۲۹ و ۳۰

ضعیف مردہ دلے گر تقادیان در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محی و موتی کلام نورالدین

اگلا اخبار

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی گئی تھی۔ ڈاک خانہ کی رجسٹری اخبار کے متعلق کچھ جھگڑا پیدا ہوگیا تھا۔ جس کے واسطے پروپرائٹر اور ایڈیٹر کو گورداسپور اور لاہور جانا پڑا صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب سے اس کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اب پھر گورداسپور جانا ہے۔ تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ بمشکل تمام صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل سے یہ اجازت حاصل ہوئی ہے کہ ۳۰ جنوری کا پرچہ شائع کیا جائے لہذا یہ پرچہ شائع ہوتا ہے اور بعد کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر سے اجازت حاصل کرلی جائے۔ لیکن تا حصول اجازت اخبار روانہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اگلا اخبار اور شائد اس سے اگلا اخبار بھی اپنے وقت پر نہ نکل سکیں۔ لیکن جو اخبار نکلے گا اس میں ان کے اوراق کے عوض کچھ اوراق بڑھا دئے جائینگے انشاء اللہ ✦

الحجب المقبول من احادیث الرسول

آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں جو آپ مختلف اوقات پر پڑھا کرتے تھے۔ مختلف ابواب میں جمع کی گئی ہیں۔ مثلاً صبح اٹھنے کی دعائیں۔ رات سونے کے وقت کی دعائیں وغیرہ۔ عربی خوشخط اعراب لگائے ہوئے ساتھ ساتھ تحت لفظ ترجمہ۔ بہت لطیف اور مقبول کتاب ہے۔ میں نے خود (ایڈیٹر) اس کتاب سے بڑے برکات حاصل کئے ہیں۔ یہ کتاب محمد بن الفیض الانصاری الملکی کی تالیف ہے اور اب پھر خوشخط موزون تقطیع پر چھپی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵/ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

قومی قربانی

خاکسار خدمت اسلام و سلسلہ حقہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس لئے اگر کوئی باحوصلہ جماعت احمدی ایسے خادم دین کی اپنی ضروریات انجمن و سلسلہ اور خدمات دین کے سرانجام کے لئے واقعی ضرورت سمجھیں تو احقر کو فوراً طلب فرماویں اور اپنے جیسا اور اپنا ہمیشہ کا خادم اپنی انجمن کے لئے اور سلسلہ تبلیغ کے لئے مبلغ سمجھیں۔ والسلام

از بھٹنڈا۔ ریاست پٹیالہ۔ محمد عبد الصمد احمدی واعظ پٹیالوی سنوری

الخطبہ

قریشی کنواری دو لڑکیاں ایک بعمر ۱۶ سالہ مڈل پاس کردہ۔ اور دوسری بعمر ۱۴ سالہ مڈل تک پڑھی ہوئی۔ اس سال امتحان دیگی۔ سینے پرونے اور بہت قسم کی زمانہ حال کے مطابق دستکاری اور کھانا پکانے اور خانہ داری کے کاموں میں پوری اور کامل مہارت رکھتی ہیں ✦ انکی شادیاں کرنا منظور ہے۔ لڑکے تعلیم یافتہ اور معقول روزگار اور حسب نسب رکھنے والے اور نیک چلن احمدی ہوں ✦

درخواستیں دفتر بدر میں بہ نمبر ۲۰۔ آنی چاہئیں ✦

درخواست جنازہ

پرسوں یعنی ۲۱ کو چار بجے ہماری والدہ محترمہ نے دس بارہ دن کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ امید ہے کہ آپ بدر میں ان کے نماز جنازہ کے لئے بھائیوں کو اطلاع دیکر مجھے مشکور فرمائینگے۔ ہم نے حضرت صاحب کے حضور میں نماز جنازہ کے لئے تار بھی دیا ہے۔ والسلام

نیازمند

عبد الماجد۔ بھاگلپور

نوٹ:۔ اس کے بعد ۲۸۔ فروری ۱۹۱۳ء کو پرچہ نکل سکیگا انشاء اللہ اس سے قبل کوئی اخبار شائع نہ ہوگا۔ ۷ ر ۱۴ ر و ۲۱ ر کو ناغہ رہیگا۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شایع ہوا

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ العزیز بخیر وعافیت ہیں - تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں - آجکل حضور خصوصیت سے طلباء مدرسہ کی اصلاح کیطرف متوجہ ہیں + مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء ٹورنیمنٹ پر گورداسپور گئے ہوئے ہیں + حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت مولوی محمد احسن صاحب ۲۷ جنوری کو اپنے وطن کو تشریف لے گئے ہیں - شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اپنے سفر سے واپس قادیان بخیریت آگئے ہیں + حضرت خواجہ صاحب تبلیغ کے کام میں لنڈن میں مصروف ہیں +

بائبل ماسٹر کی رائے کا سچا اظہار

رسالہ تردید کفارہ مصنفہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر قادیان - واقعی عیسائی کفارہ کی بطالت کا انکشاف بادلائل بہت سچائی وعمدگی کے ساتھ کرتا ہے - میں نے رسالہ مذکور کو اول سے آخر تک کئی بار پڑھا - بہت مفید و پُرمعنی پایا - پس میرے خیال میں اسلامی واعظین صاحبان کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے - کیونکہ بوقت ضرورت یہ رسالہ انشاءاللہ تعالےٰ عیسائی کفارہ کے قلعہ کی ریتلی دیوار کو بفضلِ رب العالمین ایک دم میں اڑا دینے کی طاقت رکھتا ہے +

کاش کہ تمام حامیانِ اسلام خصوصاً واعظین صاحبان اس کا مطالعہ فرماویں اور مصنف صاحب کی قابلیت کی داد دیکر اُن کے حق میں دُعائے خیر فرماویں - امید ہے کہ ضرور فرماوینگے - فقط خاکسار دعاگو - منشی محمد یوسف خاں نومسلم سابق پرشین ٹیچر و بائبل ماسٹر چرچ مشن ہائی سکول شہر ملتان - قوم افغان - باشندہ ریاست فریدکوٹ +

درخواست جنازہ

(۱) میاں عبداللہ ساکن بڈھا فوت ہو گئے ہیں اللہ تعالےٰ مغفرت کرے - احباب دردِ دل سے دعا کریں +

(۲) ہمشیرہ غلام احمد صاحب کریام فوت ہو گئی ہیں دُعائے جنازہ کی درخواست ہے +

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پنجابی نظم میں ایک درخواست

الف آسرا تینڈڑے نام دائی نوردین دا اکھ وکھا مینوں
چھڈ بھامیاں قادیاں دوڑ پہنچیاں اگ عشقدی اتی لا مینوں
ریوڑ احمدی قوم دے وچہ داتا دیویں سنج سویر لا مینوں
اگے پیر دے بینتی عاجزاندی کرن یاد ادہ وقت دُعا مینوں

ص صبر نہ آوندا مول سیّو چت چاہوندا ای نہیں کتنے نوں
چھڈ بھامیاں نیڈ جیوار روانی چاہے قادیاں دی بوچہ وسنے نوں
خالی کتنی وچھے آ داس جیوڑا ایہدا سونت ناہیں وچہ رکھنے نوں
چلو کُٹھیاں ہو سہیلیو نی نوردین ول پونیاں وٹنے نوں

ف فاختہ بارغ تسادڑیدی کُو کُو کردیاں گذریا سال مینوں
وچہ قادیاں آملنا یاونے نوں کسے رکھ دی شاخ وکھال مینوں
وچہ پنجرے بھامیاں ترفدی آکر کے ہتھ دراز نکال مینوں
خالی پیٹ نہ بولیا مول جاندا چوگ باجرے واک ڈال مینوں

عنایت اللہ بھامیاں

حضرت کا خط حبیب خواجہ صاحب کے نام

عزیز باکمال دین باشی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ دردِ دل سے دُعا مانگتی رہیں اللھم ارزقنی جلیسا صالحاً کہ مجھے صالح جلیس عطا ہو - اور لنڈن سے باہر نکلکر جب شہر کو لوٹیں تو جسوقت واپسی پر شہر نظر آوے آپ پڑھیں +

اللھم رب السمٰوٰت السبع وما اظللن - ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الریاح وما ذرین ورب الشیاطین وما اضللن - اسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا وخیر ما فیھا - و اعوذبک من شر ھذہ القریۃ وشر اھلھا - و شر ما فیھا - اللھم جنبنا ای اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا - اللھم ارزقنا حیاھا واعذنا من وباھا مالک السمٰوٰت والارض - مجھے ہر شے یہاں پہنچا اور خیر عطا فرما - میں یہاں کے لوگوں کو محبوب اور انہیں سے نیک میرے محبوب ہوں +

اور الحمد پر بہت بہت زور دیں اور اسقدر کوشش کریں کہ اللہ تعالےٰ راضی ہو جاوے - لارڈ کا ملنا برکتوں کا باعث ہو - آمین +

متن الرحمن کے حصہ کیطرف توجہ کرنا ضرور ہے - وہاں دُعاؤں کا ہتھیار آپ کے ساتھ ہو - اور لوگوں سے ملو اللہ تعالےٰ کوئی جوہر بے بہا عطا کرے - خادم دین ہو - میں یہاں دُعا کروں گا - مولیٰ کریم تمہارے ساتھ ہو - آمین - وہاں کے مسلمان اور ہندو لڑکے بھی ملو - قرآن کریم پیش کرو - وقتی باتوں کے لئے نماز پڑھ کر جناب الٰہی کے اسماء و محامد کے بعد استغفار بہت کرو - لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین - پڑھ کر دُعا کرو - کہ الٰہی مفید و بابرکت طرف راہ نمائی فرما - شریر النفس - منافق طبع - دُنیا پرست اللہ سے منکر - دُعا نہ مانگنے والے - یا اسپر اعتقاد والے اور بخیل و کاہل جو ہو - اس پر وقت ضائع نہ کرو تاکید ہے وہاں اچھے لوگ بھی بہت ہیں - ان سے ملو - ظفر اللہ و عباد اللہ عزیزان کو بھی خط نہ لکھ سکا انکے لئے دُعا کی ہے - قرآن کریم باری تعالےٰ کا کلام ہے حق و حکمت سے بھرپور ہے - اس کی طرف دعوت کرو - اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو - آمین +

نورالدین ۵ جنوری ۱۳ء

محبت

پیسہ اخبار میں کسی نے سوال کیا ہے کہ محبت کیا ہے - میرے خیال میں کسی محبوب کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرنا - کہ اس محبوب کو سب سے بہتر سمجھنا - پس اس تعلق کا نام محبت ہے - یا یوں کہو - کہ کسی کی خوبی یا خوبیوں کو دوسروں کی خوبی یا خوبیوں سے سچے دل کے ساتھ بہتر ماننے کا نام محبت ہے - پس جس قدر کوئی محب اپنے محبوب کی خوبیوں کو دوسروں کی خوبیوں سے سچے دل کے ساتھ اچھا مانتا ہے - اسی قدر وہ محب اپنے محبوب کے ساتھ محبت رکھتا ہے +

اور نیز محب بغیر اللہ کے کسی دوسرے محبوب کے ساتھ ایسا تعلق حاصل کر کے محبت کے بڑے سے بڑے درجے کو حاصل نہیں کر سکتا - کیونکہ بغیر اللہ کے ہر ایک محبوب میں نقص ہے جو کہ محبت کے تعلق کو بجائے بڑھانے کے توڑ ڈالتا ہے اور چونکہ حیاتی محبوب کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی ہے - اور محب جب اپنے محبوب کی حیاتی کو دوسروں کی حیاتی سے بہتر مانتا ہے - تو ہر ایک اس کو اپنے محبوب کی حیاتی کے سامنے فنا ہی دکھائی دیتا ہے - اور محب اپنی حیاتی کو بھی فنا ہی دیکھتا ہے - صرف محبوب ہی زندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم

تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۵- دسمبر ۱۹۱۲ء در مسجد الاقصےٰ بعد نماز ظہر)

جلسہ کے موقع پر یہ حضرت صاحب کی پہلی تقریر ہے۔ جسے مخدومی اخویم محمد اکبر شاہ خانصاحب نے ساتھ ساتھ لکھا تھا۔ اور اب صاف کیا ہے۔ چھپنے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح کو اس کا مسودہ دکھلا لیا گیا ہے اور میں خان صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انھوں نے ایسا عمدہ اور صحیح لکھا ہے کہ حضرت نے بہت کم کہیں درست کیا ہے +

ایڈیٹر

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ○ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تھتدون ○ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئٰک ھم المفلحون ○

یہ آیت شریفہ جسکو مینے پڑھا ہے چوتھے پارہ اور دوسری سورۃ آل عمران میں ہے میرے خیال میں اس وقت اس آیت کے پڑھنے کی ضرورت ہے اور اسمیں ایک علاج لکھا ہے اُس پر عملدرآمد کی ضرورت ہے اُس ضرورت کے خیال پر مینے بھی اس آیت کریمہ کو پڑھا ہے۔ یہ بات تو تم جانتے ہو کہ پاک مقدس نیک آدمی کبھی ناپاک اور غیر مقدس کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتا۔

پلید اور پاک کا تعلق محال ہے۔ خدا تعالےٰ ہر ایک عیب ہر ایک نقص اور ہر ایک بدی سے پاک ہے پس جہاں تک کوئی نقصوں کو دُور کرتا چلا جائے اُسی قدر بے نقص سے قرب حاصل کر سکتا ہے۔ وہ انسان جو تندرستی کا طالب ہے ایسی جگہ کو جو نشیب اور رطوبت والی ہو اور جہاں موذی جانور بہت رہتے ہوں چھوڑنا ضروری سمجھتا ہے نشیبوں میں بیماریاں بہت ہوتی ہیں اسی طرح جہاں موذی جانور بہت رہتے ہوں وہاں بھی بیماریاں بہت ہوتی ہیں اسی طرح جہاں ہوا کا گذر کم ہے یا جو مکان تنگ و تاریک ہے بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے اس کے لئے مختصر ضروری متفق علیہ علاج اونچی جگہ جہاں ہوا مصفا ہو موذی جانوروں کا گذر کم ہو رطوبت کم ہو روشنی خوب ہو۔ یہ بڑے ضروری امور ہیں موٹی سی ایک مثال اس وقت میرے خیال میں آئی ہے مینے اپنے گھر کے بہت سے حصہ میں پکا فرش رکھوایا ہے جن کوٹھوں میں اور مکان کے جس حصہ میں میں زیادہ تر رہتا ہوں وہاں پکا فرش ہے گو دیواریں کچی ہیں۔ میں اکثر اُن کو صاف کراتا رہتا ہوں مگر ہر روز ایک حصہ مٹی کا جسکو ہمارے یہاں کلر کہتے ہیں جھاڑو دینے والی نکالتی ہے۔ مینے اُس سے سوال کیا یہ کہاں سے آجاتا ہے اس نے کہا ہر ایک چیز اسی طرح ہو جاتی ہے۔ اسی مٹی کو جب تنگ و تاریک جگہ سے نکالکر کھیت میں ڈالتے ہیں جہاں عمدہ ہوائیں چلتی ہیں۔ چار پانچ روز کے بعد وہ ایسی عمدہ زمین ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات دل چاہتا ہے کہ اللہ تیرے آگے سجدہ کروں اور یہاں میں نماز پڑھ لوں۔ وہی جگہ ایک ہفتہ پہلے ایسی ناپاک تھی کہ اُس کے پاس سے بھی گذرنا ناگوار تھا۔ یہ کیسی سیدھی مثال ہے۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ مرغیوں بطخوں کے رہنے کے مقام اور جہاں ہمارے گھریلو جانور گائے بھینس گھوڑے وغیرہ رہتے ہیں وہاں قسم قسم کی نجاستیں جمع ہو جاتی ہیں۔ جہاں مصفا ہوا اور کھلے میدان میں اُس کو رکھا وہی حصہ بڑا عمدہ بنجاتا ہے۔ اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ جس قدر کوئی عمدہ چیز سے تعلق پیدا کرتا جاتا ہے اُس کا

نقص گھٹتا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں جناب الٰہی نے جب انسان کی بناوٹ پر ذکر فرمایا ہے تو فرمایا ہے خلقنا الانسان من سلالۃ۔ یعنے تم کو خلاصہ در خلاصہ سے بنایا ہے۔ جب انسان کھانا کھاتا ہے اُس میں سے بڑا حصہ ناپاکی کا علیحدہ کیا جاتا ہے۔ پیشاب الگ کیا جاتا ہے۔ قسم قسم کی بھاپ پسینے کان۔ آنکھ۔ ناک۔ مُنہ وغیرہ سے فضلے نکلکر کہیں کا کہیں خلاصہ بنکر آدمی کا نطفہ بنتا ہے۔ پھر ماں کے پیٹ میں بڑے تغیرات آتے ہیں پھر وہ بچہ بنتا ہے انسان کا بچہ بنتا ہے۔ پھر ممکن ہے کہ وہ مسلم ہو اور ممکن ہے کہ وہ کافر ہو۔ دہریہ ہو۔ پھر کیسا عظیم الشان بنجاتا ہے۔ دریاؤں کے چیرنے کی طاقت رکھتا ہے پہاڑوں کو اُڑانے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہیل مچھلی کو قابو میں لاتا ہے۔ مینے اپنی آنکھ سے وہ لوگ دیکھے ہیں جنھوں نے شیروں کو اس طرح قابو کیا ہے کہ شیر کو بھوکا رکھ کر اُس کے مُنہ میں حلق تک اپنا ہاتھ ڈال دیا بھلا مجال ہے کہ وہ مُنہ بند کرے۔ مینے اُس شخص سے کہا کہ کمال کیا ہے اُس نے کہا کمال کیا انسان ہی جو ہے۔ ہاتھی کو انگوٹھے کے اشارے سے چلاتا ہے اونٹوں کو نکیل کے ذریعہ سے۔ بھینسے اور بیل کو قابو میں لاکر ناک میں رسی ڈال دی۔ مجال ہے جو ہل سکے۔ یہ انسان کی حالت ہے ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ کیسا قوام بنایا ہے اور کیسی طاقت دی ہے۔ اب انسانوں میں کیسا تفاوت ہے۔ یہاں بہت تھوڑے سے آدمی ہیں مگر دیکھ لو آواز۔ چہرے۔ بال۔ پگڑی۔ لباس۔ خوراک سب کی جُدا جُدا ہے۔ اللہ کی شان ہے اور یہ اُس کا نشان ہے کہ تمہاری زبان اور رنگ کا آپس میں اختلاف ہے۔ قرآن کریم میں ہے ومن اٰیاتہ اختلاف السنتکم والوانکم پھر فرماتا ہے کان الناس امۃ واحدۃ۔ اس کا ترجمہ میری سمجھ میں یہی ہے کہ سب آدمی ایک جماعت ہیں جس طرح تمام دُنیا کی اشیاء کی جماعت بندی ہے انسان بھی ایک جماعت ہے اس میں مومن۔ کافر۔ مسلمان۔ شریر سب ہی ہیں صلح جو بھی ہیں شرارت پیشہ بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا ہے قریش میں امام ہیں

شریروں کے شریر اور خیار کے خیار۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا سمجھانے والا ابوجہل جیسا انکار کرنیوالا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ۱۳ برس تک کیسے کیسے دلائل اور سلطان سُنے مگر اُس کے دل پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ ایک دفعہ ایک نوجوان نے مجھ سے کہا کہ میں مصر جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں جاکر عربی سیکھوں۔ اور پھر دین سیکھوں کیونکہ ہمارا دین عربی میں ہے اور بغیر عربی کے دین نہیں آسکتا۔ مینے کہا تم ابوجہل سے بڑھ کر زباندان نہیں بن سکتے۔ مصر جاؤ روم میں جاؤ یا شام میں۔ ابوجہل کو جیسی عربی زبان آتی تھی ویسی تم کو نہ آئے گی لیکن ابوجہل مسلمان نہ ہوا یہ دُنیا کے عجائبات ہیں سب لوگ ایک جماعت ہیں پھر باوجود یکجائی کے کسقدر تفاوت اور فرق ہے کوئی اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ کے منکر بھی دُنیا میں موجود ہیں۔ لاہور میں ان کی ایک باضابطہ جماعت ہے ایک اخبار بھی نکلتا ہے۔ ایک مذہب ایسا ہے وہ کہتے ہیں پتہ نہیں لگتا کہ دُنیا کیا ہے۔ لاہور میں حضرت صاحب سے سید مٹھا میں ایک شخص مباحثہ کرنے آیا۔ اُس نے کہا مجھ کو کوئی شخص ہرا نہیں سکتا کیونکہ تم جو دلایل دیتے ہو ہم اُن دلیلوں کے بھی قائل نہیں۔ میں بھی دُور سے سُنتا تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ اُٹھا۔ میں نے باہر جاکر اُس سے کہا کہ آپ جیسے آدمیوں کے عقائد کا حال مینے کتابوں میں پڑھا ہے مگر کوئی آدمی دیکھا نہیں تھا اب آپ کو دیکھ کر میں خوش ہوا ہوں اور آپ سے ملنا چاہتا ہوں لیکن معلوم نہیں آپ کا دفتر کہاں ہے۔ میرا جی چاہتا تھا کہ اس کو ابھی ہلاک کر دوں۔ اس نے کہا کوٹھی باغ میں ہمارا دفتر ہے کوئی آدمی انارکلی سے سیدھا فلاں سمت کو چلا جائے تو وہاں پہنچ جاتا ہے۔ مینے اپنے دل میں سمجھا کہ یہ احمق ہے۔ مینے اُس سے کہا کہ آپ وہاں کتنے بجے جاتے ہیں؟ کہنے لگا کہ میں وہاں دس بجے جاتا ہوں۔ مَیں نے سوچا کہ اب اس کو آگے چلانے کی ضرورت نہیں تب مَیں نے کہا بابو صاحب جیسے دس بجے دن کے ویسے دس بجے رات کے۔ جیسے دن کے بارہ بجے ویسے رات کے۔ جیسے انارکلی جیسے راوی کا دریا۔ جیسا شاہدرہ جیسا کوٹھی باغ۔ کیا آپ ہم لوگوں کی ہی طرح دس بجے نکلتے ہیں؟ کیوں آپ انارکلی سے کوٹھی باغ ہی میں جاکر ٹھیرتے ہیں کبھی راوی کی طرف جاکر شاہدرہ جاکر ٹھیرا کریں ایک ہی ہے نا! ؟۔ مجھ کو دیکھ کر کہنے لگا میں آپ سے پھر ملونگا۔ مَیں نے کہا کس جگہ ملوگے؟ پس پھر تو وہ شرمندہ ہوگیا اور چل ہی دیا۔ مینے دیکھا کہ عملدرآمد کرنے میں وہ ہماری طرح چلتا ہے۔ لاہور کا ایک بڑا پنڈت میرے پاس آیا۔ اُس کا بچہ بیمار تھا۔ کوچہ بندی تک وہ اپنے بیٹے کی تکلیف بیان کرتا ہوا میرے ساتھ گیا۔ اس سے پہلے وہ بیان کرچکا تھا کہ اعتبار کے قابل کوئی چیز بھی نہیں۔ مسیحؑ کے قتل کا فتویٰ جب یروشلم میں دیا گیا تو یروشلم میں اتفاق تھا اب اُس کو ظلم سمجھتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ ظلم تھا یا یہ ظلم ہے۔ سقراط کو جب زہر کا پیالہ پلایا گیا تو کوئی نہ بولا اب اس کو اچھا نہیں جانتے۔ ہم نہیں جانتے وہ سچے تھے یا یہ سچے ہیں۔ مینے کہا پنڈت جی آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں؟ کہا میرا بیٹا بیمار ہے۔ میں نے کہا جب قوم کی بات کا آپ کو اعتبار نہیں تو آپ کی بات کا ہم کیسے اعتبار کریں۔ کہنے لگا بیٹا کہتا ہے میں نے کہا اچھا اب آپ دو ہوگئے پھر . . . فبھت الذی کفر۔ معلوم ہوا خدا تعالےٰ کی بات تو بڑی ہے نفس مخلوق پر بھی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا مخلوق ہر آن میں تباہ ہوجاتی ہے۔ میں نے اُس سے بہت باتیں پوچھیں مگر کوئی حقیقت تک پہنچانے والی بات اُسکے مُنہ سے نہ نکلی۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ انسانی جماعت میں اس پاک گروہ کے بھی لوگ منکر ہیں جن کو انبیاء علیہم السّلام کہتے ہیں اور جنکے سبب سے دُنیا میں بڑے بڑے عیش اور امن اور راحتیں قائم ہیں۔ برہمو لوگ انبیاء کی پاک جماعت کے منکر ہیں۔ ایک برہمو نے مجھ سے کہا کہ دیکھو ہم بڑے پریم اور نرمی سے بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا تم بڑے ظالم ہو۔ کہا کبھی آریوں کو بھی سُنا ہے؟ میں نے کہا آریہ تم سے بہت نرم ہیں۔ کہا مسلمان؟ مینے کہا وہ تو تمہاری نسبت بہت ہی نرم ہیں کہنے لگا ہماری پلیدی بتاؤ؟ مینے کہا سچائی پھیلانے اور سچ قائم کرنے کے لئے دُنیا کے ہر پردہ پر نبی آئے ہیں اور انھوں نے صداقت کو قائم کرنے کے لئے اپنی جانیں ہلاکت میں ڈالیں اور بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ تم نے ایسا غضب ڈھایا کہ اُن کو کہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تم سے باتیں نہیں کرتا۔ کیسا ظلم ہے کہ تم کہتے ہو یا انھوں نے (انبیاء نے) جھوٹ بولا۔ یا دھوکا کھایا یا دوسروں کو اُلو بنایا۔ یا مصلحت عامہ کا خیال کیا۔ میں نے کہا تم نے نبیوں کے حق میں جھوٹ بولنے۔ دغا بازی کرنے۔ دھوکا دینے کے الزام لگائے اور پھر کہتے ہو ہم بڑے نرم ہیں۔ کہنے لگا پہلے تو ہم نے کبھی اس باریک بات کا خیال ہی نہیں کیا۔ مینے کہا اب خیال کرلو۔ کہا ہاں بات تو زبردست ہے۔ میں نے کہا اچھا اب مانتے ہو؟ کہنے لگا نہیں بات کچھ ایسی ہی ہے۔ میں نے کہا تم ملائکہ کے ماننے کو شرک سمجھتے ہو اور کہتے ہو کہ ملائکہ کا ماننا مشرکانہ اعتقاد ہے۔ حالانکہ ملائکہ کا ماننا بڑا پاک اعتقاد ہے۔ وہی راستباز اور پاک جماعت کہتی ہے کہ ہم سے ملائکہ نے باتیں کیں۔ ملائکہ ہم سے ملے ملائکہ نے ہم کو فائدے پہنچائے اور تم اُن کو جھوٹا کہتے ہو۔ ایمان بالملائکہ کا ایک نکتہ اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے میں نے بارہا اپنے دوستوں کو سمجھایا ہے لیکن لوگ اصلی بات کی طرف توجہ کم کرتے ہیں۔ کوئی وقت ہوتا ہے اور موقعہ نیکی کا ہوتا ہے اُسوقت فرشتہ انسان کو نیکی کی تحریک کرتا ہے اور بدکاروں کو فرشتہ کبھی بدکاری کے وقت ملامت کرتا ہے۔ اسی واسطے بعض بدکاروں کے کبھی بڑی نیک اولاد پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ ملامت ساتھ ہوتی ہے۔ اگر انسان ملک کی اُس تحریک کو مان لے تو ملک کو اس سے تعلق ہوجاتا ہے وہ فرشتہ اپنے حلقہ کی تمام نیکیاں تحریک کرتا ہے پھر وہ ایک دوسرے فرشتہ سے جو اُس کا قریب کا ہوتا ہے تعلق کراتا ہے کہ تم بھی اس کو تحریک کرو یہاں تک کہ ایک حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی آدمی کا اللہ تعالےٰ سے تعلق بڑھتا جاتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کرو۔ اس طرح جبرئیلی رنگ کی مخلوق سے تعلق اور قبولیت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اب وہ قصہ ایک کہانی کی طرح ہوگیا۔ بدظنی مت کرو۔ بڑائی۔ شیخی اور فخر کے لئے نہیں تحدیث نعمت کے لئے کہتا ہوں کہ مینے خود ایسے فرشتوں کو دیکھا ہے اور انھوں نے ایسی مدد کی ہے کہ عقل۔ فکر وہم میں نہیں آسکتی۔ اور انھوں نے مجھ سے کہا ہے کہ دیکھو

ہم کس طرح اس معاملہ میں تمہاری مدد کرتے ہیں۔ انبیاء اولیاء۔ غوث۔ ابدال۔ کی پاک جماعت کا فرمانا اس معاملہ میں خلاف ہوسکتا ہے ؟ کبھی نہیں۔ جس طرح گندہ کوڑا کرکٹ اعلےٰ مقامات میں جاکر اچھا ہو جاتا ہے اسی طرح اچھی صحبت میں گندہ انسان اپنی حالت کو تبدیل کرلیتا ہے۔ اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کونوا مع الصادقین راستبازوں کا ساتھ ہونا کوئی معمولی بات نہیں وہ خشن پوش عرب جو سوائے اونٹ چرانے کے کچھ نہیں جانتے تھے جب انھوں نے دُنیا میں اسلام کا نور پھیلایا تو کس طرح خدا تعالےٰ نے اُن پر فضل وکرم فرمایا اور انھوں نے کیسی عزت حاصل کی۔ وہ صحبت کا نتیجہ تھا۔ یہ نہ کہو کہ خدا تعالےٰ کی رحمت کے خزانے خشک ہوگئے یہ جناب الٰہی پر بدظنی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و رحمت میں کبھی کوئی نقص نہیں۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نیک آدمی کا ذکر آتا ہے آگے فرماتا ہے وکذالك نجزي المحسنين ہر ایک محسن کے لئے ایسی ہی جزا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں کوئی دریغ اور مضائقہ قطعاً نہیں۔ یاس اور نا امیدی خود بڑا خطرناک گناہ ہے طالب علمی میں ہمارے ایک دوست تھے ہم کو اُن پر بڑا حسن ظن تھا جتنے ہم انکے ساتھ پڑھتے تھے اُن کو بہت ہی نیک خیال کرتے تھے۔ حضرت صاحبؑ کے دعوے کے وقت وہ مجھ کو ملے۔ میں نے کہا آپ نے مرزا صاحبؑ کی آواز سُنی ہے ؟ کہنے لگے ہاں وہ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالےٰ سے باتیں کرتا ہوں پھر کہا کہ آپ مجھ کو جانتے ہیں میں نے کبھی کوئی بدی نہیں کی اور ساری عمر نہیں کی لیکن مجھ کو کبھی الہام نہیں ہُوا اور مرزا صاحبؑ کو الہام ہوگیا۔ میں یہ سُنکر کچھ دیر چُپ رہا اور دُعا مانگتا رہا۔ کہ مولا اس کو کیا جواب دُوں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ ہم میں کیسا نیک نمونہ ہیں کہ ہم آپ کے لنگوٹیا یار ہیں اور پھر بھی آپ کا کوئی عیب نہیں بتا سکتے اب بتائیں آپ نے کبھی نماز میں الحمد شریف پڑھی ہے ؟ کہا روز۔ میں نے کہا اُس میں آپ نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پڑھا انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا کوئی منعم علیھم ہیں ؟ کہا ضرور ہیں۔ میں نے کہا اللہ تعالےٰ اُن سے باتیں کرتا تھا اور آپ سے نہیں کرتا ؟ کہنے لگے

بھلا ہم بدکاروں سے اللہ تعالےٰ کب بات کرتا ہے میں نے کہا تو آپ بدکار ہیں ؟! ہم کو تو علم نہیں تھا۔ کہا بندہ گنہ گار سیہ کار ہے۔ میں نے کہا تو آپ ایسے بدکار اور سیہ کار ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ سے بات نہیں کرتا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی۔ اور یہ کہ آپ نے تمام نیکیاں کیں اور پھر بھی اللہ تعالےٰ نہیں بولا گویا وہ ظالم ہے۔ آپ نے تو بڑا ظلم کیا کہ اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی پھر وہ کس طرح بولتا۔ کہا ہاں یہی سبب ہے۔ میں نے کہا تو پھر قصور تو آپ ہی کا ہے۔ ملائکہ اسباب الٰہی میں سے ایک اسباب ہیں اور کتب الٰہیہ انسان کو آگاہ کرنے کے لئے بھیجی گئی ہیں اور انسان کو سچائی سمجھانے کیلئے نازل ہوئی ہیں۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ حق تقویٰ کا ادا کرو اللہ تعالےٰ کی ذات پاک مقدس مطہر ہر عیب سے بری ہے۔ وہ یکتا ہے اپنے اوصاف ومحامد میں سب سے بڑھ کر ہے اللہ جلشانہ کے افعال وعبادات وتعظیمات میں کوئی بھی شریک نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ میری تحقیقات اور سمجھ نے جہاں تک کام دیا ہے قرآن کریم جیسی کتاب میں نے نہ دیکھی نہ سنی اور نہ کسی منہ سے کوئی چیز ایسی مجھ تک پہنچی۔ ایک مشہور برہمو یہاں آئے میں نے اُن سے کہا کہ تمہارا مذہب کیا ہے ؟ کہا کہ ہر ایک مذہب کی اچھی بات ہم لے لیتے ہیں۔ میں نے کہا بڑا اعلےٰ سے اعلےٰ اصل آپ کا کیا ہے۔ کہا دُعا اور یہی تمام مذاہب میں بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ میں نے کہا آپ نے تمام مذاہب کی دُعاؤں کا انتخاب کیا ہے اُن میں اتفاق رائے سے جو سب سے اعلےٰ دُعا ہو وہ مجھ کو سُناؤ کہنے لگے آپ اپنی دُعا سنائیں میں نے کہا آپ نے تو تمام مذاہب کی دُعاؤں کا انتخاب کیا ہے تعجب ہے کہ اسلام کی دُعاؤں کو نہیں جانتے۔ کہا ہاں یہ غلطی تو ہے۔ پھر کہنے لگا کہ جنرل بوتھ نے دس گھنٹے دعا مانگی اور میرے سامنے مانگی۔ میں نے کہا اُس دُعا کا کوئی فقرہ آپ دس سکنڈ میں سنادیں کہنے لگا دُور سے آواز نہیں آتی تھی۔ میں نے کہا ممکن ہے وہ شراب کے نشہ میں سو رہا ہو۔ غرض وہ اِدھر نہ آیا یہی کہتا رہا۔ بڑی جماعت کا مقتدا ہے۔ میں نے کہا اُس نے کوئی دُعا نہیں کی ورنہ ایک فقرہ ہی سناؤ۔ میں نے کہا ہمارے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو ایک آیت اونچی پڑھ دیتے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ فلاں سورۃ پڑھتے ہیں۔ انجیل میں مسیح کی آخری دُعا تو یہی ہے کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ او خدا تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ میں نے اُس کو بہت مجبور کیا کہ اپنی دعا مجھ کو سُناؤ لیکن اُس نے کہا پہلے آپ سُنائیں۔ پیچھے میں سُناؤں گا۔ میں نے کہا اچھا آؤ پہلے ہماری ہی دُعا سنو پھر میں نے سورۂ فاتحہ اُنھیں (ہندوؤں کی) زبان میں جو مجھ کو کچھ آتی ہے ترجمہ کرکے سنائی۔ سُنکر فوراً نوٹ بُک نکالکر کہنے لگا کہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھدیں اس جیسی تو کوئی دُعا ہو ہی نہیں سکتی۔ میں نے کہا اب تم سناؤ کہا کہ مجھ کو تو اب اُن تمام دُعاؤں سے شرم آتی ہے اس دُعا کے مقابلہ میں ہرگز کوئی دُعا سنانے کے قابل ہے ہی نہیں۔ ہم پر کیا احسان ہُوا ہے۔ کیا شان ہے اس کتاب کی جسکی تعریف ہے لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ . . . . . تنزیل من رب العالمین۔ اسکے آگے پیچھے بطلان آسکتا ہی نہیں سب تحقیقاتوں کے مقابلہ میں یہی قرآن ہے آیندہ جو ہونگی اُن کے لئے بھی یہی قرآن ہے رب العالمین کی یہ تنزیل ہے۔ بہت سے لوگ انجمنیں بناتے ہیں وہ کیوں کامیاب نہیں ہوتے ؟ وجہ یہ ہے کہ وہ پہلے اصل الاصول میں لا الہ الا اللہ کو نہیں رکھتے۔ کوئی ہمدردئی حیوانات۔ کوئی موت فنڈ۔ کوئی زندگی کا بیمہ۔ اگر سب سے مقدم خدا تعالےٰ کو کرلیتے تو خدا تعالےٰ اُن کو مقدم کرلیتا۔ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ تم فرمانبردار ہوکر مرو +

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ اللہ تعالےٰ نے الزام کے طور پر ہر مدرسہ میں رسہ کھینچنے کا ایک انتظام کیا ہے۔ یہ رسہ میری سمجھ میں اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس آیت کیطرف توجہ ہو۔ یہ جناب الٰہی کا رسہ قرآن کریم آگیا۔ ایک طرف تمام دشمنان خدا اور اعداء نبی کریمؐ اس کو کھینچنا چاہتے ہیں۔ کوئی تاریخی طور پر۔ کوئی سائنس اور مشاہدہ کے ذریعہ سے الزام لگانا چاہتا ہے کوئی اس کوشش میں ہے کہ اسکے اسباب کے نتائج کا خلاف کیا جائے۔ خدا تعالےٰ اور اسکے نبیوں کے منکر ایک طرف کھینچتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو

حکم ہے کہ تم ایکدم اپنا سارا زور لگاؤ کیونکہ اس میں تمہارا بچاؤ ہے اس میں تو اتفاق کرلو ولا تفرقوا تفرقے چھوڑ دو۔ آپس میں محبت بڑھاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے درمیان محبت ڈالی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا تم پر فضل ہوا ہے تم لوگ کس طرح آپس میں عداوت رکھتے تھے جناب الٰہی نے تم میں اُلفتیں پیدا کر دی ہیں اندرونی مذاہب میں شیعہ تمام اصحاب کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور خوارج اہل بیت کو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہارے درمیان اُلفتیں پیدا کر دی ہیں تو کم سے کم سورۃ آل عمران کے زمانہ میں جسقدر صحابہ تھے وہ تو سب ضرور آپس میں محبت رکھتے تھے جو اسکے خلاف کہتا ہے وہ قرآن کریم کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے الفت کے بعد اخوانا فرمایا ہے کیونکہ کبھی کبھی بھائیوں میں کدورتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ اس جماعت صحابہ کو اللہ تعالےٰ نے بہت معزز کیا ہے اگر ان میں اختلاف ہوتا تو تمام بلاد کے فتوحات کس طرح ہوتے اگر وہ ایک نہ ہوتے تو لا الہ الا اللہ کے خلاف ہوتا۔ مینے اپنے ایک دوست سے کہا بھلا تم کلینی تو پڑھ کر دیکھو۔ کیا اپنی تردید کے لئے یہی کافی ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل کو یاد کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کون کون لوگ تھے حبشیوں میں بلال۔ رومیوں میں صہیب۔ حسن بصری جیسے بصرہ کے۔ یہ اشارہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کو ماننے کے لئے ہم نے عرب و عجم کی مخلوق ایک کر دی ہے ؛

کنتم علٰی شفا حفرۃ من النار۔ تم ایک آگ کے گڑھے پر تھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے یہ باتیں اس لئے سُنائی ہیں کہ تم ہدایت پاؤ۔ اب بھی دیکھو لوگ باہم کسقدر نفار میں تھے۔ مقلد غیر مقلد شیعہ خارجی۔ ایک گاؤں قادیان میں ہم کو اللہ تعالےٰ نے جمع کر دیا۔ نمونے دکھا دیئے۔ اب بھی وہی بن سکتے ہو جو پہلے صحابہ کرام بنے۔ یہ باتیں کیوں سُناتا ہے ؟ لعلکم تھتدون۔ اب تم سوچو۔ حضرت صاحبؑ کیوں آئے تھے ؟ کیا غرض تھی کیا کام تھا۔ کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ بہت سے لوگ یہ کہدینگے۔ وفات مسیحؑ کا مسئلہ حل کر دیا۔ وفات مسیحؑ کے سارے صحابہ۔ سارے آئمہ قائل ہیں۔ بیشک بطور غلطی کے یہ مسئلہ بھی تھا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر فوت ہوئے ایک مسیح علیہ السلام بھی فوت ہو گئے تو کیا ہوا۔ حضرت صاحبؑ ایک خاص غرض کے لئے آئے تھے۔ وہ غرض دین کو دُنیا پر مقدم کرنا تھی لوگوں نے دُنیا کو دین پر مقدم کیا ہے اور ایسا مقدم کیا ہے کہ قرآن شریف کو کچہریوں میں جھوٹی قسمیں کھانے کا آلہ بنایا گیا ہے۔ دھوکا دینے کے لئے قرآن شریف کو ذریعہ بنایا گیا ہے۔ ایک شخص کی کوہاٹ میں بدلی ہوئی۔ بڑا موٹا قرآن شریف اور ایک بڑی سی رحل اُس نے خریدی۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو قرآن کریم سے بڑی محبت ہے۔ کہنے لگا کہ سفر میں تو یہ میری گاڑی کا پائدان ہوگا اور وہاں جا کر رحل پر رکھدونگا سرحدی لوگ مجھ کو بڑا دیندار سمجھیں گے۔ میں قرآن شریف کو مانتا نہیں ہوں۔ اگر خشیۃ اللہ ہو۔ اگر تقویٰ ہو۔ اگر انسان کا خدا تعالےٰ پر ایمان ہو۔ اگر مرنے کا اُس کو خیال ہو تو یہ جھوٹ۔ یہ دغا۔ یہ فریب۔ یہہ جعلسازیاں۔ یہ بدمعاشیاں۔ یہ لین دین میں بدمعاملگی کیوں ہو۔ تم خوب یاد رکھو کہ صرف منہ سے کہہ دینے سے آدمی مسلمان نہیں بنتا۔ منہ سے مسلمان تو منافق بھی بن سکتا ہے۔ تقویٰ اور عمل سے آدمی مومن بن سکتا ہے اگر دُنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہو۔ اگر اپنے اغراض کو پورا کرنے کے لئے دغا فریب اور بدمعاشیوں کو روا رکھتے ہو تو یہ کوئی عقلمندی نہیں۔ ہمارے بزرگوں کے مکانات عرب میں بھی ہونگے کیونکہ وہ عرب سے آئے تھے پھر اُنھوں نے بلخ میں کابل میں مکانات بنائے۔ پشاور اور یوسف زئی کے علاقہ میں وہ رہے پھر لاہور میں قصور میں مکانات بنائے پھر کھنی وال (علاقہ بہاولپور) اور میانوالی سکونت اختیار کی بھیرہ میں خود مینے اپنے ہاتھ سے مکانات بنائے۔ ان سب مقامات میں ہمارے مکانات تھے۔ پھر یہاں (قادیان) بھی مینے مکانات بنائے پھر کیا ان مکانوں کو میں سر پر اُٹھا کر لے جاؤں گا ؟ مومن دین کو دُنیا پر مقدم رکھتا ہے دُنیا کو مقدم نہیں کرتا۔ یہہ معاہدہ کرنا کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا۔ اور جب معاملہ پڑے یا کوئی مقدمہ آجائے تو دُنیا کو مقدم کر لیا۔ بھلا یہ معاہدہ ہی کیا ہوا۔ قرآن شریف میں ورثہ کا بیان فرماتے ہوئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تلک حدود اللہ ومن یتعد حدود اللہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین۔ یہ میری حد بندی ہے جو میری حد بندی پر نہ چلے گا میں اُس کو ذلیل کر دونگا۔ اب اپنے اپنے گاؤں کے حالات پر غور کرو۔ عورتوں کو حقوق کس قدر دیئے جاتے ہیں۔ تم لوگ اکثر عورتوں کو حصہ نہیں دیتے۔ عورت کی بھلائی کا قانون سوائے قرآن کریم کے اور کہیں دُنیا میں ہے ہی نہیں مینے بڑے بڑے واقف کاروں سے پوچھا ہے۔ لنڈن میں بھی عورتوں کی بھلائی کا کوئی قانون نہیں نکلا۔ ایک خاوند نہ چھوڑنا چاہے نہ رکھنا چاہے۔ اب عورت مجبور ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہ نان و نفقہ کی ڈگری حاصل کرے پھر اُس ڈگری کا اجرا کرانا دشوار۔ مینے بڑی کوشش اور تلاش کے بعد بھی کوئی قانون ایسا نہیں دیکھا جس میں عورتوں کے حقوق کا لحاظ کیا گیا ہو۔ قرآن کے قاعدے خود مسلمانوں ہی نے چھوڑ دیئے ہیں۔ لھن مثل الذی علیھن۔ عورت کی بہتری کے سامان اُسی قدر ہیں جس قدر تمہارے۔ ایک عورت مجھ سے کہنے لگی آپکے قاعدے کے موافق آدھا مال خاوند کا ہے اور آدھا بیوی کا۔ مگر اب تو تمام گھر کی مالکن ہی ہوں۔ میں نے کہا کبھی تمہارے میاں تم پر ناراض بھی ہوئے ہیں۔ کہا ہاں ایک مرتبہ ناراض ہوئے تھے چوٹی پکڑ کر گھر سے باہر نکالدیا تھا۔ مینے کہا کبھی تم نے بھی اس کو گھر سے نکالدیا ہے یا تم صرف حفاظت ہی کرتی ہو۔ اور دخل کچھ بھی نہیں۔ کہنے لگی ہاں اب سمجھ گئی ہوں۔ ہمارے ملک والوں نے عورت کا نام جوتی رکھا ہے۔ حق وراثت میں کوئی حصہ اُسکے لئے قائم نہیں ؛

ایک عورت نے مجھ کو خط لکھا کہ مہدی بھی آیا مسیح بھی آیا تیاؤ ہم کیوں مانیں اُس نے ہمارا کیا کام کیا ؟ میں نے اُس کو لکھا کہ مسیح علیہ السلام قرآن کیطرف متوجہ کرتے ہیں۔ اُس نے لکھا کہ میرا خاوند قسم کھاتا ہے کہ میں تم کو کبھی سکھ کی حالت میں نہ دیکھوں گا۔ میں نے حضرت صاحبؑ سے عرض کیا آپ ہنس پڑے اور کہا کہ لوگ قرآن مانیں۔ میں نے اُس عورت کو لکھدیا کہ تم چالیس دن سچی استغفار اور توبہ کرو یا وہ مر جائے گا یا تمہارا چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ جلشانہ نے تمہارے لئے ایسا واعظ بھیجا کہ دین کو دُنیا

پرمقدم کرو۔ ہم سنے لوگوں کے کفر کے فتوے بھی اپنے اوپر سے لئے پھر بھی اگر تمہارے معاملات صاف نہیں تو تم نے دین کو دنیا پر مقدم کہاں کیا۔ ایک اور مشکل پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو لوگ معاہدہ کرکے خلاف کرتے ہیں ہم نے اُن کی یہ سزا رکھی ہے کہ وہ منافق ہوکر مرتے ہیں۔ اب ہم نے بھی تو اتنا بڑا معاہدہ (اقرار بعیت) کیا ہے۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت میں منافق ہوں میرا جی چاہتا ہے کہ میری بات کے سُننے والے عمل کرنے والے ہوں۔ یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ منافق اکٹھے ہوجائیں۔ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علے اللہ۔ بلکہ اس عہدہ پر آکر مجھ کو خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے جو پہلے نہیں ہوتا تھا۔ ایک سائل آتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں ابھی جاتا ہوں اور میرے پاس خرچ سفر نہیں اب میں اُس سے یہ کہاں کہہ سکتا ہوں کہ میری چٹھی بنام انجمن لے جاؤ۔ انجمن کہیگی مہینہ کے بعد ہمارا اجلاس ہوگا پھر بڑے اہلکار چھوٹے اہلکاروں کے نام حکم لکھینگے اور اس طرح اس کی تعمیل میں مہینے گذر جائینگے اور وہ فوراً رخصت ہونا چاہتا ہے۔ مَیں نے اس دکھ کو بڑا محسوس کیا ہے۔ جب دُنیا کے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نے تم کو نمبردار بنایا ہے آپ کا ماہوار خرچ کیا ہوگا؟ مینے کہا اے مولیٰ! تو نے مجھے کبھی کسی کا محتاج نہیں بنایا۔ اور موت کے قریب بندوں کا محتاج بناتے ہو!؟ مجھ کو بڑا مزا آیا جب کہ مینے ایک آدمی سے کچھ مانگا چند عرصہ کے بعد اُس نے کہا میں تو بھول ہی گیا۔ میرا ایمان بہت بڑھ گیا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر بڑا ہی فضل کیا ہے اور وہاں سے رزق دیا جہاں سے میرا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ باقی یہ کہ میں دو چار عربی کے فقرے اور ضرب المثلیں بیان کروں۔ اسکی ضرورت نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ لالچ دغا۔ شرارت بالکل نہ کرو۔ قرآن کا سمجھنا بڑا ضروری ہے سمجھکر اُس پر عمل کرنا اور جناب الٰہی سے دُعا مانگنا کہ اسی پر خاتمہ بالخیر ہو۔ یورپ میں بہت کتابیں نکلی ہیں کہ اگر نمونہ کے طور پر صرف انکے ٹائیٹل پیج کیا اگر انکے ناموں کی فہرست بھی پڑھنا چاہیں تو طاقت نہیں۔ اُن سب کے بالمقابل قرآن شریف کو پڑھو یہ سب پر غالب اور سب سے بڑھ کر رہے گا۔ اس کتاب قرآن کریم کا ایک نمونہ دُنیا میں آیا اُس کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ اُس نے قرآن کریم پر عمل کرکے دکھا دیا کہ اس پر عمل کرنا انسان کی طاقت سے باہر نہیں۔ پھر آپ ہی عمل نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین سے بھی عمل کراکر دکھا دیا حضرت عبداللہ بن مسعود کا مسجد کے قریب سے گذر ہُوا اُسوقت حضور نبی کریمؐ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے گلی میں اس آواز کو سُنا وہیں بیٹھ گئے کسی نے پوچھا یہ کیا کیا۔ آپؓ نے کہا شاید مسجد میں جانے تک جان نکل جائے اور حکم کی تعمیل رہ جائے۔ کیا فرمانبرداری تھی! پھر اس فرمانبرداری کے ساتھ ایک دعویٰ بھی ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو تم میرے تابع ہو جاؤ اللہ تعالےٰ تم سے پیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کا محبوب بنکر انسان کو ذلت و رسوائی اور ناکامی نہیں ہوسکتی اور آدمی ذلیل تر کبھی نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا اتباع نبی کریم پر منحصر ہے اور وہ اتباع انسان کرسکتا ہے۔ اس اتباع کے لئے صحابہ کرامؓ کا نمونہ موجود ہے اور تم سب کرسکتے ہو۔ مَیں نے بارہا قرآن کریم اس غرض سے پڑھا ہے کہ اس میں کوئی ایسا بھی حکم ہے جس پر ہم عمل نہیں کرسکتے مگر مینے کوئی قرآنی حکم ایسا نہیں دیکھا جس پر عمل کرنا دشوار ہو۔ قرآن کریم کے خلاف عمل کرنے میں روپیہ بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی فرمانبرداری میں روپیہ بھی زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ امریکہ جانے کا خرچ۔ پیرس۔ جرمن۔ لنڈن جانے کا خرچ اور اسکے مقابلہ میں مکہ جانے کا خرچ دیکھو۔ تماشہ کے خرچ اور اُسترے کے خرچ کا مقابلہ کرو۔ روزے اور شراب کے خرچ کا مقابلہ کرو پتہ لگ جائے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں انسان جناب الٰہی کا محبوب بن سکتا ہے مجھ کو آجتک کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی کہ جناب الٰہی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری میں تکلیف ہو۔ ابھی چند روز ہوئے مینے ایک کتاب پڑھی اُس میں چوہڑوں کا نام حلال خور پڑھ کر قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی چونکہ مسلمان سود خوار جعلسازی سے حرام کھانے والے۔ جھوٹ سے حرام کھانے والے ہر قسم کے حرام خور بن گئے اور وہ تو ایک ہی حرام کھاتے ہیں اس لئے اُن کا نام حلال خور رکھا۔ دین جہر کے ایک مقدمہ میں وکیل نے مہر معجل کی جگہ مہر موجل اور موجل کی جگہ معجل پڑھ کر فائلوں میں دکھا دیا۔ انگریزی پڑھے ہوئے آدمی دونوں لفظوں میں مشکل سے فرق سمجھ سکتے ہیں۔ آخر جج دھوکا کھا گیا اور غلط فیصلہ لکھدیا۔ باہر نکلکر ایک آدمی نے اُس وکیل سے کہا کہ یہ تو تم نے بڑا دھوکا دیا وہ کہنے لگا یہی تو ہمارا کمال ہے ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا کہ فلاں خاندان میں مقدمات ہونے والے ہیں آپ کوشش کردیں کہ فلاں وکیل فلاں جانب پیروی کرے۔ مینے مقدمات کا حال سُنا کہ ماں بیٹے میں جھگڑا ہونے والا ہے مینے کہا کہ جب ماں بیٹے کا معاملہ ہے تو مقدمات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مقدمہ تو ہم ضرور کرادیں گے مگر اندیشہ صرف اس قدر ہے کہ محنت تو ہم کریں اور پھل کوئی اور کھا جائے۔ میں نے کہا کہ بس اب پھر میرے پاس نہ آنا۔ کہنے لگا کہ یہ تو ہم شرط باندھ کر کہتے ہیں کہ ضرور لڑا دینگے۔ دیکھو تو سہی کیسے مشکلات ہیں دین کو دُنیا پر مقدم کرنا کس قدر دشوار ہے۔ نفاق کس قدر بڑھ گیا ہے ٭ میرا ایک دوست تھا میں اس کے مکان پر اس سے ملنے گیا وہ پہلے سے ایک شخص کو کچھ نصیحت کررہا تھا۔ میرے پہنچنے پر اُس شخص نے کہا کہ اچھا اب رخصت ہوتا ہوں میرے اُس دوست نے کہا کہ اچھا رخصت مگر ہماری نصیحت کو بھولنا نہیں۔ وہ چلا گیا تو مینے پوچھا کہ آپ نے کیا نصیحت کی ہے کہا مینے اُس کو سمجھایا ہے کہ تم جہاں تبدیل ہوکر جاتے ہو وہاں سب سے ملنا اور دل میں کینہ رکھنا فلاں فلاں اشخاص سے خوب دوستی پیدا کرکے اُن کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دینا۔ مَیں نے کہا یہ آپ نے خوب نصیحت کی یعنی نفاق کی تعلیم دی۔ کہا یہ پالیسی ہے۔ مینے کہا آپ عالم فاضل ہیں ذرا پالیسی کے معنے بتا دیجئے کہ پالیسی اور نفاق میں کیا فرق ہے کہا آپ نہیں جانتے۔ دُنیا میں غفلت بہت بڑھ گئی ہے۔ میرا ایک دوست اوورسیئر تھا۔ اُس نے ایک انگریزی داں شخص سے کہا کہ ہم کو بھی اپنی سوسائٹی میں شریک کرلو۔ وہ انگریزی داں انگریزوں کی سوسائٹی میں شامل تھا اُن میں ایک بات تھی اُس نے اِن مولوی

صاحب سے کہا کہ آپ ایک سوٹ باقاعدہ بنوائیں تو انکو برات میں شریک کریں۔ انکے پاس ستر روپیہ تھے وہ اُس کو دیدیئے اُس نے ستر روپیہ میں اُن کو ایک باقاعدہ سوٹ بنوادیا اور اپنے ہمراہ برات میں لیگیا جب برات پہنچی تو وہاں شکار کے لئے سب لوگ گئے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ شکار کا سوٹ پہن لیں۔ انھوں نے کہا میرے پاس تو وہی ستر روپیہ تھے اور تو کوئی سوٹ نہیں ہے۔ اسی طرح وہاں فٹ بال کا علیحدہ سوٹ چاہیئے تھا۔ کھانے کا علیحدہ سوٹ تھا۔ انکے دوست نے کہا کہ مولوی صاحب آپ بیمار بن جائیں اور لحاف اوڑھ کر لیٹ جائیں۔ وہاں تین دن برات ٹھیری۔ اور مولوی صاحب بیمار بنے پڑے رہے جب برات رخصت ہوئی تو مولوی صاحب تندرست ہوگئے اور اُن کا وہ سوٹ کام آیا۔ افسوس اُن کو جھوٹ ہی بولنا پڑا۔ اسلام پر کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ جو لوگ کراچی۔ بغداد۔ دیار بکر۔ جرمن۔ آسٹریا وغیرہ ہوتے ہوئے لنڈن پہنچے اور پھر فرانس ہوتے ہوئے مصر کی سیر کرتے ہوئے گھر آئے ہیں میں نے اُن سے حالات پوچھے ہیں اور دریافت کیا ہے کہ رستہ میں کوئی آواز سُنی ہے کہ مکہ بھی ایک شہر ہے؟ کہا کچھ خیال ہی نہیں آیا۔ افسوس کس قدر غفلت اور نفاق ہے اور کس قدر مداہنت ہے۔ سود کے رسالے لکھے ہیں کہ جائز ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اگر سود نہ لینے کا تیرا مسئلہ مان لیا جائے تو دُنیا برباد ہو جائے۔ میں نے کہا تیرہ سو برس تک تو دُنیا برباد ہوئی نہیں اب برباد ہو جائیگی؟ ایک مرتبہ ہمارے بورڈنگ کے بعض لڑکوں نے عرضی دی کہ آپ ہم کو اجازت دیں کہ صبح کی نماز تیمم سے پڑھ لیا کریں یا نماز معاف ہی کرادیں۔ میں نے کہا پانی گرم ہو سکتا ہے جواب دیا کہ وضو سے نکٹائی خراب ہو جاتی ہے۔ آجکل جھوٹا گواہ بنالینا ایک معمولی سی بات ہے۔ ایک واعظ آسٹریلیا تک تو جاتا ہے لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ لا اسئلکم علیہ اجرا۔ حالانکہ خدائے تعالےٰ کی راہ میں ایک کوڑی خرچ کرنے سے کروڑوں حاصل ہوتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ماجد نے اگر نبی کریمؐ کی کوئی خدمت کی ہے تو یہی کہ نبی کریمؐ کی دس بارہ برس مشکلات میں مدد کی۔ آج کوئی دیکھے کہ ایک سیدانی کے پیٹ سے بچہ نکلتے ہی سید کہلاتا ہے اور قیامت تک کے لئے یہ فخر حاصل ہے۔ قرآن کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ تم میں اختلاف کیوں ہے۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامہ۔ جب ہمارے حکم کو بھول گئے تو ہم نے انکے درمیان بغض ڈالدیا۔ اپنے گھروں کو دیکھو اپنی برادری کو دیکھو اور دُکھ سے کہتا ہوں کہ بعض بعض احمدیوں کو بھی دیکھو کہ انمیں بغض اور کینہ موجود ہے۔ ابھی تم کچھ ہوئے بھی نہیں پھر بھی تم میں وہی فساد ہے۔ جو پہلے تھا جب اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو بغض اور عداوت پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارے اندر بغض اور عداوت ہے تو تم نے اللہ تعالےٰ کی نصیحتوں کو چھوڑ دیا۔ ایک جگہ آتا ہے کہ کفار کو فجار کے عذاب دینے کے لئے ہم نے پیدا کیا۔ تمہارے مکان کی ذراسی زمین تمہارے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے تو تمہاری جان نکل جاتی ہے لیکن ملکوں پر ملک تمہارے قبضہ سے نکلتے چلے جاتے ہیں۔ سمرقند۔ بخارا۔ دہلی۔ لکھنو۔ مصر۔ مسقط۔ زنجبار۔ مراکش۔ ٹیونس۔ طرابلس۔ ایران وغیرہ بارہ سلطنتیں مسلمانوں کی ہیں دیکھتے دیکھتے تباہ ہوئیں اور اب قسطنطنیہ پر بھی دانت ہے۔ یہ کیوں ہُوا؟ قرآن میں اس کا سبب لکھا ہے۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم۔ باہم جھگڑے چھوڑ دو تم سُست ہو جاؤ گے تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔ یہ سب کچھ تم نے دیکھ لیا ہے۔ تم کہو گے ہم نے طرابلس میں چندہ دیا۔ بیشک نیک کام کیا لیکن اصل چیز تو خشیۃ اللہ تھی۔ تمہارے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہوئی۔ تم نے قرآن کے جوے کے نیچے اپنی گردن کو رکھا؟ اس کا جواب نہیں۔ میرے ڈیرے میں لوگ بعض اوقات گھبرائے ہوئے آتے ہیں کہ میری بیوی بیمار ہے۔ میرا بچہ بیمار ہے۔ میرا بھائی بیمار ہے۔ جب ان کو دیکھتا ہوں تو بے دین بیٹے بہنوں سے پوچھا ہے کہ تم کو ان کی بیدینی کا بھی غم ہے؟ کہا اسکے بے دین ہونے کا فکر نہیں مگر اس کے درد کا فکر ہے جسمانی امراض۔ لباس۔ خوراک۔ مکانات کا تو فکر ہے لیکن رُوحانی امراض کا مطلق فکر نہیں۔ کیا انبیاء علیہم السلام دنیا میں عبث آئے تھے؟ شکر کے مقام میں ہر جگہ شکر ادا کرو اور صبر سے بھی کام لیا کرو۔ ہر جگہ خدا تعالےٰ پر ہی دعویٰ کرتے ہو کہ ہمارے ساتھ یہ نہیں کیا یہ نہیں کیا۔ اسکے احسانات و انعامات کو سوچو۔ اب مجھ کو خطرہ ہو رہا ہے کہ لوگ صبح سے لکچر سُن رہے ہیں بہت سے لوگوں کو پیشاب پاخانے کی بھی حاجت ہو گی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو توفیق دی تو پھر سناؤنگا۔ اسوقت آیت کو پورا نہیں کر سکا۔ اس کا قاعدہ آگے بتاتا ہے کہ تم مفلح کس طرح ہو سکتے ہو ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون کچھ آدمی بناؤ جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلائیں جب تک ایسی جماعت تم میں نہ ہو کچھ فائدہ نہیں۔ تم کو ملالت نہ ہو اس واسطے اس تقریر کو ادھورا ہی چھوڑتا ہوں اللہ تعالےٰ تم کو اس بات کی توفیق دے کہ قرآن کریم تمہارا دستور العمل ہو۔ اللہ تعالےٰ کو رضامند کرنے میں خوب کوشاں رہو۔ تمہارا خاتمہ اسی میں ہو مجھ کو کوئی دُنیا کی غرض نہیں تم کو بہت سے درد سے سمجھاتا ہوں اگر وقت اور ہوتا تو یہ رکوع پورا کرتا ؀

ہاں! ایک بات اور بھی ہے۔ میں نے سُنا ہے کہ لاہور میں لکچر ہوئے ہیں عیسائیوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ہماری سلطنت بڑھنے کا سبب اتباع انجیل ہے۔ میں نے انجیل کو دیکھا ہے اُسی میں یہ نکتہ حل کیا ہُوا ہے کہ شیطان نے حضرت مسیحؑ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو سجدہ کرو گے تو میں تم کو دُنیا کی تمام سلطنتیں دیدونگا حضرت مسیحؑ نے کہا کہ میں نہیں لیتا تو دُور ہوجا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یورپ والوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا ہے اور شیطان کے آگے سجدہ کرکے وہ سلطنتوں کے مالک ہو گئے ہیں۔ پھر انجیل میں لکھا ہے کہ اونٹ اگر سوئی کے ناکے سے نکل جائے تو یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں دولتمند کا گذر ہو۔ پھر ایک اور جگہ مسیحؑ نے فرمایا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر نہ رکھو آسمان پر سارا خزانہ رکھو۔ وغیرہ ان یورپین نے دیکھا کہ یوں تو بات نہیں بنتی شیطان کو سجدہ کرنے سے کام چل جاتا ہے مسیحؑ کی تعلیمات کے خلاف تمام معاہدات کو توڑ کر عمل کرنا شروع کر دیا۔ انجیل کی اسی قسم کی چند آیتیں جمع کرکے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ نکلجائے تو انشاء اللہ مفید ہو گا ؀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت صاحبزادہ حاجی مرزا محمود احمد صاحب اور اُن کے رفقا کی سفر حج سے مبارک مراجعت

آج کا دوشنبہ مبارک دوشنبہ" اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت اور برکت کو لے کر ایسا چڑھا ہے کہ زمانہ اُسکی نوعیت اور کیفیت کی نظیر پیش کرنے سے اپنے قاصر رہنے کا اعتراف کر کے اہلاً وسہلاً اور طرقوا طرقوا کے نعرے لگا رہا ہے۔ اور زبان حال سے چنگ وارغن کو نہایت کاریگری سے سُر کر کے پیاروں کی خیر مقدم کے جانفزا ترانے گا رہا ہے۔ دار الامان کی مقدس زمین طرح طرح انوار نامتناہیہ سے پہلے ہی رشک گلستان بنی ہوئی تھی اور اس کے گلہائے بوقلموں شگفتہ ہو کر مردہ عالم کو اصلی بہار کی موجیں دکھلا رہے تھے اور نہالان چمن آباد اپنے طاقت اور لذت سے معمور ثمرات سے تڑپ رکھنے والوں کو سرسبز فرما رہے تھے اور فراوان چشمہ ہائے آب حیات مرے اور مرجھائے دلوں کو زندگی بخشنے کے شوق میں پھوٹ پھوٹ کو اچھل رہے تھے اور تشنہ لبوں کی تشنگی مٹا رہے تھے لیکن آج اس پر بہار کا کچھ ایسا خوشگوار سماں چھایا ہے اور اسکے ہر گوشے پر الٰہی انوار اور برکات کا نزول کچھ ایسی خصوصیت سے ہوا ہے کہ جسے دیکھ کر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ گویا یہ جنت کا ایک قطعہ ہے جو کسی محبوب کی ویلکم کے لئے آراستہ کیا گیا ہے اور فیوض قدرت پناہی کا مضبوط اور مستحکم سلسلہ (اول بیعت سے لے کر مقام آخر تک مکمل طور پر قائم کر دیا گیا ہے۔ اور مقام آخر کی قوت زندگی کی کشش نے اُن تمام انوار اور برکات اور فیوض کو اُس اونچے گھر سے اونڈھیل کر اپنے اندر لا جمع کیا ہے۔ اور اسکے حیات بخشی کے نئے شل کرشموں کو مدعیاں زباں وری سے چھین کر ارض ہاری کے ساکنین کے ہاتھ سونپ دیا ہے +

آ ! اے مبارک دوشنبہ تو آج ہم کو کیا کچھ دکھا رہا ہے۔ ہم ہزار جان سے تجھ پر قربان کہ تیرے دیکھنے کا ہمیں شرف نصیب ہوا ہم تو تیرے پہلے سے ہی گرویدہ ہیں کہ تو نے ہمیں وہ مقدس مطہر اور پیارا چہرہ دکھایا تھا جو حقیقتاً میدان خدا نمائی کا سپہ سالار اور بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا مصداق ہوا ہے۔ فداہ روحی وابی وامی۔ آج اس گلستان بے خزاں کے مالک نے اس میں خاص ترو تازگی بخشنے کے لئے آبیاری فرمائی۔ آسمان کو حکم کیا کہ وہ ترشح سے گرد وغبار کو بٹھا دے تا کہ یادگار محبوب اس سے تکلیف نہ اُٹھائے۔ اور یہ بھی تاکید فرما دی کہ کہیں زور سے نہ اُتر آئے کہ بدمزگی کا عالم نہ پھیل جائے۔ سبزہ وگیاہ سے لیکر سرو ونخال تک اور گل وبرگ سے لیکر شمشاد و نہال تک سب میں ایک نئی جان منفوذ ہو گئی۔ اور اس نئی کیفیت میں مہک کا ٹھیک وہ سماں دکھانے لگے کہ آنکھیں اور دل بے ساختہ قربان ہوئے جاتے ہیں +

آج تو باغبان کی اس طرف خاص توجہ ہو رہی ہے کہ گلکشوں میں "مبارک" "مبارک" کی سندیلیں بنوا دیں ہیں اور پھولوں کو دلکش قرینے سے لگا دیا ہے۔ اور ہر پودے کو خوب تراشا ہے اور روشوں کو خوب مصفا کر دیا ہے +

عزیزو ! جانتے ہو یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے یہ تو اسکے پیارے مسیح موعود کے ایک لخت جگر **محمود احمد** اور اسکے رفقا کی سفر حج سے مبارک مراجعت کے استقبال کی تقریب میں ہو رہا ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں سفر کرنے کے ایسے پُرامن وآرام اسباب وذرائع نکل آئے ہیں کہ آپ سفروں کے پرانے خطرات اور مشکلات کا نام لینا بھی عیب کی بات ہے۔ اور تہذیب اور تکلفات ایسے مرتسم ہو رہے ہیں کہ استقبال اور خیر مقدموں کی رسمی اور رواجی کثرت نے ان کا سکہ دلوں پر ریا اور ملاحظہ اور رعب وسیاست کے پہلو سے بٹھایا ہوا ہے۔ اور خدا کے لئے سفر پر کمر ہمت باندھنے کا طریق قریباً مفقود ہے اور اسکی رضاجوئی کے لئے استقبال کرنا عام لوگوں کے نزدیک بے سود ہے +

لیکن ہمارے اس پیارے اور عزیز نے بخلاف رسم جہان موجودہ محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اسکے حرم کا حج کرنے کے لئے سفر اختیار کیا تھا۔ اور اُن کے ساتھی حضرت میر ناصر نواب اور مولوی فاضل عبد المحی عرب صاحبان اس غرض سفر میں اُن کے شریک رفیق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس سفر کو قبولیت کی عزت بخشی ہے +

یہ حاجیوں کی مقدس جماعت کل اتوار کو بارہ بجے کے بعد لاہور پہنچی۔ اور وہاں رات بھر قیام فرما کر صبح امرت سر کی طرف روانہ ہوئی۔ لاہور کی جماعت نے نہایت اخلاص اور سچے تپاک سے استقبال کیا۔ اور خدمت کا حق ادا کیا۔ بعض مخلص تو قصور اور رائے ونڈ تک استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اور بعض مشایعت کے لئے دار الامان تک ہمراہ آئے۔ امرت سر میں قریب تین گھنٹے قیام رہا اور جماعت امرت سر نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب والا تبار اور اُنکے ہمراہیوں کی خاطر و خدمت میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا +

امرت سر سے روانہ ہو کر بٹالہ پہنچے۔ بٹالہ میں حضرت ام المومنین معہ چند خدام و ممبران خاندان اپنے لخت جگر کو لانے کے لئے تشریف فرما تھیں اور بہت لوگ جماعت دار الامان سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ راستے میں موضع بدر دیوان کے تکیہ کی مسجد میں نماز ادا کی گئی اور وہاں سے روانہ ہو کر جب نہر پر پہنچے تو اُس جگہ پر کئی سو طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ کے استقبال کے لئے پرہ باندھے کھڑے تھے اور نیز معزز مدرسین اور اکثر احباب جماعت دار الامان بھی وہاں جمع تھے۔ سینے جوش اخلاص سے سلام مسنون

نامبرد دعائے خیر مقدم بلند آواز سے کی۔ اور اہل مدرسہ کی طرف سے وہاں ٹی پارٹی دیگئی ✦

اس جگہ سے دارالامان تک تمام سڑک جماعت کے منتظرین سے بھری ہوئی تھی۔ اور شہر سے باہر ڈھاک کے درختوں کے متصل حضور خلیفۃ المسیح اور نواب صاحب تشریف فرما تھے۔ حضور خلیفۃ المسیح کے قویٰ بے عوارض اور تقاضائے عمر کے ضعیف ہوگئے ہیں لیکن اللہ اللہ آپ ایسے وسیع القلب اور شفیق المزاج اور قدر افزاء ہیں کہ آپ نے اپنی تکلیف کی ذرا پروانہ کی اور اپنے عزیز بچے اور اُنکے رفقاء کے استقبال کے لئے محض ابتغاءً لمرضاۃ اللہ پیادہ تشریف لے گئے اور اُنھیں معانقے اور مصافحے کا شرف بخشا ✦

اس کے بعد تمام احباب سے مصافحہ کر کے حضرت صاحبزادہ صاحب مسجد مبارک میں داخل ہوئے اور نفل پڑھ کر اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے ✦

ناظرین اس قدر عزت اور قدر افزائی خدائے زمین و آسمان نے اُنکے تقویٰ و طہارت اور اُن کے عمل میں سچے اخلاص کی بدولت عطا فرمائی ہے اور یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللّٰھم زد فزد ✦

بالآخر ہم سچے دل سے حضرت خلیفۃ المسیح اور اُن کے اہلبیت اور حضرت اُم المومنین اور اُن کے اہل بیت اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب اور خود صاحبزادہ صاحب اور میر ناصر نواب صاحب اور عرب صاحب اور تمام جماعت احمدیہ کو اس حج کرنے پر اور با خیریت مراجعت اور کامیابی پر مبارک باد کہتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم۔

مکرمنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے خدا انھیں سلامت رکھے جب اپنی زبان فیض ترجمان سے کم از کم سات آدمیوں کی جماعت کو ایک خاص درس دینے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو میں نے اسی وقت اس خدمت کو اپنے ذمے لے کر تحریک شروع کردی تھی اور قادیان سے آنے کے بعد ہی اپنے دوستوں کو لکھ رہا ہوں۔ جن دوستوں نے وعدہ کیا ہے انکے نام حسب ذیل ہیں آپ انھیں بدر میں شائع فرمادیں تاکہ اور دلوں میں بھی تحریک ہو ✦

(۱) مولٰنا غلام ربانی صاحب علیگڈھ کالج

(۲) مولٰنا نور الحسن صاحب 〃 〃

(۳) سید غلام مصطفےٰ صاحب 〃 〃

(۴) مولٰنا محمد عیسےٰ صاحب 〃 〃

(۵) سید عبد الحمید صاحب ورلے کالج سیالکوٹ

(۶) [illegible]

اور دو غیر احمدی دوستوں نے وعدہ کیا ہے لیکن چاہتے ہیں کہ ہمارے متعلق حضرت صاحب سے اجازت لے لو۔ آپ کا کیا خیال ہے اور حضور خلیفۃ المسیح سے بھی عرض کردیں نیز اگر یہ درس اپریل میں شروع ہو تو ان نوجوانوں کے لئے جو مختلف کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں شریک ہونے کا موقعہ مل سکے گا۔ میں تو پانچ مہینوں کے لئے بالکل طیار ہوگیا ہوں انشاء اللہ تعالےٰ ✦

میں جن نوجوانوں کو لکھتا ہوں اُن سے یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ قادیان میں جب آویں تو کچھ حصہ وقت بدر کو بھی دیں۔ اگر آپ حضور خلیفۃ المسیح سے غیر احمدی نوجوانوں کے لئے جو درس میں شریک ہونا چاہتے ہیں اجازت یعنی مناسب خیال فرماتے ہیں تو اجازت لیکر بدر میں شائع فرمادیں اور یہ بھی کہ درس کب شروع ہوگا۔ والسلام

آپ کا غلام سید انعام

میرا پتہ یہ ہے۔ انعام اللہ۔ کانی شاب توپخانہ لاہور چھاؤنی

قرآن شریف پڑھنے والے احباب

اخی المکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میانوالی سے ہم یہہ اشخاص یعنے غلام محمد ہیڈ ماسٹر۔ مولوی رحیم بخش تھرڈ ماسٹر اور منشی غلام نبی ورنیکلر ٹیچر موسم گرما کی رخصتوں کے ایام میں قرآن پڑھنے کے لئے طیار ہیں۔ اسی طرح اگر اور مدرس لوگ موسم گرما کی تعطیلوں میں فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ تو حضرت صاحب کی خدمت میں یہ عرضداشت پیش کیا جاوے کہ ہم کو چھ ہفتہ کی رخصتوں میں کم از کم پندرہ سیپارے اوّل قرآن کے پڑھائے جاویں۔ امید ہے مدرس بہت شامل ہوجاوینگے۔ اور حضرت صاحب سے پندرہ سیپارے پڑھے ہوئے بھی ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہونگے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور ہم نے انشاء اللہ ارادہ مصمم کرلیا ہے آپ کے اخبار میں جب یہ تحریک ہوگی۔ تو ہم بھی تاریخ مقررہ پر سکول بند کرلنے کی کوشش کرینگے۔ تاکہ دوسرے احباب کے ساتھ شامل ہوسکیں۔ اکثر سکول جولائی کے تیسرے ہفتہ میں بند ہوا کرتے ہیں۔ اس تجویز کو ضرور اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔ راقم غلام محمد ہیڈ ماسٹر

(۱) غلام نبی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی۔

(۲) محمد رحیم بخش تھرڈ ماسٹر 〃 〃

(۳) غلام محمد ہیڈ ماسٹر 〃 〃

(۴) حیدر علی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول 〃

اس رقم کا مالک کون ہے؟

کسی صاحب کا ایک منی آرڈر مبلغ ۱۰/ روپے کا دفتر بدر میں وصول ہوا ہے۔ فرستندہ نے کوپن پر اپنا نام نہیں لکھا اور یہاں محرر کو اوپر سے نقل کرنا بھول گیا ہے اب رقم کس کے نام جمع کی جاوے تفصیل رقم یہ ہے :-

۷ ماہ کا چندہ ۱۲/ عمارت فنڈ ۱۴/

عید فنڈ ۶/ میزان ۱۰/ روپے

رقم دفتر محاسب میں جمع کرا دیگئی ہے ✦

تبدیل تاریخ

آل انڈیا ویدک اینڈ طبی کانفرنس کے جلسہ کی تاریخ بدلکر۔ یکم۔ دوم۔ اور سوئم فروری ۱۳ء مقرر کی گئی ہے ✦

ایک بڑا مسیحی جال

ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی نے بریڈلا ہال لاہور میں چند لیکچر دیئے تھے۔ ان اشتہارات سے جو طلباء یونیورسٹی میں تقسیم کئے گئے۔ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اول الذکر صاحب ممالک غربیہ میں اور موخر الذکر صاحب ممالک شرقیہ میں پھر آئے ہیں۔ اور اُن کی غرض یہ ہے کہ دُنیا بھر کے طلباء کے دلوں پر اپنے خیالات نقش کریں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کو موجودہ کشمکش سے آزادی حاصل کرنے میں مدد دینے کے لئے آئے ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ اُن کی کوشش سے یورپ۔ چین۔ اور جاپان کے طلباء کی پیاس دُور ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ماٹ (Mott) صاحب ورلڈ سٹوڈنٹس کریسچن کے سکرٹری ہیں۔ (یعنے تمام دُنیا کے مسیحی طلباء کی سوسائٹی کے سکرٹری) +

(۲) لیکچروں کے اشتہارات کا عنوان "طلباء یونیورسٹی کے لئے پانچ خاص لیکچر تھا" ہال میں جانے کی اجازت بذریعہ ٹکٹ کے تھی۔ دیگر ذرائع کے علاوہ مختلف کالجوں کے پروفیسروں کے ذریعہ ٹکٹ پر ایک طالب علم تک پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بلکہ کالجوں کے اکثر طلباء سے لیکچروں میں لازمی طور پر حاضر ہونے کے لئے دستخط بھی لئے گئے تھے۔ تقریباً تمام طلباء یونیورسٹی ان تقریروں کے موقعہ پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ بایں امید کہ وہاں کوئی تعلیمی مذاق کی باتیں سُنینگے۔ بہت سے طالبعلموں کا تو یہ خیال تھا کہ یہ لیکچر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ہیں۔ کیونکہ اشتہارات پر لیکچروں کے منتظموں کا نام نہیں تھا +

(۳) میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ تقریریں کئی پہلوؤں سے دلچسپ تھیں۔ دونوں صاحب بہت فصیح اللسان تھے اگرچہ مسٹر ایڈی صاحب فصاحت میں زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ ان تقریروں میں فاضل لیکچراروں نے طلباء کی چند اخلاقی اور تمدنی برائیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ صرف بائبل اور یسوع کو خدا اور انسان اور نیز اُس کے مر کر جینے کو ماننے سے طلباء ترقی کے لئے عروج پر پہنچ سکتے ہیں۔ ایک تقریر میں طلباء سے اناجیل اربعہ کا مطالعہ کرنے کا عہد کرانے کے لئے کارڈ تقسیم کئے گئے۔ تاکہ اُن پر دستخط کریں۔ چنانچہ چند طلباء نے اس قسم کا اقرار ان کارڈوں پر لکھ کر دیا +

(۴) ان تقریروں کے متعلق صرف ایک قابل افسوس بات ہے کہ اگرچہ لیکچرار صاحبان بڑے عالم و فاضل تھے اور اُن کو تمام دُنیا کے طلباء سے میل جول کرنے کا بہت موقع ملا۔ مگر پھر بھی انھوں نے دُنیا کے طلباء کے مختلف مذاہب کا غور سے مطالعہ نہیں کیا اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً انہیں طلباء عالم کو وعظ کرنے کے لئے مسیح کی الوہیت اور کفارہ سے بدرجہا بہتر خیالات مل سکتے تھے۔ عیسائیوں کے یہ خیالات پچھلے زمانہ کے توہمات کا بقیہ ہیں۔ اور اس معقول خیالات کے زمانہ میں اُن کو منوانا ناممکن ہے۔ مثلاً مسلمانوں اور موحدین کے آگے مسیح کی الوہیت اور تثلیث کا وعظ کہنا محض مضحکہ خیز ہے اور اُن کو ابتدائی زمانہ کے مذہبی خیالات کیطرف واپس بُلانا ہے۔ عیسائی صاحبان ابتدائی ہندو خیالات پر کسی ترقی کا ناز نہیں کر سکتے۔ جہاں کہ تین مورتی اور اوتاروں پر ایمان لانا پایا جاتا ہے اگر ہندو ابتدائی خیالات میں اور مذہب عیسوی کے خیالات میں کچھ فرق ہے تو وہ اس قدر ہے کہ ہندو اوتاروں مثلاً کرشن جی مہاراج اور رامچندر جی مہاراج نے بہت بہادری کا زمانہ دکھلایا۔ مگر یسوع مسیح نے صلیب پر بہت ہی کمزوری دکھلائی۔ تثلیث کے متعلق تو اس قدر کہہ دینا کافی تھا۔ کہ ہندو طالب علم ایسا کمزور حساب میں نہیں ہوگا کہ ایک کو تین بار جمع کرے۔ پھر بھی ایک ہی خیال کرے۔ نہ ہی وہ کفارے کے عقیدہ لاینحل کو سمجھ سکتا ہے۔ جو سکھاتا ہے کہ کسی کے سر تھوپ دینے سے دوسرے کی نجات ہو سکتی ہے +

(۵) یہ تقریریں ۱۱ ماہ حال کو ختم ہوئیں اور ساتھ ہی پنجاب بھر کے عیسائیوں کی ماٹ ایڈی کانفرنس ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشن (Young men Christian association) میں ہوتی رہی۔ جس میں ہندوستان میں عیسائیت کے پھیلانے کے سوال پر غور کیا +

(۶) اس وقت صرف ہندوستان میں ہی عیسائیت پھیلانے کے لئے پادری صاحبان جوش میں نہیں ہیں بلکہ تمام ایشیا میں مشنری جوق در جوق پہنچ رہے ہیں کیونکہ [illegible] سے عیسائیت یورپ کے ۹/۱۰ حصہ نے چھوڑ دی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ معقول خیالات کی پیروی کرنے لگ گئے ہیں اور عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ اور تثلیث پر یقین نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے پادری صاحبان نے ایشیا کو عیسائی کرنے کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ جو کہ کامیابی حاصل کرنے والی تجویز معلوم ہوتی ہے +

(۷) اہل ایشیا کے لئے اب وقت ہے کہ اس بڑے مذہبی صلیبی حملہ کے خلاف بڑی مستعدی سے کام لیں۔ ہم سب مسلمانوں۔ برہموؤں۔ آریاؤں اور دیگر خدا پرست اصحاب کو جو اس بر اعظم ہندوستان میں بود و باش رکھتے ہیں۔ اس بڑے مذہبی خطرہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور استدعا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا بنانے کی اس بڑی تحریک کے خلاف سب متفق ہو کر کارروائی کریں +

(۸) ہم یہ بات ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یسوع نے خود خدائی کا دعوے نہیں کیا تھا۔ اور یہ اعتقاد صرف اناجیل اربعہ سے ملتا ہے۔ جو مسیح کی وفات کے بہت مدت بعد لکھی گئیں اور خود اکثر عیسائی صاحبان اور یورپین اہل الرائے لوگوں کے نزدیک بھی محرف و مبدل ہو چکی ہیں +

(۹) انجمن احمدیہ لاہور نے مفصلہ ذیل خط ان ہر دو پادری صاحبان یعنے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی کے نام لکھا۔ "لاہور کی احمدی جماعت جکی طرف سے میں آپکو یہ چند سطور لکھنے کی جرأت کرتا ہوں کہ آپ کے اور ڈاکٹر ماٹ صاحب کے ہم بہت ہی ممنون ہیں۔ کہ آپ نے اس دلچسپ تقریروں کی وجہ سے جو کہ آپ نے لاہور کے طلباء کی خاطر کی ہیں۔ دُنیا کے اہم مذہبی مسئلہ میں آپ کی گہری دلچسپی اور مختلف ممالک کے نوجوانوں کی طرف توجہ کرنے کی خواہش بہت ہی قابل تعریف ہے اور آپ کے لیکچروں کی طرز یقیناً اثر پذیر رہوگی۔ کہ لوگوں کو توجہ انسانی زندگی کے مدعا کے متعلق اہم مسائل کیطرف قائل ہو۔ انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کی اس کوشش کا شکریہ ادا کریں اور آپ سے دریافت کروں۔ کہ آپ اسلام اور عیسوی عقائد کے متعلق مباحثہ کرنا منظور فرمائیں گے۔ تاکہ دونوں مذاہب کی خوبیوں کا موازنہ ہو جائے۔ مباحثہ بالکل دوستانہ رنگ میں کیا جاوے گا۔ صرف اس غرض سے کہ لوگوں کو

انسانی زندگی اور خواہشات کے نشو ونماء کے متعلق ان دونوں مذاہب کی تعلیم اور عقائد سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ طرفین کے لئے اور نیز عوام الناس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے ہو سکتی ہیں +

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور۔ }

ماٹ اور ایڈی صاحبان کے لیکچر

لاہور میں اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز:۔

(۱) مسٹر جے جی ہارلے صاحب ایم۔ اے نے جو ینگ مینز کریسچن ایسوسی ایشن لاہور کے سکرٹری ہیں اُس خط کا جواب دیا ہے جو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی صاحبان کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ اور جس میں اسلام اور عیسویت کی اختلافی امور پر مباحثہ کی درخواست کی گئی ہے۔ مسٹر ہارلے صاحب فرماتے ہیں کہ ان امور پر عام مباحثہ کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اب ہم نے پادری صاحب کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ کہ صاحب مذکور ہمارے ساتھ اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس قائم کرنے میں شریک ہوں جو کہ دُنیا کے دیگر مذہبی کانفرنسوں کی طرز و طریق پر ہو۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے عیسائی دوست اس تجویز میں ہمارے ساتھ متفق ہونگے۔ مسٹر ہارلے صاحب کے خط اور ہمارے جواب کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

(۲) ترجمہ چٹھی انگریزی از جانب مسٹر ہارلے صاحب جو ہماری چٹھی کے جواب میں موصول ہوئی۔ مائی ڈیر سر مسٹر جی شروڈ ایڈی صاحب نے آپ کا خط مورخہ ۱۱ ماہ حال مجھے دیا۔ وہ خود اُس کا جواب نہیں دے سکے۔ کیونکہ وہ اسی شام کو لاہور سے روانہ ہوگئے تھے اسی وجہ سے ان کے لئے یا ڈاکٹر صاحب کے لئے۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل ناممکن تھی۔ مگر میں یقین کرتا ہوں کہ اگر مسٹر ایڈی صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل کر ہی دیتے۔ تو یا دلِ ناشاد ہی کرتے۔ کیونکہ ان معاملات پر بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ سوائے اسکے کہ عقلی مباحثات چھڑ جائیں۔ جو خواہ کیسے ہی دلچسپ کیوں نہ ہوں نسبتاً مذہبی سپرٹ سے بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے لئے مناسب ہے کہ مشترکہ نیک کاموں میں متفق ہو جائیں اور زندہ خدا پر بھروسہ کریں۔ تاکہ وہ ہمیں کامل سچائی کی طرف رہنمائی فرمائے۔

(آپ کا مخلص جے جے ہارلے)

(۳) احمدیہ بلڈنگ لاہور ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

مائی ڈیر سر ہارلے

میں آپ کے خط مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۲ء کیلئے آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مسٹر ایڈی اور ڈاکٹر ماٹ صاحبان ہمارے ساتھ مذہبی امورات پر دوستانہ مباحثہ کرنے کے لئے لاہور میں کچھ عرصہ بعد قیام نہ فرماسکے۔ اگر آپ کے خیال میں عام مباحثہ مفید نہیں ہے تو کسی اور صورت میں تبادلہ خیالات ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس طالبانِ سچائی کے لئے بہت ہی مفید ہے اور بابرکت ثابت ہوگی۔ مجوزہ کانفرنس وقتاً فوقتاً منعقد ہونی چاہیئے۔ اور اس میں اہم مضامین پر بحث ہونی چاہیئے۔ جیسے کفارہ۔ الوہیت مسیح۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور صداقت قرآن کریم۔ طرفین کے اہل علم ان مضامین پر تقریری یا تحریری روشنی ڈالیں۔ یہ مباحثات قرآن کریم اور بائبل پر مبنی ہوں۔ اور اُن کی زبان نہایت شائستہ اور سنجیدہ ہو۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کانفرنس میں پڑھے جانے سے پہلے مضامین کا ملاحظہ کیا کرے۔ ان تقریروں کو بعد ازاں کمیٹی شائع کرے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس طرح پر مذہب کی اعلےٰ واقفیت کے لئے ایک مفید لٹریچر طیار ہو جاوے گا +

اگر آپ اپنی سوسائٹی سے مشورہ کرنے کے بعد اس تجویز سے اتفاق ظاہر فرمائینگے تو انجمن احمدیہ آپ کے ساتھ خوشی سے تمام ضروری شرائط طے کرنے کو طیار ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری مراد ہرگز یہہ نہیں ہے کہ دونوں مذہبوں میں عناد پیدا کریں۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دوستانہ طریق میں وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو ان ہر دو مذاہب کے اولوالعزم بانیوں کے افعال اور اقوال کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر ایسی کانفرنس کو بعد تجربہ مفید پاویں تو ہم بعد ازاں اسکو وسیع کر کے ہندو صاحبان اور دیگر مذاہب ہند کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ سردست صرف اسلام اور عیسویت کو ہی شامل کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ ان دونوں مذاہب میں ایک حد تک مشابہت ہے۔ امید ہے کہ آپ جواب سے جلدی ممنون فرمادیں گے۔ (آپ کا صادق)

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور }

تقریروں کا خلاصہ

چوہدری فتح محمد صاحب

کنتم خیر امۃ ...... الخ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میرے بھائیو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ہمارا نام اللہ تعالےٰ نے مسلمان رکھا ہے جسکے معنے سلامتی اور امن ہیں۔ نہ صرف سلامتی و امن اپنی ہی ذات کے واسطے ہو۔ بلکہ خلقِ خدا کے واسطے بھی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنھوں نے کہ مذہب اسلام ہم تک پہنچایا ہے۔ انھوں نے مومن کو کھجور سے تشبیہ دی ہے۔ یعنے جس طرح کہ کھجور سے لاانتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومن سے بھی بنی نوعِ انسان کے واسطے بے شمار فوائد کا ہونا ضروری ہے۔ محض ہمارا کام توحید کو مخلوقِ خدا تک پہنچانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ خود بھی نمونہ بنکر دکھانا ہے توحید کے مسائل تو اکثر دیگر مذاہب بھی پیش کرتے ہیں مگر ہمیں ایسی طرز سے ان مسائل کو لوگوں تک پہنچانا چاہیئے جو کسی اصول پر مبنی ہوں اور لوگ قائل بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ انسان کے واسطے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے کیونکہ جتنے انبیاء و ملہم ہوئے ہیں۔ وہ تمام حسن خلق رکھتے ہیں۔ گویا خوش خلق ہونا ان کی سچائی کا ایک معیار سمجھا جانا چاہیئے مجھے کالج میں ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے بہت سے رسائل اپنے ملہم ہونے کے بارے میں ارسال کئے۔ مگر معلوم ہونے پر مجھے پتہ لگا کہ وہ اپنے گھر میں بہت بد اخلاق سمجھا جاتا ہے۔ تو جو گھر میں ہی بد اخلاق سمجھا جائے۔ وہ دوسروں کے واسطے کیا نمونہ پیش کر سکتا ہے

ہوا کہ دیگر مدارس کا طریقہ تعلیم دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری جماعت کے وہ لوگ جو بڑے لائق ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے ہر طرح سے پیش کر چکے ہیں۔ اُن مدارس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسی غرض کے لئے مصر کے سفر کے واسطے میں نے ایک ماہ تک برابر استخارہ کیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ یہ قابل نفرین حرکت ہے کہ میں عرب سے بھی آگے چلا جاؤں۔ اور حج نہ کروں۔ یہ بات مجھے بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور حج کا بھی ارادہ کر لیا۔ جب یہاں سے ہم بمبئی پہنچے تو عرب صاحب پر بحث ہوئی۔ بس یہی ایک بات خدا تعالےٰ کی طرف سے ہم کو بیت اللہ لے جانے کی موجب ہوئی۔ مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا ؎

خدا کی دین کا موسےٰ سے پوچھیئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں اور پیغمبری مل جائے

انسانی تدابیر اور کوششیں خواہ کسی قدر ہی کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے ہر بات کا نتیجہ اللہ اکبر یعنی خدا ہی سب سے بڑا ہے نکالا ہے ؛

راستہ میں عجیب عجیب طرح سے رکاوٹیں پیش آئیں اور تائیدات الٰہیہ بھی دیکھیں۔ غرض ہر خوشی اور ہر رنج میں یہی نتیجہ نکلا کہ اللہ اکبر۔ خدا ہی سب سے بڑا ہے ؛

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کے ایک استاد تھے۔ انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چلتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ کبھی خدا نہ بننا۔ آپ نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ انسان خدا کیسے بنا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اپنی کسی ناکامی پر نہ کُڑھنا۔ کیونکہ یہ صفت تو خدا ہی کی ہے کہ وہ جو چاہے سو کر گذرے۔ اگر انسان بھی اسی بات کی خواہش کرنے لگے کہ جو کچھ میں چاہوں وہ سب پورا ہو جائے۔ تو گویا وہ تو خدا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر کُڑھو گے تو گویا اپنے آپ کو بندہ نہیں سمجھو گے۔ تمام دُنیا کے علوم پڑھ لو۔ سائنس۔ فلسفہ پڑھ لو۔ تمام دُنیا کی سیر کر لو۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ؛

ایک دہریہ نے سوال کیا کہ پیر جماعت علیشاہ نے میرے سامنے کہا کہ مرزا صاحب فلاں تاریخ کو مر جائینگے۔ اور وہ اسی تاریخ کو مر گئے۔ پھر تم لوگ مرزا صاحب کو چھوڑ کر جماعت علیشاہ کو کیوں نہیں مانتے۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ مرزا صاحب کی نسبت بیس سال سے لوگ برابر پیشگوئیاں کرتے چلے آتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک نہ ایکدن مرنا بھی مقدر تھا۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ مریں تو اس وقت بھی کسی نہ کسی کی پیشگوئی ضرور ہی ہو ؛

پھر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ہر صدی میں ایک فرقہ ناجی رہے گا۔ تم کہتے ہو کہ صحابہ کے علاوہ اب تک تمام لوگ حیات مسیح کے قائل کافر ہی ہوتے رہے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ ہم غیر احمدیوں کو حیات مسیح کے ماننے کے سبب سے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس لئے ان کو کافر کہتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کے مرید مسلمان معتقدوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے ماتحت مسلمانوں کو کافر کہنے کے سبب سے کافر کہتے ہیں ؛

پہلے راستہ میں یہ خیال کرتا گیا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص کے لئے اس اس طرح سے دُعائیں کروں گا۔ جب بیت اللہ میں پہنچا تو سب کچھ بھول گیا۔ صرف اسلام ہی اسلام سامنے رہا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام کی مردہ لاش میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اسی کے واسطے دُعائیں کرتا رہا۔ پھر ایک شخص یہاں رہتا ہے۔ اس کو مجھ سے محبت ہے اور مجھ کو اس سے ہے۔ گو بظاہر اُس سے کوئی زیادہ ملنے جلنے کا تعلق نہیں ہے ؛

جب میں اپنے نہایت ہی قریبی رشتہ داروں کے لئے دُعائیں کرتا تھا۔ تو صرف اُسی کا نام زبان پر آتا تھا۔ آخر الامر جب کسی اور دُعا پر طبیعت نہ چلی۔ تو پھر میں نے بہت دیر تک اسی کے لئے دُعائیں کیں۔ بعد میں میری زبان کھل گئی۔ اس سے بھی نتیجہ یہی نکلا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ؛

پھر ایک شخص سے جو باتیں ہوئیں۔ اس نے کہا کہ آپ تو ہر بات کی دلیل بھی دیتے ہیں۔ اور تو جس ہو کو سے بھی ہم نے سوال کیا اُس نے یہی کہا۔ کہ اگر نہیں مانتے تو بس کافر ہو۔ میں نے اُس کو کہا کہ دلایل کیا۔ ہم کو تو ہمارے ہادی کی یہ ہدایت ہے کہ ہر بات کے لئے دلایل دو اور وہ تمام دلایل قرآن شریف سے ہی ہوں ؛

ایک مسلمان گریجوایٹ نے جو عربی تعلیم کے لئے گورنمنٹ کے وظیفہ پر جا رہا تھا۔ ایک دوسرے نام کے مسلمان حقیقتاً دہریہ سے کہا کہ قرآن میں یوں لکھا ہے تم کیوں نہیں مانتے۔ اس نے کہا کہ ہم قرآن کو ہی نہیں مانتے تو اُس کی بات کو کیسے مانیں۔ دیکھو! ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ طوفان آرہا ہے اس لئے سب کو ملکر اُس کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو اگر کسی کے گھر میں آگ لگ جائے اور ہمسائے بیٹھے کہتے رہیں۔ کہ ہمارے گھر میں آگ تھوڑا ہی لگی ہے تو پھر یہ یاد رکھو کہ اُن کے گھروں میں آگ لگ جائیگی

ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ لڑائی کے لئے جا رہا تھا جوش کی وجہ سے بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور وہ چند ایک عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا تھا۔ کہ میں میدان جنگ میں مسلمانوں کو اس طرح ماروں گا اور یوں قتل کرونگا ؛

میں اپنے سفر کے حالات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً لکھتا رہونگا۔ مگر میں نے جو کچھ سفر میں دیکھا اُس سب کا خلاصہ یہی تھا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ؛

کیا کتنے اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور ہم اتفاق نہیں کر سکتے۔ چھوٹے اور کم مصائب بڑے اور سخت مشکلات کے مقابلہ میں قبول کئے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے انعامات بڑے انعامات کے مقابل میں ترک کر دیئے جاتے ہیں ؛

اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور یہی دعا کرو۔ اور اصلاح کی کوشش کرو۔ تاکہ اللہ ہی کی راہ میں ہمارا مرنا اور جینا ہو۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ؛

اخبار عالم پر ایک نظر

(قسطنطنیہ ۲۳ جنوری) ترکی وزارت نے استعفا دیدیا ہے۔ جنرل محمود شوکت پاشا وزیر اعظم۔ طلعت بے وزیر داخلہ اور عزت پاشا وزیر جنگ مقرر کئے گئے ہیں +

بمبئی کے حیدر یار۔ گورنر لارڈ لنگڈن بہادر تعالیٰ آئیندہ ۴-۵- اپریل کو بمبئی پہنچ جائینگے۔ لارڈ سیڈنم بہادر اس روز گورنری کا چارج دیکر معہ لیڈی صاحبہ انگلینڈ کو روانہ ہو جائینگے + سر تیج بہادر صاحب گونڈل نے حضور وائسرائے کے بچ نکلنے کی خوشی میں ۵۰۰۰ روپیہ بھیجا ہے۔ اور حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے یہ رقم سینٹ جان ایمبولینس کی ہندو شاخ کو مرحمت فرمائی + جمعرات کے دن ساڑھے آٹھ بجے صبح کی طبی اطلاع حسب ذیل ہے۔ حضور وائسرائے کے ”ورم عصب“ میں کچھ زیادتی نہیں ہوئی۔ حضور ممدوح نے رات اچھی طرح بسر فرمائی ہے۔ اور آپکی قوت بحال ہوتی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے صبح کی طبی اطلاع یہ ہے کہ حضور وائسرائے کی صحت میں بدستور ترقی ہو رہی ہے +

تمام یورپین طاقتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایڈریانوپل کا علاقہ ترکی کو چھوڑ دینا ہوگا + (سواکن ۲۲ جنوری) ہندوستانی حاجیوں کے ایک قافلہ کو جو مدینہ اور ینبوع کے درمیان اعمارہ میں مقیم تھا۔ آدھی رات کے وقت یکایک بدوؤں نے گھیر لیا۔ جو قریب کے پہاڑ سے آیا تھا۔ ۲۰۵ حاجی ڈوب گئے اور صرف ۵۰ زندہ رہے + گزشتہ ۲ جنوری کو ایک لوٹیرا برکت علی نامی گرفتار کیا گیا ہے۔ جو تقریباً تین چار ماہ ضلع امرتسر کے اردگرد خطرناک وارداتیں کرتا رہا۔ اور سرکار نے اسکے پکڑنے والے کو ۵۰۰ روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا + کلکتہ ۱۵ جنوری کا تار مظہر ہے۔ بدھ کے دن ”میمن سنگھ“ کی مکھار لائبریری کے سامنے کی دیوار پر چسپاں ہوا اشتہار چسپاں پایا گیا۔ جو سخت بغاوت انگیز تھا۔ اور جسمیں حادثہ دہلی پر اظہار پسندیدگی کیا گیا تھا۔ پولیس نے اشتہار کو وہاں سے اتار کر دیوار کھرچ ڈالی + سرکاری اعلان ہو گیا ہے کہ نئی دہلی یعنی پایہ تخت میں حسب ذیل ٹیکس لگائے جائینگے۔ (۱) ہاؤس ٹیکس مکان کے سالانہ کرایہ پر تین روپیہ دو آنے فیصدی (۲) کرایہ اور رنج کے استعمال کی گاڑیوں پر چار آنہ فی پہیہ ماہوار (۳) شکر۔ گھی۔ سبزی۔ پھل۔ پان

سپاری۔ خشک میووں۔ روغنوں وغیرہ پر مختلف شرح سے محصول لیگی۔ ان ٹیکسوں کی مفصل کیفیت معلوم ہونے پر کوئی رائے زنی کی جائیگی + گجرات کا رہنے والا مسمی میگھراج اور سیر معہ اپنے خاندان کے عیسائی ہو گیا ہے کیونکہ اس نے مشن سکول میں تعلیم پائی تھی اس لئے اسکے خیالات پہلے ہی سے پراگندہ ہو گئے تھے +

کونٹ ٹالسٹائی کا وصیت نامہ اب دریافت ہوا ہے۔ جو لکڑی کے ایک کندے پر لکھا ہوا تھا۔ وصیت نامہ میں کونٹ ٹالسٹائی نے اپنی کتابوں کا مالک اپنی لڑکی الگزینڈریا کو ٹھیرایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میری ڈائریاں تلف کر دی جاویں۔ کیونکہ میری جوانی کی عمر بہت سے بھیانک واقعات سے لبریز ہے۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ اگر میں شہر میں مروں۔ تو مجھے فقیروں کیطرح سے معمولی درجہ کا کفن پہنا کر دفنایا جائے۔ پھول وغیرہ نہ چڑھائے جاویں۔ اور نہ میری موت کی خبر اخباروں میں شائع کی جاوے۔ ایسے شخص کی وصیت ہے جسکی بزرگی کا یورپ قائل ہے +

امریکہ کی خبر ہے کہ نئے پریزیڈنٹ ڈاکٹر ولسن کو سات خط اس مضمون کے پہنچے تھے کہ تمہیں پندرہ ہزار روپیہ دیدو۔ ورنہ تمہیں جان سے مار ڈالینگے۔ لیکن پندرہ ہزار کے لینے والے خود ہی پھنس گئے۔ کیونکہ پولیس نے تین آدمی اس گروہ میں سے گرفتار کر لئے ہیں + لاہور کے خانصاحب میاں خیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے یکم فروری سے پنشنیاب ہو جائینگے + کوہ مری بازار میں آگ لگ جانے سے لچھمن داس کی بلڈنگ جو کہ سہ منزلہ تھی جل گئی۔ اس مکان میں ۴۲ کمرے کرایہ دار تھے جعفر حسین سکول ماسٹر معہ اہلیہ کے کباب ہو گئے۔ اس مجرم کے پکڑنے والے کے لئے سرکار حضور پٹیالہ نے ۳ ہزار کا ایک خاص اشتہار دیا ہے۔ سکندریہ کا تار مظہر ہے کہ روئی کے گدام میں آتشزدگی واقع ہونے سے ڈیڑھ ہزار گٹھے روئی کے جلکر خاکستر ہو گئے +

الخطبہ برادر عظیم شاہ صاحب احمدی ملازم کوٹھی نواب صاحب بہادر کپورتھلہ لاہور اپنے فرزند عبد الغنی احمدی کے واسطے ناطے کے خواہاں ہیں۔ غیر احمدیوں نے بسبب انکے احمدی ہونے کے ناطہ توڑ دیا ہے۔ لڑکا ۲۰ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے اور جلد ترقی کرنیوالا شریف اور نیک چلن ہے عمر ۲۰ سال ہے۔ مزید حالات برادر موصوف سے مذکورہ بالا پتے پر ہو سکتے ہیں +

مفرح نشاط افزا مقوی اعضائے رئیسہ دل دماغ۔ مبہی ممسک۔ مزید الباہ والمنی۔ بہار افزائے جوانی و عصائے پیری۔ ممد حیات۔ محافظ صحت جسمانی۔ یاقوت۔ مروارید۔ مرجان یشب کہربا عود وار کستوری عنبر زعفران مشک ورق طلا وغیرہ وغیرہ مفرحات مقویات اور تریاقات کا عجیب غریب نہایت اکسیر مجرب خوش مزہ خوش رنگ خوشبودار مشہور آفاق ہر دلعزیز مرکب +

مفرح یاقوتی

دلکو خاطر خواہ نشاط۔ تفریح اور تقویت پہنچاتی ہے۔ طبیعت بشاش رہتی ہے اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں۔ ضعف دل بے چینی پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے تریاق عالمگیر ہے۔ اسکے استعمال سے نظام عصبی و شریانی کو بے حد طاقت [illegible] ہے کل دماغی فعل قوی جاتے ہیں۔ [illegible] کاہلی جاتی رہتی [illegible] محنت کرنے سے ضعف نہیں ہوتا جب زیادہ دماغی محنت [illegible] کی بے اعتدالی اور کثرت مباشرت سے جسم کمزور ہو کر خالی ہو گیا ہو چہرے کی چمک جاتی رہی ہو تو یہ از سر نو [illegible] جسم کو توانا بنا دیتی ہے اور قویٰ کی کمی پورا کر کے دماغ جگر اور گردہ کے فعل کو درست کرتی اور پھر اصلی حالت صحت پر قائم کر دیتی ہے دماغی اور اعصابی طاقتوں کی پرورش کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے حرارت غریزی کی زیادتی۔ گردہ و کمر میں انتہائی طاقت تولید و تغلیظ منی و امساک باہ کی کثرت تولد و تناسل کی افزائش ہوتی ہے۔ اسکے استعمال سے ضعف باہ۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کثرت پیشاب ضعف مثانہ۔ درد کمر۔ کمزوری [illegible] گردہ وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے +

مفرح یاقوتی کی نسبت اعلیٰ حضرت شفاء الملک حکیم الامت امام الملت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین [illegible] زمان مہدی [illegible] و امامنا حافظ حاجی حضرت علامہ حکیم نور الدین صاحب (دارالامان قادیان) کی تصدیق :- ”میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ لاہور بہت مفید ہے۔ میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے کارخانہ میں برکت دے مرہم عیسیٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ ہیں +

نور الدین ؁“

قیمت اصلی للعہ رعایتی قیمت ایک ماہ کے واسطے للعہ

ملنے کا پتہ:- بدر ایجنسی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

انسانی زندگی اور خواہشات کے نشو و نما کے متعلق ان دونوں مذاہب کی تعلیم اور عقائد سے آگاہ کیا جاوے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ طرفین کے لئے اور نیز عوام الناس کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کریں تو شرائط بالتفصیل بعد میں طے ہو سکتی ہیں +

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور۔ }

ماٹ اور ایڈی صاحبان کے لیکچر

لاہور میں اسلام اور عیسویت پر ایک
مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز۔

(۱) مسٹر جے جی ہارلے صاحب ایم۔ اے ۔۔۔ جو ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشن لاہور کے سیکرٹری ہیں اُس خط کا جواب دیا ہے جو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے ڈاکٹر ماٹ اور مسٹر ایڈی صاحبان کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ اور جس میں اسلام اور عیسویت کی اختلافی امور پر مباحثہ کی درخواست کی گئی ہے۔ مسٹر ہارلے صاحب فرماتے ہیں کہ ان امور پر باہم مباحثہ کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اب ہم نے پادری صاحب کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ کہ صاحب مذکور ہمارے ساتھ اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس قائم کرنے میں شریک ہوں جو کہ دنیا کے دیگر مذہبی کانفرنسوں کی طرز و طریق پر ہو۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے عیسائی دوست اس تجویز میں ہمارے ساتھ متفق ہونگے۔ مسٹر ہارلے صاحب کے خط اور ہمارے جواب کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

(۲) ترجمہ چٹھی انگریزی از جانب مسٹر ہارلے صاحب جو ہماری چٹھی کے جواب میں موصول ہوئی۔ مائی ڈیر مسٹر

مسٹر جی شرو وایڈی صاحب نے آپ کا خط مورخہ ۱۱ ماہ حال مجھے دیا۔ وہ خود اس کا جواب نہیں دے سکے۔ کیونکہ وہ اسی شام کو لاہور سے روانہ ہو گئے تھے اسی وجہ سے ان کے لئے یا ڈاکٹر صاحب کے لئے آپ کے ارشاد کی تعمیل ناممکن تھی۔ مگر میں یقین کرتا ہوں کہ اگر مسٹر ایڈی صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل کر ہی دیتے۔ تو یا دلِ ناشادی کرنے۔ کیونکہ ان معاملات پر بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ سوائے اسکے کہ عقلی مباحثات چھڑ جائیں۔ جو خواہ کیسے ہی دلچسپ کیوں نہ ہوں نسبتاً مذہبی سپرٹ سے بہت گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے لئے مناسب ہے کہ مشترکہ نیک کاموں میں متفق ہو جائیں اور زندہ خدا پر بھروسہ کریں۔ تاکہ وہ ہمیں کامل سچائی کی طرف رہنمائی فرمائے۔

(آپکا مخلص جے جے ہارلے)

(۳) احمدیہ بلڈنگ لاہور ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

مائی ڈیر مسٹر ہارلے

میں آپ کے خط مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کیلئے آپکا بہت مشکور ہوں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مسٹر ایڈی اور ڈاکٹر ماٹ صاحبان ہمارے ساتھ مذہبی امورات پر دوستانہ مباحثہ کرنے کے لئے لاہور میں کچھ عرصہ بعد قیام نہ فرما سکے۔ اگر آپکے خیال میں عام مباحثہ مفید نہیں ہے تو کسی اور صورت میں تبادلۂ خیالات ہو سکتا ہے۔ مثلاً اسلام اور عیسویت پر ایک مذہبی کانفرنس طالبانِ سچائی کے لئے بہت ہی مفید ہے اور بابرکت ثابت ہوگی۔ مجوزہ کانفرنس وقتاً فوقتاً منعقد ہونی چاہیئے۔ اور اس میں اہم مضامین پر بحث ہونی چاہیئے۔ جیسے کفارہ۔ الوہیت مسیح۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور صداقت قرآن کریم۔ طرفین کے اہل علم ان مضامین پر تقریری یا تحریری روشنی ڈالیں۔ جو مباحثات قرآن کریم اور بائیبل پر مبنی ہوں۔ اور ان کی زبان نہایت شائستہ اور سنجیدہ ہو۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کانفرنس میں پڑھے جانے سے پہلے مضامین کا ملاحظہ کیا کرے۔ ان تقریروں کو بعد ازاں کمیٹی شائع کرے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس طرح پر مذہب کی اعلےٰ واقفیت کے لئے ایک مفید لٹریچر طیار ہو جاوے گا +

اگر آپ اپنی سوسائٹی سے مشورہ کرنے کے بعد اس تجویز سے اتفاق ظاہر فرمائینگے تو انجمن احمدیہ آپکے ساتھ خوشی سے تمام ضروری شرائط طے کرنے کو طیار ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ دونوں مذہبوں میں فساد پیدا کریں۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دوستانہ طریق میں وہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو ان ہر دو مذاہب کے اولوالعزم بانیوں کے افعال اور اقوال کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر ایسی کانفرنس کو بعد تجربہ مفید پاویں تو ہم بعد ازاں اس کو وسیع کرکے ہندو صاحبان اور دیگر مذاہب ہند کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ سر دست صرف اسلام اور عیسویت کو ہی شامل کرنا مناسب ہے کیونکہ ان دونوں مذاہب میں ایک حد تک مشابہت ہے۔ امید ہے کہ آپ جواب سے جلدی ممنون فرماویں گے۔ (آپکا صادق)

{ میرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس
وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور }

تقریروں کا خلاصہ

چوہدری فتح محمد صاحب

کنتم خیر امۃ ۔۔۔۔۔ الخ کی تلاوت کے بعد

فرمایا کہ میرے بھائیو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ہمارا نام اللہ تعالےٰ نے مسلمان رکھا ہے جسکے معنے سلامتی اور امن ہیں۔ نہ صرف سلامتی و امن اپنی ہی ذات کے واسطے بلکہ خلق خدا کے واسطے بھی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے کہ مذہب اسلام ہم تک پہنچایا ہے۔ انہوں نے مومن کو کھجور سے تشبیہ دی ہے۔ یعنے جس طرح کہ کھجور سے لاانتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومن سے بھی نبی نوع انسان کے واسطے بے شمار فوائد کا ہونا ضروری ہے۔ محض ہمارا کام توحید کو مخلوق خدا تک پہنچانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ خود بھی نمونہ بنکر دکھانا ہے۔ توحید کے مسائل تو اکثر دیگر مذاہب بھی پیش کرتے ہیں مگر ہمیں ایسی طرز سے ان مسائل کو لوگوں تک پہنچانا چاہیئے جو کسی اصول پر مبنی ہو اور لوگ قائل بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ انسان کے واسطے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے کیونکہ جتنے انبیاء علیہم ہوئے ہیں۔ وہ تمام حسن خلق رکھتے ہیں۔ گویا خوش خلق ہونا ان کی سچائی کا ایک معیار سمجھا جانا چاہیئے۔ مجھے کالج میں ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی نے بہت سے رسائل اپنے ملہم ہونے کے بارے میں ارسال کئے۔ مگر معلوم ہونے پر مجھے پتہ لگا کہ وہ اپنے گھر میں بہت ہی بداخلاق سمجھا جاتا ہے۔ تو جو گھر میں ہی بداخلاق سمجھا جائے۔ وہ دوسروں کے واسطے کیا نمونہ پیش کر سکتا ہے

جو لوگ خدا کیطرف سے ہوتے ہیں۔ وہ کسی غرض کو مدِنظر رکھ کر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ بلکہ محض اللہ کی رضا کے لئے۔ اس لئے انسان کے واسطے واجب ہے کہ وہ بھی محض اللہ تعالےٰ کے واسطے ہی عام خلقِ خدا کے ساتھ احسان کرتا رہے۔ اور کسی بدلہ کا منتظر نہ رہے۔

بدظنی بہت خطرناک بلا ہے۔ اس سے بچتے رہو شاید جس پر انسان بدظنی کرتا ہے۔ وہ نیک ہی ہو۔ اور بدظنی کرنے والے کی نظر خطا کرتی ہو۔ اس سے بچتے رہو بدظن انسان ضرور ہے۔ کہ ایک دن بدظنی میں ترقی کرتا کرتا نہ محض مادۂ محبت سے بے بہرہ رہے گا۔ بلکہ بے مروت بھی ہو جائے گا۔

بعدازیں الْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ کر فرمایا کہ دُنیاداروں جیسی محبت میں ہمیشہ نقائص ہوتے ہیں۔ ایسی محبت سے بچتے رہو۔ محبت کسی کے حُسن کو دیکھ کر کی جاتی ہے گر وہ حُسن ہمیشہ خدا کی طرف سے ہی کسی کو ملتا ہے۔ تو جب اللہ تعالےٰ ہی حُسن کا سرچشمہ ہے تو اُسی سے لَو لگانی چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھ لو۔ کہ آیا جس سے آپ محبت کرتے ہو۔ اُس محبوب میں بھی تمہاری محبت ہے یا نہیں۔ کہ جذبہ محبت کا ہونا ضروری ہے۔ کاذب محبت میں ہمیشہ ترک ملتی ہے۔ اور انجام ہلاکت پذیر ہوتا ہے۔ دیکھو کسی جھوٹے غلط راہ اختیار کردہ عاشق نے کہا ہے ع مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی۔ مگر صادق عشق میں ہمیشہ لطف حاصل ہوتا ہے۔ اور محبوب راحت ہی رشتہ محبوب بنتا ہے۔ اسی واسطے تو ہمارے سیّد و للحضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے مرض گھٹتا گیا جُوں جُوں دوا کی۔

علاوہ ازیں چوہدری صاحب نے سود لینے کے نقائص بیان فرما کر اس سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

پھر اپنے یعنی آپس میں کے مقدمات کم کرنے پر زور دیا۔ اور اشاعت دینِ حقہ کی تاکید کی۔ پھر یہ دعا فرماتے ہوئے تقریر ختم کی۔ کہ اپنے نبی کریم کے واسطے دعائیں کرو۔ اور برکتیں مانگو۔ مگر دل سے نہ کہ زبان سے اور علم حاصل کرنے کے علاوہ باعمل بننے کی دُعا فرمائی۔

صوفی غلام رسول صاحب راجیکے

میرا مضمون تبلیغ حق کے متعلق ہے۔ لغت کے رو سے تبلیغ کے معنے ہیں پہنچانا۔ اور حق وہ امر ہے جسکی حقیقت صحیفۂ فطرت اور قانون قدرت یا عقل سلیم اور نقل صحیح کی شہادت سے ثابت اور متحقق ہو عرف اسلام اور اصطلاح شریعت کے رو سے تبلیغ کے معنے ہیں کسی مسلم اور باخبر انسان کا احکام الٰہیہ سے کسی غیر مسلم اور بیخبر انسان کو باخبر بنانا۔

تبلیغ کا لفظ بلوغ سے نکلا ہے جو انسان کیطرف مضاف ہونے سے اسکے سن بلوغت کو ظاہر کرتا ہے جیسے عرب بولتے ہیں بلغ الغلام۔ کہ لڑکا بالغ ہو گیا یعنے سن بلوغت تک پہنچ گیا۔

سن بلوغت اعضاء اور قویٰ کا وہ زمانہ ہے جس میں انسان نشوونما کے لحاظ سے اپنے اعضا اور قویٰ میں ایک کمال کو حاصل کر لیتا ہے جس سے انسان بشرطیکہ اسکی تربیت میں کوئی خاص قسم کا نقص نہ واقع ہو۔ اپنے نفع اور نقصان پر بہت کچھ آگاہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اسکی ظاہری بلوغت کے مقابل ایک اسکی رُوحانی بلوغت کی حالت ہے جسکے حاصل ہونے سے انسان روحانی اور دینی امور سے آگاہ ہو کر رُوحانی بلوغت کو حاصل کرتا ہے۔ ان معنوں میں تبلیغ کے معنے ہوئے کسی انسان کو احکام الٰہیہ سے باخبر بنا کر رُوحانی بلوغت سے روحانی بالغ بنانا۔

اور چونکہ بلوغت تک پہنچنے کے لئے مختلف قسم کی تربیت کی بار بار اور تکرار ضرورت ہوتی ہے اسی طرح جسمانی بلوغت کے مقابل روحانی بلوغت کے حصول کے لئے بھی تبلیغ کی بار بار اور تکرار کے ساتھ ضرورت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کلام الٰہی یعنے قرآن مجید میں ایک ایک صداقت کو بار بار اور تکرار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا کا مامور اپنے دَورِ رسالت میں ایک ہی صداقت کو سالوں تک دہراتا اور بار بار ذکر کرتا ہے اور عام لوگ جو تبلیغ کی اس حقیقت سے ناواقف اور بے خبر ہوتے ہیں اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں ایک ہی بات کو بار بار دہرایا جاتا ہے اور نہیں سمجھتے کہ تبلیغ اپنی حقیقت کے رو سے یہی ہے کہ کسی امر حق کو تکرار کے ساتھ بار بار بیان کیا جاوے۔

پھر تبلیغ باب تفعیل سے ہے جو تکرار کے معنے بھی دیتا ہے اور اپنے باب کی خاصیت کے رو سے اس بات کیطرف ایما کرتا ہے کہ امر حق کو تبلیغ کی صورت میں بار بار بیان کرنا ضروری ہے۔ پھر تبلیغ اور رسالت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا کہ ما علی الرسول الا البلاغ المبین یعنے رسول کے ذمے کھلے طور سے تبلیغ ہی کرنا ہے۔ اس جگہ الرسول اور البلاغ کو آپس میں لازم ملزوم قرار دیکر اس بات کو واضح کر دیا کہ رسول مبلغ اور بلاغ اور تبلیغ رسالت کا ہی نام ہے۔

البلاغ کے ساتھ المبین کا لفظ زیادہ کرنے سے اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ تبلیغ ایسی ہونی چاہیئے جو کھلے طور سے ہو اور وضاحت کے ساتھ ہو جس سے منکر اور مومن میں فرق ہو جائے کیونکہ المبین کا لفظ بون اور بین سے بھی مشتق ہے اور بیان سے بھی بون اور بین کے معنے فرق۔ جدائی۔ فاصلہ کے ہیں اور بیان کے معنے واضح۔ ظاہر اور آشکارا ہونے کے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغ اپنی شان میں وہی ہے جس سے مومن اور منکر علیحدہ علیحدہ ہو جائیں اور ان میں انکار اور ایمان کی وجہ سے کھلا فرق ہو جائے اور اگر تبلیغ کا یہ اثر اور یہ نتیجہ نہیں تو گو اسے تبلیغ کہا جائے مگر حقیقت میں وہ تبلیغ کہلانے کی ہرگز ہرگز مجاز نہیں۔

پھر تبلیغ سے گو شورش بہت اٹھتی ہے لیکن اس کا نتیجہ دین حق کے لئے سراسر مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس شورش سے اہل حق سے تو اہل باطل کیطرف کوئی جانے کا نہیں البتہ امید غالب ہے کہ اہل باطل سے ہی نکل نکل کر اہل حق میں داخل ہوں۔ پھر جب تبلیغ سے منکر اور مومن علیحدہ علیحدہ ہو جائینگے تو جو لوگ مومن ہو جائینگے انکے اس ایمان لانے کا بھی دین حق کو ہی فائدہ ہوگا۔ اور جو انکار کرینگے ان پر اتمام حجت ہونے سے خدا کا الزام قائم ہوگا جس سے آخر وہ مطابق وعید آیۃ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا عذاب الٰہی سے ہلاک ہو جائینگے اور ہلاک ہو جانے سے ظلمت اور کفر و شرک کی وہ تاریکی جو انکے ذریعے دُنیا میں چھائی ہوتی تھی دُور ہو جائے گی اس سے بھی فائدہ دین حق کے لئے ہی ہوگا پس دونوں صورتوں میں تبلیغ دین حق کے لئے مفید ہی مفید ہے۔

پھر تبلیغ کا لفظ جیسے بلوغ سے ہے ایسا ہی بلاغت

سے بھی ہے اور اگر بلاغت سے ہو تو لفظ تبلیغ ان معنوں میں اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مبلغ اور کلام مبلغ بلاغت کے رو سے بلیغ ہو جس سے کلام موثر اور سامع متاثر ہو +

دنیا میں متکلمین کا گروہ بھی اپنے حسن بیان سے لوگوں کو حیران کر دیتا ہے لیکن انکے کلام کا اثر آنی ہوتا ہے اور اتنا مفید نہیں ہوتا۔ جسقدر کہ خدا رسیدہ اور پارسا لوگوں کا کلام دلوں میں طہارت اور پاکیزگی کی تڑپ پیدا کرنے سے سے مفید ہوتا ہے +

اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کہ بھری ہوئی اور خالی بندوق کی آواز۔ بھری ہوئی بندوق سے بھی آواز نکلتی ہے اور خالی سے بھی۔ لیکن خالی سے صرف آواز ہی نکلتی ہے جس کا اثر بجز سمع خراشی کے اور کچھ نہیں۔ ہاں بھری ہوئی بندوق قبل اس کے کہ اس کی آواز کا سلسلہ ختم ہو کئی جانوروں کا شکار کر جاتی ہے بعینہ اسی طرح مثال ہے صالح اور غیر صالح واعظ اور ناصح کی پند و نصیحت اور انکے وعظ و کلام کی۔ اس لئے ضروری ہے کہ تبلیغ سے پہلے اپنی حالت میں نیک نمونہ اختیار کیا جائے +

یہی وجہ ہے کہ خدا کے رسول قبل اس کے کہ وہ تبلیغ حق کے لئے مامور ہوں ایک عرصہ دراز تک جو چالیس برس کے قریب ہوتا ہے اپنے نفس کے تزکیہ اور اصلاح میں مشغول رہتے ہیں۔ پھر جب اپنی اصلاح کر لیتے ہیں پھر لوگوں کی اصلاح کے لئے مامور کئے جاتے ہیں +

پھر تبلیغ چونکہ از قسم افاضہ ہے اس لئے افاضہ سے پہلے استفاضہ ضروری ہے جیسا کہ قانون قدرت سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات عالم کی ہر اک چیز افاضہ سے پہلے استفاضہ حاصل کرتی ہے مثلاً دیکھو چاند سورج عناصر موالید کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو مفیض ہونے سے پہلے مستفیض نہ ہوتی ہو۔ سورج کو دیکھو کہ جب تک خود اپنے تئیں روشن نہیں کرتا دنیا کو روشن نہیں کرتا اور ایسا ہی چاند جب تک سورج سے مستفیض نہیں ہوتا دنیا کو مستفیض نہیں کرتا +

یہ اشارہ لفظ تبلیغ میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ تبلیغ کے معنے ہیں پہنچانا۔ اب اگر مبلغ کے پاس ہی کچھ نہیں تو وہ کیا پہنچائے گا۔ اور اگر کچھ پہنچائے گا تو ضروری ہے کہ پہلے خود بھی اسے کچھ پہنچا ہو جس سے پایا جاتا ہے کہ مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ امور حقہ کہ جس سے لوگوں کو مستفیض کرنا چاہتا ہے پہلے ان کا علم خود حاصل کرے +

پھر تبلیغ کے ساتھ پاک نمونہ کا ہونا بھی ازبس ضروری ہے کیونکہ مبلغ اگر بلا پاک نمونہ کے اور بغیر استفاضہ کے تبلیغ کرے گا تو طبائع میں یہ سوال باقی رہ جاوے گا کہ مبلغ نے خود ان صداقتہائے پیش کردہ سے کونسا فائدہ اٹھایا اور خود کیا کچھ برکات حاصل کئے۔ اسی کی طرف قرآن کریم میں اشارہ ہے جہاں فرمایا ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ یعنے خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ تو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بلاؤ +

حکمت کے معنے پکی بات کے ہیں اور پکی بات تب ہی ہوتی ہے جب اس پر عملدرآمد ہو ورنہ بغیر عمل کے قول محض غیر مضبوط اور خام رہتا ہے نیز اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دعوت الی اللہ عملی نمونہ سے ہو۔ اور موعظہ حسنہ سے مراد وہ وعظ ہے جس کو واعظ نیک نمونہ اور استفاضہ برکات کے حصول کے ساتھ لوگوں کے سامنے حسن و خوبی کے رنگ میں پیش کرے کیونکہ بغیر اسکے وعظ کو موعظہ ہوگا لیکن موعظہ حسنہ کہلانے کی شان سے اس کا حصہ کم ہی ہوگا +

پھر رسول چونکہ مبلغ ہی ہوتا ہے اس لئے رسول کی جماعت جو رسول کی روحانی اولاد ہے اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنے روحانی باپ یعنے خدا کے رسول کی طرح وہ بھی سب کی سب مبلغ بنے +

اور یہ ضروری نہیں کہ ایک خاص استعداد کا انسان مختلف لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے مجبور ہے بلکہ اپنی استعداد کے مطابق اپنی طرز کے لوگوں کو تبلیغ کی جائے۔ مثلاً وکلاء وکلاء کو تبلیغ کریں۔ ڈاکٹر ڈاکٹروں کو۔ عالم عالموں کو۔ زمیندار زمینداروں کو۔ تجار تجاروں کو۔ اور اگر تعلقات کا دائرہ مختلف لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے وسیع پائیں تو اس صورت میں مختلف لوگوں کو بھی تبلیغ کریں لیکن اپنی کمی استعداد اور کم مائیگی کو تبلیغ نہ کرنے کا بہانہ نہ بنائیں۔ بلکہ جیسی جیسی کسی کی حیثیت اور استعداد ہے اسی کے مطابق کام کریں۔ جیسا کہ سلطنت کے ظاہری سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سپاہی سے لیکر بادشاہ تک مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور سب کے سب اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کام ضرور کرتے ہیں +

مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ نہایت ہی پیارا لگتا ہے کہ جب ان سے قیدخانہ میں دو قیدیوں نے خواب کی تعبیر دریافت کی تو انھوں نے قبل اس کے کہ تعبیر فرماتے پہلے خوب تبلیغ کی اور پیچھے تعبیر فرمائی کسقدر تعجب ہے کہ حضرت یوسف تو قید میں تبلیغ کریں اور ہم آزادی میں نہ کریں +

پھر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کا طرز دیکھتے ہیں کہ انھوں نے تبلیغ حق میں وہ نمونہ دکھایا کہ جسکی نظیر پہلے نبیوں اور پہلے لوگوں میں ہرگز نہیں ملتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ابتدائی دنوں میں جبکہ آپ صرف اکیلے تھے رات اور دن میں جہاں کوئی محفل اور کوئی مجلس کوئی مجمع پاتے فوراً وہاں پہنچتے اور تبلیغ حق فرماتے۔ آپ کا ان اجڈ عربوں سے اور ایک وحشی قوم سے ایک بااخلاق اور باخدا جماعت پیدا کر دینا کوئی تھوڑا معجزہ نہیں۔ پھر ان کو منبع علوم اور الہیات کا استاد بنا دینا یہ اور بھی اعجاز ہے۔ مکہ کی سرزمین کو ساری زمین کی ام کہنا بھی کیسا صحیح اور درست نکلا اس کا یہ مطلب تھا کہ جس طرح بچہ ناف کے ذریعے ماں کے پیٹ میں تربیت پاتا ہے اسی طرح تمام دنیا نے جنہوں نے ناف مکہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے دینی اور روحانی تربیت حاصل کی +

پھر آنحضرت نے کمال یہ دکھایا کہ ان تمام ہدایتوں کو جو مختلف نبی اور رسول مختلف زمانوں اور مختلف مکانوں میں لائے ایک ہی وقت میں عملی طور پر قرآن کی صورت میں دکھایا اور گو تکمیل اشاعت ہدایت آپ کے خدام کے ذریعے ظہور میں آئی لیکن تکمیل ہدایت کا جو مرتبہ حضور والا نے کمال تک پہنچا کر دکھایا وہ پھر آپ کا ہی حصہ تھا +

استعداد فطرت کا وجود جو ابتدا میں بچے کی طرح تھا اسکی ترقی نشوونما کے مطابق اس کے لئے مختلف

نبیوں اور صحیفوں کے ذریعے ہدایت کا لباس طیار ہوتا رہا۔ لیکن جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ وجود اپنے قد و قامت کے لحاظ سے کمال تک پہنچ گیا۔ پھر آنحضرت کے ذریعے جو لباس ہدایت اسکے پورے قد و قامت کے لئے وضع ہؤا۔ وہی آخری دنوں کافی قرار دیا گیا جیسا کہ ایک بچہ جوں جوں بڑھتا ہے اُس کے بڑھنے کے مطابق اُس کا لباس بھی بڑھتا رہتا ہے لیکن جب جوان ہونے پر اس کا قد و قامت کمال کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کے لباس کا اندازہ آخری ایام تک وہی رہتا ہے جو شباب کے وقت طیار کیا گیا +

یہی وجہ ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ کا مبارک ارشاد صرف آنحضرت کو نصیب ہؤا۔ اور آپ کے سوا کسی اور کو نہ ملا +

پھر ہدایت کا وہ مدرسہ جو [illegible] ابتدا میں پرائمری کی شکل میں تھا اور دوسرے مختلف زمانوں اور مکانوں میں اس نے مڈل انٹرنس ایف اے بی اے کی صورت میں ترقی کی آخری کمال کی حالت تک جو ایم اے کی حالت تھی۔ پورے کالج کی شکل میں آنحضرت کے وقت ظاہر ہؤا +

اور یہی وجہ ہے کہ جیسا آنحضرت نے استفاضہ میں سب نبیوں سے بڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح افاضہ میں بھی آپ سب سے بڑھ گئے۔ اور دوسرے نبی تو خاص ملک خاص قوم اور خاص زمانہ کے لئے تھے۔ لیکن حضور تمام ملکوں تمام زمانوں تمام قوموں کے لئے مبعوث ہوئے پھر صحابہ کا نمونہ بھی وہ نمونہ ہے جسکی مثال دوسرے کسی نبی کی جماعت میں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ نے بیعت کرتے ہی اپنے رسم و رواج اور اپنی پہلی حالتوں کے سب چولے اُتار دیئے اور آنحضرت کا وہ نمونہ اختیار کیا کہ جیسے آنحضرت محمد ہو کر خدا نما تھے وہ بیعت سے آنحضرت کا نمونہ اختیار کرنے سے محمد نما ہو گئے۔ وہ عجیب قسم کے انسان تھے وہ اسلام کے فدائی اور شیدائی۔ تھے اسلام کی راہ میں انہوں نے گھر بار چھوڑے۔ خویش و اقارب چھوڑے وطن چھوڑے۔ اہلِ وطن چھوڑے۔ ان کا سفر حضر تھا۔ اور ان کا حضر سفر۔ وہ مرنے کے لئے جیتے تھے اور جینے کے لئے مرتے تھے وہ خدا کی رضا میں پھرتے تھے اور خدا کی رضا ان میں پھرتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جس در کو انہوں نے کھٹکھٹایا اُن پر کھولا گیا۔ اور جدھر وہ گئے وہ فتحیاب اور مظفر و منصور ہو کر آئے +

اور یہی وہ راہ تھی کہ جس سے وہ گدا تھے بادشاہ بن گئے اور فقیر تھے امیر بن گئے [illegible] سے انھیں اپنا بنا لئے اور زمام تسخیر سے زمام سلطنت پائی وہ دل کے بہادر تھے اور ایمانی طاقت سے جری القلب تھے +

دُنیا میں ان کا نمونہ سب مسلمانوں کے لئے قابلِ تقلید ہے لیکن ہم احمدیوں کے لئے واجب الاتباع کیونکہ ہمارا سلسلہ اور ہماری جماعت انہی کا ٹکڑا ہے اور انہی کا حصہ جیسا کہ وآخرین منهم سے ظاہر ہے اس لئے ہمارے احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ بڑھ بڑھ کر صحابہ کی راہ پر قدم ماریں اور ان کا نمونہ اختیار کریں۔ پھر اس لئے بھی کہ جو معلم ان کا تھا وہی ہمارا اور جس ساقی نے انھیں مخمور کیا اسی نے ہمیں مست کیا اور جو محمدؐ اور احمدؐ ان میں آیا۔ وہی ہم میں مبعوث ہؤا اس لئے ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنی طرز زندگی میں ان کا طرز اختیار کریں +

اور ان کے اوقات زندگی کو اپنے لئے اسوۂ حسنہ بنائیں۔ دیکھیئے ان کی ہمت کس شان کی تھی اور ان کی سعی اور کوشش کس کمال کی۔ کہ انہی کی محنتوں کا آج یہ ثمرہ ہے کہ اسلام اور شعائر اسلام اور قرآن کا مقدس صحیفہ آج بلا کم و کاست ہمارے ہاتھوں میں محفوظ اور مصون موجود ہے۔ پھر نماز کے پانچوں وقتوں میں اذان کو بلند آواز سے کہنا ابتدائی وقتوں میں یہ ان کا ہی حوصلہ تھا۔ اذان نماز کو مسلمانوں کے لئے نماز کی اطلاع ہے لیکن غیر مسلموں کے لئے مختصر اور جامع الفاظ میں تبلیغ بھی جامع ہے گویا وہ ہر نماز کے ادا کرنے سے پہلے تبلیغ کرتے اور بلند آواز سے کرتے +

اذان جو جامع اور مختصر الفاظ میں ایک تبلیغ ہی اس سے طرز تبلیغ کا پتہ خوب لگتا ہے کہ تبلیغ کس طرح کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تبلیغ میں خدا تعالےٰ کی کبریائی اور شہادت توحید کے بعد رسالت کی شہادت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری تبلیغ کا ماحصل خدا تعالےٰ کی توحید ہے اور خدا تعالےٰ کی توحید کا ثبوت آنحضرت کی رسالت۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ہستی اور توحید کے ثبوت میں رسالت کا پیش کرنا ازبس ضروری اور حی علی الصلوٰۃ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صلوٰۃ کا تعلق اشہدان لا الٰہ الا اللہ سے ہے اور حی علی الفلاح کا تعلق اشہدان محمد رسول اللہ سے کیونکہ صلوٰۃ جو عبادت ہے وہ بجز اللہ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں اور فلاح بجز آنحضرت کے نمونہ اور آپ کی اتباع کے ناممکن ہے +

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اللہ تعالےٰ کنت کنزاً مخفیاً کے رنگ میں دنیا سے مخفی ہوتا ہے اور ارادہ فرماتا ہے کہ دُنیا اور اہلِ دنیا پر تجلی اور ظہور فرما دے تو اس کی یہی سنت ہے کہ وہ بذریعہ کسی مامور من اللہ کے ظہور فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس وقت اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنی ہستی اور آنحضرت کی صداقت اور اسلام کی صداقت کے لئے تازہ ثبوت پیش کرے تو اس نے اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کو سب دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پس جس تازہ نشان کو آج خود اللہ تعالےٰ اپنے اور اپنے رسول محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے لئے ثبوت میں پیش کرتا ہے ہم اس کو کیوں دُنیا کے سامنے پیش نہ کریں اور اگر غور کریں تو اسلام کی برکتوں سے آج بجز حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کے اور ان کے ہاتھ میں ہے ہی کیا؟ کیونکہ آج جس قدر خدا تعالےٰ کے تازے نشان ظاہر ہوئے خواہ جلال کی صورت میں یا خواہ جمال کی صورت خواہ آنحضرت کی پیشگوئیوں سے خواہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں سے ان سب کا تعلق حضرت مسیح موعود سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آج خود اپنے وجود کو اسلام اور خدا اور پیغمبر اسلام کی صداقت کے ثبوت تازہ نشان کی صورت میں پیش کیا ہے ان کا انکار خدا اور اسکے رسول کا انکار ہے۔ اور ہمیں کہتے ہیں کہ احمدی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اور ہم تو کافروں کو مومن بناتے ہیں نہ کافر ہاں وہ پنجابی کفر کا تو خود اقرار کرتے ہیں اور عربی کفر سے بُرا مانتے ہیں یعنے جب انھیں کہا جائے کہ کیا تم حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہو تو پنجابی لفظوں میں تو صاف کہدیتے ہیں کہ نہیں مانتے اور ہرگز نہیں مانتے۔ لیکن جب ان کو اس پنجابی کفر کا عربی میں ترجمہ سنایا جاوے تو بُرا مناتے ہیں عجیب +

مسلمان آج روتے ہیں کہ ہم سے سلطنتیں گئیں ملک گئے۔ اور نہیں روتے کہ ہم سے ملک اور سلطنتیں جانے سے پہلے اسلام اور مسلمانی گئی۔ یاد رکھیں کہ جب تک وہ اسلام کو واپس نہیں لینگے یہ ملک اور سلطنتیں بھی انہیں نہیں ملینگے بلکہ ڈر ہے کہ کہیں یہود کی طرح ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ کے مصداق نہ ہو جائیں ✦

اور اسلام آج وہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کیا جس سے وہ انکار کرتے ہیں۔ ہمارا سلسلہ حقہ گو انہیں آج ایک چھوٹا سا پودہ معلوم ہوتا ہے مگر ایک دن یہی درخت اتنا بڑھے گا اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اسکے سائے نیچے بسیرا کرینگے۔ اور وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہی ہے چنانچہ جب میں ۱۹۰۹ء میں میرٹھ گیا تو وہاں مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ کے دکھایا گیا کہ تیرھویں صدی ہے اور تمام دنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک دوسرے وقت میں دکھایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کابل کی سلطنت احمدی سلطنت ہونے والی ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ضرور ہے کہ کسی وقت پوری ہو کر رہیں ✦

لیکن ہمارے احباب کو چاہیئے کہ وہ سچی ہمت عہد ایثار کا نمونہ دکھائیں۔ جیسا کہ صحابہ نے دکھایا۔ کیونکہ پاک نمونہ تصویری زبان کا وہ مقدس اور مبارک لفظ ہے جسکو سب جانتے ہیں اور جس سے ہر ایک زبان کا آدمی واقفیت رکھتا ہے۔ آج تو بڑی سہولتیں ہیں پہلے زمانوں میں جب یہ ریلیں تاریں اور ڈاک خانہ کا انتظام نہ تھا صحابہ مختلف ملکوں میں جنکی زبان سے بھی وہ ناواقف تھے صرف پاک نمونہ اور توجہ اور دعا کے ذریعہ انہوں نے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ افریقہ والوں کو بھی اسی سے اور چینی جاپانی والوں کو بھی اسی سے اور پھر ترکی اور ایرانی والوں کو بھی اسی سے۔

سو پہلے بھی جو کچھ ہوا پاک نمونہ سے ہوا اور آج بھی جو کچھ ہوگا اسی سے ہوگا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں پاک نمونہ بنائے اور اپنی رضاؤں کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ✦

عاجز
غلام رسول راجیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

از ناصر نواب بہ احمدی احباب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز سفر عرب سے واپس آگیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب وہ سب صاحبان جو ضعفاء قادیان کے لئے چندہ مقرر فرما چکے ہیں اور سالانہ جلسہ پر بسبب میری غیر حاضری کے نہیں دے گئے مہربانی فرما کر ارسال فرما دیں اور جن صاحبان نے یکمشت دینا کیا ہوا ہے اور اس میں سے نصف یا ثلث ادا کر چکے ہیں وہ بھی بقیہ عنایت کریں۔ اب دور الضعفاء کا کام شروع ہونے والا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے اسواسطے اس کار خیر میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میری عرض کو اخباری تحریر سمجھ کر خاموش نہیں ہونا چاہیئے مجھ میں اسقدر طاقت نہیں کہ سینکڑوں دوستوں کو علیحدہ علیحدہ عریضہ لکھوں نہ میرے پاس کوئی منشی نوکر ہے کہ اس سے یہ کام لوں اس واسطے خود بھی دل میں سوچ سمجھ کر جو دینا کیا ہے وہ عطا فرما دیں اور اللہ تعالےٰ سے ثواب حاصل کریں اور اس ناچیز سے دعائیں پہلی دفعہ اتنا ہی لکھنا کافی ہے ✦ فقط

ناصر نواب قادیان

مونگیر میں جلسہ ہمدردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کو انجمن احمدیہ مونگیر (بہار) کا ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم (جو اتفاقاً مونگیر تشریف لائے ہوئے تھے) کی تحریک اور جناب مولوی عبدالقادر صاحب مولوی فاضل بی اے اور خاکسار (سکرٹری انجمن احمدیہ) کی تائید پر جناب مولوی عبدالماجد صاحب پروفیسر ٹی۔ این۔ جوبلی کالج بھاگلپور کی صدارت میں حضور وائسرائے کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ اور وحشیانہ حملہ پر سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور بالاتفاق ریزولیوشن پاس ہو کر اسکی اطلاع پرائیویٹ سکرٹری حضور وائسرائے و عالیجناب لفٹنٹ گورنر بہار و اڑیسہ و کمشنر صاحب بھاگلپور و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونگیر و سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیگئی۔ حضور وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے شکریہ کا تار آیا ہے ✦ فقط والسلام

خاکسار حکیم خلیل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر ✦

ایک محب صادق کے مخلصانہ الفاظ کا نمونہ

یہ صاحب آسٹریلیا سے آئے تھے قادیان میں صرف چند گھنٹے ٹھیرے اور بیعت کر کے چلے گئے۔ بعد میں خدا نے ان کو وہ حب عطاء کیا جس کے نمونہ میں تھوڑا سا اقتباس ان کے خط میں سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اور اب یہ دعا مانگا کرو کہ اے حی و قیوم خدا۔ اے پکار کے سننے والے مالک۔ اب اس عاجز محمد بخش کو اپنے بڑے فضل سے بامراد قادیان شریف میں بہت جلدی پہنچا دے کہ اب جدائی کی تاب نہیں اور دل ایسا اداس رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ بلکہ یہ خط لکھتے وقت جو دل کا حال ہے خدا ہی جانتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ماں باپ سے اور بال بچوں سے زیادہ محبت اور دیدار کا شوق زیادہ نہیں تو کسی طرح بھی ان سے کم نہیں جس قدر دل انکے ملنے کو چاہتا ہے۔ ضرور اس قدر آپ لوگوں کے دیدار کو بھی چاہتا ہے۔ پس یہ ایک فضل خدا ہے کہ آنکی بتالیس ۴۲ بتالیس سال کی پہچان اور آپ لوگوں کی ۵۲ یا ۵۳ مہینوں کی پہچان بلکہ اصل میں دو تین گھنٹہ کی پہچان کیونکہ اتنے وقت میں میں نے آپ دو تین صاحبوں سے ملاقات کر لی تھی اور پھر واپس آسٹریلیا کو چلا آیا تھا اور ان دو یا تین گھنٹوں کے علاوہ باقی کا سارا وقت آسٹریلیا میں گذرا ہے لیکن یہ دو تین گھنٹے کی آشنائی گھر والوں کی ۴۳ برس کی محبت پر غالب آرہی ہے۔ اور اگر دل کو ترازو میں رکھ کر دیکھا جائے تو قادیان کی طرف ہی جھکے گا یہ سب اللہ کا فضل ہے اور آپ لوگوں کی سچی ہمدردی کا نتیجہ ہے۔

والسلام۔ خاکسار محمد بخش احمدی

درخواست جنازہ

(۱) برادر فیض محمد ساکنہ حسن پور ضلع ملتان فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے ✦

درخواست جنازہ

(۲) برادرم مکرم سردار محمد یوسف صاحب منٹگمری کا صاحبزادہ محمد عطاء اللہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۲۷ء کو فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سردار صاحب کو نعم البدل عطاء فرماوے +

(۳) خبر آئی ہے کہ تحصیل و ضلع ملتان موضع بوٹہ والا میں ایک مخلص احمدی مسمی اروڑا فوت ہوگئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں +

(۴) برائے والد محمد صدیق صاحب میرٹھ +

(۵) برائے بابا فیروزالدین صاحب لاہور

(۶) میری پھوپھی زاد ہمشیرہ فاطمہ کبریٰ ۱۴۔ جنوری ۱۹۲۸ء کو قادیان فوت ہوگئی ہیں۔ سب بھائی مرحومہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر اس عاجز کو مشکور کریں اور خود عنداللہ ماجور ہوں۔ اور میرے خاص دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خاص طور پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرماویں + والسلام۔ خاکسار بشارت احمد۔ راولپنڈی۔

(۷) برائے والد مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری +

(۸) برائے منشی حمیدالدین صاحب احمدی۔ لدھیانہ +

دعا مدد

احباب دعا کریں کہ ہمارے مکرم دوست شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ کریمہ کو صحت عافیت سے ساتھ رکھے +

اردو پرائمر

یہ ایک نیا اردو قاعدہ ہے جو منشی محمد عابد علیخان صاحب نے تالیف کیا ہے۔ اور ابجد خوانوں کے واسطے مفید ہے۔ الفاظ مفرد و مرکب حرکات کے علاوہ کچھ قواعد اور آسان عبارتیں بھی دیگئی ہیں۔ انگریزی طرز پر لکھا گیا ہے۔ دوسری بار دو ہزار چھپا ہے۔ قیمت ا/ فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ مسلم اسٹور۔ مالدہ

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔ ۱/۴ تولہ سے کم نہ بھیجا جائے گا۔ قیمت ۱/۴ تولہ کی علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اسکی تعریف میں سندھ اور آسام سے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوالے +

جلسے پر رقعہ دینے والے

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ جلسہ پر بہت لوگوں نے رقعے دئے تھے جن سب کے جواب اس وقت دئے نہ جا سکے۔ اور ان کو ہم نے جمع رکھا کہ بعد میں جواب لکھینگے۔ مگر ان میں سے جو طب کے متعلق تھے اور الگ رکھے ہوئے تھے۔ وہ مل گئے۔ باقی ایک جگہ باندھ کر رکھے تھے۔ وہ نہیں ملے۔ اسواسطے رقعے لکھنے والے اصحاب اپنے مطالب سے دوبارہ اطلاع دیویں +

خطبات نور

بابو عبدالحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا۔ جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا۔ مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اس وقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا۔ تو والدہ صاحبہ نے حضور پرنور کا تشریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبدالحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰/ فی نسخہ۔ قیمت حصہ اول ۸/ رہے۔ ہر دو کے اکٹھے خریدار سے ۱/۲ روپیہ ملنے کا پتہ
بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

۱۳ ۱۴ جنوری ۱۹۲۸ء

کو دینیات کے سکول احمدیہ کے لڑکوں نے حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں ایک ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح بھی تشریف فرما تھے۔ چائے وغیرہ سے پیشتر ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب۔ مولوی احمد بخش صاحب اور سید محمد یوسف صاحب کی نظمیں ہوئیں۔ بعدازیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ بعض اشخاص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ کہ ہم کو میاں صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں کیا کرنا چاہیئے۔ اور ہم آپ سے اس لئے دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضور جو کچھ بھی تجویز فرمائینگے وہ بہت ہی اعلےٰ و افضل ہوگا +

اس سوال پر حضور نے عام لوگوں کو سب سے بہتر تجویز یہ فرمائی کہ تمام لوگ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں اور میاں صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد لوگ مسجد النور میں چلے گئے جہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور میاں صاحب کے لئے دعا کی۔

نماز اور دعا کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی زبانی تمام لوگوں کی خواہش پر میاں صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

(ایڈیٹر)

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

میں نے اس سفر میں جو دیکھا۔ اور اس سے جو نتائج نکالے۔ وہ طولانی ہیں۔ ایک سکینڈ میں انسان پر اتنی باتیں کھل جاتی ہیں۔ کہ اگر انسان ان کو لکھنے لگے۔ تو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مگر میں نے جو دیکھا اس سب کا نہایت لطیف نظارہ نماز میں موجود ہے۔ کبھی انسان اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے ایک بیمار کی سی حالت ہے اور پھر تمام اٹھنے بیٹھنے کا نتیجہ اللہ اکبر ہی ہے +

انسان بہت کمزور ہے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے مصر کو جانے کے لئے استخارہ کیا۔ اور حج کو جانے کا بھی خیال تھا لیکن مخالفوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ خیال نہ تھا کہ یہ ارادہ اتنی جلدی سے پورا ہو جائیگا۔ میں نے جس وقت سے مدرسہ احمدیہ چھوڑ لیا تھا۔ اس وقت سے مجھے خیال

ہُوا کہ دیگر مدارس کا طریقِ تعلیم دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری جماعت کے وہ لوگ جو بڑے لائق ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے ہر طرح سے پیش کر چکے ہیں۔ اُن مدارس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اسی غرض کے لئے مصر کے سفر کے واسطے میں نے ایک ماہ تک برابر استخارہ کیا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ یہ قابلِ نفرین حرکت ہے کہ میں عرب سے بھی آگے چلا جاؤں۔ اور حج نہ کروں۔ یہ بات مجھے بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور حج کا بھی ارادہ کر لیا۔ جب یہاں سے ہم بمبئی پہنچے تو عرب صاحب پر بحث ہوئی۔ بس یہی ایک بات خدا تعالے کی طرف سے ہم کو بیت اللہ لے جانے کی موجب ہوئی۔ مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا ؎

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں اور پیغمبری ملجائے

انسانی تدابیر اور کوششیں خواہ کسی قدر ہی کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالے کے فضل اور رحم کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے ہر بات کا نتیجہ اللہ اکبر یعنی خدا ہی سب سے بڑا ہے نکالا ہے ✤

راستہ میں عجیب عجیب طرح سے رکاوٹیں پیش آئیں اور تائیداتِ الٰہیہ بھی دیکھیں۔ غرض ہر خوشی اور ہر رنج میں یہی نتیجہ نکلا کہ اللہ اکبر۔ خدا ہی سب سے بڑا ہے ✤

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کے ایک استاد تھے۔ انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالے عنہ کو چلتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ کبھی خدا نہ بننا۔ آپ نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ انسان خدا کیسے بنا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اپنی کسی ناکامی پر نہ کُڑھنا۔ کیونکہ یہ صفت تو خدا ہی کی ہے کہ وہ جو چاہتا ہے سو کر گذرے۔ اگر انسان بھی اسی بات کی خواہش کرنے لگے کہ جو کچھ میں چاہوں وہ سب پورا ہو جائے۔ تو گویا وہ تو خدا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر کڑھو گے تو گویا اپنے آپ کو بندہ نہیں سمجھو گے۔ تمام دُنیا کے علوم پڑھ لو۔ سائنس۔ فلسفہ پڑھ لو۔ تمام دُنیا کی سیر کر لو۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✤

ایک دہریہ نے سوال کیا کہ پیر جماعت علیشاہ نے میرے سامنے کہا کہ مرزا صاحب فلاں تاریخ کو مر جائینگے۔ اور وہ اسی تاریخ کو مر گئے۔ پھر تم لوگ مرزا صاحب کو چھوڑ کر جماعت علیشاہ کو کیوں نہیں مانتے۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ مرزا صاحب کی نسبت بیس سال سے لوگ برابر پیشگوئیاں کرتے چلے آتے تھے۔ اور ان کے لئے ایک نہ ایکدن مرنا بھی مقدر تھا۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ مریں تو اس وقت بھی کسی نہ کسی کی پیشگوئی ضرور ہی ہو ✤

پھر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ہر صدی میں ایک فرقہ ناجی رہے گا۔ تم کہتے ہو کہ صحابہ کے علاوہ اب تک تمام لوگ حیاتِ مسیح کے قائل کافر ہی ہوتے رہے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ ہم غیر احمدیوں کو حیاتِ مسیح کے ماننے کے سبب سے کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس لئے ان کو کافر کہتے ہیں کہ وہ میرزا صاحب کے مرید مسلمان معتقدوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے ماتحت مسلمانوں کو کافر کہنے کے سبب سے کافر کہتے ہیں ✤

پہلے راستہ میں یہ خیال کرتا گیا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص کے لئے اس اس طرح سے دُعائیں کروں گا۔ جب بیت اللہ میں پہنچا تو سب کچھ بھول گیا۔ صرف اسلام ہی اسلام سامنے رہا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اسلام کی مردہ لاش میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اسی کے واسطے دُعائیں کرتا رہا۔ پھر ایک شخص یہاں رہتا ہے۔ اس کو مجھ سے محبت ہے اور مجھ کو اس سے ہے۔ گو بظاہر اُس سے کوئی زیادہ ملنے جلنے کا تعلق نہیں ہے ✤

جب میں اپنے نہایت ہی قریبی رشتہ داروں کے لئے دُعائیں کرتا تھا۔ تو صرف اُسی کا نام زبان پر آتا تھا۔ آخر الامر جب کسی اور دُعا پر طبیعت نہ چلی۔ تو پھر میں نے بہت دیر تک اسی کے لئے دُعائیں کیں۔ بعد میں میری زبان کھُل گئی۔ اس سے بھی نتیجہ یہی نکلا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✤

پھر ایک شخص سے جو باتیں ہوئیں۔ اس نے کہا کہ آپ تو ہر بات کی دلیل بھی دیتے ہیں۔ اور تو جس ہو کو سے بھی ہم نے سوال کیا اُس نے یہی کہا۔ کہ اگر نہیں مانتے تو تم کافر ہو۔ میں نے اُن کو کہا کہ دلایل کیا۔ ہم کو تو ہمارے ہادی کی یہ ہدایت ہے کہ ہر بات کے لئے دلایل دو اور وہ تمام دلایل قرآن شریف سے ہی ہوں ✤

ایک مسلمان گریجوایٹ نے جو عربی تعلیم کے لئے گورنمنٹ کے وظیفہ پر جا رہا تھا۔ ایک دوسرے نام کے مسلمان حقیقتاً دہریہ سے کہا کہ قرآن میں یوں لکھا ہے تم کیوں نہیں مانتے۔ اس نے کہا کہ ہم قرآن کو ہی نہیں مانتے تو اُس کی بات کو کیسے مانیں۔ دیکھو! ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔ طوفان آرہا ہے اس لئے سب کو ملکر اُس کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو اگر کسی کے گھر میں آگ لگجائے اور ہمسائے بیٹھے کہتے رہیں۔ کہ ہمارے گھر میں آگ تھوڑا ہی لگی ہے تو پھر یہ یاد رکھو کہ اُن کے گھروں میں آگ لگ جائیگی

ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ لڑائی کے لئے جا رہا تھا جوش کی وجہ سے بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور وہ چند ایک عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا تھا۔ کہ میں میدان جنگ میں مسلمانوں کو اس طرح ماروں گا اور یوں قتل کرونگا ✤

میں اپنے سفر کے حالات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً لکھتا رہونگا۔ مگر میں نے جو کچھ سفر میں دیکھا اُس سب کا خلاصہ یہی تھا کہ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے ✤

کیا سکتے اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور ہم اتفاق نہیں کر سکتے۔ چھوٹے اور کم مصائب بڑے اور سخت مشکلات کے مقابلہ میں قبول کئے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے انعامات بڑے انعامات کے مقابل میں ترک کر دیئے جاتے ہیں ✤

اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ تعالے کے حضور یہی دعا کرو۔ اور اصلاح کی کوشش کرو۔ تاکہ اللہ ہی کی راہ میں ہمارا مرنا اور جینا ہو۔ اِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ✤

درخواست جنازہ (۲) برادرم مکرم سردار محمد یوسف صاحب منٹگمری کا صاحبزادہ محمد عطاء اللہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کو فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سردار صاحب کو نعم البدل عطاء فرماوے ✤

(۳) خبر آئی ہے کہ تحصیل و ضلع ملتان موضع ... والا میں ایک مخلص احمدی مسمی اروڑا فوت ہوگئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں ✤

(۴) برائے والد محمد صدیق صاحب میرٹھ ✤

(۵) برائے بابا فیروز الدین صاحب لاہور

(۶) میری پھوپھی زاد ہمشیرہ فاطمہ کبریٰ ۴۔ جنوری ۱۹۱۳ء کو قادیان فوت ہوگئی ہیں۔ سب بھائی مرحومہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر اس عاجز کو مشکور کریں اور خود عنداللہ ماجور ہوں۔ اور میرے خاص دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خاص طور پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرماویں ✤ والسلام۔ خاکسار بشارت احمد۔ راولپنڈی۔

(۷) برائے والد مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری ✤

(۸) برائے منشی حمید الدین صاحب احمدی۔ لدھیانہ ✤

دعا مدد احباب دعا کریں کہ ہمارے مکرم دوست شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ کو صحت عافیت کے ساتھ رکھے ✤

اردو پرائمر یہ ایک نیا اردو قاعدہ ہے جو منشی محمد عابد علیخان صاحب نے تالیف کیا ہے۔ اور ابجد خوانوں کے واسطے مفید ہے۔ الفاظ مفرد و مرکب حرکات کے علاوہ کچھ قواعد اور آسان عبارتیں بھی دیگئی ہیں۔ انگریزی طرز پر لکھا گیا ہے۔ دوسری بار دو ہزار چھپا ہے۔ قیمت ار فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ

مسلم اسٹور۔ مالدہ

اصلی ممیرہ جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔ ¼ تولہ سے کم نہ بھیجا جائے گا۔ قیمت ¼ تولہ کی ۱۴ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اسکی تعریف میں سرسند اور آسام کے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوالے ✤

جلسے پر رقعہ دینے والے حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ جلسہ پر بہت لوگوں نے رقعے دئے تھے جن سب کے جواب اس وقت دئے نہ جاسکے۔ اور ان کو ہم نے یہ کہا کہ جلدی جواب لکھینگے۔ مگر ان میں سے جو طب کے متعلق تھے اور الگ رکھے ہوئے تھے۔ وہ مل گئے۔ باقی ایک جگہ باندھ کر رکھے تھے۔ وہ نہیں ملے۔ اسواسطے رقعے لکھنے والے احباب اپنے مطالب سے دوبارہ اطلاع دیویں ✤

خطبات نور بابو عبد الحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی بابت ایک خواب دیکھا جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ شہر میں تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا۔ مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اس وقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا۔ تو والدہ صاحبہ نے حضور پر نور کا تشریف شریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰؍ فی نسخہ۔ قیمت حصہ اول ۸؍ ہے۔ ہر دو کے اکٹھے خریدار سے ۱۴؍ روپیہ ✤ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

پورٹ سلیپر منگوالیں

تجارت پیشہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر آپ کو کلکتہ ساخت امرتسری سلیپر و بوٹ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں۔ انشاء اللہ رعایتی کو مدنظر رکھا جاوے گا ✤

علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیاء بھی دو پیسے فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ مہیا ہو سکینگی

ایس محمد امین و فضل کریم (احمدیان) کوچی کارخانہ سلیپر ۳۲ چھپر بازار اسٹریٹ کلکتہ

---

۱۴ جنوری ۱۹۱۳ کو دینیات کے سکول احمدیہ کے لڑکوں نے حضرت صاحبزادہ میاں محمد تقی احمد صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں ایک ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین بھی تشریف فرما تھے۔ چائے وغیرہ سے پیشتر ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب۔ مولوی احمد بخش صاحب اور سید محمد یوسف صاحب کی نظمیں ہوئیں۔ بعد ازیں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ بعض اشخاص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ کہ ہم کو میاں صاحب کی تشریف لانے کی خوشی میں کیا کرنا چاہئے۔ اور ہم آپ سے اس لئے دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضور جو کچھ تجویز فرمائینگے وہ بہت ہی اعلےٰ و افضل ہوگا ✤

اس سوال پر حضور نے عام لوگوں کو سب سے بہتر تجویز یہ فرمائی کہ تمام لوگ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں اور میاں صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد لوگ مسجد النور میں چلے گئے جہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور میاں صاحب کے لئے دعا کی۔

نماز اور دعا کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی زبانی تمام لوگوں کی خواہش پر میاں صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

(ایڈیٹر)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

میں نے اس سفر میں جو دیکھا۔ اور اس سے جو نتائج نکالے۔ وہ طولانی ہیں۔ ایک سیکنڈ میں انسان پر اسقدر اثر کئی جاتی ہیں۔ کہ اگر انسان ان کو لکھنے لگے۔ تو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مگر نتیجہ جو دیکھا اس سب کا نہایت لطیف نظارہ نمازوں میں موجود ہے۔ کبھی انسان اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے ایک بار کی سی حالت ہے اور پھر تمام اٹھنے بیٹھنے کا نتیجہ اللہ اکبر ہی ہے ✤

انسان بہت کمزور ہے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے مصر کو جانے کے لئے استخارہ کیا۔ اور حج کو جانے کا بھی خیال تھا لیکن مخالفوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ خیال نہ تھا کہ یہ ارادہ ... مجھے خیال

مفرح یاقوتی - تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ ہمدم لاہور۔ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح رض۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہ بھی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے باداء قیمت نقد سالم چار روپے بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غرباء کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے۔ جریان۔ کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت۔ پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بیخوابی۔ خوف۔ غمگینی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے۔ ہرگز بےخوف و بےفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی۔ ہمنے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے۔ بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھاوے۔ قیمت ۲۴ روزہ معہ سفوف ۲ؔ؎ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ نظام جان و عبد الرحمان کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس برمن کی بنائی ہوئی ادویات

محتاج تعریف نہیں ہیں کیونکہ ۲۸ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے۔ پوری فہرست بلاقیمت منگوا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دوا ایک ہی خوراک سے دمہ دب جاتا ہے۔ تھوڑے دنوں کے استعمال سے دمہ جڑھ سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱؎۴ محصول ۵؍

ای او ڈائی زڈ سالسہ

پوٹاس آیوڈائیڈ اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش کے باعتبار سالسا وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور قوت لاتا ہے۔ ۲۲ خوراک کی شیشی ۱؎ خرچ محصول ۶؍

ڈاکٹر ایس۔ برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ؏ قسم دوم ۸؍ قسم سوم ۵؍ اصلی ممیرا جس کی قیمت ۱۰؎ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت فی تولہ ۸؎ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت درج ذیل ہے

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دق شیخوخیت و قالی کرم شکم۔ متفتت سنگ۔ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی۔ بواسیر و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قسم اول کی قیمت ۱۲؍ تولہ قسم دوم ۸؍

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ماشی اور سوتی لٹھری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ ۱۰؎

مسلنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس:۔ مصنفہ سر طامس بارکلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد قیمت ۱۲؎ غیر مجلد فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آف اسلام:۔ در ظل اسلامی مصنفہ ڈی میتر اوداکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپ کا ناول ہے قیمت فی نسخہ ۱۲؍ مجلد ۱۲؍

(۳) سم پیچرز فرام دی لائف آف ٹرکش ویمن:۔ ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میتر اوداکا۔ قیمت ۱۲؍ پختہ۔

(۴) دی ڈوڈوو ڈکوئن:۔ یا رانی صاحبہ جھانسی۔ یہ ایک قصہ تاریخ کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الگزنڈر راجرس جس کا دیباچہ مشہور سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ قیمت مبلغ ۱۲؍

(۵) دی سیئنگس آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم:۔ احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲؍

(۶) ایشیا اینڈ یوروپ:۔ مصنفہ سر میڈ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی تعریف کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیاء پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں۔ اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔

(۷) محمد عربی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔ مصنفہ سر میڈ ٹونسنڈ:۔ نئی کتاب ہے۔ قیمت مجلد ۱۲؍

المشتہر

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ

وارک ہوس۔ بمبئی

Blackie & son Ltd

Warwick House. Bombay.

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ | نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم + بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ...کم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

Reg. No L.

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۲

۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ فروری سنہ ۱۹۱۳ء مطابق پھاگن سمت ۱۹۶۹

نمبر ۳۱ و ۳۲ و ۳۳

ضعیف و مردہ دلی گر تو قادیاں در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتیٰ کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا + چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا + ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا + ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا + ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
ہمرہ او باشیر شد اندر بدن
ہست ایں خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہماں از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیائے سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قلم دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

پادری مل صاحب کی خوش فہمی

خوشاب کے پادری (؟) مل صاحب نور افشاں میں نامہ نگاری کرتے ہوئے شاکی ہیں۔ بلکہ گالیوں پر اُتر آئے ہیں کہ قادیانی اخبار لکھتا ہے۔ کہ "عیسائی مذہب میں نیوگ جائز ہے"۔ ہمیں تو یاد نہیں کہ ہم نے کبھی ایسا لکھا ہو۔ اور نہ ہمارا یہ خیال ہے مسٹر مل ہمارے اخبار کا حوالہ دیں تو اصل دیکھا جائے۔ ورنہ مسٹر موصوف کی مثال اُس شخص کے ساتھ ہوگی جس نے خود ایک کتاب لکھی اور پھر اُسے متی کی طرف منسوب کردیا۔ اور یونانی اور انگریزی میں تو لکھا گیا The Gospel according to St. Mathew یعنی متی کی طرف جو روایات منسوب ہیں انکے مطابق انجیل کی یہ عبارت کسی شخص نے خود ترتیب دی ہے مگر اردو والوں نے غضب ڈھایا کہ درمیان میں سے According نسبت کا لفظ ہی اُڑا دیا۔ اور اس کا نام صاف انجیل متی رکھ دیا + یہ تو حال ہے پھر یسوعی کہتے ہیں کہ ہماری کتاب کی تحریف کب ہوئی تھی۔ بہر حال حوالہ کے پانے پر ہم اپنے الفاظ پر غور کرنے کے لئے طیار ہیں لیکن اسی آرٹیکل میں مسٹر مل کے ایک فقرہ پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور اسکے دریافت کرنے کی ہم جرأت کرتے ہیں۔ وہ فقرہ یہ ہے "بائبل کی تعلیم ہمیشہ ایک مرد اور ایک عورت کا نکاح ہونا جائز ٹھیراتی ہے" ہم مسٹر مل کے اس فقرہ کی کسی رنگ میں تردید نہیں کرتے۔ بلکہ ہم قبول کر لیتے ہیں کہ بائبل کا یہی مذہب ہے۔ اور اُسکے رو سے تعدد ازدواج ناجائز ہے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو یہود دو بیبیاں رکھتے تھے یا اس سے زیادہ۔ وہ شریعت بائبل کے مطابق نعوذ باللہ ایک ناجائز فعل کے مرتکب ہوتے تھے۔ اِسواسطے انکی اولاد جائز نہ تھی۔ اور اس اولاد کے واسطے جو الفاظ بولے جا سکتے ہیں۔ وہ میں اپنی قلم سے نہیں نکال سکتا۔ بالخصوص اسواسطے بھی کہ میں بھی سامی نسل سے ہوں۔ لیکن مسٹر مل غالباً آرین نسل سے ہیں اور انہیں باک نہ ہوگا کہ اُن بزرگوں کے حق میں جن کا ذکر بائبل میں ہے یا انکی اولاد کے حق میں کوئی کلمہ سخت استعمال کریں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جناب مریم صدیقہ بلکہ مسٹر مل کے خود خداوند یسوع کے نسب نامہ میں بھی وہی لوگ ہیں جو بقول مسٹر مل ناجائز نکاحوں کی اولاد ہیں۔ پہلے نبیوں کے متعلق گستاخیاں کرنا تو کسی ایسے ہندو زادے کے واسطے شاید مشکل نہو۔ جو ہندو صاحبان کی فروتنی اور مسکینی کو چھوڑ کر عیسائی بنگیا ہے لیکن جب اُس نے دین عیسوی اختیار کیا تو کم از کم اپنے خدا اور اپنے خدا کی ماں کا تو کچھ لحاظ کرنا چاہیئے +

کشمیری

ناظرین رسالہ کشمیری میگزین سے واقف ہیں۔ وہی رسالہ اب بصورت اخبار ہفتہ وار شائع ہونے لگا ہے مہینہ میں چار بار۔ قیمت سالانہ ۲ روپیہ۔ مضامین اور پیراگراف نوٹس بہت محنت اور توجہ سے اور بے تعصبی سے لکھے جاتے ہیں۔ اسکے ایڈیٹر منشی محمد الدین فوق صاحب جب اپنا اخبار پنجہ فولاد نکالا کرتے تھے تب بھی وہ احمدیت کے خلاف جوش و تعصب دکھانے سے پاک تھے اور امید ہے کہ اب انکے نئے اخبار کشمیری کی بھی وہی پالیسی رہے گی جو احمدی احباب اس قسم کے ارزاں عام فہم سلیس اردو ہفتہ وار اخبار خریدنا پسند کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی پیسے جیسوں کی ازاردہ تحریروں پر بھی اپنے پیسے ضائع کرنا پسند نہیں کرتے ان کے واسطے کشمیری کی خریداری بے ضرر اور ضروری معلومات دینے والی ہوگی +

ایک عجیب منطق

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ حجاز ریلوے کا حصہ مابین مدینہ اور مکہ اس واسطے اب تک نہیں بنا کہ کہیں حدیث "اونٹوں کے بیکار ہونے والی" اس زمانہ میں پوری ہو کر مرزا صاحب کے دعوے مہدویت و مسیحیت کو سچا نہ کر دکھائے۔ کیا خوب وجہ ہے؟ مگر مولوی صاحب تو ہند میں رہتے ہیں۔ کیا یہاں بھی یہ پوری نہیں ہوئی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مدینہ میں رہتے تھے اور مدینہ تک ریل پہنچ گئی ہے۔ اور اگر اکثر حصہ دُنیا میں ریل پھیل گئی ہے اور تھوڑا سا علاقہ باقی رہ گیا ہے تو وہ کس طرح پیشگوئی کی تکذیب کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر مکہ تک ریل پہنچ گئی اور جدہ تک بھی پہنچ گئی اور مولوی صاحب کا خیالی مسیح آسمان سے نہ اُترا۔ تو نہیں تو خوف ہے کہ مولوی صاحب حدیث کو ہی جواب دے بیٹھینگے۔ جیسا کہ کسوف خسوف کی حدیث اور دیگر بہت سی حدیثوں کو جو پہلے بڑے زور و شور سے بیان کی جاتی تھیں اب بھلا دیا گیا ہے۔ قریب ہے کہ اہل حدیث کہلانے والے اس خوف سے کہ حدیثوں سے مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ثابت ہوتی ہیں چکڑالوی بنجائینگے۔ اور اہل قرآن کہلانے والے اس ڈر سے کہ قرآن مرزا صاحب کے دعاوی کی تصدیق کرتا ہے۔ اسکے واسطے کوئی اور نیا نام تجویز کریں۔ خدا ان بیہودگیوں کے فتنہ سے اہل اسلام کو بچائے +

کون امداد کرے گا

دار جیلنگ میں اکثر دور دور سے لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔ وہاں ایک اسلامیہ لائبریری کھولی گئی ہے جسکے مینجر کی درخواست ہے کہ کوئی صاحب وہاں کی لائبریری کے واسطے اخبار بدر اپنی طرف سے قیمت دے کے جاری کرا دیں تو بڑا کار ثواب ہے +

مجموعہ اشتہارات حصہ پنجم

حضرت مسیح موعودؑ کے اشتہارات جو ایک جگہ جمع کرکے چھاپے جاتے ہیں۔ ان کا پانچواں حصہ چھپ کر طیار ہوگیا ہے۔ قیمت فی نسخہ موازی دس آنے (۱۰/) ہے +

المشتہر

قریشی کنواری دو لڑکیاں ایک بعمر سولہ سالہ مڈل پاس کردہ۔ اور دوسری بعمر ۱۴ سالہ مڈل تک پڑھی ہے اس سال امتحان دیگی۔ سینے پرونے اور ہر قسم کی زمانہ حال کے مطابق دستکاری اور کھانا پکانے اور خانہ داری کے کام میں پوری اور کامل مہارت رکھتی ہیں + انکی شادیاں کرنی ہے۔ لڑکے تعلیم یافتہ اور معقول روزگار اور حسب نسب

تلاش گم شدہ

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسمی فضلکریم جو پہلے قادیان کے بعض دفاتر میں کلرک بھی رہ چکا ہے اور دراصل متوطن شادیوال ضلع گجرات کا ہے۔ کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو خبر کریں + حلیہ یہ ہے :- گورا رنگ۔ ڈاڑھی چھوٹی چھریرا بدن۔ میانہ قد۔ انگریزی اُردو خوشخط لکھتا ہے۔ نفیس اعلا الفی پہنتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے

خطبہ جمعہ

(۲۷- دسمبر سنہ ۱۲ء)

جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایام جلسہ کے جمعہ میں مسجد نور میں پڑھا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ بہت سے ہمارے دوست آج غالباً رخصت ہونگے اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار ہوگا جو ہم آیندہ سال ملینگے۔ اب کے تیسرا برس ہے میں اپنے حالات کو نگاہ کرتا ہوں ہمیشہ رات کو یقین نہیں ہوتا کہ صبح کو اٹھوں گا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تم ہم اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے تم سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں اور سب کے لئے جو رخصت ہونگے دعا کرتا ہوں۔ استودع اللہ دینکم وایمانکم وخواتیم عملکم وزودکم اللہ التقوىٰ وغفر ذنبکم وشکر سعیکم واللہ معکم اینما کنتم واوصیکم بتقوی اللہ وقد فاز المتقون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے دین کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں وہ اپنی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ تمہارے دین کو ایمان کو تمہارے خاتمہ کو سب کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ پھر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں وزودکم اللہ التقوىٰ۔ اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں متقیوں کے ساتھ رہوں گا۔ متقی خدا تعالےٰ کا محبوب ہوتا ہے متقی کو علم دیا جاتا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے متقی کو رزق دونگا۔ متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم متقی جماعت بنو۔ پھر میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تمہارے قصوروں کو معاف کر دے۔

تم جہاں جہاں رہو اللہ تعالےٰ تمہارا حامی و مددگار رہے پھر میں خوشی کی خبر سناتا ہوں کہ ابھی تار آیا ہے ہمارے میاں صاحب ۲۵- دسمبر کو جدہ سے جہاز پر سوار ہو گئے ہیں یہ مبارک خبر ہے میں بہت خوش ہوں تم اس خبر سے خوش ہو گے۔ ہمارے میاں صاحب جس جہاز پر سوار ہوئے ہیں اس کا نام منصورہ ہے نصرت ان کے شامل حال ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مجھے پسند ہیں کیونکہ آدمی کھڑے کھڑے پڑھ سکتا اور نفع اٹھا لیتا ہے اور معلوم نہیں کب کس پر اثر ہو جائے۔ مگر چھوٹے چھوٹے رسالوں نے سبب حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کی خریداری کم ہو گئی ہے ان میں جو درد ہے وہ اوروں میں ملنا مشکل ہے۔ میں اس قرضہ سے یوں سبکدوش ہوں میں نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔ اگر میں کوئی کتاب لکھتا تو تم لوگ اسی کو خریدتے اور میں نے نہیں چاہا کہ اس طرح حضرت صاحبؑ کی کتابوں کی اشاعت پر اثر پڑے*

یہ سورۃ (والعصر) میں نے بارہا لوگوں کو سنائی ہے چھوٹی سے چھوٹی سورۃ جو ہر شخص کے لئے بابرکت ہو خدا تعالےٰ کی کتاب میں میرے خیال میں اسکے سوا اور نہیں آئی۔ قرآن کریم کے ہر ایک فقرہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل اور محض فضل سے سارے جہان کی تعلیم و تربیت اور پاک تعلیم و تربیت حاصل اور ضرور حاصل ہو سکتی ہے مگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کی عادت تھی کہ جب آپس میں ملتے تھے تو اس سورۃ کو پڑھ لیتے تھے۔ ممکن ہے کہ میری آواز سب لوگوں کے کان میں نہ پہنچے کیونکہ میں بیمار ہوں۔ صبح سے اب تک خطوط پڑھتا تھا تھک گیا ہوں اور بوڑھا بھی ہوں۔ جو لوگ دور ہیں اور انکے کانوں میں میری آواز نہیں پہنچ سکتی ان کے کانوں میں وہ لوگ جو سنتے ہیں پہنچا دیں اور کوشش کریں کہ سب کے کانوں تک اس سورۃ کی آواز ضرور پہنچ جائے۔ جو سنتے ہیں وہ اس شکریہ میں دوسروں تک پہنچائیں۔ یہ بڑی مختصر سورۃ ہے۔ پہلی بات اس سورۃ شریفہ میں یہ ہے کہ **والعصر** عصر ایک زمانہ کو کہتے ہیں۔ ہر آن میں پہلا زمانہ فنا اور نیا پیدا ہوتا جاتا ہے۔ ہر وقت زمانہ کو فنا لگی ہوئی ہے۔ کل کا دن ۲۶ دسمبر سنہ ۱۲ء اب کبھی نہیں

آئے گا۔ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۲ء جو آج کے بعد کبھی دنیا میں نہ آئے گا۔ آج کی صبح اب کبھی نہ آئے گی۔ یہ زمانہ بڑا بابرکت ہے۔ یہ جو آریہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ زمانہ مخلوق نہیں اور جو قدیم ہے وہ فنا نہیں ہوتا **والعصر** کا لفظ ان کے لئے خوب رد ہے۔ میں جس زمانہ میں بولا وہ اب چلا بھی گیا اور جس میں آگے بولونگا وہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوا زمانہ کو غیر مخلوق ماننے والوں کے لئے کیسا عمدہ رد ہے۔ زمانہ کو جہاں تک لے جائیں ایک حصہ مرتا جاتا ہے ایک حصہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اس مرنے اور پیدا ہونے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ ایک فائدہ عصر میں یہ ہے کہ ہر ایک وقت جو انسان پر گذرتا ہے اس کو فنا لازم ہے اسی طرح انسان کے اجزا بھی ہر آن میں فنا ہوتے ہیں اور ہر آن نئے اجزاء پیدا ہوتے ہیں اس طرح ایک نئی مخلوق بنکر انسان اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے جب میں جوان تھا میرے سب بال سیاہ تھے آج کوئی بال سیاہ نہیں۔ جب ہم نئی حالت میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں تو ہر وقت اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں مجھ میں بینائی کی قوت ہے اگر بینائی رک جائے تو کیا کیا جائے؟ غرضکہ ہر آن اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں لا الٰہ الا اللہ کے معنی ہیں کہ ہر آن میں تم ہمارے محتاج ہو اگر میرا فضل و کرم نہ ہو تو تم کچھ بھی نہیں۔ ایک بات عصر میں یہ ہے کہ لوگ زمانہ کو برا کہتے ہیں۔ شاعروں نے تو یہ غضب کیا کہ دنیا کا ہر ایک دکھ اور مصیبت زمانہ کے سر تھوپ دیا۔ خدا تعالےٰ کا نام ہی درمیان سے نکال دیا گردش روزگار کی اس قدر شکایت کی ہے کہ جسکی حد نہیں گویا ان کا دار و مدار۔ ان کا نافع اور ضار سب کچھ زمانہ ہی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے زمانہ کی شکایت نہ کرو یہ بھی قابل قدر چیز ہے [illegible] کے بعد پھر کوئی وقت نہیں ہوتا جو ہم فرض نماز ادا کریں۔ میرا یقین ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد غرض ہے کہ اب قرآن شریف جیسی کتاب اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا رسول جس کے جانشین ہمیشہ ہوتے رہیں گے اب دنیا میں نہ آئے گا۔ عصر سے مراد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشینوں کا زمانہ ہے اب اور کے لئے زمانہ نہیں رہا یہاں تک کہ دنیا کا زمانہ ختم ہو*

ان الانسان لفی خسر۔ جس طرح زمانہ گھاٹے

میں ہے اسی طرح انسان + ایک شخص مجھ سے کہنے لگا کہ زمانہ قدیم ہے میں نے کہا جب تم ماں کے پیٹ اور باپ کے نطفہ میں تھے وہ وقت اب ہے اور جب تم مروگے وہ زمانہ اب موجود ہے کہا نہیں۔ میں نے کہا ایک موجود ہے وہ معدوم ہے وہ موجود ہوگا۔ انسان کا جسم ایک برف کی تجارت ہے اسی طرح زمانہ ہے الا الذین امنوا گھاٹے میں تو سب ہیں مگر ایک شخص مستثنےٰ ہے۔ وہ کون ؟ ایماندار کہ اسکو گھاٹا نہیں۔ ایمان کیا ہے ؟ غیب الغیب ذات پر ایمان رکھنا اسکو مقدس سمجھنا اُسکی نافرمانی سے ڈرنا اور یہ یقین کرنا کہ اگر ہم نافرمان ہوں تو اُس پاک ذات کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ نماز پڑھنا اور سنوار کر پڑھنا لغو سے بچنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اپنی شرمگاہوں کو محفوظ کرنا۔ اپنی امانتوں اور عہود کا لحاظ کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات پاک۔ صفات۔ افعال۔ اسماء۔ اسکے محامد اور اسکے عبادات میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ ملائک کی نیک تحریک کو ماننا۔ انبیاء کی باتوں اور کتابوں کو ماننا۔ قرآن کریم تمام انبیاء کی پاک باتوں اور کتابوں کے مجموعہ کا خلاصہ ہے فیھا کتب قیمہ۔ قرآن کریم سب کتابوں کا محافظ ہے۔ اس میں دلایل کو اور زیادہ کر دیا ہے۔ اس کتاب (قرآن کریم) کو اپنا دستور العمل بنانا۔ اسکو پڑھنا۔ سمجھنا اس پر عمل کرنا۔ خدائے تعالےٰ سے توفیق مانگنا کہ اس پر خاتمہ ہو۔ جزا و سزا پر یقین کرنا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم کمالات نبوت و رسالت اور خاتم کمالات انسانیہ یقین کرنا۔ دنیا میں جسقدر ہادی ان کے بعد اور آئینگے سب انھیں کے فیض سے آئے ہمارے شیخ آئے مگر غلام احمد ہو کر آئے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یہ حضرت صاحب کا سچا دعوٰی ہے اور اسی پر عملدرآمد تھا۔ ایک نکتہ بھی دین اسلام سے علیحدہ ہونا ان کو پسند نہ تھا۔ تم خدائے تعالےٰ کی تعظیم کرو۔ اسکی مخلوق کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ مخلوق کا لفظ میں نے بولا ہے۔ تم ایسے بنو کہ درختوں پہاڑوں جانوروں سب پر تمہارے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کا فضل نازل ہو مخلوق الٰہی پر شفقت کرو۔ انسان پر جب تباہی آتی ہے تو اُسکی وجہ سے سب پر تباہی نازل ہوتی ہے

ع ازز نا افتد وبا اندر جہات

جناب الٰہی نے جس طرح حکم دیا اُس پر عمل کرو۔ گھاٹ پر پاخانہ پھرنے سے درختوں کے نیچے اور راستوں پر پاخانہ پھرنے سے ہماری شریعت نے منع فرمایا ہے ایمان کے ساتھ اعمال بھی نیک ہوں جس میں بگاڑ ہی وہ خدائے تعالےٰ کا پسندیدہ کام نہیں۔ پھر ان سچے علوم کو میری زبان سے تم نے کچھ سنا ہے۔ اپنے گزشتہ امام سے سنا ہے اور اُسکی پاک تصانیف میں دیکھا ہے وتواصوا بالحق پاک تعلیم یعنی حق کو دوسری جگہ پہنچاؤ۔ بہت سے لوگ ہم سے ملنا چاہتے ہیں اور ہم سے محبت اور اخلاص چاہتے ہیں مگر ایمان کے حاصل کرنے اور ایمان کے مطابق سنوار کے کام کرنے اور پھر دوسروں تک پہنچانے میں متامل ہیں۔ بہت سے لوگ یہاں ابھی آئے ہیں اور مجھ سے ملے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپ ہم کو بالکل ملجائیں تو ہم آپ کے ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا ہماری تعلیم پر عمل کروگے ؟ تو کہتے ہیں تعلیم تو ہماری آپکی ایک ہی ہے۔ میں نے کہا جبکہ تم ہماری تعلیم پر عمل کرنے سے جی چراتے ہو تو پھر ہم تم ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ سُنکر شرمندہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ سب کے سب منافق طبع لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے منافق بہت ہیں۔ یہ سب ہم کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ تم حق کو پہنچاؤ اور حق کے پہنچانے میں علم و حکمت اور عاقبت اندیشی سے کام لو۔ جو عاقبت اندیشی سے کام نہیں لیتے وہ بعض اوقات ایسے الفاظ کہدیتے ہیں۔ جن سے بڑا نقصان ہوتا ہے کسی شخص نے مجھ کو خط لکھا کہ میں نے ایک شخص سے کہا کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں میرے لئے دعا کرنا۔ ایک احمدی نے سُنکر کہا کہ مکہ مدینہ کا کیا کوئی الگ خدا ہے۔ اس پر اُس شخص کو بڑا ابتلا پیش آیا۔ اگر نرمی سے کہا جاتا تو نتیجہ خطرناک نہ ہوتا۔ اس طرح کہ مکہ مدینہ بیشک قبولیت دعا کے مقام ہیں پھر کہتا ہوں خدا یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے تم دونوں جگہ دعا مانگو یعنی یہاں بھی دعا ضرور مانگو۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے خسر سے کہا تھا کہ میرے لئے عرفات میں دعا کرنا۔ میرے خسر کا بیٹا جو اُنکے ہمراہ حج میں موجود تھا اب موجود ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارے باپ نے عرفات میں دعا مانگی اور میں آمین آمین کہتا جاتا تھا +

مگر انسان سے اس قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں ان غلطیوں کے دور کرنے کے لئے میں نے کہا تھا کہ میں تین مہینہ میں قرآن شریف پڑھا سکتا ہوں بشرطیکہ پانچ سات آدمیوں کی ایک جماعت ہو۔ قرآن کے لئے بھی دعا مانگنی چاہیئے اور متقی بننا چاہیئے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ جو تقوٰی اختیار کرتا ہے اُس کو خدا سکھاتا ہے۔ قرآن پڑھو سیکھو اس کے علم میں ترقی کرو اُس پر عمل کرو۔ قرآن سے تم کو محبت ہو۔ وتواصوا بالصبر۔ حق کے پہنچانے میں کچھ تکلیف ضرور ہوتی ہے اُس تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے دوسرے کو صبر سکھاؤ اور خود بھی صبر کرو۔ یہ سورۃ اگر تم نے سمجھ لی ہے تو دوسروں کو بھی سمجھاؤ اور برکت پر برکت حاصل کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرو اُس کے ملائکہ سے نبیوں اور رسولوں سے محبت کرو اور کسی کی بے ادبی نہ کرو۔ تم کو اللہ تعالےٰ نے بڑی نعمت عطا کی ہے۔ حضرت صاحبؑ کا دُنیا میں آنا معمولی بات نہیں۔ تم اس طرح یہاں بیٹھے ہو یہ انھیں کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے دُعائیں بہت کرو۔ اللہ تعالےٰ تم کو دوسروں تک حق پہنچانے کے لئے توفیق دے۔ یہ مسجد میرے نام پر بنی ہے مگر میں دیکھتا ہوں یہ کس قدر تنگ ہے اس مسجد نور کو بڑھاؤ۔ مگر نیکی کے لئے۔ اس میں مدرسہ بناؤ مگر قرآن شریف کا۔ ایک مدرسہ یہاں ہے اسکی طرف تو ہمارے دوستوں کی بھی بہت توجہ ہے گورنمنٹ بھی مدد دیتی ہے اُس کے لئے ہر قسم کا سامان اور مکان بھی اچھا ہے مگر مدرسہ احمدیہ کے لئے کوئی نگرانی تک بھی نہیں کوئی اُس طرف توجہ نہیں کرتا لڑکوں کی کتابوں اور کپڑوں تک کی بھی پروا نہیں کرتا مگر کچھ لوگ چلے آتے ہیں۔ وہ رات کے کپڑے کتاب قرآن سب سے محروم رہتے ہیں۔ چندروز بھٹک کر تم کو بددعائیں دیتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ میں نے چند آدمیوں سے ایک دن کہا تھا کہ اس قسم کے آوارہ لوگوں کے لئے کوئی تجویز کرو۔ اُنھوں نے ایک کمیٹی بھی بنائی مگر صرف مجھ کو خبر

پہنچانے کے لئے کہ ہم نے کمیٹی بنائی ہے۔ عمل کرنیکے لئے نہیں۔ دُعا کرو کہ یہاں کے رہنے والوں کے دل دردمند ہوں۔ جو یہاں آئیں وہ ابتلا میں نہ آئیں ✢

یہاں تین قسم کے طالب علم آتے ہیں۔ اوّل مدرسہ انگریزی کے طالب علم۔ ان کے لئے مکان کتاب ہر قسم کا انتظام ہے۔ دوسرے مدرسہ احمدیہ کے لئے ان کی تعداد مدرسہ انگریزی کے مقابلہ میں بہت کم ہے مگر اُن کا انتظام کچھ نہیں۔ تیسرے سب سے کم وہ جو آوارگی کیلئے یہاں آجاتے ہیں۔ تم سے کہنے کا منشاء اُنکی شکایت نہیں بلکہ مدعا یہ ہے کہ تم ہمت کروگے تو کام نکلے گا۔ حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔ ایک شخص مکان بنانا چاہتا ہے اسکے لئے بھی میں کہتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کسی کا قرضہ نہیں رکھتا وہ تمہارا محتاج نہیں تم سے جو کام لیا جاتا ہے اُس کا منشاء یہ ہے کہ تم کو نفع زیادہ حاصل ہو۔ صحابہ کرام نے جو کچھ خرچ کیا وہ اب تک واپس کیا جارہا ہے اور قیامت تک واپس ہوتا رہے گا۔ میں تمہارے لئے دُعائیں کرچکا ہوں اور کرتا رہتا ہوں۔ تم بھی دعاؤں کی بہت عادت ڈالو۔ دُعائیں بہت کرو مگر خدائے تعالیٰ کو آزمانے کے لئے دُعائیں نہ کرو۔ (خطبہ ثانی میں قاعدہ کے بعد عربی مسنونہ دُعا پڑھ کر فرمایا) ✢

یہ ایک بڑا گُر ہے جسقدر تم اللہ تعالےٰ کی بڑائی اور تعظیم کروگے تمہاری تعظیم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کروگے تو وہ تم پر رحم کرے گا۔ دُعائیں بہت کیا کرو وہ قبول کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے تم اسکے ہو جاؤ وہ تمہارا ہو جائے گا ✢ فقط

الحزب المقبول من احادیث الرسول

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعائیں جو آپ مختلف اوقات پر پڑھا کرتے تھے مختلف ابواب میں جمع کیگئی ہیں مثلاً صبح اُٹھنے کی دعائیں۔ رات سونے کے وقت کی دُعائیں وغیرہ۔ عربی خوشخط اعراب لگائے ہوئے ساتھ ساتھ تحت لفظ ترجمہ۔ بہت لطیف اور مقبول کتاب ہے مَیں نے خود (ایڈیٹر) اس کتاب سے بڑے برکات حاصل کئے ہیں۔ یہ کتاب محمد بن الفیض الانصاری المکی کی تالیف ہے اور اب پھر خوشخط موزون تقطیع پر چھپی ہے

قیمت فی نسخہ ۵ر ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور

ڈاکِ ولایت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

ولایت کے اخباروں میں اشاعتِ اسلام کی تحریک

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ مَیں نے ایک لمبی چٹھی یہاں سے بخدمت اخی المکرم مولوی محمد علی صاحب لکھی تھی اور عرض کی تھی۔ کہ اسکو سالانہ جلسہ میں پڑھ دیا جاوے۔ جو غالباً پڑھ دیگئی ہوگی۔ اس کے آخری حصہ میں مَیں نے اس امر پر بحث کی تھی کہ اسجگہ اور ایسا ہی مغربی دُنیا میں جو قلم سے ہو سکتا ہے وہ زبان کیا تلوار اور توپ سے بھی نہیں ہو سکتا۔ جو انسان قلم و کاغذ اور مطبع و پریس کے ذریعہ کسی خاص امر میں یہاں پبلک کے نوٹس میں آجاوے تو پھر وہ آسانی سے پبلک پلیٹ فارم پر آکر اپنے سامعین پر جیسا خدا چاہے اثر ڈال سکتا ہے۔ یہاں میں کئی لیکچروں میں شریک ہُوا لیکن مینے اس شہر میں جو کئی ایک بڑے شہروں کا مجموعہ ہے۔ صرف ایک سو سے کم ہی آدمی دیکھے وجہ یہ تھی کہ لیکچر دینے والے پبلک کی نگاہ میں کوئی خاص حیثیت نہ رکھتے تھے۔ ہاں ایک لیکچر میں مَیں نے دس ہزار سے زیادہ آدمی پائے اور وجہ وہاں یہی تھی کہ لیکچر دینے والے کا نام ہی سامعین کو ہزاروں کی تعداد میں لاسکتا تھا۔ ہندوستان میں مینے ذاتی تجربہ سے دیکھا کہ وہاں جو لیکچر سے ہو سکتا ہے وہ قلم سے نہیں ہو سکتا۔ یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ یہاں کل کی کل قوم یہاں سخت سے سخت مصروفیت میں پڑی ہوئی ہے۔ وہاں اخبار کے سوا بھی نہیں رہ سکتی۔ مجھے ان دو ڈھائی ماہ میں جو یہاں رہا یہ سمجھ آگئی۔ اور یہاں کے بعض اہل الرائے نے بھی مجھے یہی مشورہ دیا۔ لہذا مینے مختلف مضامین مذہب پر لکھنے شروع کئے۔ اور اخباروں میں بھیجے۔ لیکن وہ شکریہ کے ساتھ واپس ہوئے۔ کیونکہ اوّل تو اُن اخبارات کو مذہب سے کوئی چنداں دلچسپی نہ تھی اور دوسرا یہ لوگ اپنی خاص پالیسی کے پابند ہوتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ اپنا یہاں کوئی خاص رسالہ یا اخبار ہو۔ کیونکہ ہر وقت کوئی اخبار ہمارے مضامین تواتر شائع نہیں کرسکتا۔ اسلئے میرا خیال یہ ہُوا کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب یہاں تشریف لے آویں اور کم از کم ریویو کی انگریزی شاخ کو یہاں منتقل کیا جاوے۔ اسکے متعلق مینے چٹھی مذکورہ بالا میں زور دیا۔ لیکن مجھے بعد کے خطوط آمدہ از قادیان سے پتہ چلا کہ مولنا موصوف کو۔ بغرض تکمیل ترجمہ انگریزی قرآن کریم۔ ابھی کئی ماہ تک حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر رہنے کی ضرورت ہے۔ نیز میری تجویز کم از کم پندرہ ہزار روپیہ کا صرفہ آئندہ سال کے لئے چاہتی تھی جو موجودہ تعمیر فنڈ کی ضرورت کے مقابل شاید قوم نہ دے سکے۔ میں نے اس سوال پر غور کیا اور خدا نے سردست ایک راہ میرے لئے نکالدی ہے میں نے یہاں ایک ماہواری رسالہ سے ایک خاص انتظام کرلیا ہے جس میں ہر ماہ میں اپنے ریویو آف ریلیجنز کے نصف کے برابر لکھا کرونگا۔ اور وہ چھاپ دے گا اور بالمقابل اس کو خاص امداد خریداروں کی مہیا کرنے میں یا اُسکی خاص کاپیاں خریدنے میں دینی ہوگی جس کی تفصیل مَیں نے مفصّل دارالامان میں لکھ بھیجی ہے اس کام کے لئے پندرہ صد روپیہ کی ضرورت ہے علاوہ ازیں میں عنقریب غلبت الروم والی پیشگوئی پر ایک اشتہار دینے والا ہوں۔ جو عربی۔ ترکی۔ اور انگریزی میں چھپ کر یورپ اور افریقہ کے مختلف بلاد میں بھیجا جاوے گا۔ اس طرح کل سردست مجھے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہ کام برابر ایک سال تک جاری رہے گا۔ اور اسی قدر اور رقم میرے اپنے معمولی سے معمولی گزارہ کے لئے آج سے ایک سال کے لئے چاہیئے۔ لیکن میں اپنے ذاتی اخراجات کے لئے قوم پر بارِ گراں ہونا نہیں چاہتا۔ میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ خدا مجھے توفیق دے تو میں دیگر اخراجات کا سامان بھی خود ہی کروں۔ لیکن سردست میں اُنکا متکفل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں قوم کی طرف آنکھ اُٹھاتا ہوں۔ میں اپنے امداد کنندگان بھائیوں کی خدمت میں وہ ماہواری رسالہ بھی بھیجدونگا۔ جسکی قیمت ساڑھے چار روپیہ سالانہ ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ بعض بھائی کم از کم ایک رسالہ خرید لیں۔ اور بعض بھائی مجھے ایک رسالہ کی قیمت بھیجدیں جو اُن کی طرف سے یہاں میں

تقسیم کرونگا۔ اس رسالہ کی اپنی اشاعت پانچہزار پہلے سے ہے۔ جو انگریزی داں نہیں وہ قیمت بھیجدیں اور رقم انکی جگہ یہاں مناسب جگہ تقسیم ہوجاوے گا۔ انگریزی داں وہ رسالہ منگوالیں۔ ان میرے مضامین کا ترجمہ اپنے میگزین میں یا اپنے کسی اخبار میں حسب ضرورت چھپ جاوے گا۔ الغرض اس تجویز سے جو کام ہزاروں میں نکلنا تھا۔ وہ اب سینکڑوں میں نکل رہے گا۔ ہاں خدا کا فضل شامل حال ہونا چاہیئے۔ یہ کام انشاء اللہ یکم جنوری سے شروع ہوجاوے گا اور میں اپنے بھائیوں سے چاہتا ہوں کہ جو اس معاملہ میں میرا ہاتھ بٹانا چاہتے ہیں وہ جلدی کریں اور جو کچھ بھی امداد دینی چاہیں۔ وہ آخری جنوری سے پہلے پہلے۔ براہ راست جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس لاہور کی خدمت میں بھیجدیں۔ وہ کل رقم مجھے بھیجدیں گے۔ آخر میں پھر میری یہ عرض ہے کہ آپ سب میرے لئے دُعا خیر کریں۔ مجھے اب خدمت اسلام وخدمت قوم ہی یہاں روکے ہوئے ہے اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے۔ میں صحت میں ہوں۔ والسلام

دعا کا طالب

خواجہ کمال الدین

مورخہ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

میرا پتہ

معرفت نیشنل بنک آف انڈیا

۲۶ بشپ لیگ لنڈن

انگلستان میں مسجد

دوکنگ ایک مقام لنڈن سے تیس ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے ڈاکٹر لیٹنر جو پنجاب یونیورسٹی کا رجسٹرار اور اورینٹل کالج کا پہلا بانی اور پرنسپل تھا۔ اُس نے بعض اسلامی عمائد سے اس وعدہ پر چندہ لیا کہ وہ انگلستان میں ایک مسجد بنائے گا ۔

دوکنگ غالباً اُس کا مولد ہوگا۔ اُس نے وہ مقام چُنا۔ بہت سی زمین خریدی۔ جہاں اُس نے ایک وسیع رہائشی مکان بنایا۔ کچھ اورینٹل یادگاروں کے لئے کمرہ بنایا۔ اور ایک طرف مختصر سی مسجد تیار کی جو در اصل ایک کمرہ پانچ گز مربع کے قریب ہوگا اُس پر ایک گنبد نہایت خوبصورت ہے جس پر ایک ہلال آویزاں ہے۔ اُس میں ایک اونچا ممبر بھی ہے اور ایک رحل ہے جس پر ایک جلی قلم کا قرآن تین جلدوں میں پڑا ہے حاشیہ پر تفسیر حسینی ہے ۔

محراب میں بحروف عربی سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے بعض چھوٹے چھوٹے قطعات اسماء الٰہی کے دیواروں پر آویزاں ہیں۔ تین چار چٹائیاں مسجد میں ہیں۔ مسجد کے گوشوں میں ایک طرف وضو کا سامان پڑا ہے اور دوسری طرف بہت ہی مختصر سا امام کا حجرہ ہے۔ اس مسجد کے سامنے ایک وسیع صحن کھلا ہوا ہے اور اس میں ایک ڈیڑھ گز مربع کا حوض بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف صحن کے تار ہے اور درخت لگے ہوئے ہیں۔ اس کفرستان میں یہ منظر واقعی اسلامی مسجد کے سارے شان اپنے اندر رکھتا ہے اور اگر اسکے بانی نے جسقدر روپیہ اس مسجد کے نام پر وصول کیا اُس کا حق تو ادا نہیں کیا۔ لیکن اس مسجد کو دیکھ کر ایک عاشق مزاج کسی کے سارے مظالم ہی بھول سکتا ہے۔ اس مسجد سے چند گزوں کے فاصلہ پر ایک مختصر سا مسافرخانہ موسوم بہ سرسالار جنگ میموریل ہال ہے جس میں ایک آدھ دن کی اجازت مسافر کو رہنے کی ہے۔ اس مسجد کے صحن کے علاوہ چند ایکڑ اور زمین ملحق بہ مسجد ہے ۔

ڈاکٹر لیٹنر کے بعد کل جائداد جو مسجد کے متعلق بھی تھی۔ ذاتی استعمال میں آنے لگی۔ لیکن آخر بہت کوشش کے بعد مسجد صحن۔ یادگار سرسالار جنگ اور چند ایکڑ زمین الگ ہوگئی اور مسجد کے ساتھ وقف ٹھیری۔ اور باقی کل جائداد اور رہائشی مکانات جو پہلے ہی ذاتی نام پر بنائے گئے تھے وہ ذاتی رہے ۔

حضرت کا اشارہ اس مسجد کے متعلق ایک خط میں تھا اور یہاں ایک تحریک بھی تھی۔ گزشتہ جمعہ کی نماز کے بعد میں اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ودکنگ گئے۔ وہاں پانچ بجے شام کے پہنچے۔ یہاں چار بجکر دس منٹ پر سورج غروب ہوتا ہے۔ وہی شام کا وقت ہے اور چھ بجے تو وقت عشاء کا یہاں ہوتا ہے ۔

اسٹیشن سے ہم نے ایک گاڑی کرایہ پر کی۔ منزل مقصود پر پہنچے اور وہاں ایک شریف مزاج نوجوان نے ہم کو مسجد دکھلانے پر طیاری ظاہر کی۔ مسجد کا صحن اور مسجد بھی مقفل تھی میرے دریافت پر معلوم ہوا کہ سالہا سال سے کوئی مسلمان نہ یہاں آیا نہ کسی نے نماز یہاں ادا کی۔ سبحان اللہ۔ دوکنگ سے تیس میل کے فاصلہ پر لنڈن ہے جہاں کئی صد مسلمان۔ رات دن قومی جوش سے معمور نظر آتے ہیں اور کسی کو مسجد دیکھنے کی توفیق نہیں ملی۔ آپ تیس میل کا قیاس ہندوستان کا نہ کریں۔ یہاں ہم روز معمولی کاروبار میں پندرہ۔ بیس تیس میل نصف گھنٹہ یا پون گھنٹہ میں طے کر آتے ہیں۔ بہر حال جسقدر مجھے رنج کئی سال سے ڈاکٹر لیٹنر کے متعلق تھا۔ وہ اس مسجد کو دیکھ کر جاتا رہا۔ مسجد میں ہم داخل ہوئے اور قرآن کو اچانک کھولا۔ تو یہ تفاول تھا تو جو قرآن میں نکلا۔ اسکو پڑھ کر۔ ڈاکٹر لیٹنر کے حق میں دعا دل سے نکلی۔ کیونکہ یہ آیت تھی جو قرآن میں صفحہ راست پر نکلی۔ بلکہ میں یہاں سارے کا سارا صفحہ نقل کر دیتا ہوں۔ کیونکہ قرآن جلی قلم کا تھا۔ اور ایک آیت ہی کل صفحہ پر تھی اور وہ یہ ہے۔ یہیں سے شروع بھی صفحہ ہوتا تھا۔ اِن اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعالمین۔ فیہ اٰیٰت بیّنٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین ۔

اللہ اللہ کچھ تو آج پورے چار ماہ کے بعد اور پھر کفرستان میں خدا کی مسجد دیکھی۔ اور پھر اُس میں قرآن اور قرآن میں بطور تفاول اس آیت کا نکلنا۔ میرا سرور نے مجھے بے خود کر گیا۔ میں نے اُس انگریز جنٹلمین کو کہا کہ میں نماز ادا کرونگا۔ اگر وہ انتظار کرے وہ باہر چلا گیا اور ہم نے باجماعت نماز ادا کی۔ میری آواز تو معمولی بھی بلند ہے پر میں نے بڑی ہی بلند قرأت پڑھی اور گنبد بھی آج کئی سالوں کے بعد قرأت قرآن سے گونج اٹھا۔ اور میں نے پہلی رکعت میں دُعا ابراہیم پڑھی۔ واذ قال ابراھیم ربّ اجعل ھذا بلداً اٰمناً ——— الیٰ آخر

مجھے کچھ ایسی لذت آئی۔ کہ میری اپنی آواز اور اسکی آواز کی گونج مجھے متوالا کر دینے کے لئے کافی تھی۔ بڑا لمبا سجدہ کیا۔ بہت رو با گریہ زاری کی۔ تبلیغ اور اشاعت اسلام کی توفیق مانگی۔ اس مسجد کو مطلع نور اسلام ہونے کے لئے درخواست کی۔ یہ مسجد تو کفرستان میں واقعی اوّل بیت وضع للناس ہے۔ خدا اسے اسلامی مرکز کردے تو کیا عجیب +

دوسری رکعت میں سورہ اخلاص بہت دفعہ پڑھی۔ الغرض نماز ختم کی۔ اور اگرچہ اس سفر میں ہمارے نو روپے (لعہ) خرچ ہوئے لیکن ہم کو جو راحت اور سرور ہوا وہ اس رقم کے مقابل بہت تھا۔ اللہ تعالے اپنا فضل کرے اور حضرت مسیح موعود کے کشف کو جلدی اُن کے ایک ادنیٰ غلام کے ذریعہ پورا کرے۔ آمین

کمال الدین

لنڈن میں دُھند

آج کا دن یہاں دُھند کا ہے۔ گیارہ بجے تھے جب یہ دُھند شروع ہوئی اور بالکل اندھیرا ہے رات پڑی ہوئی ہے۔ اسوقت ایک بج گیا ہے وہی کیفیت ہے۔ اگرچہ مکان کے اندر ہیں اور دروازے بند ہیں لیکن یہاں بھی سانس لینا کسی قدر مشکل ہے۔ باہر کی حالت بہت خراب ہوگی +

کمال الدین

اخبار لایٹ

اخبار لایٹ میں پیشگوئی کے متعلق جو مضمون خواجہ صاحب کا چھپا تھا اور جس کا ترجمہ اخبار بدر میں چھپ چکا ہے اُسکے متعلق ایک مزید نوٹ اُسی اخبار میں نکلا ہے جو درج ذیل ہے

لایٹ۔ مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۲ء میں ہم نے ایک پیشگوئی کا بیان درج کیا تھا۔ جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا کہ **نبی احمد قادیانی** نے نو سال ہوئے۔ کہا تھا کہ ترک شکست یاب ہونگے اور اسکے بعد اُن کو شکست دینے والے اُن سے چند سال میں مغلوب ہو جاوینگے۔ ہمارا ایک نامہ نگار **وکس** یہ چاہتا ہے کہ پیشگوئی کا بیان کرنے والا۔ اپنے مضمون میں نبی احمد کی اور پیشگوئیوں کا بھی عام طور پر ذکر کرتا ہے اچھا ہو جو کسی تخصیص کے ساتھ وہ اور پیشگوئیوں کا بھی ذکر کردے ایک اور کارسپانڈنٹ ' اکسی ڈنسٹل ' نام دریافت کرتا ہے کہ کیا مسٹر کمال الدین۔ مہربانی کرکے بتلادینگے کہ اصل الفاظ پیشگوئی پہلے کہاں اور کس جگہ چھپے اور وہ کہاں سے مل سکتے ہیں اور کیا اُن کا ترجمہ انگریزی میں موجود ہے۔ اس نامہ نگار نے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ اگر 'چند سال' کے مقابل میعاد اور واضح طور سے بیان ہوتی تو پیشگوئی کی دلچسپی دوبالا ہوجاتی۔ اغلباً مسٹر کمال الدین ان استفسارات کا جواب دینگے

ایک اور ناظر اخبار مسٹر ڈبلیو۔ ایچ کنگ یہ پوچھتے ہیں کہ کیوں اس پیشگوئی کا نام الہام رکھا گیا ہے۔ کیوں نہ اسے پیش بینی پر محمول کیا جاوے +

حیداللہ خان کو اسکے ایک دوست کا خط

السلام علیکم۔ اما بعد غالباً اخبار وکیل کے کسی پرچہ سے آپ کے رسالہ کا مضمون پڑھ کر ایک خط آپ کیطرف لکھا تھا۔ کہ ایک نسخہ رسالہ امام الاعظم جو آپ نے تصنیف کیا ہے میرے نام وی۔ پی پارسل روانہ کردیں۔ افسوس آپنے مجھ کو رسالہ نہ بھیجا آپ نے دل میں سوچا ہوگا۔ کہ اگر رسالہ مفت بھیجوں تو آٹھ آنہ نقصان ہوتا ہے اور وی پی کروں تو شرم ہے کیا یہ اشاعت اسلام کا دعویٰ ہے۔ افسوس آپ پر اور آپکی اشاعت اسلام پر۔ آپ نے خوب رسالہ لکھا اور خوب اشاعت کیا +

آپ نے میرے نام وی پی ہی کردیا ہوتا۔ مگر وی پی آپ نے خاک کرنا تھا۔ آٹھ آنہ نقصان ہوتا تھا خیر آپ کا رسالہ مجھے مل گیا۔ جو کہ عزیز دیوان علیخاں کو پھندے میں پھنسانے کے لئے آپ نے گھر پر دیا تھا۔ سو میں نے آپ کا رسالہ خوب پڑھا + بیشک آپ نے حد ہی کردی ہے + اب میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ کو کیا ہوگیا۔ شائد پہلا رسالہ جو امامت اندھوں کے بارے میں تصنیف کرکے جلالپور کے ملانوں سے فتحیابی حاصل کی تھی۔ اُسکی فتحیابی پر دل بڑھ گیا۔ اور یہ رسالہ امام الاعظم لکھ مارا جسکو مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی تسلیم نہیں کرتا۔ افسوس آپکے دعویٰ اشاعتِ اسلام پر۔ آپنے آخر عمر میں خوب اشاعتِ اسلام کی۔ لیکن مشکل ایک اور ہے۔ اور آپ کو خبر بھی مل گئی ہوگی۔ وہ کیا؟ وہ یہ کہ جناب مولوی احمد الدین صاحب مختارِ عدالت گجرات نے آپ کے رسالہ کا شیرازہ اُکھیڑ کر ایک مختصر سا ریویو کر ڈالا۔ ابھی ریویو پورا ہو ہی نہ چکا تھا۔ کہ جناب اکمل صاحب نے بھی آپ کو مخاطب کرکے دریافت کیا۔ کہ پہلے آپ اپنا مذہب بتائیں۔ کہ آپ حنفی ہیں یا چکڑالوی تب آپ کے رسالہ کو طاقت ایزدی سے اچھی طرح ورق ورق کرکے بکھیردوں +

اب آپ کو ضرور چاہیئے کہ جلدی سے اکمل صاحب کو جواب دیں۔ کہ میں اہلسنت والجماعت حنفی ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کا رسالہ آپ کو حنفی نہیں بننے دیتا۔ میں نے بھی رسالہ کو غور سے پڑھا ہے۔ اب آپ کو حنفی بننا بہت ہی مشکل ہے۔ افسوس ہے ایسے رسالہ پر جس کی تصنیف نے مذہب سے جواب دلایا۔ اب میں آپ کو برادرانہ صلاح دیتا ہوں آپ بہادر بنیں اپنی قوم کی بہادری کو دھبہ نہ لگنے دیں۔ اور اپنے رسالہ کی حفاظت کرکے اپنے مخاطبوں کو جواب دیں۔ اگر کوئی بندوبست نہ کرسکیں۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ بالکل ہی کچھ بھی بندوبست نہ کرسکینگے۔ تب چپ چاپ میری طرح توبہ کرکے خلیفۃ المسیح کو بیعت کا خط لکھ دیں +

برکت علیخاں۔ برہما

پادری صاحب متوجہ ہوں

ہمارے عزیز دوست شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کو بعض عیسائیوں کے ہاتھوں سے بہت دُکھ پہنچا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس واسطے کہ انھوں نے اسلام کو قبول کیا۔ بیشک وہ بعض دیسی اور ولایتی پادری صاحبان کے مشکور ہیں۔ کہ انھوں نے انکے ساتھ حُسنِ سلوک کیا مگر بعض پادری صاحبان نے اپنے حسن اخلاق کے دعووں کے خلاف ان کو سخت رنج میں ڈالا اور انکو جو خطوط شیخ صاحب نے وقتاً فوقتاً لکھے ہیں ان میں سے ایک کا اقتباس وہ درج اخبار کروانا چاہتے ہیں۔ جو کہ ہم خوشی سے کرتے ہیں +

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

میرے خط کا جواب محال تو کیا! بلکہ ناممکن ہوا ہے:۔

مبارک ہیں وہ جو راست باز ہیں کیونکہ وہی آسودہ ہونگے اور تو یاد رکھ کہ شریر کے دن تھوڑے ہیں۔ ان وعدوں پر پادری صاحب امید ہے کہ آپ غور کرینگے +

یہ تو مانا کہ آپ میری تحریروں کو تقریروں میں اور لوگوں کو ورغلا کر دکھاتے ہیں اور مجھے بدنام کر کرا کر خوش ہُوا کرتے ہیں۔ پر کیا یہ سچ نہیں کہ ان تحریروں کے تم خود ہی محرک ہوئے ہو۔ کیا تم نے میری موجودہ بیوی جو رومن کیتھلک مشنری سوسائٹی سے خود ہی آکر مسلمان ہوئی اور میرے نکاح میں آئی تھی اُسے ورغلا کر پھسلا کر اپنے پاس بُلا کر کوٹھ نہیں پہنچا دیا۔ کیا میرے دو سو روپے سے اوپر نقدی و زیور و پارچات وغیرہ ہڑپ نہیں کیا گیا۔ کیا خود ہی وارنٹ نکلوانے سے مجھے نہیں روکا تھا۔ کیا یہ نہیں کہا تھا کہ ہاں . . . . . ایسا ہی ہے۔ کیا مجھے یوں نہ کہا کہ مت گھبراؤ تمہاری بیوی اسی زمین پر ہے۔ میں کوشش کرونگا وہ ملجائے گی۔ کیا یہ منتیں نہ کیں کہ مجھے بدنام نہ کرو۔ اور کیا یہ نہ جتایا تھا کہ تم میرے بیٹے ہو اور مرحومہ الفت بیگم میری خاص بیٹی تھی جسکو مینے ہاتھوں میں کھلایا تعلیم و تربیت ہوئی تم سے نکاح کیا پر تم نے اُسے مسلمان بنا کر ہمارا دل دُکھایا۔ کیا اس تازہ واقعے پر میرے حاضر ہونے پر حاضرین کو تب یہ نہ کہا کرتے تھے کہ لو یہ ہے مسٹر رحیم بخش جو تحریروں اور تقریروں سے ہمارا دشمن ہو گیا ہے۔ پھر کیا . . . . کو اور آپ کو مینے بے عزتی سے نہیں بچایا۔ کیا پادری . . . . . . اور مولوی . . . . . . نے یہ ترکیب نہ بتائی کہ ہنوز اس واقع سے اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ یوں کہ منشی رحیم بخش سے بچے رہنا۔ کیا پادری . . . . سے باتیں نہیں کیں لاہور اور امرتسر و دیگر جگہ میں اس تازہ واقعہ نے خود ہی اشتہار دیا ہے لوگ مُنہ پر تو نہیں پر پیٹھ پیچھے نفرین کرتے ہیں اور اس سچائی پر مُہر کر چکے ہیں۔ . . . . . ایک ڈاکٹر و دیگران اپنی تحریروں سے بیان کر چکے ہیں یہ سب تحریریں خاص موقعہ پر آپ کے روبرو پیشکش ہو کر پتہ بتا دینگی مینے اسلامی اصول اور اپنے مرشد کے ارشاد کے موافق اور آپ کے کہنے سے اپنے مُنہ کو بند کیا اور مظلوم ہو کر بھی جھوٹا بننا پسند کر لیا ہے مگر کیا انجیل آپ کو شرمندہ نہیں کرتی کیا خدا نے جسے جوڑا ہے اُسے کوئی توڑ سکتا ہے نہیں! نہیں!! ہرگز نہیں!!! اسی لئے مینے صبر کیا اور خدا پر توکل کر لیا ہے پس وُہی مجھے کافی ہے اور کیا مینے اس کے بعد کسی پادری یا بشپ صاحب کو یہ واقعہ سُنایا۔ یا فادر . . . . صاحب کے کہنے کے موافق عمل کر دکھایا ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ قادر خدا پر ہمارا بھروسہ ہے پر افسوس کہ آپ لوگ روز روز ہمیں صلیب دیتے رہتے اور جہاں تک ممکن ہے ہمیں بدنام کر رہے ہو پر میرا کچھ نہ بگڑے گا ہاں اخبار کے کالم وسیع ہو جائینگے ذرا غور کرو کہ تم جو مجھے مسیحی مشہور کر رہے اور اسلام سے کمزور دکھانا چاہتے ہو تو کیا میں ان واردانوں سے آپ کے ارادوں کے موافق عیسائی ہو گیا۔ کیا جو آدمی ہل پر ہاتھ رکھتا ہے کبھی لوٹ کر بھی دیکھا کرتا ہے جیتے جیتے کے دل داغ نہیں مٹ سکتے اور جیسے کہ حبشی کا رنگ نہیں تبدیل ہو سکتا جیسے اسی طرح کوئی مخلص ایمان نہیں چھوڑ سکتا۔ جب یہ نہیں ہو سکتا تو پھر وُہ کون ہے جو ایک مسلمان اور خادم اسلام کے دل پر قابو پا سکے۔ قلوب المومنین عرش اللہ تعالےٰ۔ پس مومن کا دل خدا کا تخت گاہ ہے پر خدا کے تخت پر کون تسلط جما سکتا ہے۔ وُہ انسان جو مجھے بہکا کر لوگوں میں بدنام کر کے خوش ہُوا چاہتا ہے وُہ "عاقبت اندیش ہے" اور "پاگل ہے" وُہ نفس جو کسی دُشمن اسلام کی تقریروں پر گمان کرتا ہوگا" +

آہ! زمین پر سخت شور ہے۔ کال اور مری پڑ چکی ہے زلزلہ اور کڑک کی آواز اُٹھ رہی ہے اور یہ نہایت ہی مہیب ہیں خونی ندیاں بہ رہی ہیں آہ! روس نے مظالم توڑے اور ایران کو غارت کرنا چاہا اور مقدس روضہ کو توڑ پھوڑ کر کے کروڑوں روپیہ کا مال سرقہ کر کے ہڑپ کر لیا ہے اور مراکو بے چارہ حیران ہے مسیحی سلطنتیں بائبل سے بغاوت کر کے ان مظالم پر ٹوٹ پڑی ہیں اور طرفہ یہ کہ مومنوں کا بس اپنے دل میں خاتمہ ہی کیا چاہتی ہیں صلیبیں نکال نکال کر چاروں طرف گھمائی جا رہی ہیں اور تلواروں نیزوں پستولوں بندوقوں توپوں گولوں اندرونی اور بیرونی طور پر مذہبی اخلاقی روحانی سیاسی اور ملکی جاہ و جلال پر تقویت پا کر موقعہ پر سر توڑ کوششوں سے یگانگت سے دھاوا کر کے اپنے زعم میں ملیا میٹ کر دیا ہے۔ آہ یہ نصرانی خوش ہو رہے ہیں مگر ہماری گورنمنٹ آسمانی۔ کافروں سے ہمیں ہلاک کر رہی ہے اور اس تپانے سے ہم کو قرآن مجید اور بانئے اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق فرمانبردار بنا کر حبل پر مستقیم کرنا چاہتی ہے اس سے ہم رنجیدہ نہیں بلکہ خوش ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس زوال سے کمال کا یقین ہے کیونکہ جیسے سوکھی زمین کو بادل کی امید ہوتی ہے اسی طرح میری رُوح بھی اے خدا تیرے ٹھنڈے چشموں کی طالب ہے۔ آپ لوگ کیوں حیران ہیں اور ہماری گورنمنٹ برطانیہ بھی اس مشکل کے حل کرانے میں ہماری طرفدار ہے مگر کچھ بنائے نہیں بنتا سو پادری جی آپ سچے ہیں جو سناؤ وہ ٹھیک اور جو بتاؤ اور جو بناؤ ہنوز بن سکتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں اور کان کھولکر سُنیں کہ جھوٹوں کی عاقبت نہایت خطرناک اور سخت ہلاکت کا موجب ہے ایک دن آنے والا ہے اور وہ تو بہت ہی قریب ہے جہاں پر تمام کافرانِ اسلام اپنے ڈیرے جمائینگے۔ جہاں رونا اور دانت پیسنا اور سخت ماتم کرنا ان کو نصیب ہے +

مگر مومن وہاں ابدی چین اور سُکھ پائینگے پس یہاں کا کڑوا وہاں پر میٹھا ہے۔ پس سلامتی ہو اسکی جس نے اس دینِ اسلام کو پایا اور ہلاک ہُوا وُہ جس نے اس سے بغاوت کی اور اس سے انحراف دکھلایا ہے +

والسلام علیٰ من اتبع الھدےٰ

راج پال رحیم بخش راجپوت نو مسلم واعظ اسلام مقدس

خواب کا پورا ہونا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اخی المکرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں

آپ کو ایک خواب عرض کرتا ہوں۔ جو آج تیسرا دن ہی علی الصبح دیکھا تھا۔ یعنے ایک بالاخانہ پر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھنے والے چلے آؤ۔ اسپر حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک شاگرد میں طیار ہو رہے ہیں۔ اور میں بھی کہہ رہا ہوں کہ حضرت دُعا کریں۔ کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے موقعہ ملے۔ یہ خواب میں نے اُسی دن صبح سنا دیا تھا آج آپ کا مضمون قرآن پڑھنے والے صاحبان اور اخبار میں دیکھ کر دل جوش خوشی سے بھر گیا۔ کہ وہی لفظ جو خواب میں خدا کا مامور فرماتا ہے۔ ظاہری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہوتا ہے۔ جو یہاں سے ایک ہزار میل دُور ہیں میرے واسطے حضرت سے دُعا کرا دیں کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے توفیق ملے +

خداداد   کراچی

تاریخ مسیح موعودؑ

ہمارے بزرگ دوست میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی پنجابی ملک الشعراء نے حضرت مسیح و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات پنجابی اشعار میں لکھی ہے جو شکریہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین ہے ✦

حضرت جناب میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کا سن ولادت

آثار محشر کے عدد	آپکی عمر - ہلالی کے عدد	آپکی وفات کا سن مغفور کے عدد
سنہ ۱۲۵۰ ہجری	۷۶	سنہ ۱۳۲۶ ہجری

جناب کی وفات کی تاریخ

مسیح تصنیف دے موتی پروکے
گئے تبلیغ کر بے کھلو کے
دستی یادِ خدا بس جاگ سوکے
ستو تاریخ کہی ہاتف نے جو کہ

عدو مارے ندامت وچ ڈبو کے
دلا نوچہ نیکیاں دا بیج بو کے
دعائیں منگیاں مولیٰ اتھیں رو کے
خدا دے مسیح گئے فوت ہو کے ۱۳۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✱ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

(جو سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی) (۲۶ر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء)

دارالاماں پہ حق نے کرم کی نگاہ کی / یہ ہے مقام امن جگہ ہے پناہ کی
پیدا ہوئے جناب مسیح زماں یہاں / یہ سرزمین ہے آپ کی تعلیم گاہ کی
دن رات یاں برستے ہیں انوار سقدر / پڑتی ہے بار بار نظر مہر و ماہ کی
توپ و تفنگ و فوج کی پروا نہیں جسے / ہاں ہاں یہ تختگاہ ہے اس بادشاہ کی
اٹھتی جدھر نظر ہے چمکتا ہے نور دیں / خورشید کی چمک ہے نہ تنویر ماہ کی
اسوقت جو بشیر ہے وہ ہے وہی بشیر / لایا تھا جو قمیص کو کنعاں کے ماہ کی
خالی کہو نہ جلسہ کو ابن المسیح سے / موجود اس میں یاد ہے اس رشک ماہ کی
تشحیذ و بدر و الحکم اس کے خبر رساں / دیتے بشارتیں ہیں ہمیں حال راہ کی
اسلام کا کمال ہے توحید کا عروج / آتی ہے ہر طرف سے صدا لا الٰہ کی
جلسہ کا انعقاد ہے رونق ہے ہر طرف / شوکت عیاں ہے دین کی عزت کی جاہ کی
ہر احمدی کو اوج و ترقی ہو ڈاکٹر / بس یہ دعا ہے سلسلہ کے خیرخواہ کی

آمین

ناچیز دعا کا طالب محمد حسین عفی عنہ از امرتسر ۲۴ر دسمبر سنہ ۱۲ء

ستیمی نمبر

لاہور کے خالصہ اخبار نے ایک ستیمی نمبر نکالا ہے۔ جو اوّل سے آخر تک گورو گوبند سنگھ جی کی تعریف سے ہی بھرا ہوا ہے۔ انکو سکھ قوم کا مذہبی اور پولیٹیکل بانی اور لیڈر ہر رنگ میں دکھایا گیا ہے اور اس فرقہ کے اصل بانی گورو نانک مہاراج کا کہیں ذکر ہی نہیں جنکو سکھ صاحبان معلم کل اور اکال پورکھ کا سچا بھگت کہا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ زمانہ کے سکھ صاحبان گورو نانک صاحب کے بچنوں پر چلنے کی بجائے اور لوگوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور جس طرح مسیح کے بعد پولوس نے ایک نیا مذہب ایجاد کر لیا تھا۔ اور اب یسوعی دراصل پولوسی دین عیسائی نہیں۔ ایسا ہی سکھ صاحبان بھی اب نانک کے پیرو نہیں بلکہ گوبند سنگھی کہلانے کے مستحق ہیں۔ ہاں ہم نے ایسے سکھ بھی دیکھے ہیں جو باوا نانک صاحب کے اصل اقوال پر غور کر کے تعصب سے پاک ہیں۔ خدا تعالےٰ سب کو ہدایت دے ✦

ایک مخلص کا خط متعلق حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ✦ دست بستہ مریدانہ وخادمانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضور والا کے ملفوظات جو کلام امیر کے نام سے طبع ہوئے ہیں اُن کو پڑھتا ہوں۔ یا حضور کے درس کے نوٹ مطالعہ کرتا ہوں یا حضور کے جواب جو اکثر اوقات موافق اور مخالف لوگوں کے سوال کرنے پر دیئے جاتے ہیں ان کو دیکھتا ہوں۔ پھر بیماروں کا ملاحظہ فرمانا۔ اور ہر ایک پر خاص طرح پر نظر۔ اندر مستورات کو درس قرآن وحدیث۔ یتامیٰ کی پرورش کا اہتمام۔ نومسلموں کی دلداری۔ ہر ایک محکمہ اور صیغے کی خبرگیری۔ اخباروں یا لوگوں کی زبان سے باتوں باتوں میں سارے جہان کا حال دریافت کرتے رہنا۔ اور ہمہ وقت اسلام کی بہبودی کا خیال مدِ نظر رہنا۔ خویش واقربا۔ اپنے بیگانے۔ غرض سارے جہاں کا گویا ذمہ وار بنے رہنا۔ باوجود اسکے اللہ تعالےٰ سے خاص تعلق رکھنا اور لوگوں کو بھی ترغیب دیتے رہنا۔ بلکہ ایک خاص جماعت کو جگا دینا وغیرہ وغیرہ دیکھ کر مجھے صدق دل سے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سچا اور پکا یقین اور ایمان حاصل ہوتا ہے اور بے ساختہ درود اُن پر اور اُن کے خلفاء پر پڑھنے کو درد دل سے جی چاہتا ہے۔ اور آپ کے وجود سے چونکہ علم الیقین سے عین الیقین بلکہ حق الیقین تک نوبت پہنچتی ہے اس لئے بے اختیار حضور والا کے لئے اور حضور والا کے اصحاب واولاد واحباب وانصار ومددگار غرض سب کے لئے دل کی تہ سے دعائیں نکلتی ہیں۔ حضور والا بھی عاجز کے لئے محض للہ فی اللہ دعا فرمایا کریں ✦ گلاب الدین رہتاسی

کلامِ امیر

ہماری طرز کے خلاف ہے

کلکتہ کی انجمن معین الاسلام کی طرف سے ایک خط اور اشتہار حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آیا۔ کہ ترکوں کی نئی وزارت کے قائم ہونے پر جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم مٹ جائینگے مگر مسلمانوں کی عزت کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ ایک جلسہ کیا جائے گا۔ تاکہ اس آخری اور نازک موقعہ پر ہم اپنے دلی خیالات دنیا پر ظاہر کریں اور نئی جانباز وزارت کا پرجوش خیر مقدم بجا لائیں اور چندہ فراہم کریں۔ وغیرہ۔ یہ جلسہ ہوگا آپ بھی شامل ہوں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "یہ ہماری طرز کے خلاف ہے" ✦

مباحثہ کی طیاری

بنگال میں ایک جگہ سے خط آیا کہ مخالفین سے مباحثہ کی تجویز ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل جواب لکھا ✦

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) لا تتمنوا لقاء اللہ - واسئالوا اللہ العفو یہ حدیث صحیح کے فقرے ہیں۔ اس پر عمل کرو +

(۲) مباحثہ ہو تو اس کا ابتدا دشمن کیطرف سے ہو فاتلوا فی سبیل اللہ حکم سرکار رب العالمین ہے پرچہ ہو تو پہلے ان کا ہو +

(۳) لاحول کی کثرت رکھو۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔ جماعت کا درد ہو +

خشیۃ وخوف صرف اللہ تعالےٰ عزوجل کا رکھو اور بس +

مباحثہ کے واسطے۔ اوّل۔ اجازت حاکم۔ دوم اجازت پولیس ومجسٹریٹ ضروری ہے۔ احمد رضا خان صاحب وہابیہ کے خطرناک دشمن ہیں۔ عبدالاول صاحب اور ان کا مقابلہ خوب ہے +

اضطراب اور خوف خلق مضر ہے۔ مسلمان ڈپٹی مجسٹریٹ ضرور درمیان آوے۔ تم سب دعاؤں میں لگے رہو۔ ثم اوصیك بتقوی اللہ فقد فاز المتقون ٥ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون +

نورالدین ۲۴ جنوری ۱۳ء

بی بی سے بہرحال نیک سلوک کرو

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ میںنے جو شادی کی ہے۔ اس میں کئی ایک نقص ہیں حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آپ نے خود۔ بدوں استخارہ خلاف حکم الہیٰ نکاح کیا۔ مخلوق سے ڈر گئے۔ اس میں کس کا قصور ہے +

(۲) اب علاج قرآن کریم میں ارشاد ہے فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا +

اور اسکے پہلے ہے عاشروھن بالمعروف مطلب یہ ہے عورت اگر مکروہ ہے تو اس سے نیک سلوک کرتے رہو۔ اس کا نعم البدل ہم دینگے +

یہ اللہ تعالےٰ قادر کریم کا وعدہ ہے۔ پس آپ گھبرائیں نہیں۔ نیک سلوک بی بی سے کرنا ضروری ہے سلوک کرتے جاؤ۔ تھکو نہیں۔ اور ہرگز نہ تھکو۔ اس کے رشتہ دار شیعہ ہیں تو ہؤا کریں۔ ان سے کیا تعلق ہے +

آپ خلجان اور فکر نہ کریں۔ خود کردہ را چہ علاج۔ بہرحال آپ کا قصور ہے۔ اس لئے آپ توبہ۔ استغفار لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سے کام لیں۔ اللہ تعالےٰ سے امداد ہوگی۔ آپ جلدی نہ کرو اور ہرگز نہ کرو۔ یہ ہے میرا مشورہ۔ اس کو مان لو۔

نورالدین ۲۴۔ جنوری ۱۳ء

محمد بریل

محمد بریل ہندی کا خط پیش ہؤا۔ فرمایا بڑے مخلص آدمی ہیں۔ خدا انہیں کامیاب کرے +

ولایت میں اشاعت

اخبار لائٹ لنڈن میں جو خواجہ صاحب کا مضمون چھپا ہے اس کا ترجمہ حضرت کی خدمت میں سنایا گیا فرمایا خوب ہے +

تاریخ اسلام

کے رسائل جو فصیح صاحب مرحوم نے لکھے ہیں اور اب ان کے برادر زادے شائع کرتے ہیں۔ اسکے دو تازہ پرچے پیش ہوئے۔ پڑھ کر فرمایا۔ خوب لکھتا ہے مجھے بڑی پسند ہے۔ اس رسالہ کے آنے کے وقت جب ہاتھ میں لیتا ہوں تو جب تک سارا پڑھ نہ لوں صبر نہیں آتا +

خدا بچاتا ہے

درس کو جاتے ہوئے ایک چھوٹا سا لڑکا نہایت میلا اور گندے کپڑوں پہنے ہوئے کوچہ میں دیکھا۔ فرمایا۔ ہائی جین والے تو تم کو کہینگے کہ ابھی مرجائے گا۔ لیکن خدا ہی بچاتا ہے +

غریب پرور

ایک شخص نے دریافت کیا کہ اپنے افسر کو "غریب پرور سلامت" لکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اسمیں کیا ذلت ہے۔ اُمرا غربا کی پرورش کرتے ہی ہیں +

مسجد میں جوتا

مسجد مبارک کے خادم نے عرض کیا کہ بعض لوگ اپنے جوتے تہ کرکے مسجد کے اندر لا رکھتے ہیں اُن کو روکا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ جوتا پہن کر نماز پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ تو میں لوگوں کو کس طرح سے روکوں۔ باہر رکھنے سے تو لوگ چرا بھی لے جاتے ہیں +

دُعا میں عاجزی چاہیئے

فرمایا۔ دُعا کرانے کے واسطے جو درخواستیں آیا کرتی ہیں۔ ان میں بعض دفعہ لوگ اپنے دوستوں بزرگوں کے نام بڑے بڑے لمبے لمبے لکھ دیتے ہیں کہ ان کے لئے دُعا کی جائے۔ مثلاً ایک لڑکے نے لکھا کہ جناب محمد اکبر شاہ خاں صاحب کے واسطے دُعا کی جائے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ دُعا کے وقت ہر طرح سے عاجزی کا رنگ اختیار کیا جائے۔ میںنے دُعا میں ایسا ہی کہا کہ اے خدا تو جانتا ہے کہ اس کا نام کیا ہے +

ایسا ہی بعض لوگ بی بی صاحبہ کے متعلق لکھدیتے ہیں کہ حضرت ام المومنین کے لئے دُعا کی جائے۔ تب میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اُسکی اولاد کو نیک بنا دے۔ تاکہ اس کا یہ نام سچا ہو +

مغالطے کس طرح لگتے ہیں

فرمایا۔ ایک طب کی کتاب میں میںنے لکھا ہؤا دیکھا کہ یہ نسخہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے عرش پر سے لایا تھا۔ میں متعجب ہؤا۔ نسخہ بھی معمولی تھا جب تحقیقات کی گئی اور پرانی کتابوں کا مطالعہ کیا گیا آخر میں اصل حقیقت یہ کھلی کہ جبریل ایک یہودی طبیب تھا جو ایک اسلامی بادشاہ محمد نام کا معالج تھا اُس نے اپنے بادشاہ کے واسطے یہ نسخہ تجویز کیا تھا۔ جو کسی طب کی کتاب میں درج ہؤا۔ اور تخت شاہی کے واسطے عرش کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ غرض یہ سب الفاظ اُس نسخہ میں موجود تھے۔ بعد میں کسی نے جب اُس کتاب کی نقل کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان الفاظ کو دیکھ کر اُس نے غلطی کھائی اور خیال کیا کہ کاتب نے لکھنے میں طریق ادب اختیار نہیں کیا۔ اُس نے حضرت اور علیہ السلام کے لفظ بڑھا دیئے اس طرح بات کہیں کی کہیں چلی گئی +

نصیحت

اہلیہ صاحبہ ملک کرم الہیٰ کو حضرت خلیفۃ المسیح

ہم کعبۃ اللہ میں دُعا کی قدر کرتے ہیں

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کو لکھا کہ مجھے آپکی جماعت کے ایک آدمی کی کسی بات سے معلوم ہوا کہ احمدی لوگ مرزا صاحب کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں اور کعبۃ اللہ میں دُعا کرنے کی قدر ان کو نہیں اس واسطے میں آپکی بیعت سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ حضرت نے جو جواب اُس کے خط کا لکھوایا۔ وہ فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے +

ہمارا کبھی وہم وگمان بھی نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی ہمارے خیال اور اعتقاد میں آیا ہے کہ معاذ اللہ حضرت صاحب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہیں۔ حضرت صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم

وہ تو خادم دین رسول اللہ ہیں۔ اور نام غلام احمدؐ ہے۔ اور اس قرآن اور شریعت کے جو آنحضرت لائے ہیں۔ تابعدار اور سچے فرمانبردار ہیں۔ اور نہ کسی اور احمدی کا یہ عقیدہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کسی ناواقف یا کسی مخالف سے باتیں سُنکر ایسا سمجھا اور لکھ دیا کہ میں بیعت سے علیحدہ ہوں۔ اس بات کی تو ہم کو کوئی پروا نہیں کہ کوئی ہمارا مرید بنے **اگر کوئی بیعت کرے تو اپنے لئے اور سچ کے لئے کرے نہ ہمارے لئے**۔ ہاں ہم اظہار حق کے لئے یہ بات کہتے ہیں اور اخبار میں بھی چھپوا دیتے ہیں کہ آپ اور سب لوگ جان لیں اور یقین کریں کہ نہ ہمارا نہ کسی احمدی کا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مرزا صاحب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں۔ بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمانبردار اور تابعدار اور خادم ہیں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں جو فرق ہے اس کے متعلق ایک رسالہ ارسال ہے جو ابھی چھپا ہے۔ ہماری ناراضگی کی وجہ بھی یہی تھی کہ آپ نے کسی ناواقف سے کچھ سُنا اور ایسا ایسا لکھ دیا +

کعبۃ اللہ میں دُعا کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے **ہم کعبۃ اللہ میں دُعا کرنے اور کرانے کی قدر آپ سے زیادہ کرتے ہیں**۔ وہاں کی دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے ایک دعائیہ مضمون لکھ کر کاتب خط ہذا کے والد حاجی منشی احمد خاں صاحب کو دیا تھا کہ بیت اللہ میں جا کر یہ دعا ہمارے لئے کرنا۔ حاجی صاحب موصوف وہ خط امانتًا اپنے ساتھ لے گئے اور عرفات میں جا کر وہ دُعا کی کاتب خط ہذا بھی انکے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ دعائیہ خط پڑھا گیا اور دُعا کی گئی +

ہمارے دوست حج کو جاتے ہیں اور اب بھی گئے ہوئے ہیں۔ میر ناصر نواب صاحب۔ حضرت صاحب کے خسر اور میاں محمود احمد آپ کے بیٹے بھی گئے ہیں ان کا بڑا کام دُعا ہی ہے۔ وہاں انھوں نے دُعائیں بھی کیں ہیں۔ ہم بیت اللہ میں اور حج میں دُعا کی بہت قدر کرتے ہیں + والسلام ۲۷ - نومبر ۱۲ء

افتخار احمد از قادیان

بفضل اللہ تعالےٰ میں اُس وقت جبکہ میرے والد عرفات کے میدان میں حضرت صاحب کے اس حکم کی ادائگی کے لئے کھڑے ہوئے اور دُعا مانگنی شروع کی موجود تھا میرے والد دُعا کے الفاظ کہتے جاتے تھے اور ہم بیسیوں قریب جو آدمی ان کے ساتھ حج کو گئے تھے آمین کہتے جاتے تھے۔ والسلام۔ افتخار احمد +

ایلو! یسُوع جی اُٹھا

یسُوع کے پرستاروں کے لئے یہ نوروز کیسا ہی مبارک ہوا ہے کہ اس میں انھیں ایک ایسا مژدۂ جانفزا سُنایا گیا ہے جسکے لئے اُن کی رُوحیں تڑپ رہی تھیں اور کئی پُشتوں سے وہ خانقاہوں کے گوشوں میں بیٹھے ہوئے انتظار کشی کی صعوبتیں اُٹھا رہے تھے۔ اس خوشخبری کو ایک رسالہ موسومہ بہ "وُہ (یسوع) جی اُٹھا" لیکر لوگوں کے گھروں میں پہنچا ہے۔ جو شہر پیرس دارالخلافہ فرانس سے شائع ہوتا ہے +

یوں تو فرانس یسُوع کی خدائی چھوڑ خدا کی خدائی سے منکر بنا ہوا ہے۔ لیکن عیاشی کے سامانوں کے لئے وہ آج ساری دُنیا سے فوقیت لے گیا ہوا ہے کہ اُسے عروس دُنیا کہا جاتا ہے۔ یسُوع بھی نازنینوں کے تسکار کرنے میں پکے کھلاڑی تھے اور حُسن کی دیویوں کے انتخاب کرنے میں ماہر کامل تھے۔ مگدلیہ اور آخت لعزر جیسی ہمشکل حسینوں کے ساتھ بے تکلفی سے رہنے کے تجربہ کار تھے اور نامحرموں کو تیل ملوانے کے **بہانے سے پیار کرنے** کے مشاق تھے۔ اسی تمنا میں اتنے عرصے سے دم گھونٹ کر کہیں پڑے ہوئے تھے کہ جب کبھی عروس زرنگار اپنے آپ سے آنکھیں اُٹھا کر مجھے بلائے گی تو میں جب ہی اُٹھوں گا۔ ورنہ نہیں۔ آخر وہ اپنے بڑے کے پختہ نکلے اور عروس دُنیا ہی کو ہارنا پڑا کہ اسکی دل بہلانے اور جان بخشنے والی پری زادوں نے یسُوع جی کو دو ہزار سال کی مفروضہ موت سے جلایا۔ اور اسی کی عیاشیوں کے سامانوں میں کمال طیاریوں نے اُس کی مُردہ جان میں جان ڈالی۔ وہاں تکلفات اور آرائشات میں مشہور ومعروف ایک **ہوٹل** ہے جس کا نام ہتھری کنگ ہے۔ یسوع جی اُس میں رونق افروز ہیں۔ اُن کے پرستاروں نے جب یہ خوشخبری پڑھی تو اُس کی محبت نے جوش مارا۔ اور لگے سرگرمی سے ڈھونڈنے۔ ایک اخبار نویس اور چند صاحبوں کو اُن سے ملاقات اور گفتگو کی عزت بھی حاصل ہوگئی۔ اخباروں میں اُنکی گفتگوئیں مختلف طور پر شائع بھی ہوگئیں +

اپنے رب یسُوع کی زیارت کے مشتاق جوق در جوق ہوٹل مذکور کیطرف محشور ہونے شروع ہو گئے۔ شام کو اس قدر اژدہام جمع ہوگیا کہ تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ پولیس انتظام سے عاجز اور ماندہ ہو کر انتظام چھوڑ بیٹھی +

اتنے میں خداوند یسوع جی نے **ہوٹل کی اوپر کی** چھت پر کے ایک دریچے سے چہرہ دکھایا۔ لوگ اسی طرف سے زیارت کرتے ہوئے گذرنے شروع ہو گئے۔ اور کئی گھنٹے بیچارے **تھکے ہوئے یسوع جی** کو وہاں **ٹھیرنا پڑا**۔ پھر جب طاقت نے جواب دیا تو اندر چلے گئے اور بہت لوگ زیارت سے محروم رہ گئے +

یہ خبر سارے یورپ اور امریکہ میں گونج اُٹھی اور زائرین کمربستہ ہو کر اس طرف اُمڈ پڑے اور مشہور اخبارات نے **چار ہزار پونڈ** اس خبر کی تغلیط کے ثبوت کے لئے انعام شائع کیا ہے +

ادھر مسلمان مہدی و مسیح موعود کے منتظر بیٹھے ہیں اور وہ بھی ایسی فریب انتظاری میں راہ تاک کر یہ کہہ رہے

ہیں کہ وہ آیا- وہ آیا +

ہم ان خبروں اور خیالوں کی صحت اور عدم صحت کے متعلق کوئی بحث اس جگہ کرنا نہیں چاہیئے- ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ مسیح اور مہدی کی آمد کے متعلق لوگوں میں ایسا جذب کسی ارضی اور سفلی سبب سے نہیں بلکہ یہ ایک آسمانی ہوا ہے جس نے دماغوں کو معمور کر دیا ہے- یہ امر بہت سوچنے اور سمجھنے کے قابل ہے کہ اس سے پہلے زمانے کے کئی مراحل گذرے اور کئی دور ہوئے- لیکن مہدی اور مسیح کی آمد پر جذبات اور خیالات قلوب کبھی ایسی طرح متفق نہ ہوئے- اب اس زمانۂ خاص میں اس خصوصیت کی وجہ کیا ہے- اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ مہدی اور مسیح کا زمانہ ہے- اور یہ امر کہ اُس کا نزول اجلال کس طرح ہوا- اس کا جواب یہی ہے کہ اُسی طرح ہوا جس طرح پیشگوئیوں کے صحیح مفہوم سے ظاہر ہے- فرضی خیالات اور غلط عقائد نہ غلطی کو ثابت کر سکتے ہیں اور نہ ہی امر حق کو چھپا سکتے ہیں +

اصل موعود اپنے تمام نشانات کے ساتھ قادیان میں بلباس مرزا غلام احمد

صاحب نازل ہو چکا- آسمان اور زمین نے اُس کی تصدیق میں گواہی دی- زمانے کے **تغیرات حوادث ارضی** و سماوی آثار مختصہ زمانہ مہدی و مسیح سب کے سب ظاہر و باہر ہو چکے +

اب تو نہ کسی خونی مہدی کے آنے کی گنجایش ہے اور نہ ناصری یسوع کے لئے جگہ خالی ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

عربی بولنے والے ممالک کو تبلیغ

اہمیت فرائض تبلیغ سلسلہ حقہ سے ہمارے احباب اچھی طرح واقف ہیں- جبکہ یہ ایک یقینی بات ہے کہ اب دُنیا پر بھی ایک مقدس سلسلہ منزل برکات و فیوض الہیہ ہوگا اور اسی چشمہ سے روحانی پیاسوں کی پیاس بجھے گی لوریہی مرجع انام ہوگا تو پھر دُنیا کے تمام ممالک احمدی قوم کی مساعیٔ تبلیغ کے جولانگاہ ہیں- اور خود حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام اکناف عالم تک آواز پہنچا کر اپنی قوم کو تمام دُنیا میں حقانیت سلسلہ کو پہنچانے کے فرض سے آگاہ کر دیا- اُن کے بعد تبلیغ کے کام سے بیکار بیٹھنا گناہ ہے- اس میں شک نہیں کہ جہاں کہیں احمدی قوم پھیلی ہوئی ہے- وہ اس تگاپو میں لگی ہوئی ہے- اور انگریزی داں ملکوں کے لئے ریویو آف ریلیجنز کام کر رہا ہے +

لیکن اسلامی ملکوں میں جہاں عربی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے سلسلہ تبلیغ کی بہت ضرورت ہے- ہمارے مکرم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اور دیگر مقتدر لوگ جو بعض ممالک اسلامیہ سے حال میں واپس تشریف لائے ہیں + اور وہ فرماتے ہیں کہ ان ملکوں میں قبولیت کی استعداد بہت ہے اور تبلیغ کی بہت اشد ضرورت ہے- اور موجودہ پولیٹکل الجھنوں نے اُن کی طبائع میں آمد مہدی کے جوش کو معمور کر کے ہمارے کام کی بہت ساری منزلوں کو طے کر دیا ہے- اب تو اُن کے خونی مہدی کی آمد کے عقیدے کو دور کر کے سچے مسیح موعود کو پیش کرنا باقی ہے- اور یہ زمانہ احمدی قوم پر اس فرض کو زور کے ساتھ ڈال رہا ہے اس لئے بدرؔ نے اس خدمت کو نبھانے اور اُس میں افراد قوم کو شریک ثواب کرنے کے لئے ایک چو صفحہ ضمیمہ بزبان عربی جاری کرنا تجویز کیا ہے- اس میں فصیح عربی زبان میں مضامین سلسلہ درج ہوا کرینگے اور ترجمہ اُردو بھی ساتھ ہوگا- اور قیمت صرف دو روپے (۲ع) سالیانہ مقرر کی گئی ہے اس کی ادارت کے لئے حضرت علامہ بے عدیل فاضل نبیل سید عبد المحی عرب مولوی فاضل کی خدمات کو حاصل کیا گیا ہے جنکی قابلیت زباندانی اور علوم سلسلہ سے مہارت مسلم ہے +

مصر- حجاز- بغداد- مراکش- اور عربستان علاقہ ایران سے پتے حاصل کر لئے گئے ہیں- اب بات صرف اتنی ہے کہ آپ لوگ بذل اموال سے اس کام کی طرف متوجہ ہوں اور اس کو بلادِ عربیہ میں جاری کرائیں- ایک ہزار درخواستوں کے آنے پر رسالہ جاری کر دیا جائے گا- پہلا پرچہ صاحبان کے نام وی پی کیا جائے گا- اور عربی ضمیمہ ان کی طرف سے ان ملکوں میں روانہ کیا جائے گا- یا وہ چاہیں تو خود منگوا کر اور پڑھ کر کسی اک کو روانہ کر دیویں +

انعام

حضرت صاحبزادہ حاجی میاں محمود احمد صاحب کے سفر حج پر جانے کے وقت جلسۃ الوداع میں جن لڑکوں نے اپنی نظمیں کہی تھیں- ان میں سے ایک ایک لڑکے کا نام احمد بخش ہے اور اسکی نظم کا ایک شعر یہ تھا ؎

جس مقدس باپ کے بیٹے ہو تم
ہم بھی اُس کے باغ کی ہیں کیاریاں

اس لڑکے کو جماعت گلگت کے احمدی برادران مولوی غلام محمد صاحب نے (۲ع) اور مولوی نور محمد صاحب نے مبلغ ایک روپیہ (عہ) (کل تین روپے) انعام دیا ہے- جزاھما اللہ الخیر

نماز کس واسطے پڑھی جاتی ہے

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی- حضرت نے جواب میں فرمایا- نماز ایک حکم ہے اسکی تعمیل ضروری ہے لذت حاصل کرنے کے لئے نہیں- بلکہ فرمانبرداری کے واسطے- اگر لذت والی شے ہوتی تو ہر ایک اس کو کرتا اور لذت لینے کے لئے کرتا- پھر ثواب کہاں سے حاصل ہوتا- ارشاد الٰہی کی تعمیل انسان کے واسطے ضروری ہے- مالک راضی ہو گیا- تو سارے جہان کے نفعے اس میں آجاتے ہیں +

حمید مجید

مُلک بہار میں دو بھائی ہیں- مولوی عبد الحمید صاحب و مولوی عبد المجید صاحب- اس علاقہ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق شور و شغب اُٹھنے پر ان ہر دو برادران کے درمیان سلسلہ احمدیہ کے متعلق خط و کتابت کا ایک نتیجہ ایک چھوٹے سے رسالہ کی صورت میں چھپا ہے- جو قابل دید ہے- اس رسالہ کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے- کہ ایک منصف مزاج غیر احمدی احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کی پوزیشن پر کس طرح عادلانہ رائے زنی کر سکتا ہے- یہ رسالہ غیر احمدیوں کے درمیان کثرت سے پھیلانا چاہیئے- منفصلہ ذیل پتہ پر صرف خرچ ڈاک بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے +

جناب مولوی عبد الحمید صاحب بی اے- بی ایل- وکیل- محلہ تاتار پور

سردار سمند سنگھ صاحب

ناظرین بدر سردار سمند سنگھ صاحب کے نام نامی سے واقف ہیں۔ جن کا ذکر خیر پہلے اخبار میں ہو چکا ہے۔ سردار صاحب موصوف سکھوں میں سے ترقی یافتہ خیالات کے آدمی ہیں۔ قادیان آتے ہیں تو لنگر میں کھانا کھایا کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں اگرچہ ایک آریہ اخبار نے بدر میں ایک دفعہ ان کا ذکر پڑھ کر انھیں مجنون کہا۔ مگر جب آریہ مت کے بانی نے سکھوں کے بزرگ قابل عزت باوا نانک صاحب کو مورکھ کا خطاب دیا تو ضرور ہے کہ اس کے نقش قدم آریہ صاحبان چلیں۔ اس واسطے سردار صاحب کو آریاؤں کی بابت پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم سردار صاحب کی تازہ تصنیف میں سے جو انھوں نے ابتدائے فروری ۱۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی۔ چند اشعار بطور اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

جانی ور لا فقیر سادھ ارجانن ورلے سنت
سوئی پچھانے معرفت جس من کیا اکنت
دین پیغام تنہاں ملک نت چت میں جنہاں رسول
پھڑن فرعونی خلق نون عارف نکالین بھول
سمند سنگھ بھنجنگی پال داس کہن مولوی نور
دین محمدی قائم کر کافروں سے لئو قصور

اس رقم کا مالک کون ہے؟

کسی صاحب کا ایک منی آرڈر مبلغ ۱۰ روپے کا دفتر بدر میں وصول ہوا ہے۔ فرستندہ نے کوپن پر اپنا نام نہیں لکھا اور یہاں محرر کو اوپر سے نقل کرنا بھول گیا ہے اب رقم کس کے نام جمع کیجاے تفصیل رقم یہ ہے:-

۷ ماہ کا چندہ ۱۲ / ۲ ر　　عمارت فنڈ ۱۴ / ار
عید فنڈ ۲ ر　　میزان ۱۰ / ار
رقم دفتر محاسب میں جمع کرا دیگئی ہے +

خطبات نور

بابو عبد الحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا۔ جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اسوقت گھر پر نہ تھا۔ جب میں گھر گیا تو والدہ صاحبہ نے حضور پُر نور کا تشریف شریف لانا اور اظہار خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انھوں نے خطبات نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰ ر فی نسخہ۔ قیمت حصہ اوّل ۸ ر ہے۔ ہر دو کے اکٹھے خریدار سے عہ روپیہ + ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچروپے فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے ¼ تولہ سے کم نہ بھیجا جاوے گا۔ قیمت ¼ تولہ کی پہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اسکی تعریف میں سندھ اور آسام سے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوا لے +

الخطبہ

برادر عظیم شاہ صاحب احمدی ملازم کوٹھی نواب صاحب بہاولپور مزنگ لاہور اپنے فرزند عبد الغنی احمدی کے واسطے ناطے کے خواہاں ہیں۔ غیر احمدیوں نے بسبب ان کے احمدی ہونے کے ناطہ توڑ دیا ہے۔ لڑکا عشہ ر ماہوار کا ملازم ہے اور جلد ترقی کرنے والا۔ شریف اور نیک چلن ہے عمر ۲۰ سال ہے مزید حالات برادر موصوف سے مذکورہ بالا پتے پر ہو سکتے ہیں

ڈاک ولایت

لنڈن کے رسالہ امریکن ٹائمز بابت دسمبر جنوری ۱۳ء میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے دو پُر مطلب فصیح مضامین شائع ہوئے ہیں جنکو پڑھ کر یہہ خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہمارے مکرم دوست نے اپنے خیالات کی عمدگی سے ظاہر کرنے کے لئے انگریزی زبان میں قابل تعریف مہارت حاصل کر لی ہے۔ اور اس بارے میں ان کی ترقی روز افزوں ہے۔ پہلا مضمون صلیب و ہلال کے مقابلہ پر ہے۔ کیونکہ اگرچہ ہلال اہل اسلام کے واسطے کوئی مستند مذہبی نشان نہیں تاہم بسبب اس کے کہ وہ ترکی جھنڈے کا خاص مارک ہے۔ مغربی دُنیا میں ہلالی نشان کو اسلام کا اسی طرح مترادف سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ صلیب کا عیسائیت کو اس مضمون میں خواجہ صاحب موصوف نے ان تعدیوں اور مظالم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو بعض یوروپین اقوام کے ہاتھوں ترکوں پر وارد ہو رہے ہیں سلاطین یورپ اور بالخصوص حکومت برطانیہ کو اس خطرے سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے جو مسلمانوں کے مذہبی احساس کے بھڑکنے اور اسلامی برادری کے جوش میں آنے سے دُنیا میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ترکوں پر جو کچھ زوال وارد ہو رہا ہے۔ وہ اُن کے اپنے ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے تاہم ان کی گناہ گاری ہے اُن کے ظالم ہمسائیوں کو دستِ تعدی دراز کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں مسلمان ایسے بے خبر نہیں ہیں کہ آئے دن جو سلطنتیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھینی جا رہی ہیں۔ ان کی ان کو اطلاع نہ ہو۔ ان کا اثر ان کے دلوں پر نہ پڑتا +

خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ واقعات آیندہ کے متعلق میں چند قیاسات پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ ترکوں کو قسطنطنیہ سے خارج کر دینے کے بعد عیسائیت کے مقام پیدایش کو عیسائی حکومت کے ماتحت لانے کے بہانے سے ایشیاء کوچک پر حملہ کیا جا سکے گا۔ اُسکے بعد جنوبی امریکہ کے الحاق اور مکہ و مدینہ پر قبضہ کیا جائے گا تاکہ حجاج کے لئے صحت وصفائی کا کافی انتظام ہو سکے ہاں یسوعی یورپ کے حسن خلق کا تقاضا ہو گا کہ مسلمانوں کی

مذہبی لیڈری کے واسطے ایک نیا خلیفہ غالبًا بلند پروا خدیو مقرر کیا جائے۔ اور بالآخر بغداد ریلوے یورپین طاقتوں کے واسطے کتے کی ہڈی ثابت ہو کر روئے زمین کو انسانی خون اور نعشوں کے ساتھ پر کر دیا جائیگا۔ جسکی بدبو سے کرۂ ارض ناپاک ہو کر ایسے زور کی وبا پھیلائیگا کہ یوروپین حرص کا جریہ خاتمہ ہو جائیگا ؎

یورپ کے لوگ اس پیشگوئی پر خوش ہیں۔ کہ قسطنطنیہ میں پھر یسوعی حکومت قائم ہو جائے لیکن اہلِ اسلام بھی اپنی روایات میں ایک پیشگوئی رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اس تباہی کے بعد پھر عیسائیوں کی تباہی اور اسلام کا غلبہ ہونے والا ہے۔ ان پیشگوئیوں کی معقول تاویل و تعبیر کچھ ہی ہو اس میں شک نہیں کہ اہلِ مشرق پر ان کا بڑا اثر ہے ؎

حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور سر سید احمد صاحب کی کوششوں کا شکریہ ہے کہ اہلِ ہند کے مسلمانوں کے دلوں سے گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف جہاد کے خیالات دُور ہو چکے ہیں۔ اور ہند کے مسلمان حکومت برطانیہ کے مخلص خیر خواہ ہیں اور اُسے اپنے لئے ایک برکت یقین کرتے ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ سر جارج کیبل نے بارہ سال کی محنت میں سرحد کی جن شورہ پشت اقوام کو اپنا دوست بنایا تھا وہ اقوام گذشتہ بارہ ماہ سے جو واقعات سُن رہی ہیں مبادا انسے کیبل کا تمام کیا کرایا بے کار ہو جائے

یسوع کی خدائی

خواجہ صاحب کا دوسرا مضمون یسوع کے متعلق ہے جس میں یسوع کے مسلمہ حالات مندرجہ اناجیل اربعہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ شخص خدائی یا انسانیت کا کامل نمونہ نہیں ہو سکتا۔ اِس مضمون میں خواجہ صاحب نے یسوع کی زندگی اور اُسکے متعلق اعتقادات کے تمام پہلوؤں پر مفصل بحث کی ہے۔ اور ہنوز مضمون جاری ہے جو کسی اگلے پرچے میں شائد ختم ہو۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یسوعی دُنیا کے واسطے یہ مضمون بہت سی نئی روشنی میں انھیں لانے کا ذریعہ ہوگا ؎

خواجہ صاحب نے اس مضمون میں کیا خوب فرمایا ہے کہ خدا کا جلال اس امر میں ظاہر نہیں ہو سکتا کہ وہ انسانی جامہ پہنے ہوئے اپنے دشمنوں کے سامنے ہلاک ہو جائے۔ بلکہ جلال تو اس بات میں ظاہر ہو سکتا ہے اُسکے دشمن اسکے سامنے ہلاک ہو جائیں۔ پھر خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ مغربی لوگوں کی نسبت ہندو فلاسفر نے الوہیت کا بہت زیادہ شاندار خیال پیدا کیا ہے۔ اگر خدا نے ایک بار کسی گھڑی میں انسانی جامہ پہنا تھا تو وہ نصف درجن سے زیادہ دفعہ برہمنوں کی زمین پر جنم لے چکا ہے۔ بیشک دُنیا میں گناہوں کی کثرت ہی ہمیشہ اُسکے اوتار لینے کا سبب بنتی ہے۔ مگر ہند میں جب کبھی اُس نے اوتار لیا۔ شریروں کو ہلاک کیا اور سچائی کی سلطنت قائم کی۔ برخلاف اسکے گلیل میں جنم لے کر وہ خود ہی بے بسی کے ساتھ شریروں کا شکار ہو گیا۔ قدرتًا کامیابی کا جنم شاندار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مسکینی سے بھری ہوئی خاموش نرم دلی بھی ضرور قابلِ توجہ ہے۔ میری رائے میں ہر دو ظہور اپنے اندر کچھ نقص رکھتے ہیں۔ اور کامل ظہور وہ ہے جس میں ہر دو قسم کے اخلاق کا نمونہ موجود ہو۔ اُسے ایسے وقت میں آنا چاہیئے جبکہ گناہ حد سے بڑھا ہوا ہو۔ یہ ضرور ہے کہ وہ مسیح کی طرح حلیم ہو مگر یہ بھی ضرور ہے کہ وہ کرشن کی طرح صداقت کی حمایت کرے اور راما کی طرح فتحمند ہو۔ انسان میں اسی خدائی کے ظہور کی ضرورت ہے۔ اور اگر یہ ممکن ہے کہ الوہیت کا انکشاف کسی انسان میں ہو سکتا ہے تو وہ انسان صرف **محمد** ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن میں وہ تمام صفات ظاہر ہوئی ہیں ؎

اسی مضمون کے آخر میں خواجہ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اسلام کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہے۔ وہ انکے ساتھ خط و کتابت کر سکتا ہے ؎

جھٹکے کا فتنہ

ہمارے آریہ اہل وطن آئے دن مسلمانوں کے ساتھ اختلاف بڑھانے کے واسطے نئے جھگڑے اُٹھانے میں ساعی رہتے ہیں۔ اور آجکل خصوصیت سے جھٹکے اور حلال کا سوال ہر جگہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ ہندو پریس نے تو یہ ٹھیکہ ہی اُٹھا رکھا ہے کہ ہر سلگتی آگ پر تیل ڈالتا رہے۔ جو خاموش ہو وہ بھی جوش میں آوے اور ہر بات کا بتنگڑ بنا کر کھڑا کر دیا جائے۔ ساری عمر دیانند مہاراج بتوں کے کھنڈن کے پیچھے پڑے رہے اور اُن کے پیرو آریہ بھی اونچے چبوتروں پر چڑھ کر بلند آوازوں سے بُت پرستی کے حامی برہمنوں کو کوسنے اور گالیاں سُنانے میں نعرے لگاتے رہے لیکن جب امرتسر کے سنہری مندروں سے بتوں کے اُٹھانے کا مسئلہ پیش ہوا۔ تو خود آریہ صاحبان ہی اسکے مخالف ہو گئے گویا کہ سب سے بڑے بتوں کے پجاری وہ آپ ہی تھے حالانکہ وہ معاملہ صرف سکھوں اور سناتنیوں کے درمیان تھا۔ ایسا ہی اب جبکہ جھٹکے کا سوال اُٹھا ہے جو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان ہے تو تمام آریہ ہندو سکھوں کے ساتھ جا شامل ہوئے ہیں اور گوشت خوری کے خلاف جسقدر لیکچر وہ دیا کرتے تھے وہ سب بھول گئے ہیں۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا جانوروں کا جھٹکے سے مار کر کھانا گویا آریہ اور ہندو صاحبان کا سب سے پہلا اصل الاصول ہے۔ خیر ہمیں اِس سے غرض نہیں۔ آریہ صاحبان بیشک گوشت خور بنجائیں۔ اور حلال کھانا نصیب نہیں تو جھٹکا سے مار کر کھائیں۔ لیکن جس صورت میں ملک کے قدیمی رواج کو توڑ کر شہروں میں جھٹکے کی دوکانوں کے کھولنے کی اجازت حاصل کی جاتی ہے تو وہاں از روئے انصاف مسلمانوں کو بھی یہ اجازت عطاء ہونی چاہیئے کہ وہ گائے کے گوشت کی دوکانوں کو کھول لیں۔ اس ملک میں راج برطانیہ کا ہے۔ نہ ہندو کا ہے نہ مسلمانوں کا۔ اسواسطے ہر دو فریق کے حقوق کا لحاظ رکھنا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق کہیں پیشدستی نہ کریں۔ لیکن جہاں کہیں ہندو اور سکھ صاحبان جھٹکے کی درخواست دیں۔ وہاں ساتھ ہی گوشت گائے کی دوکان کی اجازت طلب کرتے ہوئے بادب اپنی درخواست سرکار کی خدمت میں پیش کر دینی چاہیئے۔ اگر ہندوؤں کو اپنے مسلمان ہم وطنوں کے احساس کی پروا نہیں رہی تو پھر مسلمان بھی مجبور ہیں کہ اپنے اہلِ وطن کی خاطر جس حلال طیب چیز کے کھانے سے وہ پرہیز کیا کرتے تھے۔ اسکو پھر شروع کر دیں۔ جب ہندو اور سکھ صاحبان اپنے مسلمان ہم وطنوں کی خاطر ایک ایسی شے کو نہیں چھوڑ سکتے جو طبًا مضر ہے اور اُن کے شاستروں اور مقدس کتابوں میں اس کے واسطے کوئی حکم نہیں تو پھر مسلمان قرآن شریف کے صریح حکم فاذبحوا البقرہ (گائے کو ذبح کرو)

سے کیوں انحراف کریں۔ بلکہ بعض صوفیاء نے گائے کے گوشت کو صفائی باطن میں ممد لکھا ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے متعلق ظلم اور تعصب کے بہت سے جھوٹے قصے بنائے جارہے ہیں۔ کاش کہ وہ ہند میں گائے کے ذبیحہ کا ایسا رواج دے جاتے کہ آیندہ کے واسطے یہ سوال ہی اٹھ جاتا۔ تو اچھا ہوتا۔ بُرا تو ان کو بہرحال کہا ہی جاتا ہے اس سے تو وہ بچ ہی نہیں سکتے لیکن وہ یہ ایک نیک کام کر جاتے تو بہت سے اچھے نتائج پیدا ہوتے +

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نے گائے کے جھگڑے کو ہند سے اُٹھانے کے واسطے اہل ہند آریہ ہندو وغیرہ کے سامنے ایک بہت عمدہ تجویز پیش کی تھی جس سے مسلمان گائے کا گوشت کھانا کیا بنانا بھی چھوڑ دیتے۔ مگر افسوس ہے کہ اہل وطن نے اس تجویز کی قدر نہ کی۔ مامور من اللہ کی بات کو بے قدری سے پھینک دینا کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور اس کا نقصان جلد مشاہدہ کیا جائے گا +

الغرض اہل اسلام کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنے حقوق کو اپنی غفلت کے ساتھ چھوڑ دیں۔ گورنمنٹ عادل ہے وہ سب کی بات سننے کو طیار ہے۔ اپنے حقوق کو ادب کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ اور اپنی مخالف قوموں کے شر سے بچنے کے لئے ہر وقت مستعد اور ہوشیار رہنا چاہیئے +

مریخ میں آبادی

اخبار سول ملٹری گزٹ میں لکھا ہے کہ ایک انگریز ہیئت داں کی تحقیقات کے مطابق مریخ اپنی آب و ہوا اور آبادی میں زمین کے ساتھ بہت ملتا جلتا ہے اور اس میں غالباً پروں والے آدمی ہیں۔ جب پروفیسر ریگ صاحب نے حضرت مسیح موعود سے پوچھا تھا کہ کیا ستارے اور سیارے بھی آباد ہیں تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ ان میں بھی خدا کی مخلوق آباد ہے۔ امید ہے کہ آیندہ کی تحقیقاتیں اس انکشاف پر زیادہ روشنی ڈالیں گی +

فرانس کی گورنمنٹ کے نئے پریزیڈنٹ ایم پائنکیر بنے ہیں۔ اور اُن کی تقرری سے کل یورپ کی سلطنتیں خوش ہیں۔ کیونکہ جب یہ وزیر تھے تب اُن کی نیت صلح مندی کی طرف بہت تھی +

نظم

تم ہم کو جو زر دو گے ہم تم کو دعا دیں گے ۔۔۔ اللہ کی رحمت کو رو کر نہیں لا دیں گے
اِس شہرِ محبت کو ہم آگ لگا دیں گے ۔۔۔ جل جائیں گو ہم بھی پر تم کو جلا دیں گے
مٹ جائیں گے دُنیا سے آخر کو ظالم بھی ۔۔۔ ہر وقت جو کہتے ہیں ہم تم کو مٹا دیں گے
اس مژدہ کو سُنکر ہم کپڑوں سے ہوئے باہر ۔۔۔ خود ہاتھ سے اپنے وہ اب ہم کو سزا دیں گے
ہے حرص کی بیماری دُنیا کے اطبّا کو ۔۔۔ پھر اور کو یہ روگی کیا خاک شفا دیں گے
خود میری خودی نے ہے ملنے سے اسے روکا ۔۔۔ یہ دل میں ٹھنی ہے اب آپے کو گوا دیں گے
ہر وقت جلاتی ہیں احباب کے جو دل کو ۔۔۔ وہ باغ محبت کو کیا نشو نما دیں گے
ہے تفرقہ اندازی احباب کا اب پیشہ ۔۔۔ کہنا نہیں یہ کوئی ہم تم کو ملا دیں گے
زر چاہتے ہیں ہم اُن کو اور جان بھی ہے حاضر ۔۔۔ اتنا تو وہ سمجھائیں آخر ہمیں کیا دیں گے
اے یار نہ مل اُن سے دنیا کے جو ہیں بندے ۔۔۔ دھوکے کی وہ ہیں ٹٹّی آخر کو دغا دینگے
کچھ ان سے جو کہنا ہو اخبار میں تم بھیجو ۔۔۔ موزون طریقہ سے اخبار سُنا دیں گے
جو عیب جہاں میں ہیں سر میرے وہ تم تھوپو ۔۔۔ خوبی ہے جو دنیا میں ہم تم پہ بہا دینگے
ہیں تیری محبت میں ہوں خونِ جگر پیتا ۔۔۔ منہ سے نہ کہا تھا کہ اک جام پلا دینگے
دل سرد مرا کرنا آتا نہیں یاروں کو ۔۔۔ ہے ان میں ہنر اتنا ہاں ان کو تپا دینگے
احباب کی محفل ہو اغیار کی ہو مجلس ۔۔۔ ہم ان کو ہنسا دیں گے وہ ہم کو رُلا دینگے
ہم مثلِ مگس ہرگز ٹلنے کے نہیں واں سے ۔۔۔ سو بار بھی گر دستِ وہ ہم کو اٹھا دینگے
وہ حُسن کے بلا لیوں اُس کا نہیں کچھ ذمہ ۔۔۔ احوال ترا ناصر ہم اُس کو سُنا دیں گے

بہ بارگاہ حضور ربّ العلمین مالک یوم الدین

اسلام مستغیث بنام اہل اسلام مستغاث علیہم

تمہید استغاثہ یہ ہے کہ قریباً ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گزرا ہے کہ حضور نے انسانی ہستی کی کل یعنے فطرت کے تمام قوٰی اور تقاضات کو ٹھیک طور پر چلانے اور اس کو تمام آفات اور مضرات سے محفوظ رکھنے اور ترقیات کی انتہائی منزل تک پہنچانے کے لئے جناب محمد (مصطفٰے صلعم) کو روحانی اور جسمانی قوٰی مکمل عطا فرماکر اور اپنی خوشنودی کا صحیح اور کامل اسوہ بناکر تمام دُنیا کے لئے رحمت کے لباس میں مبعوث فرمایا اور اُسکے مُنہ میں اپنا کلام ڈالا +

(۲) یہ کہ اس مبارک اور امین مبعوث (صلعم) نے اپنی زندگی کو حضور کے مقدس کلام کا عملی مجسمہ ثابت کرکے دکھا دیا کہ صرف یہی کلام انسانی فطرت اور قوٰی کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ اور حضور کی خوشنودی کا صحیح مقیاس و معیار اسی کے عملدرآمد پر منحصر ہے جسے حضور نے مستغیث کے نام (اسلام) سے ممتاز فرمایا۔ اور مستغیث کی تمام خواہشوں اور تقاضوں کی پرورش اور اس کی خدمت کو مستغاث علیہم پر فرض کرکے اُن کو اس کے صلے میں وہ انعام و اکرام دینے کے وعدے فرمائے جن کے پانے کے لئے انسانی فطرتوں کی پرواز کی انتہائی آماجگاہ ہے +

(۳) یہ کہ مستغاث علیہم میں سے جس کسی نے مستغیث کی خدمت سے حضور کی خوشنودی حاصل کی۔ اس کو حضور نے تمام قسم کے انعامات عطا فرما کر اپنے وعدوں کو اس پر پورا کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے مبعوث امین (صلعم) پر

اِسی صلہ میں ان انعاموں کی ایسی بارش برسائی کہ جو شمار و حساب میں نہیں آسکتی - وہ دُنیا میں رہنے - بڑھنے اور ترقی کرنے کے تمام اسباب ووسائل معمولہ سے محروم تھا - ماں - باپ - بھائی - بہن کی کوئی مدد نہ تھی - انسانی تربیت اور تحصیل علم وفن کا کوئی موقعہ میسر نہ آیا تھا - بے زر بیکس بے سروسامان غرض کچھ بھی نہ تھا لیکن حضور نے اُسے نیستی سے ایسی ہستی بخشی کہ تمام دُنیا کے اعلےٰ علوم اور فلسفے اور منطق اور حکمتیں اُس کے پاؤں پر آگریں - اور ایسی دولت عطا فرمائی کہ جس کا شمار ناممکن ہوگیا - اُسے حکمرانی اور فرمانروائی بخشی - اور ایک ایسی وفادار اور کارکن جماعت دی کہ جن کی خدمات - ایثار - وفاداری - عقلمندی - ہمت - استقامت اور خدمتگذاری کی نظیر نہ تو دُنیا میں اُن سے پہلے موجود تھی اور نہ آئندہ اُن کے بعد ہوئی اور ہوگی - اور نیز اس کو کثیر التعداد امت دی - حضور نے اُس پر انعامات کو یہیں تک محدود نہ رہنے دیا - بلکہ اپنی خوشنودی کے خزانوں کی کلید اُسی کی زیر نگین رکھدی - اور تمام دوسرے گھرانوں کو بند کرکے اُس کے اختیارات کو حضور نے ایسا وسیع فرمادیا کہ جس کسی نے اُس کی اتباع سے اُس کی تصدیق کی مُہر کرالی اُسی کی حضور نے خلعت نبوت کی عزت سے ممتاز فرمانے کی قبولیت دیدی +

(۴) یہ کہ مبعوث امین (صلعم) نے نہایت پردرد واخلاص دل سے میری خدمت کی اور اپنی تربیت میں ایک ایسی جماعت طیار کی جو اُس کے نقش قدم پر چلے اور حضور کے حکم ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کو اچھی طرح سمجھ کر اس پر پوری ایمانی قوت سے عامل ہوئے - انھوں نے اس بات کو سمجھ لیا تھا کہ اُن کے مطاع (صلعم) نے بعثت کے بعد سب سے پہلے لوگوں کو مستغیث کی تعلیم اور تبلیغ کا کام کیا تھا - ان لوگوں نے بھی تربیت پانے کے بعد سچی ہمدردی کے جوش سے مستغیث کی تعلیم و تبلیغ کے کام میں ایسی جان توڑ کر کوششیں کیں کہ اُس پر اپنا سب کچھ قربان کردیا - اور حضور نے بھی اپنے وعدے اُن سے پورے کئے - اور یہاں تک اُن پر اعتبار کیا کہ اپنی مخلوق کی قسمتوں کو اُن کے ہاتھ میں دے دیا +

(۵) یہ کہ اُن کے بعد بھی کچھ عرصہ تک بعضے جانشینوں کو میری تبلیغ کی خدمت کا کچھ کچھ خیال رہا - اور وہ بھی بقدر تناسب خدمات حضور کے انعامات گوناگوں سے مالامال ہوتے رہے +

(۶) یہ کہ اُن کے بعد جو قومیں وارث بنیں - اُنکو حضور نے دولت - سلطنت - رعب - حکومت اور علوم دیئے - اور میری خدمتوں کو ادا کرنے کے لئے سابقین کی نسبت بہت آسانیاں اُن کے لئے بہم پہنچائیں - لیکن اُنھوں نے مستغیث کی خدمت کے فرض سے روگردانی کرلی - اور اُس کی ضرورتوں اور تقاضوں سے بے پروا ہو بیٹھے - اور کوتاہ نظری سے میرے احسانات کو فراموش کرکے دُنیا کی عیشوں اور لذتوں میں غلطاں ہوگئے - اور اپنی عملی زندگیوں سے مجھے قریبًا باہر نکالکر کئی قسم کی منگھڑت اور خود تراشیدہ باتوں کو اختیار کرلیا - لیکن میں نے انھیں اپنے وفادار خادموں کے جانشین سمجھ کر اُن سے رشتہ مروت اور وفا کو نہ توڑا +

(۷) یہ کہ اس آخری زمانہ میں اُن کے جانشینوں نے تو حد ہی کردی - اُنھوں نے مجھے بالکل چھوڑ دیا - میری خدمات بالکل ترک کردیں - چنانچہ ایک طرف نماز - روزہ حج - زکوٰۃ - امانت - رعایت حقوق نسوان واولاد وعباد وغیرہ - تقویٰ وطہارت کی راہوں کو خیر باد کہا - اور دوسری طرف فسق وفجور - بدکاری - چوری - خیانت - بدنظری - دروغگوئی - حلف دروغی - حق تلفی - بے ایمانی - سود خواری وغیرہ کے ارتکاب سے حضور کے احکام کی حدود توڑدیں - مستغیث کی منشاء کے خلاف نہایت گندے عقیدے ایجاد کرکے اُن کو مستغیث کا نام دے دیا - جس کی ایک مثال یہاں پیش کی جاتی ہے کہ عیسےٰ مسیح ابن مریم ناصری کی نسبت یہ اعتقاد بنا بیٹھے ہیں کہ گویا وہ آسمان پر زندہ گیا - اور ابھی تک وہاں زندہ بیٹھا ہے اور اُس کے دوبارہ نازل ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں اور پھر اس اعتقاد باطل سے انھوں نے میرے دل کو بہت دُکھایا اور میری سخت اہانت کی ہے - کیونکہ حضور نے اس طوفان عظیم میں اُن کی دستگیری کے لئے اپنے موعود مامور کو مبعوث فرمایا - اور اُس کی تصدیق کے لئے زمین اور آسمان سے ہزارہا نشانات ظاہر فرمائے لیکن مستغاث علیہم نے مامور مذکور کی تکذیب کی حضور کے اُن تمام کاموں کو باطل قرار دیا +

(۸) یہ کہ حضور نے مستغیث کے وجود میں ایسی طاقتیں اور تاثیریں رکھی ہوئی ہیں - کہ اگر یہ لوگ اُس کے چہرے کا نقاب اُٹھا کر مخالفوں کو یہ دکھا دیتے تو اکثر اُن میں اُس کے قدموں پر سر رکھ دیتے - لیکن ان لوگوں کی غفلت نے نہ صرف یہی نقصان کیا ہے - بلکہ میدان کو پاکر میرے دشمن ہر طرف سے کود پڑے چنانچہ تثلیث پرستوں نے اس کی اشاعت وتبلیغ کے لئے مستغاث علیہم کی آنکھوں کے سامنے ایسے زبردست اور عالمگیر انتظام کئے کہ کوئی تثلیث پرست قوم ایسی نہ رہی جس نے اپنی طرف سے مشنیں قائم کرکے تمام دنیا میں نہ پھیلادی ہوں اور لاکھوں روپے کا خرچ اپنے ذمے نہ لے لیا ہو - ان کے مشنری مجھے ایسی سخت اور گندی گالیاں دیتے ہیں کہ جن کو سُننا اب مجھ پر دوبھر ہوگیا ہے مستغیث کی اس ساری دل آزاری کی ذمہ واری مستغاث علیہم پر ہیں - کیونکہ اگر یہ مضبوطی سے میرا دامن پکڑے رکھتے تو مجھے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتے +

(۹) یہ کہ مستغاث علیہم نے مجھے ایسے لوگوں سے بھی گالیاں دلواکر میری دل آزاری اور توہین کا ارتکاب کیا ہے جو اپنے دینوں کو صدیوں سے مُردہ مانتے چلے آتے تھے +

(۱۰) یہ کہ مستغیث کو اس بات کا علم ہے کہ سبقت رحمتی غضبی حضور کا خاصہ ہے - لیکن مستغیث اس بات کو بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ حضور نے تحمل اور نرمی کے بہت پہلوؤں سے اُن کو سمجھایا - اُن کے اموال واعزاز واملاک میں نقص ڈالکر بھی اُن کو جگایا - لیکن وہ بیدار نہیں ہوتے - پھر اپنا ایک مامور بھی اُن میں بھیجا - اُس کی بھی استہزاء سے تکذیب کی اور حضور کے نشانات کی سخت بے قدری کی +

چونکہ ان لوگوں نے دلیری سے حضور کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے جرم کے ارتکاب میں اتنا تواتر اور اعادہ کیا ہے کہ اب معاملہ حدِ برداشت سے تجاوز ہوگیا ہے - اس لئے مستغیث گذارش کرتا ہے کہ مستغاث علیہم کے ساتھ قرآنی وعیدوں کا پورا سلوک فرماکر مستغیث کی دادرسی فرمائی جائے +

عرض

السلام

اخبارِ عالم پر ایک نظر

پبلک سروس کمیشن کے روبرو اکثر ہندوستانی ممبر بھی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ سول سروس کا امتحان ہندوستان میں بھی ہوا کرے۔ اور ہندوستانیوں کو سرکاری عہدے بہت ملا کریں۔ اس معاملہ میں اہل ہند کے احساس کا خیال ضروری ہے + کلکتہ میں پچھلے دنوں نج نج کی سڑک پر موٹر کار کے حادثہ سے دو بنگالی سوداگر جل مرے تھے۔ اس واقعہ کے چار پانچ دن کے بعد اسی سڑک پر ایک اور خطرناک واقعہ ہوا۔ چونی لال نامی جوہری اور اسکی بی بی کی گاڑی ایک موٹر کار سے ٹکرا کر ایک گڑھے میں گر پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ دونوں سواریوں کو بہت چوٹ آئی۔ اور ایک ہیرے کی انگوٹھی مالیتی تین ہزار روپیہ گم ہو گئی + رہبر مراد آباد میں لکھا ہے کہ کسی نے دہلی کی جامع مسجد کے پاس نوٹس لگایا ہے۔ کہ حضور وبسرائے پر میں نے ہی **بمب** پھینکا تھا۔ اور جامع مسجد سے امیر کابل کا چڑھایا ہوا جھاڑ بھی میں نے ہی چرایا تھا۔ اور ملکہ معظمہ وکٹوریا کے بُت کی توہین بھی میں نے ہی کی تھی۔ اس اقبال کے بعد کہتے ہیں۔ کہ میں ایک ہفتہ اور دہلی میں رہونگا۔ اور جو شخص مجھے گرفتار کرے گا۔ اُسے اپنی جیب سے پندرہ ہزار روپیہ دونگا۔ کسی بیکار شہدے کا مشغلہ معلوم ہوتا ہے + تمام کرۂ زمین میں تین مقامات دریافت ہوئے ہیں۔ جہاں قدرتی **سبز برف** میلوں تک پائی جاتی ہے۔ (۱) آئس لینڈ میں مقام ہیکلہ کے قریب (۲) ملک روس دریائے "اوبی" سے جانب مشرق ۱۴ میل کے قریب (۳) جنوبی امریکہ کیوٹو کے نزدیک۔ ہز میجسٹی امیر کابل کے دوران قیام جلال آباد میں سردار **نصر اللہ خاں** کابل میں قیام سلطنت کا انتظام کرتے ہے۔ لیکن ناسازی طبیعت پر پچھلے دنوں سخت تردد رہا۔ مگر اب طبیعت بحال ہے + علاقہ **مانٹیگرو** قحط و ہیضہ کا بھی بازار گرم ہے۔ قہر الٰہی + حضور نظام کے مشکوئے معلےٰ میں ایک اور **فرزند ارجمند** پیدا ہوئے۔ اللہ تعالےٰ خادم دین قویم بنائے۔ موذن مولوی صاحب کو گیارہ اشرفیاں عطا ہوئیں + آنریبل مسٹر مانٹیگو **نائب وزیر ہند** ۲۸ ماہ حال تک دہلی میں رہکر پھر حیدر آباد۔ میسور اور مدراس کی سیر کر کے ۸- مارچ کو ہندوستان سے انگلستان روانہ ہونگے + حضور وبسرائے نے ۲۷- فروری کو جدید لیجسلیٹو کونسل کا **افتتاح** فرمایا۔ اس خوشی میں پنجاب گورنمنٹ نے ۲۷- ماہ حال کو تمام سرکاری دفاتر میں تعطیل کر دی + ہمعصر سراج الاخبار کی یہ تحریک قابل توجہ ہے کہ طلباء کی صحت پر غور کرنے کے واسطے دورہ کرنے والے **سکول ڈاکٹر** مقرر کئے جائیں + پانچسو **ہندی حاجی** بے خرچ ہونے کے سبب جدہ میں پڑے تھے۔ گورنمنٹ نے بیس ہزار روپے انھیں ہندوستان لیجانے کے واسطے منظور کیا ہے۔ خدا ایسی نیک گورنمنٹ کے افراد کو دین حق قبول کرنے کی توفیق دے + سال گزشتہ میں ۲۲۸ **جہاز** تباہ ہوئے + دہلی کی میونسپل کمیٹی نے یہ تجویز پاس کر دی ہے کہ چاندنی چوک کے جس مکان سے بمب پھینکا گیا تھا۔ اس کو خرید کر **مسمار** کر دیا جائے۔ اور سڑک کے سامنے کی جگہ خالی چھوڑ کر اس پر ایک کتبہ لگا دیا جائے۔ جو واقعہ بمب پر اہل شہر کا غصہ و نفرت ظاہر کرنے والا ہو + ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے **علیگڈھ** کالج کے لئے حال میں پانچسو روپے مستقل ماہوار امداد دینا منظور فرمائی ہے۔ اور محمڈن گرلز سکول علیگڈہ کو چودہ سو روپے سالانہ بطور مستقل امداد مرحمت فرماتی ہیں۔ اور دو سو روپیہ ماہوار آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو + قسطنطنیہ ۲۴- جنوری- سابقہ وزارت مستعفی ہونے سے پہلے پرجوش ہجوم نے **ناظم پاشا** پر گولی چلائی۔ انور بے اور طلعت بے نے لوگوں کو خونریزی سے باز رکھا۔ لیکن جب ناظم پاشا کے ایڈی کمپ نے باب عالی کی کھڑکی سے گولی چلائی۔ تو لوگوں نے اس کے جواب میں چلائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ناظم پاشا ہلاک کر دیا گیا۔ باوجود اس واقعہ کے شہر میں کوئی بے امنی نہیں ہوئی + ایک جاپانی **عورت** جو کہ تجربہ کرتی ہوئی بوڑھی ہو گئی ہے اس نے دریافت کیا ہے۔ کہ دھان کی نل سے کپڑا بن سکتا ہے۔ اس پر بڑے بڑے کارخانہ دار اس سے راز پوچھنے کی کوشش کر رہے ہیں + نیویارک میں ایک **گروہ** پکڑا گیا ہے۔ جو بیمہ کمپنیوں کے چند بددیانت انسپکٹروں کی سازش سے ناکارہ جائدادوں کا بھاری بھاری رقموں پر بیمہ کرا کر بعد میں آگ لگا دیتا ہے اور بیمہ کی رقم وصول کر لیتے ہیں + اخبار پائونیر اور سول لکھتا ہے کہ بمبئی پولیس نے ایک بنگالی کو گرفتار کیا۔ جس سے **بمب** بازی کا سراغ مل گیا ہے۔ کہ یہ کارروائی سازش ناسک کے پسماندگان مجرمان کی ہے۔ اور یہ قوم مرہٹہ کے برہمن ہیں + حضور وبسرائے صحیح سلامت ڈیرہ دون پہنچ گئے۔ بدھوار بعد دوپہر آپ کا ایکس ریز سے پھر امتحان کیا گیا۔ جس پر جسم میں کچھ اشیائے خارجہ نظر آئیں۔ پیر کی صبح کلورا فارم سے اپریشن کیا گیا۔ اور دہات و لکڑی وغیرہ کے کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکالے گئے۔ اب آپ اچھی حالت ہے اور امید ہے کہ صحت ہو جائے گی + حاجی بخش الٰہی سوداگر دہلی و کلکتہ نے حضور وبسرائے کی صحت و پہلی مرتبہ دہلی میں نکلنے کی خوشی میں پچاس ہزار روپیہ بطور خیرات دیا ہے لیڈی ہارڈنگ جس کام میں چاہیں لگائیں + سُنا ہے کہ احمد ابواک پاشا فورتھ آرمی کور کا کمانڈنگ کا افسر بکر ناظم پاشا کے قتل کا انتقام لینے کے لئے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ رہا ہے + سندھ گزٹ یوں لکھتا ہے۔ کہ کراچی میں دریائے لیاری کے کنارے ایک باغ کے کونے میں ایک ٹین کا ڈبہ برآمد ہوا ہے جس میں کچھ کیلیں۔ تیز لوہے کے ٹکڑے۔ اور چند باغیانہ کاغذ ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ سامان کس نے دھرا ہے۔ باغ میں ایک مندر بھی ہے اس کے براہمن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مگر وہ اس سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے + گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آیندہ کے لئے ہندوستان کے رہنے والوں پر نیٹو کا لفظ سرکاری خط و کتابت میں نہ لکھا جائے۔ بلکہ انڈین کا لکھا جاوے + ٹرکی میں ایک روسی چور نے حمال کی وضع بنا کر مسمی قسطنطار آفندی شاہی سنار کی دوکان سے ایکہزار کے قیمتی زیورات چرا کر بھاگنا چاہا۔ مگر پولیس نے مشتبہ سمجھکر گرفتار کر لیا + ایک جاپانی وفد سینٹ پیٹرز برگ میں روس و جاپان کے مابین تجدید معاہدہ کی غرض سے گیا تھا۔ لیکن اس وفد کا استقبال بہت ہی سرد مہری سے کیا گیا۔ اس لئے جاپان میں عام تحریک ہے کہ اپنی بحری و بری طاقت مضبوط کی جاوے + کلکتہ کی ایک تنبیہ جماعت نے چیف کمشنر دہلی سے درخواست کی ہے کہ وہ بمب چلانے والی پارٹی کی سراغرسانی دو مہینے میں کرینگے اور ایک ہزار روپیہ ماہوار لینگے۔ پولیس کمشنر نے اس بات سے انکار کر دیا ہے۔ پھر انھوں نے دیسی راجاؤں کی معرفت یہ کام کرنا چاہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اُسے بھی نامنظور کیا + ایک معزز پارسی نے بمبئی کی گورنمنٹ کے گورنر بہادر کی

خدمت میں یہ چٹھی لکھی تھی۔ کہ یورپین سکرٹری کی بجائے دیسی سکرٹری کو اپنا پرائیویٹ سکرٹری بنائیں۔ مگر گورنر بہادر نے انکار کر دیا ✦ عیسائیوں میں ایک قوم جس کا نام **لال بیگ** ہے۔ یہ لال بیگ قوم ایک دیوتا کو پوجتی ہے جسکو ہندو "لال گرو" کہتے ہیں۔ یہ قوم اچھوت یا پست کہلاتی ہے۔ اور ہندو اور مسلمان تیوہار کثرت کرتی ہے۔ اس اچھوت قوم کے اندر مسیحی کارندوں نے زور سے کام کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس قوم کے سو میں سے ۹۹ آدمی عیسائی ہو چکے ہیں۔ (آریہ گزٹ) ✦ کراچی کے بمب کا مجرم وہی متصلہ مندر کا جام نگری برہمن پایا گیا ہے۔ ایک دن پہلے ٹرین پر ایک مسلمان زمیندار کو ملا۔ آخر الذکر کو شبہ ہوا۔ اور برابر اس کی تاڑ میں رہا۔ اور آخر پولیس کو خبر کر دی۔ بقول سندھ گزٹ کراچی میں بمب بنانے کا سامان کے ساتھ جو غدارانہ لٹریچر پایا گیا ہے۔ وہ اردو میں ہے اور بنگالی غدارانہ لٹریچر سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ اس میں لارڈ ہارڈنگ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جام نگر کا برہمن جو اس مندر میں رہتا ہے تعلیم یافتہ کلرک ہے اور سالہا سال تک بطور کلرک ملازمت کر چکا ہے۔ تاہم یہ ہر ایک بات سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے ✦ کلکتہ کے محلہ **پراتی** میں جو شہر سے باہر ہے حال میں ایک دن ایک بہت بڑا سانپ نکلا۔ اور اس نے بکری کے ایک بچہ کو پکڑ لیا۔ سانپ ۱۵ فٹ لمبا تھا۔ اور اسے لقمہ کر گیا۔ بچہ کے شور مچانے پر آدمی آ گئے۔ اور سانپ کو لاٹھیوں سے ہلاک کر ڈالا ✦ بمبئی **پولیس** نے جو مشتبہ بنگالی پکڑا تھا۔ اس کو اب چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ اس نے ان کی تسلی کر دی ہے ✦ اس **مکان** کے مالک نے جس پر سے کہ بمب لارڈ ہارڈنگ پر پھینکا جانا قیاس کیا جاتا ہے چیف کمشنر دہلی کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے کہ مکان نہ گرایا جاوے کیونکہ اس عمل سے اس خاندان پر ایک دھبہ لگ جائے گا ✦ انگلستان میں حقوق طلب **عورتوں** کے جرم بڑھتے جاتے ہیں۔ اب انھوں نے ڈاک کے ذریعہ سے ایسی چٹھیاں بھیجنی شروع کی ہیں۔ جو ہاتھ میں لیتے ہی پھٹ جاتی ہیں۔ چنانچہ ۶- فروری کو چھ سارٹر زخمی ہوئے ✦ ایک جاپانی **موجد** نے ایک قسم کے مصنوعی چاول ایجاد کئے ہیں جو کہ مکئی میں سے نکالے گئے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ کیمیاوی نکتہ خیال سے یہ گیہوں جو اور قدرتی چاولوں سے زیادہ اعلیٰ خوراک ہیں اور قدرتی چاولوں کی نسبت نصف قیمت پر فروخت ہو سکتے ہیں ✦ گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ **دس روپیہ** کا ہندوستان میں طلائی سکہ مروج کرے ✦ کلکتہ (۵ فروری) بہار گرا میں پیر کی رات کو قریباً ۱۲۵- آدمی ایک ساہوکار کے گھر میں داخل ہوئے جو انگریزی ڈریس پہنے بمعہ بندوقوں اور پستولوں سے مسلح تھے۔ انھوں نے ساہوکار کو کہا کہ اگر چپ چاپ روپے اور زیور ہمارے حوالہ کر دو۔ تو ہم تمہیں ہرگز نقصان نہ پہنچائیں گے۔ ساہوکار نے سب کچھ دیدیا۔ وہ لیکر چلتے ہوئے۔ مگر تین سو آدمیوں نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا۔ ڈاکو ایک کشتی پر سوار ہو کر غائب ہو گئے ✦

قسطنطنیہ کی دعویدار ملکہ | پرنسس لوجینی پانسلولوسن جو ایک برٹش فوجی افسر کی بیوی ہے۔ لندن میں بود و باش رکھتی ہے وہ دعوے کرتی ہے کہ وہ نسبی لحاظ سے قسطنطنیہ کی ملکہ ہے اور جزائر ایجین کی ملکہ ہونے کا دعویٰ اس نے ایک اخبار کے قائم مقام سے اثنائے مکالمہ میں کیا ہے۔ نیز صلح کانفرنس میں بھی اپیل کی ہے کہ اس کے بزنطینی بزرگوں کی سرزمین اسکے سپرد کی جاوے وہ کہتی ہے کہ میں صرف قسطنطین کے خاندان سے باقی ہوں اور میں ہی صرف پالیولوگس خاندان کی آخری وارث اور اس کی قائم مقام ہوں۔ اور شاہ حال ہفتم فرمانروائے قسطنطنیہ کے خاندان سے بھی حقیقی در پردہ میرا تعلق ہے۔ میرے والد تھیوڈور نولیولوئس کو ۱۸۶۳ء میں تخت یونان کا امیدوار ظاہر کیا گیا تھا۔ لیکن ایک دستاویز گم ہو جانے کی وجہ سے اس کا حق وراثت ثابت نہیں ہو سکا مگر بعد میں وہ دستاویز مل گئی جو میرے والد نے مرتے وقت مجھے دیدی تھی۔ جزائر الجین کی اصلی وارث بھی میں ہوں جس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے مجھے قسمت کی خاتون سے لقب کیا جاتا ہے۔ اگر میں قسطنطنیہ کی ملکہ نہ بنائی جاؤں تو جزائر الجین کی ہی یورپ مجھے حکومت دلوا دے ✦

بلغاری پیچھے ہٹ رہے ہیں | قسطنطنیہ سے آدھی رات کو ایک تار برقی روانہ ہوئی تھی۔ اس میں بیان ہے کہ ایک سرکاری اعلان کے مطابق غنیم کے لوگ برابر شتلجہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں کئی سخت لڑائیاں ہو چکی ہیں۔ ان میں ایک جنگ بیلیا کے قریب ہوئی۔ اور شدہ شدہ یہ جنگ نہایت ہی خوفناک حد تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ پیچھے ہٹ گئے ✦

ایک ترکی جنگی جہاز نے تمام بولیک شتمین سے غنیم پر گولہ اندازی کی۔ صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ترک لوگ تین کالموں میں شتلجہ سے آگے بڑھے پہلا کالم جسمیں چھ بٹالینیں تھیں قلعہ کی توپوں کی آڑ میں آرناکوئی کے مقابلہ کو چلا اور دو گرداور جہاز اور دو تارپیڈو کشتیاں قلعہ بولیک متیمن کو روانہ ہوئیں۔ بلغاریوں نے اس کے مقابلہ میں حملہ کیا اور ترکوں کو بولیک کی طرف ہٹا دیا۔ اسی وقت باغیچہ مشتی کی دو ترک بٹالینوں نے دیکھا کہ توپ خانہ کی باڑھیں بہت تیز چل رہی ہیں اور اس وجہ سے وہ دریائے قراقر کی طرف ہٹ آئیں۔ اہل بلغاریہ نے ترکوں کی ایک رجمنٹ پر جو غوک سلی سے آ رہی تھی سنگینوں سے حملہ کیا۔ اس رجمنٹ کے لوگ بے ترتیبی کی حالت میں کشتوں اور زخمیوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے ✦ ترکوں نے ضلع درکوس میں جو کارروائیاں کی تھیں۔ اس میں بھی کامیابی ہوئی ✦ اثنائے جنگ میں بلغاریوں کے ایرو پلین شتلجہ لینوں کی گرد آوری کرتے رہے ✦ ایڈریانوپل پر اسی طرح گولہ اندازی ہو رہی ہے ✦ فی الحال لورپول میں بحری طوفان آنے کے سبب سے جہاز مرسی الٹ گیا اور دس آدمی غرق ہو گئے ✦ مغربی ساحل پر بہت سے جہازوں کو نقصان پہنچنے کی خبریں آئی ہیں ✦ میکسیکو کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ فوج نے غدر کر کے قومی محل سرا اور خاص خاص سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا ✦ پریسیڈنٹ کے بھائی بھی قید کر لئے گئے ✦

ترکوں کی عظیم الشان کامیابی | قسطنطنیہ سے فتح کی برقی خبریں "کامریڈ" اور "الہلال" کو موصول ہوئیں۔ ڈاکٹر انصاری ڈاکٹر طبی وفد نے ۱۱ فروری سات بجے شام کے قسطنطنیہ سے حسب ذیل تار کامریڈ کے نام روانہ کیا:-

زنجیو پری کے مقام پر ترکوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی ۳۵۰ ہزار بلغاروی مارے گئے ترکی فوج نے ایڈریانوپل سے نکل کر غنیم کے توپ خانہ کو تباہ کر ڈالا اور گولی بارود کے ذخائر پر قبضہ کر لیا۔ امدادی فوج عنقریب ایڈریانوپل میں پہنچنے والی ہے۔ جنگ کی حالت نہایت امید افزا ہے اور صلح کی افواہیں بے بنیاد ہیں ✦

پیرس میں ایک نیا فیشن نکلا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عورتیں جوتوں کے بکلسوں میں گھڑیاں لگاتی ہیں ✦ **افغانستان** میں اشیاء خوردنی کی کمی کے باعث گندم ملک سے باہر لیجانے یا بھیجنے کی قطعی ممانعت کر دی گئی ہے ✦ **ہند** میں بھی ایک نیا قانون جاری ہوا ہے یعنے کہ ہر کتاب کے مصنف کا حق اس کی کتاب پر زندگی بھر اور مرنے کے بعد پچاس برس

ٹورنمنٹ

امسال گورداسپور میں جو کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔ اس میں ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم نے رسہ کشی۔ ہاکی۔ اور فٹ بال میں کل ضلع کی ٹیموں پر نمایاں کامیابی حاصل کی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ کھیلوں کے ایسے مقابلوں میں بازی جیت لینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ سب سے ضروری امر اخلاقی فتح ہوتی ہے۔ کامیاب پارٹیاں ایک معمولی کامیابی کی ذہن میں بڑی تعلی اور نمایش سے کام لیتی ہیں مگر تعلیم الاسلام کے طلباء نے ان بیرونی کامیابیوں کے ساتھ اپنی اخلاقی فتح سے بھی اپنے معاصرین نہیں تو ناظرین کے قلوب کو تسخیر کیا۔ جس کا اعتراف ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور ہمارے ضلع کے نہایت بیدار مغز اور علم دوست ڈپٹی کمشنر صاحب میجر اے۔ سی ایسٹ نے بھی کیا۔ گورداسپور کے مسلمان شرفاء (خواہ وہ حکام تھے یا وہاں کے باشندے) نے اپنی دلی خوشی اور ہمدردی کا اظہار ہمارے بچوں سے کیا۔ ہماری ٹیم نے کامیاب ہوکر اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور رب العالمین کے حضور سجدہ کیا۔ جس کا اثر حاضرین پر پڑا +

میجر ایلیٹ کے نام پر چیرز کی بجائے اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے۔ ضلع کے سپرنٹنڈنٹ منشی منور الدین صاحب بی۔ اے اور خواجہ عبدالمجید صاحب۔ ای۔ اے سی۔ بھی کھیل کے مقابلوں کے موقع پر موجود تھے۔ اور اپنی وجاہت اور اثر سے انہوں نے ہر قسم کے امن کو قائم رکھا۔ اور اپنی اخلاقی خوبیوں سے نوجوانوں پر اثر ڈالا جس سے متاثر ہوکر ہماری ٹیم نے بابو منور الدین صاحب کے نام پر بھی اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ انعام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمایا جو تقریر آپ نے اسوقت فرمائی۔ اس سے آپ کی علم دوستی۔ اور علمی سرپرستی کا شوق اور مردانہ کھیلوں اور جسمانی ورزشوں کے لئے تحریص و ترغیب کے جذبات نمایاں تھے۔ نہایت وسعت حوصلہ سے آپ نے اس کپ (پیالہ) کے برابر جاری رہنے کا ذکر کیا جو ایلیٹ کپ کے نام قائم ہوچکا ہے۔ آپنے اپنی تقریر کے دوران میں ایک نہایت خوش آیندہ الفاظ میں اخلاقی قوتوں کے نشوونما کی طرف توجہ دلائی اور جسمانی اور ذہنی تعلیم کا مقصد اخلاقی کامیابی بتایا۔ اور تمام راحتوں کی کلید اس کو ظاہر کیا۔ غرض آپ کی تقریر نہایت فصیح برجستہ اور مناسب موقعہ تھی۔ اور طالبعلموں اور باشندگان ہند کے لئے قابل قدر نصیحتوں کا مجموعہ تھا یہ تقریر ایسی قابلیت سے کی گئی تھی کہ حاضرین عش عش کرتے تھے اور ان کے چہرے خوشی سے ٹمٹماتے تھے +

قادیان میں ہمارے نواب صاحب قبلہ کے بچوں نے کامیاب پارٹی کو ایک ٹی پارٹی دی۔ یہ امید کرنا بالکل درست ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اپنی اس کامیابی کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش اور دعا سے کام لیتے رہینگے۔ میں اپنے ان عزیز بچوں کی کامیابی پر دلی مسرت کے ساتھ ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے جس طرح وہ اس جسمانی مقابلہ میں قائم رہے ہیں وہ اپنی ذہنی اور دماغی قابلیتوں کے ساتھ روحانی مقابلوں میں آگے بڑھیں اور فتح کا پھریرا انکے سر رہو۔ آمین +

اس کامیابی پر تعلیم الاسلام کے لائق ہیڈ ماسٹر مولوی صدرالدین صاحب کو ہم مبارکباد دیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی نیک کوششوں میں ہمیشہ برکات نازل کرے۔ آخر میں مجھے ناظمان ٹورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ انھوں نے اپنے بہترین انتظام میں کامیابی حاصل کی +

سڑک قادیان

نہایت خوشی اور شکریہ سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ قادیان کی سڑک کے پختہ بنائے جانے کا حکم ہوگیا ہے اپریل سے یہ کام شروع ہوجائیگا۔ یہ میجر اے سی ایسٹ کی مہربانی کا نتیجہ ہے +

درس قرآن شریف میں شامل ہونے کے درخواست کنندوں کو اطلاع

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کو ایک جماعت کے ساتھ صبح بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک درس قرآن شریف کا دینا شروع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بیرونی اصحاب جو اس موقعہ پر آسکتے ہیں آکر شامل ہوجائیں۔ دو رکوع روزانہ ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک درس بعد عصر اور ایک بعد مغرب ہوتا ہے ہر سہ میں شامل ہونے سے بہت جلد قرآن شریف سارا پڑھا جاسکتا ہے +

کون مدد کر سکتا ہے

مالابار جنوبی ہند کے دو دوست جو اخبار خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور اس ملک میں اشاعت سلسلہ احمدیہ کا شوق رکھتے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت بھائی انکے نام اخبار جاری کرادیوے +

مبارک

۱۷۔ تاریخ پیر کے دن نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک دارالامان میں حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں بشیر احمد ولد میاں معراج الدین عمر صاحب کا نکاح سید غلام مجتبےٰ صاحب افسر جیل ہانگ کانگ حال وارد قادیان کی لڑکی سے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔ حق مہر مبلغ پانچسو روپے

درخواست جنازہ

چوہدری عبدالغنی (پسر چوہدری غلام حسن صاحب) کی اہلیہ کا ۷ر فروری کو انتقال ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست نماز جنازہ ہے +

بینظیر جدید کتابیں

اساس الاخلاق

یعنے علم اخلاق کی ایک حکیمانہ تالیف جس میں واقعات کی بنا پر زوردار فلسفی اور دلائل سے انسانی زندگی کی تہذیب و شائستگی کے ہر پہلو سے بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ قوم کی زندگی کے لئے کس قسم کے آداب و اخلاق ضروری و مفید ہوسکتے ہیں اور ان کا اصولی فلسفہ کیا ہے۔ مؤلفہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (خلف الرشید حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) ممبر مال بہاولپور اسٹیٹ حجم صفحہ ۴۵ تقطیع کلاں۔ قیمت عہ ر +

اشاعت اسلام

اس ضخیم کتاب میں واقعات کے ذریعہ سے بتایا گیا ہے اور دکھایا ہے کہ وہ کیا اسباب تھے جن سے دنیا کو اس مقدس مشن نے ازخود جذب کرلیا۔ از ماسٹر شیر علیخان صاحب بی اے) حجم صفحہ ۳۶ قیمت ۸ر +

علم الحدیث

جسمیں فلسفہ علم حدیث کی انتہائی تحقیق کیگئی ہے اور دکھایا گیا ہے کہ یورپ کو آج جس فلسفہ تاریخ پر ناز ہے اسلام ہزار برس پیشتر اسکو مکمل کرچکا ہے۔ (از مولانا عمادی ایڈیٹر وکیل) قیمت ۸ر +

اسرار ادویہ

یورپ کی ایک طبی سوسائٹی کی کتاب کا اردو ترجمہ جسمیں پیٹنٹ ادویہ کے اصل نسخے (جو سہل الحصول اور کم قیمت ہیں) معہ اصل لاگت و ترکیب

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ بخیریت ہیں۔ ناسور کا مُنہ اب بند ہے۔ اس میں سے کوئی مواد اب نہیں نکلتا۔ تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ تعمیر مدرسہ کا کام جاری ہے۔ گورنمنٹ نے اس کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ دیدیا ہے۔

گورنمنٹ کی اس مہربانی اور فیاضی کے واسطے احمدیہ قوم بہت مشکور ہے +

حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کی تعمیر کا کام عنقریب شروع کرنے والے ہیں۔ اس کے واسطے اینٹیں آگئی ہے۔ اور علاوہ اس کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ درس قرآن شریف کے واسطے ایک ہال بنایا جائے۔ اس کے واسطے بھی روپیہ فراہم کرنا اور ہال بنوانا حضرت میر صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کا ناصر ہو۔ حضرت خواجہ صاحب اپنے کام میں ولایت میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ ایک لیڈی نے ان کا خطبہ سنکر نماز جمعہ ان کے پیچھے پڑھی۔ خواجہ صاحب نے لنڈن میں ایک انگریزی رسالہ نکالنے کی تجویز کی ہے جو کم از کم دو ہزار مفت تقسیم ہوگا۔ اس کے واسطے احباب احمدیہ کی امداد کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق خواجہ صاحب کا مفصل خط اگلے اخبار میں چھپے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

خواجہ صاحب کا پتہ یہ ہے

معرفت انڈین نیشنل بنک لیمٹڈ

۲۶ بشپس گیٹ لنڈن ای سی انگلینڈ

خواجہ صاحب نے پیشگوئی کا بیان کرتے ہوئے ایک خط لکھ کر اور ترکی زبان میں ترجمہ کرا کر ترکوں کو بھجوا دیا ہے +

کاتب

ہمارے پاس بہت عمدہ خوشخط عربی اُردو لکھنے والے دو کاتب ہیں۔ جن کا کچھ وقت ہمارے کام سے فارغ بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی صاحب کوئی کتاب یا رسالہ لکھانا چاہیں تو مضمون بھیج دیا کریں۔ اُجرت لکھائی مضمون کے ساتھ آنی چاہیے اُجرت خط وکتابت سے طے ہو سکتی ہے +

ہند کے مسلم گورنمنٹ کے فرمانبردار ہیں

آجکل مسلمانوں میں سے بعض پالیٹشین اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ بلغاری بلقانی وغیرہ عیسائی اقوام کا ترکوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک اہل ہند کے مسلمانوں کے ان وفادارانہ خیالات پر بُرا اثر ڈالے گا جو کہ وہ سلطنت برطانیہ کے حق میں رکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قدرتاً ایک جگہ کے مسلمانوں دوسرے ملک کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی ہونی چاہیئے لیکن سلطنت برطانیہ نے جو امن وامان اور مذہبی آزادی اہل ہند کے مسلمانوں کو عطا کی ہے اور جس کے سبب سے ہمارے امام حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نے گورنمنٹ کی دلی اطاعت کی بار بار ہم کو تاکید کی ہے۔ وہ ایسی نہیں کہ ہماری گورنمنٹ کی غیر طرفداری کی پالیسی کے سبب سے کوئی بےچینی پیدا کردے۔ بلقان اور بلغار بالکل جداگانہ اور دُور کی قومیں اور ملک ہیں اور ان کے مظالم میں گورنمنٹ برطانیہ کا کوئی حصہ اور تعلق نہیں۔ کاش کہ ترک اپنے مذہبی فرائض کو بجالاتے اور ان ہمسایہ قوموں میں اسلام پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑی مدد ملتی۔ ہر ایک کو اُس کی شامتِ اعمال کا حصہ ملتا ہے۔ اگر آج ترکوں کو اپنی بدیوں کی سزا مل رہی ہے تو کل بلغار و بلقان اور اُن کے معاونین بھی اپنے کئے کا پھل کھاوینگے۔ لیکن کوئی ایسا امر اہل ہند کے مسلمانوں کو جو بڑے امن اور آرام اور اطمینان سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے متعلق مخالفانہ خیالات پیدا کرنے کا سبب نہیں ہو سکتا +

مکتوبات امام ربانی

حضرت خلیفۃ المسیح اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم۔ خدا تعالےٰ کے بڑے احسانات اور اس کے کرم اور غریب نوازی اور رحمت سے آجکل بہت بڑی رحمت کا ظہور یہ ہے کہ علمی جماعت کے لئے اول کاغذ کا میسر ہونا پھر مطابع کا ہونا۔ اسپر محکمہ ڈاک تار اور ریلوے کا کارخانہ اس پر عام طور پر یا نسبتاً آرام اور سلطنت کی توسیع کے بڑے بڑے مخازن کا ظہور ہو رہا ہے۔ حضرت شیخ المشائخ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا شائع ہونا ہر چند نقشبندی سلسلہ کے لئے خاص فضل ہے پھر اس کا اردو ترجمہ فضل کے اوپر فضل ہے۔ اسکی چھپائی اور تحریر اور کاغذ نہایت ہی پسندیدہ ہے۔ تقطیع بھی بہت دلربا ہے۔ اس پر قیمت بھی بہت تھوڑی ہے۔ میں نقشبندی احباب کے لئے بابرکت سمجھتا ہوں چونکہ مجھے اس سلسلہ میں بھی بیعت کا شرف حاصل ہے۔ اس لئے اس نعمت کی قدر خوب سمجھتا ہوں + نورالدین ۲۴ مئی ۱۹۱۳ء

نوٹ: یہ کتاب اب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔ شائع کنندہ سے منگوائی گئی ہے۔ احباب منگوا کر پڑھیں اور حظ اُٹھائیں۔ (ایڈیٹر)

اخبار عالم پر ایک نظر

سائنس کی بدولت عجیب وغریب کرشمے دیکھنے میں آتے ہیں حال میں جرمنی کے شہر ہیونگا میں پروفیسر ہنس ملٹی گناتے کہا ہے۔ کہ پھولوں میں بھی گانا سننے کی حس موجود ہے اکثر پھول سریلے گانے پر خود بخود شگفتہ ہوتے اور گانا چلنے پر از خود بند ہو جاتے ہیں +

اسی طرح امریکہ کے ایک موجد نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے۔ جو چلتی تصویروں کے ساتھ ملکر بولنے کا کام بھی دیگی۔ اور محض اشاروں سے بات چیت نہ کریگی۔ بلکہ اس میں اونچی آواز سے بولنے کی طاقت رکھی گئی ہے۔ وہ لوگوں کو ہنسا اور رُلا سکتی ہے +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور پبلک کو مطلع فرماتے ہیں کہ اہل ہند کا جنوبی امریکہ کی کسی ریاست میں جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ وہاں داخلہ کی اجازت نہیں رہی۔ اس لئے کسی شخص کو پروانہ راہداری بھی اس وقت تک نہ دیا جاویگا۔ جب تک وہ اس بات کا ثبوت پیش نہ کرے کہ اُسے وہاں کام ملنے کا پختہ یقین ہے +

حادثہ بم دہلی کے متعلق ایک مخبر نے گمنام خط ایڈیشنل کپتان پولیس بدیں مضمون لکھا ہے کہ مجھے اس معاملہ کے متعلق کل راز معلوم ہے مگر اسکے ظاہر کرنے سے اس لئے ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں مجھ پر کوئی آفت نہ آجائے اسپر صاحب نے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ راقم خط بالکل مطمئن رہے اسے کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ ہوگا۔ اگر اسکی دی ہوئی خبر درست نکلے گی تو اسے کافی انعام بھی دیا جائے گا +

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ | بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Regd. No. L ... | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد ۱۴

۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء و ۲ ساون بروز جمعرات

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۱
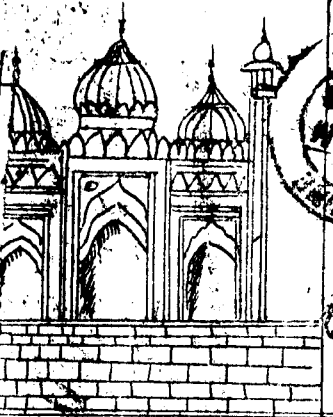
ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ | جائنٹ ایڈیٹر میاں سراج الدین صاحب | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نورالدین

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ خدا بخیریت ہیں اور تمام درس روزانہ حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہمہ وجوہ بخیریت ہیں

حضرت خواجہ صاحب کا کام دن بدن بڑھتا جاتا ہے ان کے تازہ خطوط دوسری جگہ درج اخبار ہیں۔ برادران چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے اور شیخ نور احمد صاحب لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میاں فضل الدین صاحب ٹھیکیدار گورہ پلٹن ... نے مبلغ ... بامداد رسالہ خواجہ صاحب ارسال فرمائے جزاہ اللہ احسن الجزاء

احاطہ دارالضعفا میں تعمیر چاہ کے واسطے جو تحریک کی گئی تھی اسپر حافظ عبدالمجید صاحب نے کوہ منصوری سے مبلغ ... روانہ کئے ہیں۔ امید ہے کہ دیگر احباب بھی توجہ فرماوینگے ٭

حضرت مولوی محمد علیصاحب ابھی تک کوہ مری پر سکونت پذیر ہیں

حضرت مفتی صاحب بحکم حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ مولوی فاضل حاجی عبدالحی صاحب عرب کے برائے وعظ ریاست کپورتھلہ تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں بخیریت کامیابی سے واپس کرے۔ (ابن عمر)

اثر صداقت

نتیجہ مباحثہ

گرچہ ہرکس زرہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

اگرچہ وقتی شور دنیادار مچالیں اور بظاہر اپنی فتح کا نقارہ چند منٹوں کے واسطے بجالیں اور غربا کے پیسوں سے ملاں لوگ اپنی جیبیں بھرلیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام متقی کا ہے۔ چندروزہ خوشی کچھ شے نہیں اس کا نمونہ موضع مانگٹ اونچے میں ہوا جو ذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اس میں یہ بھی حلفیہ بیان ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اُن مولویوں کو جو ہمارے ساتھ مسئلہ وفات حیات مسیح پر گفتگو کریں **گدھا** کا خطاب عطا کیا ہے۔ ممکن ہے یہ سچ ہو کیونکہ ہم نے بھی دیکھا ہے کہ مولوی صاحب موصوف خود بھی اس مسئلہ پر گفتگو کرنے سے بھاگتے ہیں اور بُری طرح بھاگتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اللہ اللہ صداقت آخر صداقت ہی ہے گو ایک دنیا اس کا انکار کرے۔ اور جھوٹ جھوٹ ہی ہے گو سب لوگ اس کی تائید کریں۔ دو سال سے کچھ زیادہ ہی عرصہ ہوا ہے کہ موضع مانگٹ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ ہوا۔ مناظر احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی تھے دو دن مباحثہ ہوا۔ دور دور سے لوگ آئے تھے اور کئی دیہات سے آئے۔ دونوں عالموں نے اپنا اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے مفصل اور بسیط تقریریں کیں جن میں صدق وعدل کے لحاظ سے اور قرآن وحدیث کے شواہد کے ساتھ مدلل گفتگو کرنے کے اعتبار سے پھر نتیجہ اور ثمرہ کے اعتبار سے احمدی فریق کا عالم غالب آیا اور میدان مباحثہ سے گوئے سبقت بھی وہی لیگیا۔ بروز مباحثہ دونوں عالموں نے حضرت مسیح کی حیات ووفات کے بارے میں علی رؤس الاشہاد بھرے مجمع میں حلف بھی اُٹھائے مولوی ابراہیم صاحب نے قسم اُٹھائی کہ حضرت مسیح اپنے خاکی قالب کے ساتھ زندہ اس وقت تک آسمان پر موجود ہے اور احمدی مولوی صاحب نے قسم کھائی کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے ہیں۔ پھر تقریروں کے بعد مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا کہ مجمع سے جو حضرت مسیح کو زندہ سمجھتے ہیں وہ میرے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سب غیر احمدی صاحبان جو مولوی صاحب موصوف کے ہم مشرب اور ہم خیال تھے سب کے سب مولویصاحب کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے تو مولوی ابراہیم صاحب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

سیالکوٹی نے فرمایا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے والے ہیں اور باوجودیکہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی نے وفات مسیح کے ثابت کرنے کے لئے بہت تقریر کی لیکن اُن میں سے ایک نے بھی وفات کو نہیں مانا مولوی صاحب کا یہ کہنا اور اس طرز کو استعمال کرنا ایک حکمت عملی تھی جس سے مقابلتاً احمدی فریق کو جو تعداد میں غیر احمدیوں کی نسبت بہت ہی تھوڑے تھے استخفاف اور تحقیر منظور تھی جس کے مقابل احمدی فریق کے مولویصاحب نے بھی اسیطرح کیا کہ سب احمدیوں کو اُٹھا کر یہ کہدیا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت مسیح کو فوت شدہ یقین کرتے ہیں اور باوجودیکہ مولوی ابراہیم صاحب نے بہت لمبی تقریر فرمائی لیکن ان سے ایک پر بھی اثر نہوا اور نہ ان میں سے کسی ایک نے مسئلہ وفات کو چھوڑ کر مسئلہ حیات کو تسلیم کیا

مباحثہ کے دن موضع مانگٹ اونچے میں کوئی پندرہ بیس کس احمدی ہونگے جو بحث میں موجود تھے اور وہاں کے غیر احمدی بھی سب کے سب حاضر تھے اور دونوں عالم اپنی اپنی تقریریں کر کے حاضرین کے دلوں کے کھیتوں میں تخمریزی فرما گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی غلام رسول صاحب کا بویا ہوا بیج تو اسقدر اُگا کہ خود موضع مانگٹ اونچے میں اسی پچاس آدمی احمدی ہوگئے اور آج دو سال کے عرصہ میں احمدیوں کی تعداد دو اڑھائی سو سے بھی زیادہ ہے اور خدا جانے اس بحث کا اثر مجمع کے بیرونی لوگوں پر کیا کچھ ہوا ہوگا یہ اثر تو صرف اسی گاؤں کے لوگوں پر ہوا جہاں بحث ہوئی پھر علاوہ اس کے دیکھئے کہ بحث سے پہلے موضع مذکور سے احمدی جماعت کا چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں سالانہ پچاس روپیہ یا کچھ کم زیادہ اس سے وصول ہوتا تھا۔ آج خدا کے فضل سے اُسی موضع سے تین چار سو روپے سے بھی زیادہ وصول ہوتا ہے۔ اور آج موضع مانگٹ اونچے میں غیر احمدیوں سے صرف دو چار کس باقی ہیں۔ باقی کچھ مر گئے اور بہت بڑی تعداد خدا کے فضل سے احمدی ہو گئی اور جو احمدی ہوگئے ہیں کیا وہ اور کیا غیر احمدی حضرت مسیح کو سب کے سب فوت شدہ مانتے ہیں اور سب یہی کہتے ہیں کہ وہ بڑا ہی جھوٹا مولوی ہے جس نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت مسیح کو زندہ کہا۔ حالانکہ وہ فوت ہوگیا ہے اور آج اگر مولوی ابراہیم صاحب اور مولوی غلام رسول دونوں مانگٹ اونچے میں آجائیں اور روز مباحثہ کی طرح اپنے ہمخیالوں کا امتیاز کرنا چاہیں تو میرے خیال میں مولوی ابراہیم کے ساتھ موضع مذکور کے باشندوں سے ایک بھی حضرت مسیح کی حیات کے خیال کا آدمی نہ اُٹھیگا پھر مولوی غلام رسول کے ساتھ خدا کے فضل سے گاؤں کے سب لوگ اُٹھ کھڑے ہونگے اور مسیح کی وفات کا قائل ایک کثیر التعداد گروہ نظر آئیگا

پس یہ صداقت ایک طالب حق کے لئے کچھ تھوڑا نشان نہیں اور حضرت سیدنا مولا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب مرزا غلام احمد صاحب کے صدق و دعاوی پر اس کا کچھ تھوڑا اثر نہیں کاش کوئی منصف مزاج اور طالب حق ہو کر اس ماجرا پر محققانہ نظر ڈالتا اور سچائی کو پا کر قبول کرتا

کس قدر افسوس ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی باوجودیکہ ایک دنیا مان گئی ہے کہ حضرت مسیح اسرائیلی فوت ہوگئے پھر بھی وہی بے سُرا راگ الاپتے پھرتے ہیں اور جا بجا حیات مسیح کا وعظ سنا سنا کر اسلام کو سخت ضعف پہنچا رہے ہیں ان سے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی اچھے ہیں جو باوجود ہمارے سلسلہ کے سخت معاند ہونے کے زمانہ کی نمام ہوا کو شناخت کر گئے اور حیات مسیح کے غلط مسئلہ کو اپنی تقریروں سے رخصت کر دیا چنانچہ سنہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک دو ماہ کا عرصہ گذرا ہے پر موضع تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے درمیان مباحثہ ہُوا اور مولوی راجیکی نے امور بحث کو ترتیب دینے کے لئے پہلے مسئلہ حیات و وفات مسیح پیش کیا تو مولویصاحب نے انکار کیا کہ میں اس مسئلہ پر ہرگز بحث نہیں کرونگا پھر مولویصاحب کیطرف کے لوگوں نے بھی بار بار عرض کیا کہ مولویصاحب جس طرح بھی ہو آپ مسئلہ حیات و وفات مسیح پر بحث کریں - - - -

.. ..

.. .. لیکن مولویصاحب نے ہر بار انکار ہی کیا اور بالآخر بڑے جوش کے ساتھ بآواز بلند بھرے مجمع میں فرمانے لگے کہ میرے نزدیک مرزائیوں کے ساتھ جو اس مسئلہ میں بحث کرتا ہے وہ گدھا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مولویصاحب کے نزدیک اب مسئلہ وفات مسیح ایسا مبرہن اور متحقق ہے کہ جو اب بھی اس سے انکار کرتا ہے آپ کے نزدیک وہ ایسا احمق اور بیوقوف ہے کہ جس کو گدھا کہنا چاہیئے۔ میں اس مجمع میں موجود تھا اور میں نے یہ الفاظ مولویصاحب موصوف کی زبان سے خود اپنے کانوں سے سُنے تھے اور مجمع کے سب لوگوں نے سنے تھے جو گواہی دے سکتے ہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سچا واقعہ ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر اس مسئلہ کی بحث کو تو ٹال دیا گیا اور بحث کے لئے حضرت مسیح موعود کی وفات کا مسئلہ پیش ہُوا کہ حضرت مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے فوت ہوگئے اس لئے جھوٹے تھے اس مسئلہ میں مولوی راجیکی نے وہ سیر کن تقریر کی کہ مولوی ثناء اللہ کے ہوش گم ہوگئے۔ چنانچہ دوسرے دن بحث کے لئے بڑی مجبوری کے ساتھ تیار کئے گئے اور دوسری بحث میں مولوی ثناء اللہ کی وہ حالت ہوئی کہ عین مجمع مباحثہ میں سے مقابل سے اُٹھ بھاگے اور کہنے لگے میرا تو سر چکرا گیا ہے لوگ سارے مجمع میں اور مولویصاحب گاؤں میں داخل ہو رہے ہیں پیچھے سے آوازیں بھی دیگئیں مگر مولویصاحب ہیں کہ مساوت اور مراجعت کا نام ہی نہیں جانتے۔ پھر صبح طلوع آفتاب سے پہلے رخصت ہوگئے اور جا کر اپنے اخبار میں مولوی ابراہیم کی طرح پبلک کے سامنے فخریہ لکھ مارا کہ ہم نے فتح پائی اور اتنے مرزائیوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر حضرت مسیح موعود کی وہ باتیں جن سے قوم نے انکار کیا اور لمبے برگزیدہ خدا کی تکذیب کی اور بُرا بھلا کہا آخر انہی باتوں کو ماننے کے لئے خدا کے فضل سے زمانہ خود بخود مجبور ہو جاتا ہے مسئلہ وفات مسیح کو جس پر فتوے تکفیر کے طیار ہوتے تھے آج اس مسئلہ کو مکفرین خود تسلیم کر رہے ہیں ؎

ہرچہ دانا کند۔ کند ناداں

لیک بعد از ہزار رسوائی

ضرورت ہوشیار پور میں ایک مسلمان حلوائی ایک پرچون فروش دو دکانداروں کی ضرورت ہے قابل اعتبار آدمیوں کو امداد سرمایہ کی بھی دیجائیگی۔ خط و کتابت م س معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ارشاد المسیح ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب۔ احمدی کی نظم بعنوان ارشاد المسیح کا کچھ حصہ اخبار بدر میں چھپتا رہا ہے اسکو اب ڈاکٹر صاحب نے بصورت رسالہ شائع کیا ہے اور ساتھ نثر میں حضرت مرزا صاحب کی تعلیم بھی درج کی ہے۔ قابل اشاعت رسالہ ہے۔ ملنے کا پتہ ڈاکٹر صاحب موصوف بازار ٹوکریاں۔ امرتسر

بلکہ جس قدر علم و معرفت بخشیگا اسیقدر مجھ میں حمد و شکر گذاری کرنے کا احسان زیادہ ہوگا۔ کیا خدائے الٰہی نے مجھے علم و دانائی حاصل کرنے کے قوا نہیں بخشے اور اگر اُس نے انسان میں یہ قوتیں رکھدی ہیں تو پھر یہ قوتیں نشو و نما پانی چاہئیں۔ جناب حوا نے بہت ہی سر مارا۔ بہت ہی سوچا اُن کی عقل میں کوئی بھی معقول بات نہ آئی کہ کیوں خدا کیطرف سے ممانعت ہوسکتی ہے کہ درخت علم نہ کھایا جاوے۔ یہ بات اُنھیں لاینحل بھید ہی نظر آیا۔ اور اگر آپ صاحبان مجھ سے پوچھیں تو حوا حق بجانب تھیں۔ یہ تو کوئی ستر ہی تھا جو نہ حوا کو سمجھ آیا نہ مجھے سمجھ آتا ہے اور نہ کسی انسان کو اُس دن سے آج تک یہ سمجھ آیا ہے۔ جس درخت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اُس کو کھا کر انسان عقلمند ہوتا ہے اُس کے متعلق یہ گمان کرنا کہ خدا اُس کے کھائے جانے سے دریغ کریگا یہ تو رحیم فیاض مہربان خدا کی شان کے بہت خلاف ہے۔ حوا نے آخر اُس درخت کے پھل کو کھا ہی لیا پھر کیا تھا بدی اور نیکی کے درمیان تمیز کرنے کی قوت اُس میں پیدا ہوگئی۔ کیا راحت بخش تبدیلی ہوگئی بے عقلی کی بجائے دانشمندی اور جہالت کی بجائے بصیرت پیدا ہوگئی یہ تو ایک نایاب عطیہ الٰہی تھا اور ایک ایسا امر حوا کو حاصل ہوگیا جسے خوش قسمتی سمجھنا چاہئے۔ آدم سے عورت کی ذات تو طبعًا بے نفس اور غیر خود غرض پیدا ہوئی تھی وہ ایسی نایاب چیز سے کب دریغ کرسکتی تھی۔ حوا نے آدم کو وہ پھل دیا اور اُس نے بھی درخت علم کے پھل کو کھایا۔ لیکن خداوند تو ایک حاسد خدا تھا۔ جیسے خروج باب ۲۰ میں خود اُس نے موسیٰ کو دس احکام شریعت دیتے ہوئے اپنے آپ کو حاسد سے ملقب کیا ہے علاوہ ازیں جیسے کہ بائبل میں لکھا ہے خدا کو اس خیال سے بڑی تکلیف ہوئی۔ کہ ہیں! کہ آدم اب بدی نیکی میں تمیز کرنے کی طاقت حاصل کر کے ہم میں سے اور ہم سا ہوگیا۔ خدا کو بقول بائبل یہ بھی گھبراہٹ تھی کہ درخت علم کے بعد اب کہیں درخت زندگی پر آدم ہاتھ چلا کر کہیں حیات ابدی نہ حاصل کرے۔ اس لئے خداوند خدا نے آدم کو باغ سے نکال کر اُسے اُس زمین کی کسانی کرنے کے لئے بھیجا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ یہ خدائی فیصلہ تھا اور قطعی تھا۔ وہ دن چنداں عورت کے ساتھ مراعات کرنے کے دن نہ تھے ہو نہ شاید آدم کو خیکے والا بھی کوئی نہ تھا اس سے آدم کو اپنے بچاؤ کے لئے عورت پر الزام دینے میں نوندرا

بھی وقت پیدا نہ ہوا اور یہ تو شاید اس میں ایک ... ہے جو ورثہ میں شاید بہت سے بن آدم کو ملی ہوئی ہے آدم نے اپنے ڈیفنس میں خدا کو کہا جس عورت کو آپ نے میرے ساتھ رہنے کو دیا ہے اُس نے یہ درخت مجھے کھانے کو دیا ہے۔ بہرحال یہ عذر پذیر ہوا اور اچھا ہوا کہ قبول ہوا۔ کیونکہ کسی مرد کا کیا حق ہے کہ وہ ایک عورت کو نقصان دیکر اپنی عزت کو حاصل کرے۔ آدم کو ابدی ہلاکت کی سزا ملی۔ کیا انقلاب ہے وہ جو خوش و خرم تھا اب زندگی کے تمام دنوں کے لئے غم و ہم میں ڈالا گیا۔ وہی جو کل کائنات کا بادشاہ تھا وہ ایک ذرہ ذرہ کا محتاج ہوگیا؛

اس مصیبت کی ذمہ دار عورت تھی۔

جس کے لئے خداوند نے زمین سے ہرا ایک درخت آنکھ کو لبھانے والا اور ذائقہ میں اچھا پیدا کیا اُس کے لئے اب زمین لعنت ہوگئی اور کانٹوں کے سوا اور کچھ پیدا نہ کرسکتی تھی۔ کیا سر کے بل آدم گرا اور کیا تقدیر نے پیچ مارا۔ اور یہ سب کچھ بقول کتاب پیدائش صرف عورت کے طفیل ہوا۔ تو پھر آپ خود ہی خیال کریں کہ آدم کے بچے کو عورت ذات کیا اچھی معلوم ہونے لگی جس ذات شریف کے حالات ماسبق یہ ہوں) وہ آدم کے بیٹوں سے کسی مراعات۔ نیک سلوک۔ یا برابری کی اُمید کیسے رکھ سکتی ہے

عورت کی ذلت کی ذمہ دار کتاب پیدائش

لیڈی صاحبان اور جنٹلمین مجھے آپ معاف فرمادیں اگر میں نے اُن واقعات کے بیان کرنے میں آپ کا وقت لیا ہے جو بائبل کے ابتدائی صفحات میں آپ خود بھی لفظاً لفظاً پڑھ سکتے تھے اور اس کی ایک وجہ تھی۔ میری ناقص رائے ہیں جو کچھ آجتک مردوں نے برا بھلا عورت کے متعلق کہا یا لکھا ہے اُس کی ذمہ دار کتاب پیدائش ہے۔ شریعت خواتین کیا آپ مرد کے بچے کو معاف نہ کردینگی جب اُس نے اسرائیلی خاندان میں ایک یہی کچھ عورت کے متعلق پڑھا اور اس لئے اگر یہ سمجھ کر اُس نے آپ کے حقوق کیطرف بے التفاتی کی یا وہ اپنے عام سلوک میں آپ کے ساتھ عمدہ برتاؤ نہ کرسکا۔ مثلاً شادی کے معاملہ میں ہی۔ اور شادی پر

تو ساری زندگی کا رنج و راحت منحصر رکھتا ہے اور تمام آئندہ امور زندگی اس سے وابستہ ہیں لیکن اہم معاملہ میں مرد نے اسرائیل کے گھرانے میں آپ کو کوئی رائے دینے کا حق نہیں دیا۔ اُس کے نزدیک عورت کیا ہے۔ گھر میں کوئی چیز یا گھر کا کوئی برتن۔ اگرچہ نہایت ہی خوبصورت یا گھر کی زیب و زینت۔ لیکن ایک بیجان چیز۔ جسکو جہاں چاہا رکھدیا۔ اور چیزوں کی طرح عورت بھی ترکہ میں کی ایک چیز تھی اور پھر بھی وارث متوفی کو یہ حق حاصل تھا کہ اُسے قبول کرے یا پھینکدے۔ جیسے کہ کتاب دو سہرو منی باب ۲۵ آیت ۵ میں لکھا ہے۔ اگر دو اکھٹے رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے بے اولاد مر جاوے اور پھر متوفی کی عورت کا نی نہیں کہ گھر سے باہر کسی اور سے نکاح کرے بلکہ وہ متوفی کے دوسرے بھائی کی عورت ہوگی۔ جب تک تو وہ باکرہ رہتی جو دیوں میں وہ اپنے باپ کی جائداد تھی کبھی وہ عوض معاوضہ کے طور پر دیدی جاتی تھی کبھی خاندانی تنازعات کے مٹانے میں کام آتی تھی اور کبھی دشمن کو دام میں لانے کا ایک اچھا آلہ تھی۔ ساؤل کو داؤد سے نفرت تھی اور ساؤل اُسے اپنا دشمن سمجھتا تھا بالمقابل میکال دختر ساؤل کو اُس بندہ خدا کے پہلو ٹھے بیٹے سے محبت تھی۔ ساؤل نے اپنی لڑکی کو جس خیال سے اپنے جانی دشمن کو دیا وہ اس اُس کے فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ میں یہ لڑکی اُس کو دیتا ہوں یہ اُسے دام میں تو لادیگی ”(پہلا سموئیل باب ۱۸-۲۰ آیت ۲۱)

خانگی فرائض سے عورت کی کیا مجال تھی کہ وہ عامہ امور زندگی میں مرد کا ہاتھ بٹا دے۔ گھر سے باہر اُس کا کام ہی کیا تھا اور اگر وہ معمولی فرائض کے حدود سے باہر جاکر کام کرتی خواہ وہ فطرت اور وقت دونوں کے لحاظ سے اچھے سے ہی کیوں نہ ہو اُس کو سخت سے سخت سزا ملتی جب دو آدمی آپس میں لڑیں اور ایک عورت جاکر اپنے خاوند کو اُس کے ہاتھ سے چھڑانے لگے جو اُسے مارنے لگا ہو اور پوشیدگی سے اپنا ہاتھ ڈال کر خاوند کو بچاوے تو ایسی عورت کے لئے مذہب قانونی یہودیت میں ایسا حکم تھا ” تو اُس عورت کے ہاتھ کاٹ ڈال اور چاہئے کہ تیری آنکھ اُس پر رحم نہ کرے “

شریعت خواتین یہ ہے تو غلطی۔ لیکن مردوں نے عورت کو ہمیشہ ناقص الفہم اور عامہ عقل سے خارج ہی سمجھا ہے۔ اور اس عامہ امر میں اسرائیل کے خاندان نے کوئی خاص استثناء نہیں کرلی تھی۔ ہاں عورتوں پر

یہ الزام بھی دیا گیا ہے کہ عورت ذات بڑی متلون ہوتی ہے۔ یہ مرد کا محاکمہ تو بالضرور کسقدر زبردست اور متحکم کا ہی فیصلہ ہے۔ لیکن آپ کو اس سے نقصان بہت پہنچا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عورت کے الفاظ مرد پر اعتبار پورا نہیں کرتے۔ اور نہ خاص توجہ سے اُن پر غور کرتے ہیں۔ آجکل بھی جو علم وفضل اور روشنی کا زمانہ ہے اور عورت نے عملاً اسی محاکمہ کا بطلان بھی کر دیا ہے۔ لیکن میرے علم میں تو مشکل سے کوئی زبان ایسی ہوگی جس میں ضرب الامثال نہ ہوں کہ جس میں عورت کی بات پر عدم اعتبار کا اشارہ ہو تو ایسی صورت میں مجھے کوئی چنداں حیرت بخش یہ امر نظر نہیں آتا۔ اگر آج سے ساڑھے تین ہزار برس پہلے یہودی بھی عورت کے لفظ یا اُس کے قول اقرار کو چنداں وزنی نہ سمجھتے تھے اور نہ اُس کے عہد یا اقرار پر حصر کرتے تھے جب تک اُس کے فعل کی تائید اُس کا خاوند یا باپ جیسی صورت ہو نہ کر دے اور تو اور اگر خداوند کے حضور بھی کوئی قول و قرار وہ کر دیتی تو یہ بھی بے اثر ہی سمجھی جاتی اور یہ تو اُس کی خوش قسمتی تھی کہ یہوداہ بھی عورت کے معاملہ میں نرم سلوک کر کے اُسے معاف کر دیتا تھا۔ (گنتی باب ۳۰۔ آیت ۳۔۷)

قانون وراثت

بہت سے ایسے قوانین کے مقابل جو اُس وقت اور اقوام میں رائج ہے اور میں کہہ سکتا ہوں۔ اب بھی نام کے مہذب اقوام میں رائج ہیں۔ اسرائیلی قانون وراثت نے زیادہ تر عورت کی رعایت کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے وہ باپ کے ترکہ کی وارث سمجھی جاتی تھی لیکن جب ذیلوفحاد پسر ہفر مرگیا اور اُس کے ہاں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ ہاں اُس کے بھائی تھے اُن کے مقابل اُس کی لڑکیوں نے دعویٰ ورثہ کیا۔ جناب موسیٰ خداوند کے حضور حاضر ہوئے اور یہ تنازعہ پیش کیا۔ اُس پر یہوواہ (خداوند) نے بالفاظ ذیل فیصلہ دیا:۔

”اسرائیل کے بیٹوں کو کہہ دے کہ جب کوئی آدمی مرے اور اُس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اُس کی جائداد اُس کی لڑکیوں تک پہنچا دے (گنتی باب ۲۷ آیت ۸ و ۹)

عورت اور ناپاکی

اب ایک اور اہم امر بھی ہے۔ جس پر بہت کچھ اختلاف رائے ہوا ہے۔ شریف خواتین! کیا آپ مجھے اجازت دینگی اگر آپ۔ مجھے اجازت دینگی اگر میں آپ کو اطلاع دوں کہ یہ مرد کا بچہ جو زبان کی چالاکی سے آپ کو نہایت ہی پیارے الفاظ سے پکارتا ہے کبھی آپ کی جنس کو خوبصورت اور اچھی جنس۔ کبھی اپنے سے بہتر اور اپنا بہتر نصف حصہ کا لقب آپ کو دیتا ہے یہ ذات شریف تو ہمیشہ سے آپ کے ساتھ منافقانہ چال ہی چلتا رہا۔ بعض وقت جذبات کے ماتحت اور وہ بھی تمہاری صحبت میں اپنی ہی عیش و مسرت کو بڑھانے کے لئے اُس کی زبان پر بے انداز شیریں اور دلربا الفاظ کا خزانہ ہوتا ہے جس سے یہ دمبدم آپ کو یاد کرتا ہے۔ محبت۔ پیار۔ مراعات اس کی ہر نقل و حرکت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن ذرا وقت کا جادو دور ہوا اور یہ الگ ہوا تو پھر یہ پتھر کا سا سخت اور لوہے کا سا سرد ہو جاتا ہے۔ یہ جتنے بڑے بڑے مذہب قریب قریب سے لئے پھرتا ہے ان سب نے شریف خواتین! آپ کی ذلت میں کمی نہیں کی۔ تمام مقدس امور میں مجھے تو یہ کہتے ہوئے حجاب سا معلوم ہوتا ہے آپ مجھے معاف فرمادیں اگر میں کہوں مرد نے تمام مذہبی اور مقدس امور میں آپ کو پلید اور ناپاک خیال کر لیا ہے۔ ایام ماسبق میں جاپانیوں نے کبھی اجازت نہیں دی کہ عورت مذہبی عبادت میں کوئی حصہ لے چین میں پہلے عورت کو مندر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہندوستان کی سُن لو بعض شاستروں کی رُو سے عورت کا کوئی کام نہیں تھا کہ مقدس کتاب کو ہاتھ بھی لگا دے۔ اور عورت کو جھوٹ کی طرح ناپاک سمجھا گیا تھا۔ یہانتک کہ عورت اگر بُت کو ہاتھ لگا دے تو بُت کی خدائی اُس میں سے نکل جاتی تھی۔ مورت ناپاک ہو جاتی تھی اور اُسے پھینکنا پڑتا تھا۔

ایسا ہی جب ۲ تاریخ باب ۸، ۱۱ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان نے دختر فرعون کے لئے الگ گھر بنا لیا اور اُسے داؤد کے شہر میں نہ رہنے دیا اور یہ کہا کہ میری عورت اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے شہر میں نہیں رہ سکتی کیونکہ یہ جگہ مقدس ہے جہاں خداوند کی کشتی موجود ہے۔ اس واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ یہودی عورت کو ناپاک سمجھتے تھے لیکن میں اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا مجھے بائیبل میں بعض ایسی عورتیں نظر آتی ہیں جو خدا کے کلام سے مشرف ہوئیں۔ مثلاً موسیٰ اور عیسیٰ دونوں کی مائیں۔ علاوہ ازیں ایک اور بانجھ عورت کو خدا کے فرشتہ نے صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری دی۔ اب جس قوم میں عورت کو اسطرح ربانی فضل کا مورد سمجھا جاوے وہاں عورت ناپاک اور پلید نہیں سمجھی جاتی۔ رہا جناب سلیمان کا معاملہ یہ بالکل صاف ہے۔ اگر اُنھوں نے دختر فرعون کو مقدس جگہ میں رہنے کی اجازت نہ دی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اسرائیل کے خاندان سے نہ تھی وہ غیر مختون قبیلہ سے تھی۔ اور یعقوب کا خاندان یعنی یہودی غیر قوم کو اپنے مذہب یا مذہبی امور میں دخل نہیں دیتے تھے

عیسائیت میں عورت کی حیثیت

یہ واقعی افسوسناک امر ہے کہ جناب مسیح کے ایام بہت ہی تھوڑے تھے اُن کو موقعہ ہی نہ ملا کہ وہ عورت کی حیثیت کو جو اُس مذہب یہودی میں حاصل تھی کچھ بہتر بناتے اگرچہ جہانتک اُنکا ذاتی برتاؤ عورتوں سے تھا وہ عورتوں کے حق میں نہایت خیر و خوبی سے وابستہ تھا۔ علاوہ ازیں جیسے کہ اُنھوں نے خود خطبہ ہی میں کہا ہے کہ میں شریعت اور انبیاء کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ اُن کی تکمیل کرنے آیا ہوں اس لئے اُن کے واسطے مجبوری تھی ان الفاظ کے بعد جناب مسیح نہ تو قانون میں کوئی اضافہ کرسکتے تھے نہ اُسے کم کرسکتے تھے۔ ہاں پالوس نے ایک طرف تو ہمیں تمام قوانین وشرائع سے آزاد کر دکھا ہے۔ لیکن اُس کے سارے مذہب کا ملخص اُس کا یہ قول ہے:۔

”عورت کے ذریعہ ہی گناہ دُنیا میں آیا اور عورت کے طفیل ہی ہمکو موت دیکھنی پڑتی“

اب پالوس کے متبعین جو محض عورت کے طفیل نہ صرف بہشت کھو بیٹھے۔ بلکہ دائمی سزا کے بھی بوجھ تلے آگئے یہ تو پھر قابل معافی ہیں۔ اگر عورت کے ساتھ سلوک کرنے میں متبعین پالوس مراعات سے کام نہیں لیتے اور اُس کو بُرے ناموں سے یاد کرتے رہے اور بات بھی درست ہے اس قدر بھاری نقصان عورت کے ذریعہ اور پھر وہ غضبناک نہ ہو۔ جب پالوس نے یہ فتویٰ دیا کہ آدم نہیں بلکہ عورت کے فریب میں مرتکب گناہ ہوئے تو پھر پالوس کے یہ مقدس الفاظ کیوں کلیسا کے گنبد سے وقتاً فوقتاً نہ گونجتے رہیں اور عورت کی ذات کو آئے دن مقدس درشت الفاظ سے بابرکت

بابا جاد سے ان مقدس حضرات نے اپنی بہنوں یعنی عورت کے لئے ایک بڑا بھاری ترکہ پاک الفاظ کا چھوڑا ہے جس کی فہرست بہت ہی لمبی ہے۔ ہاں میں اُن میں سے چند الفاظ یہاں کہدیتا ہوں جن میں مقدس برنارڈ۔ مقدس انٹانی مقدس بوناوینچر مقدس جیروم۔ مقدس گیریگرے اعظم اور مقدس سی پین نے عورت کو ملقب کیا ہے۔

"شیطان کا آلہ۔ شیطان کے ہتھیاروں کی جڑ۔ بچھو جو کاٹنے کے لئے ہر وقت طیار رہے۔ شیطان کا دروازہ اور گناہ و عصیاں کی سڑک۔ زنبور کی زہر۔ وہ آلہ جو ہماری روحوں پر قبضہ کرنے کے لئے شیطان استعمال کرتا ہے۔

مقدس ٹرٹولین تو عورت سے اس قدر برافروختہ ہے کہ وہ ایک مقام پر کہتا ہے

"عورتو۔ تم نہیں جانتی کہ تم میں سے ہر ایک حوا ہے۔ خدا کا فتویٰ جو تمہاری جنس پر تھا وہ اب بھی تم میں موجود تو پھر جرم بھی تم میں موجود ہوگا۔ تم تو شیطان کا دروازہ ہو تم ہی نے قانون الٰہی کو توڑا تم ہی نے آسانی سے خدا کی تصویر یعنی مرد کو ضائع کیا

اسلام نے کیا حیثیت عورت کو دی

کس قدر قابل افسوس کس قدر قابل تاسف یہ امر ہے کہ عورت جو مرد کی محبوب ترین رفیق ہے۔ عورت جو مرد کا پیارا شئی ہے۔ عورت جو ہر قسم کے عمدہ مفید اور صحیح تاثرات سے اثر یاب ہو سکتی ہے۔ عورت جو محبت و شفقت کا سرچشمہ ہے عورت جسکی محبت و شفقت میں خورد سال دنیا کے ہدایت اور ترتیب، تعلم کے اسباب وابستہ ہیں وہی عورت جس کی محبت بھرے زانو پر لیٹ کر میں نے سب سے اول اپنے خالق و مالک کا نام سیکھا" عورت جس نے اپنی آغوش محبت میں مجھے کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جو میرے اسلام کی جڑ ہے۔ آہ۔ عورت جو دست قدرت کی ایک مکمل اور خوبصورت سے خوبصورت صناعی ہے جسکا بے لوث اور دلکش دل کے ساتھ محبت آمیز نگاہ سے اپنے خاوند کو پیار کرنا۔ مرد کو خزانہ مسرت کا مالک بنا کر دونوں پر ہمیشہ کے لئے مہر یگانگت لگا دیتا ہے عورت جس کو قرآن نے محصنات کہہ کر مرد کے لئے ایک حصن حصین طیار کیا جو لشکر گناہ کے مقابل ایک مضبوط قلعہ ہے۔ عورت جو مرد کے لئے تقوے اور پرہیزگاری کا لائٹ ہوس یعنی منار روشنی ایسے وقت ہو جاتی ہے جب اُس کا جہاز شہوانی جذبات کی طغیانی سے ٹکراتا ہوا تباہی کو پہنچنے لگتا ہے اور ایک لفظ میں عورت جو بے لوث محبت کے ذریعہ سے بھوت یعنی مرد کو فرشتہ بنا دیتی ہے آہ عورت۔ بدقسمت عورت، مرد نے تجھے بدعقیدگیوں غلط عقیدوں کے باعث بدترین رنگوں اور سیاہ ترین نقشوں میں دنیا پر ظاہر کیا۔ اور یہ جو میں نے عورت کی اصل حقیقت ظاہر کی ہے کیا شاعرانہ ترنگ میں۔ میں کچھ کا کچھ بیان کر گیا ہوں۔ نہیں عزیز خواتین نہیں میں نے جو کچھ کہا ہے میرا ایمان ہی ایسا ہے اور میرا ایمان کیا مجھے تو لارڈ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں ایسا ایمان رکھوں اور یاد رہے کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے بہتر کوئی عورت کا مددگار عورت کے حقوق کا قائم کرنے والا۔ عورت کے حقوق کا محافظ تمہیں دنیا میں نہ ملیگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے مادر مشفق کی عزت کرنے کے لئے یہ سکھلایا:۔

"تیری بہشت تیری ماں کے قدموں تلے ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جسنے مجھے عورت سے حسن سلوک کے لئے حکم دیا اور کہا:۔

"میرے متبعین میں سب بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر سے بہتر اور مہربان سے مہربان ہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھے تعلیم نسواں کے لئے فرمایا:۔

"علم کا حاصل کرنا۔ عورت مرد دونوں کا یکساں فرض ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے عورت کی وہ عزت و توقیر کرنی سکھائی جو کسی نے کیا کی ہے جب اُس نے کہا

"عورت خاوند کے گھر میں گھر کی بادشاہ ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے اپنی زوجہ کو ہی خوشی کا سامان کامل سمجھنے کے لئے کہا:۔

"دنیا میں خوشی اور مسرت کے تو بہت سے سامان ہیں لیکن سب خوشیوں کا بڑا خزانہ ایک عفیف اور پارسا بیوی ہے۔

ہبوط آدم پر قرآن کی رائے

اسلام جب دنیا میں آیا تو اُس نے یہودیت اور مسیحیت میں عورت کو اس حیثیت سے پایا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ شریف خواتین اور صاحبان مجھے آپ یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ایام وسطی کے مقدس پادریوں نے جو کچھ بھی فتویٰ عورت پر دیا جو میں نے یہاں ذکر کیا ہے وہ بالکل اُس اصول اور عقیدے کے ماتحت اور مطابق تھا جس پر پالوس نے مسیحیت کی بنیاد رکھی۔ جو کچھ ہم کتاب پیدائش میں ہبوط آدم کے متعلق پڑھتے ہیں اس کا لازمی اور منطقی نتیجہ بھی ہونا چاہئے۔ جو کلیسا کے مقدس پادریوں نے عورت کے متعلق کہا اس لئے قرآن کریم کا جو میرے نزدیک ہرگز تہذیب و شائستگی کی ایک کامل کتاب نہ ہوتی جب تک عورتوں کو اُنکی گم شدہ حیثیت و عزت واپس نہ دلاتے یہ پہلا فرض تھا کہ وہ اس قصہ آدم کے متعلق اس امر کا بھی فیصلہ کردے کہ اس معاملہ میں گناہ کس کا تھا؟ یا آدم کا یا حوا کا۔ پس قرآن میں جو میں نے دیکھا ہے وہ وہ نہیں جو پالوس نے کہا ہے کہ آدم نہیں بلکہ حوا نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ قرآن نے فرمایا

وقلنا یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین ○ فازلھما الشیطن عنھا فاخرجھما مما کان فیہ وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ج ولکم فی الارض (آیت ۳۴ ع ۴ سورہ بقر)

ترجمہ ہم نے آدم کو کہا تم اور تمہاری بیوی اس باغ میں رہو جو چاہو اس میں سے کھاؤ لیکن ہاں اس درخت درخت علم نہیں درخت نفاق و فساد کے نزدیک تک بھی نہ ہونا (قرآن میں لفظ شجر کا استعمال ہوا ہے۔ شجر کے لغوی معنی دو ہیں۔ شجر بمعنی درخت۔ شجر بمعنی فساد لڑائی جھگڑا۔ تنازعہ۔ مشاجرہ) ورنہ ظالم ٹھہرائے جاؤگے شیطان نے اُنھیں پھسلایا) اور وہ جہاں تھے وہاں سے اُنھیں نکلنا پڑا

کیا بدیہہ حقیقت و صداقت ہے جو ہر روز ہمارے تجربہ میں آتی ہے۔ ہر ایک عورت خاوند اپنے گھر میں آدم

دوا کی طرح عدن میں ہے۔ جب تک محبت۔ پیار الفاق۔ یکجہتی رہی گھر بہشت رہا۔ جس دن فساد و نفاق کے درخت کا پھل کھایا بالفاظ قرآن اُسی دم اُس بہشت سے نکالے گئے (باقی آئندہ)

اسلام صلح کا شاہزادہ اور سلامتی کی شاہراہ ہے

ہمارے مکرم دوست شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کے ایک مضمون پر ہمارے آرین معصروں نے خواہ مخواہ شور مچایا ہے کہ بہت بیجا حملہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ شیخ صاحب کے الفاظ بہت محفوظ ہیں۔ خواہ مخواہ فقرات کو کاٹ کر کچھ کا کچھ بنا لینا یا سمجھ لینا ان لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو لڑائی کے واسطے ہر وقت بہانے کی تلاش میں ہوں۔ آرین صاحبان کبھی تو لفظ آریہ کو ایک قومی لفظ بتلاتے ہیں جسکا اطلاق ساری آرین نسل پر Aryan Race ہوتا ہے اور کبھی اسکو ایک مذہبی نام یقین کرتے ہیں۔ بہرحال شیخ صاحب نے اپنے اس تازہ مضمون میں جو درج ذیل ہے اپنی اصل اسلامی سپرٹ کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جس سے اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین فائدہ اُٹھائینگے۔ (ایڈیٹر)

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
ہمکو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

اس نے ہمیں سکھایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین اور ساری دنیا کا خالق مالک یقین کریں اور اُسپر فضل یہ کہ ہم نبی کریم کو اپنے ہادی نجات ملنے ہوئے اُن کے نقش قدم پر اپنا حصر رکھیں سو ہم ایسا ہی کرتے ہیں:-

(۲) یہ تعلیم ہمیں قرآن نے دی جو کہ ہماری الہامی اور آسمانی اور زندگانی کی [illegible] ہے اور ہر طرح یہ محفوظ۔ متبدل و محرف مرتب ہمارے پاس ہے۔ اس لئے ہمپر یہ بھی فضل ہے کہ دُنیا کی تمام ہدایت اور بنی آدم کی بہتری و بہبودی صرف اسی تعلیم کے متعلق ہے اور یہی تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ ہے اسی حقیقت کے معیار پر الہامی اور غیر الہامی تحریکوں کا فیصلہ ہے

(۳) صدقے جاویں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کہ جن کی معرفت ہمیں یہ تعلیم ملی۔ کہ ہم ہندوؤں کے رامچندر جی مہاراج کو اور ایسے ہی کرشن دیو جی کو موسیٰؑ کو عیسیٰؑ کو اور ایسے ہی تمام اُن مقدس اشخاص کو جو دنیا کے کسی حصہ میں آئے ہوں پیغمبر مانیں ہمارا صرف ایمان ہے بلکہ عملی شیوہ بھی ہے جیسے کہ پیارے ہماری اندرونی اور بیرونی سیرت میں اسکا عکس پایا جاتا ہے۔ اب یہ کس کے طفیل ہمیں یقین ہوا۔ سرور دوجہان ہادی مکرم محمد مصطفےٰ خاتم النبیین رسول رب العالمین کی پیروی کرنے سے۔ پس وہی جناب والا وہ ذات پاک ہیں جو ان سب کی عزت کراتے" اور گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا سبق پڑھاتے ہیں کیا ہی پیاری ان کی شریعت ہے کہ جن کی اتباع سے ہر آیا ہوا اور ان کی اس الٰہی تعلیم سے ابھرا ہوا انسان قادر اور مہربان اللہ ہی کا محبوب بن جاتا ہے

(۴) صحابہ کرام ان کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے کمال کو پا گئے کہ جس پر ہر ایک غوث۔ ابدال۔ شہید کہلاتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں اپنے وقت کا امام ہونا ان کی مقدس کتب میں لکھا تھا اور پھر فضل یہ کہ اس زمانہ کا امام جو مسیحیوں کے لئے مسیح اور مسلمان کہلانے والوں کے لئے مہدی اور ایسے ہی آریہ اقوام کے لئے کرشن ہے۔ یہ ہے حقیقی اسلام جو زندگی جاودانی کا چشمہ ہمانی اور صادق ایمانداروں کا ایک راہ ہے۔

ہمارا مذہب

ہم اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت یقین کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ثبوت ہمارے پاس یہ ہے کہ ہم قرآن شریف و سنت نبوی کو اپنا امام و مقتداء مانتے ہیں اور ہم صرف ایک ہی امام کے ماتحت ہیں۔ پس یہ بھی فخر صرف ہمکو ہی نصیب ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت اور حقیقی پاکیزگی کا نتیجہ ہے

لوگوں کو کیا واجب ہے

یہ عرض کہ باقی لوگوں کو کیا کرنا چاہیے یہ ہے کہ صلح اور آشتی کی راہ پر قدم دھریں اور ایک ہادی (نبی محمدؐ) کی ماتحتی میں آجاویں تاکہ وہ ایک امام کی ماتحتی میں ہو کر ایک دوسرے کے سچے خیرخواہ اور حقیقی ہمدرد پورے طور سے ہو جاویں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اپنا سا جانیں اور وہ یہ کہ جسطرح ہم نے صلح کے شاہزادے کو مانا اور سلامتی کا راہ اختیار کر رکھا ہے وہ بھی اسکا ساتھ دیویں اور ہم سے یہ بھی پیار بھرا برتاؤ کریں مگر یہ یاد رکھیں کہ یہ اسلام سے باہر ہرگز ناممکن ہے۔ کیونکہ

آسمان کے تلے اور زمین کے اوپر صرف یہی ایک پیارا نام (اسلام) ہے

کہ جس کی اطاعت میں آکر تمام انسان خدا سے صلح کر لیتے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی احسان اور محبت کر سکتے ہیں اور اسپر فضل یہ کہ حضور جارج پنجم اور اُن کی طرف سے جو حکام ہیں اُنسے بھی وفاداری اور دلداری اور غمگساری کر کے قرآن اور مقدس بانیٔ اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچاتے ہیں تاکہ ابدی میراث کا صلہ دلاویں

موجودہ مسلمان اور مسیحی ہندو آریہ اور سکھ کیا کریں

موجودہ حالت میں مسلمانوں۔ ہندوؤں آریوں۔ سکھ بھائیوں اور مسیحیوں کو واجب ہے کہ وہ اس طرز پر عمل کریں اور اگر یہ شاق گذرے تو کم سے کم یہ تو کریں کہ کسی کے بزرگ کی شان میں توہین کلمات بجالاویں جو صلح اور آشتی کی راہ اور عارفانہ نجات کا نباہ ہونا لازم ہے وہ یہ کہ جسطرح ہم نے اپنا ایمان اور طرز عمل نباہ کر کے صلح کی بنیاد ہادی اسلام تشریف لانے اور نئی زمانا اُن کے غلام حضرت مرزاؑ کے بتانے اور اُن کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کرنے سے دکھا رکھی ہے۔ ویسے ہی یہ بھی جو غیر اسلامی ہیں اپنی زندگی کے مدعا کو بنا دیں اور نہیں تو کم سے کم یہ تو کریں کہ وہ اپنے اپنے مذاہب میں رہ کر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صادق اور مقدس اور خدائے قدوس کا برحق محبوب جان لیں اور اس کے ثبوت کے لئے تحریری تقریری مضامین کثرت سے چھپوا کر تمام جگہوں میں پھیلا دیں

اب یہ وہ مطالبہ ہے جو بالکل راستی اور آشتی اور صلح پر مبنی ہے۔

ہماری ایک اور قربانی

اب اس حالت میں ہم جیسا کہ ہمارے امام کا فرمان ہے اُسی مطابق گائے کا گوشت کھانے سے باز رہینگے

درحالیکہ السابی مسٹر رحیم بخش

وسعت دی ... جو آسمان پر ہے اسی طرح کا ... سے باز آتے رہے۔ کیونکہ اسلام کی پیاری ... بھی سبہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں کسی ... سے بھی جبر نہیں۔ اب یہی وہ حکمت ہے کہ آسمان ... ہے۔ کیا کوئی ہندو آریوں میں سے ہماری مانیگا ... ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ جہانتک بھی ممکن ہے ... سروں کو بھی اسی بات کی رغبت دینگے بشرطیکہ لوگ مذکورہ بالا اقوام کے اپنے اُسی ایمان کو جیسے ہم نے کہاہے قولاً۔ فعلاً۔ عملاً دکھا بھی دیں

سوا اسے ہندو پیارو اور اسے پیارے آریو کوئی تم میں ہے جو اس محبت بھری تعلیم پر نوٹس لیگا۔ یہ ہماری خدا لگتی ہوئی اور محبت بھری درخواست ہے جلدی کرو اور پھر میں کہتا ہوں کہ جلدی کرو کیونکہ اس میں ہزاروں سینکڑوں جہانوں کا بھلا ہے

سکھ بھائی اور سکھ بھائیوں کو لازم ہے کہ وہ بھی جھٹکا اور سور چھوڑ دیں ایسی حالت میں ہم یہ قربانی دینگے کہ جیسے ہم نے تمباکو کو بُرا جانا ہے ویسے ہی تمام بھائی مسلمانوں سے منت کر کے اس بات پر آمادہ کر دینگے کہ وہ سکھ اقوام کے گرو صاحبان کی خاص عزت کریں جیسکہ پیارے احمدی قوم کی تھیوری ہے اور ایسے ہی بہت اور لوگ بھی مسلمانوں میں سے ہیں جنھوں نے حضرت امام کی تعلیم کے موافق اس امر پر اتفاق کیا ہے۔ اب سکھ اقوام کو واجب ہے وہ ہمارے ہادی کی دل وجان سے پاس کر کے عزت کریں۔ اور اپنے اخباروں۔ رسالوں اور تصنیفات میں متفق ہو کر اس امر کا اظہار بھی کریں اور چونکہ ہم بابا نانک صاحب کی عزت کرتے ہیں اس کے بدلہ میں اُن کو بھی ہمارے نبی کریم کی اور آپ کے آل کی عزت کرنی چاہیے کہ پیارے گرو نانک صاحب میں خود بادا صاحب نے کر کے دکھا بھی دیا ہے۔ امید ہے کہ جو دوست ہمیں وعدے دیا کرتے تھے اس موقعہ پر اپنی سرگرمی کا اظہار فرماوینگے

یہ کوئی انوکھا اور نرالا امر نہیں ہے بلکہ ثواب کا ہے۔ اب کوئی ہے سکھوں میں ایسی پارٹی جو اس فرض سے سکبدوشی حاصل کریگی

پادری مسیحی صاحبان چاہیے کہ ہم مقدس انجیل اور حضرت مسیح اور اُن کی والدہ بتول کو خدا کے محبوب اور مقدس اشخاص جانتے ہیں ویسے ہی تم بھی ہمارے نبی کریم اور اُن کی آل کو مقدس جانو

مسلمانوں کو واجب آپکو موجودہ حالات مذکورہ بالا کے طرز عمل کے ساتھ ہونا چاہیے اور اپنے باہم تنازعہ کو چھوڑ دینا ضروری اور لابدی امر ہے۔ یا کم سے کم اتنا تو کریں کہ جو ہم نے اوپر مذکور کر دیا۔ اور واعظوں اور ملانوں کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ وہ خدا ترسی سے ہنوز کام لیں اور اللہ کو اپنا رازق جانیں پس یاد رکھنا چاہیے کہ اپنی مٹھی گرم کرنے کی خاطر باہم جھگڑے نہ ڈالیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو اختلاف ہے اُن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ مگر تاہم ایسے اختلافات چھوڑنے ضروری ہیں کہ جن سے عدالتوں میں خراب ہونا پڑتا اور ایک دوسرے کو اُکسا کر اُس کا سر تا پاؤں ڈبو دیا جاتا ہے۔ بہر حال نوٹ کرلیں

شیعہ ہمارے بھائیوں کو چاہیے کہ گالیاں دینا اور تبرّا کرنا ترک کر دیں۔ تبرا پڑھنا چھوڑ دیں

مخالف خوارج آپ کو واجب ہے کہ اہلبیت پر سب وشتم نہ کیا کریں اور خلفاء کی تعظیم ... یہ ایک وقت ہے جو اتفاق چاہتا ہے بہت ہی بھلا ہوگا۔

اہلحدیث مقلدوں کو لازم ہے کہ غیر مقلدوں کے احادیث صحیح کے مقابلہ میں ائمہ کے اقوال پر ہٹ نہ کیا کریں بلکہ برادرانہ سلوک کریں۔

غیر احمدی - الغرض سب غیر احمدی بھائی مسلمانوں کا بھی یہی فرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد مرحوم و مغفور پر جو کفر کے فتوے لگائے وہ واپس لے لیں اور جو باز نہ آویں ان سے الگ ہو جائیں۔ اور آئندہ کو کبھی کسی مسلمان کو بُرا بھلا نہ کہیں پس یہ بھی ایک حقانی اور صلح کن طریقہ ہے جو میں نے بتایا۔

سب کا فرض - پس لازم و فرض ٹھہرا دیں کہ سب لوگ کفر و جہالت سے باز آویں اور آپس میں برادرانہ برتاؤ کریں اخوت اسلامی کو ملحوظ رکھیں۔ قرآنی تعلیم کا پیارے یہی خاص مقصد ہے اور یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس راہ پہ پہلے قدم مارے۔ مگر شریر اور کور باطن ہمیشہ فساد اور ظلم پر ہی کمربستہ ہوگا۔ اے آسمانیوں گواہ رہنا اور اے زمینیو! خدا کا خوف مانو کیونکہ عزیز اور رفیق یہی سلامتی کی شاہ راہ ہے۔ جو صلح کے شاہزادے حضرت نبی کریم کا چمکتا ہُوا شہرا اصول ہے۔ سلامتی کے خدا تو یہی سب دلوں میں آسمان سے بھر دے۔ آمین

پس صریح قرآن کی تعلیم پر پابند رہیں اور حدیث صحیح کو سب برحق جانیں۔ اگر اس کے فہم میں اختلاف ہو تو حوالہ بخدا کریں اور اُس پر جھگڑا نہ کریں ہاں حسن اسلوبی اور محبت سے جرح کریں مگر خفیف جھگڑے کو روا رکھیں۔ غرض ہر ایک مذاہب اور فرقہ کو واجب ہے کہ خدائے قدوس اور قادر کا خوف مانیں تب تو پیارے یہ ملک ہندوستان جنت نشان نظر آئیگا۔ اور ایسے ہی دیگر تمام ممالک بھی ہو جائینگے۔ پس اپنے اس عمل سے ہر ایک فہم پر چلنے کی توفیق حاصل کروگے اور وہ دن دور نہیں جو ایک دوسرے کی تکفیر پر تُل چکا پھر خدا ترسی اور انصاف پر ہوتا جائیگا۔ فضل سلامتی اور رحم ابدی ہم پر اور تیرے جو تیری تعلیم کے دل سے پابند اور اس کے حقیقی دلدادے ہیں اے خدا آمین

میں ہوں صلح کا طالب خیر خواہ اقوام۔ رحیم بخش راجپال

مسلمان خادم اسلام

ایڈیٹر صاحب نور سندھ میں۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور حیدر آباد سندھ کے مسلمانوں کے بلانے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے وہاں تشریف لے گئے تھے آپ کے لیکچروں کے متعلق وہاں کے ایک معزز مسلمان جناب گل باز خان صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جناب شیخ محمد یوسف صاحب تاریخ ۲۶- مئی کو حیدر آباد تشریف لائے۔ ایک ڈیپوٹیشن انجمن اسلام صدر بازار کا انکی خدمت میں اسٹیشن پر حاضر ہوا۔ شیخ صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہُوئے۔ حیدر آباد میں آنے کے بعد دو لیکچروں کا انتظام کیا گیا اور نوٹس چھپوا کر تقسیم کر دئیے گئے ایک لیکچر ان کا تاریخ ۲۸- مئی کو ہوا اس کا مضمون یہ تھا کہ بابا نانک کا اصلی مذہب کیا تھا۔ دوسرا لیکچر یہ تھا کہ اسلام کی دوسرے مذاہب (آریہ سناتن۔ برہمو۔ عیسائی وغیرہ) پر کیا فضیلت ہے۔

وقت مقرر پر اپنا لیکچر شروع کروایا۔ بہت سکھ۔ ہندو مسلمین۔ پارسی۔ کرسچن جمع ہو گئے۔ لیکچر شام کے سات بجے شروع ہُوا اور ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ لیکچر خدا کے فضل سے بہت ہی عمدہ رہا بہت ہندو صاحب شنکر حیران رہ گئے کہ یہ ہدائتیں بابا نانک کی آجتک سُننے میں نہیں آئیں۔ الحمد للہ لیکچر نے اس قدر

مصالح العرب

مولوی فاضل حاجی عبد الغنی عرب صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

فاتحة

الحمد لك والثناء - يا من انشأت آدم وعلّمته الاسماء - وانطقت بنيه باللغات البيّنات فى عموم الانحاء والجهات والصلوٰة والسّلام على من ارتقى على معارج الكمال بترقّي - ولكلمات ربّه العظيمة يتلقّي وعلى آله واصحابه ذوى المقام الارقى - والعزّ الاوفى - وبعد فلا يخفى ان صحف الاخبار الحادثة فى هذه الاعصار - من اجلّ اسباب التقدّم والترقّي - ومن اجمل دواعى التحفّظ والتوقّي - لانّها تنشر اعمال المحسنين وثوابهم وتشهّر افعال المسيئين وعقابهم فيرغب فى الخير ويرهب من الضير - فهى السنة الامم وترجمان الملوك وجهينة الاخبار - وخزينة ذخائر الافكار وصيقل الاذهان ومرآت حوادث الزمان والسائح الذى يطوف البلاد ويأتيك باخبار العباد وانت لا تبرح من مكانك بل هى للرئيس موعظة - وللمرؤس موعظة وللتجار سوق بضائعهم - وللصنّاع معرض صنائعهم - وللشارى دلال - وللمدّعى استدلال - ولارباب الاقلام اعلان واعلام - وللمؤرّخين مجمع وقائع واخبار وللجغرافيين استكشاف خطط وآثار بل ان الجرايد ترى الغائب كالمشهود والغابر كالموجود وتكون الوسيلة الى بعض الخفايا - بل قد تعين على فصل القضايا - وترى الامور القريبة والبعيدة كتقابل المرايا - وتهيئ كلّ عبرة لاولى الالباب وتخبر من طرق النجاة والتباب وتنبئكم كل يوم كيف تتغير الايّام وكيف تقوى المجامع وتغور المنابع العظام وكيف تخلو المرابط وتهوى الامراء من امرهم بعد ما اودعت سرّ الغنى اسرتهم وتخبر من اخبار المحاربين الغالبين منهم والمنهزمين - والفائزين منهم والخائبين ولولا الاخبار لانقطعت الآثار وجهل الدّول وما علم الابرار والاخيار - وتقطعت سلسلة تلاحق الافكار وتمحيل الانظار - ولضاعت كثير من آراء وتجارب اهل عقل ودهاء - وما بقى سبيل الى تعرّف اهل السّياسات ومعرفة اهل العقول والاجتهادات - ولكن لها مراتب بحسب مقام الكاتب فاذا كان محرّرها من الدّون سقطت من العيون واذا كان يتحرّى جواهر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اے اللہ ہر قسم کی حمد و ثنا تجھی کو ہو تو نے آدم کو پیدا کیا اور اسے اسما کی تعلیم کی - اور اس کی اولاد کو مختلف بولیوں سے تمام اطراف (دنیا) میں گویائی کی طاقت بخشی - اور اس ذات بابرکات پر صلوٰۃ و سلام ہو جو کمال کے تمام زینوں پر بلند چڑھ گیا اور رب کے کلمات عظیمہ کے سیکھنے میں سب سے آگے بڑھ گیا اور اس کی آل و اصحاب پر جو بڑے بلند مرتبہ والے ہیں اور انکو کامل عزّت حاصل ہے - بعد ازیں مخفی نہ رہے کہ اس زمانہ میں واقعات حادثہ کی خبروں کا شائع کرنا ترقی اور بہبودی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور حفاظت اور بچاؤ کا بہترین وسیلہ ہے اسلئے کہ نیکو کاروں کے اعمال اور ان کے ثواب کو شائع کرتے ہیں اور بدکاروں کے افعال اور انکی سزاؤں کے حال اسلئے مشہور کرتے ہیں کہ نیکی کیطرف لوگوں کو رغبت ہو اور بدی سے بچیں کیونکہ یہ اخبار پبلک کی زبان اور سلطنت کا ترجمان اور عام خبروں کا خزانہ اور فکر کے ذخیروں کا خزینہ اور ذہنوں کا اور واقعات زمانہ کا آئینہ اور دور دراز ملکوں میں پھرنیوالا سیاح ہوتا ہے اور آپ کے پاس گھر بیٹھے ہوئے لوگوں کی خبریں لیکر حاضر ہوتا ہے - اخبار رئیسوں کو بیدار اور رعیت کو نصیحت اور تاجروں کے لیے اسباب تجارت کی منڈی اور دستکار کاریگروں کی صنعتوں کو لوگوں کے پیش کرنیکا ذریعہ اور خریداران مال کے لیے اچھا دلال اور دعوی کیلئے استدلال اور اہل قلم کے لئے اعلان اور نوٹس اور تاریخ نویسوں کے لئے خبریں اور واقعات کا مجمع اور علم جغرافیہ کے شوقینوں کے لئے خطوط اور آثار کا کاشف ہوتا ہے بلکہ اخبار غائب کو ایسا دکھا دیتے ہیں کہ گویا وہ خود ہی آن موجود ہوا ہے اور پہلے زمانہ کے لوگوں کے کام سامنے لا رکھتے اور بعض مخفی باتوں کی حقیقت سمجھاتے اور پیچیدہ معاملات کے فیصلہ کے لئے قوت فیصلہ پیدا کرتے اور قریب و بعید کے امور آئینہ کیطرح دکھاتے اور عقلمندوں کے لئے عبرت کا سامان بہم پہنچاتے اور بچاؤ کے راستوں سے خبر دیتے اور ہر دور تغیرات زمانہ سے اطلاع دیتے اور مجمعوں کے متفرق اور بڑے بڑے سرچشموں کے بند ہونے اور سرسبز چراگاہوں کے خالی ہونے اور امراء کے انکی جماعتوں کی خوشحالی اور بہبودی کے خیال کو چھوڑنے کے بعد ان کے اپنی امارت سے گر جانے کی کیفیت سمجھاتے اور جنگ کرنیوالوں فتحمندوں اور شکست خوردوں اور کامیابوں اور نامرادوں کی خبریں آپ تک پہنچاتے ہیں

الصدق۔ ولا یجترئ علی اعراض الخلق بغیر الحق فتکون صحیفة مالوفة کانها الروضة المسلوفة اوازاهر البستان یانس بها کل انسان یشتهیها فیشتریها ویجتبیها فیجتنیها ؞

وفات المسیح علیہ السلام

ماکان ایمان الاخیار من الصحابة والتابعین رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔ بنزول المسیح علیہ السلام الّا اجمالیا وکانوا یؤمنون بالنّزول مجملا ویفوّضون تفاصیلها الی الله خالق السّموات والارضین۔ وکیف یجوز نزول المسیح علیہ السلام علی المعنی الحقیقی۔ والله قد اخبر فی کتابه العزیز انّ عیسیٰ ابن مریم قد توفّی ومات۔ وقال یٰعیسیٰ انی متوفّیك ورافعك الیّ۔ وقال۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم۔ وقال فیمسك التی قضیٰ علیها الموت۔ وقال حرام علی قریة اهلکناها انهم لا یرجعون۔ وقال۔ وما محمّد الّا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ یعنی ماتوا کلهم کما استدلّ بهذه الایة الکریمة الصدیق اکبر عند وفات النبی صلی الله علیه وسلم وکان هذا اول الاجماع للامة المحمّدیة۔ ثم لایخفیٰ ان الله قد ختم برسولنا صلعم النّبیین وقد انقطع وحی النّبوة الحقیقة الشرعیّة۔ فکیف یجئ المسیح ولا نبیّ بعد نبیّنا ورسولنا محمّد صلی الله علیه وسلم ایجئ معطلا من النبوّة کالمعزولین وقد بشرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم انّ المسیح الاٰتی یظهر من اُمّته وهو من احد المسلمین وفی الصحاح احادیث صحیحة مرفوعة متّصلة شاهدة علی وفات عیسیٰ الناصری علیه السلام خصوصاً فی البخاری بیان مصرّح فی هذا الامر۔ ثمّ انّ القوم لا یتفقوا علی صعود المسیح حیّاً الی السّماء بل لهم آراء شتّی بعضهم یقول بالوفات وبعضهم بالحیات ولن نجد من النّصوص الفرقانیّة والاحادیث النبویّة دلیلاً علی حیاته۔ بل نسمع من النصوص والاخبار والاٰثار من کل جهة نعی الموت وقد توفی رسولنا الاکرم صلی الله علیه وسلم اعیسیٰ ابن مریم الناصری خیر من سیّدنا ونبیّنا محمّد ام عیسیٰ ابن مریم لیس من الفانین۔ وراٰه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی لیلة المعراج فی الموتیٰ من الانبیاء صلاة الله علیهم اجمعین۔ والصّحابة کلّهم کانوا یؤمنون بوفات المسیح وکذالك الّذین جاؤا بعدهم من عباد الله المتبصرین ؞

اگر اخبار نہ ہوتے تو آثار قطع ہوجاتے اور سلطنتیں بے خبر رہتیں اور ابرار اور اخیار لوگ ایسی باتوں سے بے خبر رہتے اور فکر دوڑانے اور تحمیل نظر کا سلسلہ بند ہوجاتا اور اکثر قیمتی رائیں اور اہل عقل و دانش کے تجربے ضائع رہتے اور اہل سیاستوں کے لئے معرفت کا رستہ نہ رہتا اور عاقلوں اور اہل الرائے لوگوں کی پہچان گم ہوجاتی۔ لیکن لکھنے والے کے مرتبہ و حیثیت کے مطابق اخبار کی حیثیت اور مرتبہ ہوتا ہے کیونکہ جب اخبار نویس کم حیثیت و کم لیاقت ہوتا ہے تو اس کی قدر آنکھوں سے گر جاتی ہے اور جب کوئی صداقت کے جواہر سے طور جرأت کرتا ہے کہ لوگوں کے اعراض بغیر حق سے خوف نہ کھائے تو پھر اس اخبار کی نسبت لوگوں کے دلوں میں اُلفت پیدا ہوجاتی ہے اور قدر شناس سمجھتے ہیں کہ یہ دلکشا بستان ہے کہ جس سے ہر انسان خوش ہوجاتا ہے اور اس کی خواہش میں لگ جاتا ہے پس وہ اُسے خریدنے پر مائل ہوجاتا ہے اور اسے اختیار کر لیتا ہے اور اس کے پھل چنی کرتا ہے ؞

وفاتِ مسیح علیہ السلام

اخیار صحابہ اور تابعین اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو نزول مسیح علیہ السلام پر صرف اجمالی طور پر ایمان رکھتے تھے وہ صرف نزول پر مجمل طور سے ایمان رکھتے تھے۔ اور تفصیلوں کو اللہ زمینوں اور آسمانوں کے خالق کے سپرد جانتے تھے۔ مسیح علیہ السلام کا نزول حقیقی معنوں پر کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی معزز کتاب میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم طبعی موت سے فوت ہوگیا ہوا ہے چنانچہ فرمایا ہے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور پھر اپنی طرف اُٹھانیوالا ہوں۔ پھر فرمایا۔ اے میرے خدا جب تو نے مجھے وفات دیدی تو میرے بعد ان پر تو آپ نگہبان تھا اور پھر فرمایا کہ جس پر موت وارد کی جاتی۔ پھر اس کو دنیا میں آنے سے روک لیا جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا جس کسی کو ہم نے ہلاک کر دیا اُس پر لوٹ کر دنیا میں آنا حرام ہے۔ اور پھر فرمایا محمد اللہ کا ایک رسول ہے تمام رسول جو اس سے پہلے آئے وہ سب مر گئے۔ واضح رہے کہ خلت کے معنے مرگئے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سرورکائنات صلعم کی وفات کے موقعہ پر اس آیت سے یہی استدلال کیا تھا اور یہ اُمت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع تھا یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ہمارے رسول صلعم کی ذات سے ختم کیا اور نبوت حقیقی شرعی کو منقطع کردیا پس مسیح کیسے آسکتا ہے جبکہ ہمارے نبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے نبی نے آنا ہی نہیں ہو کیا وہ معزولوں کیطرح نبوت سے معطل ہوکر آئیگا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بشارت دی ہوئی ہے کہ وہ مسیح آنیوالا انکی امت میں سے ہوگا اور ایک مسلمان ہوگا اور صحاح میں احادیث صحیح مرفوع متصل اس ناصری عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گواہ ہیں خصوصاً بخاری میں اس بارہ میں صریح بیان ہے پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہمارے بزرگوں کی قوم مسیح کے آسمان پر جانے پر متفق نہیں بلکہ انکی مختلف رائیں بعض تو وفات کے قائل ہیں اور بعض اسے زندہ سمجھتے ہیں لیکن قرآنی نصوص اور نبوی حدیثوں میں اس کی حیات پر کوئی دلیل نہیں ملتی۔ بلکہ ہم تو اس کی موت ہی کی قرآن کی آیتوں اور حدیثوں میں ہر طرف سے سنا کرتے ہیں جب یہ یقینی بات ہے کہ ہمارے مکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو کیا عیسیٰ ابن مریم ناصری ہمارے سردار اور نبی محمد صلعم سے بہتر تھا یا وہ عیسیٰ ابن مریم فانیوں میں سے نہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کو اُسے فوت شدہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمرہ میں دیکھا اور کل صحابہ اور اُنکے بعد جو مستبصر بندگان امت محمدیہ میں گذرے ہیں سب وفات مسیح پر ایمان ...

نظم المسیح المهدی فی مدح القرآن الکریم

وما القرآن الا مثل درة
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یک دانہ موتیوں کی طرح ہے
وما مسّت اکف الکاشحینا
اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوی بھی نہیں۔
به ماشئت من علم و عقل
اس میں ہر ایک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے
یبکّت کلّ من یعدو بضغن
ہر ایک ایسے دشمن کا منہہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے۔
رئینا درّ مزنته کثیرا
ہم نے اس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے۔
وما ادراك ما القرآن فیضا
اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رُو سے کیا شے ہے۔
له نوران نور من علوم
اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے
کلام فائق ما فاق طرفي
وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا ہے
ایاة الشمس عند سناه دخن
آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دہواں سا ہے۔
واین یکون للقرآن مثل
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیونکر ہو
ورثنا الصحف فاقت کل کتب
ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فایق ہے۔
وجاءت بعد ما خرت خیام
اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے۔
محت کل الطرائق غیر برّ
ہر ایک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا
کانّ سیوفها کانت کنار
گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں۔
اذا استدعی کتاب الله مثلا۔
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا۔

فرائد ذانها حسن البیان
جو حسن بیان سے اور بھی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے۔
معارفه التی مثل الحصان
جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پردہ نشین پارسا عورت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔
واسرار و ابکار المعانی
اور انواع و اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اس میں بھری ہیں۔
یبکّت کل کذاب و جانی
اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغگو اور گنہگار ہے۔
فدینا ربنا ذا الامتنان
سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کئے۔
خفیر جالب نحو الجنان
وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے۔
و نور من بیان کالجمان
فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے۔
جمال بعده والنیّران
اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب و قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیے
وما للعل والسبت الیمانی
اور لعل سے نرمی کہ سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو۔
ولیس له بهذا الفضل ثانی
کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے۔
وسبقت کل اسفار بشان
ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے
وخرّبت البیوت مع المبانی
اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے۔
وجذت راس بدعات الزمان
اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں۔
بها حرقت مخاریق الادانی
ان سے تمام گدے کے جل گئے۔ جو سفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے۔
فعیّ القوم واستتروا کفانی۔
سو قوم مقابلہ سے عاجز ہو گئی اور نمائندہ چیز کی طرح چھپ گئی۔

فوائد التاريخ

لايخفى انّ التاريخ مرآت الاعصار الغابرة والحاضرة فهو اجلّ العلوم قدراً۔ واجلاها فى ظلمات الحيرة بدراً يكسب صاحبه النباهة حتى يفوق امثاله واشباهه فيحوز المراتب العليّة و يفوز بالمطالب السنية اذ به تستنير الفكر والالباب وتعلم حوادث الازمنة والاحقاب۔ و بمرآته ينكشف مادوّنه الاوّلون من العلوم والصنائع ويظهر ماخفى من احوال القرون السّالفة واخبار الامصار الجامعة وما فيها من الآثار والمنافع فهو اعظم مربّ للانسان يدعو الى التّحلّى بالفضائل والتخلّى عن الرزائل فاذا هو مدرسة عامّة تسمو فيها العواطف وتشرف الاحساسات التى عليها المعول فى ارتقاء الامة الى ارفع الدّرجات وهو الضامن الوحيد لتهذيب النّفوس وتوسيع المدارك ولولا التاريخ لصار الناس كالانعام ولضيعوا سلسلة الايام والاعوام وقد سُلّمت ضرورته من سُلّت السيوف من اجفانها و برى الاقلام لجولانها ولانقدر على موازنة الاولين والآخرين۔ الّا بامداد المؤرخين وهو الّذى يحمل آثار بنات المجد ويشيّع اذكار ارباب المجد وهو زينة للدين وسنة الله فى كتبه والفرقان المبين۔ والدّين الذى لم يحصله تحت اسراه ولم يصاحبه فى قصره فليس هو الّا كبيت بنى فى موضع يخاف عليه من صدمات السّيل وربّما يذهب السّيل بمتاعه ويغادره كغبار سنابك الخيل ومن فقد عصا التّاريخ يمشى كالرّجل ولا تحرّك رجله من غير ان تتخاذل فينهب ذلك البيت من صول الجهل وسيله ومن تنبؤه يتلف درر اجمعها فى ذيله وربّما ينسيه الشيطان ما هو كعمود الملّة ويغادر بيته انقى من الرّاحة فيكون مآل هذا الدّين انه يرمى بالكساد ويتلطخ بانواع الفساد والدّين الّذى يؤيد بصحيح التّاريخ والجرائد وضبط الاخبار لاتعفى آثاره۔ بل يوتى لغذائه اكله كل حين من انواع الثمار ويخرج كل وقت من معادن الصّدق سبائك الفضة والنّضار واخباره تسكن القلوب عند مساورة الكروب

فوائدِ تاریخ

مخفی نہ رہے کہ علم تاریخ گذشتہ اور موجودہ زمانوں کے حالات کا آئینہ ہوتی ہے۔ تمام علوم میں یہ بڑی قدر رکھنے والا علم ہے اور حیرت کی ظلمات میں چودہویں رات کے چاند سے بھی روشن ہے۔ جس شخص کو اس علم کا شرف حاصل ہوتا ہے اس کی سمجھ اور عقل ایسی بڑھ جاتی ہے کہ اس کو ہر طرح کی فوقیت حاصل ہو جاتی ہے وہ بلند مرتبوں میں آگے بڑھ جاتا ہے اور اعلیٰ مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اسکی عقل و دانش کو اس سے جلا ہو جاتی ہے اور مختلف زمانوں کے حوادث کا علم حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے آئینے سے علوم اور صنائع کی وہ باتیں منکشف ہو جاتی ہیں جو پہلے لوگ لکھ گئے تھے اور گذشتہ زمانہ کے لوگوں کے احوال اور تمام ملکوں کے جامعہ اخبار ظاہر ہوتے ہیں اور اس میں بہت منافع اور اسرار ہیں۔ ایک تو یہ انسان کا بہت بڑا تربیت دہندہ ہے اور یہ فضیلتوں کا لباس پہننے کی طرف بلاتا ہے اور اخلاق رذیلہ سے پرہیز کی راہ بتاتا ہے یہ ایک مدرسہ عامہ ہوتا ہے جسمیں لوگوں سے مہربانی کرنے کی خاصیت بلند ہوتی ہے اور وہ تمام احساسات بلند پایہ پر پہنچتے ہیں۔ جن پر لوگوں کے ترقی کرکے بلندی پر پہنچانے کے لئے بھروسہ کیا جاتا ہے اور تہذیب نفوس اور عقل اور ادراک کی ترقی علم کا یہ ایک ضامن ہوتا ہے۔ اگر علم تاریخ نہ ہوتا۔ تو لوگ چارپایوں کی طرح رہتے۔ اور دنوں اور سالوں کا سلسلہ ضائع جاتا۔ اور یہ ضرورت اس زمانہ سے مسلم ہوتی چلی آئی ہے۔ جب کہ ابھی تلوار نیام سے نکالی ہی گئی تھی۔ اور قلم جولانی کے لئے تراشی ہی گئی تھی۔ پہلوں اور پچھلوں کے حالات اور کارنامجات کو مؤرخین کی امداد کے بغیر ہم موازنہ کر ہی نہیں سکتے۔ علم تاریخ میں عظیم الشان امور موجود ہیں اور اس کے ذریعے سے بزرگوں کے ذکر شائع ہوتے ہیں اور یہ دین کی زینت اور اللہ کی کتب اور فرقان مبین میں اس کی سنّت ہے اور جو دین اس علم سے بے بہرہ ہے اور جو اس کے محل میں اس کے ہمراہ نہیں ہوتا وہ ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے جو طغیانی کے صدموں سے بے خوف نہیں رہ سکتی جب کبھی طغیانی اس کے متاع میں داخل ہو اور گھوڑوں کے پاؤں کی غبار کی طرح اس پر محیط ہو جائے جس شخص نے تاریخ کے عصا کو گم کیا وہ لنگڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا پاؤں لڑکھڑاتا رہتا ہے۔ اور ایسا گھر جہالت اور طغیانی کے حملے سے لوٹا جاتا ہے۔ اور جو اس گھر میں رہتا ہے اس کی ذیل میں اس کے تمام قیمتی موتی تلف ہو جاتے ہیں۔ اکثر اسے دین کے امن کی طرح شیطان فراموش کرا دیتا ہے اور اس کا گھر لوٹ کر ہتھیلی سے صاف کر دیتا ہے ایسے دین کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی کساد بازاری ہو جاتی ہے اور کئی قسم کے مفاسد کا اسپر ٹھپہ لگ جاتا ہے اور جس دین کی تاریخ صحیح اور جرائد اور مضبوط اخبار مؤید ہوتے ہیں اس کا اثر نہیں مٹتا بلکہ ہر وقت اس کے کھانے کے لئے مختلف قسم کے پھلوں کے خوشے ملتے رہتے ہیں اور ہر وقت اس کے صدق کی کانوں سے سونے اور چاندی کے ڈھیر نکلتے رہتے ہیں اور ہموم کے جمع ہونے کے وقت اس کے اخبار سے دل سکینت پکڑتے ہیں ◆

ہندوؤں کے دل پر اثر کیا کہ اخیر تک ہندو بیٹھے رہے اور بڑی غور سے سنتے رہے۔ اس پچھلے لیکچر کا یہ نتیجہ ہوا کہ دوسرے روز اگرچہ لیکچر اسلام اور اس کی خوبیوں پر تھا تاہم بہ نسبت پہلے روز کے ہندو بہت آئے اور پارسی اور رومن کرسچن وغیرہ بھی بہت دکھائی دیتے تھے اور شیخ صاحب نے بہت عمدہ طرح سے لیکچر کو ادا کیا۔ ہر ایک مذہب کے اصول اور اسلام کے اصول جدا جدا بڑی خوبی کے ساتھ بیان کئے عمدہ عمدہ دلائل پیش کئے کتنے ہندو پارسی صاحبوں کی زبان سے یہ سنا کہ واہ بہت عمدہ ثبوت ہیں۔ الحمد للہ دونوں لیکچر بہت اچھی طرح سے ختم ہوئے۔

بندہ گل باز خاں۔ صدر بازار حیدر آباد سندھ

انھیں لیکچروں کے متعلق برادرم حاجی محمد عمر الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

ہر دو لیکچران میں حیدر آباد سندھ شہر اور صدر بازار کے عمائدین مسلم و ہندو موجود تھے اور بلکہ شہر کے قاضی صاحب بھی جو کہ ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں شریک جلسہ تھے اور ہندو مسلمانوں اور چند کس عیسائی صاحبان کے کثیر جماعت بہم تھی۔ انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا۔ صدر بازار کے عزیز احمدیان خصوصاً چودھری گل باز خاں صاحب آغا عبد الوہاب خاں صاحب اور ایڈیٹر اخبار الحق سکھر میاں محمد امین الدین صاحب نصف الصدق میاں نجم الدین دفتر دار صاحب اور میاں نبی بخش صاحب داد کے مستحق ہیں کہ اس حسن انتظام سے بے اختیار منہ سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ان حضرات کو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ایسی اسلامی مجالس کے قائم کرنے کی توفیق حسنہ عنایت کرے۔ اللھم زد فزد

نور افشاں اور عبد اللہ نور ۵

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو تو خاکسار کو بڑا تعجب ہے کہ لدھیانہ مشن ہوا دم کا مقدس ایڈیٹر صاحب نے اپنے مشن کی بے گناہی اور پاکی اور نمک حلالی اور دور اندیشی کے خیال سے تہذیب اور انسانیت سے مجبور ہو کر اپنے مسیحی اخبار "نور افشاں" مئی کے کسی نمبر میں "نور افشاں اور بھگوانداس کشتہ" کے عنوان سے میری نسبت پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے کشمکیہ اور بنگر خصوصاً اپنے مسیحی حلقہ سے تجاہل عارفانہ ستم ظریفی کرتے ہوئے ایک نوٹ احتیاطاً جڑ دیا ہے اور اپنی کرتوت کو چھپانے کے لئے اس پرچہ کو باوجود باقاعدہ نامہ نگار ہونے ہوئے بھی میرے پاس نہیں بھیجا تاکہ قلعی کھل نہ جاوے۔ لیکن شاید ان کو یہ کا وہ قول یاد نہیں رہا کہ جو تم کوٹھری میں چھپا کر کرتے ہو بالاخانہ اور بازاروں میں کھل جائیگا۔ جیز اب ہم اس کا بخیہ ادھیڑنے کے لئے تردید کرتے ہیں

اعلان کا بطلان

ہم کو افسوس ہے کہ "نور افشاں" ایسے با اصول ایڈیٹر کے قلم سے میری نسبت جو مغالطہ آمیز الفاظ ان کے اپنے اخبار میں نکلے ہیں وہ سراسر لغو اور سفید جھوٹ ہے۔ اس سے ہمیں اپنی کسرشان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتے ہوئے محض اثبات کے لئے کمال دلی رنج ہوا ہے کہ وہ اب تک اپنی جبلی عادتوں سے بہش بیہودہ ان کی یوٹی مجبور ہیں کہ جس نے ان کے خدا و مذہب کو تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کروا دیا۔

یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ میری نسبت غلط فہمی پھیلانے والے اور سب کو مغالطہ میں ڈالنے والے صرف چند ولایتی مشنری اور ان کے متعدد دیسی پادری ہیں جو کہ ٹکے کے غلام ہیں ان کی سازش سے اپنی حسد اور کرتوت سے مجبور ہو کر مجھے انکست عملی سے رسوا کرنا چاہا مگر انھوں نے باوجود عدالت اور پولیس کا دروازہ کھٹکھٹانے کے الٹی اپنے منہ کی کھائی ہے۔ ہم مشن کے مشنریوں اور پادریوں کی نئی چالبازیوں اور ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں کہ ان کے دائرہ کے اندر کیا نا جائز کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ مگر ان کا بھانڈا پھوڑنے میں شرافت نہیں سمجھتے ہیں ۵

ہم جانتے ہیں بلبل جو ہے تری حقیقت
اک مشت استخواں پر دو پر لگے ہوئے ہیں

اشتہار صداقت اظہار

جب ہم پر آپ لوگوں کی اور عیسوی مذہب اور عیسائی خدائی کی قلعی کھل چکی تو ہم نے عیسائی مذہب کو باطل سمجھ کر ترک کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جو کہ موجب نجات اور حق مذہب ہے۔ یہ آپ کی فاش غلطی اور اخلاقی کمزوری ہے کہ نامہ نگاری سے میرا نام خارج کر کے مجھے اطلاع تک نہیں دی اور مضامین ہڑپ کر کے شائع کرتے رہے اب ہمیں خود ہی ایسے لچر اخبار کی نامہ نگاری منظور نہیں جبکہ ہم اعلیٰ پایہ کے رسالوں اور اخباروں کے نامہ نگار ہیں سابق ایڈیٹر نور افشاں کی اصرار پر نامہ نگاری آپ کے اخبار کو رونق دینے کے لئے قبول کر لی تھی۔ ورنہ ہمیں آپ کے اخبار سے کوئی دلچسپی شروع ہی سے نہ تھی۔ اور اگر آپ آئندہ کچھ اور جواب الجواب یا تو تو میں میں چاہینگے تو ہم پبلک کے سامنے فیصلہ کے لئے مشن اور ان کے نمک حلالوں کا تمام ذو کھینچ کر دھر دینگے تاکہ بخوبی روشنی پڑے۔ لیکن ابتداءً ہمیں پیشقدمی منظور نہیں ہے۔ والسلام

آپ کا عبد اللہ نور سابق پادری ڈاکٹر بھگوانداس بستارہ ہند
مقیم قادیان۔ جنت نشان

قابل امداد جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ مونگیر (بنگالہ) میں عزیز احمدیوں سے ملانوں نے مخالفت پر بڑا جوش دکھا کر ہمارے دوستوں کو ان کی اپنی ایک مسجد کے نکالنے کے واسطے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ایک مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے جس پر وہاں کے احباب بہت سا مالی خرچ اور حرج اٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ اخراجات مقدمہ میں ان بھائیوں کی امداد کے واسطے ایک دفعہ اخبار میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح تحریک کی گئی تھی جس کے متعلق ہمارے پیارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر تحریر فرماتے ہیں کہ

مدآنجناب کی تحریک پر جن احباب نے مقدمہ مسجد کے لئے چندہ ارسال کیا ہے ان کے اور نیز آپ کے شکریہ کے ساتھ ان احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں شائع فرما کر مشکور فرماویں اور دیگر احباب کو تحریک فرماویں کہ اس کار خیر میں شریک ہو کر سلسلہ اخوت کا ثبوت دیں کیونکہ یہ روپیہ سب تقریباً خرچ ہو گیا ہے اور بہت کم باقی ہے۔ مقدمہ مذکورہ ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس میں ٹرانسفر کرانے میں امید سے زیادہ خرچ ہوگیا۔ خدا نے چاہا تو بعد فیصلہ مقدمہ پورا آمد و خرچ کسی اخبار میں شائع کرونگا

ہمارے احمدی احباب اگر اس مالی جہاد میں ہمارے شریک ہونگے اور ہاتھ بٹائینگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا مخالفین بڑے زور سے مخالفت پر آمادہ ہیں ایک بڑے مجمع میں ان کے ایک دیوبندی مولوی نے جوش مخالفت میں یہ ظاہر کیا کہ اڈیریانو پل کے جانے کی پرواہ نہیں یہ مسجد اڈیریانو پل سے بڑھ کر ہے یہ نہیں جانا چاہئے اور احمدیوں کو اس مسجد میں قدم نہیں رکھنے دینا چاہئے

احباب سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں

(۱) رستم علی محرر چنگی نیز وزیر پور ہمیر (۲) نور احمد خیاط احمد کلواں صہ (۳) معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان عہ - (۴) مولوی زین العابدین عہ (۵) عبدالعزیز سکرٹری میرٹھ ستے (۶) حافظ مختار احمد شاہ جہانپور ملے دعاۓ محمد صاحب قانونگو عے -

چیلنج کا جواب

ایڈیٹر صاحب اخبار رحمن مسئلہ قدامت روح و مادہ پر مباحثہ کے واسطے ہمیں چیلنج دیتے ہیں اور لاہور بلاتے ہیں یا قادیان آنے کو تیار ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں بادب عرض ہے کہ آپکو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہمارے لاہوری احمدی برادران اس مسئلہ میں آپ کو کافی دلائل سنا سکتے ہیں بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس مسئلہ پر بہت کچھ اسٹڈی کر چکے ہیں۔ آپ سرپرست احمدیہ بلڈنگس میں ہمارے احمدی بھائیوں سے ملیں اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں۔

ایک اخبار مفت

میرے مکرم ملک محمد بخش صاحب احمدی حال وارد آسٹریلیا میری گذشتہ بیماری سے صحت یابی کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی شائق اخبار کے نام ایک سال کے واسطے جاری کرانا چاہتے ہیں درخواستیں دفتر بدر میں آویں

دعا

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کا خط موضع پیرکوٹ متصل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب موصوف اپنے وطن میں بسبب علالت طبع ٹھہرے ہوئے ہیں کوئی تقریر نہیں کر سکتے۔ نہ کہیں وعظ کے لئے جا سکتے ہیں احباب اس مفید جان کے واسطے دردِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

سُرمہ

ہمارے دوست مرزا محمد افضل خاں صاحب احمدی سوڈا بازار ۱۲۷ شملہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کر کے مفید پایا ہے جسکو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے۔

اصلاح

بدر میں مراسلت "ایک پادری کی منطق اور مباحثہ سے گریز" کے عنوان سے چھپی تھی اس کے لکھنے والے صاحب کا نام غلطی سے محمد دین لکھا گیا اصل نام محمد زبیر ہے۔

دیسی سیاہی

دیسی سیاہیوں میں سے الف خانی سیاہی سب سے عمدہ اور مشہور ہوا کرتی تھی مگر بعد میں آکر ولائتی مال کی طرح ناقص ہوگئی اب پھر ایک صاحب نے نہایت محنت سے عمدہ سیاہی بنانی شروع کی ہے اور ہر قسم کی دیسی سیاہی سرخ سفید۔ پائدار وغیرہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر درجہ کی ان کے ہاں سے ملسکتی ہے نقلی سے تمیز کے واسطے ہر پیکٹ پر مہر اور سنہ ۱۳۰۳ھ دیا جاتا ہے جو صاحبان دیسی سیاہی کو استعمال کرتے ہیں وہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے۔ سیاہیوں کا نرخنامہ درج ذیل ہے

سیاہی کشادہ درجہ ۱ ... پوٹلیاں فی ... درجہ ۲ سیاہی پوڑیہ فی ... سیاہی درجہ ۴، سیاہی درجہ ۵ ... سیاہی درجہ ۶ ... ڈبیا کلاں فی ... ڈبیا فی ... شنگرف درجہ ... شنگرف درجہ ... شنگرف درجہ ... شنگرف درجہ ...

سیاہی پختہ درجہ ... سیاہی کتھیہ درجہ ...

ملنے کا پتہ عبدالعزیز خاں صاحب بازار چتلی قبر محلسرائے الف خاں۔ عبدالغنی خاں - دہلی -

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم ساں گوتم کشمیری - باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۴۰ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ ... روپیہ ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری و معماری جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہوچکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط وکتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ مست گڑھ ہونا چاہیئے

سفوف ہاضمہ

حکیم عبدالعزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب طیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے قیمت ۸ / ایک ماہ کی خوراک - ہم نے خود کھا کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے ملنے کا پتہ حکیم صاحب موصوف دارالعلوم قادیان

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اُسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش ہونی چاہیئے۔ اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی جو محض عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی ہدایت سے مرکب ہے - اسکو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سرخ و سفید اور مکھن کی مانند نرم ہو جاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ جھائیں - جھریاں - روڑھاپن - پیلاپن - مُہاسے - چھیپ وغیرہ دفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۶ برس کے حسین چہرہ کے بنجاتا ہے - اور جو خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے کیونکہ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں - خوشبو کہ راجہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ہمیشہ اسکو ملکر نہلواتے ہیں کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ کھل رہا ہو ہو جاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد خارش سختی کھال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ بدبودار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے اور جسم پر وبائی ہوا سرایت نہیں کرتی - یعنی ہیضہ - پلیگ - چیچک موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو کھٹمل ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں پناہ ملتی ہے کمروں کے اندر چھڑک دینے سے ہر وباسے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت ہر قسم کا درد - نزلہ زکام دفع ہوتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عہ - تین کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے - المشتہر ایم مسٹر مدہوش صاحب متھرا

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اُسکا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابوالفضل محمد منظور الٰہی صاحب - خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے اُنھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۸ رہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید سکے - ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان

ہندوؤں کے دل پر اثر کیا کہ اخیر تک ہندو بیٹھے رہے اور بڑی غور سے سنتے رہے۔ اس پچھلے لیکچر کا نتیجہ ہوا کہ دوسرے روز اگرچہ لیکچر اسلام اور اُس کی خوبیوں پر تھا تاہم بہ نسبت پہلے روز کے ہندو بہت آئے اور پارسی آریہ کرسچین وغیرہ بھی بہت دکھائی دیتے تھے اور شیخ صاحب نے بہت عمدہ طرح سے لیکچر کو ادا کیا۔ ہر ایک مذہب کے اصول اور اسلام کے اصول جُدا جُدا بڑی خوبی کے ساتھ بیان کئے عمدہ عمدہ دلائل پیش کئے کتنے ہندو پارسی صاحبوں کی زبان سے میں نے سُنا کہ واہ بہت عمدہ ثبوت ہیں۔ الحمد للہ دونوں لیکچر بہت اچھی طرح سے ختم ہوئے۔

بندہ گل باز خاں۔ صدر بازار حیدر آباد سندھ

انھیں لیکچروں کے متعلق برادرم حاجی محمد عمر الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

ہر دو لیکچران میں حیدر آباد سندھ شہر اور صدر بازار کے عمائدین مسلم و ہنود موجود تھے اور بلکہ شہر کے قاضی صاحب بھی جو کہ ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں شریک جلسہ تھے ورنہ ہنود و مسلمانوں اور چند کس عیسائی صاحبان کے کثیر جماعت ... انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا۔ صدر بازار کے غیر احمدیان خصوصاً چودھری گل باز خاں صاحب آغا عبد الوہاب خاں صاحب اور ایڈیٹر اخبار الحق سکھر میاں محمد امین الدین صاحب ... الصدق میاں نجم الدین ... صاحب اور میاں نبی بخش صاحب دراج میکہ کے اُس حسن انتظام ... اختیار کرنے سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اُن حضرات کو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ایسی اسلامی مجالس کے قائم کرنے کی توفیق حسنہ عنایت کرے۔ اللھم زد فزد

نور افشاں اور عبد اللہ نور

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پہ تعجب کیا کہ ابلیس دشمن ہو آدم کا

مقدس ایڈیٹر صاحب نے اپنے مشن کی بے گناہی اور پاکی اور نمک حلالی اور دور اندیشی کے خیال سے تہذیب اور انسانیت سے مجبور ہو کر اپنے مسیحی اخبار "نور افشاں" مئی کے کسی نمبر میں "نور افشاں اور بھگوانداس کشتہ" کے عنوان سے میری نسبت پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے تشکیک اور بنگر خصوصاً اپنے مسیحی حلقہ سے تجاہل عارفانہ ستم ظریفی کرتے ہوئے ایک نوٹ احتیاطاً جڑ دیا ہے اور اپنی کرتوت کو چھپانے کے لئے اُس پرچہ کو باوجود باقاعدہ نامہ نگار ہونے ہوئے بھی میرے پاس نہیں بھیجا تا کہ قلعی کھل نہ جاوے۔ لیکن شاید اُن کو مسیح کا وہ قول یاد نہیں رہا کہ جو تم کوٹھری میں چھپا کر کرتے ہو بالا خانہ اور بازاروں میں کھل جائیگا۔ جزاب ہم اس کا بخیہ اُدھیڑنے کے لئے تردید کرتے ہیں

اعلان کا بطلان

ہم کو افسوس ہے کہ "نور افشاں" ایسے با اصول ایڈیٹر کے قلم سے میری نسبت جو مغالطہ آمیز الفاظ اُن کے اپنے اخبار میں نکلے ہیں وہ سراسر لغو اور سفید جھوٹ ہے۔ اُس سے ہمیں اپنی کسر شان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتے ہوئے محض اسبات کے سے کمال دلی رنج ہوا ہے کہ وہ اب تک اپنی جبلی عادتوں سے بمثل بہود اسکریوطی مجبور ہیں کہ جس نے اُن کے خداوند مسیح کو تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کروادیا۔

یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ میری نسبت غلط فہمی پھیلانے والے اور سب کو مغالطہ میں ڈالنے والے صرف چند ولایتی مشنری اور اُن کے متعدد دیسی پادری ہیں جو کہ ٹکے کے غلام ہیں اُن کی سازش سے اپنی حسد اور کرتوت سے مجبور ہو کر مجھے حکمت عملی سے رسوا کرنا چاہا مگر اُنھوں نے باوجود عدالت اور پولیس کا دروازہ کھٹکھٹانے کے آخر اپنے منہ کی کھائی ہے۔ ہم مشن کے مشنری اور پادریوں کی نئی چالبازیوں اور ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں کہ ان کے دائرہ کے اندر کیا کیا ناجائز کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ مگر ان کا بھانڈا پھوڑنے میں شرافت نہیں سمجھتے ہیں ؎

ہم جانتے ہیں بلبل جو ہے ترنج حقیقت
ایک مشت اُستخواں پر دو پر لگے ہوئے ہیں

اشتہار صداقت اظہار

جب ہم پر آپ لوگوں کی اور عیسوی مذہب اور عیسائی خدائی کی قلعی کھل چکی تو ہم نے عیسائی مذہب کو باطل سمجھ کر ترک کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جو کہ موجب نجات اور حق مذہب ہے۔ یہ آپ کی فاش غلطی اور اخلاقی کمزوری ہے کہ نامہ نگاری سے میرا نام خارج کر کے مجھے اطلاع تک نہیں دی اور مضامین ہڑپ کر کے شائع کرتے رہے اب ہمیں خود ہی ایسے لچر اخبار کی نامہ نگاری منظور نہیں جبکہ ہم اعلیٰ پایہ کے رسالوں اور اخباروں کے نامہ نگار ہیں سابق ایڈیٹر نور افشاں کی اصرار پر نامہ نگاری آپ کے اخبار کو رونق دینے کے لئے قبول کر لی تھی۔ ورنہ ہمیں آپ کے اخبار سے کوئی دلچسپی شروع ہی سے نہ تھی۔ اور اگر آپ آئندہ کچھ اور جواب الجواب یا تُو تُو میں میں چاہینگے تو ہم پبلک کے سامنے فیصلہ کے لئے مشن اور ان کے نمک حلالوں کا تمام فوٹو کھینچکر دھر دینگے تاکہ بخوبی روشنی پڑے۔ لیکن ابتداءً ہمیں پیشقدمی منظور نہیں ہے۔ والسلام

آپ کا عبد اللہ نور سابق پادری ڈاکٹر بھگوانداس "ستارہ ہند" مقیم قادیان۔ جنت نشان

قابل امداد جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ مونگیر (بنگالہ) میں غیر احمدیوں ملانوں نے مخالفت پر بڑا جوش دکھا کر ہمارے دوستوں کو اُن کی اپنی ایک مسجد کے نکالنے کے واسطے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ایک مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے جس پر وہاں کے احباب بہت سا مالی خرچ اور حرج اُٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے اخراجات مقدمہ میں ان بھائیوں کی امداد کے واسطے ایک دفعہ اخبار میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح تحریک کی گئی تھی جس کے متعلق ہمارے پیارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"آنجناب کی تحریک پر جن احباب نے مقدمہ مسجد کے لئے چندہ ارسال کیا ہے ان کے اور نیز آپ کے شکریہ کے ساتھ اُن احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں شائع فرما کر مشکور فرماویں اور دیگر احباب کو تحریک فرماویں کہ اس کار خیر میں شریک ہو کر سلسلہ اخوت کا ثبوت دیں کیونکہ یہ روپیہ سب تقریباً خرچ ہو گیا ہے اور بہت کم باقی ہے۔ مقدمہ مذکورہ ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس میں ٹرانسفر کرانے میں اُمید سے زیادہ خرچ ہو گیا۔ خدا نے چاہا تو بعد فیصلہ مقدمہ پورا آمد و خرچ کسی اخبار میں شایع کرونگا

ہمارے احمدی احباب اگر اس مالی جہاد میں ہمارے شریک ہونگے اور ہاتھ بٹائینگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا مخالفین بڑے زور سے مخالفت پر آمادہ ہیں ایک بڑے مجمع میں اُن کے ایک دیوبندی مولوی نے جوش مخالفت میں یہ ظاہر کیا کہ اڈریانوپل کے جانے کی پرواہ نہیں یہ مسجد اڈریانوپل سے بڑھ کر ہے یہ نہیں جانا چاہیئے اور احمدیوں کو اس مسجد میں قدم نہیں رکھنے دینا چاہیئے

احباب سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمادیں

(۱) رستم علی محرر چنگی بیز دز پور مہر (۲) نور احمد خیاط احمد کلواں صہ، (۳) معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان عہ - (۴) مولوی زین العابدین عہ، (۵) عبدالعزیز سکرٹری میرٹھ ۱۵ آر ستے، (۶) حافظ مختار احمد شاہ جہانپور مہ دعا ولی محمد صاحب قانونگو عہ -

چیلنج کا جواب

ایڈیٹر صاحب اخبار ارجن مسئلہ قدامت روح و مادہ پر مباحثہ کے واسطے ہمیں چیلنج دیتے ہیں اور لاہور بلاتے ہیں یا قادیان آنے کو تیار ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں بادب عرض ہے کہ آپکو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہمارے لاہوری احمدی برادران اس مسئلہ میں آپ کو کافی دلائل سنا سکتے ہیں بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس مسئلہ پر بہت کچھ اسٹڈی کر چکے ہیں۔ آپ معرفت احمدیہ بلڈنگس میں ہمارے احمدی بھائیوں سے ملیں اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں۔

ایک اخبار مفت

میرے مکرم ملک محمد بخش صاحب احمدی حال وارد آسٹریلیا میری گذشتہ بیماری سے صحت یابی کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی شائق اخبار کے نام ایک سال کے واسطے جاری کرانا چاہتے ہیں درخواستیں دفتر بدر میں آویں

دعا

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کا خط موضع پیر کوٹ متصل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب موصوف اپنے وطن میں بسبب علالت طبع ٹھہرے ہوئے ہیں کوئی تقریر نہیں کر سکتے۔ نہ کہیں وعظ کے لئے جا سکتے ہیں احباب اس مفید جان کے واسطے درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

سرمہ

ہمارے دوست مرزا محمد افضل خانصاحب احمدی سوڈا بازار ۱۲۷ شملہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کر کے مفید پایا ہے جسکو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے۔

اصلاح

بدر میں مراسلت "ایک پادری کی سنلق اور مباحثہ سے گریز" کے عنوان سے چھپی تھی اس کے لکھنے والے صاحب کا نام غلطی سے محمد دین لکھا گیا اصل نام محمد زبیر ہے۔

دیسی سیاہی

دیسی سیاہیوں میں سے الف خانی سیاہی سب سے عمدہ اور مشہور ہوا کرتی تھی مگر بعد میں آکر ولائتی مال کی طرح ناقص ہوگئی اب پھر ایک صاحب نے نہایت محنت سے عمدہ سیاہی بنانی شروع کی ہے اور ہر قسم کی دیسی سیاہی سرخ سفید۔ پائدار وغیرہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر درجہ کی ان کے ہاں سے مل سکتی ہے نقلی سے تمیز کے واسطے ہر پیکٹ پر مہر اور سنہ ۱۳۳۲ھ دیا جاتا ہے جو صاحبان دیسی سیاہی کو استعمال کرتے ہیں وہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے۔ سیاہیوں کا نرخنامہ درج ذیل ہے

سیاہی کشادہ درسے ۱ - پوٹھیاں فی ار درجہ ۲ - سیاہی پوڑیہ فی ار سیاہی درجے ۳، سیاہی در للعہ ۵، سیاہی در ۶ -

سیاہی در ۱۲ ار - ڈبیا کلاں فی ر ڈبیا فی - ر شنگرف در صہ، شنگرف در صہ، شنگرف در عہ شنگرف در عمہ -

سیاہی پختہ در مہر ار سیاہی کتھیہ در عہ -

ملنے کا پتہ عبدالعزیز خاں صاحب بازار چتلی قبر محلہ سرائے الف خاں۔ عبدالغنی خاں - دہلی -

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم ساکن گوتم کشمیری - باشندہ جموں خاص، عمر تقریباً ۳۰ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ ۔۔ روپیہ ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری و معماری جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ مست گڑھ ہونا چاہیے

سفوف ہاضمہ

حکیم عبدالعزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب طیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے قیمت ۸ر ایک ماہ کی خوراک - ہم نے خود کھا کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے ملنے کا پتہ حکیم صاحب موصوف دارالعلوم قادیان

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش ہونی چاہیے۔ اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی جو محض عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی مدد سے مرکب ہے - اسکو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سرخ و سفید اور مکھن کی مانند نرم ہوجاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ جھائیں - جھریاں - روڑھاپن - پیلاپن - مہاسے - چھیپ وغیرہ دفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہوجاتی ہے کہ محض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۶ برس کے حسین چہرہ کے بنجاتا ہے - اور جو خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے کیونکہ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں - خوشبو کہ راجہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ہمیشہ اسکو ملکر نہلواتے ہیں کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ کھار ہا ہو ہوجاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کر دو ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد خارش سنجی - کھال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ بدبودار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے اور جسم پر وبائی ہوا سرایت نہیں کرتی - یعنی ہیضہ - پلیگ - چیچک موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو کھٹمل وانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں پناہ ملتی ہے کمروں کے اندر چھڑک دینے سے ہر وبا سے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف لبصارت ہر قسم کا درد - نزلہ زکام دفع ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ - تین کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے - المشتہر ایم سٹر مدہوش صاحب متھرا

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اسکا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب۔ خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالامال کرے انھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۱۲ر ہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید سکے۔ ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق کیار ازل | R. F. No. L. | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد ۱۴ | ۱۹ شعبان ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۱۳ء و ۹ ساون سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات | قادیان

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جناب ایڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محی و موتی کلام نورالدین

مبارک مبارک مبارک

سب حمد وثنا اللہ کریم کے لئے ہے جو اپنے پیارے رسولوں کے ذریعہ سے اپنی ہستی پر کامل ایمان ہمیشہ مخلوق کے دلوں میں قائم کرتا رہتا ہے اور صلوٰۃ اور سلام حضرت محمد مصطفےٰ پر جس کی طفیل قیامت تک یہ اُمت اُمت مرحومہ کہلاتی ہے۔ اما بعد ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ پبلک تک پہنچاتے ہیں کہ ۱۵-جولائی کی صبح کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب (صاحبزادہ حضرت مسیح موعود و داماد حضرت نواب محمد علیخاں صاحب) کے مشکوئے معلی میں دوسرا فرزند نرینہ پیدا ہوا فالحمد للہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مولود مسعود کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے اور دین اسلام کا خادم بناوے

بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کلام امیر

پھوٹ نہ ڈالو فرمایا لوگوں کے کام نابکار ہیں اور گندے ہیں۔ بُرے کام کرتے ہیں پھر مجھے رقعے لکھتے ہیں ایسے لوگوں کے رقعے دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور نہ ان کی کچھ پرواہ کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ ہی کے حضور میں ہی عرض کرونگا۔ اُسی پر میرا بھروسہ ہے۔ بعض شریر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک بدی کرتے ہیں۔ یا آپس میں لڑتے ہیں پھر بڑوں کو اور افسروں کو اُس لڑائی میں شامل کرنے کے واسطے کوشش کرتے ہیں اور شکائیوں کا سلسلہ کھولتے ہیں اور اسطرح زمین میں فساد پھیلاتے ہیں تاریخ کے صفحات اُلٹا کر دیکھو اختلاف ڈالنے والوں نے کس قدر نقصان دُنیا کو پہنچایا ہے۔ سُنی۔ شیعہ کا ابتدائی جھگڑا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مگر تفرقہ کہاں سے کہاں تک پہنچا۔ مقلد اور غیر مقلد کا فرق کوئی بڑا فرق نہ تھا۔ مگر بعد میں کس قدر خوفناک شکل اُس نے اختیار کی۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ لوگ چھوٹی سی بات پر جھگڑ پڑتے ہیں پھر انجام بہت بُرا ہوتا ہے ان اللّٰہ مع الصابرین کا لطیفہ لوگ بھول گئے ہیں۔ ایک گالی کے بدلے میں سو گالی دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے لوگ خود ایک دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کوئی بدکار نہیں جو لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالے۔ چالاکیوں سے کام لے اور پھر اپنے آپ کو بری ٹھہرائے

فرمایا عمر بن عبد العزیز نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھا کہ اگر میں زندہ رہا تو تجھے فرائض اور سنن تمھارے سامنے بیان کرونگا۔ اور اگر میں مرگیا تو یاد رکھو کہ میں تمھاری صحبت کے لئے حریص نہیں ہوں۔ یہی حال تم میرا سمجھو۔ میں خدا کی قدرت سے زندہ ہوں اور تمہیں رات دن نصیحت کرتا ہوں۔ پر تمھارے درمیان رہنے کی حرص نہیں رکھتا

ایسا ہی ذکریا رازی ایک مشہور طبیب تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ نابینا ہو گئے لوگوں نے کہا کہ آپ کی آنکھ درست ہونے کے لائق ہے آپ چاہیں تو ہم بنا دیں کہنے لگے مجھے اب تمھارے دیکھنے کی خواہش نہیں اس واسطے آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں سمجھتا

مبارک ہمارے مکرم دوست بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے حضرت نے نام عبد المجید رکھا ہے خدا تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ نیک۔ دراز عمر عطا کرے آمین۔

سفر کپورتھلہ

مکرمی جناب عبد المجید خانصاحب افسر بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ کی تحریک پر کہ وہاں چند کس سلسلہ حقہ کے متعلق کچھ مسائل کی تحقیقات کرنا اور وعظ سننا چاہتے ہیں کوئی عالم بھیجا جاوے حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم کو بھی ہمراہی مولوی فاضل عرب عبد المحی صاحب کپورتھلہ بھیجا۔ صاحبزادہ خواجہ کرم داد صاحب بھی ہمارے ساتھ ہوئے۔ ۱۱۔ جولائی کو ہم پہلے گئے اور ۱۴۔ کو واپس آئے جن لوگوں نے ہمیں بلانے کی تحریک کی تھی اُنھوں نے کہا کہ کوئی تاریخ مقرر کیجائے ہم جالندھر میں مولوی بلوا کر مباحثہ کر وائنگے سو ان کو شرائط مباحثہ سے اطلاع دی گئی کہ اجازت حکام وقت اور کسی رئیس کی ذمہ داری حفظ امن کے بعد مولوی صاحبان سے تحریری مباحثہ کی شرط لکھوائیں اور مسئلہ وفات و حیات مسیح سے شروع کر کے جن جن مسائل پر چاہیں علی الترتیب بحث کریں اور جو تاریخ مقرر کریں اس سے ہم کو اطلاع دیں۔ پھر کوئی صاحب ہماری طرف سے حاضر ہو جائینگے۔ سو کوئی مباحثہ وغیرہ سردست نہ ہوا صرف ایک وعظ مسجد میں ہوا اور اُس کے بعد ہم واپس چلے آئے ⁂

ہاں اس سفر میں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی ایک سنت پوری ہوئی۔ احباب کپورتھلہ بالخصوص محمد خانصاحب منشی ظفر احمد صاحب منشی اروڑا منشی عبد الرحمن حضرت کے بہت پُرانے خدام سے ہیں۔ حضرت صاحب مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور ان لوگوں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضور علیہ السلام چار دفعہ کپورتھلہ تشریف لے گئے۔ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود نے ان بزرگوں کی اولاد محبت کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے خانصاحب محمد خاں تو معبود حقیقی سے جا ملے غفر اللہ ورحمۃ اللہ

اور منشی محمد اروڑا اپنے عہدہ میں ترقی پاکر باہر چلے گئے ہیں برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب کی صحبت میں حضرت مغفور کے زمانہ کی باتوں میں تھوڑی دیر لطف حاصل ہوا اور ذکر حبیب کے چند منٹوں نے اس چھوٹے سے سفر کو بابرکت کر دیا فالحمد للہ

منشی ظفر احمد نے سُنایا کہ میرے ساتھ یہ سنت اللہ جاری ہے کہ جب کبھی کوئی معاملہ پیش آتا ہے میں دعا کرتا ہوں تو خواب میں مجھے حضرت مسیح موعود کی زیارت ہوتی ہے اور وہ کام درست ہو جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ انبیاء کو خواب میں دیکھنا کامیابی کی تعبیر رکھتا ہے۔ منشی صاحب نے اس کی تصدیق میں اپنے کئی ایک واقعات عجیبہ سنائے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ اور دشمنوں کے شر سے بچاتے ہوئے ان کے کام کو آسان کیا

منشی صاحب نے اپنا ایک تازہ خواب سُنایا جس میں حضرت مسیح موعود نے انھیں کسی آنیوالے قومی ابتلاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کثرت سے قادیان جانے کی تاکید کی ہے۔ ابتلاؤں کا آنا تو ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے احباب کے واسطے موجب اصطفاء بنائے۔ ہاں قادیان اکثر آنا ہمارے احباب کے واسطے ضروری ہے۔ اس میں بہت بڑے برکات ہیں۔ معزز ایڈیٹر الفضل نے اس امر کیطرف خصوصیت سے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مقدس کلمات اور آپکی دردمندانہ دعائیں۔ مبارک ہیں وہ جن کو ان سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق ہو ⁂

اے ہمارے رب قدیم سب دل تیرے ہاتھ میں ہیں تیری مدد کے سوائے ہمیں کوئی توفیق حاصل نہیں ہوسکتی تو ہم پر رحم فرما اور اس نور سے جو تو نے ہمارے درمیان اپنے فضل سے نازل کیا رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کی ہمت اور قوت عطا کر۔ تو ہی ہے جو دیتا ہے اور تیرے سوائے کوئی نہیں جس سے ہم مانگیں اور پائیں۔ تو اس نور الدین کی دعاؤں کو قبول کر اُس کی خواہشوں کو پورا کر اور اُسے دینی دُنیوی حسنات سے مالا مال کر دے کہ تو ہی خالق ہے اور تو ہی مالک ہے ⁂ اور سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔

منشی صاحب موصوف نے بات سنائی کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود کپورتھلہ آئے تو یہاں ایک مجذوب فقیر پھرا کرتے تھے۔ اللّٰہ الصمد اللّٰہ الصمد ان کی صدا تھی۔ وہ کچھ بتاشے لیکر حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کو سلام کرتے ہوئے آپ کے آگے جُھک گئے تو حضرت نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور وہ خوش ہو کر چلے گئے اور جو لوگ حضرت کی مخالفت کرتے تھے ان کو کہنے لگے کہ یہ شخص تو فوج پلٹن رسالے اور سامان حرب لے کر آیا ہے تم ایسے بیوقوف ہو کر چارپائیوں کی لکڑیاں لے کر بے ترتیبی کے ساتھ اُس کے مقابلہ میں شور و غل مچاتے ہو۔

ریاست میں ایک وزیر سردار گلاب سنگھ ہوتے تھے۔ انھیں کتب تاریخ کے پڑھنے کا بہت شوق تھا ایک دفعہ ان کی مجلس میں بعض مسلمانوں نے حضرت مسیح کی مخالفت

میں زبان کھولی تو وزیر صاحب فرمانے لگے کہ میں نے کتب تاریخ میں بہت سے بنی اسرائیل کے انبیاء کے حالات پڑھے ہیں۔ مرزا صاحب کے حالات بالکل اُن کے ساتھ ملتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) تم جھوٹا قرار دیتے ہو تو اُن تمام انبیاء کو تمہیں جھوٹا ماننا پڑیگا۔

عورت

جھودیت سے اسلام تک

گذشتہ سے پیوستہ

آدم اور حوا نافرمانبرداری میں یکساں ذمہ دار ہیں

لیکن میں نے جو یہ آیت پڑھی تو میری غرض یہ تھی کہ میں آیت کے ایک مختصر لیکن معنی خیز ٹکڑے کی طرف آپ کو متوجہ کروں وازلھما الشیطان۔ شیطان نے اُن دونوں آدم و حوا کو پھسلایا۔ پس اس ایک فقرہ سے تمام معاملہ صاف ہے اور معاملہ معصیت میں آدم و حوا یکساں ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ سینٹ پال کی طرح قرآن یہ نہیں کہتا کہ آدم نہیں بلکہ عورت نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ دونوں مرد عورت اکٹھے ایک ہی وقت فریب میں آئے یہ نہیں کہ ان دونوں میں سے ایک پھسلانے والا تھا اور دوسرا پھسلایا گیا تھا کیونکہ اُن واحد میں دونوں فریب میں آئے۔ اگر قابل الزام ہیں تو دونوں اگر قابل [illegible] ہیں تو دونوں [illegible] میری رائے میں تو کل الزام مرد کے ذمہ آنا چاہئے کیونکہ آج بھی اور ہمیشہ سے مرد کہتا آیا ہے کہ عورت ناقص العقل اور اخلاقاً زیادہ کمزور ہے مجھے تو ہمیشہ اُس آدم سے جس کا ذکر بائبل میں ہے قرآن کا آدم زیادہ شریف اور عورت سے زیادہ مراعات کرنے والا نظر آتا ہے اور حق پوچھو تو مجھے تو ایسے کی اولاد بنتے ہوئے بھی کچھ شرم سی معلوم ہوتی ہے جس کو اپنے بچانے کے لئے ایک عورت ذات پر الزام دیتے ہوئے تامل نہ ہوا۔ لیکن خدا کے آخری کلام سے میری تسکین ہو گئی۔ جہاں آدم نے گستاخانہ طور سے اور باستفسار خداوند یہ نہیں کہا:۔

"جو عورت تو نے مجھے میرے ساتھ رہنے کو دی اُس نے یہ درخت مجھے دیا اور میں کھا گیا۔"

اور نوہ۔ کیسا شارع۔ کیسا شریف۔ کیسا عورت کیساتھ مراعات کا پابند اور پھر ساتھ ہی مودب و تائب قرآن کا آدم نظر آتا ہے جب کہتا ہے:۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے (عورت نے نہیں) اپنے نفس پر آپ ظلم کیا۔ اگر تو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو پھر ہمارا ٹھکانہ کہاں ہم تو نقصان میں ہیں

اب مرد عورت میں کوئی مقابلہ حیثیت گمراہ کردہ گمراہ کنندگی کی نہیں رہتی جیسے ابھی میں نے کہا ہے۔ دونوں ایک ہی قدم پر ہیں۔ اسطرح یکسانیت دونوں میں آگئی اور معزز مرد کا بچہ خود اپنے بڑے باپ کے اقبال کی وجہ سے تمام لاف زدہ معصومیت اور مدعیانہ نیکی سے خالی ہو گیا۔

اسلام میں عورت کی حیثیت

لیکن عورت کو ارذل حیثیت سے جہاں وہ زمانہ قدیم سے پہنچی ہوئی تھی اُس کی اصلی حیثیت و عزت کے مقام تک لانے میں اسلام کو نہایت ہی جان توڑ کوشش کرنی پڑی اگرچہ کوئی بھی قوم نسل انسانی میں ایسی نظر نہیں آتی جس نے عورت سے حسن سلوک کیا ہو۔ لیکن جس ذلت تک عورت کو اسلام سے پہلے عربوں نے پہنچا رکھا تھا وہ بیان کرنے کی بنسبت تخیل میں زیادہ آسکتا ہے۔ عربوں کی فطرت میں یہ تھا کہ عورت ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز تھی رومیوں کی طرح وہ گھر میں ایک جائداد کی حیثیت تھی کسی معاملہ میں اُس کی رائے کسی وزن کے قابل نہ تھی بیوہ اور تر کہ کی طرح لڑکے کو پہنچتی تھی ماں جس کے بطن سے بچہ پیدا ہوا ہو اُس ماں کے متعلق استثناء تھا۔ زوجہ کے ساتھ خاوند کا سلوک بعض وقت نہایت ہی وحشیانہ تھا ولی ہمیشہ معصوم نابالغوں کے ناموس و عزت پر حملہ کرتے اور اُن کی جائداد کو کھا جانا ایک معمولی بات تھی۔ زندہ لڑکیوں کو زمین میں گاڑ دینا ایک معمولی واقعہ تھا افسوس میرے پاس اسقدر وقت نہیں کہ میں اُس ذلت کا نقشہ آپ کے سامنے کھینچ دوں۔ جہانتک عرب میں عورت پہنچی ہوئی تھی بہتر یہ ہوگا کہ میں اُن آیات قرآن کا ترجمہ پڑھ دوں جو ان کی اصلاح کے لئے نازل ہوئیں اس سے اندازہ اُن عیوب کا لگ جائیگا جن کی اصلاح پر نظر تھی خداوند کہتا ہے:۔

"اُن عورتوں سے شادی نہ کرو جن کو تمھارے باپ اپنے بیاہ میں لاچکے ہیں۔ یہ امر نہایت ہی شرمناک نفرت انگیز اور بُرا ہے .... تم پر تمھاری مائیں۔ لڑکیاں بہنیں تمھاری خالائیں اور پھوپیاں۔ تمھارے بھائی کی لڑکیاں تمھاری بہن کی لڑکیاں۔ تمھاری دودھ دینے والی مائیں۔ تمھاری دودھ بہنیں۔ تمھاری خوشدامنیں تمھاری بہوئیں یہ سب تم پر حرام کردیگئیں ــــ اپنے بچوں کو قتل مت کرو ــ اور جب لڑکی زندہ جلائی گئی اس کے متعلق پوچھا جاویگا کہ کس جرم میں وہ قتل کی گئی۔ یتیموں کو اُن کا مال دیدو اور اپنے مال میں اُن کا مال ملاکر خراب مت کرو"

اسلام سے پہلے جس ارذل حالت تک عورت پہنچ چکی تھی وہاں سے اُس کو اُبھارنے اور اصلی مقام پر لانے کے لئے خدا کی کتاب نے ایک خاص صورت اس کے لئے الگ کردی اور عورت کی عزت بڑھ جانے کے لئے اس سورت کو اس کے نام سے موسوم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی چوتھی سورت کا نام نساء (عورت) ہے۔ اس سورت شریف کی پہلی ہی آیت گویا اُس تمام اصلاحوں کی کلید ہے جو قرآن معاملہ نسواں میں کرنا چاہتا تھا

یاایھاالناس اتقوا ربکم الذی............ ....رقیبا

"اے مردو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور جس نے تم میں سے عورت پیدا کی۔ پھر ان سے بہت سے مرد اور عورتیں دُنیا میں پھیل گئیں۔ اور جس خدا کے نام پر فضل طلب کرتے ہو اُس سے ڈرو اور رحمی رشتوں کی عزت کرو یہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

یہ آیت عورت کے ساتھ نیک اور اعلیٰ سلوک کی تعلیم دیتی ہے۔ عورت مرد کے متعلق کہا گیا ہے کہ ایک ہی جوہر ہیں ایک ہی چیز سے نکلے ہیں۔ اور اس لئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ عورت کو کمزور اور نحیف الجسم پاکر مرد کا حق نہیں کہ اُس کی حیثیت کم کر دے یا اُس کے حقوق کی پرواہ نہ کرے یہ حکم اپنے معانی اور اطلاق میں بہت ہی وسیع۔ آدمی کی کوئی بھی حیثیت ہو وہ بادشاہ وقت ہو یا ذلیل انسان ہو بالمقابل اُس کے کسی رشتہ کی عورت کی بھی کوئی حیثیت ہو۔ خواہ عورت ہو۔ ماں ہو۔ بہن ہو۔ لڑکی ہو کوئی اور رحمی رشتہ میں ہو۔ اُس کا فرض ہے کہ اُس کی عزت کریں اسلام تو گوارا ہی نہیں کرتا کہ عورت کے حقوق کا اتلاف کسی نہج پر ہو۔

وعاشروھن بالمعروف۔ ایک اور حکم خداوندی ہے جس میں ہم کو کہا گیا ہے کہ بیویوں کے ساتھ نہایت ہی

والصّٰبرین والصّٰبرٰت والخٰشعین والخٰشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃً واجراً عظیماً ○

(ترجمہ) تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور قرآن پڑھنے والے اور قرآن پڑھنے والیاں اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنیوالے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور نگاہبانی کرنیوالے شرمگاہ اپنی کے اور نگہبانی کرنیوالیاں اور یاد کرنیوالے اللہ کو بہت اور یاد کرنیوالیاں۔ تیار کیا ہے اللہ نے واسطے ان کے بخشش اور ثواب بڑا۔

ان آیات پر غور کرو اور آپ پر ظاہر ہوگا کہ ایک ہی زبان اور ایک ہی الفاظ میں کتاب اسلام نے ایکساں عورت اور مرد کے روحانی اور اخلاقی حالات کا ذکر کیا ہے۔ مجھے تو ایسا خیال آتا ہے کہ یہ دشمنان اسلام دراصل نہ تو روح کی حقیقت سے واقف ہیں نہ ان کو یہ علم ہے کہ کن باتوں سے روحانی ترقی کوئی کر سکتا ہے۔ والا یہ ظالم یہ تو سمجھتے کہ جن امور پر روحانی ترقی کا مدار ہے وہ سب کے سب اس جگہ عورت کے متعلق بیان کر دیئے گئے ہیں۔ مسیح کے نزدیک تو طاقت معجزات حاصل کرنے کے لئے ایمان کے علاوہ صرف نماز اور روزہ کی ضرورت تھی۔ لیکن یہاں قرآن نے ان تمین امور پر اور اخلاقی اور روحانی اوصاف ایزاد کر دئے ہیں۔ مثلاً رضا و تسلیم۔ صداقت۔ صبر۔ تحمل۔ انکساری۔ عفت۔ سخاوت۔ عجب تماشا ہے کہ وہ مقدس مذہب جس نے عائشہ۔ فاطمہ ... لل وبدی جیسی مقدس عورتیں پیدا کیں جن کا براہ راست خدا سے تعلق تھا اور خدا کے کلام سے مشرف ہوتی تھیں جیسے دانیال یوشع یا یعقوب کے گھرانے کے دوسرے نبی۔ اُس مذہب کی نسبت جاہلوں کا گمان ہے کہ وہ عورت کی روح کا قائل نہیں۔

مجھے ڈر ہے کہ میرے پاس اس قدر وقت نہیں کہ میں شادی جیسے اہم امر کے متعلق کچھ تفصیل سے بحث کروں۔ میں صرف دو لفظ کہتا ہوں جب لڑکی بالغ ہو جاوے تو اُس کی شادی اُس کی رضامندی پر حصر رکھتی ہے اور اُسے ہر طرح کی آزادی تجویز کردہ نکاح کے قبول یا اُس سے انکار کر دینے کا حق حاصل ہے۔

ہاں معاملات وراثت اور جائداد کے متعلق عورت کے والی حقوق رکھنے میں اسلام نے نہ صرف اپنے وقت کے کل موجودہ قوانین کی اصلاح کی بلکہ وہ انتک ترقی کی کہ آج بھی مہذب سے مہذب قوموں کو بہت کچھ ترقی کر کے اسلام تک پہنچنا ہوگا۔ تمام قوموں کے قوانین نے عورت کو نظر انداز کیا ہوا ہے اور اسلام کی کتاب کے سوا تو ذاتی حقوق کسی نے بھی عورت کو شاید نہیں دیئے ہیں۔

ہاں قرآن نے کہا کہ عورت مرد دونوں مقرر کردہ حصص میں اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کا ورثہ پا سکتے ہیں۔ اسلام میں نہ صرف عورت اپنے باپ سے اپنا حصہ ترکہ کا حاصل کرتی ہے بلکہ اُس کی جائداد کبھی ورثہ میں پاتی ہے۔ یہ تو مغربی تہذیب ہی کچھ اس قدر عورت کی شخصیت پر حسد کرتی ہے کہ جس وقت عورت نے شادی کی وہ جائداد میں ہی ذاتی حق نہ کھو بیٹھی بلکہ ساتھ ہی وہ تو اپنا نام بھی گنوا بیٹھی اور مسز فلاں فلاں ہو گئی۔ اور شادی سے پہلے بھی اُس کا کوئی نام نہ تھا۔ مس فلاں فلاں کہلاتی تھی پہلے باپ کے نام پر اور پھر خاوند کے نام پر پکاری جاتی تھی۔ مغرب میں اس رواج کی سختی کو بعض علیاء عورتوں نے محسوس کیا ہے اور اپنی شخصیت کے قائم کرنے کے لئے انھیں مفرد نام تجویز کرنے پڑے ہیں۔ مسز لوئیس جارج الیٹ بنکر دنیا کے سامنے آئی اور شاعر چارلس میکے کی بیٹی لڑکر نے ماری کوریلی کی شکل اختیار کی۔ لیکن اسلام میں عورت کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔

ایک مسلم لڑکی شادی کے بعد اپنی شخصیت قائم رکھتی ہے اور اُس کو مطلق ضرورت نہیں کہ وہ خاوند کے نام پر بلائی جاوے۔ اور یہ ایک راز ہے جس پر اُس کی شخصیت کے قیام کا انحصار ہے۔

اسلام کے قوانین میں کورچر کو دخل نہیں کورچر انگریزی قانون میں ایک اصطلاح ہے جس سے مراد وہ حفاظت شوہر ہے جس میں عورت بعد از شادی آجاتی ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر بالرینڈ نے اپنی کتاب علم القانون میں ذیل کے الفاظ لکھے ہیں شادی سے غرض تو وہ یگانگت پیدا کرنی تھی جس سے مرد اور عورت میں ایک ایسی شراکت پیدا ہو جاوے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کسی حق پر نالش نہ کر سکے لیکن یہ عجیب شراکت ہے کہ جس میں مرد کو تو سارے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں اور عورت نہ صرف کسیکو کوئی جائداد دے ہی نہیں سکتی بلکہ کسی قسم کے معاہدہ یا وصیت یا انتقال کرنیکا اُسے مطلق اختیار نہیں

انگلستان کا کامن لا بہت ہی مضبوط صورتوں میں عورت کی ان ناقابلیتوں پر زور دیتا ہے اسیطرح ایک اور مصنف لکھتا ہے کہ ہمارا کامن لا کس طرح قطعی طور پر عورت کو مرد کے حوالہ کر دیتا ہے۔ جبوقت عورت شادی کے وقت آتی ہے تو ایک خوبصورت معصوم دولتمند لڑکی ہوتی ہے۔ اُسے خاوند پر ہر طرح کا اعتبار ہوتا ہے۔ لیکن خاوند اگر چاہے تو ایسی بدسلوکی اس کے ساتھ کرے وحشیانہ طریق پر پیش آوے اور اس کا کوئی علاج قانون نے نہیں کیا۔ کہ چند ہی سالوں میں عورت اپنی جائداد کو چھوڑ کر خاوند سے الگ ہونا چاہتی ہے بے از بیکس۔ کل قوائے مضمحل اور بے پر

اب کچھ سالوں سے ریبل پارلی کے متعلق انگلستان نے قانون کی اصلاح کر کے بعض حقوق نسواں محفوظ کئے ہیں۔ لیکن انگلستان کو ابھی بہت کچھ مسافت طے کرنا باقی ہے۔ جب وہ اس مقام پر پہنچیگا جہاں اسوقت حقوق نسواں کے متعلق اسلام کھڑا ہے۔ اسلام نے عورت کو جائداد پر کامل حقوق دئے ہیں۔ شادی سے اُن میں فرق نہیں آجاتا۔ وہ اگر پسند کرے تو خود معاہدات کر سکتی ہے۔ حقوق اور ذمہ داریاں اپنے نام پر پیدا کر سکتی ہے اور خاوند کو مطلق حق نہیں کہ اُس کے اُن معاملات میں دخل دے سکے۔

اس میں شک نہیں کہ قانون کورچر یعنی عورت کا خاوند کی حفاظت میں آجانا ایک فائدہ بھی عورت کو دیتا ہے بعض جرائم کہ کر وہ عدالت میں نہیں کھینچی جاتی اُس کے خاوند کو اُس کی جگہ عدالت میں جوابدہی کرنی پڑتی ہے لیکن اس سے تو اور بھی اُس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اس قانون کا اصول یہ ہے کہ وہ خاوند کی جائداد ہو رومن لا کے ماتحت غلام اگر جرم کرے تو اُس کے مالک کو جوابدہی کرنی پڑتی تھی

امریکہ میں اسوقت حبشی غلاموں کے متعلق یہی قاعدہ ہے اور یہاں بھی اگر گھوڑا یا کوئی جانور کسی کا نقصان

پہنچادے تو اُس کی جوابدہی تو اُس کے مالک کو ہی کرنی پڑتی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ وقت اس قدر تھوڑا ہے کہ جن امور کو آج میں نے بیان کیا ہے اس میں بھی اختصار کو زیر نظر رکھا ہے اور ابھی تو بہت سے امور ضروری باقی جو روشنی چاہتے ہیں ان میں ضروری امور - پردہ - شادی - طلاق - اور اور امور متعلقہ ہیں جو کسی اور موقعہ پر زیر بحث آسکتے ہیں۔

لیکن خاتمہ پر مجھے دو چار لفظ حقوق طلب عورتوں سے کہنے ہیں جو اسوقت اپنے شوہروں سے برابری چاہتی ہیں اور جو اسوقت کل مردوں کو برابری حقوق کے لئے تنگ کر رہی ہیں اور اُن کی حکومت سے آزاد ہونا چاہتی ہیں - دیکھو پرانے کتاب پیدائش - خدا کا فتویٰ تو تمہر یہ ہے کہ

"تو شوہر کی خواہشمند ہوگی اور وہ تجھ پر حکمراں ہوگا"

جب یہ فتویٰ ہے تو کیوں اپنی قوتوں کو ضائع کر رہی ہو - دیکھو میں نے خود پہلے قرنتیوں میں جو کتاب پالوس نے لکھی ہے یہ پڑھا ہے۔

"مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کیخاطر پیدا کی گئی"

جب بالفاظ کتاب مقدس مرد تمہارا آقا ہے تو پھر یہ علم بغاوت کیسے یہ شور کیوں۔

دیکھو مقدس پالوس کہہ گیا ہے

"عورت ذہنت کو چاہیئے کہ اطاعت اور خاموشی سے کچھ سیکھے مجھے برداشت نہیں کہ عورت مرد پر کوئی حکومت یا تفوق حاصل کرے - بلکہ اُسے خاموش رہنا چاہیئے

جب یہ حکم ہے تو پھر یہ کیوں شور و غوغا مچا رکھا ہے کیوں یہ تیز مزاجی اختیار کی ہے - جاؤ کنج تنہائی میں بیٹھو خاموشی اور اطاعت کو اختیار کرو - کیا تمھیں خدا کے کلام پر بھی علم نہیں رہا - یہ تمھاری بدقسمتی تھی کہ تمھاری قوم نے اپنے بعض قوانین کی بنیاد بائبل کی بعض آیات پر رکھدی پھر وہ تمھاری اصلی حیثیت کو کیسے سمجھتے - اور وہ کیا کریں خدا کا حکم ہی ایسا ہے - کیا تم پسند کرتی ہو کہ تمھارے مرد اب مقدس کتاب پر ایمان نہ رکھیں - یہ تو سخت الحاد اور کفر ہے - مناسب یہی ہے انجیل و توریت نے جو تمھیں دیا - جو تمھاری قسمت کا فیصلہ کر دیا اُسے بچشم قبول کرلو - ہاں اگر اضطرار کی اب حد نہیں رہی اور موجودہ حالات سے بیزار ہو اور صبر کی تاب و تواں بھی نہیں تو پھر میری کتاب مقدس میں تمھارے لئے ایک خوشخبری ہے جس میں لکھا ہے :- "عورت کے مرد پر وہی حق ہیں جو مرد کے عورت پر یعنی مرد عورت سے وہ طلب کرے جو عورت کو دے"۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت تمام درس قرآن شریف و حدیث صبح و شام دیتے ہیں اور سامعین کو حقائق و معارف سے پر لطف سے مالا مال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے - اہلبیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خاندان نبوت کے متعلق تازہ خوشخبری اس اخبار کے صفحہ اول پر درج ہے - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدرسہ احمدیہ و لنگر خانہ مسیح موعود کے انتظام اور الفضل و تشحیذ کی ایڈیٹری کے علاوہ دو دفعہ روزانہ قرآن شریف کا درس دیتے ہیں بعد نماز فجر و بعد نماز ظہر اس طرح قرآن شریف کے چار سپارے درس روزانہ مردوں کے واسطے ہوتے ہیں - علاوہ ان درسوں کے جو مدارس میں ہوتے ہیں اور متفرق طور پر لوگ پڑھتے ہیں اس قرآن خوانی نے ان دنوں بالخصوص قادیان کو عاشقان قرآن کے واسطے ایک بڑی کشش کا ذریعہ بنا دیا ہے مختلف [illegible] شامل ہو کر انسان بہت تھوڑے دنوں میں قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر سن سکتا ہے - اور [illegible] درس سنے (اور ایسے بہت ہیں جو سنتے ہیں) تو دن بھر انسان قرآنی نور سے منور ہوتا رہتا ہے - کاش کہ وہ لوگ جو [illegible] مترادف سمجھتے ہیں ایک روز کبھی قادیان [illegible] کہ یہ کیسا کفر ہے جو قرآن کی محبت [illegible] ہے - اور [illegible] چاروں طرف [illegible] قرآن شریف کے ہی پڑھنے پڑھانے [illegible] کرنے کی فکر میں گذرتا ہے - شاید اسی واسطے یہ مقدر ہوا تھا کہ لفظ قادیان کا پہلا پچھلا اور ایک درمیانی حرف لفظ قرآن کے ہر لفظ پہلے پچھلے اور درمیانی حرف [illegible] ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اپنے وطن میں ہیں۔ حضرت نواب محمد علیخان صاحب اپنے بعض خانگی امور کے طے کے واسطے معہ بیگم صاحبہ لدھیانہ میں رونق افروز ہیں - حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم سید فضل شاہ صاحب احمدی مختار جنہوں نے بٹالہ کی عدالتوں میں کام شروع کیا ہے اور میاں محمد شریف صاحب احمدی وکیل بیرون لوہاری دروازہ لاہور اور مولوی محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین لاہور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے - احمدی احباب جنکو کسی مقدمہ میں الجھنا پڑ جائے وہ اگر وکالت کے واسطے اپنے احمدی وکلا کا مشورہ چاہیں تو ضرور ہے کہ وہ ہر طرح سے [illegible] رہینگے - لاہور میں ایک اور احمدی وکیل شیخ رحمت اللہ صاحب بھی ہیں جو بھاٹی دروازہ کے اندر رہتے ہیں - منشی احمد دین صاحب کے فرزند ارجمند فیروز بخت بھی تعلیم دینی حاصل کرنے کے واسطے دارالامان میں آسکونت پذیر ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ مبارک کرے - قادیان کے گرد و نواح میں بارشیں خوب زور سے ہو رہی ہیں ڈھابیں پُر آب ہوگئی ہیں غالباً ابتدائے اگست سے یہاں کے مدارس موسمی تعطیلات کے واسطے بند کئے جائینگے - الفضل اور پیغام صلح کا اضافہ سلسلہ کے اخبارات میں بہت برکات کا موجب ہو رہا ہے اللھم زد فزد - حضرت خواجہ صاحب کا آخری خط اس اخبار میں درج ہے وہ اسوقت تک اُمید ہے کہ بلجیم میں اسلام کا بیج بو کر واپس لنڈن چلے گئے ہونگے انکے پیچھے لنڈن میں نماز جمعہ چودھری ظفر اللہ پڑھاتے ہیں - خطبہ انگریزی میں ہوتا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے - خواجہ صاحب کے وہاں جانے سے مسلمان طلباء کو بہت فائدہ ہو رہا ہے - چودھری ظفر اللہ صاحب نے ایک صاحب کی بیعت کی درخواست بھیجی ہے ملک عبد الرحمن صاحب بھی اپنی تعلیم طبی کے علاوہ تبلیغ کا کام کرتے رہتے ہیں - چند عیسائیوں کے ساتھ مسئلہ الوہیت مسیح پر ان کی بحث ہوئی - [illegible] عیسائی صاحبان قائل ہوئے کہ اسلامی عقیدہ متعلق مسیح درست ہے ملک صاحب ۲۳ - جون کے خط میں لکھتے ہیں کہ سورج یہاں ۴ بجے نکلتا ہے اور [illegible] ۹ بجے غروب ہوتا ہے ۱۷ گھنٹہ کا دن ہوتا ہے اور صرف ۷ گھنٹے کی رات - شیخ نور احمد صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب اُمید ہے کہ لنڈن پہنچ گئے ہونگے انکی خیریت کا خط عدن سے آیا تھا ایک اور نوجوان شیخ احمد [illegible] فیروز پور سے - خواجہ صاحب کی امداد کے واسطے لنڈن جانے کو طیار ہوئے ہیں - انشاء اللہ ستمبر میں جائینگے - خرچ [illegible] کرینگے - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب نے ایک نشان [illegible] عسل مصفی کے شائقین کو معلوم ہو کہ کتاب [illegible] مگر مرزا صاحب موصوف قادیان میں نہیں کتاب [illegible] ہے مطبع کی معرفت مرزا صاحب سے خط و کتابت [illegible] خط بھیجدیتے ہیں - مرزا کبیر الدین احمد کی کوشش سے [illegible] محمد یعقوب خاں نامی رسالہ [illegible] کے خریدار ہوئے [illegible] کی درخواست پر وہاں کے [illegible] داخلہ کرنیکے واسطے [illegible] نے تین آدمیوں کو جانیکا حکم دیا ہے - شیخ غلام احمد صاحب شیخ رحیم بخش و راقم جلسہ ۲۶ و ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کو ہوگا - حضرت مولوی محمد علی صاحب پہاڑ پر ترجمہ و نوٹ قرآن شریف کے کام میں مصروف ہیں انگریزی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر رہے ہیں اور علاوہ اس کے وہاں درس قرآن شریف بھی دیتے ہیں الحمد للہ - منشی عبد الحق صاحب ایبٹ آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں انجمن احمدیہ بنائی گئی - لائبریری کھولی گئی - شیخ نور احمد صاحب نے اجلاس انجمن اور لائبریری کے واسطے اپنے مکان کا ایک کمرہ اور اپنی کتابیں دیں درس قرآن شروع کیا گیا اور چندہ ماہواری کی فہرست باقاعدہ کھولی گئی اس علاقہ

خواجہ صاحب کا تازہ خط

اُمید افزا بشارتیں

ضرورت امداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد۔ از دیار را خبر از برگ و بار خود ہم بود۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر اُس کے خاص فضل اور منن۔ آج میں یہ خط ایک بحری مقام سے لکھ رہا ہوں۔ یہاں گذشتہ تین ماہ سے میں متواتر آیا اور متواتر لیکچر دیئے اور زبانی گفتگوئیں کیں۔ میری نگاہ بظاہر دو روحوں پہ ہے تبلیغ ہی فرض ہے ہدایت خدا کے ہاتھ میرے نزدیک ان دو روحوں سے ایک پہ جو اثر ہوا وہ اُس کے اُس لیکچر سے معلوم ہوگا جو اُس نے پرسوں اتوار کو ایک مسیحی مجلس بنام فرینڈس کانفرنس کے ایڈلٹ سکول میں دیا۔ میں بھی وہاں موجود تھا اور میں نے بھی تقریر کی جس قابلیت سے اُس نے اسلامک ریویو کو پڑھ کر اور مجھ سے باتیں سُنکر تعلیم کا حق ادا کیا وہ اُس کے جامع اور مختصر لیکچر سے ظاہر ہوتا ہے جس کا اصل مسلم انڈیا کے ماہ اگست میں نکلیگا۔ کثیر الازدواجی کی حقیقت اُس کی ضرورت اور اُس کے خلاف حملوں کا اندفاع کس قابلیت سے اُس نے چند الفاظ میں ادا کر دیا　اسلام اور خدار اسلام کا جو اثر اُس کی طبیعت پر ہوا۔ وہ بھی اُس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کا علی الاعلان مسلمان ہو جانا۔ یہ مولا کریم کے اختیار۔ لیکن میں سمجھتا ہوں آج چھ ماہ سے یہ کام شروع ہے۔ اسپر جو نتائج مرتب ہیں وہ مجھے حیران کر رہے ہیں خصوصاً جب یہ سمجھا جاوے کہ لکھوکھا انفوس یہاں ایسے ہیں جو اس وقت اس امر سے ناواقف ہیں کہ عیسائیت کے سوا کوئی اور مذہب بھی دنیا میں ہے۔ اور اگر کوئی ہوگا تو پھر جن کا ہے وہ انسان نہیں خوک خوری نے ان لوگوں میں خوکانہ اخلاق پیدا کر رکھے ہیں اور اس کا اثر یہ ہے کہ یہ اپنی بات سے نہیں ٹلتے۔ اور دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے ان حالات کے مقابل یہ صورت پھر اب اخبارات میں چرچا شروع ہو گیا ہے۔ یہ اخبارات حیرت و استعجاب کے ساتھ رسالہ کو دیکھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہیں! اسلام میں یہ امور! - اب لو ایک اور خوشخبری سُن لو۔ خدا کے فضل جلد آنے والے ہیں۔ ہاں کھٹکھٹاؤ۔ کوشش کرو اور نصر من اللہ و فتح قریب دیکھ لو۔ میں پرسوں اس مقام سے بلجیم جاؤنگا وہاں ایک پُرانے خاندان کی شہزادی ہے جسنے بلایا ہے۔ اُس نے تمام اسلامک ریویو کا مطالعہ کیا اور پھر ایک چٹھی مجھے لکھی جسنے بعد میں ایک مختصر سے مضمون کی شکل اختیار کی اور وہ مضمون جولائی کے نمبر میں چھپ گیا ہے جو آج سے تین چار ہفتہ کو ہندوستان پہنچ جاویگا۔ اُسکا کچھ اقتباس کرتا ہوں۔ اب بتلاؤ اور خود غور کرو یہ انسان کا کام ہے یا خدا کا فضل کیا حق تبلیغ اب اس خاص شخص کے متعلق ختم نہیں ہو چکا ہدایت خدا کے اختیار اُس اقتباس کا ترجمہ یہ ہے ۔

"مسلم انڈیا کا مدعا یہ ہے کہ عیسائیوں کو اسلام کی حقیقت سمجھنے کے قابل کیا جاوے۔ یہ ایک نہایت ہی اشرف اور اعلیٰ مدعا ہے! اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یورپ نے تعلیم محمدؐ پر بہت ہی غلط محاکمہ کیا ہے اور ہر ایک محب صداقت خواہ برائے نام اُس کا کچھ بھی مذہب ہو ایسے اشاعت رسالہ کا دل سے خیر مقدم کریگا جس کا مدعا پُرانے مغالطوں اور بے رحمانہ غلط فہمیوں کا دور کرنا ہے .... ہم اپنی لاعلمی اور ناواقفی کو تسلیم کرتے ہیں جو اسلام کے متعلق ہے اور یہ آپ کی مہربانی ہے جو آپ ہمیں اس قدر واقفیت بہم پہنچا رہے ہیں۔ .... ہم کامل ارادتمندی سے ان ساتوں اصول اسلام کو قبول کرتے ہیں جو آپ کے رسالہ کے صفحہ ۲۴۲ میں درج ہیں راقمہ کی مراد صفت ایمان سے ہے۔

آمنت باللہ والملائکۃ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخرۃ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت (ماخوذ از لیکچر کیمبرج)۔ میرے نزدیک اسلامک ریویو کے صفحہ ۲۳۴ پر جو آپنے مسلم کون ہے کا نقشہ کھینچا ہے یہ اس قدر اعلیٰ اور ارفع ہے کہ نہ صرف ایک سچے مسلم کی ہی یہ تصویر ہے بلکہ ایک عیسائی کا بلند نصب العین ہونا چاہئے۔ وہ آپکا لیکچر فاکسٹن والا جو نہایت اعلیٰ اور مفید ہے اُسنے تو بہت سے امور ہمیں بتلائے جو ہمارے مذہب سے ملتے جلتے ہیں اور جن سے ہم ناواقف تھے ..... جو تعریف اسلام کی آپنے کی ہے وہ تو ہر ایک سچے مذہب کی تعریف ہے۔ اسلام یعنی کامل اتباع رضاء الٰہی بھی تو خدا سے توصل کرا دیتا ہے جسکا نام متعصب عیسائیوں نے کفارہ قرار دیا ہے ..... رسالہ کے مسودہ ۔۔۔ یہ آپکا یہ کہنا کہ جس عیسائیت کی تعلیم آج ہو رہی ہے تو پیغمبر ناصری نے ہرگز نہ کی تھی اس سے ہمکو لفظاً لفظاً اتفاق ہے"

ہمارے خیال میں موجودہ عیسائیت گمراہ شدہ ہے (والصالحین) ایک ہی مذہب تھا جو شروع سے بار بار الہام ہوتا رہا ایک ہی نبی اور وہ انجیل انجیل اطاعت (اسلام) ہے۔"

خط میں اور بھی امور ہیں جس سے لکھنے والے کا ابھی تعلق عیسائیت سے پایا جاتا ہے لیکن وہ الوہیت مسیح کی قائل نہیں اور یہ اس قسم کی عیسائیت ہے جسکا قائل شاید ہر ایک مسلمان ہے۔

اللہ تعالیٰ جلد ستم لواہ کا ظہور کرے۔ میں پرسوں بلجیم جاتا ہوں اور دعا کا محتاج ہوں۔ کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے محنتوں کو ضائع ہونے سے نہیں بچایا اور ہمیں شکر کے ترانے گانے کا موقعہ نہیں دیا۔ پانچ ماہ کیا ہوتے ہیں جس کے یہ نتائج ہیں۔ یہ اشارہ ہے کہ اور محنت کرو اور ایثار کرو اور کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ بہت جلد آفتاب مغرب سے نکالنے والا ہے اور مسیح کے غلام سفید رو بدعلوں کے گلوں میں اسلامی حلقہ ڈالنے والے ہیں۔

اُٹھو جاگو۔ ہمت سے کام لو۔ تم احمد کی جماعت دُنیا میں مال جمع کرنے نہیں آئے۔ تمھارے خزانہ آسمان پر اور آئندہ ذریعہ اُن کو معمور کرو۔ اسلام قربانی اور فدیہ ہے اور وہ مسلمان نہیں جو قربانی احمدیہ کا مصداق نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح خدا اُنھیں زندہ رکھے سلامت رکھے اُن کا دم غنیمت جانو اُنھوں نے مہربانی کی اور چودھری فتح محمدؐ ایم اے نے قربانی کی۔ تین ہفتوں میں یہاں شیخ نور احمد میرے ایجنٹ اور چودھری صاحب تشریف لانے والے ہیں ان کی قوت لائموت کا کسیکو فکر ہے یا نہیں۔ یا محض ہوا خوری ہی پر بسر ہوگی صرف رسالہ کا خرچ ماہوار اسوقت چھ صد روپیہ ماہوار سے تجاوز کر گیا۔ میں نے آجتک اس خرچ پہ اپنے عیال اور اپنا خرچ نہیں ڈالا۔ لیکن آخر کہاں تک اب تم جانو۔ تمہارا کام۔ کسی نے گھونک تماشہ دیکھا اور دکھا دیا لیکن یاد رکھو میں خدا کی رحمت سے مایوس نہیں۔ وہی میرا کفیل ہے جو مجھے یہاں لایا وہی اس کام کا ذمہ دار ہے　　　جسنے ایک مُشت استخوان سے یہ کام لیا۔ اُس لحیم شحیم انسان کا نقشہ آنکھوں سے دور کر دو۔ اگر جسمانی صحت نے یہی ترقی معکوس کی جو ہو رہی ہے تو پھر مشت استخوان ہاں شاید ان دو بزرگوں کے آنے سے کوئی فائدہ صحت میں ہاتھ بٹانے پر ہو جاوے۔

اے احمدی قوم تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ میرا ہاتھ بٹاؤ۔ میں خدا کے آگے تمھاری فریاد کرونگا۔ اگر تم نے میری فریاد نہ سُنی۔ خدا نے اپنے فضل سے تمکو یقین کرنے کا اب موقعہ دیدیا ہے۔ کہ میرا یہ فعل سرفانہ نہیں۔ جیسے کسیکا خیال ہے۔ آگے تم جانو اگر میں نامراد آیا (انشاء اللہ ایسا نہ ہوگا) تو میرے ساتھ اس داغ کو لینی والی میری پیاری قوم۔ اگر خدا تعالیٰ نے اسلام کا علم گاڑ دیا تو پھر یہ کس کے غلاموں نے گاڑا۔

کیا یہ کم خوشی ہے جو آج سے ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر نصیب ہونیوالی ہے۔ انگلستان میں پنجوقتہ اذان اور اذان بھی جہری صورت سے ؎

معزب کی وادیوں میں گونجینگی اب اذانیں
کب تھم سکا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

و خدا حافظ

کمال الدین از فوکسٹن
نیشنل بنک آف انڈیا ۲۶ بشپ گیٹ لندن

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش کی بھی ہونی چاہئیے

اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی - جو عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی رُوح سے مرکب ہے - اس کو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سُرخ و سفید اور مخمل کی طرح نرم ہو جاتی ہے - آنکھوں اور گالوں کے داغ جھائیں - جھریاں - روڑا پن - پیلا پن اور مُہاسے - چیپ وغیرہ دفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بے رونق چہرہ مثل ۱۶ برس کے حسین چہرے کے نظر آتا ہے - اور خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے - وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے - کیونکہ وہ پوڈر نہیں ہے - جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں - خوشبو کر دیہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ملکر نہلواتے ہیں - کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ - کھار ہو جاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو - ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد - خارش - سختی کھال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ اور بدبودار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے - اور جسم پر وبائی ہوا اثر نہیں کرتی - یعنے ہیضہ - پلیگ - چیچک - موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو اور کھٹمل - ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں - پناہ منگتے ہیں - کمروں کے اندر چھڑکنے سے ہر وبا سے محفوظ رہتے ہیں - اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آ جاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت - ہر قسم کا درد نزلہ - زکام دفع ہوتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول ڈاک وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے ۔

المشتہر - ایم مدہوش صاحب - متھرا

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم سائی گوتم کشمیری - باشندہ جموں خاص - عمر تقریباً ۲۶ سال - ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ چالیس روپے ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری و مداری جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سیکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ستا گرہ ہونی چاہئیے ۔

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے ہیں - ضرورت نکاح ہے - ایک صاحب نہر کے ملازم ہیں - دوسرے بھی ملازم ہونے کے لائق ہیں - ہر دو خواندہ - لائق - خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو ۔

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اس کا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے - جنہوں نے ہستی باری تعالیٰ اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرہ کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے - اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۴ رہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید کر سکے - ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان (گورداسپور)

رفاہ عوام و خاص

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں - انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطیف اور عالم کے دلخوش کن نظاروں سے بے نصیب ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مُبتلا ہو جاتے ہیں - پھر خارش - ڈھلکہ اور ککرے وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتےٰ کہ آخر اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں - ہم نے یہ سُرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے - اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں - کتب طبی اور اصحاب فن کے واسطے انشاء اللہ بڑا مددگار ہو - میں نے اس سُرمہ کی قیمت بلحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھاویں - قیمت ایک تولہ ۸ محصولڈاک ۔

۱۲/۲ یہ سُرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہا سال سے تجربہ شدہ ہے پڑوال - ککرے - خارش - پھلی - ڈھلکہ کے واسطے ازحد مفید ہے قیمت یکتولہ ۸

المشتہر - حکیم غلام محی الدین - قادیان ضلع گورداسپور ۔

واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت

یہ کتاب جو کسر صلیب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ایک آسمانی نصرت ہے - اس کا مصنف یسوع مسیح کا ایک دوست اور مددگار ہے اس نے تمام حالات اور منصوبوں کو اپنے ذاتی علم اور چشم دید شہادت سے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جو پلاطوس حاکم وقت اور دوسرے بارسوخ خیرخواہاں یسوع مسیح نے اس کے بچانے کے لئے کئے - اس کتاب کو انگریزی کتاب سے (جس کی قیمت ۸ ہے) میاں معراج الدین صاحب عمر - احمدی (مالک اخبار بدر) نے بہت عمدہ اُردو میں ترجمہ کیا ہے - اور خاکسار نے اس کو نہایت خوبصورت لکھا کر چھپایا ہے - قیمت صرف ایک روپیہ (۱۲) رکھی ہے سلسلہ احمدیہ میں بہت مقبول ہوئی ہے - ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے - بہت جلد درخواستیں بھیجیں ۔

المشتہر - نذیر احمد - مینجر بدر ایجنسی - نولکھا - لاہور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور - مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - بہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سُستی اور ناطاقتی کو دُور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنہ (للعہ) دستیاب ہو سکتی ہے ۔

خریداران - بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں ۔
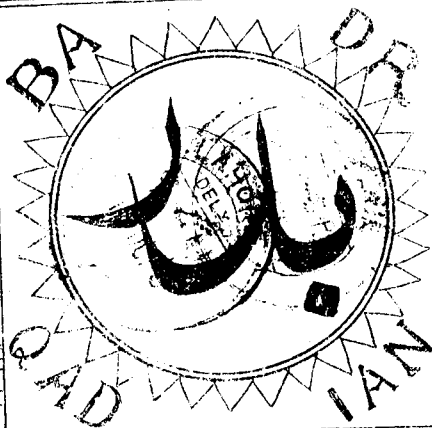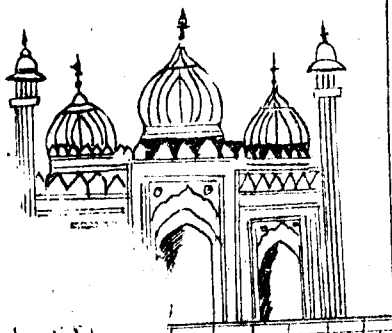
ایک عظیم الشان نشان

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں پر یہ کہتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں میں اُنسے یہ سوال کیا کرتا ہوں کہ اگر پوری ہو جاتی تو کیا ہوتا۔ کیا تم اُسکو قبول کر لیتے اور حضرت مرزا صاحب کو مان لیتے؟ کیونکہ جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیں کہ سائل میں سچائی کے قبول کرنے کی استعداد موجود ہے اُس کے سامنے دلائل بیان کرنا گویا اندھے کو چاند کی روشنی دکھلانے کی کوشش کرنا ہے۔ اگر سائل میں یہ مادہ موجود ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کو سچا ہوتا ہوا پاکر ضرور قبول کر لیتا ہے۔ تو ہم بہت سی پیشگوئیاں جنکو دوست دشمن مان گئے ہیں کہ پوری ہوگئیں بلکہ سائل بھی ان کا قائل ہے پیش کرتے ہیں اُن کو حق پاکر سائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لے پھر جو نبوت اُس کے خیال میں پُوری نہیں ہوئی اُس کا پُورا ہونا بھی ہم بدلائل دکھا دینگے کیونکہ پیش گوئیوں کے متعلق سوال کرنیکا حق اُس کو حاصل ہے جو پیشگوئیوں سے فائدہ اُٹھانے کی عادت رکھتا ہے اور جو بدقسمت صدہا پیشگوئیاں پوری ہوتی ہوئی دیکھ چکا ہے اور اُسنے صداقت کو قبول نہیں کیا تو اُس کے واسطے بھی جواب کافی ہے۔ کہ تمھارے لئے کسی پیشگوئی کا پُورا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے ٭ اگر پوری ہو تب بھی تم منکر اگر نہ ہو تب بھی تم منکر۔ جس نے بہرحال منکر ہی رہنا ہے اُسے کیا حق حاصل ہے کہ وہ کسی پیشگوئی کے پورا ہونے پر سوال کرے سواءٌ علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون (پارہ اول رکوع اول)

ایسے ہی ضدی منکرین کی شناخت کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک تازہ **نشان** اب دکھایا ہے۔ ترکوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا پہلا حصہ تو پُورا ہو چکا تھا کہ وہ مغلوب ہوئے اب دوسرا حصہ بھی پورا ہُوا کہ وہ غالب ہوئے۔ ایڈریانوپل پر قبضہ کر لیا یہ ایک ایسی بات ہے کہ یورپ کا کوئی مدبر تو کیا کہہ سکتا ہے خود ترکوں کے بھی خواب وخیال میں نہ تھا کہ وہ پھر بلقانی ریاستوں پر غالب آجائینگے۔ عین جنگ کے زمانہ میں جب کہ ترک شکست پر شکست کھا رہے تھے اس پیشگوئی کو ہمارے اخباروں اور رسالوں میں دوبارہ کثرت سے شائع کیا گیا۔ لاہور سے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے اس مضمون پر ایک جدا ٹریکٹ شائع کیا اور خدا ناصر ہو خواجہ کمال الدین کا جس نے تمام یورپ میں اس نبوت کو شائع کیا اور ترکوں کے واسطے بالخصوص ترکی زبان میں چھاپ کر شائع کیا۔ اس جنگ کا ظاہری سبب کچھ ہی ہو مگر دراصل باطن میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی صداقت کو مسلمانوں پر بخوبی ظاہر کرنے کے واسطے اور اس قوم پر گویا ایک آخری حجت قائم کرنے کے واسطے یہ ایک عظیم الشان نشان دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو جائیگا کہ پیشگوئی کی صداقت کو قبول کرنیکا کون مادہ کس کس میں باقی رہ گیا ہے۔ اور کون بالکل ختم اللہ علی قلوبھم کا مصداق ہوکر عذاب عظیم کا منتظر ہو رہا ہے۔

پیارے مسلمانو! ضد کو چھوڑو اور تعصب سے باز آؤ اپنوں کو بیگانہ نہ جانو اور خدا کے کاموں کی قدر کرو۔ جس چیز کو تمھارا چندہ۔ مال۔ تلوار۔ جتھا اور جماعت حاصل نہ کر سکی وہ محض خدا کے فضل سے ہوئی کیوں اس واسطے کہ اُس قدوس کا جلال ظاہر ہو کیا مرزا صاحب عالم الغیب تھے جو اُنھوں نے اتنی مدت پہلے ترکوں کے مغلوب اور غالب ہونے کی خبر دی۔ ہاں وہ عالم الغیب نہ تھے۔ مگر عالم الغیب سے غیب کی خبر پانے والے تھے۔

خدا کی باتوں کو پُورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان لاؤ تاکہ تمھاری عزت دُنیا میں پھر قائم ہو ٭

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ٭

مبارک ماہ رمضان

اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاشقانہ عبادت کا مہینہ مومنین مخلصین

کے واسطے بہت قریب آ رہا ہے۔ غالبًا آئندہ ہفتہ کو پہلا روزہ ہوگا۔ عبادت رمضان کے قواعد اخبار میں کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ اوقات سحری وغیرہ اسی اخبار میں درج کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ اوقات قادیان کے ہیں۔ مشرق و مغرب کی سمت میں رہنے والے احباب اپنے فاصلے کے مطابق اس پر چند منٹ گھٹا بڑھا لیں۔ شمال و جنوب میں فرق نہیں پڑتا مثل جو وقت یہاں ہے قریبًا وہی وقت اجمیر میں ہوگا۔ لیکن کانپور و پشاور کے اوقات میں فرق پڑ جائیگا اور خیال رکھنا چاہئے کہ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

یہودی بھی روزے رکھتے تھے عیسائی بھی پہلی صدیوں میں تو سب روزے رکھتے تھے اور رومن کیتھالک اب بھی کچھ روزے رکھتے ہیں۔ کتاب تعلیم حوارین میں صاف حکم ہے کہ ہر بدھ اور جمعہ کے دن روزہ رکھو دیکھو انسائیکلو پیڈیا بریطانیہ صفحہ ۲۰۲ جلد ۲۳ دہم ایڈیشن۔ مگر فرقہ لوتھر (؟) افشاں کے عیسائی نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں یسوع نے ختنہ کرایا ہمیں ضرورت نہیں۔ یسوع نے روزے رکھے چھوڑے اب ہمیں ضرورت نہیں کاش اس پر ایک فقرہ اور بھی بڑھایا جاتا کہ یسوع نے روٹی کھائی اب ہمیں ضرورت نہیں۔

غرض کہ روزوں کی عبادت کم و بیش ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں رائج ہے۔ لیکن سب سے عمدہ اور اعلیٰ اور افضل طریق وہی ہے جو اسلام نے سکھلایا ہے جو شخص اللہ کے واسطے بارہ ماہ میں سے ایک ماہ اپنے نفس پر قابو پانے کی ریاضت کریگا اس کے باقی گیارہ ماہ بھی اسی ثواب میں شمار ہونگے۔

اس زمانہ میں سب لوگوں کو یورپ کی آواز بہت پسند اور صحیح معلوم ہوتی ہے اس لئے اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اب یورپ کے بعض بڑے بڑے لائق ڈاکٹروں نے ایسے شفاخانے بنائے ہیں جہاں تمام بیماریوں کے علاج صرف روزوں کے ذریعہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ روزہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے بدن کا ہر ایک زہر دفع ہو جاتا ہے اور تمام بیماریاں رفتہ رفتہ زائل ہو جاتی ہیں اس کے متعلق چند کتابیں بھی ہمارے پاس آئی ہیں۔

چاہئے کہ ہمارے بھائیوں کے روزے رسم و رواج کے طریق پر نہ ہوں بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ہوں۔ ہر شخص روزوں میں اپنی حالت کی خاص اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی بدیوں کے چھوڑنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی عادت ڈالے ہر ایک جھگڑے اور فساد سے بچتا رہے اتقوا اللہ یا عباد اللہ فی اقامۃ حدود اللہ

رمضان شریف میں قادیان میں درس قرآن کا کیا لطف ہوتا ہے اسکو ہم سال گذشتہ کے ماہ رمضان کے ایک اخبار بدر سے نقل کرتے ہیں:—

"آجکل بہ سبب رمضان شریف تمام درسوں کے عوض میں صرف ایک قرآن شریف کا درس ہوتا ہے۔ درس کیا ہے نزول آمیہ کی ایک بارش ہے قرآن شریف کا ایک پارہ روزانہ پڑھا جاتا ہے ترجمہ کیا جاتا ہے اور اس کی تفسیر سنائی جاتی ہے سوال کرنے والوں کے سوالوں کے جواب دئے جاتے ہیں نکات معرفت کا ایک دریا بہایا جاتا ہے جس درد دل سے حضرت صاحب قرآن شریف سناتے اور پڑھاتے ہیں اور بار بار تاکید کرتے ہیں کہ میرا پڑھانا اور سنانا اسواسطے نہیں کہ تم پڑھ لو اور سن لو اور لوٹ کر لو اور معنی تحریر کر لو بلکہ اسواسطے ہے کہ تم اس پر عمل کرو تمہاری زندگی کی روش تمہارے اس علم کا نمونہ ہو یہ باتیں دلوں میں تاثیر کرنے والی ہوتی ہیں پھر ساتھ ساتھ حضرت کی دعائیں اللہ اکبر قادیان کا رمضان اپنی برکتوں اور رحمتوں میں دوسرے شہروں کے رمضانوں پر ایک فوقیت رکھتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جن کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق ملی۔

کتاب الصیام

مولفہ قاضی اکمل صاحب روزوں کے متعلق تمام ضروری احکام اس کتاب میں جمع کر دئے گئے ہیں ماہ رمضان سے قبل ایک بار اس کتاب کو پڑھ لینا انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ قیمت فی نسخہ ایک آنہ محصولڈاک۔ چار نسخے اکٹھے منگوائے جائیں تو محصولڈاک معاف

اخبار قادیان وبرادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور اہل بیت مسیح موعود میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ دو پیارے بھائی مولوی شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری نو مسلم اور عزیز سید ولی اللہ شاہ صاحب پسر ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب علوم عربیہ کے حصول کیواسطے مصر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت قاضی اکمل صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ مبارک ہو صحت و سلامتی کے ساتھ نیک لمبی زندگی عطا ہو اور صفات دینی میں اپنے والدین کا وارث ہو عاجز اور برادران شیخ غلام حسن و شیخ رحیم بخش صاحب گوجرانوالہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اور وعظ کر کے واپس قادیان آ گئے گذشتہ اتوار کو معتمدین صدر انجمن ہو لاہور کے شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر صاحبان تشریف لائے تھے۔

رمضان المبارک میں اوقات

قادیان میں

دن	رمضان المبارک	تاریخ انگریزی	طلوع صبح صادق — گھنٹہ	طلوع صبح صادق — منٹ	غروب آفتاب — گھنٹہ	غروب آفتاب — منٹ
پیر	۱	اگست ۴	۴	۲۹	۷	۶
منگل	۲	۵	۴	۳۰	۷	۵
بدھ	۳	۶	۴	۳۰	۷	۵
جمعرات	۴	۷	۴	۳۰	۷	۵
جمعہ	۵	۸	۴	۳۱	۷	۴
ہفتہ	۶	۹	۴	۳۱	۷	۴
اتوار	۷	۱۰	۴	۳۱	۷	۴
پیر	۸	۱۱	۴	۳۲	۷	۳
منگل	۹	۱۲	۴	۳۲	۷	۳
بدھ	۱۰	۱۳	۴	۳۳	۷	۲
جمعرات	۱۱	۱۴	۴	۳۳	۷	۲
جمعہ	۱۲	۱۵	۴	۳۴	۷	۱
ہفتہ	۱۳	۱۶	۴	۳۵	۶	۵۹
اتوار	۱۴	۱۷	۴	۳۶	۶	۵۸
پیر	۱۵	۱۸	۴	۳۶	۶	۵۸
منگل	۱۶	۱۹	۴	۳۷	۶	۵۷
بدھ	۱۷	۲۰	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعرات	۱۸	۲۱	۴	۳۸	۶	۵۶
جمعہ	۱۹	۲۲	۴	۳۹	۶	۵۵
ہفتہ	۲۰	۲۳	۴	۴۰	۶	۵۴
اتوار	۲۱	۲۴	۴	۴۱	۶	۵۳
پیر	۲۲	۲۵	۴	۴۱	۱	۵۳
منگل	۲۳	۲۶	۴	۴۲	۶	۵۳
بدھ	۲۴	۲۷	۴	۴۳	۶	۵۲
جمعرات	۲۵	۲۸	۴	۴۴	۶	۵۱
جمعہ	۲۶	۲۹	۴	۴۵	۶	۵۰
ہفتہ	۲۷	۳۰	۴	۴۶	۶	۴۹
اتوار	۲۸	۳۱	۴	۴۷	۶	۴۸
پیر	۲۹	یکم ستمبر	۴	۴۸	۶	۴۷
منگل	۳۰	۲ ستمبر	۴	۴۹	۶	۴۶

یہ وقت ریلوے ٹائم سے ہے

کلامِ امیر

دیدارِ رسول کا شوق

ایک شخص نے عرض کی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا بہت خواہشمند ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا آپ درود شریف بہت پڑھا کریں ۔ ؛

توکل

فرمایا حضرت شاہ غلام علی صاحب جبکہ حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہوئے تو اُس گرزبڑ میں تین روز گذر گئے لیکن کسی نے اُن کو کھانا نہ دیا۔ وہ بھی انتظار میں بھوکے رہے۔ لیکن نہ مانگا۔ تیسرے روز رات کو جبکہ سب سو رہے تھے تو ایک شخص نے دیا لاکر (یا فرخانی لو) آپ نے اُس کو لیکر بھوک کے مطابق کھا لیا پھر بھی وہ بہت زیج رہی۔ خیال ہوا کہ بقیہ رکھ چھوڑیں لیکن معاً دل میں گذرا کہ خدا ایک رازق ہے پھر آئندہ کی اس قدر کیوں فکر۔ لہذا اُسے لیکر مسجد کے باہر نکلے دیکھا کہ ایک فقیر سوال کر رہا ہے۔ آپ نے بلا تامل اُسے دیدیا۔ جب سو رہے تو الہام ہوا کہ ہم نے تمہارا امتحان کیا تھا ایک تو بھوکے رکھکر دوسرے روٹی دیکر۔ لیکن تم پاس ہو گئے اب ہم موت تک تمہیں بھوکا نہ رکھینگے جب صبح ہوئی تو ناگہاں سب کو خیال ہوا کہ ہم نے تین روز سے حضرت کو کھاتے نہیں دیکھا۔ لنگرخانہ سے آخر کسی نے آپ کو کھانا کھلایا بھی ہے یا نہیں۔ ہوتے ہوتے پھر آپ سے ہی سبھوں نے دریافت کیا اور معلوم ہونے پر سب نے معذرت خواہی کی۔ لیکن جیسے جیسے لوگ آپ سے اپنی غفلت کی معافی چاہتے آپ دیسے ہی بہت ہنستے جاتے تھے۔ فرمایا یہ خدا کی قدرت ہوتے ہیں ۔ اعلیحضرت خلیفۃ المسیح کو بھی اس سلسلہ میں [illegible]

کتب حدیث

کسی نے سوال پیش ہوا کہ حدیث میں کونسی کتابیں پیش نظر رہیں۔ فرمایا مشکوٰۃ ، منتقی الاحکام مع شرحہ زیر مطالعہ رہیں ۔

ظالم سے کیونکر بچ سکتے ہیں

ایک صاحب نے اپنا مقدمہ اور اُس کی پریشانی اور حاکم کا ظلم سنایا تو فرمایا کہ ایک دفعہ کسی صاحب کو بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ جب وہ مجھ سے مشورہ کیلئے پوچھا تو میں نے کہا کہ پہلے تم خوب خوب توبہ کرلو۔ جب اُنھوں نے توبہ کرلی تو اتفاقاً وہ ظالم حاکم اُن کی پیشی سے پہلے ہی چلا گیا

معیارِ صداقت

فرمایا معیار صداقت فضل الٰہی ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں جسپر فضل ہوا حق کو پالیا۔ اگر حقیقت میں کوئی معیار ظاہر ہوتا تو پھر سب ہی حق کو شناخت کر لیتے ؛

بچاؤ

فرمایا پُل صراط سے بچنے کے لئے لا الٰہ الا اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں

تحصیلِ علم

ایک امیر کے لڑکے کا واقعہ بیان فرمایا جو آپ اور وہ ایک مولوی کے پاس پڑھا کرتے تھے کہ وہ لڑکا ایک ایک صفحہ صرف میر کا ۶ بجے صبح سے شام کے ۶ بجے تک بڑے غور و فکر اور تحقیق سے پڑھا کرتا۔ آپ نے تو ایک ہی روز میں تنگ آکر چھوڑ دیا اور اُستاد صاحب سے کہا کہ اسطرح تو تحصیل کے لئے عمر نوح چاہیئے۔ مولوی صاحب نے بھی کہا کہ واقعی میرا بھی دم ناک میں ہے لڑکے کی طبیعت میں شک بہت ہے۔ ذری ذری بات پر بیسیوں سوالات کے جوابات مجھے دینے پڑتے ہیں۔ میں بھی قریب میں جواب دینے والا ہوں۔ فرمایا کہ میں جبکہ عرب سے علم کی تحصیل کر کر آیا تو وہ مفصول اکبری پڑھ رہے تھے۔ ایک روز میرے پاس آئے اور کہا کہ میں پڑھنے آیا ہوں لیکن پہلے میں کچھ دن آپکو آزمالونگا۔ پس ایک سال ایسا ہی گذرا پھر ایک روز کہنے لگے کہ میں نے دعا کی ہے کہ آپ کو لڑکا ہو جبکہ آپ اپنے لڑکے کو پڑھائینگے تو میں بھی اُس کے ساتھ پڑھونگا بالآخر چند دنوں بعد اُن کا انتقال ہو گیا ؛

تثلیث کچھ عیسائیوں میں ہی

نہیں ہے بلکہ تثلیث کا رسم و رواج مجوسیوں میں بُت پرستی سے متخرج ہوا تھا پھر اس مسئلہ کو زردشت نے دلائل فنی سے مبرہن کیا اور اُسکی جماعت اسبات پر متفق ہو گئی کہ اہرمن اور یزداں اور مزد تینوں ملکر ایک خدا ہیں اور یہ عالم میں تثلیث کا پہلا شجر (جھگڑا) ہوا۔ پھر جب ہندوستان سری ویاس جی مہاراج بانی وید زردشت سے ملاقات کی تمنا پر تشریف لیگئے تو علاوہ آتش پرستی۔ سورج پرستی اور آواگون (تناسخ) کے تثلیث کا مسئلہ بھی اپنے پیروان کے لئے ہندوستان میں لیتے آئے۔ چنانچہ زردشتی تعلیم پر ہندوؤں نے بھی تین عدد خدا تسلیم و یقین کر لئے۔ برہما، شیو، وشن تینوں اقنوم ملکر ایک خدا ہوئے اور یہ دوسرا تثلیث کا پودا نصب ہوا ازاں بعد جولیس قیصر کہتا ہے کہ یورپ میں تثلیث کا مسئلہ مجوس سے پہنچا اور اس مسئلہ کو آریوس نے اور پابند کیا۔ اسکندر آفندی (دیکھو لب تواریخ) لکھتا ہے کہ زمانہ آریوس میں بھی قیصر فلادویوس اور بطریق انطاکیہ اور پونس اشمیصانی موحد تھے۔ چونکہ قسطنطین اول نے اس مسئلہ کو آویزہ گوش بنالیا تھا اسواسطے آریوس کی تثلیث کو اور شہرت ہوگئی تھی آخر سنہ جلوس کے بیسویں سال بطریق اسکندریہ میں آریوس اور الکساندر موحد سے نہایت قومی پیمانہ پر بحکم شاہی مباحثہ منعقد ہوا لیکن آریوس اپنی تثلیث کو کسی نوع پر بھی ثابت نہ کرسکا۔ اس مباحثہ کے انجام پر قسطنطین اول نے الکساندر کو نہایت تحسین کی اس جانکاہ حادثہ کو دیکھ کر آریوس کا ہمخیال یا شاگرد او سیانوس نامے بہت برہم ہوا اور بادمیانوس موحد سے مباحثہ پر طیار ہوا اس مباحثہ کا انجام بھی وہی آریوس کا آغاز ہوا اور یہ بیانوس اپنی تثلیث کو ثابت نہ کرسکا اس مباحثہ کا اثر قسطنطین اول پر بہت پڑا اور وہ اس عقیدہ سے دست بردار ہو کر اپنے فرمان شاہی سے آریوس کے کافر ہونیکا اعلان عام کیا اسپر کریوس نے قسطنطین اول کو لکھا کہ توحدانیت کے خیال سے باز آ قسطنطین اول اس تحریر کے دباؤ سے دنیوی مصلحت پر تثلیث کو پھر ماننے لگا اب اگر تمام جہان کے پادری باہم ملکر مسیح کی الوہیت ثابت کرنا چاہیں تو وہ تمام براہین زردشتی تثلیث کے حق میں مفید ہونگے کیونکہ وہ تثلیث کا مدعی اول ہے۔ قطع نظر یا ہندوؤں کی تثلیث کی تقویت پر دال ہونگے۔ ہاں وہ تمام براہین پیش کردہ یسوع ناصری پر اُس حالت میں منطبق ہونگے کہ جب پادری صاحبان اول اور دوم تثلیث کو کسی برہان قاطع سے قطع کرتے ہوئے مسیح کی تثلیث پر کوئی خاص مابہ الامتیاز ثابت کریں نفر بلاں ہوں بائیبل میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہے کہ مسیح خدا یا خدا کا فرزند صلبی ہے۔ اگر کوئی آیت ہے تو یسوعی مجموعی ہمارے آگے پیش کریں۔ ورنہ ہم نے جہانتک بائیبل کو پڑھا ہے اُسپر تو مسیح بحد غایت الشان ہی معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو میں ایک ایسی آیت پیش کرتا ہوں جس کے سُننے کے بعد تثلیث کی اسپرٹ کا گیس ایک محقق کے دل میں باقی نہ رہیگا اور وہ یہ کہ یوحنا ۲۰ باب ۱۷ - درس میں اُن تمام اکیس میں حواریوں و دیگر حاضرین موقع کے افرادوں سے فرماتے ہیں کہ " میں اوپر اپنے باپ اور اپنے خدا اور تمھارے خدا کے پاس جاتا ہوں۔ ناظرین یہاں کے باپ کے لفظ نے صاف صاف فیصلہ کر دیا کہ جس لفظ کلام سے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے وہ لفظ عام ہے پس جسطرح مسیح خدا کی اولاد پکارے جانے کا مستوجب ہوئے اُسیطرح وہ بھیڑ بھی جنکو مسیح مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ تمہارے باپ کے پاس الخ خدا کے بیٹے کہے جانے کے مستحق ہیں اب بتاؤ کہ مسیح میں اور اُن افرادوں میں جنکو مسیح نے مخاطب کیا ہے فی ذاتہ کونسا مابہ الامتیاز حاصل ہے ؟ ؛

(مرزا کبیر الدین احمد)

نغمۂ اکمل

اذاں سنتا ہوں میں ہر روز ناقوس برہمن سے
کہاں کا ابن ۔ کیسا باپ ۔ یہ اقنوم کیا معنے
صلوٰۃ وصوم سے مانع ۔ زکوٰۃ وحج کی دشمن ہے
وہ دل پتھر کا رکھتے ہیں کلیجہ ہم بھی پتھر کا
محرم کی مجالس منعقد کرنے سے کیا حاصل
بتاؤں قادیاں دارالاماں کی خوبیاں کیا کیا
کئی بار آچکا ہے جی میں لیکن ہو نہیں سکتا
محب اہلِ بیت ومخلص ماموریزدانی
جوانی میں نہایت پارسا محمود احمد ہیں
خدا کے پاک نبیوں سے نقار بغض رکھتا ہے
عرب کے والد و شیدا اسے ہندی بولنا مشکل
یہ سوزِ فرقتِ احباب ایسا سوز ہے اکمل

مہک پھولوں کی آتی ہے مجھے ہر خارِ گلشن سے
میں واللہ کچھ نہ سمجھا پادری صاحب کے سرمن سے
نہایت تنگ آیا ہوں تمہاری سولیز[illegible] سے
چلو ٹکرا کے دیکھیں آج اس آہن کو آہن سے
کہ بنتا کچھ نہیں فریاد وزاری آہ وشیون سے
صدا آتی ہے الا اللہ کی ہر کوئے و برزن سے
کسی دن جا کے امروہہ میں ملئے [illegible]
بڑی سرکار سے وابستہ ہوں [illegible]
اگر شک ہو شہادت آکے لے لو [illegible]
دیانندی کو میں اچھا نہیں کہتا [illegible]
مجھے مسواک ہی اچھی ہے لالہ جی کی داتن سے
کہ کم ہوتا نہیں سیرِ مری ۔ منصوری کی [illegible]

مریضِ خستہ جاں اکمل ۔ ضعیف قادیاں اکمل
سنبھل جائیگا دم بھر میں ہوا دوگے جو دامن سے

خواجہ صاحب کا خط بلجیم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (از قلعہ [illegible] علاقہ [illegible] ملک بلجیم)

بحضور مخدوم ومطاع سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جیسے گذشتہ عریضہ میں عرض کیا تھا میں کل ہفتہ کے دوپہر یہاں پہنچا یہ جگہ پہاڑی علاقہ ہے ملک بلجیم کی سرحد پر تھوڑے سے فاصلہ پر سرزمین جرمنی شروع ہو جاتی ہے ۔ **شہزادی کراجا** جو اس قلعہ کی مالکہ ہے سویڈن کے شاہی خاندان سے ہے ۔ یہ ایک بیوہ ہے عمر اس کی ۵۴ ۔ اور پچاس سال کے درمیان ہے ۔ گذشتہ بائیس تیئس سال سے بیوہ ہے ۔ تب سے علمی مشاغل میں مصروف ہے ۔ اسی کے پاس آیا تھا جیسا کہ عرض کیا تھا ۔ گو اس کی تصانیف میں بھی اشارات تھے ۔ لیکن جب اس سے گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ مدعیہ الہام ہے اور ان اسرارِ خفی کو کھولنے پر مامور ہوئی ہے جو اس کے خیال میں انجیل ۔ توریت اور قدیم مصری مذاہب میں مضمر تھے ۔ اسوقت یہاں یورپ کے بعض گوشوں میں صوفیانہ تو نہیں متصوفانہ خیالات کی ہوا چل رہی ہے ۔ بات یہ ہے کہ بائیبل میں اور تعلیمات مسیح میں ہے وہ بہت حد تک طبائع کو ناپسند ہے ۔ اور اب اس کی کھینچ تان کے معنے کئے جاتے ہیں اس کے ہر ایک معجزہ کی روحانی توجیہ بزعم خود ہو رہی ہے ۔ اور ان امور کے کھولنے پر پرنسس **کاراجا** کا خیال ہے کہ میں مامور ہوں ۔

اب جو عجیب اور میرے خیال میں جو ہمارے لئے مفید امر ہے وہ یہ ہے کہ اس پر جو کچھ منکشف ہوا ہے وہ قریب قریب اسلام ہے اور اسلامک ریویو کا اثر بھی ہے جو بات میں نے اس کو اسلام کی سنائی وہ نہایت ہی اس سے خوش ہوئی اور اس نے اس سے اتفاق ظاہر کیا ۔ چنانچہ اپنی تحریر میں جو جولائی نمبر اسلامک ریویو میں چھپیگی اس نے **علی الاعلان** تسلیم کر لیا ہے کہ میں اسلام کے ساتوں اصول کو قبول کرتی ہوں ۔ جو بات مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ بہت ذہین طباع اور ایک حد تک سلیم دل کی عورت ہے بہت کچھ کتابیں پڑھی ہیں ۔ موجودہ تعلیمات عیسائیت سے بیزار ہے اور امور میں صحیح صحیح نتائج پر آتی ہے ۔ جسکو وہ الہام مانتی ہے ۔ پھر اس میں کیا تعارض ہے ۔ میں نے اس کو آج ایک امر سادت پوچھا ۔ اور اس کا جواب اس کے پاس کچھ نہ تھا ۔ بجز اس کے کہ اس نے بجواب کہا کہ منشاء پروردگار کو میں نہیں سمجھ سکتی ۔

میں نے کہا کہ دیکھو جب مسیح یہاں سے رخصت ہوئے اور یہ تسلیم کر گئے کہ میرے بعد کل تعلیم دینے والا بعد میں روح وراستی کے ساتھ آویگا ۔ اور تم خیال کرتی کہ مسیح کے بعد دو صدی تک مذہب قائم رہا پھر وہ امور سربستہ ہو گئے ۔ اور پھر سولہ سترہ صدی تک ایک قسم کا نسخ اعوج تھا اور اب وہ روح وراستی کا دروازہ کھلنے لگا ہے تو بتلاؤ مسیح کی تیسری صدی سے آجتک کیا خداوند عالم کے اور صفات کاملہ کام نہیں کرتے رہے ۔ وہ ہماری جسمانی پرورش نہیں کرتا رہا تو پھر کون وجہ ہے کہ برابر سولہ سترہ سو برس تک روحانی پرورش بند رہی ۔ چاہئے کہ مسیح کے تھوڑے عرصہ بعد فضل کا دروازہ کھل جاوے ۔ اور ہم کیوں منتظر اتنی دیر تک رہیں ۔

پھر جب تم نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ وہ علوم جواب کھلنے والے ہیں وہ کبھی اور پر یورپ میں نہیں کھلے تو جب ایک مدعی ان علوم کا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھپر وہ پیشگوئی مسیح کی پوری ہوئی تو تم کیوں اسے قبول نہ کریں ۔ اور وہ آج سے تیرہ صد برس پہلے علوم دنیا کو دے چکا ہے اغلبا تم سے پہلے دوسرے مدعی کے حق میں ہے ۔ اب رہا یہ کہ وہ کیا لایا اس کا سہل طریق فیصلہ کرنیکا یہ ہے کہ جو تم نے علوم بتلائی ہو کہ تم پر کھولے گئے ہیں وہ مجھے ایک ایک کر کے بتلاؤ اگر شرح وبسط کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہوں تو پھر کیوں نہ مانا جاوے کہ وہ علوم آچکے ۔ ہاں یورپ بہ سبب تعصب اس طرف شاید نہ جاویگا اور ممکن ہے وہ باتیں تمہارے ذریعہ سن لیگا یہ بات اس کو کھا گئی جیسے کہ میں نے اس کے چہرہ سے مطالعہ کیا ۔ اور کہنے لگی کہ میں قرآن ضرور پڑھونگی

میرے نزدیک یہاں کے لئے یہ دیانند ثابت ہوگی ۔ یعنی یہاں کے بت اس کے ہاتھ سے ممکن ہے ٹوٹ جاویں ۔ اگرچہ دیانند سے یہ بہت بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلعم کی نہایت عزت وتوقیر کرتی ہے ۔ ایک بات جو میں نے اس شہزادی میں دیکھی وہ یہ ہے کہ دل کی بہت وسیع ہے ۔ میرے اس کہنے پر اس نے کہا کہ بیشک قرآن مشرق کے لئے تھا لیکن مغرب کے لئے میری ضرورت ہے ۔ میں نے کہا کیوں کل دنیا کے لئے نہ مانا جاوے اور تم کو محض ایک آلہ یورپ کے لئے سمجھ لیا جاوے ۔ اسپر وہ قائل ہو گئی ۔ پھر اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں ضرور قرآن پڑھونگی ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے قرآن نہیں پڑھا ۔ اس نے کہا کہ مجھے کوئی اچھا ترجمہ بتلاؤ ۔ میں نے کہا کہ ایک ترجمہ ہمارے اہتمام سے طیار ہو رہا ہے اس نے کہا خدا کے لئے بہت جلد چھپواؤ وہی ترجمہ اس قابل ہے کہ میں پڑھوں دوسرے ترجمے تو شاید تعصب سے خالی نہوں ۔ پھر اس نے مجھے کل اپنی ایک اور مختصر سی تصنیف دی تھی جو ابھی نہیں چھپی ۔ جو میں نے آج پڑھی ۔ مجھے پڑھ کر سخت حیرت ہوئی وہ کیا ہے ⅞ اسلام گویا کسی صوفی مسلم کی باتیں سنی ہوئی ہیں

کفارہ کی سخت دشمن کا دا زرۃ وزر اخریٰ کی قائل بہشت اور دوزخ کی اسیطرح اور

اور بہشتی مدارجانہ ترقیات اور دوزخ کا محض تطہیر انسان کے لئے بننا وغیرہ وغیرہ کی مدعی ہے۔ یہ دو امور ہیں جو موجودہ تعلیم مسیحیت کے سخت خلاف ہیں اور قرآن کے ماتحت میں اس مسئلہ کی بھی سخت دشمن ہے کہ [illegible] یہاں پر [illegible] ہے وہ کہتی ہے کہ تمھارا لکھنا میں تسلیم کر لی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ یہ بیہودہ امر ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ [illegible] کے خون سے ہمارے گناہ دھوئے گئے۔ بلکہ [illegible] کے تعدد کا یہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ [illegible] کا [illegible] اور اسوہ حسنہ [illegible] اور اس [illegible] عنصر کا [illegible] نشو و نما کامل [illegible] جو ہر انسان میں موجود ہے۔ اور ساتھ ہی جب میں نے انبیاء کے معصومیت کا ذکر کیا اور یہ بتلایا کہ ہمارے نزدیک سب پیغمبر ایسے عنصر کا نشو و نما یافتہ جو ہر اپنے اندر رکھتے تھے تو اس نے کہا میں اس کو قبول کرتی ہوں لیکن مجھے مسیح سے [illegible] پہنچا ہے۔ میں نے کہا اب محمدؐ سے فیض حاصل کرو۔ جواب کہا بہت اچھا اسکو مسیح سے لگاؤ فطرتاً ہے اس لئے اس کی ترجیح ہے۔ بلکہ بعض وقت تو یہ بھی گفتگو میں اس نے مانا کہ بعض باتیں یسوع پر بھی نہیں کھلیں لیکن پھر بھی مسیح کے ساتھ غلو ہے۔ اور اُسے کامل جانتی ہے۔ میں نے کہا خصوصاً تم کو کیوں اس فضل کا مورد کیا گیا کہنے لگی اس لئے کہ عورت پر مرد نے آجتک بہت ظلم کیا حالانکہ وہ [illegible] تھی۔ اس لئے اب عورت [illegible] میں نے کہا کہ وہ ظلم جو عورت پر تھا وہ اسلام نے ختم کر دیا اور روحانی ترقیات کے دروازہ عورت پر ویسے ہی اسلام نے کھول دیئے ہیں جیسے مرد پر تو پھر تو تمھاری ضرورت نہیں ہے اُس نے تسلیم کیا کہ اُس نے اسلامک ریویو میں میرا مضمون عورت کے متعلق دیکھا ہے اور اُسے از حد پسند ہے۔

اُس نے اعتراف کیا کہ اسلامک ریویو کو پڑھ کر نہ صرف اُس کے معلومات میں اضافہ ہوا ہے بلکہ بہت سے خیالات میں تبدیلی ہوئی ہے اور حیران رہجاتی ہے کہ اسلام میں اسقدر بے بہا موتی ہیں اور پھر اسلام پر اس قدر ظلم ہے۔ میں ضرور اسلام کی حمایت کرونگی مجھے بعض خوبیاں سمجھاؤ۔ خواجہ کمال الدین مجھے تم سے بہت ہمدردی اور اُنس ہے۔ تمھارا اور میرا مشن الگ نہیں ایک ہے۔ تم وہی یورپ میں قائم کرنے آئے ہو۔ جو میں قائم کرنا چاہتی ہوں۔ ایک خدا کی وحدانیت مسئلہ کفارہ کو دور کرنا مسیح کی سچی حقیقت بیان کرنا روحانی دروازہ اور الہام ہر ایک کے لئے کھولنا۔ لیکن میں یورپ کو سمجھتی ہوں۔ اس لئے مجھے خدا نے چنا۔ جن باتوں میں خفیف سا اختلاف میرا تمھارا ہے۔ تم اور میں اُسپر گفتگو ہی نہ کریں۔ بہتر ہی ہے۔

میں نے کہا دیکھو اصل بات یہی ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں طیار کیا ہے میں اگر درجہ عیسائیت پر حملہ کروں تو ان لوگوں کو برداشت نہیں اور نیز میں ناواقف بھی ہوں اس لئے خدا نے شرک صاف کرنے کے لئے تم کو مقرر کر دیا ہے۔

حضور والا میں نے آپ کا الہام سنسند رج والا جو ڈاکٹر اقبال کے خط پر حضور کو ہوا وہ بالکل درست پایا ہے۔

آج میں نے اُس جلسہ مذاہب والے پانچوں سوالات کا جواب حضرت مسیح موعود دیا۔ اور کہا کہ دیکھو جن جن امور کو تم نے نہایت مشکل سے لکھا ہے اور پھر جن کی سند تمھارے پاس بائبل میں نہیں وہ دیکھو اس جگہ اس کتاب میں کیسی مفصل بحث ہے۔ اور پھر ان سب امور کی بنیاد قرآن کریم ہے۔

میں نے اُس آخر میں کہا کہ دیکھو اس امر پر غور کرو تم نے جو کچھ امور مجھے بتلائے ہیں اور جن کے متعلق تمھارا بیان ہے کہ تم پر منکشف ہوئے ہیں اگر تمھارے کشف والہام کو الگ کیا جاوے اور اس کی سند انجیل اور کلام مسیح سے طلب کی جاوے تو وہاں خاموشی ہے کوئی جواب نہیں تم کہتی ہو کہ زمانہ قائل نہ تھا اس لئے وہ بتلائے نہیں گئے زمانہ اب قائل ہوا ہے اب اگر یہ سارے امور قرآن میں بوجہ اتم پائے جاویں تو پھر بتلاؤ قرآن کو ترجیح ہوئی یا نہیں

اب کل صبح میں یہاں سے رخصت ہونگا۔ سردست قرارداد یہ ہوا ہے کہ وہ ستمبر میں لندن آویگی وہاں اُس کا ایک عالیشان مکان ہے سات آٹھ ماہ وہاں رہیگی۔ اُس کا پیری مریدی کا بھی سلسلہ ہے۔ کثرت سے عورتیں آتی ہیں اور اُن کو یہ بخیال خود اسرار نما مصہ کی تعلیم دیتی ہے مجھے اُس نے کہا کہ وہاں چلکر ہم لکھٹے کام کرینگے۔ اور قرآن بھی پڑھونگی۔ کیا عجب ہے کہ اس کے مریدین محمدؐ کے مریدین ہوجاویں میں نے اُسے کہا اور اُس نے بطیب خاطر قبول کیا کہ میں ان اسرار کو قرآن کی روشنی میں اُس سے بیان کروں اور وہ بخوشی قبول کریگی اور اپنے مریدین میں تعلیم کریگی واللہ اعلم بالصواب ہاں ایک اور فائدہ جو اسکو ملکر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ پیرس میں ایک بڑی بھاری مذہبی کانفرنس آج سے دو ہفتہ بعد ہونے والی ہے میرا دل چاہتا تھا کہ شامل ہوں اور مضمون پڑھوں چنانچہ شہزادی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک سفارشی چٹھی مجھے منتظمان کانفرنس کے نام دیگی اور لکھیگی کہ وہ مجھے موقعہ دیں کہ میں بھی اسلام پر کچھ تقریر کروں

اگر خدا کو منظور ہوا تو یہ ایک اچھا موقعہ ہے وہاں کل مغربی دُنیا جمع ہوگی

خدا کرے چودھری فتح محمدؐ اور منشی نور احمد ۲ جولائی کو روانہ ہوگئے ہوں۔

کس قدر مشکل ہے جولائی کا پرچہ طیار ہے اور چھپ چکا ہے لیکن چونکہ میں وہاں نہیں روانگی کا کوئی انتظام نہیں

مجھے شہزادی نے چٹھی دی ہے جو فرانسیسی میں اُس نے لکھی ہے اُس کو میں نے پڑھوایا ہے کیونکہ کھُلی تھی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسپر اسلام کی کس قدر عزت ہے اور اُس کی نگاہ میں میری بھی بہت توقیر ہے مجھے ذاتی عزت سے غرض نہیں مطلب میرا یہ ہے کہ یہ ملاقات نہایت نتیجہ خیز ہے خدا کرے پیرس میں صورت بنجاوے۔ انشاءاللہ پیرس میں پرسوں پہنچکر عرض کرونگا ممکن ہے اس خط کے ساتھ لکھ سکوں کہ کیا نتیجہ ہوا؟ کمال الدین

مرزا صاحب کی نبوت

مضمون نگار کی پوزیشن

ہوشیارپور کے ایک شخص کے نام عرصہ تک تشحیذ مفت جاتا رہا ہے جب بند ہونے لگا تو اس نے التجا کی کہ میں قلمی امداد حسب منشاء دیا کرونگا۔ تشحیذ جاری رہنے دیں مگر اس کے مدیر مسئول نے جو ایک غیور شخص ہے اس بات کو پسند نہ کیا کہ کوئی غیر احمدی اس کا قلمی معاون ہو۔ اب غالباً وہی صاحب ہیں کہ ایک اخبار میں جو حضور مغفور کی شان میں گستاخی کرنے کو اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے کا آلہ سمجھ کر خوفناک غلطی کا مرتکب ہوچکا ہے مرزا صاحب کی نبوت کے مضمون کو لے بیٹھے ہیں۔

طریق استدلال

گمان کا طریق استدلال ازسرتاپا غلط ہے۔ اسے لازم تھا کہ پہلے کتاب و سنت سے ایک منہاج نبوت مقرر کرتا اور پھر اسپر حضور کے دعوے کو پرکھتا اور اپنی زبان قلم سے کوئی ایسا اعتراض نہ نکالتا جس کی زد دوسرے انبیاء پر بھی پڑ سکتی ہو۔ چنانچہ

پہلا اعتراض

مرزا صاحب کی نبوت کی تردید میں سب سے پہلے دلیل جسے زبردست دلیل کہنا چاہئے مضمون نگار کو یہ ملی ہے

کیونکہ درپی اعصاب کے بہانے سے زعفران کھاتے۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھنے کہ تمہیں کب بحیثیت سول سرجن مدعو کیا گیا تھا اور تم نے جانچ پڑتال کرکے یہ تعین کر لیا تھا کہ مرزا صاحب کے اعصاب کمزور ہیں اور وہ صرف زعفران کھانے کے لئے بہانہ بناتے تھے۔ پھر اپنی کسی لال کھتونی سے یہ مسئلہ دکھانا چاہئے تھا کہ زعفران شریعت اسلامیہ میں حرام ہے۔ یا اس کا استعمال عیاشی میں داخل ہے، یا یہ طیبات میں داخل نہیں اور جو لوگ نبوت و ولایت کا دعویٰ کریں ان کے لئے یہ جائز نہیں رہتا۔ اگر یہ بات نہیں تو ان ہوائی باتوں سے تم لوگوں کا کیا مقصد ہے بولو؟ ورنہ دہن تو پہلے ہی ہو بیشک اپنی زبان کھولو

دوسرا اعتراض

جناب والا کا یہ ہے کہ عالیشان محلات میں آپ رہتے۔ بندہ خدا ایمان سے کہو کبھی قادیان میں آئے ہو یا دہیں ہوشیارپور سے مرزا صاحب کے محلات کے کنگرے تمہیں نظر آرہے ہیں۔ اور کیا عالیشان محلات میں رہنا گناہ کبیرہ ہے۔ یا کم از کم ایک نبی کے لئے منع ہے۔ سو نبیوں میں ایک تھا جس کے لئے قرآن میں صرح ممرد من قواریر آیا ہے۔ پھر مسلمان ہو کر محلات پر اعتراض کرتے ہو؟ شرم!

تیسرا اعتراض

یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں سرمجلس چائے نوش کی۔ یہ چائے کہاں نوش کی۔ سفر میں یا حضر میں۔ میں جانتا ہوں یہ امرتسر کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کیا وہ مرزا صاحب کا گھر تھا۔ کیا وہ سفر نہیں تھا۔ کیا مسافر کے لئے فعدۃ من ایام اخر کا صریح ارشاد نہیں۔ کیا محدثین کے نزدیک سات کوس سفر ہے یا نہیں؟ علانیہ اور برسر مجلس کے لئے میں اسی خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی مثال پیش کرتا ہوں۔ دیکھو بخاری باب من افطر فی السفر لیراہ الناس خرج رسول اللّٰہ صلعم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدہ لیرہ الناس فافطر۔ رسول اللّٰہ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے عسفان میں پہنچے تو پانی منگوایا اور ہاتھ اونچا کرکے پھر پیا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ وقت بھی بتا دوں (فی روایۃ لمسلم انہ شرب بعد العصر (صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرتؐ نے عصر کے بعد پانی پیا)

دیکھا رسول اللہ صلعم نے علانیہ برسر مجلس رمضان میں پانی پیا۔ اب ذرا اپنا فقرہ مجوزہ کہاں نظر آتے ہیں۔ پڑھو اور تھوڑا سا شرما جاؤ۔ کاش اس مقدس نبی کا یہ فرمان مندرجہ بخاری ہی کبھی تم نے سنا ہوتا لیس من البر الصوم فی السفر (سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں۔) بخاری صفحہ ۱۸۶

چوتھا اعتراض

مرزا صاحب کے قریبی رشتہ دار مخالف تھے۔ میں کہتا ہوں مرزا صاحب کے آقا و مولیٰ و مطاع خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی رشتہ دار بھی مخالف تھے اور کئی مخالف مرے کیا ابوالحکم جو اسلام کی زبان میں ابوجہل کہلاتا ہے آپ کا چچا نہ تھا۔ کیا ابولہب آنحضرت صلعم کا چچا مسلمان تھا؟ کیا کوئی دانا دیکھی آپ کا مرتد تھا یا نہیں۔ پھر قریبی رشتہ داروں کا مخالف ہونا کیونکر منافی نبوت ہے؟ پھر کیا بیوی کا ایمان نہ لانا نبوت کے لئے قادح ہے۔ شاید تم حضرت نوح حضرت لوط علیہما السلام کی نبوت کے قائل نہیں ان دونوں کی بیبیوں کے کافرہ ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے دے سکتا ہوں۔ لیکن اس اصل پر بھی مرزا صاحب کی نبوت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہے۔ دیکھو تم نے خدیجہؓ کے مقابلہ میں نصرت جہاں بیگم کو رکھا ہے اسے نادان حق کے دشمن سن وہ مقدسہ مکرمہ معظمہ مسیح موعود پر ایمان لائی اس کے ایمان اس کے اخلاص کا ثبوت اس کی اولاد کی تربیت میں ظاہر ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ زیور دیگر جائداد اپنے حق میں منتقل کرا لی۔ تم قرآن مجید کی تعلیم سے ناواقف معلوم ہوتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ بیوی اپنے مال کی مالک ہوتی ہے۔ مہر اس کا حق ہے وہ جس طرح چاہے خرچ کرے۔ ناحق شناس خاوند کتاب و سنت سے ناواقف خاوند بیویوں کے مال میں بیجا تصرف کرتے ہیں۔ مگر یہاں تو یہ بات بھی نہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ ام المومنین نے اپنے مال و منال کا بہت سا حصہ دین کے لئے خرچ کر دیا

پانچواں اعتراض

مرزا سلطان احمد آپ پر ایمان نہیں لائے کیا بیہودہ اور لغو اعتراض ہے۔ تم حقیقت حال سے بالکل ناواقف ہو۔ مرزا سلطان احمد صاحب تو اس مقدس انسان کی اولاد اور اس کے خلیفہ کا اتنا ادب کرتے ہیں کہ یہاں کے بہت سے لوگ اس کی چشم دید شہادت دے سکتے ہیں۔ ان کا نوجوان ایم۔ اے عزیز حضور مغفور کے دست حق پرست پر بیعت۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے جب اس کی شادی کی تو اپنی بہو کے لئے۔ جب تک وہ خلیفۃ المسیح کی بیعت نہ کر چکی اپنے گھر آنا پسند نہ کیا لیکن ان باتوں سے قطع نظر سوال تو یہ ہے کیا بیٹے کا مدعی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیا یا بنی ارکب معنا یاد نہیں رہا؟

مضمون نگار نے بڑے دعوے سے کہا۔ کوئی مرزائی قلم اٹھائے میں پتہ کی باتیں بتانے کو طیار ہوں۔ وہ پتہ کی باتیں کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہیں بہت جلد ظاہر کرو تا ناکام بٹالوی کی قسمت میں شریک ہو کر چشم عالمیان کے لئے عبرت ہو اور ہمارے شیر جرنیل قاسم کا ایک نمبر آن بان سے نکل جائے۔ (اکمل)

اطلاع

جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ انجمن ضلع گوجرانوالہ نے بموجب قواعد کارروائی کرنی شروع کی ہے ضلع کی دوسری انجمنیں اس کے ساتھ مل کر کارروائی کریں ایسا ہی چندہ بھی انجمن ضلع گوجرانوالہ کی وساطت سے آنا چاہئے اس طرح ہر سال کے آخر یہ پتہ لگ سکتا ہے کہ ضلع ... کس قدر روپیہ آیا۔ پس ضلع گوجرانوالہ کی کل انجمنیں انجمن ضلع کی وساطت سے بموجب قواعد کارروائی کریں (سکرٹری)

چند ضروری نوٹ

میں سب سے پہلے تو افسوس کرتی ہوں کہ بوجہ پریشانی طبیعت و ناسازی مزاج کے بدل میں مدت سے کچھ نہیں لکھ سکی اور بعض ضروری خطوط جو وقتاً فوقتاً مجھے اپنی معزز و عزیز بہنوں کی جانب سے ملتے رہے ان کی تعمیل بھی نہیں کر سکی اور سچ کہ دل میں تو بہت صدمہ رہا کہ اس خدمت سے محروم رہی مگر میری مختلف پریشانیاں اور خفیف سے ابتلا کچھ ایسے مجموعہ الم بن گئے کہ اب تک ان سے مخلصی نہیں پائی گو مومن صادق کو تو کوئی دنیاوی بات رنجیدہ یا مضمحل نہیں کر سکتی مگر تاہم انسان ضعیف البیان ہے اور پھر عورت ذات جس کی فطرت ہی کمزور و نازک پیدا کی گئی ہو کہاں بچ سکتی ہے اور پھر مجھے تو جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی حالت کا زیادہ غم ہے کہ دینی ترقیات اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم و غریب نوازی سے ہوتی ہیں اس لئے میری عزیز بہنیں صدق دل سے میرے لئے دعا فرما دیں کہ مجھے حسنات دارین عطا ہوں۔

مصالح العرب۔

مولوی فاضل حاجی سیّد عبد المحی صاحب

وفات المسیح علیہ السّلام۔

انّ الصّحابة رضی اللہ تعالیٰ عنھم کانوا یؤمنون بوفات المسیح علیہ السلام۔ وکذا الّذین جاءوا بعدھم من عباد اللہ المتبصرین۔ فانظروا صحیح البخاری کیف فسّر فیہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما آیة انّی متوفیك ورافعك فقال انّی متوفّیك ممیتك واشار الامام البخاری الی صحة ھذا القول بایراد آیة انّی متوفّیك فی غیر محلّہ وھذہ عادة البخاری عند الاجتہاد واظہار مذھبہ کما یخفیٰ علی الماھرین۔ فانظروا وتفکروا کیف اشار البخاری رحمہ اللہ الی مذھبہ بجمع الآیتین فی غیر المحلّ واراءة تظاھرھما لانّ آیة فلمّا توفّیتنی جواب الی آیة انّی متوفّیك فاعتقد البخاری قدس اللہ سرّہ بانّ المسیح قد فات ولحق بالاموات لانّ درجة المسیح تحت درجة سیّدنا ونبیّنا محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم۔ فتدبّروا فانّ اللہ یحب المتدبّرین وذکر اللہ تعالیٰ موت المسیح بلفظ التوفّی کما ذکر موت سیّدنا ونبیّنا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم بذالك اللفظ اعنی بقولہ نرینّك بعض الذی نعدھم او نتوفّینّك۔ فلا مجال للتّاویل فی لفظ التوفّی الذی ورد فی المسیح علیہ السلام حیاتہٗ وفی سیّدنا ونبیّنا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم موتہٗ فتلك اذاً قسمة ضیزیٰ وخیانة فی دین اللہ واختلاط مرتبة سیّدنا خاتم النبیّین ؎

مسیح علیہ السّلام کی وفات

صحابہ اور دیگر ذی بصارت لوگ جو ان کے بعد دنیا میں تشریف لائے۔ سب کے سب مسیح علیہ السلام کی وفات پر ایمان رکھتے تھے۔ بخاری میں آیت انّی متوفیك ورافعك کے نیچے عبد اللہ بن عباس یوں رقمطراز ہیں۔ متوفیك یعنے ممیتك۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کا آیت مذکورہ کو دوسرے مقام پر لانا گویا اس قول کی صحت پر اشارہ فرمانا ہے۔ اور ماہرین حدیث پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔ کہ امام بخاری بوقت اجتہاد اور اظہار مذہب ایسا کیا کرتے ہیں۔ دیکھو اور خوب سوچ سے کام لو۔ کہ کیسے امام موصوف نے ہر دو آیت کو اپنے موضوع کے علاوہ مقام میں جمع کرنے سے اپنے مذہب کی طرف اشارہ کیا۔ اور بتایا کہ آیت فلمّا توفیتنی۔ انی متوفیك تک آیات کا جواب ہے۔ پس حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ۔ اس دلیل کی پناہ سے کہ مسیح کا درجہ ہمارے آقائے نامدار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ سے کمتر ہے۔ اقرار فرماتے ہیں کہ مسیح مرگیا۔ اور مُردگان میں جاملا۔ تم بھی اے ارباب دانش غور کرو۔ کیونکہ باریتعالے سوچ کرنے والوں سے پیار رکھتے ہیں۔ دیکھو جس طرح التوفّی کا لفظ مسیح کی موت پر خدا کی کتاب قرآن مجید میں برتا گیا۔ ویسے ہی آیت :۔ نرینك بعض الذی نعدھم او نتوفینك میں وہی توفی کا لفظ لایا گیا۔ اب تو ناممکن ہے کہ اس توفّی کے لفظ کو جو مسیح کے بارہ میں آیا۔ بگاڑا جائے۔ اور حیات مسیح ثابت کیجاوے۔ کہ مسیح زندہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم مُردہ۔ معاذ اللہ۔ یہ تقسیم تو راہِ انصاف سے دُور۔ اور دینِ خدا کی خیانت۔ اور خاتم النبیّین کے مرتبہ کو پست کرنا ہے ؎

نصائح من کلام المسیح الموعود المحمّدی۔

ارفق فانّ الرّفق رأس الخیرات۔ ولا ترد مورد ماثمة وتقف موقف مندمة واتق اللہ حق تقاتہ فلا توذی الصالحین۔

محمّدی مسیح علیہ السلام کی کلام سے چند نصیحتوں کا اقتباس

نرمی برتو۔ کیونکہ تمام نیکیوں کی جڑ وہی ہے۔ اور بدی کے گھاٹ پر مت ٹھیرو۔ ویسے ہی جہاں پر ندامت کا ڈر ہو یا کھٹکا ہو۔ خدا سے پورے طور پر ڈرو اور صالحین کو ہرگز دکھ نہ دو

وما كان الأذى خلق الكرام * ولكن هكذا ادبت رياح
وانّ الخلق يفهم قول حقٍ * وتشفي صدره الكلم الفصاح
فيا خِلّي تفكّر في كلامي * فانّ الفلك للتقوى وشاح
ولي وجدًا لذوي قومي وجدًا * وما وجد الثواكل والنيّاح
ومثلي حين يبكي في دعاء * فيسعى نحوه فضل متاح

لا تحسب اخاك المؤمن بالله ورسوله وكتابه مرتدًا او من الكافرين ان الّذين اخلصوا قلوبهم لله واسلموا وجوههم لله وشربوا كاسًا من حبّ الله فلا يضيعهم الله ربّهم ولا يتركهم مولاهم ولو عاداهم كل ورق الاشجار وكلّ قطر البحار وكلّ ذرة الاحجار وكل من في العالمين *

فوائد من كلام خليفة المسيح ؑ

سوء الظنّ يمنع كلّ خير۔ غلط من قال كلام الله تعالىٰ بلا صوت ولا حرفٍ۔ بل كلام الله تعالىٰ بصوت وحرف۔ فاتخذ الله تعالىٰ وليًا في جميع حالاتك يرزقك الله خير الدّنيا والاخرة۔ قولهم اذا جا الاحتمال بطل الاستدلال المعنى تعجّب اى لا يبطل الاستدلال بالاحتمال۔ انّ الله اذا اراد شيئًا يفعله لانّه قادر على كل شئ۔ انّى ما رأيت السّارق صاحب مالٍ وثروة ولا رأيت الزّاني وغيره من اهل الاعمال الخبيثة في عيش هنيئ او صحّة بدنٍ ابدًا۔ الفرق بين الادراك والرّؤية بيّنٌ الا ترى انّ الانسان يرى شيئًا من بعيدٍ ولا يدركه اى يحيط به۔ العبادة هي الطّاعة ولها شرطان احدهما المحبّة والثاني الخضوع فهذه العبادة المطلوبة اى المقبولة لانها مشروطة بمحبّة الله وتعظيمه۔ وانّ الانسان اذا احبّ الله من كل قلبه فلا يؤثر على تعظيم الله امًّا ولا ابًا ولا حاكمًا ولا مالًا ولا اولادًا۔ لانّ من اثر على الله شيئًا جعل ذلك الشئ ندًّا لله تعالىٰ اى مثلًا وشريكًا طوبىٰ لمن احبّ الله وخضع له لانّ نتيجة محبّة الله التوفيق للاعمال الصالحة المرضيّة عند الله تعالىٰ۔ فلا بدّ للمؤمن ان يكون مع النّاس حرًّا خالصًا وسيدًا كريمًا ومع الله عبدًا خاضعًا ممتثلًا باحكامه ومطيعًا۔ ومن يطع الله ورسوله فقد فاز *

اچھے اور بھلے آدمیوں کا خلق یہی کہ وہ دُکھ نہ دیویں۔ مگر زمانہ میں ایسی ہوا چل رہی ہے۔ شریف مزاج انسان اچھے لوگوں کی بات سمجھتا ہے۔ اور پسندیدہ کلام اس کے سینے کو شفا بخش دوا ہے۔ میرے دوست میری کلام میں فکر کر۔ کیونکہ فکر تقوےٰ کا موتیوں سے جڑا ہوا ہار ہے۔ اپنی قوم کے لئے میری وہ سوزش ہے۔ جو کئی درجہ زن گم کرنے والیوں۔ اور مُردوں پر نوحہ کرنے والیوں سے زیادہ ہے۔ میرے جیسا جب اپنی دُعا میں روتا ہے تو فوراً خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ فضل دوڑ کر بشارت لاتا ہے۔ تم اپنے بھائیونکو جو اسرتعہ اور آنحضرتؐ اور کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں مُرتد یا کافر نہ سمجھو کیونکہ جو لوگ اپنے دلونکو اخلاص کے پانی سے سیراب اور جنھوں نے اپنی عزت اور ناموس کو خدا کے سپرد کر کے محبت الٰہی کا لبریز پیالہ پی لیا کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا وند تربیت کنندہ انکو ضائع یا چھوڑدے اور درگاہ ایزدی سے رسوا کیا جاوے۔ اگرچہ جہان کے سب انسان بلکہ تمام درختوں کے پتے اور سمندروں کے قطرات آب اور پتھروں کے سنگریزے دشمنی سے پیش آویں

خلیفۃ المسیح کی کلام کے فائدے

بدظنی بھلائی کے دروازوں کو بند کر دیتی ہے جو شخص کتاب اللہ (قرآن مجید) کو صوت (آوازہ) اور حروف کے لباس سے برہنہ خیال کرتا ہے غلطی پر ہے بلکہ کتاب اللہ صوت (آوازہ) اور حروف کے لباس سے مزین ہے خدا تعالیٰ کو اپنے جملہ حالات میں کارساز سمجھو وہ خدا دنیا اور آخرت میں اچھا انعام دینے والا ہے۔ اہل علم کا یہ مقولہ کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تعجب کے مقام پر بولا جاتا ہے جس کا معنی ہونگے کہ کیا احتمال سے استدلال باطل ہو جاتا ہے یعنی ہرگز نہیں دیکھو جب اللہ سبحانہ کسی چیز کے کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے کر ہی ڈالتے ہیں کیونکہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ میں نے دلوں بھی دولتمند اور زنا کار لوگوں کو جو اپنی پاک زندگی بدکاری کی کاموں میں برباد کر ڈالتے ہیں خوش نہیں پاتا اور بدنی تندرستی سے بھی آخر ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں دیکھنے اور تصور محض میں روشن فرق ہے۔ آدمی چیز کو دُور سے دیکھ تو لیتا ہے مگر ادراک اور احاطہ نہیں کر سکتا۔ عبادت فرمانبرداری کو کہتے ہیں مگر یہ دو شرطوں سے وابستہ ہے۔ پہلی شرط محبت دوم فروتنی۔ پس جو عبادت الٰہی تعظیم اور محبت سے ہو گی وہ ضرور ہی درگاہ عالی میں مقبول ہے جو شخص اپنے سارے دل سے خدا کے ساتھ محبت اور پیار رکھتے ہیں وہ کبھی تعظیم الٰہی پر ماں باپ اولاد دولت اور حکومت کو ترجیح نہیں دیتے۔ محبت ایزدی پر اور ونکو ترجیح دینے والے گویا خدا کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا سے پیار اور اس کے حضور میں فروتنی رکھتے ہیں۔ کیونکہ محبت الٰہی کا ماحصل اعمال حسنہ اور پسندیدہ افعال کی توفیق ہے۔ ایماندار کو ضروری ہے کہ لوگوں سے شرافت۔ نیت کی صفائی۔ سخاوت۔ مروّت۔ ایثار وغیرہ ملحوظ رکھ کر میل ملاپ سے کام لے اور خدا کے حضور میں فروتنی عجز اور احکام خداوندی پر عملدرآمد اور فرمانبرداری کرے۔ خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانبردار کامیاب ہیں کیونکہ وہی لوگ بندوں اور خدا کے حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں *

بقیّة فوائد التاریخ

ونقصّ قصص المصابین علی القلب المکتئب وتشدّ الهمم للاقتحام فی الامور العظام وتشجع القلوب المزاودة بنموذج الفیتان الکرام فانّ نموذج الفتیان والشّجعان یقوّی القلب و یزید جرءة الجنان۔

ومن لا یعی التاریخ فلیس بانسان ولله درّ من قال۔

لیس بانسان ولا عاقلٍ ٭ من لا یعی التاریخ فی صدره
ومن وعی اخبار من قبله ٭ اضاف عمراً الی عمره

تاریخ الاسلام

التّاریخ او التاریخ بتسهیل الهمزة مصدرٌ معناه اللّغوی التوقیت ومعناه الاصطلاحی علمٌ یعرف به احوال الامم والشعوب الغابرة والحاضرة وهو مفید لکلّ طبقات البشر۔ وهو یؤخذ من الاثار والرّسوم وهی ثلاث احدٰها الاثار المضبوطة اعنی کلّ ما حفظ من الاوراق والسّجلّات وسائر المخطوطات ککتب الادیان والتّقاویم ودفاتر الدّواوین۔ وحجج المحاکم و اعلاماتها وکتب الادب والقوانین والمعاهدات ونحوها۔ ثانیها۔ الاثار المنقولة اعنی کلّ ما روی وتنوقل عن الاباء الی الابناء من حکایة ومثل وشعر ونحوها وهذه وان لم تخل من المبالغات فی بعض الاحیان فهی علی کلّ حال لا تخلو لدی المحقق من فایدة ۔ ثالثها الاثار القدیمة اعنی آثار المدن والقلاع وسائر الابنیة والهیاکل والاحجار المنقوشة والمسکوکات والاسلحة والثّیاب والادوات البیتیّة ونحوها

النّصائح والحکم المأثورة۔

احترسوا من النّاس بسوء الظّن۔ المستشیر معان والمستشار مؤتمن ان الحکمة تزید الشریف شرفاً۔ اتقوا من تبغضه قلوبکم لو کان الصبر بعیرین ما بالیت ایهما رکبت ۔ وجهّوا امالکم الی من تحبّه قلوبکم ٭

بقیّہ تاریخ کے فائدے

اور مصیبت زدوں کو مصیبت زدوں کے حالات سُنانا۔ اور ہمتوں کو بڑے بڑے امور میں بڑھنے کے لئے مضبوط کرتا ہے اور بہادر وحزین دونیں پہلے بزرگ جوانوں کیطرح دلیری پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ بہادروں اور جوانوں کے نمونے دلوں کو قوت دیتے۔ اور جان میں جرأت بڑھاتے ہیں۔

جو شخص تاریخ کا علم نہیں رکھتا وہ انسان ہی نہیں اور خدا جانتا ہے جسنے یہ کہا ہے سچ کہا ہے وہ انسان اور عاقل نہیں ہے جس نے تاریخ کو اپنے سینے میں جگہ نہیں دی۔ اور جس نے تاریخ کو محفوظ رکھا۔ اُس نے اپنی عمر دوچند کر لی ٭

اسلامی تاریخ کا بیان

تاریخ کے لغوی معنٰی وقت کی مقرری کے ہیں۔ اصطلاح میں گذشتہ اور موجودہ لوگوں کے واقعات دریافت کرنے کا نام ہے۔ اور یہ علم ہر ایک طبقے کے آدمیوں کو مفید ہے یہ علم رسموں اور دیگر واقعات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اور یہ رسوم تین طرح پر ہیں (۱) یہ واقعات مذہبی کتابوں اور جنم پتریوں اور بڑے بڑے اشعار کی کتابوں اور محکمہ جات کی دلیلوں اور نشانوں۔ زباندانی کی کتابوں اور قوانین اور معاہدات کے بیانوں سے معلوم ہو سکتا ہے (۲) یہ بزرگ علم کا سلسلہ روایتاً یوں ہوتا کہ بزرگ لوگ اپنے بیٹوں کو حکایات عجیبہ اور ضرب الامثال اور اشعار وغیرہ نقلاً بعد نقلٍ بتاتے چلے آئے ہیں۔ اگرچہ اس علم میں بے سر و پا مبالغات بھی ہوتے مگر تحقیق پسند طبائع کے نزدیک یہ علم فائدوں سے بھی خالی نہیں (۳) واقعات کا پتہ شہروں کے منہدم نشانات۔ اُجڑی ہوئی بستیوں ہر قسم کی عمارتوں پیکلوں کھدے ہوئے پتھروں۔ قدیم ہتھیاروں۔ خانگی لباسوں وغیرہ کو دیکھ کر تالیف کیا جاتا ہے ٭

نصیحتیں اور احکام ماثورہ

لوگوں سے بدظنی سے بچے رہو۔ مشورہ لینا گویا امانت لینا ہے اور مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے حکمت سے شریف کی شرافت میں ترقی ہوتی ہے بغض سے پرہیز کرو۔ اگر صبر دو اونٹوں کا بوجھ بھی ہو تو میں پرواہ نہیں کرتا کہ کس پر سواری کروں جس سے تمہارے دلوں میں محبت اس کے پیش اپنی ضروریات کرو ٭

الصبر مطيّة لا تكبو و سيف لا ينبو - انقص الناس عقلا من ظلم من هو دونه واولى الناس بالعفو اقدرهم على العقوبة ليس العاقل من يعرف خير الخيرين لكنّه من يعرف شرّ الشرّين العلم نعم السمير والعقل بشير بالخير يشير - اجتهد فى طلب العلوم تنفرد بما يرفعك الى النجوم - المجد يبذل اللّهى - والفضل بالادب والنّهى ؛

صبر ایک سواری یا تلوار ہے جوکہ نہ تو درماندہ اور نہ اچٹتی ہے - لوگوں میں زیادہ احمق وہ جو اپنے ادنی پر ظلم کرے - بزرگ اور دانشمند وہ ہیں - جو باوجود قدرت انتقام معاف کرتے ہیں - عقلمند وہ ہیں جوکہ بد دل کی شرارت سمجھے نہ کہ اچھوں کی بھلائی کو - علم رات کا عمدہ افسانہ گو ہے - اور عقل بشارت کی عمدہ ترین سفیر ہے - علم کی تلاش میں لگے رہو - کیونکہ اسی سے مرتبہ کی بلندی از ثری تا ثریا پہنچتی ہے - بزرگی انعام اور بخشش سے ملتی ہے اور آداب از عقل و تحمیل پاتی ہے

مبدأ الخليقة

اختلف المورخون ولا يزالون مختلفين على مبداء الخليقة فمن قائل انّ البشر وجدوا قبل الهجرة المحمديّة باربعة الاف سنة ومن قائل بستة الاف سنة ومن قائل بما بين من السنين والوصول الى الحقيقة متعذّر ؛

پیدائش عالم کا شروع

اکثر مورخین عالم کی پیدائش میں مختلف ہیں - اور آئے دن یہ اختلاف ہمیشہ سر برگورنج رہا ہے - بعض کا یہ خیال کہ انسان ہجرت محمدیہ کے پہلے چار ہزار سال عدم سے وجود میں آیا اور بعض کا خیال چھ ہزار برس - بعض کا خیال لکھو کہا - غرض جتنے منہ اتنی باتیں اصل یہ کہ عالم کی پیدائش پر آگاہ ہونا سخت مشکل ہے -

الارض والعالم

يقول علماء طبقات الارض انّ الارض كانت جسماً ناريًا وانّها لم تبرد الّا بعد سنين عديدة (مجهولة) ثم بعد ان بردت تحجّرت وصار لها قشرة ثم بعد سنين عديدة (مجهولة) ايضاً اصبحت صالحة للنّبات والانبات ثم اصبحت صالحة لحيات الحيوان ثم لحيات الانسان ؛

زمین اور جہان

جیالوجی کے ماہر یہ کہتے ہیں کہ زمین ایک ناری جسم تہا - جوکئی سال تک سرد نہ ہوا پھر چند برسوں کے بعد وہ زمین سخت ہوگئی اور اس اُپر پوست کی اس کی جنس سے جھلی پیدا ہوگئی - اور ازاں بعد چند سالوں کے پیچھے وہ اُگنے اُگانے کے قابل بن گئی - اور حیوانات اور انسانی نوع کی حیات کے واسطے از بس درست ہوگئی ؛

الانسان

يقول هاولآء العلمآء ايضاً انّ الانسان فى اوّل امره كان وحشيًا ثم مرّت عليه سنون عديدة الى ان شرع يعمل الامور الضروريّة له كالمسكن والملبس والماكل ثم ظلّ يتدرّج بالحضارة الى ان وصل الى ما هو عليه فى هذا العصر ؛

انسان

وہی عالم جیالوجی فن کے آدمی کی بہ نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت انسان پہلے ایک وحشی انسان تھا - پھر چند غیر معلوم برسوں کے بعد اپنی ضروریات - مکان - لباس خوراک وغیرہ ضروریات کے بہم پہنچانے میں مصروف ہوگیا پھر جنگل چھوڑ شہروں میں آبسا اب اس زمانہ میں یہی حضرت انسان اپنے تئیں مہذب - متمدن وغیرہ ناموں سے فخر کرتا ہوا - اور رگیں پھلاتا ہوا بس نہیں کرتا ؛

معينة التاريخ

العلوم التى تعين على التاريخ وتجلو حقائقه كثيرة اهمها الجغرافيا وعلم التقويم وعلم طبقات الارض ؛

التاریخ

جو علوم تاریخ کے مددگار اور تاریخ کے حقایق کو کھولتے انمیں سے مقصود بالذات جغرافیہ کا علم ہے - اور علم حساب اور زمین کے طبقات کا (جیالوجی)

(۲) بڑی خوشی - بڑی مسرت بہت ہی راحت کی بات ہے کہ یہ سال ہمارے (یعنی فرقہ اناث) کے لئے خاص برکات کا موجب ہوا کیونکہ ایک تو جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے ہمارے لئے ایک رسالہ بنام احمدی خاتون نکالا اور اب تک وہ بڑھ چڑھ کر ترقی کر رہا ہے - گو اشاعت بروقت نہیں - مگر یہ قصور ہمارا ہے - ہمیں چاہیے کہ اسے مالی مدد دیں - شیخ صاحب نے تو بہت کوشش کی کہ چھوٹی بچیوں کے ٹوٹے پھوٹے لفظ حوصلہ افزائی کے لئے چھاپ دیئے اور دوم ہمارے صاحبزادہ والانسب نے اخبار الفضل نکالا تو خواہ ایک صفحہ ہی سہی مگر بقول پنجابی مثل (روڑی دی بیڑی دیاں بیر ٹبراں) ہی سہی تو بھی "تادیب النساء" کے نام سے مضامین مستورات کی بھلائی کے لئے لکھنے شروع کئے جزاک اللہ فی الدارین - اس میں اس دفعہ ہمارے خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا مضمون ہے - اب وقت آ گیا ہے کہ ہم غریبوں کے بھی شاید دن پھریں - کیا اچھا ہوتا کہ حضرت برادر مفتی صاحب بھی "بدر خواتین" کا کالم بند نہ کرتے اور آپ خود ہی کوئی نہ کوئی چھوٹا بڑا مضمون برابر درج کرتے رہتے یا لکھتے رہتے کیا فرض تھا کہ سکینہ ہی مضمون لکھا کرے یا کوئی اور خاتون ہی مجھے برادر معظم معاف فرما دیں - آپ پر برادرانہ شکایت کی ہے ورنہ آپ بھی معذور ہیں - ہماری بہنیں تعلیم یافتہ تو بہت ہیں اور اسلامی تربیت بھی خاص کر قادیان شریف میں تو کافی سے بڑھ کر ہے - مگر افسوس ہے کہ ان کو علمی مذاق کم ہے - ورنہ بدر خواتین کا کالم کیوں بند ہوتا (احمدی خاتون کے نکل آنے پر میں نے مناسب نہ جانا کہ بدر میں یہ کالم رہے - ایڈیٹر)

(۳) میری پیاری بہن ملکہ صاحبہ - اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحبہ معاف فرماویں اگر ان کی خدمت اقدس میں کچھ شکایات میں کروں - سنو بہن پیاری سچ کہ بخدا مجھے کیا بلکہ بہت سی بہنوں کو آپ سے بڑی بڑی اُمیدیں تھیں کہ آپ ایسی فاضلہ اور فصیحہ اور پُرجوش بہن تقریر سے تحریر سے ہم مستورات میں ایک روح پھونک دینگی اور بخدا میں نے تو آپکو قرۃ العین ثانی سمجھا ہوا تھا مگر میرا خیال غلط نکلا آپ نے تقریر تو چیز کہیں رہی اپنی تصنیفوں میں آپ ایسی محو ہوئیں کہ کبھی سال بھر میں ایک مضمون بھی حمایت سلسلہ میں نہیں لکھا - اگر یہ بہانہ کرو کہ بال بچہ کا کھیڑا ہے تو بہن کیا اپنی بال و بچہ کی اسقدر محویت ہوئی کہ بیسہ کا کارڈ لکھ کر اپنی قدیمی محبہ سکینہ کو نہیں لکھنا تھا - حالانکہ رسالہ "احمدی خاتون" میں انجمن مستورات بنانیکا مضمون دھر گھسیٹا - آپ تو ایسی مفقود ہیں کہ مجھے پتہ بھی نہیں کہاں ہو - پھر انجمن کون قائم کرے خیر اسکا جواب آپ میری خاتون کے ذریعہ لکھونگی انشاء اللہ - یہاں تو یہ شکایت ہے کہ آپ کا قلم ٹوٹ گیا یا دل میں ہی نہیں رہا - ذرا بتلایئے تو سہی یا ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفگی اور عتاب آخر اس کا تردید میں ہی کچھ لکھنا تھا - ڈاکٹر علیم رستی پیل نکے ہیں دعا کریں ایڈیٹر

(۴) مدت سے میرے جی میں خیال ہے بلکہ دل دردمند ہے اور سخت رنج پہنچتا ہے کہ لاہور جو ہمارے قادیان معظم کے گویا دوسرے درجہ پر قدر رکھتا ہے اور جو مرکز علم و تہذیب میں دن بدن ترقی پر ہے وہاں کی کسی بہن کو قابل ناصح میں نے نہیں دیکھا نہ سُنا اور مجھے بحید تعجب ہوتا ہے کہ جہانتک میں نے تحقیقات کی یہی سنا کہ لاہوری احمدی خواتین میں پرجوش بہن کوئی نہیں اور ہماری بچیاں بھی مشن سکولوں کی محتاج ہیں - پچھلے دن مجھے سخت رنج پہنچا ایک ناواقف کم علم بہن دور سے آئی تھی افسوس کے ساتھ مجھ کو کہنے لگی کہ میں رات ایک بڑے شہر میں تھی باہر تو ہم سُنتے ہیں کہ اس شہر میں بڑے جوش و خروش والے احمدی جماعت ہے اور بہت بھاری ہے مگر میں نے دیکھا کوئی بی بی احمدی پُرجوش نہیں بلکہ اکثر نمازوں میں سُست ہیں اور دینی تعلیم سے بے خبر بلکہ صبح سات بجے دو بچیاں جو فخر نسواں ہونی چاہئیں اُٹھیں اور اُٹھتے ہی کنگھی چوٹی کی کپڑے بدل گاڑی آئی تو وہ سوار ہو سکول چلی گئیں نہ نماز پڑھی نہ قرآن شریف پڑھا - سچ کہ مجھے تو اس بی بی داستان نے بدن میں رعشہ ڈالدیا - مگر یہ قصور کس کا ہے کیا مردوں کا نہیں جنہوں نے گھر میں احمدیت کی یا اسلام کی تحریک نہیں کی آجکل اس بڑے شہر میں انگریزی سکولوں کی زہریلی ہوا سرعت سے چل رہی ہے کاش کہ اگر ساتھ دینی عربی تعلیم ہوتی تو چنداں انگریزی تعلیم ضرر نہ پہنچاتی مگر اب تو بقول شاعر ؎

ان سے بی بی نے فقط اسکول ہی کی بات کی
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی

مگر کیا ایسی حالت میں ہمارے برادران مدت غفلت ہی میں رہکر اپنے گھروں کی خبر نہ لینگے اور کیا اپنی بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول زنانہ جس میں دینداری تعلیم اور اسلامیہ مسائل کی تعلیم ہو نہ کھولینگے - نہیں بلکہ فقط بچیوں ہی کے لئے نہیں اپنی مستورات میں جب تک اسلامیہ تعلیم نہ پھیلائینگے ان کے بُت نئے اور پرجوش ٹریکٹ کام نہ آوینگے بلکہ نسل میں بھی ماؤں کی جہالت اور دین سے بے خبری اثر کریگی جس کا عذاب گھر کے بادشاہ یعنی مردوں پر ہوگا - اور خدا تعالیٰ کے سامنے وہ جوابدہ ہونگے - مجھے خوب یاد ہے کہ اس شہر کے ایک معزز مصلح قوم کی ۱۲ یا ۱۳ سالہ بچی آئی اور یہاں جمعہ کی نماز میں بھی لڑکیاں جاتی ہیں اسے ساتھ لیگئیں افسوس کہ جماعت میں کھڑا ہونا اسے نہیں آتا تھا - پھر ہاتھ باندھنے کی عقل نہ تھی مگر سجدہ دیا - نعوذ باللہ غیر - انا للہ - کیا گھر میں بھی کسیکو نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر مجھے تو رہ رہ کر اس کے باپ پر تعجب آتا - ماں بچاری تو خیر ناواقفی کے باعث معذور ہوگی - اسی طرح ایک دفعہ میں نے اس شہر میں رات گذاری وہاں مشاہدہ کیا کہ ایک دو احمدی بیبیاں آئیں - پوچھا کہ بھئی تم لوگ احمدی ہو تو کہا اجی احمدی کیا ہوتے ہیں - اری بہن - تمہارے میاں تو بڑے مخلص ہیں - قادیان اکثر جاتے ہیں تو کہا جی خدا جانے ہمیں کیا خبر کہ احمدی کیا کہتے ہیں - بلکہ ہم نے تو سنا ہے کہ قادیانی عورتیں بڑی آزاد ہیں اور بہت شاندار لباس وغیرہ پہنتی ہیں اور وہ ہم سے زیادہ سُکھی ہیں اور مرد ان کے زن مرید ہیں - میں نے اناللہ پڑھ دیا - کہ حالت نازک ہے مولا کوئی ایسی تحریک ان کے دل میں ڈال کہ مردوں کو احساس پیدا ہو کہ عورتوں میں احمدیت کی تعلیم دیں اور اسلام سے ان کو خبر ہو - مجھپر کوئی ناراض نہ ہو خدا قسم میں نے بہت ضبط کیا کہ کسی اور طریقے سے ہی نیکی سمجھا دی جاوے مگر کوئی ایسا طریقہ نظر نہ آیا مجبورًا صاف صاف لکھدیا خدا کرے میرے ان چند لفظوں میں اثر ہو اور حالت مستورات سدھر جاوے - ہاں خوب یاد آیا اب جبکہ پیام صلح اخبار نکلتا ہے تو چاہیئے کہ اس میں مستورات کے لئے ضرور حصہ رکھا جاوے جس کے ذریعہ ان میں نیکی پھیلائی جاوے اور اگر زنانہ سکول اگر ہمارے برادران ملت چاہیں تو علیحدہ کھول سکتے ہیں آگے ماننا نہ ماننا ان کے اختیار ہے ہمارا کام تو کہدینا تھا ؎

۵ ہماری بہنوں کو جو زیور علم و فضل سے آراستہ ہیں اور بفضل اللہ بہت سی بہنیں مجھ ناچیز سے بڑھ کر لائق فائق ہیں ان کو کمر ہمت باندھنی چاہیئے اور اپنی بہنوں کی حالت سدھارنے کیجانب کوشش کرنی چاہیئے دوسرے اخباروں کو چھوڑ کر اپنے اخبار میں مضامین لکھیں - مجھے اپنی معزز بہن مسز محمد علی صاحب ایم - اے پر بھی شکوہ ہے کہ وہ کوہ مری گئیں - سفرنامہ لاہور کے شرفیا نابل

میں لکھا۔ مگر اپنی بہنوں کو نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ اول خویش بعدہ درویش پر عمل چاہئے تھا۔ بہت منشی غلام محمد پھلوری ہیں۔ پردہ نشین عصمت میں وہ مضمون لکھتی ہیں۔ اپنے اخبارات میں کبھی نہیں لکھا وغیرہم؟ بہن لکہ تو مجھ پر ازدواج ثانی والے مضمون سے ایسی خفا ہوتیں کہ ملامت بھی بہت کی کہ تم نے کند چھری سے اپنا ہی گلا کاٹا گو بات ٹھیک تھی مگر عورت کے ہاتھ سے نہیں لکھا جانا چاہئے تھا۔ اللہ اکبر الیسی نفس پروری پر خط و کتابت ہی بند کر دی۔

میں نے یہ چند پریشان فقرے لکھے ہیں اشارۃً ورنہ ان میں سے ہر ایک ایسا تھا کہ اس پر کئی کئی صفحہ کا مضمون لکھنے کی گنجائش تھی۔ مگر المعذور مجبور ہے۔ زندگی رہی تو پھر سہی

والسلام عاجزہ سکینۃ النسا از قادیان

اخبار عالم

ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ کی خبر ٹرکی کے بڑے شہروں میں کمال مسرت و خوشی سے سُنی گئی۔

شمال ایڈریانوپل میں سرحد سے گذر کر جمبولی کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔ سفرا کی کانفرنس امروزہ میں اس خبر سے سراسیمگی پھیل گئی کہ ترک فلیپو پولس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ شاہ فرڈ نینڈ نے دول سے مداخلت کی التجا کی۔

جرمن اخبار ٹرکی پر دباؤ ڈالنے کی مشکل کو تسلیم کرکے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ سرحدی تصفیہ ترکی کی تائید میں کیا جائے۔

یارک کے متصل بنگھاسپٹن کے ایک کارخانہ میں آگ لگنے سے عمارت ۲۰ منٹ میں جلگئی ۱۲۵ لڑکیاں جو کارخانہ میں تھیں کھڑکیوں سے کود نے سے ۵۰ ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئیں۔ آتشزدگی کی یہ وجہ ہے کہ ایک سلگا ہوا سگرٹ کوڑے کرکٹ میں پھینکدیا گیا تھا ۵۰ سے ۶۰ تک لڑکیاں ہلاک اور ایک درجن مہلک طور سے زخمی ہوئیں کئی لڑکیوں کا پتہ نہیں ملتا۔

شاہ فرڈینڈ نے یورپ سے اپیل کی ہے کہ وہ ٹرکی کو خود بلگیریا کے اصلی علاقہ پر حملہ کرنے سے روکے۔ ترکوں پر دیہات کے جلانے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ دول کے سفرا کو کل شاہ فرڈینڈ نے اپنے محل میں طلب کرکے ترکی سپاہ کے ٹرلونواکس اور جمبولی کی سمت سے بلغاریہ پر حملہ آور ہونے۔ اس لتدی اور دیہات کو جلانے اور باشندوں کو ہلاک کرنے کے خلاف شکایت و اعتراض کیا۔ اور کہا کہ میں ہرگز یقین نہیں کر سکتا کہ جن طاقتوں نے سفارتی کارروائی یعنی معاہدہ لنڈن پر دستخط ثبت کئے ہیں جو کہ اب پاؤں تلے روندا جا رہا ہے اس توہین کا اُن پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ میں بلغاری قوم کی اس مصیبت میں یورپ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کے مصائب کا خاتمہ کرے جو اپنے پُرانے ظالموں کی عداوت کے سامنے مفرور ہو رہے ہیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹرکی کی پیشقدمی یونان و سرویہ کے لئے کچھ نہ کچھ موجب خوف ہے۔ کانفرنس سفرا سے ظاہر ہوتا ہے کہ دول سوائے اس کے کسی سخت کارروائی پر متفق نہیں ہوئیں کہ ٹرکی سے سخت اظہار ناراضی کیا جائے۔ صرف روس مداخلت پر مائل ہے۔

لنڈن میں توقع کیجاتی ہے کہ بلغاریہ پر ترکی یورش ریاست ہائے بلقان کو اپنے اختلافات کو جلد دور کرنے پر آمادہ کرے گی۔ ورنہ طاقتیں بعض ترکی مطالبات کے قبول کرنے میں پس و پیش کرینگی

گورنمنٹ رومانیہ نے اس بات کی ضرورت ظاہر کی ہے کہ بلغاریہ کو ترکی حملے کے روکنے کے قابل بنایا جاوے

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنے مل سکتی ہے۔

رفاہ عوام و خواص ۱/۱۲

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ انسان انکے بغیر زندگی کے سارے لطیف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب ہو جاتا ہے اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر خارش ڈھلکا اور ککرے وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ کُتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ بڑا مددگار ہے چونکہ اس سرمہ کی قیمت بہ لحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا دیں قیمت ایک تولہ ۴/ مع محصولڈاک ۲/ یہ سرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہا سال سے تجربہ شدہ ہے پڑوال ککرے خارش۔ پہلی ڈھلکہ کے واسطے از حد مفید ہے قیمت فی تولہ ۸/

المشتہر حکیم غلام محی الدین۔ قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی۔ پرچارک برہمو دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان وغیرہ دانستہ کئی طور سے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو تحقیر ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت ۵/ المشتہر۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھپائی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ ہے ملنے کا پتہ مینیجر برہمو پرچارک نند پنجاب۔ براہمو سماج لاہور

ضرورت نکاح ۱۲

مستری شہاب الدین قوم سانی گوتم کشمیری۔ باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۳۲ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار مذہب احمدی آبائی پیشہ نجاری وحدادی جسکی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے۔ مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں خط و کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ست گرہ ہونی چاہیئے

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ۶۰ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں۔ ہر دو خواندہ۔ لائق۔ خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلّۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

Regd. No. L.

اگر تو تشنہ لبی از فراقِ یارِ ازل | بنوش جرعۂ وصلش زجامِ نورالدین

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | کہ ہست محی موتیٰ کلامِ نورالدین

جلد ۱۴ | رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء و ۲۳ ساون سنہ ۱۹۷۰ بروز جمعرات | نمبر ۱۴

قادیان ضلع گورداسپور

جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر صاحب

تراوشِ زخمِ جگر

حال کیا لکھوں میں اپنا قیدِ تنہائی میں ہوں
مدتیں گذریں کہ یاروں نے وہ محمل جا لیا
ضعف سے بیتاب ہوکر چارپائی پر گرا
ہاتھ پر سر سوں جمانا مجھکو آتی ہی نہیں۔
میٹھی میٹھی باتیں سُن سُن کر امیدِ شیریں ہے روز
ہے کفن میرا لباس اور قبر ہے آخر مکاں
آکے اس دار الشفا میں پینے پانی ہے شفا
میرا سینہ آتشِ فرقت سے ہر دم تپاں
کیا پہاڑ سی وعظ ہے جس پر کہ چل سکتا نہیں
آدمی کو چاہیئے اللہ کے حکموں پر چلے

پاس تو اُن کبھی نہیں مشہور ہے بانی میں ہوں
اور میں غافل نہیں بیٹھا صنعت آرائی میں ہوں
اور وہ سمجھے کہ میں تابِ شکیبائی میں ہوں
دوستو میں تو خیالِ "بائی ایڈ بائی" میں ہوں
کوئی کیا سمجھے کہ میں دکانِ حلوائی میں ہوں
بھول کر انجام اپنا شوقِ زیبائی میں ہوں
ضعف بھی جاتا رہا اب تو توانائی میں ہوں
ماہِ دسمبر میں بھی گویا کہ جولائی میں ہوں
اور دعویٰ ہے کہ میں دینِ چلیپائی میں ہوں
یہ بھی کوئی فخر ہے میں دینِ آبائی میں ہوں

میرزا نے آکے اکمل حکم ربی سے کہا
میں بروزِ مصطفےٰ شانِ مسیحائی میں ہوں

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں اس کے ایک دور کے نوٹ الحمد سے سورۃ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپکر مکمل ہوئے ہیں معارف و حقائق کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے قیمت صرف ۱۲ عہ

نی نسخہ ۴ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں + (مینجر بدر ۔ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ انبیاءِ حق اندر راست
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیائے سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است خسران و تباب

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ننھ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں ہردو خواندہ۔ لائق خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں ایک پارہ روزانہ کا درس ہوتا رہیگا۔ نصف پارہ درمیان ظہر و عصر اور نصف درمیان عصر و مغرب ہر دو مساجد مبارک و اقصیٰ میں وقت عشا اور وقت نماز تہجد تراویح میں قرآن شریف سُنایا جائیگا۔ حضرت نے ایک طبیب کو جس نے آپ کے ساتھ مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بعض دوائیں بھیجنے کی اجازت چاہی تھی لکھا ہے کہ مجھے آجکل کثرت پیشاب کی تکلیف ہے تین بار رات کو اور تین بار دن کو پیشاب آتا ہے۔ ایام صحت میں آٹھ پہر میں صرف تین بار ضرورت ہوتی تھی۔ اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت نواب صاحب بخیریت لدھیانہ میں ہیں۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے وطن امروہہ میں دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ مولوی محمد عثمان صاحب قریشی ہیڈ ڈرافسمین دفتر ریلوے لاہور نے اس زمین میں سے جسکا اعلان الفضل میں کیا گیا تھا پندرہ مرلہ زمین مبلغ تین سو روپے ادا کر کے خرید کرلی ہے۔ بھائی عزیز الرحمن صاحب مہاجر (بریلوی) کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ مبارک ہو۔ ماہ رمضان المبارک میں درس قرآن شریف کے سُننے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں میں شامل ہونے اور دیگر برکات سے فائدہ اُٹھانے کے واسطے کئی دوست تشریف لائے ہیں منشی عبد الغفور سانبھڑ سے منشی محمد بخش صاحب لاہور سے محمد اسمعیل صاحب پرتھی پور سے۔ چودھری حاکم علی صاحب سرگودہ سے۔ ماسٹر غلام محمد صاحب میانوالی۔ حسن موسیٰ خانصاحب آسٹریلیا والے لاہور سے۔ مولوی محمد فاضل صاحب فیروز پور سے۔ دیگر احباب جو مختلف مقامات سے حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے بعض کے اسامی درج ذیل ہیں۔ سید فخر الاسلام و سید محمد حسین صاحب نکودر سے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب دھرم کوٹ سے اور میاں عبد العزیز صاحب، دورسمال۔ مولوی فضل الدین صاحب بٹالہ بابو محمد شفیع صاحب مظفر گڈھ۔ مرزا رحمت بیگ صاحب جلال پور سے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ یکم اگست سے بند ہیں ۱۷۔ ستمبر کو پھر مدارس کھلینگے انشاء اللہ طلبا و اساتذہ اکثر اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں ۲۔ اگست کو صاحبزادہ عبد الحی کی دُلہن اپنے گھر آئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مبارک کرے۔ اس خوشی کی تقریب پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین نے ایک انگریزی میں نظم کہی۔ برادر اکمل نے اس کا اردو ترجمہ فی البدیہہ نظم کیا۔ ۳۔ اگست کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ کتاب عسل مصفّی کا حصہ اول ۵۰۶ صفحہ تک ہوگیا ہے۔ اور قریب الاختتام ہے۔ مگر اس کتاب کے دو حصے کیوں کئے جاتے ہیں۔ ہماری رائے میں ایک ہی حصہ ہونا چاہئے۔ کتاب ضخیم ہوگئی تو حرج کیا ہے۔ صاحب عسل مصفّی کا ایڈریس یہ ہے۔ لاہور لنگے منڈی۔ کوچہ سیٹھاں۔ مرزا خدا بخش صاحب احمدی۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو اسی پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مرزا محمد عباس بیگ صاحب نے گجرات سے مسلم انڈیا کے واسطے مبلغ للعہ ولایت ارسال کئے ہیں۔ ہمارے مکرم دوست ملک محمد بخش صاحب آسٹریلیا نے اخبار الفضل کی امداد کے واسطے مبلغ صہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا ہے جزاہم اللہ الخیر۔

رمضان شریف کے درس قرآن شریف کے نوٹ

اختتام پر ماہ شوال میں تمام نوٹ اختصاراً کسی ایک اخبار بدر کے ساتھ بطور ضمیمہ مفت شائع کئے جائینگے۔ غیر خریداران بدر کو قیمتاً بھیجے جا سکینگے درخواستیں پہلے آنی چاہئیں تاکہ اُتنے پرچے زائد چھپوا لئے جاویں۔ یہ نوٹ بدر کے سب خریداروں کو مفت دئے جائینگے خواہ وہ ضمیمہ درس کے خریدار ہیں یا نہیں ہیں

جلسہ اٹھوال

جلسہ احمدیہ اٹھوال کی رپورٹ کسی پچھلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے وہاں امرتسر بٹالہ وغیرہ مقامات سے بہت سے غیر احمدی مولوی صاحبان جمع ہوئے تھے اور مباحثہ پر بڑا زور دیتے تھے جو کہ اس وجہ سے نہ ہو سکا کہ مولوی صاحبان نے شرائط مباحثہ کو منظور نہ کیا نہ سرکار سے منظوری لی نہ اپنی تحریر دینا قبول کی نہ وفات حیات مسیح کے مسئلہ کو صاف کیا۔ اس طرح مباحثہ کو خود ٹالا۔ اور لوگوں میں مشہور کیا کہ ہمارے ساتھ مباحثہ نہیں کیا جاتا اور بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ ہم یہاں کے تمام احمدیوں کو لوٹا کر غیر احمدی بنا دینگے مگر ہم دُعا اور صبر کے ساتھ اپنا کام کر کے چلے آئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے آنے کے بعد آہستہ آہستہ جب لوگوں نے طرفین کی باتوں اور اُن کے حالات پر غور کیا تو رفتہ رفتہ قریب پچیس نئے آدمی داخل سلسلہ احمدیہ اس وقت تک ہو چکے ہیں جن میں سے بعض کے اسامی درج ذیل ہیں۔ سچ ہے ؏

جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

گلاب دین۔ گاہی۔ اسمعیل ترکھان۔ ابراہیم۔ عمر دین نور محمد۔ اسمعیل ولد نواب۔ نواب۔ کمال الدین۔ نبی بخش عبد اللہ۔ علی محمد۔ گلاب دین ترکھان کرم الٰہی۔ کمال وغیرہ

درخواست جنازہ

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اپنی ہمشیرہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔

ملاں صاحب سمالی لینڈ پھر آگے بڑھا ہے اُسنے سدہارہ پر حملہ کر دیا اور ایک قبیلہ کے بہت سے مویشی اور اونٹ لیگیا بہت لوگوں کو ہلاک اور زخمی کر گیا وہ مقام کرم پر جو بربرہ کے نزدیک ہے حملہ کی تیاری

کلام امیر

سورہ عنکبوت کا پہلا رکوع

۲۹- جولائی کی شام کو درس قرآن شریف کے شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ سبق تو شروع کرتا ہوں مگر دل گھبراتا ہے۔ کچھ اس وجہ سے کہ رات سے بیمار ہوں۔ اور کچھ اس رکوع (سورہ عنکبوت کا پہلا رکوع) کے الفاظ ہی گھبرا دینے والے ہیں

خداحافظ

مدرسہ کے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا بہت لوگ تم میں سے کل جائینگے۔ (تعطیلات موسم گرما) جانا بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اور رہنا بھی حکمت ہے ہمیں کیا خبر ہے کہ تم واپس آؤ گے تو ہم جیتے ہونگے یا نہ ہونگے۔ جو درس قرآن شریف کا گذرتا ہے میں اُسی کو غنیمت جانتا ہوں اور اللہ کا فضل مانتا ہوں۔ میں تم سب کو حوالہ بخدا کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ دعائیں بہت کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق نہ چھوڑو۔

استغفار بہت کرو اللہ تمھارے ساتھ ہو۔

خدا کے عذاب سے ڈرو

فرمایا جب کوئی سلطنت یا قوم۔ گھر یا انسان ہلاک ہونے کے قریب ہوتے ہیں تو اُن میں سچائیوں پر عملدرآمد کم ہوتا ہے یہ ہلاکت کی نشانی ہے۔ بغداد کا آخری بادشاہ جب سلطنت تباہ ہوئی کبھی سال میں ایک دفعہ ہوادار میں بیٹھ کر اپنے محل سے باہر نکلا کرتا تھا اور وہ بھی اپنی بی بی کے مجبور کرنے پر۔ ورنہ اُسی بی بی کی گود میں پڑا رہتا تھا جسکا نام نسیم السحر رکھا ہوا تھا اور ایک باغ بنایا ہوا تھا جس کے پتے اور پھول سب موتیوں اور جواہرات کے تھے تاتاری لوگوں نے اُس باغ کو لوٹ لیا۔ سب زر و جواہر اُتار لیا۔ نسیم السحر بھی اُن کے قابو میں آگئی اُس کے پاس جو بیش قیمت موتی تھے وہ لینے لگے اُس نے کچھ مزاحمت کی تو اُسے وہیں قتل کر کے رستے میں پھینک دیا۔ ایک شخص لکھتا ہے کہ میں نے دیکھا کوچے میں اُس کی لاش پڑی اور کُتا لہو چاٹ رہا تھا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ غنی عن العالمین ہے اس کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں۔ وہ کسی خاندان ملک یا آدمی کو بڑا بناتا ہے جب وہ بدیوں پر اُتر آتے ہیں تو ایک آن میں ہلاک کر دیتا ہے بغداد میں ۱۴ لاکھ اندر اور ۴ لاکھ باہر اٹھارہ لاکھ آدمی قتل کیا گیا بتھلہ اور ۵ لاکھ کتاب کسی نے اپنے مطلب کے مطابق منتخب کر لی تھی۔ باقی سب دریابرد کر دی گئی تھیں۔ وہ کتابیں آجکل روس کے ایک کتب خانہ میں ہیں بڑی مشکل کتابیں اُسی جگہ صحیح کی جاتی ہیں

اب اس زمانہ میں مسلمانوں پر مصیبت یہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے واقف نہیں۔ انھیں علم نہیں کہ بدی کیا ہے اور کن باتوں میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے جس سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ اکثروں کو قرآن شریف کے پڑھنے کا شوق ہی نہیں۔ اگر شوق ہو تو فرصت نہیں۔ زمیندار تاجر ملازم سب رات دن اپنے کاموں میں ایسے مصروف ہیں کہ قرآن شریف کے واسطے کوئی وقت نہیں۔

قرآن خوانی کی قدر کرو

ایک شخص میرے پاس آئے۔ قرآن شریف کے پڑھنے کا بڑا شوق ظاہر کیا۔ مجھے کہا کہ آپ کوئی انتظام کر دیں کوئی اُستاد مقرر ہو جو مجھے قرآن شریف پڑھا دیا کرے۔ اُس کے ساتھ وقت مقرر ہو۔ میں نے ایک اُستاد مقرر کر دیا۔ وقت بھی مقرر ہُوا۔ وہ اُستاد جب اُن کے مکان پر گیا تو خفا ہونے لگے کہ یہ کیسے ملاں لوگ ہیں۔ نہ طریق ادب سے واقف ہیں نہ ہماری مصروفیتوں سے آگاہ ہیں۔ آ گئے کہ سبق پڑھ لو دیکھتے نہیں کہ ہم کیسے ضروری کام میں مصروف ہیں باہر بیٹھ جاؤ وقت فرصت دیکھا جاوے۔ وہ اُستاد صاحب تو گھبرائے مگر میں نے انھیں کہا کہ چند روز دیکھو اور اُس کے مکان پر جاتے رہو۔ خیر وہ جاتے رہے۔ آخر شاگرد صاحب نے خود ہی مجھے کہا کہ میں ایسے لوگوں سے نہیں پڑھ سکتا۔ یہ تکبر کا حال ہے۔ حالانکہ یہ لوگ اس لائق نہیں کہ تکبر کریں۔

بُت پرستی سے بچو

فرمایا بُت پرستی کی جڑھ بیجا محبت کوئی تو رنگ و روغن پر مرتا ہے جہاں کوئی خوبصورت شکل دیکھی بس عاشق ہو گئے۔ اور بعض لوگ دینی رنگ میں امر محبت میں غلو کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی تصویر ہوئی یا نورالدین کی یا خواجہ تونسوی کی یا کسی اپنے مرشد کی اُس کی تعظیم کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ بات دور چلی گئی اور وہی بُت بن گیا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ سیال شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا کیونکہ وہاں کے بزرگوں کا مرید تھا۔ کہنے لگا کہ ہمیں تو ادھر ہی سے سب کچھ ملا ہے۔ میں نے کہا قرآن شریف میں آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف نماز میں منہ کا حکم اسواسطے ہے کہ لنعلم من یتبع الرسول تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ رسول کی پیروی کون کرتا ہے۔ جو شخص اور طرف منہ کرتا ہے وہ رسول کا پیرو نہیں۔ کہنے لگا یہ ملاں لوگوں کی باتیں ہیں میں نہیں جانتا۔

خانہ کعبہ سے جب بُت نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کے بُت بھی تھے اور اُس مینڈھے کے سینگ بھی رکھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہی باہر پھنکوا دئے۔

الصا یدر

بدر برائے مساکین شوقین

اپنے احباب احمدیہ میں سے بہت سے ایسے مساکین ہیں جو اخبار کو خریدنا چاہتے ہیں لیکن طاقت نہیں رکھتے برادر محمد بخش نے ایک اخبار میری صحت کی خوشی پر کسی کے نام جاری کرنے کے واسطے فرمایا تھا اس کے اعلان پر کوئی بیس درخواستیں آگئیں اخبار تو صرف ایک ہی کے نام جاری ہو سکتا تھا اور وہ ہوا لیکن اُن درخواستوں کے درمیان ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایک ایسے احباب ہیں کہ اگر اُنکے نام اخبار جاری ہو تو وہ نہ صرف خود ہی فائدہ اُٹھائیں بلکہ دوسروں کو بھی پڑھائیں اور سنائیں اور اسطرح تبلیغ کا ایک سلسلہ جاری ہے اسواسطے ہم ذی استطاعت احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس ضروری اور مفید کام میں امداد فرماویں اس مد میں جو رقم آویگی وہ شکریہ کیساتھ بدر مسکین فنڈ میں درج ہو کر اس سے مستحقین کے نام اخبار جاری ہوتے رہینگے۔ سردست سب سے اول ہم دو اخبار دفتر کیطرف سے جاری کرتے ہیں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پُرفتوح کو ثواب پہنچانیکے واسطے دوسرا پرچہ کسی عیسائی کے نام جاری ہوگا یا کسی ایسے دوست کے نام جو عیسائی صاحبان کو دکھایا کرے اس کی ضرورت اسواسطے بھی ہے تاکہ ظاہر ہو کہ ہم دل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ محبت رکھتے ہیں اور اخبار میں جو کچھ رد عیسویت کے متعلق لکھا جاتا ہے وہ موجودہ محرف مبدل اناجیل اور اُنکے فرضی خدا یسوع کے رد میں لکھا جاتا ہے نہ خدا کے بندے اور پیغمبر حضرت عیسیٰ کے متعلق جنہوں نے کبھی خدائی کا دعوی نہ کیا تھا اور ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور اپنے بعد آنیوالے مسیح کے متعلق خوشخبری دینے میں گذار دی احباب بہت جلد اس کار خیر میں زر لفذ عطا کر کے ثواب حاصل کریں ہر ایک صاحب جو اسکو پڑھے اپنی توفیق کیمطابق خواہ چند پیسوں کے ٹکٹ روانہ کر دیوے۔ ایسا ہی ہمارا ارادہ ہے کہ اس فنڈ سے مختلف لائبریریوں (کتبخانوں) کو مفت اخبار بھیجا جایا کرے کیونکہ اسطرح اکثر غیر احمدی لوگ پڑھتے ہیں اور اشاعت خوب ہو جاتی ہے نیز ایک تجویز یہ ہے کہ مساجد کے اماموں کے نام اخبار مفت جاری کئے جائیں اس سے بھی انشاء اللہ تبلیغ خوب ہو سکیگی۔ اور امام صاحبان مفت کی چیز

بدر مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء

ہزار ہا روپیہ انعام

سوال بخاری شریف میں منجملہ مسیح موعود کی اور علامتوں کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو مال دینگے۔ لیکن کوئی شخص مال قبول نہ کریگا۔ ولیفیض المال حتی لا یقبلہ احد۔ اس حدیث کی رُو سے مرزا صاحب کی مسیحائی کس طرح ثابت ہوئی ہے۔ آپ نے کب لوگوں کو روپیہ دیا اور کس نے لینے سے انکار کیا حالانکہ اس وقت کروڑوں آدمی رُوے زمین پر ایسے موجود ہیں جو بسبب غربت کے ایک پھوٹی کوڑی تک لینے کو طیار ہیں؛

جواب اگر یہ فرض کرلیا جاوے کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں ہر فرد بشر امیر ہو جاویگا اور اسے روپیہ کی ضرورت نہ رہیگی اس لئے وہ مسیح سے مال قبول نہ کریگا۔ تو یہ عقیدہ عقلاً و نقلاً دونوں طرح سے غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت دو قسم لوگ ہی روئے زمین پر ہو سکتے ہیں۔ ایک وہ جو دُنیا دار ہیں اور حضرت مسیح کے حلقہ ارادت سے خارج ان کے متعلق تو گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ روپیہ کی حرص و آز سے پاک ہوں اور دینوی مال کو شرف قبولیت بخشنے سے دریغ کریں۔ سچ ہے الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر

یعنی دنیادار قبر میں داخل ہونے تک اپنے مال کی ترقی کا خواہاں رہتا ہے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہو سکتے جو حضرت مسیح کے سلسلہ میں منسلک اور اُن کے زمرہ میں داخل ہوں اور حضرت مسیح سے ان کا تعلق خادمانہ ہو سو ایسے لوگوں کے متعلق بھی ایک سلیم العقل انسان تجویز نہیں کر سکتا کہ وہ حضرت مسیح کے عطیہ کو رد کریں اور عذر کریں کہ ہم امیر ہیں۔ ایک مرید خواہ کسقدر ہی غنی کیوں نہو وہ ایک نبی رسول کے عطیہ کو اس وجہ سے کہ وہ امیر ہو گیا ہے کبھی رد نہیں کر سکتا۔ ناظرین خود اپنے پر قیاس کریں کہ جب آپ کے بزرگ آپ کو اپنی بزرگانہ شفقت سے کوئی چیز عنایت کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی اس بنا پر انکار کیا ہے کہ میں یہ چیز نہیں لیتا۔ آپکے دینے کی ضرورت نہیں میں خود امیر ہوں۔ جیب میں پیسہ ہے۔ بازار سے چیز مل سکتی ہے۔ ضرورت پڑیگی تو خود خرید لونگا۔ بزرگوں۔ پیروں۔ نبیوں کے عطایا کو اس لئے رد نہیں کیا جاتا کہ ہم ان چیزوں کے محتاج نہیں کیا بزرگوں کا پس خوردہ تبرک کے لئے کھایا جاتا ہے یا یہ غرض ہوتی ہے کہ مریدوں کے گھر آج فاقہ ہے لوگ تو بزرگوں کی برکات تلاش کرتے پھرتے ہیں اور اگر کوئی تبرک ہاتھ آجاوے تو اپنے خاندان میں نسلاً بعد نسلاً اسے قائم و محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ غرض اگر دُنیادار کو حضرت مسیح دینگے تو وہ بموجب آیت

الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر

اسے ضرور لے لیگا۔ اور اگر دیندار ہے تو وہ حضرت مسیح کے عطیہ کو تبرک سمجھیگا اور سر آنکھوں پر رکھتا ہوا اُسے قبول کریگا۔ دوسرا پہلو نقل کا ہے اس پہلو سے بھی یہ عقیدہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ننگے نہا رہے تھے کہ اچانک اوپر سے سونے کے چند ٹکڑے گرے۔ حضرت انھیں چننے لگے۔ الہام ہوا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھے ان سونے کے ٹکڑوں سے بڑھ چڑھ کر دولت نہیں دی اور تجھے غنی نہیں کیا تو پھر یہ ٹکڑے کیوں چنتا ہے۔ حضرت ایوب نے عرض کیا کہ الٰہی کیا میں امیر ہو کر تیری نعمتوں سے بھی بے پرواہ و غنی ہو سکتا ہوں۔ ناظرین سوچیں کہ حضرت ایوب ایک نبی تھے پھر خدا نے انھیں دولت کثیر سے متمتع کیا تھا پھر نہانے جیسی مصروفیت میں مشغول تھے لیکن تمام کام چھوڑ کر تھوڑے سے ریزے چننے لگ گئے۔ حرص کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اس خیال سے کہ یہ خدا کی طرف سے ایک عطیہ ہے تو کیا ایک غیر نبی جس میں وہ سیر چشمی نہیں جو ایک نبی کے قلب میں جلوہ افروز ہوتی ہے حضرت مسیح جیسے پاک رسول کے عطیہ کو بے پرواہی سے ٹال سکتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرے غنی ہونے کو حضرت مسیح بھی جانتے ہیں۔ پھر باوجود اس علم کے مجھے جو وہ مال دیتے ہیں تو کوئی تو خاص مصلحت ہو گی۔ غرض عقلاً و نقلاً دونوں پہلوؤں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچگئی کہ ایسا زمانہ نہیں آسکتا جس میں لوگ اس قدر غنی ہو جاویں کہ مال کو قبول نہ کریں۔ اور پھر حضرت مسیح جیسے شفیق انسان سے

اب رہے اس حدیث کے اصل معنی وہ اسطرح پر ہیں کہ یہ ایک علامت ہے محمدی مسیح کی صداقت کی۔ اور ایک معیار ہے ان کے سچا نبی ہونیکا۔ یعنی حضرت مسیح دُنیا میں تشریف لاکر ایسے ایسے معجز نما کام کرینگے کہ کوئی شخص ان کا مقابلہ نہیں کر سکیگا یہانتک کہ وہ انعام مقرر کرینگے اور مال کثیر کے وعدے دینگے کہ جو شخص فلاں کام کرے اسے اتنا انعام اور جو فلاں کام کر سکے وہ اتنے انعام کا مستحق۔ لیکن کوئی شخص وہ کام کر کے اس انعام کو قبول نہیں کریگا؛

چنانچہ جب ہم اس معیار کے مطابق حضرت اقدس کے اس دعوے مسیحائی کو پرکھتے ہیں تو آپ کی صداقت سورج کی طرح ظاہر و باہر ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس نے ایک ایک کتاب براہین احمدیہ نام لکھی اور کہا کہ دُنیا کا کوئی انسان خواہ عیسائی ہو یا موسائی۔ آریہ ہو یا برہمو ہر ایک کو ہماری طرف سے چیلنج ہے کہ وہ اس کتاب کا رد لکھے اور طور پر اس کا ابطال کرے۔ لیکن کوئی نہ بولا۔ پھر غیرت دلائی کہ تمہارے لئے چپ رہنا بڑی ذلت کا مقام ہے تب بھی اثر نہ ہوا تو انعام کا لالچ دیا کہ جو شخص اس کے چوتھے حصہ کا بھی رد کرتے تو میں اسے اپنی تمام جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ دینے کو طیار۔ مگر کیا کوئی مرد میدان نکلا جس نے وہ انعام حضرت مسیح کے دست مبارک سے لیا ہو پھر مسلمانوں کی طرف توجہ کی اور سرالخلافہ اور کرامات الصادقین اعجاز احمدی۔ نورالحق جیسی بینظیر کتابیں لکھیں اور بڑی تحدی کے ساتھ دعویٰ کیا کہ دُنیا کے کسی فرد بشر میں یہ طاقت نہیں کہ وہ ایسی پُر فصاحت و بلاغت کتابیں لکھے۔ خواہ وہ عربی یا مصری شامی ہو یا مغربی پھر صرف فرداً فرداً نہیں بلکہ سب ملکر بھی تب بھی ان کی طاقت سے باہر ہے پھر تحریص کے طور پر انعام مقرر کیا اور ہزاروں ہی دینے کئے۔ مگر کیا کسی فصیح بلیغ مصری یا بیرونی نے لبیک کا نعرہ بلند کیا یا کسی نے اس رقم عظیم کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔ مصریوں کو جانے دو اپنے ملک ہندوستان کو لو۔ کیا مولوی نذیر حسین رئیس المکفرین اور مولوی محمد حسین امام المعاندین اور مولوی ثناءاللہ رئیس السبابین (جو سلسلہ احمدیہ کے استیصال میں ناخنوں تک زور لگا چکے ہیں) کوئی کتاب لکھی کوئی رسالہ شائع کیا کوئی دو ورقہ پیش کیا کہ لیجئے صاحب آپ کی عبارت سے بڑھ کر فصیح و بلیغ عربی ہم نے لکھی ہے دوسروں پر نکتہ چینی کرنی آسان ہے اور جھوٹ موٹ کی غلطیاں دکھانی سہل ہیں۔ مگر مقابلہ کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

پھر آتھم والا معاملہ پیش ہوا۔ حضرت نے کہا کہ آتھم نے مدت معینہ میں اسلام کی طرف رجوع کیا اس لئے وہ موت سے بچ گیا۔ آتھم نے انقضاء موت کے بعد دلیری سے انکار کیا کہ میں نے ہرگز رجوع نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے ایک آسان فیصلہ کیا کہ اچھا اگر تم نے رجوع نہیں کیا تو قسم کھا جاؤ۔ پھر اگر ایک سال تک زندہ رہ جاؤ تو میں کاذب۔ اس نے قسم کھانے سے انکار کیا آپ نے غیرت دلائی۔ عیسائی اخباروں نے بھی اس کو ابھارا مگر اس کی ہمت نہ بندھی۔ آپ نے کہا کہ قسم کھاؤ اور ایک ہزار روپیہ دم نقد حاضر خدمت ہے مگر وہ بندہ خدا آمادہ نہ ہوا۔ آپ نے کہا کہ اچھا دو ہزار دینے کو طیار ہوں تب بھی اسے اثر نہ ہوا آپ نے تین ہزار روپیہ دینا منظور کیا تب بھی اس نے قسم نہ کھائی۔ آخر آپ نے کہا کہ قسم کھاؤ اور چار ہزار روپیہ لو مگر کیا آتھم نے اس جری اللہ کے اس گرانقدر عطیہ کو قبول کیا اور وہ قبول بھی کس طرح کرتا کیا حدیث کی علامات نے یونہی رائیگاں جانا تھا۔ پھر آپ نے لاہور میں صلح کا پیغام دیا اور برادران وطن کو کہا کہ تم ہمارے رسول کو خدا کا برگزیدہ سمجھو اور بدزبانی سے باز آؤ ہم تمہارے رامچندر و کرشن وغیرہ کو خدا کا نبی مانتے ہیں اور کبھی ان کے حق میں ہتک آمیز الفاظ استعمال نہیں کرینگے۔ اگر ہماری طرف سے بدعہدی ظہور میں آئے تو ہم تین لاکھ روپیہ دینے کو طیار ہیں کیا اس انعام کو اس کی شرطوں کے مطابق کسی آریہ سناتنی۔ اور سکھ نے لینے کی کوشش کی کیا اس کرشن ثانی کے عطیہ کو قبول کیا۔ ہرگز نہیں۔ غرض سوچنے کی بات ہے کہ آپ نے دُنیا کی تمام قوموں میں بڑی فراخدلی کے ساتھ انعام بانٹا اور سینکڑوں سے لیکر لاکھوں تک رقم مقرر کی بلکہ اپنی تمام جائداد بھی پیش کی مگر کیا کسی دہریہ۔ برہمو۔ آریہ۔ سناتنی عیسائی۔ موسائی اور نام کے مسلمانوں نے وہ انعام اور بخشش قبول کی۔ حاشا وکلا۔ کیا اس بات سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ حدیث نبوی کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا کے سچے مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ جن کے نزول کا وعدہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ مسلمانوں سے کیا تھا ؎

دُعا مدد

برادر امام الدین صاحب اپنے فرزند عزیز عبداللہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو ہمیشہ صحت و عافیت میں رکھے ؎

جنوبی امریکہ سے خط

میاں شیر محمد صاحب ملک برازیل جنوبی امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں :-

"اس جگہ بہت عرب اور ترک رہتے ہیں۔ جن کو مذہب سے کچھ بھی رغبت نہیں ہے۔ صرف اسپر کاربند ہیں کہ رنجھے پالائی کیا ہی اپنی بنیڑ تو) میں نے کئی دفعہ بہت عربوں سے جو کہ مذہب اسلام کو بدنام کرنیکا بیڑا اُٹھائے بیٹھے ہیں بحث کی ہے وہ اسطرف یعنی اس ملک میں انہی لوگوں یعنی عیسائیوں کی طرح رہتے ہیں اور وہی خوراک کھاتے ہیں جو کہ عیسائی کھاتے ہیں یعنی بڑی خرابی انہیں یہ ہے کہ اُن کی طرح خنزیر کھاتے ہیں۔ اس جگہ کے عیسائی عجیب قسم کے ہیں ان کے بہت سے خدا ہیں۔ مگر بہت لوگ یہاں ایسے بھی ہیں جن کو معلوم ہی نہیں ہے کہ مذہب کیا چیز ہے یا خدا کیا ہے۔ جب ان کو بتلایا جاتا ہے تو پھر ہاں میں ملا دیتے ہیں میں نے خواجہ صاحب کمال الدین کو لندن میں تین پرچوں کی بابت لکھا ہے اور اُمید ہے میں اُن کی اور بھی کوشش کرکے اُن کے خریدار پیدا کرونگا۔ اور آپ کے عربی رسالہ کے خریدار بھی پیدا کرونگا ؎ اس جگہ تجارت پیشہ لوگ عرب اور ترک ہیں۔ یہاں ہندوستانی کوئی بھی نہیں ہے۔ صرف میں اور میرے پانچ ساتھی ہیں۔ ہم نے اس جگہ کھیتی کا کام شروع کیا ہوا ہے ؎ اس جگہ کافی بہت ہوتی ہے اور ہم نے بھی کافی کا ٹھیکہ اس شرط پر لیا ہوا ہے کہ نصف مالک کا اور نصف ہمارا ہوگا۔ کافی ایک روپیہ کی ایک سیر فروخت ہوتی ہے اور اس ملک کے حالات کیا تحریر کروں۔ آہستہ آہستہ واقفیت ہونے پہ آپ کو اس ملک کے حالات تحریر کیا کرونگا ؎ تمام بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ میرا وہ کام بنجاوے۔ کیونکہ وہ کام بنجانے پر میں اسلام کی بہت کچھ خدمت کر سکتا ہوں ؎ اور مولوی صاحب نورالدین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے واسطے عرض کریں اور میں آپکا از حد مشکور ہونگا۔ اس جگہ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر کریں

تابعدار شیر محمد

از برازیل (جنوبی امریکہ)

صحیح۔ ظن اور شک میں کیا فرق ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاح میں جہانتک میری ناقص عقل نے کام کیا ہے لفظ صحیح۔ ظن اور شک میں یہی فرق سمجھ میں آتا ہے جیسے بعض جگہ ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً سورت النساء پارہ ۶ رکوع ۲۔ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن اور دوسری جگہ سورت یوسف سپارہ ۱۲ رکوع ۴ کے اخیر میں وقال للذی انہ ناج اور بھی کئی جگہ ایسا ہی بیان ہے جس سے یہی پایا جاتا ہے کہ اگر انسان کسی واقع کو ہوتے ہوئے دیکھ کر یا سنکر اسے اپنی عقل کے مطابق ایک نتیجہ نکالے اور اس نتیجہ کو صحیح خیال کرے تو قرآن کریم کی اصطلاح میں ایسے نتیجہ کو ظن کے لفظ سے پکارا گیا ہے۔ اور اگر اس نتیجے کے صحیح یا غلط ہونے کی بابت اس کو پورا یقین نہیں تو قرآن کریم ایسے نتیجے کو لفظ شک سے پکارتا ہے۔ اور اگر اللہ اور اللہ کے رسول کے فرمان کے مطابق جو نتیجہ بتایا گیا ہے اسپر یقین ہے تو وہ نہ ظن ہے اور نہ شک بلکہ درست امر ہے۔ پس ایسے نتیجے یا امر کو قرآن کریم صحیح کے لفظ سے پکارتا ہے

ملک محمد بخش احمدی از آسٹریلیا۔

کرشمات قدرت

مولفہ جناب حکیم مولوی نور محمد صاحب مشتاق احسانپوری

یہ ایک چھوٹا رسالہ ہے جس میں جناب حکیم صاحب موصوف نے نہایت قیمتی صدری نسخوں کو پبلک کے فائدے کے واسطے لکھ دیا ہے ایسے نسخے لوگوں کو بہت روپے خرچ سے بھی نہیں ملتے کیونکہ اطبا عموماً اپنے نسخے مخفی رکھتے۔ الا ماشاء اللہ تھوڑے ایسے فراخدل ہیں جو نسخہ بتلا دیتے ہیں جیسا کہ ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب جنہوں نے عمر بھر کبھی بخل نہیں کیا۔ بہرحال یہ ایک مفید کتاب ہے اور باوجود ایسی قیمتی اشیاء کے اظہار کی قیمت صرف ۲ ار فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ دفتر اخبار المنیر جھنگ

آخری زمانہ کا مصلح

احمدیہ بلڈنگ مین ایسوسی ایشن لاہور کا ہینڈ بل جو معقولی اور منقولی ہر دو پیرایوں سے مدلل۔ یہ دکھایا گیا ہے کہ اس زمانہ کا مصلح کون ہے۔ خرچ ٹکٹ بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے ؎

مولوی چکڑالوی صاحب سے دو سوال

جناب ایڈیٹر صاحب. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
ابتدائے مارچ ۱۹۱۳ء میں بعض چکڑالویوں کی تحریک سے یہ عاجز مولوی عبداللہ کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے لاہور گیا ۵ مارچ کو مولوی عبداللہ کے ساتھ تقریری بحث ہوئی مولوی صاحب نے تنگ آکر کہا اچھا میں کل تحریری بحث کرونگا اور قیامت تک کرونگا۔ میں نے کہا جھوٹھ مولویصاحب آپ قیامت تک ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ الغرض آئندہ روز تحریری بحث شروع ہوئی۔ راقم کیجانب سے جناب مولنا مولوی غلام رسول صاحب صوفی منشی مقرر ہوئے اور مولوی عبداللہ کی طرف سے منشی شمس الدین صاحب۔ خاکسار نے سوال اول تحریر کرایا۔ مولویصاحب نے غیر متعلق کہکر جواب دینے سے انکار کیا۔ پھر دوسرا سوال تحریر کرایا مولویصاحب نے پھر جواب دینے کا وعدہ کرکے اپنا پیچھا چھوڑایا۔ جناب صوفی صاحب نے فرمایا مدت مقرر کرو جس کے اندر آپ سے جواب طلب کیا جاوے ۔ لیکن مولوی عبداللہ نے کوئی مدت مقرر کی اب بعد انتظار بسیار وہ دونوں سوال جناب کیخدمت میں ارسال کئے جاتے ہیں آپ براہ نوازش اپنے اخبار میں درج کریں تاکہ کوئی چکڑالوی جواب دے۔ والسلام خاکسار سید نذیر حسین انصار اللہ از گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

سوال اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم۔ قرآن کریم میں اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے ماتحت نماز کے متعلق جو اقیموا الصلوٰۃ کا حکم ہے اس کے لئے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے مطابق تعامل نبوی کے رنگ میں جو نماز کی صورت قائم ہوئی ہے اگر وہ آپکے نزدیک یہی ہے جو صلوٰۃ القرآن کی شکل میں آپ نے پیش کی تو اس کی صورت کو کسی تحریر میں یا کسی پہلے زمانہ کے متعامل سے دکھایا جاوے جو اپنے تعامل میں بعینہ اس طرز کو ظاہر کرتا ہو۔ بلفظہ وترتیبہ۔ کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ زمانہ نبوی سے آجتک ہر زمانہ میں صادقین کے لقب سے ملقب فرمائے گئے۔ پس اگر آپکی صلوٰۃ القرآن کا وجود ہی تعامل نبوی سے متحقق ہے تو ضروری ہے کہ اس صلوٰۃ القرآن کا کسی پہلے زمانہ کے صادقین کے گروہ سے بھی ثبوت ملے۔ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۱۳ء

سوال دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم قرآن کریم بجائے خود بموجب ارشاد خداوندی تبیاناً لکل شئ وتفصیل کل شئ مبین اور مفصل کتاب ہے۔ لیکن اس کا مفصل اور مبین ہونا حامل وحی یعنی آنحضرت کے لئے ہے کیونکہ آپکا علم اور فہم اور آپکی بصیرت نبوت ورسالت اور شان رکھتی ہے کہ جسکا ہم پایہ دنیا میں اور کسی انسان کو حاصل نہیں۔ ہاں دوسرے لوگوں کا ان مفہومات دقیقہ پر جو حضرت آنحضرتؐ کے فہم وعلم کے ساتھ مختص تھے مطلع ہونا بجز آپ کی فہمایش اور تفہیم کے مشکل تھا اسلئے آپ کی تعلیم کے ذریعے دوسرے لوگوں کو سمجھ آسکتی ہے اور وہ الفاظ اور اقوال اور بیانات جو آپنے تعلیم کے موقع پر مفصل طور پر ذکر فرمائے وہی احادیث ہیں جنکے سوا آدمی کیلئے قرآن کریم کی سمجھ کامل طور پر معلوم ہو سکتی ہے۔ لیکن دوسرے لوگ ان کے سوا ان مفہوم پر پورے طور پر مطلع نہیں ہو سکتے۔ اس کی مثال اس طرح ہے جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب کی تفسیر کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے مولویصاحب موصوف کے دماغ کا خاص نتیجہ ہے۔ اور مولویصاحب کے سوا اگر دوسرے لوگ مولویصاحب کے تفسیری مفہومات پر بغیر اُن کی تفسیر کے مطلع ہونا چاہیں تو میرے خیال میں مولویصاحب کے ہمخیال اور ہم مشرب لوگ بھی سمجھ نہ سکیں۔ پس جسطرح مولوی صاحب کے نزدیک مولویصاحب کی تفسیر کی باوجود قرآن کے مطابق ہونے کے بجائے خود ضرورت ہے اسیطرح آنحضرتؐ کی احادیث باوجود قرآن کے مطابق ہونے کے ضروری ہیں۔ اور اگر قرآن ہر کس کے لئے بجائے خود مفصل اور مبین ہے تو ہم ایک طرف ایک آیت کے متعلق چند سوالات مولویصاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ اُن کا جواب قرآن سے دکھادیں۔ ادھر ہم آنحضرتؐ کی احادیث سے وہ جوابات لینگے مثلاً ایک آیت ہے کہ جمع الشمس والقمر کہ سورج اور چاند جمع کیا جاویگا۔ اب اس کے متعلق میرے چھ سوال ہیں۔ اول یہ کہ سورج اور چاند کا یہ جمع ہونا کس کے لئے ہوگا۔ دوسرا کس شان میں ہوگا۔ تیسرا کیفیت وقوع کیا ہوگی۔ چوتھا ہیئت وقوع کیا ہوگی۔ پانچواں مہینہ وقوع کا کیا ہوگا۔ چھٹا تاریخ اُن کے وقوع کی کیا ہوگی۔ مولویصاحب ان چھ سوالوں کے جوابات فرماویں یاد رہے کہ آنحضرتؐ نے ان چھ سوالوں کے جوابات مفصل طور پر ذکر فرمائے ہیں جو واقعات کی رُو سے بالکل صحیح ثابت ہوئے۔ پھر اگر مولویصاحب بھی جواب نہ دیں اور نہ حدیث کو مانیں تو حدیث کے انکار سے ہمارے کسقدر علوم سے محرومی ہوگی۔

وہ حدیث یہ ہے ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض الخ جو ۱۳۱۱ھ میں وقوع میں آیا۔ اسیطرح ایک اور آیت کے متعلق سوال ہے جو سورہ تحریم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قالت من انبأک ھذا قال نبأنی العلیم الخبیر یعنی آپ کی بیوی نے عرض کیا کہ آپ کو یہ واقعہ کس نے بتلایا تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو علیم اور خبیر ہے اب اس کے متعلق عرض ہے کہ قرآن میں وہ کونسے الفاظ وحی کے ہیں جن میں آنحضرت کو اس واقعہ کی خبر دیگئی اور اگر نہیں دیگئی تو ثابت ہوا کہ قرآن کی وحی کے سوا کوئی دوسرا طریق بھی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو خبر دیتا ہے پس وہی دُوسرا طریق ہے جسکو ہم وحی خفی یا دوسری کہتے ہیں۔ آپ اس کو تسلیم کریں یا قرآن سے دکھادیں۔ اور ہمارے اس سوال کا جواب دیں مورخہ ۶ مارچ ۱۹۱۳ء

بچوں کو سمجھاؤ یا اُنکا سفر خرچ دو۔

سکرٹری صاحب صدر انجمن فرماتے ہیں کہ بعض دور دراز ملکوں کے بچے یہاں تعلیم پاتے ہیں۔ موسمی تعطیلات میں جب دوسرے بچے گھروں کو جاتے ہیں تو اُن کو بھی شوق پیدا ہوتا ہے اور بےچین ہوتے ہیں۔ بعض کے والدین بھی بُلا بھیجتے ہیں مگر کرایہ وغیرہ آمدورفت پر بوجہ مسافت کے بہت خرچ ہوتا ہے۔ چونکہ بوجہ غربت خود ان کو اس کے برداشت کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی اس لئے وہ یا تو حضرت خلیفۃ المسیح کو تکلیف دیتے ہیں یا انجمن کو یہ بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے پس ایسے بچوں کے سرپرستوں کو اطلاع کیجاتی ہے کہ وہ انکو ہر سال وطن جانے سے روکیں یا کرایہ بھیجدیا کریں وغیرہ بعض وقت ایسے کثیر اخراجات برداشت کرنے کی گنجائش

نہیں ہوتی اور ان بچوں کے تنگ کرنے سے تکلیف ہوتی ہے

کاہل نہ ہو جسم انسان میں کوئی عضو بیکار نہیں پیدا کیا گیا۔ سب کے سب مصروف ہیں اور ان سے کام نہ لینا ایسا ہے جیسا کوئی بادشاہ اپنی فوج کو بیکار چھوڑ دے۔ اور وقت ضرورت غنیم کا مقابلہ نہ کر سکنے کے سبب ہلاک ہو۔ انسان کی دشمن بیماریاں ہیں جو کاہلی اور سستی سے پیدا ہوتی ہیں۔ نہ زائد حرکت و محنت کرو نہ سست رہو ورنہ دشمن آپ کے محلسرائے پر قبضہ کر کے آپ کو شہر خموشاں میں پہنچائیگا۔ آرام طلبی سے اول دماغ پھر تمام اعضا بیکار ہو جاتے ہیں (ملخص از رفیق الاطباء)

پالٹیکس میں دیانت رسالہ ڈسٹمنز گزٹ راوی ہے کہ ایک نئی انجمن کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کا یہ مقصد ہے کہ پالٹیکس میں دیانت اختیار کی جاوے مگر یورپ کے پالٹیکس عموماً دیانت کے خلاف الفاظ کے ساتھ اس قدر مرادف ہو رہے ہیں کہ اس نئی دیانت دار سوسائٹی پر بھی حسن ظن کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ برلن کی ٹریٹی کا جو حال ہوا ہے۔ وہ یورپین پالٹیکس کا خوب تازہ نمونہ ہے

الفضل قادیان

جس کے ایڈیٹر صاحبزادہ سید نا محمود احمد صاحب ہیں اور جو ہر نگل کو ۱۶ صفحہ کے حجم پر شائع ہوتا ہے اس کا نمونہ مفت ہے مگر بغیر وصول قیمت پیشگی یا درخواست وی پی کسی کے نام جاری نہیں ہو سکتا۔ پہلے صفحہ پر مدینۃ المسیح مفصل دوسرے صفحہ پر تمام ہفتے کی بیرونی خبریں تیسرے پر کسی اہم قومی معاملہ پر لیڈر۔ چوتھے پانچویں پر مختلف نوٹ چھٹے پر اسلامی عربی اخباروں کا ترجمہ۔ ساتویں پر اسلام کی ایک خوبی۔ آٹھویں پر تصدیق المسیح نویں پر امر بالمعروف دسویں پر سیرت النبی جو بخاری کی احادیث کی بنا پر لکھی جاتی ہے۔ گیارہویں پر تادیب النساء اور ۱۲-۱۳-۱۴ پر خطبہ جمعہ بالکل ان الفاظ میں جو حضرت امیر کے زبان سے نکلیں اور سولھویں پر ہندوستان کی خبریں وغیرہ قیمت چار روپے سالانہ۔ درخواستیں بنام منیجر الفضل قادیان آنی چاہئیں۔

امریکہ میں بڑی بڑی اونچی عمارتیں ہیں ایک عمارت ۵۵ منزل کی ہے اور تین عمارتیں ۴۸-۴۱ اور پینتالیس منزل کی علی التواتر ہیں

اخبار عالم پر سرسری نظر

جنگ بلقان ترکوں نے ایڈریانوپل پھر فتح کر لیا ہے۔ آگے بھی بڑھتے ہیں یورپ کے بادشاہوں کو اس امر کا خیال ہو رہا ہے کہ ترکوں کو بڑھنے سے روکا جاوے۔ بعض چاہتے ہیں کہ انہیں ایڈریانوپل سے نکلنے پر زور دیا جاوے۔ ایک نوٹ بھی لکھنے کا ارادہ ہوا تھا مگر حکمت خداوندی کہ نوٹ کے الفاظ پر طاقتوں کا اتفاق نہ ہو سکا اسواسطے بات رہ گئی۔ ایڈریانوپل میں شکرانہ کی نماز پڑھی گئی دور دور سے مسلمان جمع ہوئے۔ یونان۔ سرویہ اور بلغاریہ کے درمیان پانچ روز کے واسطے عارضی صلح ہوئی ہے۔ یونان نے اپنے شرائط پیش کئے ہیں کہ بلغاریہ کو اپنے اصلی علاقہ سے بہت بڑھ کر کچھ نہ دیا جاوے اور جزائر میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے ترکوں کی بہادری۔ مسلمانان دنیا کی امداد جانی اور مالی تو کچھ نہ کر سکی بلکہ شکست پر شکست ہوتی رہی تھی۔ لیکن جب خدا نے چاہا تو بغیر کسی کی مدد کے سب یورپ کے بادشاہوں کے دیکھتے دیکھتے ترک غالب ہو گئے۔ کہتے ہیں حضرت مسیح ناصری نے ایک اندھے کو اپنی دعا سے اچھا کیا تو لوگوں نے سوال کیا کہ یہ اپنے گناہوں کے سبب اندھا تھا یا اپنے باپ دادوں کے گناہوں کے سبب حضرت مسیح نے جواب دیا کہ یہ اسواسطے اندھا تھا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ سو خدا کے کام عجب ہیں۔ ترکوں کا باوجود اتنی بہادری کی شہرتوں کے مغلوب ہونا اور پھر باوجود ایسا گرا ہوا اور کمزور ہو جانے کے غالب ہو جانا اسواسطے ہوا ہے کہ اس زمانہ میں خدا کا جلال ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت احمد نبی اللہ کی نبوت کا ثبوت روز روشن کی طرح چمکے کوئی ہے جو اس صداقت کو قبول کرے اور اللہ کو راضی کرے کیا کسی انسان کا کام ہو سکتا ہے کہ اتنی مدت پہلے ایسی زبردست پیشگوئی کرے۔ تعجب ہے کہ یورپ کے بادشاہ اور وزرا اور اخبار ترکوں کے اپنے ملک پر قابض ہو جانے پر تو شور مچاتے ہیں مگر رومانیا بغیر کسی طرف سے چھیڑا جانے کے خواہ مخواہ لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ بلغاریہ نے بڑے بڑے مظالم کئے۔ سرویہ اور یونان بیگانے ملک میں برابر بڑھ رہے ہیں مگر ان کو کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ تم کیوں ایسا کر رہے ہو کوئی طاقت انہیں زور نہیں دیتی کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیوں مخلوق پر ظلم کرتے ہو۔ کیوں لوگوں کو مارتے ہو بیگانے ملک چھینتے ہو۔

علیگڈہ کے اجلاس فونڈیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ یونیورسٹی بنائی چاہیئے اور اسکا سرمایہ محفوظ رہے۔ جبتک گورنمنٹ سے مجوزہ اور منظور ہو کر چارٹر نہ مل جاوے۔

سکھوں کے آرگن لائل گزٹ ناراض ہیں کہ مردم شماری والوں نے سکھوں کو ہندو کہا ہے ہمعصر مذکور کی ناراضگی بیشک بجا ہے۔ کیا توحید کے متوالے اور اسلام کے منادحضرت نانک کے خدام مخلصیں اور کہاں بتوں کے آگے سر جھکانے والے ہندو۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ سکھوں کو کبھی ہندوؤں کے ساتھ شامل نہ کرے۔ مگر خود سکھوں کو بھی تو چاہیئے کہ اپنی پوزیشن ہندوؤں سے الگ کریں اور ان کے ساتھ کھان پان کی شمولیت کو چھوڑ کر اپنی شمولیت کی علیحدگی دکھائیں گو کسی قوم کی علیحدگی اس بات پر منحصر نہیں مثلاً مسلمان عیسائیوں کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں لیکن ہندو کی قومیت کا اس ملک میں یہ نشان مقرر ہو گیا ہے کہ وہ سوائے اُسکے کسی کے ساتھ کھا پی نہیں سکتے جسکو وہ ہندو نہ سمجھتے ہوں

---

۲۴ اصلی اور ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس سرمہ کے متعلق مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"، یہ سرمہ دھند جالا پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم ۸ قسم سوم عہ، اصلی ممیرا جسکی قیمت عہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ جنکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہیں اُنکے لئے بہت مفید ہے

سمت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے۔ "مقوی جمیع اعضا، نافع صرع مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یبوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت ۱۲ اسر فی تولہ قسم دوم ۸

المشتہر **احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور**

رسید زر

۲-جون ۱۹۱۳ء

سید بشیر احمد صاحب نمبر ۲۱۴۲ عہ
مستری فیض احمد صاحب نمبر ۱۶۹ عمر
مولوی غلام حسین صاحب نمبر ۱۵۸ ۸ر
قاضی سید غلام حسین صاحب نمبر ۲۶۴ للعہ
ڈاکٹر محمد الدین صاحب نمبر ۲۲۱۲ عمر
شیخ عبد الحی صاحب نمبر ۲۷۶۹ عمر
عبد الرشید صاحب نمبر ۱۲ عہ
غلام محمد صاحب نمبر ۱۱۰۰ عہ
پیر محمد امین صاحب پراچہ عمر
سراج الدین صاحب نمبر ۲۸۳۹ عہ
مستری محمد شفیع صاحب نمبر ۲۴۴۵ للعہ
قادر خانصاحب نمبر ۳۰۱۱ عمر
بابو نور الدین صاحب نمبر ۲۴۸ عہ
اصغر علی خانصاحب نمبر ۳۱۶۲ للعہ

۵-جون ۱۹۱۳ء

منشی محمد عالمگیر صاحب نمبر ۱۳۵۹ عہ
منشی عبد الرزاق صاحب نمبر ۸۵۰ عمر
ڈاکٹر نور بخش صاحب نمبر ۱۲۹ عمر
چودھری عبد الحی صاحب نمبر ۱۱۴۲/۱۵۸ عمر
بابو قاسم علی صاحب نمبر ۲۳۶۷ ے
منشی اعجاز حسین صاحب نمبر ۲۴۷۰ عمر
منشی محمد شریف صاحب نمبر ۲۵۵۴ عمر
شیخ محمد شفیع صاحب نمبر ۲۶۰۹ للعہ
منشی شاد نواز صاحب نمبر ۲۶۴۰ عمر
بابو محمد افضل صاحب نمبر ۲۸۵۱ عمر
نور الدین صاحب نمبر ۶۴۷ عہ
حافظ محمد حسین صاحب نمبر ۳۱۵۱ عمر
محمد صدیق صاحب نمبر ۲۴۱۷ عمر
میاں سراج الدین صاحب نمبر ۱۶۹۹ عمر
حاکم علی صاحب نمبر ۲۸۶۵ عمر
شیخ بہادر علی خانصاحب نمبر ۲۹۰۷ عہ
شیخ خان محمد صاحب نمبر ۲۹۹۳ عمر
میاں رحیم بخش صاحب نمبر ۳۰۴۲ ے
مولوی محمد علی صاحب نمبر ۳۰۷۵ للعہ
منشی محمد حسین خانصاحب نمبر ۳۰۸۴ ے

۷-جون ۱۹۱۳ء

امام الدین صاحب نمبر ۹۶۹ عہ
غلام محمد صاحب نمبر ۲۹۰۹ عمر
منشی شمس الدین صاحب نمبر ۱۴۱۴ للعہ
منشی محمد سلیمان صاحب نمبر ۲۷۳۴ للعہ
میاں محمد یعقوب صاحب نمبر ۲۲۷۰ عمر
منشی حکیم محمد بخش صاحب، احمدی نمبر ۱۰۷۳ للعہ
چودھری محمد حیات خانصاحب نمبر ۱۹۲۱ عمر
محمد حسین صاحب نمبر ۱۷۷۲ للعہ
منشی محمد ابراہیم صاحب نمبر ۲۳۳۴ للعہ
چودھری مولا بخش صاحب نمبر ۲۲۴۹ عمر
مولوی کرم الٰہی صاحب نمبر ۱۲۳۵ عہ
مولا بخش صاحب پٹواری نمبر ۳۰۱۸ عمر
محمد عبد الغنی صاحب نمبر ۲۸۰۵ عمر
میاں عبد الرحیم صاحب نمبر ۲۲۹۰ للعہ
مولوی مشہود الحق صاحب نمبر ۲۹۲۵ للعہ
منشی عبد الغنی صاحب نمبر ۲۹۷۹ عہ
حاجی تاج محمد صاحب نمبر ۲۸۷۲ للعہ
میاں محمد افضل صاحب نمبر ۲۴۲۵ عمر
منشی محمد خانصاحب نمبر ۲۷۴۸ للعہ

۹-جون ۱۳

عبد الحمید صاحب عہ
چودھری غلام محمد صاحب نمبر ۱۹۸۲ للعہ
منشی غلام محمد صاحب نمبر ۱۷۵۸ عمر
منشی علی محمد صاحب نمبر ۱۸۴۵ عہ
اکبر علی خانصاحب نمبر ۱۳۱۵ للعہ
فضل الٰہی صاحب نمبر ۸۴۴ عہ
چودھری نذر محمد صاحب نمبر ۵۸۲ للعہ
ذو الفقار علی خانصاحب نمبر ۵۳۲ للعہ
احمد اللہ صاحب نمبر ۱۹۸ للعہ
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۲۲۸۴ ے
چودھری عبد اللہ خانصاحب نمبر ۲۶۶ للعہ
بابو محمد صادق صاحب نمبر ۳۱۴۹ عہ
چودھری محمد خانصاحب نمبر ۳۱۶۴ للعہ
منشی عبد الرحمٰن صاحب نمبر ۲۹۱۰ عمر
یعقوب خانصاحب نمبر ۲۸۵۹ عہ
عبد الرشید صاحب نمبر ۲۸۵۰ عمر
منشی عبد العزیز صاحب نمبر ۲۸۳۵ عمر
مولوی مسیح الدین صاحب نمبر ۲۹۸۷ عہ
بابو محمد شفیع صاحب نمبر ۲۶۳۱ للعہ
شیخ عبد الکریم صاحب نمبر ۲۷۵۴ للعہ

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یارِ ازل | R. No. L ×× 111 | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

ضعیفؔ مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں سراج الدین عمر صاحب | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نورالدین

جلد ۱۴

۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ اگست ۱۹۱۳ء و ۳۰ ساون بروز جمعرات

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۵

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست | بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسلِ رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقیں | آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر

اخبار بدر جب سے ہے جلوہ نما ہوا ——— کاغذ کا تختہ غیرتِ شمس الضحیٰ ہوا

اس بدر ہفتہ وار کا جب انتظار ہو ——— ہوتا ہے ہفتہ ہفتہ کا ایک دن چڑھا ہوا

روشن ہے روشنائی سے دلپر قمر کے داغ ——— تابش سے آفتاب ہے اس کی جلا ہوا

حرفوں نے موتیوں کی ہے گھیری ہوئی جگہ ——— ق ——— سطروں نے جا سے سلک گُہر کو لیا ہوا

تاب فروغِ معنی الفاظ نہ تمام ——— ہے مات آبِ لعل و گہر کو کیا ہوا

کیا کیا بیاں کروں میں علی اس کی خوبیاں ——— مجھ کو تو اُس نے اپنا ہے شیدا کیا ہوا

گُل گُل ہے رنگ رنگ مضامیں کو دیکھ کر ——— ہے عندلیب دل پہ گلستاں کھلا ہوا

توحید حق کی چلتی ہیں نہریں کہیں کہیں ——— ہوتا ہے شرک و کفر پہ پانی پھرا ہوا

بعثت کا ذکر سرور عالم کی ہو جہاں ——— ق ——— ہوتا منیر نیا تر جہاں ہے جھمکتا ہوا

مجددین میں عیاں جس کی شان ہے ——— تاروں میں ماہتاب ہو جیسے چڑھا ہوا

سب شان حق کا جلوہ بصد ناز کہہ رہا ——— دیکھو ہمارا احمد مرسل کھڑا ہوا

نقشہ کہیں ہے جملہ مذاہب کا یوں کھنچا ——— ق ——— تاروں سے جیسے رات کو گردوں سجا ہوا

پھر صبح کو ستارہ ہر اک دیر کا ہے ——— اسلام کا ہے نیّرِ اعظم چڑھا ہوا

تو سے جلا رہی ہے کہیں آمدِ مسیح ——— ماتم یہودیوں میں کہیں ہے پڑا ہوا

سب خوبیوں سے خوب ہے بڑھ کر اک اس میں وہ ——— ہوتا ہے خط یار یگانہ لکھا ہوا

کیا درسِ نور دین بھی ہوتا ہے اس میں درج ——— جب ہی تو ہے یہ بدر بہا پر ضیا ہوا

دیکھیں ہیں کس نگاہ سے حسود اس چمن کی سیر ——— پائے نگاہ میں کانٹا حسد کا چبھا ہوا

ہے مست دم کرنے کو صوفی مزاج کے ——— ساغر میں ایک بادہ عرفاں بھرا ہوا

الطف غذائے روح رواں دلِ مریض ——— معجون جانفزا اسے جہاں ہے بنا ہوا

بولو یہ نقد دل ہے خریدار کون کون ——— بندہ تو جان و دل سے ہے اسپر بکا ہوا

جو کچھ بھی خرچ ہو سکے ملے مفت جانئیں ——— جس شے نے دل ہو ہاتھ سے پیار دلیا ہوا

ہم مانتے نہیں ترے دل میں ہے جوش دین ——— جب جوش اسکا ہے ترے دل سے مٹا ہوا

ہوتی ہے مہر ماہ سے آنکھوں کو روشنی ——— روشن ہے اس نے دیدۂ دل بھی کیا ہوا

صادق کے آئینہ میں صداقت اور اس کا سند ——— ہے بال بال صورت جوہر کھلا ہوا

سرکو ہمارے دو میاں معراج دین کے ——— سر پہ سب اس کا بوجھ ہے اسنے لیا ہوا

اس بدر کا کمال بھی کیا لازوال ہے ——— دس بارہ سال سے ہے برابر چڑھا ہوا

کیا جام جانفزا ہے دلِ مردہ کے لئے

کیا زندہ دل ہے وہ جو ہے اس پہ مرا ہوا

راقم علی محمد ڈنگوی ۔ ضلع گجرات

مسئلہ نزول مسیح

نزول مرزا صاحب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۰ میں لکھتے ہیں کہ مسئلہ نزول مسیح ایمانیات میں سے نہیں ہے اور داخل ارکان ایمان نہیں۔ اول تو یہ غلط بات ہے۔ دوسرے اگر یہ بات مان لیجاوے تو مرزا صاحب کو مسیح ماننا اور ان کے سلسلہ میں داخل ہونا بھی ضروری نہیں

جواب سب سے پہلے یہ بات طے ہونی چاہیئے کہ وہ کون کون سے عقائد ہیں جنہیں ہم ارکان ایمان کہہ سکتے ہیں اور وہ کون کون سے مسائل ہیں جنہیں ہم ایمانیات میں شمار کر سکتے ہیں۔ اس بات کے معلوم کرنے کے لئے ہمیں اپنے قیاس دوڑانے کی ضرورت نہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ موجود ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں بروایت حضرت عمرؓ ایک حدیث آئی ہے کہ ایک دفعہ جبریل نے تمثلانہ رنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا اور اس کے ملائکہ کو اس کے نبیوں کو اور اس کی کتابوں کو مانے اور قیامت اور تقدیر اور خیر و شر پر یقین رکھے ۔ اس حدیث میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی تعریف کر دی اور ارکان ایمان کا ذکر کر دیا۔ لیکن کیا آپ نے نزول مسیح کو بھی ارکان ایمان میں بیان کیا یا اشارہ تک بھی کیا کہ مسیح کا نازل ہونا داخل ایمانیات ہے۔ اس سے ازالہ اوہام کی تصدیق ہو گئی۔ کیونکہ جسطرح مرزا صاحب نزول مسیح کے مسئلہ کو ایمانیات سے نہیں سمجھتے اسی طرح خود رسول اللہ صلعم نے اس کو ارکان ایمان میں داخل نہیں کیا

اب رہا معترض کا یہ کہنا کہ اگر مسیح کا نزول ارکان ایمان سے نہیں تو مرزا صاحب کو بھی مسیح ماننا اور آپ کے سلسلہ میں داخل ہونا ضروری نہیں - یہ ایک سطحی خیال ہے جو قلت تدبر کا نتیجہ ہے ۔ کیونکہ نزول مسیح کا مسئلہ تو بیشک ارکان ایمان میں داخل نہیں لیکن مسیح کو مسیح ماننا اور ایک نبی کو قبول کرنا اور اسپر ایمان لانا تو خود رسول اللہ صلعم کے قول کے مطابق داخل ایمان ہے۔ جیسا کہ جبریل والی حدیث میں نبیوں کا ماننا اور اُنپر ایمان لانا ایمانیات میں سے ہے۔ ہاں اس بات کا بار ثبوت ہمارے ذمہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی تھے ۔ اس کے لئے پھر رسول کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی بخاری میں لکھا ہے کہ مسیح نبی اللہ ہے۔ اب جبکہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ آنے والا مسیح نبی ہے تو مسیح موعود کا ماننا نہایت ضروری اور داخل ارکان سمجھا جاویگا۔ کیونکہ جبریل والی حدیث میں اللہ کے تمام نبیوں کا قبول کرنا اور اپنر ایمان لانا ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے غرض نزول مسیح کا مسئلہ ارکان ایمان سے نہیں کیونکہ اسے رسول اللہ نے ارکان ایمان میں داخل نہیں کیا مگر مسیح موعود نبی اللہ کو قبول کرنا اور اپنر ایمان لانا اور ان کے زمرہ میں منسلک ہونا ارکان ایمان سے ہے کیونکہ اسے خود رسول مقبول نے ایمانیات میں شمار کیا ہے ۔ والسلام

یسوع خدا کا بیٹا تھا یا آدم

فرضی خدا کے پرستاروں نے اپنی تمام تر کوششوں کا انحصار اسپر رکھا ہے کہ کسی طرح مسیح کو ابن اللہ

ثابت کر دکھائیں۔ چنانچہ اس معرکے کو سر کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا اور اس خبط نے یسوعیوں کو ایسا از خود رفتہ کر رکھا ہے اور ایسا پردہ آنکھوں کانوں اور عقل پر پڑ گیا ہے کہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہیں سُنتے اور عقل رکھتے ہوئے نہیں سمجھتے

اس موہوم ولدیت کا سارا دارومدار ہے۔ ان نسب ناموں کو جن کو انجیل نویسوں نے پیش کیا ہے۔ اول میں لوقا (یہ فرضی نام انجیل نویس کا ہے) کی انجیل کے پیش کردہ نسب نامے سے ناظرین کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ یسوع خدا کا بیٹا تو بجائے خود دیگر پیغمبروں کے برابر بھی نہیں ساتھ یسوعی صاحبان سے گذارش ہے کہ براہ کرم تعصب اور ہٹ دھرمی کی عینک اپنی آنکھوں سے اُتار کر ایک مرتبہ پھر لوقا کی انجیل کے پیش کردہ نسب نامہ کو ملاحظہ فرمائیں اور بتلائیں کہ اس نسب نامہ کے مطابق یسوع خدا کا بیٹا ہے۔

یسوعی صاحبان اس از خود رفتگی اور مجنونانہ محبت میں جو ان کو یسوع سے ہے جو چاہیں کچھ ہی کیوں نہ کہیں لیکن میں بھی کہونگا۔ پھر سنو کہ یسوع اس نسب نامہ کے مطابق خدا کا بیٹا ہرگز نہیں۔ یسوعیو سنو اور پھر سنو لوقا نسب نامہ کو ان الفاظ سے شروع کرتا ہے "جب یسوع خود تعلیم دینے لگا تو برس تیس ایک کا تھا اور یوسف کا بیٹا تھا (یوسف کا بیٹا کہنا قابل غور ہے) اور وہ عیلی اور وہ متات کا .... اور نسب نامہ کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہے "اور وہ شیث کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا"۔

اب اے یسوعیو اور ایک عاجز انسان کے پرستارو! براہ کرم تعصب کا خار دماغوں سے نکالکر یہ بتلاؤ کہ لوقا کے نسب نامہ سے اور ان الفاظ سے جس پر مینے خط کھینچا ہے یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہی نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس سے واضح طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم خدا کا بیٹا ہے نہ کہ یسوع۔ سوچو اور پھر سوچو اور سوت کو نصب العین رکھ کر سوچو کہ انجیل کی رُو سے آدم کے سامنے آپ کے فرضی خدا کی حقیقت نہ رہی والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار محمد زبیر
مین پوری

محکمہ تعمیر میں روپے کی ضرورت

دفتر تعمیر کا کام برابر جاری ہے۔ حتیٰ کہ موسم برسات میں بھی بند نہیں کیا اس وجہ سے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ چار پانچ ہزار روپیہ قرض لیا گیا مگر یہ رقم بالکل غیر مکتفی ہے۔ اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ علی الخصوص میں انجمنوں کے سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان کی توجہ اسطرف منعطف کراتا ہوں کہ از راہ کرم چندہ تعمیر مدرسہ کے کام کے لئے جس قدر وعدے احباب نے کئے تھے ان کی وصولی کا کوئی خاص انتظام جلد کیا جاوے تا عمارت مدرسہ کا کام بند نہو بلکہ پورے زور شور سے جاری رہ کر عمارت کی جلد تکمیل ہو سکے میں اس سے زیادہ کیا ضرورت ظاہر کروں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے تکمیل عمارت مدرسہ کے لئے خود تکلیف اُٹھا کر مذکورہ بالا قرضہ کا انتظام فرمایا ہے۔ پس دیگر احباب بھی اس کام میں ہاتھ بٹا کر ثواب دارین حاصل کریں

گرو صاحب کے سچے چیلے

چند دوستوں کی تحریک پر ایڈیٹر نور کو پچھلے دنوں حیدر آباد سندھ جانیکا اتفاق ہوا۔ قبل ازیں وہاں کے اہل ہنود سناتن اور آریہ دھرم سے تعلق رکھتے تھے مگر آریہ دھرم کی خالی اور خشک روحانیت دماغی نے ان کی تسلی نہ کی اس سے وہ آریہ دھرم سے منہ پھیر کر شری گرو نانک دیوجی کے سترن میں آئے مگر وہاں کے لوگ جو تعلیم میں خاصی ترقی کر چکے ہیں اب وہ ایسے دھرم اور ملت کے جویاں ہیں جو روحانیت اور شریعت کے پہلو میں افضل اور اکمل ہو ایڈیٹر صاحب نور نے حیدر آباد سندھ میں اپنے لیکچروں کے ذریعہ سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالجات اور باوا نانک صاحب کے اقوال سے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا کہ باوا صاحب موصوف ولی اللہ اور راسخ الاعتقاد مومن تھے پہلے تو وہاں کے نانک پنتھیوں کو کچھ برا معلوم ہوا مگر جب شہادت کے لئے باوا صاحب کے اقوال پیش کئے گئے تو اُن لوگوں نے اس پر غور کرنا شروع کیا اب سندھ جرنل میں یہ بات پڑھ کر ہمیں بہت خوشی حاصل ہوئی کہ وہاں کے چند معزز نانک پنتھی بہا

اس لئے آنے والے ہیں کہ وہ ڈیرہ بابا نانک میں باوا نانک صاحب اور گورو ہر سہائے واقع ... حمائل شریف (جس کی حضرت باوا صاحب ہر روز تلاوت فرمایا کرتے تھے) اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما دیں سو یہ ایک نہایت مبارک بات ہے بیشک ہر ایک مذہب کے پیراؤ کو اپنے ہادی کے مت اور ملت کے متعلق ہر طرح سے تسلی اور اطمینان کرنا چاہئے اگر از روئے تحقیقات حضرت باوا صاحب کے چیلوں پر یہ آشکارہ ہو جائے کہ حضرت باوا صاحب اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے تھے تو پھر ہر ایک چیلہ کو اپنے گرد کے راستے پر قدم مارنے سے کونسی طاقت روک سکتی ہے۔

درخواست جنازہ

مخدوم و مکرم قاضی سید امیر ... صاحب کی زوجہ مرحومہ کے واسطے جو چند ماہ کی علالت کے بعد ایک لڑکی اور دو لڑکے صغیر سن چھوڑ کر اس دار فانی سے رحلت کر گئی ہیں اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئی ہیں احباب سے درخواست دعائے مغفرت ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مرحومہ کے روز وفات کے بعد میرے جلد کسی سفر پر چلے جانے کے سبب یہ ذکر بروقت اخبار میں نہ چھپا

میری بات نہ بھلاؤ فرمایا۔ اس دخوف کی جو بات تم کو پہنچے اُسے ایسے لوگوں تک پہنچاؤ جو اُس کے اہل ہوں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ کسی کے متعلق کوئی زنا کی تہمت سنی فوراً لوگوں میں مشہور کرنے لگ گیا۔ ایسے لوگوں کو قرآن شریف نے شیطان کہا ہے۔ اڈیٹر بھی فساد کی باتوں کو پھیلانے اور شر پیدا کرنے میں بہت حصہ لیتے ہیں۔ بعض تو اپنے اندر خدائی کا مادہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہ کر دکھائینگے اور وہ کر دکھائینگے ؁

بڑے اصول فرمایا بڑے اصول میں سے ایک یہ ہے کہ کسی کا مال ناحق نہ کھاؤ اپنے معاملہ کی صفائی رکھو بعض چور تورات کو نقب لگاتے ہیں مگر بعض ان کے چور ہیں جو تاڑتے رہتے ہیں کہ کس کے پاس روپیہ ہے۔ پھر روپیہ والے سے روپیہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرض لیں یا تجارت کے بہانہ سے وصول کریں لے لیتے ہیں اور پھر دینے کا نام نہیں لیتے ایسے لوگ دن کے ڈاکو ہیں

آج کل کے مسلمان فرمایا آجکل کے مسلمان اکثر جھوٹے بدعہد اور بدمعاملہ ہیں۔ مفلس اور سست پن۔ کام کرنا نہیں چاہتے مگر ساتھ ہی تکبر اور مفضول خرچ بھی ہیں۔ لباس اور خوراک اور عمدہ مکان بھی مانگتے ہیں مگر آمدنی کے ذرائع حاصل نہیں کرتے۔ نادان ہیں ناصح کی نصیحت کو نہیں مانتے اور اپنے آپ کو افلاطون سے بڑھ کر دانا گمان کرتے ہیں

ضروری بحث فرمایا لوگ اس قسم کے سوالات بہت شوق سے کرتے ہیں کہ آدم پہلے تھا یا حوا پہلے تھی۔ نوح کی کشتی کتنی چوڑی تھی حالانکہ ان سوالات پر بحث کرنیکا نتیجہ انسان کے واسطے مفید نہیں۔ چاہئے کہ انسان ان باتوں پر غور کرے جن سے اُس کے نفس کی پاکیزگی کے وسائل پیدا ہوں انسان کے واسطے یہ باتیں قابل غور ہیں کہ وہ اپنے نفس زبان۔ شرمگاہ۔ خواہشات غضب سستی پر کیونکر غالب آسکتا ہے۔

اللہ کس طرح راضی ہو ایک شخص نے عرض کی کہ اللہ کس طرح راضی ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اور حضرت نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے۔ اللہ خوش ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (ترجمہ) جس کسی نے میری ہدایت کی پیروی کی اسپر نہ کوئی خوف ہے نہ غم ہے۔

اور فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہدے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے پیار کریگا؁ استغفار بہت کرو والسلام نورالدین۔ ۳۱- جولائی ۱۹۱۳ء

اخبار قادیان دارالامان

ماہ رمضان المبارک مہینہ ہے جس میں مسلمان سارا دن اپنے پیارے اللہ کی عبادت میں رہتا ہے رات کو قرآن شریف پڑھنا اور سُننا ہے اور دوسرے دن کے روزے کی طیاری کرتا ہے۔ ہر جگہ مسلمان اس کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں مگر قادیان میں اس کا لُطف خاص ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت حسب معمول اچھی ہے گو کسی دن تکلیف بھی ہو جاتی ہے تاہم روزانہ ایک پارہ کا درس دیتے ہیں اور انشاء اللہ ماہ رمضان میں پورا قرآن شریف ختم ہو جائیگا۔ نصف پارہ صبح ہوتا ہے اور نصف بعد نماز عصر ہر دو وقت حضرت مسجد اقصیٰ کو تشریف لیجاتے ہیں پہلے نصف پارہ پڑھتے ہیں پھر اُس کا ترجمہ کرتے ہوئے جہاں ضرورت ہو اُن مقامات کی تشریح کرتے جاتے ہیں سامعین اپنے اپنے سوال کرتے ہیں اور پُر معارف جوابات سے اطمینان حاصل کرتے ہیں پہلی رات کو مسجد اقصیٰ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان پر قرآن شریف سُنایا جاتا ہے پچھلی رات کو مسجد مبارک میں بوقت نماز تہجد آٹھ رکعت تراویح میں قرآن شریف سُنایا جاتا، عورتوں کو بھی درس دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ کیا برکت کے ایام ہیں بہت سے احباب باہر سے درس قرآن سننے کے واسطے آئے ہوئے ہیں جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ہو چکے ہیں مگر میں نے ارادہ کیا ہے کہ مہمان اور مقیم تمام درس خوانوں کے اسمائے اگلے اخبار میں درج کر دئے جائیں۔ گذشتہ شنبہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بہت علیل تھی۔ اسہال ہوئے۔ ضعف بہت ہو گیا مگر درس عصر میں تشریف لے آئے اور حسب معمول نصف پارہ سُنایا۔ اخیر میں فرمایا محض اللہ کے فضل سے آج کا پارہ ختم ہوا۔ ورنہ مجھے اُمید نہ تھی۔ کیونکہ اسہال کے سبب آج میں بہت بیمار رہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس قرآن کے محب صادق اور عالم باعمل کو صحت وعافیت کے ساتھ سلامت وباکرامت رکھے اور یہ حقائق ومعارف کا چشمہ جاری ہے۔ جس سے خلق ہر طرف سے آکر فائدہ اُٹھا رہی ہے

اہلبیت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ خداتعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اُس مقدس انسان پر اور اُس کی آل واولاد پر ہوں جس کی طفیل خداتعالیٰ نے قادیان سے گانوں کو آج روحانی علوم کا مرکز بنا دیا ہے۔ جہاں سے علم حاصل کرکے طلباء یورپ۔ امریکہ۔ چین تک پہنچے ہیں۔ خدا ان کا حافظ وناصر ہو۔ اور ہر میدان میں ان کو فتح نصیب کرے۔

حضرت خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ وہ پیرس سے ہو آئے ہیں وہاں کا سیاں کے ساتھ ان کا لیکچر ہوا اور آئندہ یورپ میں اشاعت اسلام کے واسطے ایک راہ کھُل گئی ہے۔ برادران چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے۔ و شیخ نور احمد صاحب کے بخیریت لندن پہنچنے کا خط آیا ہے۔ چوہدری صاحب موصوف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں میری طبیعت اچھی ہے اور آب وہوا موافق معلوم ہوتی ہے یہاں کے لوگوں کا جتنا مطالعہ کیا ہے نفرت بڑھتی جاتی ہے انکی عورتیں بچے جوان بوڑھے سب شراب پیتے ہیں۔ ہاں قوت نظم ہے۔ ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے کام میں بہت کم دخل دیتے ہیں اس سے مشین کی طرح صحت کے ساتھ کام ہوتے جاتے ہیں۔ ووکنگ میں ایک باغ میں ایک اعلیٰ درجہ کا مکان اور مسجد کھول گئی ہے۔ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بڑے استقلال کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ صبر سے کام نہ کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہو ان لوگوں پر اثر کی اُمید کم ہے۔ یورپ کو عام طور پر مذہب سے لاپرواہی

ہے۔ اور سب سے زیادہ انگلستان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواجہ صاحب سے جتنا بھی کام اب تک لیا ہے اسپر تعجب آتا ہے۔ رسالہ کی اشاعت آہستہ روبہ ترقی ہے۔ اور لوگوں نے لیکچروں کے لئے بھی بلانا شروع کیا ہے فرانس میں جو کانفرنس آزاد عیسائیوں کی ہوئی ہے اس کے حالات مفصل اگلے بدر میں شائع ہونگے۔ انشاء اللہ (اڈیٹر) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ مذہب کی نسبت سوچنے کا موقعہ پائیں تو عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کی طرف جھک جائیں۔ لیکن اسلام سے پرانی نفرت اور دنیوی مصروفیت ان لوگوں کو اسطرف آنے سے روکتی ہے۔ پادری لوگ جو روپیہ ان سے لیتے ہیں بنی نوع انسان کی ہمدردی کے نام پر لیتے ہیں کہ تعلیم پھیلائینگے عورتوں اور بچوں کی مدد کرینگے۔ جرائم پیشہ میں تہذیب پھیلائینگے اقوام کی اصلاح کرینگے۔ ہسپتال بنائیں اسلام کے وحشی ظلم سے عورتوں کو آزاد کرلینگے۔ ایسی ایسی باتیں کر کے لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں ورنہ مذہب کے نام پر کم ہی کوئی روپیہ دیتا ہے بعض مدبرین سیاست ملکی کو مد نظر رکھ کر پادریوں کو روپیہ دیتے ہیں۔"

حضرت خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ دسمبر میں تشریف لے آوینگے غالباً ان کا ٹکٹ بھی واپسی کا ہے اسطرح وہ بھی کام آجائیگا اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ جلسہ سالانہ پر سب احباب ان کی زیارت سے مشرف ہوکر اُن کی زبانی تبلیغ اسلام کے واقعات سُن لینگے۔ بہتر ہوگا کہ خواجہ صاحب اس قلیل عرصہ میں جو انھیں ہند میں ملے ایک مختصر سا دورہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کرلیں۔ اس سے اہل ہند میں ایک تازہ جوش پیدا ہو جائیگا کہ یورپ کو کلام پاک کے ذریعہ سے فتح کیا جاوے۔ نیز جب سے خواجہ صاحب گئے ہیں اُن کے قائم کردہ طرز وعظ کا سلسلہ بالکل بند ہے وہ اپنے بعد ایسا کوئی شخص کھڑا نہیں کر گئے جو اس مفید سلسلے کو جاری رکھے اگرچہ کہیں کہیں کچھ وعظ ہوے ہیں۔ مگر بالمقابل اُن کے آے دن کے وعظوں اور جلسوں کے یہ قابل شمار نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے حفظ امن میں رکھتے ہوئے ہند پہنچاسے اور پھر واپس اپنے کام پر ولایت لیجاسے اس وعظ میں میرٹھ سے حامد حسین خانصاحب شیخ عبدالرشید صاحب اچولی سے وارد غہ عبدالحمید صاحب منشی قدرت اللہ صاحب پٹیالہ۔ میاں کریم بخش صاحب نابھہ۔ دیوان شاہ مولوی محمد یحیٰی صاحب دیگران۔ بابو محمد صادق صاحب لاہور۔ نعمت اللہ گوہر صاحب منشی سکندر علی صاحب منشی غلام محمد صاحب وغیرہ احباب درس قرآن کے واسطے حضرت کے حضور میں حاضر ہوے اور بابو محمد اسمعیل صاحب منشی عمرالدین صاحب اجنالہ

گذشتہ اتوار کو ایک لڑکا کھیلتا ہوا ڈھاب میں گر گیا اتفاقاً اس کے باپ کو خبر ہوگئی جو دوڑ کر پانی میں کودا اور پہنچکر نکالا ڈھاب کا وہ طرف جو کوارٹرز مدرسہ احمدیہ کے پاس ہے مکانوں کے بہت قریب ہے اور خوفناک ہے صدر انجمن کو چاہئے کہ جب تک یہ حصہ درس ہال یا کسی دوسری عمارت کے واسطے پُر نہیں کیا جاتا اس کے اردگرد ایک جنگلہ بنا دیا جاوے۔

صاحب عمل مصفی مرزا خدابخش صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ کتاب ۲۵۲ صفحہ پر ختم ہوگئی ہے۔ پہلے کی نسبت خط اور کاغذ عمدہ مضامین اعلیٰ ہیں قیمت صرف دو روپیہ فی نسخہ مقرر کی گئی ہے۔

شکریہ مساکین اور امام مسجد کے نام اخبار مفت جاری کرانے کے واسطے جو مسکین فنڈ کھولا گیا ہے اس میں سب سے اوّل منشی قدرت اللہ صاحب پٹیالہ نے مبلغ ایک روپیہ مرحمت فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جزاے خیر دے۔ دو غیر احمدی امام مسجد کی درخواست مفت اخبار کے واسطے آئی ہے احباب جلد توجہ فرماویں یہ سلسلہ انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

حج نیابت مولوی فاضل حاجی عبدالحی صاحب نے جو پچھلے سال حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب و حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ حج کر آئے ہیں اس سال پھر حج کا ارادہ بذریعہ اخبار کے ظاہر کیا تھا اور مخدومی اخویم حافظ عبدالمجید صاحب نے اپنی بی بی مرحومہ کی طرف سے ان کو خرچ آمد و رفت مکہ معظمہ کا بھیجا ہے بعد عید رمضان عرب صاحب حج کو تشریف لیجاوینگے لیکن اُن کے ساتھ دو عرب ہیں جو ایک مدت سے قادیان میں رہتے ہیں اور پہلے حج کر چکے ہوے ہیں وہ بھی عرب عبدالحی صاحب کے ساتھ حج پر جانا چاہتے ہیں اگر انھیں کوئی شخص معذور اپنی طرف سے یا کسی وفات یافتہ کی طرف سے خرچ دیکر بھیجنا چاہے اور چونکہ ہر دو صاحبان ملک عرب کے رہنے والے ہیں اُن کو صرف ایک طرف کا خرچ درکار ہے۔ ہر دو صاحبان ہمارے فاضل دوست کی رفاقت میں جائینگے اس واسطے معاملہ قابل اعتبار ہے۔ جو صاحب اس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں بواپسی ڈاک اطلاع دیں کیونکہ تھوڑے دن سفر حجاج میں باقی رہ گئے ہیں۔

زمان المسیح
اگرچہ دور ز جاناں چو خاک گردیدم
دلم تپد کہ فدائش غبار خود بکنم

۹۔ مارچ ۱۹۱۳ء کو میرے چھوٹے بچے ۲½ سال کی عمر والے محمد باقر نام نے ماں کی گود سے بیدار ہوکر ماں سے کہا کہ اماں مجھے اللہ کاکا (بھائی) دیگا۔ ماں۔ تجھے کس نے کہا ہے۔ محمد باقر۔ اللہ نے کہا ہے۔ ماں تو کب اللہ کے پاس گیا تھا۔ محمد باقر ابھی گیا تھا۔ ماں وہ کتنا ہوگا۔ محمد باقر چھوٹا سا ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا اتنا سا ہوگا۔ ماں اُس کا کیا نام ہے محمد باقر ایڈ ال باسٹ (عبدالباسط) یہ بیان اُس سے اگلے روز کئی آدمیوں کو سنایا گیا چنانچہ ۲۸- جولائی ۱۹۱۳ء کو وہ بچہ پیدا ہوگیا اور بحکم حضرت خلیفۃ المسیح اُس کا نام عبدالباسط رکھا گیا

حضرت مسیح ثانی کی آمد کے لئے یہ نشان بھی کتب میں مندرج ہے کہ اُس کے گھرانے کے بچے پیشگوئیاں کرینگے وہاں اصل لفظ نبوت ہے مگر پیغمبری اس کیساتھ شرط نہیں کیونکہ یہ لفظ نبا سے مشتق ہے اور مراد صرف پیشگوئی ہے اور اس خورد سال بچہ کا ایسی پیشگوئی کرنا جس کی اُسکو کوئی ترغیب بھی نہ دی گئی ہو ایک قسم خواب سے ہے۔ مسیح آچکا اور پھر چلا گیا مگر افسوس کہ اندھوں کو نظر نہ آیا یہ علامات اور آثارات منکرین کے الزام کے لئے ہیں میرے پاس اور بھی بہت سے نشانات صداقت حضرت اقدس مسیح موعود موجود ہیں۔ عندالضرورت لکھونگا۔ اس وقت اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے شاید کسیکو فائدہ ہو۔ (مہدی حسن)

اعزاز ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو شائع کرتے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ نے ہمارے مکرم دوست ملک مولا بخش صاحب احمدی کو اپنا دربار ی مقرر کیا ہے ملک صاحب فی الواقع اس عزت کے لائق ہیں اور ہم اسپر مبارکباد کہتے ہیں۔

دعا مدد برادر برکت علی صاحب رنگل سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب اُنکے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے شر سے بچاے

پادری ٹامس ہاول بشپ کا الزام احمدیوں پہ

یسوعی ٹریکٹ نمبرا جو اخبار بدر قادیان ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء کے مضمون دین

عیسوی اور اس کی مذہبی کتب پر ریویو کے جواب میں شائع ہوا ہے میرے مطالعہ سے گذرا۔ لائق الراقم کی غیر مہذبانہ اور ناشائستہ طوالت کے جواب میں صرف عطائے شما بہ لقائے شما عوض کرتے ہوئے سارے ٹریکٹ کے لب لباب یا نتیجہ کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں اور ایک الزام ہے کہ احمدی یسوع صاحب کے حق میں کلمات کفر کہتے اور ناپاک حملے اور الزام لگاتے ہیں" دراصل یہ الزام کیا ہے محض احمدی لوگوں کے مقابلہ میں نہ آسکنے کا نامعقول عذر ہے۔ حالانکہ سینکڑوں بار زبانی اور تحریری اُن کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ علاوہ اور دلائل کے ہمارا حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کو مثیل مسیح ماننا ہی ایک کامن سنس والے انسان کے لئے کافی دلیل ہے کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین نہیں کرتے یعنی ہم حضرت میرزا صاحب کو مقدس انسان مانتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی مانتے آنجناب مثیل مسیح تھے تو لازماً یہ نتیجہ نکلا کہ ہم مسیح علیہ السلام کو بھی مقدس مانتے ہیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ بہادر کی مثال شیر سے دیجاتی ہے اور تا وقتیکہ شیر کو بہادر تسلیم نہ کیا جاوے مماثلت کا قائم ہونا محال ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ پھر احمدی لوگ مسیح علیہ السلام کو مقدس مانتے ہوئے کفریات وغیرہ کیوں لکھتے ہیں۔ سو جواباً عرض ہے کہ احمدی لوگ اگر کوئی امور ایسے بیان کریں جو یسوعی صاحبان کی مروجہ اناجیل مقدسہ میں نہ پائی جاتی ہوں تو واقعی یہ الزام پادری صاحب کا درست اور بجا ہے مگر جب ہم احمدی تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں تو نہایت افسوس سے ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں کہیں بھی ایسے الزام اور کفریات خود ساختہ دکھائی نہیں دیتے بلکہ جہاں کہیں ایسے الزامات وغیرہ کا ذکر آتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کردیا جاتا ہے کہ یہ الزامات اور کفریات اناجیل اور بائیبل کی رو سے یسوع صاحب پر وارد ہوتے ہیں نہ کہ احمدی عقائد کی رو سے وارد ہوتے ہیں۔ گویا کہ بالفاظ دیگر احمدی مولفین اپنی بریت بھی ساتھ ہی کردیتے ہیں میں نہایت ہی مشکور ہونگا اگر پادری صاحب موصوف چند ایک ایسے الزامات اور کفریات کی فہرست طیار کرکے خاکسار کے نام بمعرفت ایڈیٹر بدر کی معرفت ارسال فرمادیں جو اناجیل مروجہ اور بائیبل موجودہ کے کسی اشارہ یا کنایہ اور کسی عبارت سے تو ظاہر نہیں مگر احمدیوں نے از خود اختراع کرکے یسوعی صاحبوں کے عالم الغیب قادر مطلق یسوع صاحب پر قائم کئے ہوں۔

اس جگہ یہ استفسار کرنا بھی بیجا نہو گا کہ جناب والا نے جو اس ٹریکٹ کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع فرمایا ہے تو یہ کس قاعدہ کی رو سے آیا اہل اسلام کے قرآنی اصول کے مطابق یا انجیلی اصول کے ماتحت کیونکہ قرآنی اصول تو آپ ماننے سے رہے اور انجیلی اصول اس کے بالکل منافی ہے۔ کیونکہ اناجیل کی ابتدا یا تو شجرہ نسب ہے اور یا "ابتداء میں کلام تھا" کے مطابق یسوع صاحب کے نام سے ہے تو ان کو یوں لکھنا چاہیئے تھا کہ یسوع صاحب کی حمد کے بعد۔ کیونکہ خدا تعالیٰ لکھنے سے تو عوام الناس کو یہ دھوکا لگ سکتا ہے کہ خدا نخواستہ آپ کے دشمن تثلیث سے تائب ہوکر توحید پر ایمان لے آئے ہیں اور اگر آپ خدا کا نام ہی لکھنا پسند فرماتے تھے تو آپ کو نمبر دینا چاہیئے تھا کہ ایک یا نمبر ۲ یا نمبر ۳ خدا یا تینوں کے مرکب نمبر ۴ خدا کی حمد کے بعد

اُمید ہے کہ جناب والا اس عقدہ لاینحل پر قدرے روشنی ڈالکر خاکسار کی تسلی فرمادینگے۔ باقی آئندہ انشاءاللہ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

(خاکسار فخرالدین - احمدی - ملتانی)

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک چھوٹے بچے کا مضمون

میں آپ سب بھائیوں کو ایک مختصر مگر پیاری بات سُنانا چاہتا ہوں جو کہ نماز کے متعلق ہے۔ میرے بھائیو آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو دُنیا میں کیوں بھیجا تاکہ وہ ہمکو ہدایت سکھائیں اور ہمیں وہ راہ بتائیں جس سے ہم جنت کے خوشگوار باغوں میں پہنچیں اور اُس وحدہ لاشریک کی طرف بلائیں آپ دیکھیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب الٰہی سے دعا کی رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی

ترجمہ:- اے میرے رب بنادے تو مجھکو نماز کے قائم کرنیوالا اور میری سب اولاد کو۔ تو آپ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو کیسا نماز کے قائم کرنیوالوں سے بنادیا۔ صرف دعا کے سبب سے۔ اور ان کو بڑی بھاری عزت بخشی ایسے ہی پھر نبی کریم آئے۔ اور آپ نے تو ان سے بڑھ کر فرمابرداری کی۔ اُمید ہے کہ آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ کیسے کیسے اجر نماز پڑھنے سے ملتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ آجکل کے مسلمانوں کی کیسی خطرناک حالت ہے۔ کیسے کفر کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعضے مسلمان لوگ تو بتوں کو پوجتے ہیں۔ کیسی خطرناک حالت ہے۔ سلطنتیں چھن گئیں کیسے کیسے عذاب ہو رہے ہیں اُنپر کیونکہ اُنھوں نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ شریک بنانے لگے اور نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ افسوس ہے انپر جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور نمازیں نہیں پڑھتے اور ہمارے جناب مولانا مولوی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام صاحب درس شریف میں بڑی نصیحتیں کرتے ہیں۔

ہمارے جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام مہدی ہیں ان کو الہام ہوا تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا پر خدا اُس کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کردیگا۔

(عاجز عبدالرحیم - احمدی لدھانوی پنجم پرائمری)

مقتضائے طبیعت

یہ پُرفتن زمانہ اور دین وملت اسلام کی یہ حالت

کو نہ کبھی پہلے ایسی ہوئی تھی نہ خدا کرے پھر کبھی ایسی ہو۔ اس میں مسلمانوں کا فرض تو یہ تھا کہ ایک دل اور ایک زبان ہو کر سب کے سب خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاتے اور جس سے جو کچھ بن پڑتا ذاتی مفاد و مقاصد کو قربان کر کے بھی بسر وچشم خدمت بجا لاتے الحمدللہ کہ خدا کی آخری جماعت، جو نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی غلامی کا فخر لیکر اُٹھی اور باوجود قلت تعداد کی اقتدار کے اپنی بساط سے زیادہ اسلام کی حمایت واشاعت میں ہر طرح جان لڑا رہی ہے۔ اُس نے نہ صرف ملک میں بلکہ ممالک غیر تک بھی اعلاء کلمۃ اللہ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ خدائے تعالیٰ ان خدام اسلام کی ہمت میں برکت دے جو یورپ میں اس وقت ماشاءاللہ وہ کام کر رہے ہیں جو دین حق کو بدنام کرنے والے خفتہ ومردہ خانہ ساز لیڈروں سے آجتک نہ ہو سکا نہ آئندہ ان سے۔ ایسے انجمن اور علمائے وطن پرستی نے کو وہ بھی بایقین سراسر جھوٹا اور ابلہ فریبی کا ایک آلہ ہے۔ اُنھیں بے ضمیر فروشی۔ ناحق کوشی اور خدا فراموشی کے خطرناک غار تک تو پہنچا دیا ہے۔ بس اس سے آگے حد ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بغض للّٰہی کی آگ انھیں خسر الدنیا والاخرۃ، کے اسی درجہ پر بس نہیں کرنے دیتی وہ ابھی ذلت اور شامت اعمال کے مزید مدارج طے کرنے کے خواہشمند ہیں کہ اُن مسلمہ فدائیان اسلام کی نسبت طرح طرح کی افترا پردازیوں سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر کے پبلک کو اُن سے بدظن کرنا چاہتے ہیں مثل ہے کہ المرء یقیس علیٰ نفسہ جیسا کہ انسان خود ہوتا ہے ویسا ہی دوسروں کو سمجھا کرتا ہے۔ اب جبکہ ان کی عیاری و دنیا طلبی کی قلعی کھُل چکی ہے لوگ ان کی مہذب ڈکیتی کے ہتھکنڈوں سے خبردار ہو چلے ہیں اور جبکہ دوسری طرف سچے دردمندان اسلام کی اولوالعزمی ہمت۔ دینی غیرت وحمیت۔ اور خدمت دین وملت میں اُن کے ایثار کا یار و اغیار اعتراف کرنے لگے ہیں۔ یہ قوم کے دشمنان دوست نما اپنے مقتضائے طبیعت سے بیچ پیچ ہو کر چاہتے ہیں کہ کسی طرح اُن کی عزت وشہرت کو داغدار کر دیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آسمان کی طرف تھوکا ہُوا اپنے ہی مُنہ پر پڑا کرتا ہے۔

عقلمند کو اشارہ بس ہوتا ہے اور کودن لایعقل کا ذکر نہیں (ا.ج)

احیائے موتی سے مراد

قرآن کریم کے پہلے سپارہ کے پانچویں رکوع

میں اللہ پاک نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتوں اور فضلوں کو بیان کیا ہے جو یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین اور پھر ان نعمتوں اور فضلوں کو یکے بعد دیگرے گنتے ہوئے ایک بڑا لمبا بیان فرمایا ہے۔ اور اس بنی اسرائیل کے قصّے میں بڑی عجیب و عجیب باتیں بیان کی ہیں۔ جن کو آجکل کے ملوانوں نے ایسا گڈمڈ کیا ہے کہ بجائے نفع اُٹھانے کے بیچاری اُمت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور غیر مسلم ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے آئے دن قرآن پاک پر چوٹیں کر رہے ہیں اور کم سمجھ اور بے علم مسلمان ان کی مہربانیوں سے عیسائی اور مشرک بن رہے ہیں۔ مگر ملوانے صاحب ہیں کہ اپنے علم کے ناز میں پھولے نہیں سماتے۔ اب ناظرین اس بیان پر غور فرماویں جو اسی جگہ اللہ پاک نے بیان فرمایا ہے واذ قلتم یٰموسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصعقۃ وانتم تنظرون۔

یعنی اپنے فضلوں کو شمار کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب تم نے یہ گناہ کیا کہ حضرت موسیٰ کو کہا کہ اپنا خدا ہم کو دکھاؤ ورنہ ہم تیرے خدا پر ایمان نہ لاوینگے پھر تم نے دیکھا جو اس کفر سے تمہارا حال ہُوا یعنی تم پر بجلی گرائی گئی۔ مگر ثم بعثنٰکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون۔ ہم نے پھر ایمان بخشا اس کفر کے بعد جو تم نے اختیار کر لیا تھا تاکہ تم شکر کرو۔

لیکن تم نے ناشکری کی اور اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اب دیکھو کیسے صاف معنی ہیں لیکن فلاں صاحب کو جبتک اپنی ڈینگ نہ ماریں صبر کہاں آوے۔ خواہ قرآن کریم پر حرف ہی کیوں نہ آوے۔ مگر وہ اپنی کسطرح غلطی مان لیویں۔ انبیاء کے ذریعہ سے ہمیشہ مردہ قومیں زندہ ہوتی رہتی ہیں۔

(راقم ملک محمد بخش احمدی اسٹریلیا)

رسید زر

۹ جون ۱۹۱۳ء

منشی گوہر علیصاحب نمبر ۲۱۹۷

۱۰ جون ۱۹۱۳ء

حاجی احمد صاحب نمبر ۱۴۹۷
منشی گوہر علیصاحب نمبر ۱۴۲۳
منشی عبدالعزیز صاحب نمبر ۱۳۲۴
بابو محمد عبداللہ صاحب نمبر ۱۷۵۴
عبدالحمید خاں صاحب نمبر ۲۱۸۶
میاں قمرالدین صاحب نمبر ۲۰۵۱
طالب علی صاحب نمبر ۲۰۷۷
منشی رحیم الدین صاحب نمبر ۲۱۱۱
منشی سلطان عالم صاحب نمبر ۲۸۸۲
حکیم سید عابد علیشاہ صاحب نمبر ۲۹۱۲
محمد اعظم صاحب نمبر ۳۰۰۲
منشی حمید اللہ صاحب نمبر ۳۰۵۷
منشی غلام رسول صاحب نمبر ۳۰۷۶
منشی سراج الدین صاحب نمبر ۳۱۰۴
عزیز الدین صاحب امرتسر
میاں برکت علیصاحب نمبر ۲۴۵۱
منشی بہرام خانصاحب نمبر ۲۹۹۲
محمد فیروز الدین صاحب نمبر ۲۹۹۴
مولوی علی محمد صاحب نمبر ۱۵۹۱
چودھری رکن صاحب نمبر ۱۷۴۱
مولوی رحیم بخش صاحب نمبر ۱۸۱۱
منشی غلام حیدر صاحب نمبر ۲۴۳۱
چودھری ولی داد خانصاحب نمبر ۲۲۰۵
مرزا رسول بیگ صاحب نمبر ۲۱۶۲
سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور نمبر ۲۵۳۹
منشی عبدالعزیز صاحب نمبر ۲۵۷۸
حکیم عبدالصمد صاحب نمبر ۲۹۴۴
علی گوہر صاحب نمبردار نمبر ۲۸۴۶
بابو نور محمد صاحب نمبر ۳۰۹۲
منشی محمد بخش صاحب نمبر ۲۳۸۲
منشی محمد صادق صاحب نمبر ۲۴۱۲
نظام الدین صاحب نمبر ۲۸۵۴

۱۱ جون ۱۹۱۳ء

عبدالخالق صاحب نمبر ۲۴۶۱
بابو بشیرالدین صاحب نمبر ۳۰۵۱
میاں محمد موسیٰ صاحب نمبر ۱۴۲۴
چودھری غلام سرور صاحب نمبر ۲۴۸۵
مراد بخش صاحب نمبر ۲۵۲۲

۱۲ جون ۱۹۱۳ء

چودھری خدا بخش صاحب نمبر ۲۱۵۱/۹۲۷
حکیم فیض احمد صاحب نمبر ۳۱۵۴
شیخ محمد حسین صاحب نمبر ۱۳۹۶

۱۳ جون ۱۹۱۳ء

سید عادل شاہ صاحب نمبر ۲۱۳۳
قاضی محمد اسمعیل صاحب نمبر ۳۰۱۹
محمد عمر حیات خانصاحب نمبر ۲۸۰۹
فتح محمد صاحب نمبر ۲۰۰۲
ڈاکٹر حسن علیصاحب اسسٹنٹ سرجن نمبر ۲۲۴۳
صالح محمد صاحب نمبر ۱۹۵
میاں محمد صاحب نمبر ۲۲۱۹
عبداللہ صاحب نمبر ۲۴۳۶
مبارک علی صاحب نمبر ۲۴۵۰
چودھری مرزا صاحب نمبر ۳۰۱۷
عبدالسلام صاحب نمبر ۳۰۷۱
منشی حسین بخش صاحب نمبر ۳۰۹۶
قاضی سید حسین صاحب نمبر ۱۵۴۳
میاں دوست محمد صاحب نمبر ۲۸۷۱

۱۶ جون ۱۹۱۳ء

چودھری نظام الدین صاحب نمبر ۲۹۵۰
بنت چودھری صاحب نمبر ۲۵۱۸
قاضی محمد عالم صاحب نمبر ۱۴۳۳
منشی ابراہیم صاحب نمبر ۲۹۵۴

۱۷ جون ۱۹۱۳ء

محبوب عالم صاحب نمبر ۱۹۶۳

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب ۲۵ کے ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں۔ ہر دو لائق خواندہ خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ

سوانح محمدی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شرمتے پرکاش دیوجی۔ پرچارک براہمو دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کم طور افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/۔
ملنے کا پتہ منیجر براہمو پرچارک سماج لاہور

رفاہ عوام و خواص

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے۔ اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خفیف مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر خارش چشم ڈھلکہ۔ ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ آخر کو اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جن کی حذاقت کا ایک جہان مداح و ثنا خواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے۔ اور اعلیٰ جز و اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے اکھیڑ دیتا ہے۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار ہے۔ حفظ ماتقدم کے واسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ میں نے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ کہ قیمت بہ لحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم رکھی ہے تاکہ عوام لوگ اس سے بہت فائدہ اٹھائیں اور اس کے

لن یرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

LAHORE DEL...

Reg No. L. CCLXXXVIII

جلد ۱۲

نمبر ۶

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت سالانہ پیشگی للعام

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۷ بھادوں ۱۹۷۰ بروز جمعرات

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ | جانشینا ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ٭

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ٭

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ٭

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ٭

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دیگا ٭

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ٭

ہشتم یہ کہ دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ٭

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ٭

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہُوا ٭

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

مُرشدنا و مہدینا حضرت خلیفۃ المسیح الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ روزانہ درس قرآن شریف ایک پارہ ہوتا ہے نصف صبح۔ نصف شام۔ ہر دو وقت حضور مسجد اقصیٰ کو تشریف لے جاتے ہیں۔ صبح تمام اندر کا حصہ مسجد اور شام کو تمام صحن درس خوانوں سے پُر ہوتا ہے۔ بعض کا خیال تھا کہ درس کی رونق طالبائے مدرسہ کے رخصتوں پر جانے کے سبب کم ہوگی۔ مگر یہاں تو پہلے سے کچھ زیادہ ہے۔ کیونکہ طلباء میں تو بہت سے نیچے ہی ہوتے تھے جو صرف حاضری کا ثواب پاتے تھے۔ اب سب سننے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کے شائق ہیں ہم نے درس خوانوں کی ایک فہرست اس اخبار میں شائع کی ہے۔ اس ہفتہ میں منشی غلام حیدر صاحب گجرانوالہ سے حکیم رحمت اللہ صاحب۔ میاں عطاء اللہ صاحب مولوی احمد الدین و مولوی ابراہیم صاحبان سرگودہا سے میاں گوھر دین صاحب و نور محمد صاحب منی پور سے۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب و دیگر احباب تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کوہ مری پر اپنے شاندار کام میں مصروف ہیں ✤

حضرت خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہُوا۔ کہ مسجد ووکنگ میں وہ اب ڈیرے لگانیوالے ہیں۔ خواجہ صاحب کا تبلیغی کام برابر ترقی پر ہے۔ یورپ میں وہ اسلام کے ہیڈ مشنری ہیں۔ کچھ اور اصحاب بھی اُن کی امداد کے واسطے وہاں پہنچ گئے ہیں۔ شیخ فضل حق صاحب بی۔ اے پسر شیخ مظفر الدین صاحب بھی اس سلسلہ تبلیغ میں خواجہ صاحب کی رفاقت کا حق ادا کرنے کے لئے جانے کو طیار ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ابتدائے ستمبر میں جہاز پر سوار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی مُراد کو بر لادے۔ خواجہ صاحب کا کام بہت اہم ہے۔ اور وہ ایک فوج چاہتا ہے۔ جو انکی مدد کرے توحید کا ڈنکا وہ یورپ میں بجانا چاہتے ہیں۔ غیر احمدیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ تعصب کو چھوڑ کر وہ خواجہ صاحب کی مالی امداد کریں۔ خواجہ صاحب وہاں متنازعہ فیہ مسائل پر بحث نہیں کر رہے بلکہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگا رہے ہیں تثلیث کو توڑ رہے ہیں۔ اگر انھوں نے ترکوں کے مغلوب اور غالب ہونے کی پیشگوئی شائع کی ہے تو مغلوب تو ترک ہی ہو چکے تھے۔ اور ان کے غالب ہونے پر کون مسلمان ہے جو خوش نہ ہوتا۔ خواہ یہ کلمہ کسی کے منہ سے نکلا ہو۔ بہر حال وہ لوگ جو اہل اسلام کہلاتے ہیں۔ انکا فرض ہے کہ مالی امداد سے خواجہ صاحب کو مالا مال کریں تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور کفر ٹوٹے ✤

برادران شیخ عبد الرحمٰن اور ولی اللہ صاحبان کا خط عدن سے آیا ہے۔ بسبب طغیانی سمندر عدن تک اُنہیں بہت تکلیف رہی۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچاوے اور اپنے مقصد میں کامیاب کرے ✤

حج نیابت مولوی فاضل حاجی سید عبد المحی صاحب عرب نے جو پچھلے سال حضرۃ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب و حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ حج کر آئے ہیں۔ اس سال پھر حج کا ارادہ بذریعہ اخبار کے ظاہر کیا تھا اور مخدومی اخویم حافظ عبد المجید صاحب نے اپنی بی بی مرحومہ کی طرف سے انکو خرچ آمد و رفت مکہ معظمہ بھیجا ہے۔ بعد عید رمضان عرب صاحب حج کو تشریف لے جاوینگے۔ لیکن ان کے ساتھ دو عرب ہیں جو ایک مدت سے قادیان میں رہتے ہیں اور پہلے حج کر چکے ہوئے ہیں وہ بھی عرب عبد المحی صاحب کے ساتھ حج پر جانا چاہتے ہیں۔ اگر انھیں کوئی شخص معذور اپنی طرف سے یا کسی وفات یافتہ کی طرف سے خرچ دے کر بھیجنا چاہے اور چونکہ ہر دو صاحبان ملک عرب کے رہنے والے ہیں انکو صرف ایک طرف کا خرچ درکار ہے۔ ہر دو صاحبان ہمارے فاضل دوست کی رفاقت میں جائیں گے۔ اس واسطے معاملہ قابل اعتبار ہے جو صاحب اس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں۔ بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ کیونکہ تھوڑے دن سفر حج میں باقی رہ گئے ہیں ✤

انصار بدر مساکین اور علمائے مساجد و کتب خانوں کے نام احباب اخبار جاری کرائیں بڑے ثواب کا کام ہے اس فنڈ میں مدد کرنے والے دوسرے صاحب ماسٹر خیر الدین صاحب ہیں جنھوں نے مبلغ ۴ؔ اس مد میں ارسال کیا ہے۔ بابو عزیز دین صاحب مری انڈس مبلغ ایک روپیہ وصول ✤

مبارک حافظ قاری محمد یٰسین صاحب کو جو آجکل حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان پر بوقت عشاء قرآن شریف آٹھ رکعت میں روزانہ سُناتے ہیں اور خوش الحانی اور نہایت صحت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ گذشتہ پیر کو اللہ تعالےٰ نے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا کئے جو توام پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ✤

جنگ بلقانی جنگوں کا خاتمہ ہوا۔ ترک ایڈریانوپل پر قابض ہیں۔ مسقط کی سرحد پر بے امنی ہے۔ عرب اپنے سلطان کے خلاف کھڑے ہوگئے ✤

جنون انگلستان میں ایک شخص راس نامی کو گرجوں کے لوٹنے اور اُن کو آگ لگانے کا جنون پیدا ہوا ہے۔ سوائے گرجوں کے اور کہیں نقب زنی نہیں کرتا۔ کئی دفعہ نقصان پہنچا کر گرفتار ہوا۔ کہتا ہے اگر میں گرفتار نہ ہوتا تو انگلستان کے سب گرجے جلا دیتا ✤

جنازہ جناب حکیم حسام الدین صاحب کے متعلق سیالکوٹ سے وفات کی خبر آئی ہے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے پُرانے دوست اور خادم تھے اللہ تعالےٰ مغفرت کرے احباب دُعائے مغفرت سے مرحوم کی امداد فرماویں ✤

رسید زر

۱۷ - جون ۱۹۱۳ء منگل

۲۶۹۷ - مولوی محمد سعید صاحب ۱۶ فروری ۱۳ء سے ۱۶ - فروری ۱۴ء عہ
۳۱۵۵ - مرزا سکندر بیگ صاحب یکم مئی ۱۲ء سے یکم مئی ۱۳ء عہ
۱۹۴۷ - مولوی نور محمد صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ
۲۸۳۱ - کرم الٰہی صاحب ۱۳ - اکتوبر ۱۲ء سے ۱۳ - اکتوبر ۱۳ء عہ
۳۰۲۶ - منشی شیر محمد صاحب ۲۹ نومبر ۱۲ء سے ۲۹ نومبر ۱۳ء عہ
۳۵۷ - محمد علی صاحب جولائی ۱۲ء سے جولائی ۱۳ء عہ
عبد الغنی صاحب کھیڑا ملک گوجرات عہ
۲۶۲۳ - عبد الغفور صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء للعہ
۳۰۲۶ - محمد امین صاحب ۱۵ - اگست ۱۲ء سے ۱۵ - اگست ۱۳ء عہ
۳۱۶۶ - غلام حسین صاحب یکم جون ۱۳ء سے یکم جون ۱۵ء ے
۲۷۹۵ - بابو محمد حسین صاحب جنوری ۱۲ء سے جنوری ۱۳ء عہ
۲۶۶۳ - محمد علی صاحب ۱۰ - جنوری ۱۳ء سے ۱۰ - جنوری ۱۴ء عہ

۱۸ - جون ۱۳ء بدھ وار

۲۹۳۹ - عالم دین صاحب دسمبر ۱۳ء سے دسمبر ۱۴ء للعہ
۲۴۳ - منشی فضل الٰہی صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء للعہ
۲۷۷۵ - منشی غلام محمد صاحب ۸ - جون ۱۲ء سے ۸ جون ۱۳ء للعہ
۲۳۹۲ - محمد رفیق صاحب یکم جنوری ۱۳ء سے یکم جنوری ۱۴ء للعہ

بیعت کا مدعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جس مدعا کے لئے بیعت ہے۔ یعنی حقیقی تقوے اختیار کرنا اور سچا مسلمان بننا پہلے ہی سے شرط ہے تو پھر ابعد اس کے بیعت کی کیا حاجت ہے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقوے کہ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے۔ دوسرا رنگ پکڑے اور بہ برکت توجہ صادقین وجذبۂ کاملین طبیعت میں داخل ہوجائے اور اس کا جزو بن جائے۔ اور وہ مشکواتی نور دل میں پیدا ہوجاوے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد خدائے تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بری معلوم ہوتی ہے جیسے وہ خود خدائے تعالیٰ کی نظر میں بری ہے اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے سو اس نور کے پیدا ہونے کے لئے ابتدائی اتقا جس کو طالب صادق اپنے ساتھ لاتا ہے شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی علت غائی بیان کرنے میں فرمایا ہے - ھُدیً لِّلْمُتَّقِیْن - یہ نہیں فرمایا ھدی للفاسقین یا ھدی للکافرین - ابتدائی تقوے جس کے حصول سے متقی کا لفظ انسان پر صادق آسکتا ہے وہ ایک فطرتی حصہ ہے کہ جو سعیدوں کی خلقت میں رکھا گیا ہے۔ اور ربوبیت اولیٰ اس کے مربی اور وجود بخش ہے جس سے متقی کا پہلا تولد ہے مگر وہ اندرونی نور جو روح القدس سے تعبیر کیا گیا ہے وہ عبودیت خالصہ تامہ اور ربوبیت کاملہ مستجمعہ کے پورے جوڑ و اتصال سے بطرز ثم انشاناہ خلقاً آخر کے پیدا ہوتا ہے اور یہ ربوبیت ثانیہ ہے جس سے متقی تولد ثانی پاتا ہے اور ملکوتی مقام پر پہنچتا ہے اور اس کے بعد ربوبیت ثالثہ کا درجہ ہے جو خلق جدید سے موسوم ہے۔ جس سے متقی لاہوتی مقام پر پہنچتا ہے اور تولد ثالث پاتا ہے۔ فتدبّر منہ۔

مُسلمان اپنے حکام کے فرمانبردار رہیں

مسجد کانپور کے سبب مسلمانوں میں جو جوش وخروش پھیل رہا ہے۔ اس کے متعلق بعض احباب لاہور کے دریافت پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو خط انھیں لکھا ہے۔ وہ اخبار پیغام صُلح سے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ احمدی احباب کے واسطے موجب راہنمائی ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرا مذہب یہ ہے کہ جس سلطنت کے ماتحت ہم رہیں۔ اُس کے خلاف نہ کریں اس کے حضور آرام کی درخواستیں کرتے رہیں اگر وہ مان لے تو سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم ہے اگر نہ مانے تو اس کے ملک سے نکل جاویں۔ قرآن مجید نے ارشاد فرمایا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے صبر کیا۔ قوم کو صبر کا حکمدیا۔ واصبروا ان العاقبۃ للمتقین۔ آخر درخواست کی ہے۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردو۔ اور انکو آپ دُکھ نہ دو۔ حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے تیرہ برس مکہ معظمہ میں تکالیف کو برداشت فرمایا۔ سمیہ کو سختی سے قتل کیا گیا۔ زنیرہ کو مار ڈالا۔ یاسر کو نہایت بے رحمی سے قتل کردیا۔ آخر آپنے پہلے حبش پھر کو ہجرت کا حکم دیا۔ پھر آخر آپ خود مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور مکہ سے ہجرت کرگئے۔ یہ ہے میرا مذہب اور اسی پر عملدرآمد ہے۔ رہا پیسہ اخبار اور اہل حدیث یا ان کے برادران خورد وبزرگ۔ سو یہ لوگ ابتدا سے ہیں اور اس وقت تک ہمارے دشمن رہے ہمارا کیا بگاڑا جواب بگاڑینگے۔ بے ریب کانپور کے حکام بااختیار کی غلطی ہے کہ مندر کو بچایا۔ اور مسجد کو گرایا۔ اور آخر گولی چلانے کا حکمدیا۔ عمدہ تدابیر وعاقبت اندیشی سے کام نہ لیا۔ مگر ایسے حکام کے متعلق قرآن مجید کا صاف حکم ہے۔ وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا۔ مُسلمان خود مُسلمان ہوں تو ان پر ایسے حکام کیوں ہوں۔ یہ ہے میرا ایمان۔ غالباً آپ سمجھ گئے ہیں اسکے خلاف کروگے توہم آپسے بیزار ہیں ؛

دستخط - حضرت خلیفۃ المسیح - ۴ اگست ۱۹۱۳ء

انسانوں کو حیوان نہ بناؤ

عام شہروں میں عموماً اور لاہور میں خصوصاً رسم ہے کہ بڑے انسان کے استقبال کے وقت اس کی گاڑی میں بجائے حیوانوں کے انسان کام دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم بھی مُسلمانوں میں اور رسموں کی طرح مثلاً خوشی کے موقع پر بجائے سجدات شکر ادا کرنے کے دیپ مالا کرنا اپنی ہمسایہ قوم سے آئی ہے۔ ہمارا بھی بڑا انسان۔ خدا کے فضل سے سب سے بڑا۔ اگر آپ نہیں مانتے تو خدا اپنے زور آور حملوں سے منوا دیگا۔ ایکدفعہ لاہور میں تشریف لایا۔ ہمنے بھی اس رسم کی تقلید کرنی چاہی۔ مگر وہ مصلح حقیقی اس چھوٹے سے معاملہ میں بھی اصلاح کرنے سے نہ چوکا۔ چنانچہ اس پیارے کے پیارے الفاظ ابتک یاد ہیں "ہم انسانوں کی اصلاح کیواسطے آتے ہیں نہ کہ انسانوں کو اُلٹا حیوان بنانے کے لئے اور اس نے اس رسم کو پورا نہ کرنے دیا۔

کچھ ہی عرصے کے بعد لالہ لاجپت رائے صاحب کا بھی اسی طرح استقبال کیا گیا۔ میں نے امتحاناً اس رسم کے نیک وبد جانچنے کے لئے اسکو ایک خط لکھدیا۔ جس کا بد ہونے کا جواب اس نے عملی رنگ میں مجھے راولپنڈی کے اسٹیشن پر دیا۔ کیونکہ حسن اتفاق سے میں اور وہ ایک روز اکٹھے ایک ہی ٹرین میں راولپنڈی گئے۔ جہاں اس کا استقبال ہوا۔ اور اس رسم کے بند کرنے کے واسطے نہایت ہی مصر ہوا۔ اور لوگوں نے نہ مانا۔ اور اس کو زبردستی گاڑی میں اُٹھا کر بٹھا دیا۔ اور اُسکی دُشتی اور گاڑی گو گھسیٹ کرلے گئے۔ اور میں پاس کھڑا دیکھ رہا تھا۔ پھر میں نے اسکو خط لکھا کہ میں سایہ کی طرح تیرے ساتھ تھا وہ بھی متعجب ہوا ہوگا کہ یہ شخص میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ مگر خیر پھر اس نے ایسی رسم نہیں ہونے دی یا اس کے بعد اتفاق نہیں ہوا۔ غرضکہ دوسری قوموں نے بھی تسلیم کرلیا کہ یہ رسم بد ہے۔ تو پھر کیوں مسلمان اپنے اسلامی اشعار کو چھوڑ کر خوشی کے موقع پر ایسے شنیع اُمور کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس سے آگے تو مضمون کا پہلو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ مُسلمانوں کی اچھی طرح گوشمالی کی جاتی تاکہ چھوٹے اور بڑے موقع کسی پر بھی اسلامی دائرہ سے قدم باہر نہ رکھیں کیونکہ مسلمانوں میں اب خدا کے فضل سے ایسے بہت موقعہ آئیں گے ہیں مگر میرا یہ کام نہیں لہٰذا کسی بزرگ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس معاملہ پر نہایت اچھی طرح روشنی ڈالینگے تاکہ مسلم پبلک سے ایسی رسوم کا قلع قمع ہو جائے جن کا خدا چاہتا ہے کہ ہر خوشی اور غمی کے وقت میری ہی طرف رجوع کریں۔ خوشی کے وقت تو خصوصاً اس نے اپنے بندوں سے عبادت چاہی نہ کہ دیپ مالا وغیرہ۔ دیکھو مُسلمانوں کا سب سے بڑا موقع خوشی کا عید کا دن ہے۔ تو خدا وند کریم نے ...

خواجہ صاحب کا خط پیرس سے

امپیریس۔ ہوٹل دوبون لفنشن۔
مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۱۳ء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور حضرت مخدوم مطاع (خلیفۃ المسیح)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بخیر مذہبی کانگریس ختم ہوئی۔ خدا کا فضل شامل حال رہا۔ اللہ اللہ کیا خدا کے سامان ہیں۔ اور کس طرح اب راستے اسلام کے لئے کھل رہے ہیں پیرس ملک فرانس۔ وہاں کل مغربی اقوام کا جلسہ۔ امریکہ جرمن۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ روس۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ اسپین کل ممالک مغربیہ سے لوگ جمع۔ اور لوگ بھی معمولی نہیں۔ پروفیسر۔ فضلاء اور پھر فاضل الٰہیات۔ یعنی ڈاکٹرس آف ڈویینیٹی۔ اور وہاں اسلام پر حضور کا خادم محاسن اسلام بیان کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا یا مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی یا آیندہ کیا صورت نکلنے والی ہے۔ ان امور کو الگ رکھ کر مجھے تو سرور آجاتا ہے۔ جب میں امور بالا پر غور کرتا ہوں۔ نشہ نشاط میں میں کل جھوم رہا تھا۔ جب میں نے عین دوران تقریر میں جبکہ ہال قریباً معمور تھا۔ کہا کہ:۔

دُنیا کا آیندہ مذہب اسلام ہوگا۔

میرا دل ہی اس لذت سے واقف ہے۔ جو مجھے یہاں آکر نصیب ہوئی۔ مجھے منتظمین جلسہ نے دوران جلسہ میں ایک ممتاز جگہ دے رکھی تھی۔ یعنے ڈیس پر علاوہ پریسیڈنٹ اور سکرٹریاں کے جو پانچ چھ علماء متبحر بیٹھے تھے۔ ان میں مجھے بھی بیٹھایا جاتا تھا۔ میری۔ رہائش اور خوراک کے اخراجات بھی انتظامی کمیٹی نے دیئے۔ یعنی میں یہاں مشرقی فنون میں ان کا مہمان تھا۔ انگلینڈ کا مہمان وہ ہوتا ہے جس کو ہفتہ کے بعد خوراک اور رہائش کا بل پیش ہوتا ہے *

اس جلسہ کے لئے میں نے جو لیکچر لندن میں لکھا تھا وہ یہاں کے موزوں حال نہ تھا۔ ایک تو لمبا تھا۔ اور دوسرے جو اغراض جلسہ بنتے لندن میں سمجھے تھے وہ نہ تھے۔ یہاں ۳۰ منٹ ہر ایک تقریر کنندہ کے لئے مقرر تھے۔ لیکن مجھ سے انھوں نے رعایت کی۔ اور تیس منٹ تک میں بولتا رہا اگرچہ لیکچر کو نامکمل چھوڑنا پڑا۔ مجھے دراصل خود ہی شرم آگئی کہ میں نے آگے ہی ڈیوڑھا وقت لے لیا ہے۔ ہاں میں نے یہ لیکچر از سر نو یہاں آکر لکھا۔ خدا کی نصرت اور امداد کا کیا عرض کروں۔ تین گھنٹے میں میں نے عمدہ زبان میں لیکچر طیار کرلیا *

مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ علمائے مغرب کے ایک مجمع کثیر کے سامنے میں نے اسلام کو پیش کیا اور سامعین پر نیک اثر ہوا۔ نہیں یہاں تو آکر میری آنکھ ہی کھل گئی۔ یہ تو خدا نے خاصی عمدہ سڑک کھولدی۔ اور بالکل نئے اسباب پیدا کر دیئے۔ اور مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کا وقت قریب ہوگیا۔ میں عنقریب احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے آگے ایک سامنے اپیل کرنے والا ہوں۔ جس میں مفصل حالات عرض کرونگا۔ لیکن اس لئے کہ حضور کے لئے یہ واقعات نہایت ہی راحت کا موجب ہوں گے۔ میں اس ساری تحریک کا خلاصہ یہاں عرض کر دیتا ہوں۔ یہ عام مذہبی کانگریس نہ تھی۔ جیسے میں نے سمجھا تھا۔ بلکہ یہ عیسائی فرقہ جات کی کانگریس تھی۔ جو اپنے آپ کو لبرل کرسچن بتلاتے ہیں *

یہ لوگ چرچ کی قیود سے آزاد ہو چکے ہیں اور موجود مذہب کی تشکل سے غیر مطمئن۔ ایام جلسہ میں بحث اس پر ہوتی رہی کہ آیا عیسائیت سے مراد وہ مذہب ہے جو پولوس نے اور کلیسیا نے تعلیم کی یا کچھ اور۔ ان فضلاء کے نزدیک مذہب آیندہ وہ ہونا چاہیئے۔ جو انسان کے اعمال اخلاق پر گہرا اثر ڈال کر حقیقی ربانی زندگی پیدا کر دے۔ الوہیت مسیح اور کفارہ کے یہ قائل مجھے نظر نہیں آتے بلکہ ان میں زیادہ عنصر یونیٹیرین کا ہے۔ اور وہی لوگ اس تحریک کے روح رواں ہیں۔ اخلاق کے کیا اوسس یعنے بنیاد ہونی چاہیئے۔ اس میں انھوں نے قریب قریب وہی کہا۔ جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ اعظم مذاہب میں کیا۔ پولوس سے نرم الفاظ میں بیزاری ظاہر کیگئی۔ اور مسیح کے اصول اخلاق غیر مکتفی سمجھے گئے۔ اور اس میں نئے اصول کا شامل کرنا ضروری سمجھا گیا۔ جناب مسیح ان کا پیغمبر اور ہادی اس طرح سمجھا گیا کہ اونہوں نے مناسب حال چند قواعد دیئے۔ اور اخلاقی مذہب کی بنیاد رکھ دی۔ جو تکمیل کا محتاج ہے۔ اور اگر نئی صداقتیں اور نئے اصول اخلاق کے کسی سے مہیا ہوں یا پیدا ہوں تو وہ لئے جاویں۔ اسکے ضمن میں یہ بھی بحث ہوئی کہ دیگر مذاہب سے کیا تعلق ہونا چاہیئے۔

سبحان اللہ۔ کیا وقت عیسائیت پر آگیا۔ صاف الفاظ میں نہیں بلکہ اقرار کیا گیا کہ دیگر مذاہب میں صداقتیں ہیں اور ہم کو ٹھنڈے دل سے کل مذاہب کا مطالعہ کرکے عمدہ اصول ان سے لینے چاہئیں۔ اور یہ بیان کیا گیا کہ مسیح سے ایسی ان کو اجازت ہے یہ اشارہ اس قول کی طرف تھا۔ جہاں مسیح رُوح حق کے آنے پر تکمیل دین کی پیشگوئی کرتا ہے۔ اسلئے کانگریس کے نزدیک یہ ضروری سمجھا گیا کہ دیگر مذاہب کی بیخ کنی چھوڑ دیجاوے بلکہ ان کو اپنی حالت پر رکھا جاوے اور انکو موقعہ دیا جاوے کہ وہ پھولیں اور پھلیں۔ اور ان کے محاسن اگر کوئی ہوں تو لے لئے جاویں۔ اس ضمن میں مشنری کاروبار کو ناپسندیدہ نگاہ سے دیکھا گیا۔ بلکہ یہ خیال کیا گیا کہ یہ کام چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور کسی مذہب کو مٹانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کھلے لفظوں میں نہیں گول مول طریق پر کہا گیا۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں خیر یہ کام حضور کے خادم کا تھا۔ جب بکل اُمّۃ رسول یا الا خلا فیہا نذیر پر میں نے بحث کی۔ تو لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ہال چیئرز سے گونج اُٹھا حضور والا اب آپ غور فرماویں جب اس امر پر خوشی کا اظہار ہو رہا ہے کہ کل مذاہب خدا کی طرف سے ہیں تو پھر یہ لوگ کہاں سے کہاں پہونچ گئے۔ اب اگر کل عیسائی اقوام کا یہ عقیدہ ہو جاوے تو مشنری تحریک آج بند ہو جاوے گی *

اسلام کی حمایت میں ایک پروفیسر نے جو جینوا یونیورسٹی میں عبرانی کا پروفیسر تھا تقریر کی۔ اور ان روزمرہ کے اغراض کا جو اسلام پر ہوتے ہیں۔ ازالہ کیا ہاں اس پر زور دیا گیا کہ موجودہ مذہب نے جو کلیساء نے تحریر کیا ہوا ہے۔ لالچ۔ حرص۔ خونخواری اور ظلم پیدا کیا اور دنیا میں کشت و خون کرائے اور حقیقی روحانی زندگی تباہ کردی۔ سب کا خاتمہ ہونا چاہیئے *

اب جو امر نہایت ہی خوش کن ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ کون ہیں۔ یہ کل کے کل پادری اور مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسر۔ جن کی ساری عمر تحقیق مذہب میں اپنی طرز پر گذری۔ ان میں سے بعض تو اپنے عہدہ اور روزگار سے شروع میں خارج کئے گئے۔ اور پھر زیادہ اطمینان دہ

امریکہ کہ انیں سے پہلے سفید ریش یعنی معمر - سالخوردہ -
مینے عرض کی کہ یہ گول مول لفظ کیوں استعمال کرتے
تھے - انیں سے اکثر کلیسیا کے ملازم - اور اگر ظاہر کچھ
کریں تو دوسرے دن ملازمت سے برطرف - میرے لکچر
سے دو لکچر پہلے ایک پروفیسر نے جس کا نام پروفیسر کازیٹر
ہے اور جو اکسفورڈ کا ہے - نصف گھنٹے میں ... کر کہا
کہ سب مذاہب میں وہ صداقت ہے - جو عیسویت میں ہے
اور وہ مذاہب غلط نہیں لیکن یہ اس کا بیان نہایت ہی
محفوظ الفاظ میں تھا ؛

بعد میں مجھے ایک کھانے پر جو یہاں کی ایک سٹی
نے خاص آدمیوں کو دیا تھا اور مجھے بھی مدعو کیا تھا کہا
کہ اس میری تقریر سے نہایت خوش ہوئی - اس کو اسلامک
ریویو جاتا ہے - اس نے کہا کہ جولائی نمبر میں جو تم نے
کسی صوفی کے خیالات لکھے ہیں وہ میرے دل کو بہت
پسند ہیں - یہ صوفیانہ خیالات دراصل حضرت علیؓ کی
تصنیف سے اخذ کردہ تھے - راقم صوفی مینے لکھ دیا
تھا - انکو لفظ صوفی آجکل یہاں بہت پسند ہے ؛

الغرض خلاصہ اس کانگریس کا یہ ہے کہ آیندہ کا مذہب
کوئی اور تجویز ہونا چاہیئے - جس کا اثر انسان کی عملی زندگی پر
ہو - جو محض ایمان پر محدود ہو - اخلاق کے اصول اور اُس
تلاش کئے جاویں کل مذاہب کا مطالعہ دوستانہ اور محبت
کی نگاہ سے کیا جاوے ؛

موجودہ یورپین زندگی سے نفرت ظاہر کی جائے مشنری
تحریک کم ہو - مطالعہ مذاہب سے جہاں کہیں عمدہ اصول دستیاب
ہوں وہ بطور اپنے مذہب کے لے لئے جاویں - مذہب
ایسا ہونا چاہیئے - جو روحانیت کو عملی روزانہ زندگی سے
الگ نہ کرے - کیا خدا کا احسان ہے کہ ان بزرگ علماء میں
سے ایک ان کے سابق پریسیڈنٹ نے کہا کہ دنیا کا آیندہ
مذہب یہ ہوگا -

"خدا اور اس کی مخلوق سے محبت"

مینے دوران تقریر میں کہا کہ یہ فقرہ درست نہیں ادب
کے خلاف ہے - دنیا کا آیندہ مذہب کیا ہوگا -

"خدا کی اطاعت اور مخلوق خدا سے شفقت"

اور میں نے کہا کہ اسلام کی تعریف ہمارے نبی کریمؐ نے
یہ کی ہے - میں نے کہا تمہارے دلوں نے اب خود فیصلہ
کرلیا - کہ دنیا کا مذہب وہ ہوگا جو بالفاظ نبی کریمؐ اسلام
کا مفہوم ہے - رہا جس مذہب کو اصطلاحاً اسلام کہتے
ہیں وہ مذہب ایسا ہے یا نہیں یہ امر محتاج مطالعہ ہے

یہ تحریک گذشتہ چھ سال سے ہے یہ کہنا کہ کل عیسائی پادری
اس کے ممد ہیں - درست نہیں بلکہ اس تحریک کے وہ دشمن
ہوں گے - لیکن یہ تحریک ان زبردست ہاتھوں میں ہے
جو یورپین اقوام کے علماء کا سرتاج اور گل سرسبد ہے
اب اگر یہ رُوح جو اس وقت بیج کی طرح بڑہی اور پھلی
اور پھولی - تو کس قدر اسلام کے پھیلنے کے دن قریب آ
گئے ؛

وہ موجودہ مذہب سے غیر مطمئن اور نئے مذہب کی
تلاش میں ہیں - لہٰذا اب وقت ہے کہ اسلام پیش کیا جاوے
آپ یہ سُنکر حیران ہوں گے - کہ جو جو اصول اور ضروریات
انھوں نے آیندہ مذہب کی قائم کیں ہم انہیں ترمیم نہ کرینگے
بلکہ صرف قرآن شریف کی آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے اقوال پیش کرینگے - اور کہیں گے کہ تمہارے مطالبات
پورے ہوتے ہیں یا نہیں ؛

مینے یہاں رہ کر ان تمام بزرگوں سے (میرا دل اس
کی عزت سے اس وقت معمور ہے) تعارف پیدا کیا -
انھوں نے خوشی سے رسالہ کو قبول کیا ؛

میں گویا سمجھتا ہوں کہ مجھے دراصل وہ قوم مل گئی -
جن میں اسلامک ریویو کی اشاعت ہونی چاہیئے اسوقت
اس تحریک کے ممد ۱۲۰ سوسائٹیاں ہیں اور سو متبحر فاضل
پادری اور پروفیسر ؛

میں نے کوشش کی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ کامیاب
ہو جاؤنگا - کہ اس کانگریس کے کل ممبران کے نام حاصل
کروں اور پھر انکو رسالہ جاری کردوں - خدا کا احسان اکثر
پروفیسروں سے گفتگو برنج کے طور پر ہوتی رہی ؛

مذہب میں ان کا علم کیا تھا انکے چہرہ - کے آثار کہتے تھے
کہ وہ میرے سامنے جھک جاتے تھے وہ میرے پاس
گھنٹوں بیٹھتے اور خوش ہوکر روحانی معارف سُنتے داہ
رے میرزا یہ تیرا معجزہ ہے -

جرمن کے ایک پروفیسر سے بڑی مزیدار گفتگو ہوئی
مجھے کہنے لگا کہ ہندو لوگ بُت پرستی کی نئی نئی تحویلیں
کرتے ہیں اور اس کے جواز میں بالکل نیا رنگ اختیار
کر رہے ہیں - میں نے جواب کہا کہ یہ تو عین فطرت
انسانی ہے - جب انسان کے معلومات وسیع ہوتے
ہیں تو اس کو اپنے سابق غلط عقاید میں نقص نظر آتے ہیں
لیکن انکی محبت اور قدیمی تعلق اس کو ان سے جُدا نہیں
ہونے دیتا - پھر ایک جدوجہد عرفان اور قدیمی تعلق
میں پیدا ہو جاتی ہے - اور دل کے کمزور طفل تسلی کے طور
پر پھر ایک بین بین راستہ اختیار کر لیتے ہیں - پُرانی شراب
سے تو متنفر ہوتے ہیں - لیکن اس کو نئی بوتلوں میں ڈالکر
اندرونی ملامت سے نجات پاتے ہیں - اُس نے کہا کہ
یہ بالکل درست ہے - اور پھر وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا -
جب میں نے کہا کہ یہ کانگریس تمہاری گذشتہ چار دن
سے کیا کر رہی ہے - پُرانی شراب کو نئی بوتلوں میں بھر رہی
ہے - بہر حال یہ امر طبعی ہے یہ درمیانی زمانہ ہے - اور
مفید نتائج پیدا کریگا - ان پروفیسروں نے مجھ سے وعدہ
کیا ہے کہ وہ اسلامک ریویو کو اپنے اپنے سرکلوں میں
پھیلائینگے -

مجھے یہاں آکر یہ بھی سمجھ آئی ہے کہ آیندہ اسلام کو کس
طرح پیش کیا جاوے اور کن اصولوں کو سامنے رکھ کر قرآن مجید
انکو سُنایا جاوے - کیا خدائے پاک نے سچ کہا -

ادع الی سبیل ربك بالحکمة

میں آیندہ ایک مفصل تجویز لکھ کر حضور کی خدمت میں چھاپکر
بھیجدونگا ؛

کمال الدین -

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ

"افواج آبی کا بگلچی اور مَیں"

گائے ترانے حمد کے مینڈک نے آج رات
کچھ بھی نہیں تھا - میں تو مجھے مست کردیا
تیرے ترانے گاؤنگا تیرا ہی کھاؤنگا
سُن کر یہ چوٹ لگ گئی دل پر کہ آہ میں

تیرا ہزار شکر ہے مولیٰ تو پاک ذات
پھر اپنی یاد پاک میں یوں مست کر دیا
انعام تیرے شکر سے وہ چند پاؤنگا
غافل ہوں کیسا کرتا ہوں کتنے گناہ میں

مجھ پر بھی ایک بارش ابر کرم ہوئی
مُردہ تھا میں تو فضل سے زندہ مجھے کیا
گاڑھے کا کپڑا فیض سے ململ بنادیا

نازل خدا کی وحی یہاں دمبدم ہوئی
جو کچھ کہ چاہیئے تھا مجھے وہ بھی دیدیا
میرے مسیح نے مجھے اکمل بنادیا

لازم ہے مجھ پہ حمد و ستائش کروں مدام
جیسا کہ اس جہاں میں رہا مسلک کرام

ضرورت نکاح ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں - خط وکتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو ۔

جنتری ایک سو پچیس سال ایک سو پچیس سال کی بے نظیر جنتری - اسلامی - عیسوی ہندی - سب تاریخیں اور سنہ دے ہوئے ہیں - پہلے قیمت مبلغ تین روپے فی نسخہ تہی - اب کچھ عرصے کے واسطے صرف ایک روپیہ فی نسخہ کردیگئی ہے -

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور -

النبوۃ فی خیر الامتہ مسئلہ ختم نبوت پر جو مضمون ہم عصر معزز اخبار الحق دہلی میں سلسلہ وار شائع ہوتا رہا تہا - وہ اب ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوا ہے - اور اس کی قیمت ۴ر رکھی گئی ہے - مگر مفت تقسیم کرنے کی غرض سے خریدنے والوں کے واسطے آٹھ نسخوں کا صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا - یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق غیر احمدی لوگوں کو ہنوز بہت کچھ سننے اور سمجھانے کی ضرورت ہے اور مؤلف رسالہ نے ہر پہلو سے بسط کے ساتھ اس مضمون کو بحث کی ہے اس واسطے اس رسالہ کو خوب شائع کرنا چاہیئے ۔

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار الحق ورسالہ احمدی - دہلی ۔

سیر شملہ پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید لاہور موجد امرت دہارا نے یہ کتاب تالیف کی ہے - انگریزی میں تو اس قسم کی کتابیں بہت ہیں - مگر اردو میں کبھی کوئی دیکھنے میں نہ آئی تہی - پنڈت صاحب نے اس ضرورت کو پورا کیا - اور خوب کیا - موجودہ تمدن کے ہر پہلو سے شملہ کا ذکر کیا ہے - اور ایک سیاح کو جن باتوں کی ضرورت ہے - وہ سب درج کردی ہیں - وید صاحب نے ایک طبیب کی نگاہ سے بھی شملہ کے گرد ونواح کی سیر کی ہے اور بعض بوٹیوں کا بہی ذکر کیا ہے - قیمت فی کتاب پہلے عہ رکھی گئی تہی - اب صرف آٹھ آنے فی نسخہ کردیگئی ہے ۔

فہرست اسمائے اصحاب درس قرآن رمضان

درس قرآن شریف جو حضرت خلیفۃ المسیح روزانہ ایک پارہ ماہ رمضان میں دیتے ہیں اس میں شامل ہونیوالے احباب کے نام ہم اخبار میں درج کرتے ہیں - کیونکہ اس مبارک ماہ میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے انہوں نے حصہ لیا ہے ۔

(۱) وہ اساتذہ جو باوجود مدارس میں رخصتوں کے اپنے وطن یا کہیں باہر نہیں گئے بلکہ درس قرآن کے واسطے قادیان میں ہی مقیم رہے ۔

حضرت مولوی صدرالدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ - مولوی سید سرور شاہ - مولوی فاضل محمد اسمٰعیل - مولوی فاضل میر محمد اسحٰق - مرزا برکت علی - قاری محمد یٰسین - صوفی غلام محمد ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ٹیوٹر - مولوی غلام نبی - ماموں خاں - نور الٰہی - منظور قیوم - شیخ عبدالرحیم - منشی سکندر علی - منشی غلام محمد - قاضی عبداللہ - مولوی فاضل محمد جی

(۲) طلبائے مدرسہ جو رخصتوں میں باہر نہیں گئے ۔

محمد جان - عبدالکریم - ثناء اللہ - ہدایت اسلام - منظور حق - محمد اسماعیل - بسم اللہ - عطا محمد عبدالقادر - برکت علی - حشمت اللہ - عبدالحمید - سید محمد عبداللہ - عبدالحی - عنایت اللہ عبدالرحمٰن جٹ - محمد اسحٰق - محمد منظور صادق - عبدالسلام صادق - چن پیر - صغیر حسین شیخ عبدالرحمٰن نومسلم - نیاز احمد - شاہزادہ - رحمت اللہ - محمد عبداللہ خاں - عبدالجلیل محمد امین - محمد صادق سیالکوٹی - صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب - دین محمد - سراج الحق

(۳) وہ مہمان جو درس سننے کی خاطر باہر سے آئے ہیں ۔

بابو فضل الرحمٰن امرتسر - نعمت اللہ گوہر - ماسٹر عبدالحق لاہور - ماسٹر غلام محمد ہیڈ ماسٹر سیانوالی - منشی محمد زمان خان میانوالی - ڈاکٹر سید محمد حسین - مولوی محمد فاضل فیروزپور میاں شیخ محمد - رحمت علی پھیروچیچی - علی محمد وجوان - بابو محمد صادق گوجراتی - مولوی محمد شیخ کے دیگراں - نظام الدین - محمد گل افغان - نور الدین - مولوی نیک محمد - مجد الدین دیوان شاہ - عبدالعزیز - برکت علی - جان محمد - عبدالغفور - شیخ عبدالرشید میرٹھ - منشی حامد حسین خاں - دارزنعہ عبدالحمید - مخدوم محمد صدیق بھیرہ - بابو فخرالدین میانی عزیز فیروز بخت - لودیانہ - مولوی غوث محمد واسو - کریم بخش نابھہ - منشی قدرت اللہ سنور احمد الدین مونگ - فضل الدین شکرگڈھ - مراد بخش جہانسی - حسن موسیٰ خاں اسٹریلیا منشی عمردین جنڈیالہ - محمد عیسیٰ بھاگل پور - احمد - چودہری غلام نبی - لعل شاہ برق پشاور - چودہری ضیاء الدین ۔ عبداللہ پروفیسر عرف جہانگیر ۔

(۴) ملازمین دفاتر وغیرہ در قادیان ۔

محمد نبی - الیاس پٹھان - منشی غلام نبی - ماسٹر فقیر اللہ - ڈاکٹر عبدالمجید خاں - اللہ دتا - بابا محمد حسن پیر منظور حق - محمد بٹ کشمیری - عبداللہ جان - صوفی محمد یعقوب - عبداللہ موچی - مولوی غلام نبی - ماسٹر علی محمد - بھائی محمود کمپونڈر - مولوی شیر علی - محمد علی اشرف - منشی محمد اشرف

میاں بشیر احمد لاہوری - منشی نبی بخش - منشی برکت علی محمد نصیب - منشی عبد الرحیم - مفتی محمد صادق - منشی نور محمد ماسٹر عبد الرؤف - خلیفہ رشید الدین - محمد جمیل کلرک - میاں نجم الدین لنگر خانہ - شادی خان - غلام قادر جیڑا آئی - قاضی اکمل - حافظ حامد علی - حکیم محمد عمر - عبد المجید کلرک منشی عبد العزیز - منشی امیر محمد - مستری عبد الرحمان - شیخ فضل الٰہی - ڈاکٹر عبد اللہ -

(۵) مہاجرین و ساکنان قادیان ؛

حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب - فقیر محمد جان - حافظ احمد اللہ محمد دین کمہار - محمد عارف - وزیر خان - خان میر پاچہ - چودہری حاکم علی - مرزا غلام اللہ - محمد حسن مستری - شیخ غلام احمد عبد اللہ تاجر - شیخ عبد اللہ بکسٹ فروش - احمد خان احمد نور خان - غلام رسول افغان - مولوی عبد الستار خان صدر الدین کمہار - فخر الدین - نیک محمد افغان - عبد الاحد افغان ابراہیم مالاباری - منشی مہر محمد - عبد اللہ حجام - احمد دین درزی - مولوی غلام محمد کشمیری - میاں عبد الرحمان امام الدین مددخان تاجر - تیسر محمد - نور الدین - مولوی فاضل عرب عبد المحی - مرزا عبد الغنی - عبد السبحان - محمد یوسف نور - شیخ یعقوب علی الحکم - عطاء الرحمان - حافظ ابراہیم مرزا نواب الدین - مستری دین محمد - مستری محی الدین - عبد اللہ جلد ساز - محمد یٰسین تاجر - سید عزیز الرحمان - امام الدین عبد اللہ ڈنگوی - مرزا عزیز احمد - ایم - اے - میر ناصر نواب صاحب ؛

یہ فہرست مولوی عبد الرحمان صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ کی مدد سے طیار ہوئی ہے کوئی نام رہ گیا ہو تو وہ اگلے اخبار میں درج ہو سکتا ہے ؛

دعا مدد برادرم حکیم محمد سعید صاحب بھاگلپور سے اپنی علیل بی بی کے واسطے احباب سے درخواست دعا و شفا کرتے ہیں ؛

درخواست جنازہ اہلیہ برادر علی احمد صاحب ایم - اے الہ آباد

(۲) مریم بی بی دختر رحمت اللہ صاحب شادی گر بگہ کلاں

(۳) بابو عبد اللہ صاحب کوہ مری اپنے برادر مرحوم کے واسطے درخواست جنازہ کرتے ہیں ؛

عمر بن عبد العزیز امام عادل فقیہ کامل امیر المومنین عمر بن عبد العزیز عمر ثانی کی مفصل سوانح عمری جس میں حضرت موصوف کی قومی - ملکی - اخلاقی مالی - مذہبی اصلاحات - علمی معلومات - اجتہادی مسائل اخلاق و عادات عدل و انصاف کا مفصل ذکر ہے حضرۃ خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں کہ آجکل مسلمان اپنی اسلامی تاریخ سے ناواقف ہیں اس سے بھی ان کے اخلاق میں کمی ہے یہ کتاب اس کے مؤلف مولوی شیخ مظہر الحق صاحب نے بڑی تحقیقات سے لکھی ہے -

ملنے کا پتہ :- شیخ محمد فضل اللہ صاحب سکرٹری انجمن اصلاح مئو ائمہ ضلع الہ آباد - قیمت فی نسخہ عہ ؛

بزم فرید راحۃ القلوب کا اردو ترجمہ - اور خوب ترجمہ جس میں اصل کی چاشنی موجود ہے ترجمہ کرنے والے ملاں محمد الواحدی صاحب اڈیٹر رسالہ نظام المشائخ ہیں - اس کتاب میں حضرت بابا فرید الدین صاحب گنج شکر قدس اللہ سرہٗ کے اعمال و اقوال کا مجموعہ ہے - جو حضرت خواجہ نظام الدین صاحب دہلوی نے ترتیب دیا تھا - کیا خوب کتاب ہے - پڑھنے سے دل پر رقت طاری ہوتی ہے نیکیوں کی قوت بڑھتی ہے - علوم حقہ حاصل ہوتے ہیں قیمت بذریعہ وی پی ۱ر فی نسخہ -

ملنے کا پتہ :- درویش پریس دہلی ؛

مکاشفات مع تعبیر نامہ خواب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویاء و کشوف کو بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کر کے شائع کیا ہے - قیمت صرف ۸ر فی نسخہ ہے - اس سلسلہ میں یہ بابو صاحب کی دوسری تصنیف ہے - پہلی البشریٰ شائع ہو چکی ہے - اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کیا کیا نیک کاموں کی توفیق عطا کرتا ہے اللھم زد فزد - یہ کتاب قادیان میں دفتر تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہے ہر احمدی کو چاہیئے کہ اس کا ایک ایک نسخہ کم از کم خریدے اور پڑھے - خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات کا یہ ایک ذخیرہ ہے - جو ایمان کو تازگی اور ترقی عطا کرتا ہے اس کے پڑھنے سے حضرت جری اللہ کے مبارک ایام کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے - اللہ تعالیٰ بابو صاحب کو اور ان کی اولاد کو حسنات دارین عطا فرماوے ؛

آمین ثم آمین

لنڈن کی اخلاقی حالت اخبار صلح جنگ راوی ہے کہ شہر لنڈن میں سالانہ چالیس ہزار آدمی آتشک و سوزاک کا شکار ہوتے ہیں - ہماری رائے میں اس خرابی کے اصلی سبب عورتوں کا بے پردہ پھرنا - جائز کثرت ازدواج کا منع ہونا اور مذہب عیسویت کے اخلاق پر نیک اثر نہ ڈال سکنا ہے ؛

یہودی کلب سنا گیا ہے کہ دہلی میں یہودیوں نے ایک کلب بنائی ہے جس میں ناظرین کے واسطے ہر ایک قسم کی دل لگی کا سامان رکھا ہوا ہے - مثلاً ناول کتب کھیل وغیرہ - اس کی مینجر ایک یہودی لیڈی نوشابہ خانم ہے جس نے کلب کو تیس ہزار روپے دیا ہے ؛

اختلاف اراکین ندوہ میں باہمی جھگڑے کھڑے ہو گئے ہیں - ایکدوسرے کے خلاف لمبے لمبے آرٹیکل اخباروں میں لکھے جاتے ہیں یہ آجکل کے مسلمانوں کی مشترک قسمت ہے - اللہ خیر کرے ؛

سائنس بے اعتبار ایم ڈوکلا ایک مشہور سائنس دان ہوئے ہیں - اور ان کا ایک مقولہ بھی مشہور ہے - کہ سائنس دانوں کو اپنی کسی موجودہ تحقیقات پر یقین نہیں ہوتا - اسواسطے سائنس دن بدن ترقی کر رہا ہے" ترقی کر رہا ہے یا خیالات تغیر پا رہے ہیں - یہ مسئلہ تو جدا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ سائنس کی تھیوریاں اس قابل نہیں کہ ان کی بنا پر کسی مذہبی صداقت کو پرکھا جا سکے - حال میں پروفیسر جوسلے ویگ نے مسائل سائنس کے روزانہ تغیرات پر ایک کتاب لکھی ہے اور اس میں اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ آیا مادہ فی الواقعہ کوئی شے ہے یا صرف یہ ایک خیالی نام ہی ہے ؛

مصالح العرب - جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے صرف دو روپے عطا فرمائے ہیں - ان کا پرچہ عرب میں ہی جائے گا - لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے عرب کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں - اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطا فرمائے ہیں - انکو ایک پرچہ جائے گا - اور باقی پرچے عرب میں جائینگے ؛

مینجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ
سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بانی اسلام - مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی - پرچارک براھمہ دہرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی جھوٹ افترا کر کے ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہو - نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے - میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں - قیمت بھی کم رکھی گئی ہے - یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چھٹی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے - لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے - اور قیمت صرف ۵ آنے

ملنے کا پتہ :- براھمہ پرچارک کلج لاہور

رفاہ عوام وخواص

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے - اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خفیف مرض میں مُبتلا ہو جاتے ہیں - تو پھر خارش چشم - ڈھلکہ - ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہو جاتے ہیں حتی کہ آخر کو اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں - ہمنے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جن کی حذاقت کا ایک جہان مداح و ثنا خواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے اور اسکے اجزاء اس کے موتی اور قیمتی اجزا ہیں - آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے اکھیڑ دیتا ہے کتب بینی اور اسی بے فاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالے بڑا مددگار ہے حفظ ما تقدم کے طور پر ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھ کی تمام بیماریوں سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ رہ سکتا ہے ہمنے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ قیمت بھی بلحاظ لاگت وغیرہ بہت کم رکھی ہے تاکہ عوام اس سے بہت فائدہ اُٹھا دیں اور اس کے نفع کو عام اور اثر کو عالمگیر بنا دیا جاوے - قیمت ایک تولہ عہ

المشتہر - حکیم غلام محی الدین از قادیان ضلع گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے اس سُرمہ کے متعلق حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است [illegible] و دھند جالا پڑوال اور [illegible] سُرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ اول فی تولہ [illegible] قسم دوم عہ قسم سوم [illegible] اصلی ممیرا کی قیمت [illegible] فی تولہ ہے -

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے [illegible] کی آنکھیں گری ہوئی ہوں - ان کے لئے بہت مفید ہے ٭

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - [illegible] - فالج [illegible] ورياح - دق - تسخ خیت - وقاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ - سلسل البول و سیلان منی - یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے - [illegible] نخود شیر گاؤ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت عہ فی تولہ - قسم دوم عہ فی تولہ ٭

المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزاں

سُرمہ مروارید - پڑواک - ڈھلکہ - مقوی بصر - مفید کارے غشا - نزول الماء - قیمت فی تولہ .. .. .. عار

سُرمہ دافع پھولا - فی ماشہ .. .. .. عہ

سُرمہ نیلی - مفید پڑوال - دھند - بل - بیاض چشم آب چشم قیمت فی تولہ .. .. .. عہ

سُرمہ ممیرا - مفید بصر از ضعف پیری - فی تولہ عہ

سُرمہ براق - مفید سلاق و سرخی پلک .. .. عہ

حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین اٹھرا کو دور کرتی ہیں عہ

حب مقوی باہ و ممسک چار درجن - قیمت .. .. عہ

دوائے بواسیر خونی ۲۲ خوراک عہ دوائے جریان ۲۸ خوراک عہ

دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ عہ

حب مقوی باہ - سریع الاثر دو درجن ۱۲ ار + دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک عہ

ق د معرفت بدر - تحنیکی قادیان ضلع گورداسپور

عید کیلئے نظام بوٹ ہوس کا تحفہ

خوشی کی بات ہے کہ اہل اسلام جو تجارت کے بازار میں مال پیچھے تھے اب مولیٰ کریم کے فضل سے روبترقی ہوتے جاتے ہیں اور جو پکبر کے فقیر تھے وہ بھی آبائی حلقہ کو توڑ کر اب ترقی کے میدان میں طبع آزمائی کیلئے نکلے ہیں اور ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان تو ماشاء اللہ نور' علےٰ نور ہوئے مگر آجکل جب ہم دیکھتے ہیں کہ اولڈ اینڈ نیو لائٹ کے محب قومی ترقی کے میدان کیطرف جانے کی کوشش کر رہے ہیں تو ہم بھی کیوں نہ قسمت آزمائی کریں اسی قومی جوش کو مدنظر رکھ کر پچھلے دنوں میاں نظام الدین سعادت الدین چرم سوداگران چرم و رئیس [illegible] انارکلی میں نظام بوٹ ہوس کے نام سے دار التجارت کا افتتاح کیا ہے جس میں اعلےٰ سے اعلےٰ قسم کے فینسی اور ولایتی سیل ولایتی اور امریکن ساخت کے بوٹ اینڈ شوز مردانہ اور زنانہ اور بوٹ بنانے کیلئے ہر قسم کا سامان اور بزازی چمڑا و پالش بوٹ وغیرہ ہر وقت برائے فروخت موجود رہتا ہے اُمید ہے کہ یہ جدید دکان اپنی اعلیٰ دیانتداری کی پالیسی سے انشاء اللہ ترقی کے میدان میں مانند بدر چمکیگی ہم اپنی قوم سے بڑے زور سے بصد دست بستہ التماس کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دفعہ ضرور امتحاناً مال منگوا کر مال کی عمدگی اور ارزانی کا اندازہ کر لیجئے ٭

مینجر محمد سعید - پی سی - انچ - لاہور

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح جو روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے ہیں - اُس کے ایک دور کے نوٹ الحمد سے سورہ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں - معارف و حقایق کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے - قیمت مبلغ پانچ روپے (صہ) فی نسخہ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ٭

مینجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۴ | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۴ بھادوں سمت | نمبر ۷

بر غم جانش مردہ دلی گر بقادیان درآ | اڈیٹر جانشین مسیح موعود | کہ ہست محیی موتیٰ کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دھم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ از وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس ہفتہ میں ابتدائی ایام علیل رہی۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آرام ہے۔ یکشنبہ سے پہلی رات کو درد پسلی سے تکلیف تھی۔ مگر درس قرآن شریف کا کسی دن ناغہ نہیں ہوا۔ ایک پارہ روزانہ درس ہوتا ہے۔ فرمایا۔ میں اس تکلیف میں آتا ہوں اور درس دیتا ہوں نہ اس واسطے کہ تم سے کوئی بدلہ چاہتا ہوں بلکہ صرف اس لئے کہ تم اس سے فائدہ حاصل کرو۔ عمل کرو۔ عمل کرو عمل کرو۔ اپنی اصلاح کرو۔ صرف مسلمان کہلانے یا احمدی ہو جانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ نیک عمل کرو تا کہ پھل پاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نہایت محبت اور محنت سے الفضل کے ذریعہ سے قوم کو نیک باتیں پہنچا رہے ہیں۔ محبی اخویم مولوی غلام رسول صاحب کا خط پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ مرض سے آرام ہے مگر ضعف بہت ہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کے واسطے دعا کرتے رہیں۔ ایک ناصح وجوہ سے پچھلے اخبار میں جو نام درس رمضان کے سننے والوں کے لکھے گئے تھے۔ اُنہیں سے بعض نام سہواً رہ گئے مثلاً صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔

اس ہفتہ میں جو احباب مختلف مقامات سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گوجرات۔ شاہ پور وغیرہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ منشی فرزند علی صاحب فیروزپور مولوی عمر الدین صاحب صریح۔ ماسٹر مولا بخش صاحب امرتسر مولوی غلام رسول صاحب مونگ۔ ماسٹر فتح محمد صاحب لاہور۔ منشی غلام حیدر صاحب تونڈی۔ میاں عبد الرحمان صاحب بمبئی۔ میاں عبد الرحمان صاحب مالاکنڈ۔ میاں عبد السمیع صاحب کپور تھلہ۔ رائے شوق محمد صاحب قصور۔ گذشتہ اتوار کو صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد میں ایک مسجد بنوا رہے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب اور ان کے ہمراہی بخیریت اپنے کام میں مصروف ہیں۔ غالباً وہ اپنا دفتر لنڈن سے دوکنگ لے گئے ہیں۔ یہ مقام لنڈن سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں ایک مسجد ہے۔ جہاں ہمارے بھائیوں کو نمازوں کے متعلق آرام رہے گا۔ لیکن بعض احباب کی رائے ہے کہ بلحاظ تبلیغ کے کام کے لنڈن میں رہنا زیادہ موزون ہے۔ اسواسطے سردست دوکنگ کو جانا مستقل نہیں بلکہ عارضی ہے۔ خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مخدوم و مطاع سلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم سب بخیریت ہیں۔ دوکنگ کے لئے اسباب باندھ رہا ہوں۔ قریب کل انتظام ہو گیا۔ آئندہ نماز جمعہ انشاء اللہ وہاں ہو گی۔ حضور کے مطالعہ کے لئے دو چٹھیاں ملفوف ہیں۔ میں نے ایک آرٹیکل پچھلے مہینے میں لکھا تھا۔ اس میں ایک پارلیمنٹ ممبر سر جان ریس کے مضمون کا جواب تھا اس کا مضمون بجنسہٖ دیا۔ اور پھر جواب خدا کے فضل سے اسی طاقت شوکت اور جرأت سے دیا۔ جو اسلامی شعائر ہونا چاہیئے۔ کل اس کی چٹھی آئی۔ اب وہ کہتا ہے کہ جو کچھ اخبار میں نکلا وہ سب کا سب اس کا نہیں۔ اخبار نویس نے حاشیہ چڑھا دیا۔ اور بعض باتیں لکھا ہے کہ میں نے لکھی ہی نہیں پھر آخر میں مسئلہ کثیر الازدواجی کو گویا اس نے مان لیا اسکے خط کا صرف آخری حصہ بجنسہٖ لکھ دیتا ہوں۔

I agree that the practice of polygamy and the extent to which it is used are misunderstood and exaggerated in Europe and its evils intensely magnified and indeed I admit the truth of much of what is said in Muslim India on this score and in regard to the rights of property -

ترجمہ - میں اتفاق کرتا ہوں کہ مسئلہ تعدد ازدواج پر جو عمل ہے اور جس حد تک اہل اسلام میں اس کا رواج ہے - وہ بلا دیورپ نے نہیں بلکہ اس کو غلط رنگ میں بہت مبالغہ آمیز اسلوب پر یہاں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ مسلم انڈیا میں جو کچھ اس مسئلہ کے متعلق لکھا گیا ہے اور جو ان کے حقوق کے متعلق تحریر ہوتا رہا ہے - اس کے اکثر حصہ کو میں صحیح مانتا ہوں۔

یہ ایک بڑے پایہ کا انسان ہے، اور مشہور شاہ ہندوستان کے معاملات پر سمجھا گیا ہے میں نے یہ خیال کیا کہ پہلے اس شخص کو اصل حقیقت سمجھائی جاوے اور اسکو ہوش میں لایا جاوے محض خدا کے فضل سے اور حضور کی دعا سے تیر نشانہ بیٹھا۔ اب آئندہ ماہ ستمبر میں جسٹس فلامور کا علاج کیا جاویگا۔ اُس فیصلہ میں (مقدمہ کے فیصلہ میں) اسلام پر حملہ کیا۔

کمال الدین

پہلی چٹھی بمقام فرنکفورٹ جرمنی - پیارے مسٹر کمال الدین میں آپ کے لیکچر اور اسلامک ریویو کے جولائی نمبر کو بیحد دلچسپی سے دیکھ رہی ہوں وہ ایام کیسے ہی عالیشان تھے جو ہم نے پیرس میں گذارے - میرا حافظہ کانگریس (مذہبی) کے بہت سے احسن اور مضبوط تاثیرات لیکر آیا ہے - جو کچھ ہم نے تعلیم اسلام کے متعلق سنا - میں اس کے لئے از حد مشکور ہوں جو آپ نے اپنے مذہب کی اصل حقیقت ہم پر منکشف کی وہ بدرجہا روشن اور ابین اون تمام کتابوں سے تھی جو میں نے آجتک پڑھیں اور میں نہایت خوش ہونگی۔ اگر اسلام کے متعلق مجھے آپ کے خیالات پڑھنے کا موقعہ اسلامک ریویو میں آئندہ بھی ہوتا رہے۔

سیڈنان ۵۲ مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۱۳ء — آپ کی نہایت ہی صادق لک کا دلد باتھ

دوسری چٹھی - بمقام انگلیا رٹیکا ملک سویڈن

پیارے جناب - میرے ایک دوست نے مجھے آپ کا نام تبلایا ہے کہ آپ اسلامک ریویو کے ایڈیٹر ہیں - میں نہایت ہی خوش ہونگی اگر آپ اسلامک ریویو کی ایک کاپی بھیجدیں - میں اس کو دیکھنا بہت ہی چاہتی ہوں - ہم لوگ اسلام سے بالکل ہی ناواقف ہیں - لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم کو کتابیں بھی نہیں ملتیں خواہ کسی کو ان کا نام ہی معلوم ہوا - اور میرا تجربہ تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں وہ بھی کسی کو اپنے مذہب کے کچھ نہیں بتلا سکتے۔ اس تکلیف دہی کے لئے معافی کی خواستگار ہوں - آپ کی صادق

مس سی - ایم ینگ -

اطلاع - ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء کا اخبار بسبب رخصت عید شائع نہ ہو سکیگا اس کے عوض ۱۱ ستمبر کے اخبار میں زائد اوراق لگائے جاویں گے انشاء اللہ تعالیٰ -

ایک آیت کے معنے۔

ایک خط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم -

بعز عرض حضرت حجۃ اللہ امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ - معروض آنکہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - خاکسار پرسوں صبح کے وقت اپنے دوست قاسم علی خان کو ترجمہ قران کریم پڑھا رہا تھا - جب واذ قتلتم نفسا فادارءتم فیہا ط واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ج فقلنا اضربوہ ببعضہا کذالک یحیی اللہ الموتیٰ - پر پہونچا - تو معاً ذہن میں آیا کہ اس آیت کا ترجمہ اس طرح پر بھی ہو سکتا ہے -

جب تم نے مار ڈالا ایک شخص کو پھر لگے تم ایک دوسرے پر دھرنے - اور اللہ نکالنے والا ہے جو تم چھپاتے تھے پس ہم نے کہا بیان کرو اس کو (یعنے کیفیت قتل کو) ساتھ بعض (امور) اس (نفس) کے اس طرح اللہ قصاص لیتا ہے - الموتیٰ کا (یعنے ان مقتولوں کا جن کا قصاص نہ لیا گیا ہو) اب اس ترجمہ کی نسبت چند امور عرض ہیں ÷

(۱) اضربوہ کے معنی بَیِّنُوْہُ کے لئے جائیں جیسے واضرب لھم مثلاً اصحاب القریۃ میں لفظ اِضْرِبْ کے معنے بَیِّنْ کے ہیں ÷

(۲) اضربوہ میں ضمیر منصوب کا مرجع معنوی یعنے قتل سمجھا جائے جو لفظ قتلتم کا مصدر ہے جیسے آیہ کریمہ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ میں لفظ اعدلوا کا مرجع معنوی عدل ہے جو اعدلوا کا مصدر ہے ÷

اور جیسا آیت وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ میں بہ کی ضمیر مجرور کا مرجع معنوی صلب ہے جو ماصلبوہ کا مصدر ہے - اب اس صورت میں اضربوا ببعضہا کی تفسیر یہ ہوگی - بیّنوہ ببعضہا - ای بیّنوا القتل ببعض امور النفس -

سر سید نے بھی برخلاف دیگر مفسرین کے ببعضہا کا ضمیر مؤنث راجع الی النفس لکھا ہے لیکن بہ کے ضمیر مذکر کا مرجع بتانے میں کوتاہی کی ہے -

اب کذالک یحیی اللہ الموتیٰ کی تفسیر کے متعلق گذارش ہے کہ اہل عرب اپنے محاورہ میں جن مقتولوں کا قصاص لے لیا جاتا تھا انکو احیاء اور جن کا قصاص نہیں ملتا تھا انکو اموات کہا کرتے تھے - چنانچہ حارث بن حلزۃ الیشکری البکری ساتویں معلقہ میں کہتا ہے :-

ان نبشتم ما بین ملحۃ فالصا + قب فیہ الاموات والاحیاء

شارح زوزنی اس شعر کی تشریح میں لکھتا ہے - فسمی الذین لم یثاربھم امواتا والذین ثئربھم احیاء لانھم لما قتل بھم من اعدائھم کانھم عادوا احیاء اذ لم تذھب دماءھم ھدرا - پس اس تقدیر پر کذالک یحیی اللہ الموتیٰ کے یہ معنے ہوئے - اسی طرح اللہ بدلہ لیتا ہے (الموتیٰ) کا یعنے ان مقتولوں کا جن کا بدلہ نہ لیا گیا ہو - چونکہ یہ معنے دفعتہً میرے ذہن میں آئے ہیں - جب تک کہ نظر اشرف سے نہ گذر جاویں اس وقت تک میں ان پر پورا بھروسہ نہیں کر سکتا - اگر یہ معنے درست نہ ہوں تو خاکسار کو متنبہ فرما دیا جائے - زیادہ والسلام

خاکسار عبید اللہ احمدی - پروفیسر عربی ہائی اسکول از ریاست رامپور

معروضہ ۶ - اگست ۱۹۱۳ء

جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے اس خط کے جواب میں لکھا - مولٰنا - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - سالہا سال کے بعد مکرمت نامہ باعث سرور ہوا - جزاک اللہ احسن الجزاء - اذ قتلتم پر خوب لکھا ہے - اللہ یجزیک - مگر یوں کیوں نہ کہا جاوے - یاد کرو جب تم نے ایک جی کو قتل کیا اور لگے ایک دوسرے پر تھوپنے - اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو تم چھپاتے ہو - تب ہم نے کہا قاتل کو مار دو اور یہ قتل تو بعض نفوس کے بدلہ ہے - تمہیں کیا معلوم کتنے آدمی اس قاتل نے مارے کیونکہ یعفوا عن کثیر آیا ہے اور آیندہ اس کے ہاتھ سے قتل ہونیوالے بچ گئے جیسے فرمایا - ولکم فی القصاص حیٰوۃ یا اولی الالباب -

دعاگو نور الدین - ۸ - رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ

دلی جذبات کا نتیجہ

بند بھی طبع رواں گو تنگیٔ اوقات میں
دل امنڈ آیا مگر اس موسمی برسات میں

محو ہوں ایسا دل و جاں سے خدا کی ذات میں
وہ ہی وہ آئے نظر حرکات میں سکنات میں

اس مرے مرشد مرے ہادی مسیح ہند نے
نورِ دیں پھیلا دیا امصار میں دیہات میں

وہ مسیح موسوی تھا یہ مسیح احمدی
کیوں نہ اوس عیسیٰ سے بڑھ کر ہو یہ ہر اک بات میں

گو کہ دنیا اسکو فتوے کفر کے دیتی رہی
کچھ کمی اس نے نہ کی پر دین کی خدمات میں

جان کے انجان بن بیٹھے ہیں سب منکر تھے
مل گئی کافی صداقت اون کو الہامات میں

روٹیوں کے واسطے ملاں نہیں ہیں مانتے
اور ادھر شیر بیبوں کی فکر ہے سادات میں

دوسرے جو لوگ ہیں وہ اس لئے منکر ہیں سب
کون دھندے میں نمازوں کے لیے ذرات میں

ہاں جو اپنے فائدے نقصان کو سمجھے نہیں
فرق کیا پھر رہ گیا انسان و حیوانات میں

ہاں لو اب وقت ہے دیکھو کہیں ایسا نہ ہو
دم جھگڑتے ہی نکل جائے نفی اثبات میں

مومنوں پر جو لگا دیتے ہیں فتوے کفر کے
کیا سزا اُن کی ہے دیکھو احمدی دفعات میں

کر لو توبہ ورنہ جو کہتے ہو خود بن جاؤ گے
گر یقین آتا نہیں تو دیکھ لو مشکوات میں

وقت پر یارو سنبھل جاؤ نہ پچھتانا پڑے
کہدیا کہنا تھا جو میں نے انہیں کلمات میں

یا الٰہی ہے دعا صدقہ حبیب پاک کا
گھیر لے سارے جہاں کو رحمت و برکات میں

مان لیں تیرے پیارے مہدیٔ موعود کو
جلد پھیلا دے ہدایت اپنی مخلوقات میں

کر حفاظت آپ اپنے دین کی مولا کریم!
کیا کہوں اسلام کے ناگفتہ بہ حالات میں

رہ گیا اسلام کا نام ہی دنیا میں آج
لیکچروں میں یا رسالوں اور اخبارات میں

کر دکھانے والا کوئی بھی نظر آتا نہیں
زور دکھلاتے ہیں تحریرات و تقریرات میں

لاکھ ہا ایسے ہیں جو بیٹھے ہیں بن کے فخر قوم
پر عمل اسپر نہیں جو کچھ ہے تحریرات میں

بخش ہمت ان کو کر دکھلائیں جو منہ سے کہیں
آپ حامی ان کا ہو دنیا کی تکلیفات میں

دور کر ہر آدمی سے ہانیت کے حجاب
کچھ توجہ ہی نہیں تعلیم مستورات میں

اپنے جن احباب میں دیکھی ہیں کچھ کمزوریاں
کردے ان کو بھی مکمل صوم میں صلوات میں

دے انہیں توفیق یارب چھوڑ دیں سب سستیاں
اک سے اک آگے بڑھے صدقات میں خیرات میں

وہ جو چندے میں ابھی تک سست ہیں کر انپہ رحم
وقت پر امداد دیں دینی ضروریات میں

کیوں سی جاتی ہے ہمت کیوں گھٹا جاتا ہے زور
واں ترقی دن بدن ہے خرچ اخراجات میں

تو ہی حافظ ہو تو ہی ناصر ہو اے مولا مرے
دین میں دنیا میں رنج و راحت و آفات میں

بھائیو تم پر تو از بس ہو چکی حجت تمام
حیف اب بھی گر نہ ہوں تبدیلیاں عادات میں

کر لو اب جو کرنا ہو جو ورنہ سکندر کی طرح
ہاتھ ڈالے رہ نہ جاویں چشمۂ ظلمات میں

دوستو معذور ہوں دیکھو مجھے رکھنا معاف
کہہ دیا کیا کیا خدا جانے دلی جذبات میں

پر گناہوں سے تو ہوں منظور پر کیا فکر ہے
کیا نہیں حصہ میرا مولا کے انعامات میں

منظور احمد تبسیری

اخبار بدر - مورخہ ۲۸ - اگست ۱۳ء

کیا حضرت ابوہریرہ مسیح ناصری کی حیات مانتے تھے

وفات وحیات مسیح کے مسئلہ پر تو اب ہمارے مولوی صاحبان احمدیوں سے گفتگو کرنا ہی پسند نہیں کیا کرتے اور جہاں کہیں کوئی مباحثہ کا تذکرہ ہو۔ پہلے ہی شور مچاتے ہیں کہ ہم اس مسئلہ پر بحث نہ کرینگے ہرگز نہ کرینگے بالکل نہ کرینگے۔ مباحثہ ہو یا نہ ہو پر اس مسئلہ پر بحث کرنی منظور نہیں۔ اٹھوال میں بھی مولوی صاحبان نے یہی فرمایا اور محلاں والہ میں بھی یہی پیغام آیا۔ جالندھر کے ملاؤں نے بھی یہی کہلا بھیجا ہے بلکہ یہ بھی فرما دیتے ہیں کہ عیسیٰ مرگیا یا زندہ ہے۔ کچھ بات نہیں۔

الغرض ان صاحبان پر حضرت عیسیٰ کا مرجانا بہت کچھ کھل چکا ہے تاہم بطور حرکت مذبوحی گاہے گاہے کوئی صاحب اسکے متعلق کچھ بول ہی اُٹھتے ہیں۔ حال میں لاہور سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے اور اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک قول سے حضرت مسیح ناصری کی زندگی کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسواسطے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم اس قول پر بطور سوال وجواب کچھ بحث کریں ؛

سوال عن ابی ھریرۃ۔ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احدٌ حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیھا۔ ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔

مندرجہ بالا حدیث حضرت مسیح کی آمد کے متعلق ہے اس حدیث کو ابوہریرہؓ نے بیان کرکے اس کے ثبوت میں وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ والی آیت پڑہی ہے اس سے پتہ لگا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔ کیونکہ آنے والا مسیح اگر کوئی اور ہوتا تو حضرت ابوہریرہ یہ آیتہ نہ پڑھتے۔ اس آیت میں تو اسرائیلی مسیح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنے والا بھی وہی ہے، تب ہی تو ابوہریرہ نے حدیث بیان کرکے اسکی تائید میں یہ آیتہ پڑھی ؛

جواب اوّل انسان جب کوئی عقیدہ اختیار کرے یا کوئی اعتقاد اپنا قائم کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی اُصول مقرر کرے جس پر اس کے مسلمات کی بنا ہو یہ قاعدہ تمام مذاہب کے نزدیک ضروری اور واجب العمل ہے۔ اگر آپ کوئی اعتراض طالمود پر کریں۔ اور اس سے ایک عیسائی کو ملزم قرار دیں۔ تو آپ کی حجت قابل سماعت نہیں اس لئے کہ عیسائی طالمود کو اپنی کتب مسلمہ میں شمار نہیں کرتا۔ اور اگر برخلاف اس کے آپ انجیل کے کسی فقرہ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ اور آپ کا منشا ہو کہ اس سے ایک یہودی پر حجت پوری ہو۔ تو یہ آپ کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ ایک یہودی انجیل کو قابل تسلیم کتاب نہیں سمجھتا۔ اسی طرح اسلام کے متعلق وید کی کسی بات پر اعتراض کیا جاوے تو ہم جوابدہ نہیں کیونکہ وید ہمارے مسلمات میں داخل نہیں لیکن اگر آپ طالمود پر اعتراض کریں تو یہودی کو ملزم گردان سکتے ہیں اور اگر آپ کا اعتراض انجیل پر ہے تو آپکا روئے سخن نصاریٰ کی طرف ہونا چاہیئے۔ اسی طرح اگر آپ کو قرآن مجید کا کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آوے تو آپ کو اہل اسلام سے دریافت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنی مسلم کتاب کے ذمہ وار ہیں لیکن اگر آپ سکندر نامہ کی کسی بات سے ہم کو ملزم کرنا چاہیں تو آپکی کوشش رائگان جائیگی کیونکہ سکندر نامہ کے ہم ذمہ دار نہیں۔ ہم تو ان باتوں کے ذمہ وار ہیں جو ہمارے مسلمات سے ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ ہمارے مسلمات کونسے ہیں اور وہ کونسے اصول ہیں جن پر ہمارے عقاید کی بنا ہے۔ اس کے معلوم کرنے کے لئے کتاب مہیمن کی شہادت کافی ہے۔ چنانچہ اس میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے :-

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردّوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذٰلک خیرٌ واحسن تاویلا۔

یعنے جب کبھی تم لوگ کوئی دینی مسئلہ معلوم کرنا چاہو یا اختلاف کے وقت تمہاری خواہش ہو کہ اصل اور درست بات کیا ہے تو اس کے لئے ہم ایک آسان راہ تمہیں بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رُسول کے حضور وہ مقدمہ پیش کرو جو فیصلہ وہاں سے صادر ہو وہ بسر وچشم منظور کرو۔ اور کوئی ایسی عدالت نہ سمجھو۔ جس کے حضور تمہارے دینی مقدمات پیش ہوکر فیصل ہوا کریں۔ اس فرمان الٰہی سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے سواء کوئی شخص اس مرتبہ کا نہیں کہ جس کی بات دینی مسائل میں بالکل درست اور واجب العمل ہو۔ یہاں اولی الامر کے لفظ کے بعد اس آیت کا ہونا بھی ایک نکتہ ہے کہ جو تمہارا حاکم ہو اس کی فرمانبرداری کرو۔ مگر صرف انہیں باتوں میں جن میں وہ اللہ اور رسول کے مطابق تعلیم دے۔ اور اگر وہ کوئی ایسا کام بتادے یا کوئی ایسا اعتقاد ظاہر کرے جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہو۔ تو ایسی صورت میں تم اپنے حاکم سے ہرگز متفق نہ ہونا۔ اس سے پتہ لگا۔ کہ جب اولی الامر کی بھی ہر بات قابل تسلیم نہیں۔ تو اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جس کی ہر بات پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اب جبکہ ہم نے یہ اُصول قائم کرلیا کہ اللہ اور اس کے رُسول کے سوائے اور کسی شخص کی کوئی بات ہمارے لئے حجت نہیں۔ تو ہمیں مندرجہ بالا سوال کے جواب میں زیادہ زحمت برداشت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر ابوہریرہ چھوڑ حضرت ابوبکرؓ بھی کسی قرآنی آیت کے کوئی معنے سنادیں تو ان کا ماننا ہم پر فرض نہیں۔ اس میں ابوبکرؓ کی ہتک نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی تعظیم ہے ہاں اگر ابوبکر کسی آیت کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے مطابق ہے۔ تو ہمیں ماننی پڑے گی۔ مگر اس میں حضرت صدیق کی خصوصیت نہیں۔ ادنےٰ سے ادنےٰ شخص اور جاہل سے جاہل آدمی اگر کوئی بات درگاہ خداوندی اور بارگاہ رسالت کے فرامین صادرہ کے مطابق کہتا ہے۔ تو اس کا ماننا ہم پر فرض ہے۔ سائل کو یہی دھوکا لگا ہے کہ جب ابوہریرہ کی یہ رائے ہے۔ تو پھر اس کے خلاف کہنا جائز نہیں۔ مگر یہ خیال نہ کیا کہ ایسا اعتقاد رکھنا اللہ اور اس کے رُسول کی ہتک ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ابوہریرہ ایک آیتہ کے معنے غلط سمجھے ہوں اور ممکن ہے کہ ایک حدیث ان کے فہم سے بالاتر ہو۔ اور کوئی ہرج نہیں اگر کسی مسئلہ میں کسی اعتقاد میں وہ غلطی پر ہوں کیونکہ دینی مسائل میں غلطیوں سے مُبّرا صرف اللہ اور اس کا رُسول ہیں ؛

جواب دوم ہم فرض کے طور پر مان لیتے ہیں۔ کہ ابوہریرہؓ کی ہر رائے صائب اور ان کی ہر بات ماننی

ضروری ہے۔ مگر اتنا تو سائل کو بھی مسلم ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو بات اللہ اور اس کے رسول نے بیان فرمائی ہے وہ مقدم ہے ابوہریرہ کے قول پر اور اس کا ماننا زیادہ ضروری ہے ابوہریرہ کی بات سے تو ہم ذیل میں چند دفعات قائم کرکے ایک نتیجہ کی طرف سائل کی توجہ منعطف کرانا چاہتے ہیں +

دفعہ اوّل قرآن مجید نے مفصل طور پر تیس آیتوں میں حضرت مسیح کی وفات کا ذکر کیا ہے اور صاف صاف ارشاد فرمایا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پاکر اور اس چند روزہ زندگی سے گذر کر دائمی اخروی گھر کی طرف واپس لوٹ گئے ہیں بلکہ ان کی وفات کی جگہ بھی الی ربوۃ والی آیت میں بیان فرما دی۔ پھر صرف قولاً نہیں عملاً بھی اپنا ایک مجدد بھیجکر اس مسئلہ کو ایسا صاف کیا ہے کہ اجلیٰ بدیہیات سے بنا دیا ہے۔ یہانتک کہ کوئی مخالف بھی اب وفات مسیح کے مسئلہ میں احمدیوں کے مقابل نہیں آتا۔ ثناء اللہ جو بزعم خود بڑا چالاک مناظر ہے اس مسئلہ میں احمدیوں کے سامنے آنے سے کنی کترا تا ہے۔ بلکہ ایک دفعہ تو اس نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے مباحثہ کے وقت عین مجمع میں کہدیا تہا کہ جو شخص مرزائیوں سے وفات مسیح کے مسئلہ میں بحث کرے وہ پاگل ہے۔ سچ ہے الحق ما شہدت بہ الاعداء۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن و حدیث دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح اسرائیلی اس دار فانی سے انتقال کر گئے ہیں +

دفعہ دوم دوسری یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص ایک دفعہ فوت ہو جاوے۔ وہ پھر اس دنیا میں کبھی نہیں آسکتا۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ فیمسك التی قضی علیھا الموت۔ یعنے جو شخص مرجائے اسے خدائے تعالیٰ دار آخرۃ میں روک لیتا ہے۔ وہ پھر اس دنیا میں واپس نہیں آتا۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔ وحرامٌ علےٰ قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون + یعنے خدائے تعالےٰ نے یہ بات اپنے اوپر حرام کی ہوئی ہے کہ وہ کسی مُردہ کو دوبارہ اس دنیا میں زندہ کرے۔ ان کے علاوہ ایک حدیث صحاح ستہ کی اس مضمون کی تائید میں پیش کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرۃ جابرؓ سے فرمایا۔ کہ جب تیرا والد عبد اللہ احد میں شہید ہوا اور اُس کی رُوح خدا کے حضور پہنچی تو بارگاہ الوہیت سے ارشاد ہوا کہ تو ہم سے کوئی سوال کر۔ ہم اُسے ضرور پُورا کر دینگے۔ تیرا والد عرض پرداز ہوا کہ الٰہی میری خواہش ہے کہ میں پھر دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیرے دشمنوں سے لڑ کر شہادت کا مرتبہ حاصل کروں۔ اللہ تعالےٰ نے وحرامٌ علےٰ قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون والی آیت پڑھی۔ اور فرمایا کہ میں تیرے اس وعدہ کا ایفا نہیں کر سکتا کیونکہ میںنے مُردوں کا پھر دوبارہ دنیا میں بھیجنا اپنے اوپر حرام کیا ہُوا ہے +

اب ناظرین دفعہ ایک اور دفعہ دو کو آپس میں تطبیق دیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسرائیلی مسیح فوت ہوگئے ہیں اور چونکہ فوت شدہ کا واپس آنا اللہ تعالےٰ نے اپنے اوپر حرام کیا ہُوا ہے اس لئے حضرت مسیح اب کبھی دنیا میں تشریف نہیں لا سکتے۔ اچھّا اب تیسری بات سنئے +

دفعہ سوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔ لیوشکنّ ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔ یعنے ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ حضرت مسیح دنیا میں مبعوث ہوں گے اور وہ کسر صلیب اور قتل خنزیر سرانجام دینگے۔ اس حدیث کو پڑھ کر ایک شخص تھوڑی دیر کے لئے حیرانی میں پڑ جاوے گا کہ قرآن مجید مسیح کو مارتا ہے اور پھر مُردہ کو واپس نہیں لاتا۔ تو حضرت مسیح کس طرح واپس آوینگے۔ اس شخص کو ہم ایک راہ بتاتے ہیں کہ جو بات قرآن شریف نے بیان کردی اور جس مسئلہ کو قرآن نے صاف کر دیا وہ اصل اصول سمجھو۔ اور حدیث کے وہ معنے کرو جو قرآن شریف کے مطابق ہوں۔ اس سے دونوں میں تطبیق بھی ہوجائے گی۔ اور اللہ اور اُس کے رسول کسی کی بھی تکذیب نہ ہوگی۔ سو اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے سلسلہ موسویہ میں چودھویں صدی کا مجدد ایک عظیم الشان انسان مبعوث کیا تھا۔ اور وہ اللہ کے ہاتھ سے مسموح ہوکر مسیح کے لقب سے ملقب ہُوا تہا۔ اسی طرح سلسلہ محمّدیہ میں بھی چودھوین صدی کا مجدد تمام مجددوں سے افضل ہوگا۔ اور بسبب مشابہت تامہ وکاملہ کے مسیح کا نام پاکر دُنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے مبعوث ہوگا۔ اب رہا یہ کہ وہ کون ہوگا۔ اس کا ذکر بھی خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدین الفاظ فرمایا ہے۔ امامکم منکم۔ یعنے وہ مسیح تمہارا امام تمہیں میں سے ایک برگزیدہ انسان ہوگا۔ آسمان سے نہیں آئے گا۔ اب میرے خیال میں بات صاف ہوگئی کہ قرآن کے نزدیک مسیح فوت ہوگیا ہے۔ اور چونکہ مرکر کوئی شخص دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتا۔ اِسلئے مسیح واپس نہیں آئے گا۔ لیکن ادہر حدیث میں مسیح کے آنے کا وعدہ ہے۔ اِس لئے ہمیں یہ ایمان رکھنا پڑے گا کہ اسرائیلی مسیح نہ سہی کوئی اور مسیح ضرور آئے گا۔ اور وہ بھی امامکم منکم کے مطابق اسی اُمت سے +

اب اگر کوئی شخص باوجود قرآن اور حدیث کے صریح فرمان کے ابوہریرہ کے خیال کو مقدم سمجھتا ہے۔ تو اس کا موجب سوائے ایمانی خلل کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ جب قرآن مسیح کو مارتا ہے۔ حدیث اس کی وفات کی مقر ہے۔ صحابہ کا اجماع اسپر ہے۔ عقل بھی اسکو تسلیم کرتی ہے۔ عیسائیوں کو شکست بہی اسی حربہ سے ہے۔ تو پہر ان کے مقابل اگر ایک فرد واحد ابوہریرہ کی غلط فہمی کو کوئی صحیح خیال کرے تو اس سے احمق کون ہوگا +

جواب سوم آپ کے سوال کا سارا دارو مدار صرف اس بات پر ہے کہ ابوہریرہ رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کا چونکہ یہ خیال ہے۔ اس لئے یہی بات درُست ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اچھا یہی معیار اگر آپکے نزدیک مسلم ومعتبر ہے۔ تو ہم بھی ایک صحابی کو پیش کرتے ہیں۔ اور ابوھریرہؓ سے بڑھ کر عظیم الشان سمجھدار بڑا بہاری عالم۔ وہ کون حضرت ابن عباسؓ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بھائی تمام صحابہ سے بڑھ کر مفسّر فرماتے ہیں۔ متوفیک ممیتک۔ یعنے قرآن شریف میں جو مسیح کے لئے توفی کا لفظ بولا گیا ہے۔ اسکے معنے موت کے ہیں۔ اب آپ غور فرمادیں کہ ابوہریرہ کی بات تو آپ بسبب صحابی ہونے کے واجب الیقین سمجھیں۔ اور ہم ابن عباس رضؓ جیسے عظیم الشان صحابی کی بات ایک کان سے سُنکر دوسرے کان سے اُڑا دین۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے خصوصیّت سے ابن عباسؓ کے لئے دُعا کی تہی کہ الٰہی اسے اپنی کتاب کا بنا یو۔ اچھّا ابن عباس کو چھوڑ دو۔ ابوبکر رضؓ کو تو آپ بھی ابوہریرہ رضؓ سے افضل مانتے ہیں کیا حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر جو خطبہ پڑہا۔ اس کی بنا قد خلت من قبلہ الرسل والی آیت نہ تہی۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح بھی گذشتہ انبیاء کی طرح فوت ہوچکے ہیں پہر خطبہ سُنکر حضرت عمر رضؓ اور تمام صحابہ کا حضرت ابوبکر رضؓ کی رائے سے متفق ہو جانا کیا مسیح کی وفات پر اجماع کا ثبوت نہیں۔ اگر صحابہ کے نزدیک حضرت مسیح فوت نہ ہوئے ہوتے

تو وہ فوراً کہدیتے - کہ آپ کا استدلال درست نہیں - دیکھئے الیاس - ادریس خضر اور مسیح ابھی تک زندہ ہیں - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح فوت ہوسکتے ہیں مگر ان کے سکوت سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے دل میں حضرت ابوبکر رضہ کا استدلال گھر کر گیا تھا - وہ خود اقرار کرتے تھے کہ آج ابوبکر رضہ کے ذریعہ یہ آیت گویا نئے طور سے نازل ہوئی ہے - وہ بازاروں - گلیوں اور کوچوں میں اس آیت کو زور زور سے پڑھتے تھے - صحابہ کی جماعت حق گو جماعت تھی - وہ حق کہنے میں کسی لومتہ لائم کی پرواہ نہ رکھتے تھے - اگر انہیں صدیق اکبر کے استدلال سے تسلّی نہ ہوتی تو وہ کبھی منافقت سے چُپ نہ رہتے - وہ فوراً حضرۃ ابوبکر رضہ کی بات کو مسترد کر دیتے - مجھے حیرانی ہے - کہ آپ ابوہریرہ کی ایک مجمل سی بات کو تو سند پکڑتے ہیں - مگر ابوبکر عمر اور تمام صحابہ کرام کے متفق مدلل اجماع کی طرف آپ کی توجہ بالکل نہیں - کیا آپ کو معلوم نہیں کہ صحابہ کے متفقہ اجماع کے نہ ماننے والوں کے لئے کیا خوفناک وعید خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے - ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وسائت مصیراً ÷

جواب چہارم

سائل کو یہ خیال کرنا چاہیئے - کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے حدیث بیان کر کے صرف وان من اھل الکتاب والی آیت پڑھ دی - اس کی تشریح یا مطلب اپنی طرف سے کوئی بیان نہیں کیا نہ یہ کہا کہ میں مسیح ناصری کو زندہ مانتا ہوں نہ کوئی ایسا اشارہ کیا جس سے یہ بات مترشح ہوتی ہو - اب تیرہ سو برس کے بعد ایک شخص ان کے قول سے ایک مطلب اخذ کر کے انکی طرف منسوب کرے تو یہ قابل سماعت نہیں - اُنھوں نے صرف آیت پڑھی ہے - کوئی معنے بیان نہیں کئے - کوئی تفسیر نہیں کی - اپنے کسی عقیدے کا اظہار نہیں کیا - ہمیں مناسب نہیں کہ خواہ مخواہ کھینچ تان کر ایک مفہوم پیش کر کے ابوہریرہ کی طرف اُسے نسبت دیں - اگر یہ جائز ہے - کہ متکلم کے قول کا مطلب دوسرا شخص اپنی سمجھ کے مطابق بیان کر سکتا ہے - تو ہم بھی ایک مفہوم ابوہریرہ کے قول کا آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے - کہ مسیح کی آمد کی حدیث جب ابوہریرہ نے لوگوں کے سامنے بیان کی - تو انہیں خیال گذرا - کہ کہیں یہ لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھیں - کہ وہی مسیح نازل ہوگا - جو موسوی سلسلہ میں مبعوث ہوا تھا اس لئے اس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے اُنھوں نے آیت پڑھ دی کہ کہیں تم ایک ہی مسیح نہ سمجھنا بلکہ دو مسیح ہیں - ایک وہ جس کی آمد کے تعلق میں میرا یہ حدیث ہے - دوسرا وہ جس کا ذکر اس آیت میں ہے - جو میں نے ابھی پڑھی ہے - جو کاچی چاہے - قرآن شریف میں اس کو دیکھ لے ÷

جواب پنجم

ایک شخص بڑا نیک ہے قرآن شریف و سنن اسلام کا بہت پابند ہے نیکیوں میں سابق اور بدیوں سے متنفر ہے - نہایت نیک نیت بھی ہے - مگر ہو سکتا ہے کہ وہ ذہین نہ ہو - یا اس میں قوت استدلال و استنباط نہ ہو - اس سے اس کی نیکی اس کی طہارت اس کے تقویٰ میں کوئی بٹہ نہیں لگتا - نیکی اور چیز ہے اور ذہن و قوت استنباط اور شے ہے بہت سے ہندو بہت سے انگریز غضب کے ذہین اور بلا کے مستنبط ہوتے ہیں مگر تقوےٰ سے انہیں ذرا بھی مس نہیں ہوتا - اسی طرح ایک شخص ہر سُنی ہوئی بات یاد رکھتا ہے اور اسے دوسرے دن آگے دُہراتے وقت حرف بحرف بیان کر سکتا ہے - مگر ضروری نہیں کہ وہ اپنی روایت کی تہ تک بھی پہنچے - اور اس کے تمام مفہومات کا احاطہ بھی کرے - کیونکہ قوت حافظہ کے ساتھ قوت استنباط کی موجودگی ضروری نہیں - سو یہی حال حضرت ابوہریرہ رضہ کا ہے - آپ بہت نیک تھے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر تمام فیوض نبوی سے مستفیض تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کے حافظ تھے - سب سے زیادہ حدیثیں انہیں سے مروی ہیں مگر قوت استنباط جو ابتداء ہی سے دماغ میں قدرت نے ودیعت کی ہوئی ہوتی ہے وہ آپ میں نہ تھی - اس لئے جس بات کے متعلق وہ کہیں کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے اُسے ماننا نہایت ضروری ہے - لیکن اگر وہ کسی آیت کے معنے اپنی سمجھ کے مطابق کریں یا کسی حدیث کو بیان کر کے اُس کا مطلب اپنے خیال اور عقیدہ کے موافق کسی آیت کو پیش کر کے بیان کریں تو ہم اس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں - ابوہریرہ رضہ روایت میں بے شک مسلم ہیں - مگر فہم حدیث اور درایت میں ان کا پایہ حد مقبولیت سے گرا ہوا ہے - مثال کے طور پر ایک بات لکھتا ہوں - ایک حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - قیامت کے دن مومنوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں خصوصیت سے سپید اور پُر زینت ہوں گے - اس لئے کہ وہاں وضو کا پانی لگتا ہے اس حدیث کو سُنکر ابوہریرہ رضہ مونڈھوں تک ہاتھ دھوتے اور آدھی پنڈلی تک پیر دھوتے تاکہ زیادہ جگہ سپید ہو - مگر یہ انکی غلط فہمی ہے - اسلئے کہ جب قرآن شریف کہتا ہے مرفقین تک ہاتھ اور کعبین تک پیر دھونے چاہئیں - تو ابوہریرہ رضہ کا یہ فعل تو صریح اس کے مخالف ہے حدیث کا تو یہ مطلب ہے کہ جو جگہیں وضو کی ہیں وہ سپید ہونگی مگر مونڈھے اور پنڈلی تو وضو کے مقام ہی نہیں - اسلئے خواہ انھیں دھویا جاوے یا نہ دھویا جاوے - اُنھوں نے تو وہ سپیدی کا مرتبہ پا سکنا ہی نہیں - اچھا اگر ابوہریرہ رضہ کی طرح قیاس چلایا جاوے - پھر تو وضو کے پانی سے نہانا چاہیئے - تاکہ تمام بدن قیامت کے دن خصوصیت سے پُر زینت ہو - ابوہریرہ رضہ کے فہم کے مخالف ایک اور دلیل یہ ہے - کہ اگر ابوھریرہ رضہ والی بات درست ہو تو سب سے اوّل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم اس فضیلت والی بات پر عمل کرتے اور وضو کرتے وقت مونڈھوں تک ہاتھ اور گھٹنوں تک پیر دھوتے - مگر صحیح حدیثوں میں صریحاً پایا جاتا ہے کہ آپ صرف کہنیوں تک پانی استعمال کرتے اور صرف ٹخنوں تک پیر دھوتے -

اب ناظرین کو اس معمولی سی حدیث سے پتہ لگ گیا ہوگا کہ یہ حدیث تو بے شک ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر روایت کی ہے مگر خود اس کے مطلب سمجھنے میں انہیں غلط فہمی ہوگئی - یہ بات میں نے اپنے قیاس سے نہیں کہی بلکہ تمام محدثین اور فقہاء کے نزدیک ابوہریرہ رضہ روایت اور فہم حدیث کے علم میں قابل تسلیم نہیں ہیں ذیل میں دو حوالے نقل کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں ÷

(۱) الحسامی مع حاشیۃ

التعلیق الحامی - طبع کانپور صفحہ ۶۹ سطر ۹

ان ابا ھریرۃ لیس بفقیہ -

یعنی ابوہریرہ مسائل کے استنباط کرنے میں سمجھدار نہ تھے ÷

(۲) اصول الشاشی طبع کانپور میں جو اصول فقہ کی ایک مسلم کتاب صفحہ ۷۵ میں لکھا ہے - والقسم الثانی من الرواۃ ھم المعروفون بالحفظ والعدالۃ دون الاجتہاد والفتوٰی کابی ھریرۃ وانس بن مالک - یعنے راوی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو روایت کے علاوہ احادیث کے مطالب کو سمجھ سکتے ہیں اور دوسری قسم کے وہ راوی ہیں جو روایت تو ٹھیک کرتے ہیں مگر احادیث کے معنے اور مفہوم سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتے - جیسے ابوہریرہ اور انس بن مالک ÷

اخبار عالم پر ایک نظر

ایک مشہور ڈاکو کی گرفتاری

۲۰ ماہ حال کو علاقہ گوجرانوالہ کے ایک مشہور ڈاکو بنام بہاگو کی گرفتاری عمل میں آئی جسکو سٹرونگ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گرفتار کیا ہے اس شخص نے اس ضلع [illegible] ایک اودہم مچار کھا تہا۔ اور کسی کو اس کے پکڑنے [illegible] حملہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ خون کر دینا تو اسے سولی۔ گاجر کی طرح تہا۔ اب اس کا چالان بعدالت جناب مسٹر ٹی بی ڈیک صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اوّل پیش ہوا ہے امید ہے کہ اپنے کئے ہوئے کی سزا بھگتے گا ۔

روپیہ رکھنے کے طریق

امریکہ میں مختلف ممالک سے آبادی کے لئے لوگ آتے ہیں اور سب کے مزاج۔ طبیعتیں اور طریق عمل مختلف ہوتے ہیں۔ حال میں امریکہ کے اخبار فارورڈ نے مختلف ممالک کے لوگوں کے روپیہ رکھنے کے طریق لکھے ہیں۔

وہ لکھتا ہے کہ بہت سے انگریز نوآباد کار ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں روپے رکھتے ہیں۔ جو ایک زنجیر سے لگی ہوئی ہوتی ہے اور اسے گھڑی کی طرح جیب میں رکھتے ہیں۔ آئرلینڈ کے باشندے ہمیشہ ایک کینوس بیگ رکھتے ہیں اور اس میں نوٹ و روپیہ رکھتے ہیں۔ آئرلینڈ کی لڑکیاں اس کے خلاف اپنے لباس میں روپیہ سی لیتی ہیں۔

جرمن اپنا روپیہ ایک پیٹی میں رکھتے ہیں جو کمر سے باندہی ہوئی ہوتی ہے اور غریب سے غریب آدمی بہی ایک قیمتی پیٹی رکھتا ہے ۔

فرانسیسی ایک چھوٹی پیتل کی نلکی میں روپیہ رکھتے ہیں اکثر اٹیلین ایک بڑی ٹین کی نلکی رسی یا زنجیر سے باندہ کر گلے میں باندہ چھوڑتے ہیں اور اس میں اپنا روپیہ رکھتے ہیں ۔

سویڈن و ناروے کے باشندے ایک بڑی پاکٹ بک میں روپیہ رکھتے ہیں جو اتنی بڑی ہوتی ہے کہ اسکے چمڑے سے ایک فل بوٹ کا جوڑا بن جاوے ۔

بلقانی اور ہنگری والے اپنا روپیہ اپنے لمبے بوٹوں میں رکھتے ہیں ۔

یونان اور بلغاریہ میں ایک عجیب جھنجٹ

یونان اور بلغاریہ کے مابین ایک عجیب طرح کا تنازعہ چھڑ گیا ہے بلغاریہ والے یونانیوں پر اس بات کا الزام لگاتے ہیں کہ تم نے ترکوں کو ہمارے مختلف مقامات کے خالی کر جانے سے خبردار کر دیا جس سے انہیں فوراً آن کر از سرِ نو ان پر قابض ہو جانے کا موقعہ ملگیا۔ یونانی اس الزام سے انکار کرتے ہیں مگر بلغاری اس پر اصرار کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم (یونانی) ہمیشہ اسی طرح ترکوں سے ملکر ہمارے خلاف کارروائیاں کرتے رہے ہو ۔

دیوبند سے احمدیوں کا روزانہ اخبار

۵۰۰ پانسو خریداروں کی درخواستیں وصول ہو جانے پر بڑی آب و تاب سے جاری ہوگا

چندہ للعہ۱۲ و سے وسللعہ۳ روپیہ سالانہ ششماہی و سہ ماہی مقرر ہے معہ محصولڈاک۔ تار کی خبروں کا خاص انتظام ہو گا ہر قسم کی تازہ بتازہ خبریں ہوا کرینگی اور حضرت خواجہ صاحب کے انگریزی رسالہ (جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے) اُردو ترجمہ بامحاورہ ہوا کریگا۔ کاغذ اور چھپائی بھی عمدہ اور نفیس ہو گی۔ غرضیکہ (انشاء اللہ) یہ روزانہ اخبار دیو بند (جس جگہ کی خاص ضرورت ہے) اپنی نوعیت میں یکتا اور اکیلا ہو گا۔

درخواستیں فے الحال معرفت مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر قادیان دارالامان فوراً آنی چاہئیں ۔

المشتہر محمد علیخان - مینیجر

نوٹ :- یہ خوشی کی بات ہے کہ احمدی احباب ملک کے پیرا ئڈ یکلس میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں یہ اشتہار بعد اجازت حضرت خلیفۃ المسیح درج اخبار کیا گیا ہے اگرچہ اس میں خواجہ صاحب کے رسالہ کے ترجمہ والی بات ایسی ہے جو پہلے پیغام صلح میں بڑی عمدگی سے پوری ہو رہی ہے تاہم اگر یہ اخبار چل نکلا تو بہی پیغام صلح کی اور بہت سی ایسی خصوصیات ہیں کہ دیو بندی اخبار میں مسلم انڈیا کا ترجمہ اس کے واسطے کسی حرج کا موجب نہیں ہو سکتا ۔ اڈیٹر

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف نہیں چھپ سکا ۔

دیوسماج سے پنڈت دیورتن کی علیحدگی

یہ خبر حیرت اور تعجب کے ساتھ سنی جاوے گی کہ پنڈت دیورتن صاحب سکرٹری دیوسماج نے دیوسماج سے اپنا تعلق قطع کر لیا ہے دیوسماج کے ساتھ ان کا تعلق ۲۴ برس سے تہا۔ اور انہوں نے اپنی زندگی "دیوگورو" کے ارپن کی ہوئی تہی۔ وہ صرف ۳۰ روپیہ ماہوار گذارہ لے کر اس عرصہ میں دیوسماج کا کام کرتے رہے۔ اُنھوں نے "دیوگورو" کی حمایت میں عالم بھر کے دہرم اوتاروں۔ ریفارمروں۔ عالموں۔ رشیوں اور بانیان مذاہب کی شان میں توہین آمیز کتابیں اور مضامین لکھ کر دیوگورو کی سائیسی تک کا کام کیا اور ہر موقعہ پر دیوسماج کو ڈیفینڈ کیا ایسے حالات میں آپ کا دیوسماج سے قطع کر لینا فی الواقعہ ایک حیرت انگیز اور تعجب خیز امر ہے پیشتر ازیں بہی کئی ایک اشخاص جنہوں نے اپنی زندگیاں دیوگورو کی بھینٹ کر دی تہیں دیوسماج سے قطع تعلق کر لینے پر مجبور ہو چکے ہیں دیوسماج کے کسی ممبر نے اخبار دیش میں چٹھی چھپوائی ہے کہ پنڈت دیورتن نے دیوسماج سے خود تعلق قطع نہیں کیا بلکہ وہ دیوسماج کی ممبری سے علیحدہ کئے گئے ہیں کچھ ہو اس علیحدگی کی تہ میں ضرور کوئی بھاری وجہ ہو گی جو امید ظاہر ہو کر رہیگی (ٹائمز گزٹ)

مولوی عزیز بخش صاحب احمدی ڈیرہ غازیخان تین ماہ کے واسطے سپرنٹنڈنٹ دفاتر ضلع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مستقل ترقی عطا کرے ۔

مسکین فنڈ

برادر ہاشم علی صاحب نے ایک امام مسجد کے نام اخبار اپنے خرچ سے مفت جاری کرایا۔ برادر محمد عبداللہ خان صاحب نے اس مد میں مبلغ سے۳ ارسال فرمائے اور احباب بہی توجہ فرماویں بہت سے کتبخانے اس کے مستحق ہیں کہ انکے نام اخبار مفت جاری کئے جاویں

کھوئی ہوئی قوّت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں اور مبلغ عللہ ہے ۔

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان دارالامان (گورداسپور)

دُعا مدد

برادر برکت علی صاحب اپنے بیمار بچہ نور محمد کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا کلی عطا فرماوے ۔ آمین ثم آمین

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بانی اسلام

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمہ دہرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کر کے ہمارے سیّد و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں۔ قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ر ہے۔

ملنے کا پتہ:- براہمہ پرچارک سماج لاہور

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید - یلو اکسائڈ والا مقوی بصر۔ مفید ککرے غشا نزول الماء - قیمت فی تولہ .. - .. - .. - عہ

سُرمہ دافع پھولا فی ماشہ - - - - عمر

سرمہ مجلّی - مفید پڑوال - دھند - سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ عہ

سرمہ ممیرا - مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ عمر

سُرمہ براق - مفید سلاق و سرخی پلک۔ [illegible]

حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین اٹھرا کو دور کرتی ہے عہ

حب مقوی باہ و ممسک ۴ درجن .. .. - عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک عہ

دوائے جریان ۲۸ - خوراک عہ

دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب ۴ تولہ عہ

حب مقوی باہ - سریع الاثر - ۲ درجن ۱۲

دوائے قوت باہ مقوی و معدہ و جگر - ۲۸ خوراک عہ

ق و معرفت بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری سُستی۔ کمی باہ - احتلام - جریان - رقت ضعف دل و دماغ - درد کمر - نسیان - زکام - نزلہ کا علاج -

تصدیق - اس سے بڑھ کر کیا ہوگی - کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر - حکیم عبد الرحمٰن صاحب کاغانی - حکیم نظام جان صاحب ہزاروی - حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی - سید محمود عالم صاحب قادیانی - مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اسکی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت فی روپیہ [illegible] عدد کر دی ہے - جلد طلب فرماویں - ملنے کا پتہ:

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

مصالح العرب - جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے صرف دو روپے عطاء فرمائے ہیں - ان کا پرچہ عرب میں ہی جائے گا - لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے عرب کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں - اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطاء فرمائے ہیں - انکو ایک پرچہ جائے گا اور باقی پرچے عرب میں جائینگے۔

مینیجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بنصرہٖ جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں - اس کے ایک دور کے نوٹ الحمد شریف سے لے کر سورہ والناس تک جو اخبار بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں - حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے - قیمت مبلغ پانچ روپے (صہ) فی نسخہ۔ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں۔ احباب جلد طلب فرماویں۔

مینیجر اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور

فصل الخطاب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ حضرت امیر المومنین علامہ نور الدین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے دریافت فرمایا - حضور میری ترقی کا ذریعہ فرماویں - اسپر حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ رد نصاریٰ میں کوئی کتاب لکھو یہ سنکر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کو اللہ پاک نے ایسے اسباب مہیا کرائے اور موقعہ عطا کیا تو آپ نے دو جلدیں قریب پانسو صفحات کی لکھ ڈالیں یہ کتاب سنہ ۱۳۰۵ھ میں چھپی تھی - اور اب بہت مدت سے ختم ہو چکی ہے - پھر چونکہ اکثر درسوں میں حضرت امیر المومنین فصل الخطاب کی طرف احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں - وجہ اسکی یہ ہے کہ اس میں بڑے بڑے حقایق و معارف اور عیسائیوں کو ظلمت سے نور میں لانے کی راہیں ہیں چنانچہ اس عاجز نے خدا کے فضل سے ارادہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی سے اجازت لی ہے بلکہ آپ نے وعدہ فرمایا ہے - اس میں جو بعض کمزوریاں اور حوالوں میں غلطیاں وغیرہ ہیں - انکو خود حضرت اپنے قلم مبارک سے درست اور صحیح فرمادینگے۔ چنانچہ اب یہ بالکل نو ترمیم ہوگی اور انشاء اللہ تعالے اس میں ایک نئے اعلیٰ معلومات کو بھر دیا جاویگا - ممکن ہے اب ... صفحات کی دونوں جلدیں ہو جاویں اور خدا چاہے لکھائی چھپائی اور کاغذ کا بھی خاص طور سے بہت اچھا انتظام ہوگا - چونکہ اس کی قیمت پہلی عہ ہر دو جلد کی تھی غالباً اب بھی اس کی یہی قیمت رہے گی - چنانچہ احباب سے گذارش ہے کہ چار سو خریداروں کی درخواستوں پر اسکے چھاپنے کا کام شروع کر دیا جائے گا - انشاء اللہ تعالے اور اسکی خریداری کو عام کریں - یہ غیر احمدیوں کے لئے بھی بڑی نایاب کتاب ہے - جہاں تک جلد ہو سکے درخواستیں جلد روانہ کریں تاکہ چھپوانے کا اہتمام بھی جلد شروع کر دیا جاوے - انشاء اللہ تعالے۔

محمد یٰسین احمدی - تاجر کتب - قادیان دار الامان

مجرب دوائیں - ہمارے میاں رحمت اللہ صاحب احمدی ساکن بگہ کلاں ڈاکخانہ راجا سانسی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے چند مجرب دوائیں طیار کی ہیں جو باوجود عمدہ ہونے کے کم قیمت ہیں جن کسی کو مطلوب ہوں میاں صاحب موصوف سے منگوا لے - (۱) بہار زندگی بہت سی بیماریوں کا علاج (۲) حب امساک (۳) بال اڑانے کا پوڈر

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحيم ـ نحمده ونصلي على رسوله الكريم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR — اخبار بدر — QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ وصلش ز جام نورالدین

ضمیمہ عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

جلد ۱۴

۲ و ۹ شوال سنہ ۱۳۳۱ ھجری علی صاحبها التحیۃ والسلام مطابق ۴ و ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۰ و ۲۷ بہادوں

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۸ و ۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقا دیاں فرا آ | جائنٹ اڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیٔ موتی کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا

چہارم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دھم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفاں ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

حضرت امام کی خدمات اسلام

(۱) قرآن کریم کے اسرار اور معارف اس قدر بے شمار کھولے کہ صحابہ کرام تبع تابعین کے بعد جن کی ایک خاص ضرورت تھی ان کی نظیر بھی گذشتہ دنوں میں نہیں ملتی ؛

(۲) وہ پیشینگوئیاں کہ جن کی بابت کتب سابقہ قرآن کریم اور حدیث نبوی کا ایک کھلم کھلا راز تھا کہ اس سے علماء تو ناواقف ہی رہے۔ مگر سعید راستباز علماء پر یہ کھل گئی ہیں اور یہاں تک کہ اَن پڑھ بھی اس رُوح سے بھرپور ہوتے جاتے ہیں (کوئی انصاف کی رُوح رکھتا ہے تو دیکھ لے) رُوحانی حیثیت میں ؛

(۳) پھر دلائل قاطعہ سے وفات مسیح کا مسئلہ ایسا صاف کھولا کہ مسیحی دین بھی مرگیا اور جو باقی بچ رہے وہ بھی مر رہا ہے مگر اسلام زندے وجود میں جو آتا وہ زندہ ہوتا جاتا ہے شرک کا ناش ہوا۔ اور توحید کے گیان سے نومسلم بھی معمور ہوکر بڑے بڑے سٹیجوں پر مدِ مقابل کھڑے ہو رہے ہیں ؛

(۴) دجّال اور اس کے دجل کے طریقوں کو توڑ کر دکھا دیا۔ اور اس کی حقیقت سے ایسا آگاہ کیا کہ عورتیں بھی خادم دین نظر آتی ہیں ؛

(۵) مسلمانوں کو بڑے شرک سے نجات دی۔ کیونکہ وہ ایک دقیق طرز پر ہوکر مدتوں مسیح اور دجّال کی نسبت الٰہی اوصاف بیان کرتے اور اس بھونڈی چال سے مسیحیوں کو تقویت دیتے اور مسلمانوں کی ہانی کراتے تھے (اگر کوئی باور نہیں کرتا تو آؤ ایک طرف تم مسیحیوں سے مناظرہ کرو اور دوسری طرف ان کا سامنا ہم کرتے ہیں پھر دیکھیں کہ کس سے اُنکے پران جاتے ہیں) ؛

(۶) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالی اور جمالی عزت کو ازسرنو دنیا میں قائم کیا۔ اور ایسی سپرٹ مسلمانوں میں بھر دی کہ نبی کریم کی پیشگوئیوں کے آپ مصدق ہی ہوئے اور آپ پر نبی کریم کی نبوت کا عکس ثابت ہوا ہے اور ہنوز احمدی جماعت اسی ورثہ سے زندہ نظر آتی ہے ؛

(۷) تناسخ کے مسئلہ کو دلائل قاطعہ سے باطل کرکے دکھا دیا ؛

(۸) جہاد کا مسئلہ جو غلطی سے مانا گیا تھا اُسے بھی خوب حل کردیا۔ مولوی محمد حسین جیسے بھی نوشتہ تحریر سے اقراری ہیں ایسے اور بھی کئی ؛

(۹) علماء اسلام ہولی قرآن کے معنوں میں جہاں آپس میں اختلاف کرتے تھے۔ ان کے نزاع کا فیصلہ بھی بتا دیا

(۱۰) ناسخ منسوخ کا مسئلہ جو قرآنی آیات پر کیا تھا آپنے اس پر ایسا عرفانی راہ کھولا کہ ہر رُوح کو اقرار کرنا پڑا کہ واقعی ہماری غلطی تھی اور یہ کتاب خداوندی اوصاف اور رُوح القدس سے لکھائی پڑھائی اور رسالت مآب تک پہنچائی اور ان کے دل پر الٰہی قدرت نے جبریل امین سے کرائی ہے یہ تمام مکمل اور یہ سب اپنے وقت پر حاکم اور اعلیٰ مینار پر قدرت کے ہاتھوں پائی گئی۔ اس پر عملدرآمد کرنے سے غوث۔ قطب۔ ابدال۔ صدیق۔ شہدا۔ امام۔ مؤمن اشخاص بنجاتے ہیں۔ پس ہر ایک عمل اسی کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ اور وہ جو اس دین سے باہر ہیں۔ وہ کرامت دکھانے سے عاری ہیں۔ یہ کیوں؟ یہ اس لئے کہ یہی مقدر میں لکھا تھا کہ اسلام کے بعد ورثہ اُن کو دیا جاویگا

(۱۱) کسرِ صلیب حقیقت دجال بھی کھولدی۔ اور باطل مذہب مسیحی کا قلع قمع اصولوں میں کر دکھایا۔ اب کوئی ہے جو ہمارے مدمقابل آوے اور پھر زندے وجود سے عیسویت کو ثابت کر دکھاوے ؛

(۱۲) خنزیر کے قتل ہونے کی کیفیت بھی صاف بتائی کہ خنزیر کے قتل سے مُراد کیا ہے ؛

(۱۳) فرشتوں پر ایمان لانا واضح طور سے بتا دیا اور فرشتوں کے دیکھنے کا طریق بھی سکھا دیا۔ اب وُہ کون ہے جو ملائکہ کے وجود سے انکاری ہوسکیگا۔ سوائے اس کے کہ مشرک بُت پرست ہو ؛

(۱۴) آرین مذہب پر بُرہان قاطع سے جرح کی۔ اور اسکے جھوٹے مت کا ابطال ظاہر کردیا۔ سوچو اور غور کرو۔ سرمہ چشم آریہ و شحنۂ حق مطالعہ میں لاؤ ؛

(۱۵) براہمو سماج اور ان کے عقاید کا بخیہ بھی ایسا ادھیڑا کہ براہین احمدیہ آسمانی کلام ثابت ہوئی۔

(۱۶) سناتنی اپنے دہرم کو اسلامی کرم سے بتانے لگے اور ان کا ابطلان بدلائل کیا۔ دیکھو رپورٹ جلسہ اعظم

(۱۷) سکھ اعظم سے سکھوں کے مذہب کو رد کیا۔ اور یہ دکھایا کہ باوا نانک کیسے ولی اور سچے اور پکے مسلمان تھے کہ جنھوں نے کٹھن زمانہ میں بیت اللہ کا حج کیا۔ ملاحظہ کرو ست بچن ؛

(۱۸) مسلمان لوگ اعلےٰ نمونہ پر کھڑے ہوئے۔ ایک با جماعت دینداروں کی طیار ہوئی ؛

(۱۹) دُنیا میں امن کی شاہراہ کو ایک حقیقت کی راہ سے کھڑا کیا

(۲۰) مُسلمانوں کو بموجب قرآن کریم حق اللہ اور حق العباد کی رعایت کی اور گورنمنٹ وقت کی وفاداری کی تاکید کرکے ایک حقیقی سپرٹ انمیں پھونک دی ؛

(۲۱) ہولی قرآن کی عظمت سب دلوں پر بٹھا دی اور یہ دکھا دیا کہ دنیا میں جتنی بھی کتابیں آئیں سب خلط ملط ہوئیں اور ان کا نچوڑ اب اسی کتاب میں موجود رہنا نصیب ہوا ہے کیونکہ یہی مقدر میں لکھا تھا کہ بجز قرآن کریم کے کوئی اور کتاب دُنیا میں محفوظ نہ رہے گی۔ پھر جیسے کہ کوئی اور نبی شرعی نہیں آ سکتا۔ ویسے ہی اس کی نبوت کا وسیلہ بھی نبی اکرمؐ ہیں (یہ النعمت کی علت غائی ہے)

(۲۲) حدیث شریف کی عزت کی اور جو عزت نہ کرتے تھے ان کو بادلائل منوا دیا ؛

(۲۳) مُسلمانوں کو گورنمنٹ کی حکومت کی اطاعت کرنے اور حقوق وغیرہ سے آگاہ کیا اور یہ بتا دیا کہ مسلمان اشخاص انکی حکومت کو اپنا اصول ٹھہرا دیں۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے

(۲۴) اپنے والدین اور اپنی بیوی کے والدین کو ایک ہی رتبہ رشتہ سے جاننا اور ان کی اطاعت میں منسلک رہ کر محسنوں کا پاس کرنا ویسے ہی اُن محسنوں کا لحاظ بھی کرنا جو کہ نیک سلوک کا برتاؤ کریں۔ خواہ وہ کسی مذہب یا کسی فرقہ وغیرہ کے ہی کیوں نہ ہوں ؛

(۲۵) بنی نوع انسان سے اور مخلوقات سے ہمدردی کرنا ؛

(۲۶) ارکان اسلام کی بجا آوری کو جماعت کا بھاری اُصول مقرر فرمایا ؛

(۲۷) وحی اور الہام کی کیفیت بتا دی کہ خدا جو سُورج کو ہوا کو بارش کو۔ انسانی حیوانی مخلوقات اور ہر قسم کی ضرورت کے لئے مہیا فرما رہا ہے سو جیسے انکو جسمانی طور پر ہر آن کی ضرورت ہے ویسے ہی ہر نئی گھڑی بنئے دنوں نئے رُوح کی ضرورت بنی نوع انسان کو بھی ہے اسکو ہم دوسرے الفاظ میں الہام وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں ؛

(۲۸) دُعا کے برحق ہونے کی فلاسفی اور اس کا طرز طریق سکھایا ایسا کہ خورد و نوش کی طرح دُعا کو لازمی اور فرض گردانا کیونکہ بن پانی ماہی بے جان ہے۔ اسی طرح بغیر دُعا کے جو قوم ہے وہ ایک بیجان ہے جیسے کہ مشکوٰۃ شریف مطبع دہلی ۲۴۶۵ میں مندرج ہے۔ کہ اے عیسیٰ اپنی جماعت کو صرف دُعا کی ترغیب دو۔ کیونکہ ان سے کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ امر جبت

الغرض صاف ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کس قدر وقت کے موافق بنی نوع انسان کی آبپاشی کی ہے۔ اور یہ بھی کہ دعا کی انسان کو کس قدر ضرورت ہے۔ اس کی سخت تاکید فرمادی ہے ؛

الغرض وہ خوبیاں جو اسلام کو ہر زمانہ درکار تھیں دکھا دیں اور وہ خرابیاں جو اس میں آگئی تھیں۔ انکو کتابوں۔ رسالوں اشتہاروں۔ وعظوں اور نصیحتوں سے دور کیا۔ پس یہ ضرورت تھی کہ جس کی وجہ سے چودہویں صدی میں آپ کا آنا ضروری تھا۔ اور آپ اس صدی کے برحق اور سچے امام ہیں۔ پیارے دا یہ وہ معارف ہیں۔ جو قرآنی اطاعت سے حضرت مرزا صاحب کو الٰہی عنایت سے دستیاب ہوئے اور یہ خدائے تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے حضرت مسیح موعودؑ کو دیئے اور ہمیں ہی گواہ ہونے کو دکھا دیئے ہیں۔ پس اب آپکو لازم یہ ہے کہ پہلے آسمانی مسیح کو اس اسلامی حقیقت کے مطابق مردہ مانو۔ اور جب اس کی جگہ خالی کر دوگے۔ تو ہم پھر اسی معیار صداقت سے دوسرا شخص مسیحیت کے منصب پر جو ہنوز پیش کیا ہے آپ کے ہاتھوں سے اس کرسی پر بٹھا دینگے۔ اس کے دعوے کو ثابت کرنا تو ہمارا ہی فرض ہوگا۔ مگر تم جو مسیح کے خاکی جسم کو آسمان پر زندہ مانتے ہو اور یہ بھی مانتے ہو کہ وہ اسرائیلی نبی دوبارہ زمین پر آئے گا۔ لہذا تم پر یہ بھی واجب ہوا کہ پہلے اس امر کا فیصلہ ہو جائے تاکہ آگے بات چلے۔ کیونکہ جب تمہاری طرف سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ مسیح ابن مریم دوبارہ آئے گا۔ تو مرزا صاحبؑ کی نبوت خود بخود کسی اور فیصلے کے بغیر کالعدم ہو سکے گی۔ اور آپ لوگوں نے جو یہ فتوے دیا ہے کہ بول و براز۔ سانپ اور بچھو سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔ یہ ایک کافرانہ عیاری اور یہودی مکاری ہے۔ کہ کچھ اور۔ مسلمانوں سوچو اور غور کرو کہ کیسی مسلمانی ہے کہ جو تم نے خود تراشیدہ خیالوں سے مانی ہے۔ آہ! رسول حق تو رومن کیتھولک عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دیں۔ اور ایک اب تم ہو۔ کہ جو اون کے نام لیوا ہونے کا دعوے بھی کرتے ہو۔ اور کام یہ ہیں کہ مسلمان . . . نبی اکرم کے وفاداروں کو اپنی مسجدوں سے روکتے رہتے ہو۔ حالانکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ

اس سے بڑھ کر ظالم ہی کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے کسی مسلمان کو روکے۔ ہائے رے تم کس روح کے ہو گئے مرزائی مرزائی احمدیوں کو کہتے اور سنتے سے سنئے فتوؤں سے ظلم کرکے کافر ہی کہتے ہو۔ اور اس حرکت سے خود کافر ہو جاتے ہو۔ دیکھو فتوے دیوبندی مطبوعہ مطبع قاسمی صفحات ۱ و ۴۔

آخر میں پھر کہتا ہوں کہ تم میں اگر رگ حمیت ہے تو آؤ دنیا کے سامنے حیات مسیح کو ثابت کرو۔ اور جب یہ ارادہ کر لو تو پھر دیکھو کہ اس شرک کا پردہ کیسے فاش ہو کر اسلام کا روشن اور منور چہرہ نظر آتا ہے۔ جب یہ کر گے تو پھر دیکھنا کہ تمہاری دیواریں ریتلی آسمانی بارش سے جو امام الزمان کے لئے برسائی گئی ہے کیسی بیٹھ جاتی ہیں۔ اور وہ جس نے تم کو سیاہ اور سنگین کر رکھا ہے ایک پل میں معدوم ہو جاتا ہے۔ جب یہ ہوگا تو پھر آپ کے علم کا گھمنڈ بھی اسی طرح سے ٹوٹے گا کہ جیسے شیطانی وجود کی پردہ دری ہوئی نظر آئی ہے۔

ہاں مژدہ اے بادصبا پھر بہار آئی ہے ۔ والسلام علے من اتبع الہدے ۔

خاکسار آر۔ پی۔ رحیم بخش نو مسلم

خواجہ صاحب کا تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم ۔ ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء

میرے مخدوم مطاع (خلیفۃ المسیح)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج ایک ماہ کے بعد اس محبوب مخدوم کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا شفقت نامہ پہونچا اس کا اثر ایک کوفت خوردہ دل پر کیا ہوگا۔ وہ محتاج بیان نہیں خدا اب ان لائے کہ سید محمد حسین اور مولوی محمد علی صاحب یہاں ہوں۔ قرآن کا ترجمہ چھپ جاوے اور یورپ کے تمام دیار وامصار میں تقسیم ہو۔ مجھ جرمن سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ ہم تو سب مسیح کی یکتائی سے الگ ہو کر اوسے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر سمجھتے ہیں۔ اور اُسے ہی ایک الہام الٰہی کا مورد نہیں مانتے بلکہ اور انکو بھی شریک کرتے ہیں اور ہر جگہ سے تعلیم لینے کے لئے تیار ہیں۔ خدارا تم کیوں اپنے کام میں یہ کہہ کر روڑہ اٹکاتے ہو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسیح سے افضل تر۔ اس وعظ کو چھوڑ دو اور میدان بہت صاف ہے کامیابی مشکل نہیں۔

بہرحال جواب میں نے لا نفرق بین احد من رسلہ اوسے لکھ دیا ہے۔ کس قدر خدا کا فضل ہے۔ پینتالیس لاکھ روپیہ ہندوستان کا خرچ ہوا اس سے ایک عمارت بنی ایک مسجد۔ ایک ہال۔ اور پھر وہ از سر نو میرے یہاں آنے سے صرف چند ماہ پہلے بطور وقف قائم کیا جاوے اور وہ میرے چارج میں آوے۔ غور کرنے والے کے لئے خدا کا ارادہ کیا ہاتھ نظر آتا ہے۔ آج دوسرا جمعہ ہے۔ کہ ہم اس مسجد میں پڑھنے چلے ہیں۔ اسوقت ہم تین ہی ہیں اللہ تعالیٰ جلدی جماعت بڑھا وے۔ حضور دعا فرماویں۔

مسجد اور میرے مکان کے ارد گرد ایک بھاری اور وسیع باغ ہے۔ چاروں طرف سبزہ۔ شاید کسی کروڑپتی امیر کبیر کو اس قدر باغ وسیع نصیب نہ ہوگا۔ یہ سب خدا کا فضل اور حضور کی دعائیں ہیں۔ ایک اور خاتون ہے جو قریب آرہی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ؛

کمال الدین

جمعرات پہلے بدر قادیان سے جمعرات کے دن روانہ ہوا کرتا تھا۔ مگر ڈاک کے اوقات میں کچھ تغیر کے سبب ضروری سمجھا گیا تھا کہ بدھ کے دن روانہ ہوا کرے۔ اب پھر چونکہ اوقات ڈاک ایسے ہیں کہ جمعرات کا پوسٹ کیا ہوا جمعہ کے دن دور دور تک شہروں میں پہنچ سکتا ہے۔ اس واسطے آئندہ حسب معمول جمعرات کے دن یہاں سے روانہ ہوا کریگا ؛

دو کاتبوں کی ضرورت درخواستیں بمعہ نمونہ خط و شرائط ملازمت بنام منیجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں ؛

درخواست جنازہ برادر غلام محمد صاحب کڑیانوالہ سے اپنے والد مرحوم کے واسطے احباب سے دعائے جنازہ کہتے ہیں ؛

۲۔ حافظ محمد ظہور الدین صاحب ولد شیخ عبدالواحد صاحب فوت ہو گئے۔ احباب سے درخواست دعائے مغفرت ہے ؛

انصار بدر بابو برکت علی صاحب نے علاقہ سرحد سے تین خریدار بھیجے۔ اور احباب بھی اس میں سعی فرماویں رائے شوق محمد صاحب نے ایک مسجد کے امام کے نام اپنے خرچ سے ایک اخبار جاری کرنے کے واسطے عطا فرمائے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ضرورت اوراق۔ مصالح العرب کے جو اوراق احباب کے پاس ہوں۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بہ سبب درد پسلی علیل رہی۔ لیکن اب آرام ہے۔ نماز عید کے واسطے مسجد میں تشریف لے گئے تھے مگر حضور کے حکم سے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خطبہ عید پڑھا اور نماز پڑھائی خطبہ میں آپنے فرمایا کہ انسان کو حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے مگر اس قدوس کی تسبیح وہی کر سکتا ہے جو اپنے آپکو گناہوں سے پاک صاف کرے اور یہ بات مشق و ریاضت سے حاصل ہوتی ہے۔ جیساکہ دنیوی ہنر میں جب تک انسان بار بار اپنے کام میں محنت کے ساتھ مشق نہ کرے۔ تب تک صفائی پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہی حال باطنی صفائی کا ہے۔ خطبہ عید کے اخیر میں آپنے عزیز نور الٰہی لبر مستری احمد دین بھیرہ کے نکاح کا اعلان کیا جو ڈیڑھ سو روپیہ مہر پر رحمت بی بی دختر مستری گوہر کن قادیان کے ساتھ پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضرت مسیح موعود کے اہل بیت میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب تبدیل آب و ہوا کے واسطے دس پندرہ روز کے لئے شملہ گئے ہیں۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی آپکے ساتھ گئے ہیں۔ حضرت نواب صاحب بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ شملہ میں ہیں۔ ایتوار کی شام کو حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں صاحب کو سفر شملہ کے واسطے رخصت کرتے ہوئے دعائے مسنون کی۔ گلے لگایا۔ پیار کیا اور فرمایا جاؤ۔ اللہ تعالےٰ تمہیں بہت سی برکتیں دے۔ ایک صاحب جو پرانی قلمی کتب کے چھپوانے کے شائق ہیں۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت صاحب نے انہیں کئی ایک اللطیف مفید قلمی کتابیں دکھائیں جو کہ آپنے بڑی محنت سے اور زر کثیر کے صرف سے مہیا کی ہیں حیدر آباد دکن سے ایک انگریز نو مسلم کا خط آیا کہ حضور میرا اسلامی نام تجویز فرما دیں۔ حضرت نے محمد عبد اللہ نام رکھا۔ دو نئے عرب اس ہفتہ میں قادیان میں تشریف لائے۔ ایک نے حضرت کو قرآن شریف سنایا۔ حضرت اس کی قرآن خوانی سے خوش ہوئے اور اُسے نصیحت کی کہ ایک جگہ قیام کرنا چاہیئے۔ اور شہر بشہر پھرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اسسٹنٹ سرجنہائے پنجاب میں سے اس امر کے واسطے منتخب کیا گیا ہے کہ تمام سروس کی طرف سے نمائندہ ہو کر رائل پبلک سروس کمیشن کے سامنے شہادت دیں۔ حضرت مولوی

فاضل عبد المحی عرب بمعہ دو رفقاء سید احمد عربی و محمد علی عربی حج کے ارادہ سے بروز السبت کو یہاں سے روانہ ہوئے اللہ تعالےٰ اُن کے سفر کو با برکت کرے اور حج قبول کرے منشی فرزند علی صاحب کا خط بمبئی سے آیا۔ کہ اپنے رفقاء عازمان حج کے ساتھ بخیریت وہاں پہنچے۔ اُمید ہے کہ اب جہاز پر سوار ہو گئے ہونگے۔ خواجہ صاحب کا خط صفحہ ۲ پر درج ہے شیخ نور احمد صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب کے بھی خیریت کے خط آئے۔ شیخ صاحب مسجد ووکنگ کے موذن ہیں غالباً یہ پہلا موذن ہے۔ جو انگلستان میں مقرر ہوا ہے۔ اللّٰھم زد فزد شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر چرم قادیان کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطاء فرمایا۔ مبارک ہو۔ غاک سین ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اہل ملاکا نے تجویز کی ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کے رسالہ مسلم انڈیا کا ملا کی زبان میں ترجمہ کر کے اپنے ملک میں شائع فرماویں نیز وہ لکھتے ہیں کہ یہاں کے لوگ حضرت خواجہ صاحب کی کتب کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ میاں غلام مجتبیٰ صاحب بمعہ اہل بیت بخیریت ہنگ کانگ پہنچے۔ مولوی مرزا کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ میں پادریوں کی خوب خبر لے رہے ہیں۔ نیز ایک مولوی صاحب جو اپنے آپکو عبد اللہ بہاولپوری کہتے ہیں ان سے ملے وفات مسیح پر گفتگو ہوئی مرزا صاحب نے معقول جواب دیئے اور منقول سے وفات مسیح ثابت کرتے ہوئے اخیر میں نظیر اکبر آبادی کا یہ شعر پڑھا۔ ع

دُنیا سے جب کہ اولیاء اور انبیا اُٹھے۔
اجسام پاک سب کے اسی خاک میں رہے

آخری روز کی شام بڑے برکات کا نمونہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بہت دیر تک تمام جماعت حاضرین درس قرآن شریف کے ساتھ سب کے واسطے بہت بہت دُعائیں کیں۔ نیز اس وقت بابو وزیر محمد صاحب لاہور کا نکاح مبلغ پانسو روپے مہر پر سعیدہ بیگم بنت مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی سے ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اس ہفتہ علاوہ دیگر مہمانوں کے حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب لاہوری۔ منشی غلام نبی صاحب ماہلپوری۔ چودہری غلام احمد صاحب کریام بابو غلام حسین صاحب امرتسر۔ میاں عبد الکریم صاحب سیالکوٹ فضل کریم صاحب انبالہ۔ منشی عبد اللہ صاحب سیالکوٹ۔ عبد الکریم صاحب قلعہ صوبا سنگھ۔ اور سید شاہ میر صاحب تشریف فرما ہوئے۔

احمدی اور گورنمنٹ

برادر عبد الحمید صاحب سیالکوٹی حال ملازم لاہور چاہتے ہیں

کہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات متعلق گورنمنٹ کو ایک جگہ جمع کر کے چھاپ دیں اور اس میں احباب کی امداد چاہتے ہیں۔ اور سر دست ایک تحریر بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کے واسطے موجب راہنمائی ہو۔

اشتہار نمبر ۲ صفحہ ۸۹۔ از مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ

ہم اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی محسن گورنمنٹ اور پبلک پر یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ ہم ہنگامہ اور فتنہ کے طریقوں سے متنفر ہیں۔ اور ہم اور ہماری جماعت اول درجہ پر امن اور صلح دوست اور خیر خواہ سرکار انگریزی ہیں ہماری تعلیم یہی ہے کہ جو شخص ہم سے تعلق رکھتا ہے وہ اپنے تئیں ہر ایک شرارت اور جذبات نفسانی سے پاک کرے اور اپنی نیک چلنی اور صبر اور حلم کا لوگوں کو نمونہ دکھاوے اور کوشش کرے تاکہ ایک راستباز اور بے شر انسان ثابت ہو اور جہاں تک ممکن ہو ہر ایک دشمن اور یاوہ گو کی بدگوئی پر صبر کرے اور ہر ایک اشتعال اور جذبہ نفسانیہ سے اپنے تئیں بچاوے اور اپنی موت یاد رکھے اور ایک غریب مزاج آدمی کی طرح اپنے تئیں بنائے رکھے اور بندگان خدا کا سچا خیر خواہ اور تعصب سے دور رہے یہ تو اخلاقی نصیحت ہے اور ساتھ اس کے سولہ برس سے میں اپنی جماعت کو یہی سمجھا رہا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی کے سچے خیر خواہ بنے رہو اور دل سے اس کا شکر کرو کیونکہ اس گورنمنٹ کی برکت اور توجہ سے ہماری تمام تکلیفیں دور ہوئیں ہم مظلوم تھے ہمارے لئے عدالت کے دروازے کھولے ہم قید میں تھے ہمارے لئے آزادی حاصل ہوئی اور ہمارے حقوق زائل کئے گئے اور پھر وہ قائم کئے گئے کیا کوئی شریف انسان ایسی بدذاتی کریگا کہ اپنے محسن سے دل میں کینہ رکھے اور نیکی کی جگہ بدی کرنے کے لئے تاکتا رہے ہرگز نہیں پس جو شخص ہم میں سے اور ہماری جماعت میں سے ہے چاہیئے کہ وہ اس نصیحت کو ہماری آخری نصیحت سمجھے اور ہمیشہ مرتے دم تک اسی کا پابند رہے اور جو شخص اس اصول کو اپنا دستور العمل نہ بناوے وہ ایک ناپاک طبع اور ہم سے خارج ہے۔ ہم میں سے وہی ہے اور وہی ہوگا جو اس نصیحت کا پابند رہے یہ وہ نصائح ہیں جو بار بار ہم اپنی جماعت کو دیتے ہیں جن سے ہماری سولہ برس کی تالیفات بھری ہوئی ہیں اور نہ صرف چھپکر بلکہ بہادر بنکر غیر ملکوں اور عربستان اور بلاد روم میں ہم نے اس رائے کو شائع کیا ہے اب نتیجہ نکالنے والے نکال لیں کہ اس تندو مد سے دولت برطانیہ کے خیر خواہ ہونے کے لئے برابر سولہ برس سے نصیحت کرتے رہنا اور غیر ملکوں تک کتابوں کا پہنچانا یہ کس کا کام ہے۔ آیا مخالف منافق کا یا سچے مخلص کا اور مذہبی امور میں ہمارا طریقہ کسی اور کا نشانہ جوش پر ہرگز مبنی نہیں ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ہم توحید اور اس پاک نبی سے پیار کرتے ہیں جس کے ذریعہ دوبارہ سچے خدا کی شناخت دنیا میں قائم ہوئی۔ سو یہ سچائی سے پیار ہے جو ہم میں ہے۔ اور ہمارے ساتھ جائیگا یہ بھی سچ ہے کہ محبت اور ...

حضرت خواجہ صاحب کا ایک خط

فوکسٹن کے دو لیکچرون مین بہت کامیابی ہوئی۔ وہان کے اخبارون نے کل کے کل لیکچر کا خلاصہ قریب قریب اصل کے برابر درج اخبار کیا۔ سامعین تہوڑے تھے لیکن اثر بہت ہوا۔ اگرچہ اخبار لکھتا ہے کہ سامعین بہت تھے۔ مجھے بعض نے خود کہا کہ دو دن مین جو اسلام کی بابت معلوم ہوا وہ سالون تک پتہ نہ تہا۔

جو لندن میں لیکچر نسوان پر تہا۔ اسکا اثر موقعہ پر تو بہت اچھا تہا۔ حتے کہ خود مجھے مرزا عباس علی بیگ ممبر کونسل نے کہا کہ اس کے پاس کسی اعلیٰ پایہ کی لیڈی نے کہا کہ اگر یہ شخص اسطرح لکچر دینے لگا۔ تو پہر ہم عیسائی نہیں رہ سکتے۔ ہم کو مسلمان ہونا چاہیئے۔ لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ کلب کی کونسل کی رائے کثرت سے خلاف ہوئی۔ اگرچہ پریسیڈنٹ میرے حق میں تہا۔ یہ مجھے قرائن سے پتہ لگا ہے۔ خیال یہ کیا گیا کہ لیکچرار نے عیسائیت کے گلے پر چھری پہیری ہے۔ اور اس کا مقصد یہ تہا کہ عیسائیت کی تذلیل کر کے اسلام کو فوقیت دے۔ یہ سچ ہے میرا خاتمہ لیکچر ہی ایک انداز پر ہی تہا کہ حقوق اگر تم چاہتے ہو تو پہر عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ بہر حال الحق مر۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منتظمین کلب کو تکلیف ہوئی ہے۔ اور اسی کا اثر اس شاہزادی پہ ہوا ہے مجھے تو لکچر میں کہا ضروری معلوم ہوتا تہا اور مرزا عباس بیگ ممبر کونسل انڈیا نے بہت شکر گذاری کے بعد یہ کہا کہ وہ اس قدر خوش نہ ہوتا۔ اگر عیسائیت جو حیثیت عورت پر ہے اسپر بحث نہ کرتا۔ بہر حال جو کچھ ہوا مصلحت آلہی کے ماتحت ہوا خدا کا خاص شکر ہے اور حضور کا احسان کہ حضور نے اب خاص ارادہ مستقل دعا کا کیا ہے اور اسطرف آدمی بھیجنے کا خیال کیا۔ مینے کسی گذشتہ خط میں لکہا تہا کہ میرا دل ایک آئینہ سا ہے جو اسپر تاثرات ہوتے ہیں اون سے فوراً آپ کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ بعض وقت اسکو تلون طبع پر محمول کیا جاتا ہے حالانکہ یہ صورت نہیں۔ بالکل نیا ملک گو گو کر تجربہ ہوتا ہے یہ ملک اپنے مزاج اور حالات میں بالکل نرالے ہیں +

مجھے صرف مضامین نگار ہی نہیں چاہیئیں بلکہ لیکچرار اردو عربی زبان سے ماہر۔ کیونکہ مجھے اس امر کی بہت ضرورت ہے اور قرآن شریف پر جن کی وسیع نگاہ ہو۔ مجھے اب نئے قسم کے سوال شروع ہوئے ہیں۔ فلان معاملہ میں قرآن کریم کیا کہتا ہے مجھے بعض وقت مشکل پڑجاتی ہے۔ نیز اب خیال ہے کہ جب کوئی آدمی آجاوے تو مسلم الرحمان کا کام شروع کر دوں کیونکہ یہ امر بہت سی توجہ منعطف کرنے کا موجب ہوگا۔ میں اب دراصل دس بارہ دن میں رسالہ ختم کر لیتا ہوں اگر کوئی اور بزرگ آگیا اور خط و کتابت اس نے سنبہال لی اور رسالہ میں بہی امداد آگئی۔

اب جو گذشتہ دو تین ماہ کا مزید علم ہے وہ یہ ہے جو گروہ لتہوصوفی کا یہاں ہے جنکو میں لندن میں ہی ملا اور جن کی سرپرستی سے فوکسٹن میں لکچر ہوئے وہ مجھے زیادہ زمین قابل تخم ریزی نظر آئی ہے۔ انکی پیغمبرہ دراصل مسز اینی بسنٹ ہے جس نے دو دن ہوئے ہندوستان سے واپس آکر لندن کے ایک لکچر میں کہا کہ ہم مطلق عیسائی نہیں۔ ہم ہر ایک مذہب کی صداقت کے قائل ہیں اور کسی اعلےٰ زندگی کی طرف جانا چاہتے ہیں۔

میرا لکچر جو فوکسٹن میں ہوا اس کا قریب قریب خلاصہ وہان کے اخبارون میں چھپ گیا اس سے حضور سمجھ لیں گے کہ وہ پسند ہوا۔ مینے انکو کہا کہ تمہارے موجودہ عقاید کسی الہام کی بنا پر نہیں۔ مختلف مذاہب سے تم نے لئے ہین تمہارا کوئی حق نہیں کہ مختلف مذاہب میں تمیز کرو۔ میں اسلام تمہارے آگے پیش کرتا ہون جن باتون کو تم چاہتے ہو وہ بوجہ کمال اسلام میں ہیں۔ جاؤ اور مذاہب کی بہی تلاش کرو۔ لیکن آسان راہ ہمارے پاس آؤ۔ دیکھو پرکھو یہ اپیل بہت ہی مؤثر ثابت ہوئی۔

آپ کا الہام سنستدرحیم والا ہے۔ جو حضور کو ڈاکٹر اقبال کے ایک خط لکھنے پر ہوا۔ اس کو مین یہان بیٹھ کر خوب سمجھتا ہون کہ کیا حقیقت حال ہے۔ دو باتین عیسائیت کو کہا گئیں۔ ایک سائنس اور دوسرا لتہوصوفی۔ اب لتہوصوفی نے عیسائیت دلوں سے نکالکر اون کو اور خیالات اور مذاہب کیطرف توجہ کیا۔ اسی طرح سنستدرحیم۔ تدریجاً وہ اسلام کی طرف بالضرور آدینگے۔

اسلئے میرا ارادہ ہے کہ لتہوصوفیکل سوسائٹیون میں اس اصول پر لیکچر دون۔ کل امریکہ اس تحریک سے ماور ہے۔ کوئی دو ہزار کے قریب وہان کلب ہیں کل یورپ مین ہی کئی ہزار کلب ہیں خود انگلینڈ مین پانصد۔

اب خیال ہے کہ انگلستان کلبون میں لیکچر جا کر دون لیکن یہ کام تو ہی شروع ہوگا جب کوئی بزرگ یہاں آجاوے اور رسالہ کا مینجر بن جاوے۔

یہان کے لوگ سخت قدامت پرست اور الگ رہنے والے اور سرد مزاج ہیں۔ بالمقابل امریکہ کے لوگ سخت تاثیر پذیر اور خیال پرست واقع ہوئے ہیں۔ مہمان نواز۔ دوست بننے والے اور دل کے نرم۔ آب و ہوا کا ہی اثر ہے یہان کل زر پرست ہیں۔ امریکہ ایسا نہین۔ یہی وجہ ہے کہ وویکانند۔ باوا بہارتی ترتہ رام وغیرہ سب کو کامیابی وہان ہوئی اور یہان مطلق نہین۔ اگرچہ یہ بھی مسلم ہے کہ اخبار نویس کے لئے لندن ایک مفید اور بہتر جگہ ہے۔

اسلئے ممکن ہے کہ امریکہ بہی ہم میں سے کوئی جلدی جاوے اس لئے اس کل تحریک کے کسی مضبوط بنیاد پر قومی تحریک کر کے کیا جاوے اور فردی تحریک کا خاتمہ کیا جاوے۔

ماہ جولائی میں سکاٹ لینڈ کے کسی مقام پر کل جزیرہ برطانیہ کے لتہوصوفسٹ لوگ جمع ہونگے۔ چاہتا ہون کہ وہان جاؤں اور اس لیکچر کو زیادہ واضح کر کے لکھون اور خوبصورت شکل میں چھپوا کر وہان تقسیم کر دوں

بعض خواتین کی خواہش ہے کہ صوفی مذہب پر لکچر ہو ابہی کوئی خاص تحریک نہین دیکھا چاہیئے۔

ہاں ایک نئی بات جو یہان آکر پیدا ہوئی ہے اور مین نے سُنی ہے۔ ممکن ہے کہ حضور کو پہلے سے اس کا علم ہو۔ وہ ایک جدید خیال ہے اور ہمارے مفید۔ کل لتہوصوفیکل دنیا میں یہ یقین ہے کہ مشرق سے ازسرِنو ایک انسان نے پیدا ہو کر کل دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اس کا نام اُنہوں نے ستارہ مشرق رکھا ہے اور اس کے نام پر ستارہ مشرقی سوسائٹیان قائم ہوئی ہین۔ چنانچہ اینی بسینٹ نے مسیح اور یوحنا کے خیال کو سامنے رکھ کر ایک یوحنا پیدا کیا وہ مدراسی لڑکا جس کا نام کرشن مورتی ہے وہ اکسفورڈ مین تعلیم دیا گیا۔ اور اب اس ہائیکورٹ میں اُس کا مقدمہ ہوا۔ اور وہ باپ کے حوالہ کیا گیا اور اینی بسینٹ سے چِنا گیا۔ اس کے متعلق اینی بسنٹ نے یہ اعلان کیا تہا کہ وہ آنے والا اُستاد کا پیش خیمہ ہے اسکے نام اینی بسینٹ نے ایک کتاب لکھی اس کی انگریزی وہ کہتی ہے کہ میں نے درست کی ہے لیکن کتاب میں خیالات گویا اس تیرہ سالہ لڑکے کے ہیں۔ مینے وہ کتاب نہیں دیکھی۔ جنھوں نے دیکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ خیالات بلند پایہ کے ہیں۔ بہر حال اسپر بہت کچھ لتہوصوفیکل سوسائٹی کی اُمیدین تہیں۔ مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ نے اون پر پانی پہیر دیا۔ مجھے اکثر لتہوصوفی والوں نے ستارہ مشرق کی بابت دریافت کیا۔ مینے کہا جو اینی بسینٹ نے سمجہا تہا وہ ستارہ تو غروب ہو گیا۔ رہا مشرق سے آدمی کا پیدا ہونا۔ سو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرق سے ایک عظیم الشان انسان کے پیدا ہونے کی خبر دی،

اس کا نام مسیح موعود کہا ہے - اسکے نشان وقت ہی بتلائے ہیں مسلمانان ہند میں ایک جماعت ہے جن کا میں ممبر ہوں - ان کا عقیدہ ہے کہ وہ انسان پیدا ہو گیا ہے وہ صاحب نشانات بھی تھا اس پر بعض نے دلچسپی لی اور خواہش ظاہر کی کہ اگر کوئی کتاب اس بزرگ کے حالات پر ہو تو ہم غور کریں - سو مطلب یہ ہے کہ عیسائیت سے یہ قوم فارغ ہے اور کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں - دروازہ کھلا ہے - ستارہ مشرقی کے طلوع ہونے پر انکو کامل ایمان ہے - اگر ستارہ شرقی سے اٹھنے والا انسان یہاں کے مذاق کو سامنے رکھ کر پیش کیا جاوے تو کیا وجہ ہے کہ اس کو یہ لوگ یا ایک حصہ قبول نہ کریں مسلم انڈیا جن اصولوں پر چلایا گیا ہے وہ اور ہیں اور نہ یہ مفید ہو گا - کیونکہ اس کی اشاعت سردست غربی قوموں میں کم ہے میرے نزدیک الگ کتاب لکھی جائے اور صدر انجمن احمدیہ اس کے اخراجات کی کفیل ہو تو فائدہ سے خالی نہیں ÷

کمال الدین

ایک لیڈی کا خط

بخدمت خواجہ کمال الدین صاحب

۴۹ گرینول گارڈن
شیپرڈبش گرین - ڈبلیو
مورخہ ۳ - اگست ۱۳ء

میرے نہایت ہی قابل تعظیم بھائی

میں حیران تھی کہ کس لقب سے آپکو مخاطب کروں - بہرحال جن الفاظ میں مینے آپ کو ملقب کیا ہے وہ اور الفاظ کے مقابل قریب تر ان خیالات کے ہیں جو میرے دل میں مرکوز ہیں -

جو تبدیلی آپ نے میری رُوح میں کی اس کے شکریہ ادا کرنے کے لئے میں کوئی لفظ نہیں پاتی - میں عیسائی ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوئی اور میں نے عیسائی مذہب بھی اختیار کیا - میں اپنی شادی سے پہلے باقاعدہ طور پر اپنے والدین کے ہمراہ گرجا جایا کرتی تھی - یُوں تو بہت سے عیسائی واعظین کے وعظ سُنے کہیں کسی کا وعظ کبھی بھی میری رُوح میں بیداری پیدا کرنے کا موجب نہ ہُوا جو کہ میں نے ان سے سُنا اُسے بلا غور و تامل قبول کر لیا گیا -

مجھے وہ پہلا دن خوب یاد ہے یہ جمعہ کا دن تھا جب آپ کی دعوت پر میں اور میرا خاوند آپ کے گھر گئے - اور جو تقریر آپ نے کی اس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہُوا - اور مجھ پر ایک خاص اثر ہُوا - اور مجھ پر ایک قسم کی محویت کا عالم تھا - وہ دن میری بیداری کا پہلا دن تھا - میرے دل نے چاہا کہ میں اکثر آپ کی باتیں اور تقریریں سُنوں - چنانچہ ہم آپ کے ہاں آئے اور آپ بھی ہمارے ہاں آتے رہے اور ہمیشہ اسلام کا تذکرہ ہوتا رہا - آپکا ماہواری رسالہ اسلامک ریویو میرے لئے ایک انکشاف تھا اور آپ کا وعظ اور آپ کی تحریر ہمیشہ مدلل اور ایمان افزا تھا جس سے ایک نئی روشنی مجھ پر چمکنے لگی - آپ کے رسالہ کے پڑھتے پڑھتے ایک اعجاز کا اثر مجھ پر کیا اُس نے مجھے غفلت سے جگا کر میرے دل میں خدا اور اس کے عظیم الشان احمدؐ جناب محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کی محبت پیدا کر دی - میرا دل اسلام کی طرف جانے لگا - اور میں دل سے مُسلمان ہو گئی -

اب خیالات میں عجیب کشمکش شروع ہو گئی - آیا میں علے الاعلان مسلمان ہو جاؤں اور دنیا کو اپنے اسلام سے اطلاع دُوں - ایک طرف مجھے اپنے ملک اور اپنے ہم مذہبوں کی تضحیک و تحقیر کا خطرہ تھا اور دوسری طرف میرا ضمیر مجھے اس بات پر آمادہ کرتا تھا کہ میرا معاملہ خدا تعالےٰ سے ہی ہے - مجھے کسی کی کیا پرواہ ہے - علاوہ جو کچھ ان عیسائیوں نے بلقان میں مُسلمانوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کیا اس سے مجھ اور بھی عیسائیت اور عیسائیوں سے نفرت ہو گئی - اور میں نے ارادہ کر لیا کہ مذہب اسلام کو علے الاعلان قبول کر لوں اور یہ آپ کو بھی علم ہے - کہ میں نے آپ کی حاضری میں اسلام علے الاعلان قبول کر لیا - اور اب میں یہ چھٹی اس عظیم الشان خدمت کے اعتراف میں لکھتی ہوں جو آپ نے یہاں شروع کی ہے - میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ان چند مہینوں میں آپ نے لندن میں چند برسوں کا کام کیا ہے میں خیال نہیں کرتی کہ کوئی اور ہندوستانی اس خوش اسلوبی سے مقدس قرآن اور انجیل کے اقوال کا مقابلہ کرنے کے لئے کہاں تک موزوں ہوگا میں آپکا رسالہ اسلامک ریویو ہر زن و مرد کو جو مجھے ملتا ہے دکھلاتی ہوں اور اس کا ہر ایک مداح ہوتا ہے آپ براہ کرم میرے ان خیالات کو میرے ہندوستان کے مسلم بھائی اور بہنوں تک پہنچا دیں - میرا دل اسلام پر شیدا ہے - اور ان مظالم سے جو ہمارے شجاع ترک برادران نے دیکھے اوس سے پرخوں ہے ان تمام مصائب میں ایک ہی اطمینان ہے - وہ یہ ہے کہ دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ اتحادیان بلقان نے یہ جنگ محض لالچ اور حرص میں آکر کیا نہ ہمدردی انسان کے خیال پر جیسے شروع میں اعلان کیا گیا تھا - اس سے میرے نزدیک خود عیسائیت کو سخت صدمہ پہنچے گا اور تاریخ کے خونی حروف میں اس لڑائی کے حالات ہمیشہ کے لئے عیسائیت اور اس کی تہذیب پر ایک نمایاں داغ رہینگے -

میں آپ کا زیادہ قیمتی وقت نہیں لینا چاہتی - اللہ تعالےٰ ہی آپکو اس کار عظیم کا اجر دے جو آپ کر رہے ہیں - میں تو صرف اس صراط مستقیم کے لئے جو مجھے آپ نے دکھلایا ہے دُعائیں کر سکتی ہوں اور میں آپ کی کامیابی کے لئے دُعاگو ہوں - آپ مجھے ہمیشہ کے لئے ایک اپنی مشکورہ میں سے تصور کریں - میرے اور میرے خاوند کے دل میں وہ آپکی عزت و توصیف ہے کہ جن کو الفاظ ظاہر نہیں کر سکتے میں نہایت ہی خوش رہونگی - اگر میں کسی طرح آپکے کام میں آپکی امداد کر سکوں اور میں ہمیشہ آپ کی خدمت کے لئے تیار ہونگی ÷

بڑے بڑے دلی اخلاص کے ساتھ آپ کی ہمیشہ کے لئے
مشکور وائیلٹ ابراہیم

بخدمت خواجہ کمال الدین بی - اے - ایل - ایل - بی ÷

شکریہ احباب

بزرگان سلسلہ اور رفیقان طریقت نے جس ہمدردی و محبت سے میرے والد صاحب مرحوم حکیم میر حسام الدین صاحب کی وفات پر میری دلجوئی فرمائی ہے میں ان کا مشکور ہوں - میری اُمید سے بڑھ کر انکے مُوثر کلمات میری تسکین کا باعث ہوئے جن کلمات خیر سے والد مرحوم کو ان کی وفات پر یاد کیا گیا ہے وہ مغفرت آلہی کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں اور مجھے خدا کی جناب سے اُمید ہے کہ وہ ان کلمات کے اجر کو ضائع نہیں کریگا اور میرے مخدوم بزرگوں اور مکرم دوستوں کی دُعائیں ان کی مغفرت کا کافی ذخیرہ ہونگی میں اس تحریر کے ذریعہ ان تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں ہدیۂ شکر "جزاکم اللہ" پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین سے بہرہ ور کرے اور سب کا انجام سلامتی ایمان پر ہو - آمین لا الہ الا اللہ - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی واخلفنی خیراً منھاً - کوئی نہیں لائق عبادت سوائے اللہ کے - بے شک ہم سب اسی کے حضور لوٹنے والے ہیں اے اللہ ثواب دے مجھ کو میری مصیبت میں - اور بدلہ دے مجھ کو بہتر اس سے -

خاکسار دعاگو - میر حامد شاہ از سیالکوٹ ۲۲ - اگست ۱۳ء

ایک تازہ نشان

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کا ماہواری ہینڈ بل ۱۱ شائع ہو گیا ہے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق جنگ بلقان کا پورا ہونا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ یہ پرچہ شائع کنندہ صاحبان سے ٹکٹ ڈاک بھیجکر مفت منگوایا جا سکتا ہے ❊

سنہ ۱۹۱۴ء کا ایک کیلنڈر یعنی جنتری مطبوعہ انگلینڈ اور اسکے ہر صفحہ پر قرآن اور حدیث

خدا تعالےٰ کیا کیا عجیب راہیں اشاعت اسلام کی پیدا کر رہا ہے یہ تو آپ ناظرین اخبار جانتے ہی ہوں گے کہ آج کل ہر سال کے شروع میں جنتریاں اور کیلنڈر چھپا کرتے ہیں۔ چنانچہ تاجر لوگ بھی کیلنڈر چھاپ کر اپنے خریداروں کو آغاز سال میں بھیجا کرتے ہیں۔ یہاں ایک یہ بھی طریق ہے کہ کیلنڈر کے ہر صفحہ کے خاتمہ یا حاشیہ پر کسی مشہور مصنف یا کسی مشہور کتاب میں سے کوئی جملہ یا فقرہ درج کر دیتے ہیں۔ جو کلنڈر دیکھنے والے کے زیر نظر ہر روز رہتا ہے۔ یہاں ایک بڑی بھاری سوسائٹی ہے جس کی شاخیں یورپ۔ امریکہ اور نواح انگلینڈ میں ہیں۔ اُسکی ایک شاخ نے جس سے میرا کچھ تعلق ہے۔ اپنا کلنڈر چھپوانا چاہا ہے۔ جس کے ۵۲ صفحے ہوں گے اور ہر ایک صفحہ پر سات تاریخیں۔ اور تجویز یہ کی ہے کہ ہر ایک صفحہ پر سات ایسے جملے ہوں جو مہیا کنندہ کے نام پر چھپیں۔ بشرطیکہ وہ فی جملہ ایک شلنگ دے۔ ۳۶۵ جملے الگ الگ جمع کرنے کچھ مشکل کام تھا۔ خصوصاً جبکہ ایک شلنگ مُہیا کنندہ کو فی جملہ دینا ہو۔ میں ان کے ایک جلسہ میں گیا۔ مجھے اُنھوں نے کہا کہ ہمیں ایک صد او پر کچھ اور مُہیا کنندگان کی ضرورت ہے اور میں انکی مدد کروں۔ مجھے فوراً خیال آیا۔ کہ یہ عمدہ موقعہ قرآن و حدیث کی اشاعت کا ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ سو آدمی مُہیا کرنے تو آسان کام نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ میں اپنی جیب سے پانچ پونڈ دیدوں اور قرآن مجید اور حدیث شریف کے سو جملے نکال دوں۔ کام تو یہ مشکل ہے مگر خیر میں تمہاری خاطر کر دونگا۔ چونکہ اُنھیں ضرورت تھی اسلئے میری بات منظور ہو گئی۔ دقت اب یہ باقی رہی کہ ہر ایک فقرہ پر جُدا جُدا نام ہو۔ میں نے اس دقت کو اس طرح حل کر دیا کہ دس نام تو میں نے اپنے کنبہ کے رکھ لئے اور نوّے نام اپنے بعض دوستوں کے تجویز کر دیئے۔ جن کی فہرست حسب ذیل ہے گویا کلنڈر کے ہر صفحہ پر ایک حدیث اور ایک قرآن کی آیت ہو گی جن کے مقابل پر میرے ایک دوست کا نام ہوگا۔ اور اگر یہ امر خدا کی جناب میں مستحسن ہوا تو میرے دوست بھی اس کار ثواب میں شریک ہو جاویں۔ ایک طرف تو وہ دوست مجھے معاف فرمادیں۔ جن کے نام نامی میں نے از خود لکھ دیئے اور اب اُنکو کچھ خرچ کرنا پڑیگا۔ اور دوسری طرف میں ان عزیز دوستوں سے خاص طور پر معافی چاہتا ہوں جن کے نام رہ گئے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ مجھے صرف نوّے نام چاہئیں تھے اور بلا تامل اور بلا تکلف جس دوست کا نام میرے سامنے آیا میں نے لکھدیا۔ ہمارا احباب جن کے نام نامی ذیل میں ہیں۔ ۲½ شلنگ۔ فی کس شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجدیں۔ ایک شلنگ قیمت اُن کے نام کی اور ۱½ شلنگ قیمت جنتری جو طبع ہونے پر انکی خدمت میں پہنچ جاوے گی اور ۲ محصول ڈاک۔ اگر کوئی اور دوست بھی جنتری خریدنا چاہیں تو ایسا ہی ایک شلنگ شیخ صاحب کی خدمت میں بھیجدیں۔

ایسے احباب جن کے نام حدیث اور قرآن مجید کی آیت چھپے گی یہ ہیں ❊

آخری نوٹس

وہ تمام صاحبان جن کیطرف سے قیمت اخبار سال رواں وصول نہیں ہوئی یا جن کی طرف پچھلا بقایا ہے اُن کے نام ۲۔ اکتوبر ۱۳ء کا پرچہ وی پی کیا جائیگا جو صاحب وصول نہ کرینگے انکا اخبار بند کیا جائیگا اور جن صاحبان کے نام وی پی کرنا ہے اون کے نمبر اور نام ۱۸۔ ستمبر کے پرچے میں چھاپ دیئے جائیں گے۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو اپنی قیمت کے متعلق کچھ خط و کتابت کرنی ہو۔ تو وہ کرلے۔ آئندہ صرف ان اصحاب کے نام اخبار جاری رہیگا جن کی قیمت پیشگی وصول ہو گی افریقہ کے تمام خریدار جن کی قیمت تاحال وصول نہیں ہوئی اور ۳۱۔ دسمبر تک وصول نہ ہوگی انکا پرچہ بند کیا جائیگا ❊

حضرت خلیفۃ المسیح۔ صاحبزادہ عبدالحی صاحب۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ صاحبزادہ شریف احمد صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خواجہ عزیز الدین صاحب۔ خواجہ جمال الدین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی صدر دین صاحب۔ ماسٹر شیر علی صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب۔ قاضی اکمل صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ میاں تاج الدین صاحب لاہوری۔ میاں معراج الدین صاحب۔ میاں چراغ الدین صاحب۔ ملک شیر محمد صاحب۔ خواجہ عبدالغنی۔ خواجہ نذیر احمد صاحب۔ خواجہ نذیر احمد۔ خان محمد خان۔ مستری موسیٰ صاحب۔ میاں احمد دین اپیل نویس۔ میاں احمد دین صاحب لاہور نقشہ نویس۔ مولوی غلام حسین صاحب پشاور۔ مستری عبدالکریم پشاور۔ سید حامد شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ خواجہ جلال الدین صاحب۔ سیٹھ اسماعیل آدم۔ سید محمد رسول صاحب۔ غلام اکبر خان صاحب حیدر آباد۔ حافظ روشن علی۔ خواجہ صلاح الدین محمود۔ خواجہ صلاح الدین احمد۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب سسٹنٹ سرجن۔ شیخ فتح محمد صاحب لنٹن۔ چودہری فتح محمد لنڈن۔ صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف۔ بابو منظور الٰہی۔ خلیفہ رجب الدین صاحب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس۔ سید محمد احسن صاحب امروہہ۔ بابو زین الدین ابراہیم بمبئی۔ سید لعل شاہ صاحب۔ نواب خانصاحب ہریانہ۔ محمد یوسف صاحب انبالہ۔ محمد یوسف صاحب مردان۔ سید مدثر شاہ صاحب۔ شیخ نور احمد صاحب ہزارہ۔ حکیم شاہنواز صاحب ملتانی۔ ملک مبارک علی صاحب۔ ملک غلام محمد صاحب لاہوری۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ محمد الٰہی صاحب کوہاٹ۔ سید محمد اشرف صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب لاہوری۔ میاں پیر بخش صاحب لاہور۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب۔ اڈیٹر پیغام صلح لاہور۔ سیٹھ احمد دین صاحب جہلم۔ شیخ محمد خان وزیر آباد۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ ذوالفقار علی خان صاحب رام پور۔ مولوی غلام رسول راجیکی۔ حامد حسین صاحب میرٹھ۔ سید قاسم علی صاحب دہلی۔ سید شاہنواز صاحب پولیس فیروز پور۔ فرزند علی صاحب فیروز پور۔ شیخ مولا بخش صاحب سیالکوٹ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ۔ چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ۔ منشی محبوب عالم صاحب گوجرانوالہ۔ بابو فیض الحق صاحب امرتسر۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر۔ شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب۔ ملک محمد حیات صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ شیخ محمد اسماعیل صاحب سرگودہ۔ میاں غلام رسول صاحب تمیم۔ سید امیر علی صاحب جلال آباد۔ چودہری سرفراز خان صاحب بدوملی۔ سید عابد علی صاحب بدوملی۔ عبدالعزیز صاحب پٹواری۔ عالم دین بی۔ اے وکیل شیخوپورہ۔ محمد شفیع صاحب لودیانہ۔ غلام حیدر خان صاحب انسپکٹر خوشاب۔ محمد شریف صاحب وکیل

خداوند تعالیٰ اس کلنڈر کو انگلینڈ کے لئے بابرکت کرے

اٰمین ثمّ اٰمین ۱۱۔ اگست ۱۳ء

اورنیٹل انسٹیٹوٹ ووکنگ۔ کمال الدین مقیم مسجد ووکنگ

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ درس قرآن شریف کے چار صفحات شائع ہوئے ہیں
(یعنی صفحات ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰)

نیا پوسٹ آفس

ٹھاکر دت شرما وید صاحب کے دفتر کی خاطر گورنمنٹ نے "امرت دھارا" پوسٹ آفس اون کے کارخانہ میں کھول دیا ہے ۔

مبارک

نہایت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے دوست قاضی حبیب اللہ صاحب احمدی سوداگر چوب کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے نام سراج منیر رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسم بامسمےٰ کرے۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ اپنے پہلے بچے کی طرح میں اسکو بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے واسطے وقف کرتا ہوں ۔

درخواست جنازہ

مرزا عباس بیگ صاحب گوجرات میں فوت ہوئے۔ احباب سے درخواست دعائے مغفرت ہے ۔

ہمدردی کریں

شیخ امجد علی صاحب جو پہلے بعض جگہ محرر اور داروغہ نہر رہ چکے ہیں۔ اور اب بسبب احمدی ہو جانے کے مخالفین کی کوشش سے علیحدہ ہو کر بیکار ہیں۔ چاہتے ہیں کہ کوئی احمدی بھائی کسی ریاست میں یا کسی ٹھیکہ دار کے پاس انہیں ملازم کرا دیں عمر بائیس سال ہے۔ پتہ یہ ہے :۔ بمکان ڈاکٹر رمضان بخش صاحب جہلم ۔

سرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ۔ خارش۔ سرخی۔ جالا دھند۔ ککرے و دیگر امراض چشم کے واسطے ازحد مفید قیمت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ بدر ایجنسی قادیان ۔

پنسل سے نہ لکھو

بعض لوگ پنسل سے رقعے لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے یا باہر سے پنسل سے لکھا ہوا خط روانہ کرتے ہیں۔ یا فہرست دعا میں اپنا نام پنسل سے لکھ دیتے ہیں ایسے لوگوں کو اطلاع ہو کہ حضرت پنسل سے لکھا ہوا پڑھنا پسند نہیں فرماتے اس سے آپکو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی صاحب پنسل سے کچھ لکھ کر پیش خدمت نہ کیا کریں ۔

جلسہ

انجمن نصرت اسلام سری نگر کا سالانہ جلسہ حسب دستور قدیم ۲۰- ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸- ۱۹ شوال ۱۳۳۱ھ بروز شنبہ و یکشنبہ کو منعقد ہونا قرار پایا ہے اہل اسلام کشمیر کی تعلیمی حالت کی پستی مقتضی ہے کہ سرپرست تعلیم و فخر قوم بھائی اپنی شمولیت سے اس جلسہ کو افتخار بخش کر اراکین انجمن کو مشکور و ممنون فرما دینگے ۔ والسلام

محمد عتیق اللہ عفا اللہ عنہ۔ (جنرل سکرٹری)

ضرورت نکاح

ایک نو مسلم عمر ۲۴ سال ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں۔ جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں اون کے واسطے عمدہ موقعہ ہے ۔

کمی صفحات

اس اخبار میں صفحات ۹ لغایت ۱۲ مصالح العرب کے ہیں اور صرف اون خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں۔ جن کی خواہش ہے کہ ان کو ایک پرچہ عربی تبلیغ کا ان کے اخبار کے ساتھ جایا کرے۔ باقی خریدار اپنے اخبار کو ناقص نہ سمجھیں ۔

گلزار احمدی ترجمہ معارج النبوۃ

معارج النبوۃ ایک مشہور فارسی کتاب ہے۔ جس میں حضرت سید الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات بالتفصیل درج ہیں۔ مولوی غلام نبی صاحب حنفی۔ قادری کلانوری امام مسجد کٹرہ موتی رام امرتسر نے اس کتاب کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں کیا ہے۔ جس کی دو جلدیں اس سے پہلے چھپ چکی ہیں اور تیسری جلد اب چھپ کر طیار ہو گئی ہے۔ ہمنے اس ترجمہ کے بعض مقامات کو دیکھا۔ پنجابی نظم میں کوئی لفظ مشکل نہیں اور کتاب کے اصل مطلب کو اچھی طرح سے بیان کرنے کی کوشش کیگئی ہے اور پنجابی خوانوں کے لئے معارج النبوۃ کے مضامین سے واقف ہونے کا عمدہ ذریعہ پیدا کیا ہے مولویصاحب اس کتاب کی تصنیف پر مبارکباد کے مستحق ہیں اور اسپر زبان پنجابی کو فخر کرنا چاہیئے۔ اور اہل پنجاب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے کہ رسول پاک کے حالات اس زبان میں لکھے گئے ہیں۔ مصنف کی محنت کی قدر آئی ہیں ہے کہ کتاب کو کثرت سے خرید کیا جائے جو لوگ پنجابی جانتے ہیں اور پنجابی پڑھ سکتے ہیں انکو لازم ہے کہ اس کتاب کو ضرور خرید کریں۔ پنجاب کے دیہات کی لکھی پڑھی مستورات کے لئے ہی یہ کتاب نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ حصہ سوم ۲۴۰ صفحہ پر ختم ہوا ہے جس کی قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک ہے مولویصاحب موصوف سے مندرجہ بالا پتہ پر درخواست کرنیسے یہ کتاب ملسکتی ہے شائقین جلد منگوائیں اور لطف اٹھاویں ۔

ایک غلطی کی اصلاح

اس اخبار کے آخری صفحہ پر اکسیر البدن کی ۱۰۰ گولی کاتب کی غلطی سے چھپی ہے اصل میں ۱۴۰ گولی ہے

خواجہ کمال الدین صاحب کا کمال

اہل و عیال اور آمدنی کے ایک معقول ذریعے کو چھوڑ کر محض اشاعت اسلام کی غرض سے مسلمانوں کے مسلمہ لیڈر خواجہ کمال الدین صاحب عرصہ سے ولایت تشریف لیجا چکے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمانان ہند خواجہ صاحب ممدوح کے مشن کی قدمے۔ قدمے۔ درمے مدد کریں چنانچہ ہمنے دوبارہ تجویز کیا ہے کہ آج سے ۸ دن جو خطوط ڈاک میں ڈالے جاویں اون سے نصف قیمت لینے کے علاوہ زر موصولہ میں سے موازی ۲ فی روپیہ کے حساب سے خواجہ صاحب موصوف کو بوساطت اڈیٹر بدر بھیجدیں اور خریداران کے نام معہ زر امداد جو انکی قیمت سے بشرح صدر موصول ہو بدر میں شائع کرا دیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

آب حیات - اس عجیب غریب جوہر کا ہر ایک عیالدار گھر میں ہونا ضروری ہے اشتہاری اطباء نے اسے پانچ روپیہ فی شیشی تک فروخت کیا جو درحقیقت فوائد کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہر قسم کے پتوں اور دردوں اور وبائی امراض کا حکمی علاج ہے بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے کو آنا فانا صحت بخشتا ہے موسم گرما میں شربت وغیرہ میں ملا کر پینے سے مفرح و مسکن حرارت ہونے کے علاوہ وبائی امراض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ۔ رعایتی ۱

سفوف جان بخش - جریان کے مریضان لب جان کے لئے ازحد کارآمد ہے۔ چند ہی دنوں کے استعمال سے چہرہ دمک اٹھتا ہے قیمت فی بکس ۲ اور رعایتی ۱ ۔

روح حیات - سوزاک۔ نو قرہ کا حکمی علاج ہے، زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں پرانے سے پرانا سوزاک رفع ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۲ رعایتی ۱ ۔

حبوب مسیحائی - بواسیر خونی ہو یا بادی ان گولیوں کے استعمال سے صرف ایک ہفتہ میں کافور ہو جاتی ہے اور دوبارہ زندگی بھر شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ۲ رعایتی ۱ ۔

نامردی کا صابن - خارجی طور پر استعمال کرنے سے مجلوق و دیگر مایوسان باہ اللہ کے فضل و کرم سے بامراد ہو رہے ہیں کمزور رگوں بلا تکلیف و زحمت پانی خارج ہو کر استرخا وغیرہ رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت فی بکس ۲ ۔ رعایتی ۱ ۔

بال اڑانیکا صابون - اس صابن کے استعمال سے بلا تکلیف و ضرر ۳ منٹ میں زائد از ضرورت بال اڑ جاتے ہیں اور جلد ملائم اور خوبصورت نکل آتی ہے۔ قیمت فی بکس خورد ۸ فی بکس ۱ رعایتی فی بکس ۔

مینیجر آل انڈیا میڈیکل ورکس۔ لوہ گڈھ امرتسر

نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج۔

تصدیق :۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی۔ حکیم نظام جان صاحب ہزاروی۔ حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اسکی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تہی۔ مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت تا اخیر اکتوبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کر دی ہے ٭ بہت جلد طلب فرمادیں۔ ملنے کا پتہ :۔

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
نقشہ قادیان	ار	کتاب الصیام	ار
کشف الاسرار	۰۲ر	ثنائی چکر	۲ر
شرائط بیعت	۔ر	نور القرآن حصہ دوم	۴ر
چھٹی مسیح	ار	سی حرفی چوہڑمل	۔ر
اظہار حق	۔ر	تعلیم القرآن	ار
بلاغ لقوم عابدین	ار	سیف حق	۲ر
سی حرفی الہداد خان	۰ر	کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	۔ر	پہلا پارہ قرآن شریف	ار
نورانی تحریرین	ار	مجموعہ آمین	۔ر
تحفہ ندوہ	۰ر	سناتن دہرم	۰ر
ستارہ قیصرہ	۰ر	اربعین	۵ر
کشف الغطاء	۲ر	آسمانی فیصلہ	[illegible]
اعجاز احمدی	۳ر	دافع البلاء	ار
دعوت ندوہ	۱۰ر	نظم موت	۔ر
میر کی فریاد	۔ر	پرچ داسرا	۔ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۴ر	الحق۔ لودیانہ	۲ر
		اردو کا قاعدہ حصہ سوم	ار
سی حرفی آثار مسیح	ار	لئے مظلوم حسین	۰ر
مدھ کھ بیدھ حصہ اول	ار	مذہب منصور	
" " " دوم	ار	ہستی باری تعالیٰ پر دلائل کا مجموعہ	۸ر
مسلمانوں کا خدا	۲ر		
خزینۃ المعارف حصہ اول	۵ر	بیج بیان	ار
مجربات نور الدین حصہ ۱	۱۰ر	مجربات نور الدین حصہ ۲	۱۰ر
" " " حصہ ۲	۱۰ر	تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار

کتاب	قیمت
تفسیر سورہ بقر پنجابی	۳ر
دینیات کا پہلا رسالہ	ار
چشمہ مسیح	۳ر
تحفہ قیصریہ	۲ر
نماز مترجم	ار
نور الفرقان	۲ر
دعوت دہلی	۱۰ر
مباحثہ مونگھیر	۴ر
ثنائی چکر	ار
حجۃ اللہ	۸ر
تصدیق کلام ربانی	۸ر
ثنائی فرار	۰۳ر
نیر اسلام	۵ر
بائبل کا پرچار	۔ر
اسلام گاگرو	۰ر
اتبعوا الصلوۃ	۱۰ر
معیار الصادقین	۰۲ر
مسیح ہندوستان میں	۳ر
رویائے صالحہ	۴ر
السر المکتوم	۲ر
احمدی پاکٹ بک حصہ ۱	۲ر
" " " حصہ ۲	۲ر
سفرنامہ ناصر حصہ ۱	ار
" " حصہ ۲	۲ر
گلدستہ حمد	۰ر
مباحثہ رام پور	۰۲ر
شہادت القرآن	۰۲ر
سر الخلافہ	۸ر
کرشن لیلا	ار
فتح الدین	۳ر
چولا باوا نانک صاحب	ار
محمد رسول اللہ	۰۱ر
الاسماء الحسنیٰ	۵ر
خطبات کریمیہ	۴ر
ضرورت زمانہ	۸ر
لجۃ النور	۳ر
نصیحۃ المسلمین	۰ر

کتاب	قیمت
الذکر	۲ر
حجۃ الاسلام	ار
خطبات الہامیہ	عہر
مواہب الرحمان	۴ر
القول الصحیح	ار
دچھوڑہ کو بچ	۰ر
آئینہ صداقت	۰۲ر
چشمہ معرفت	[illegible]
لیکچر میر حامد شاہ صاحب	۰ر
واقعات بھاگلپور	۴ر
علمائے خلف	۸ر
چودھوین صدی کا یہودی	۰۲ر
حق کا پرچار	۳ر
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	۔ر
نور دل	۔ر
مکتوبات امام ربانی	عہر
کشتی نوح	۰۲ر
فرزند علی	۳ر
شہادت آسمانی حصہ اول	۵ر
" " " دوم	۲ر
دعوت الحق	۔ر
تحفہ عرب	۳ر
شدھی کی اشدھی	۶ر
عربی بول چال	۲ر
اسلام اور بدھ مذہب	۔ر
اسلام کی پہلی کتاب	۰۴ر
الاستفتاء	۴ر
البرہان الصریح	۲ر
سری نہہ کلنک	۸ر
اسوہ حسنہ	۸ر
لیکچر مہر سنگھ	۰ر
مجاہد المسیح	۴ر
موعظۃ الحسنیٰ	۲ر
سلک مروارید حصہ ۱	۴ر
" " حصہ ۲	۴ر
دوازدہ نشان	
بفتوح الرحمان	ار

کتاب	قیمت
ثنائی ہرزہ درائی	۰۳ر
تدبیر	۶ر
بجواب برکش	۸ر
بنگال کی دلجوئی	۴ر
مسیح موعود کی سچائی	۰ر
حقیقت المہدی	۱۰ر
الوصیت	۲ر
کرامات الصادقین	۸ر
نزول المسیح	۴ر
تحفہ غزنویہ	۳ر
استفتاء	۱۰ر
انوار الاسلام	۴ر
نور الحق حصہ اول	۹ر
" " حصہ دوم	۵ر
حقیقۃ الوحی	للعہ
توضیح المرام	۸ر
جہاد	ار

کتاب	قیمت
بدر کامل	۲ر
فتح الیزدان	۶ر
ہدایات	ار
روحانی طبیب	۲ر
فتح الاسلام	۸ر
بیعت نامہ	۲ر
ست بچن	۱۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس	۴ر
ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
" " " دوم	۱۲ر
روئداد جلسہ دعا	۲ر
ضیاء الحق	۲ر
کتاب البریہ	عہر
آئینہ کمالات اسلام	[illegible]
براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر

متفرق اوراق جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو وہ اب طلب کرلیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائیگا۔ اور اگر اول یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتلائی جا سکتی ہے اس کیواسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ٭

بدر کے فائل پچھلے سالون کے رعایتی قیمت پر مل سکتے ہیں پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ٭

اخبار بدر

بلا ضمیمہ درس قرآن ۸ صفحہ۔ قیمت سالانہ ۔ ۔ ۔ عـ۳ر

بمعہ ضمیمہ درس قرآن ۱۲ صفحہ " " للعہ

مصالح العرب۔ عرب کے ملک کو تبلیغ ہفتہ وار چار صفحہ۔ قیمت مبلغ دو روپے سالانہ۔ جو صاحب ممالک غیر کو بھجوائیں اور تبلیغ کرائیں۔ فی پرچہ دو روپے۔ اور عربی کے ساتھ اردو بھی ہے۔ اس واسطے احباب خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہین ٭

دیوبند سے احمدیوں کا روزانہ اخبار

پانسو خریداروں کی درخواستیں وصول ہو جانے پر بڑی آب و تاب سے انشاء اللہ تعالے جاری ہو گا۔ چندہ ماہوار عہ و بیعانہ سے ۳ روپے سالانہ ششماہی و سہ ماہی مع محصولڈاک مقرر ہے۔ تار کی خبروں کا خاص طور سے انتظام ہوگا۔ ہر قسم کی تازہ بتازہ خبریں ہوا کرینگی اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے انگریزی رسالہ (جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ اردو با محاورہ ترجمہ ہوا کریگا کاغذ اور چھپائی بھی عمدہ اور نفیس ہوگی۔ غرضیکہ (انشاء اللہ) یہ روزانہ اخبار دیوبند (جس جگہ کی خاص ضرورت ہے) اپنی نوعیت میں یکتا اور اکیلا ہو گا۔

درخواستیں فی الحال معرفت مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر قادیان فوراً آنی چاہئیں ٭

المشتہر - محمد علیخان - مینجر

نوٹ :- یہ خوشی کی بات ہے کہ احمدی احباب ملکی پبلک میں نمایاں حصّہ لے رہے ہیں یہ اشتہار بعد اجازت حضرت خلیفۃ المسیح درج اخبار کیا گیا ہے اگرچہ خواجہ صاحب کے رسالہ کے ترجمہ والی بات ایسی ہے جو پہلے پیغام صلح میں بڑی عمدگی سے پوری ہو رہی ہے، تاہم اگر یہ اخبار چل نکلا تو بھی پیغام صلح کی اور بہت سی ایسی خصوصیات ہیں کہ دیوبندی اخبار میں مسلم انڈیا کا ترجمہ اس کے واسطے کسی حرج کا موجب نہیں ہو سکتا

اڈیٹر

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں۔ اُس کے ایک دَور کے نوٹ سُورۃ الحمد سے لے کر سورہ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں۔ حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ قیمت مبلغ پانچ روپے فی نسخہ۔ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں ٭

مینجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک بستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب خود عرب کے ملک سے لائے ہیں۔ ہر طرح کی کمزوری سستی کاہلی۔ احتلام۔ جریان۔ رقت منی۔ ضعف دل و دماغ۔ درد کمر۔ نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج

تصدیق - اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی۔ حکیم نظام جان ہزاروی۔ حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے اسکی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گراں فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت فی روپیہ پچاس عدد کر دی ہے جلد طلب فرماویں - ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپورہ

کھوئی ہوئی قوت۔

ہمارے ایک معتبر بھائی ایک دوائی معتبر اور قیمتی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عــہ

ملنے کا پتہ :- **بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور**

ایک سو پچیس سالہ جنتری

ایک سو پچیس سال کی بے نظیر جنتری۔ اسلامی۔ عیسوی اور ہندی سب تاریخیں اور سنہ دیئے ہوئے ہیں۔ پہلے قیمت مبلغ تین روپے۔ اب کچھ عرصے کے واسطے صرف ایک روپیہ کر دی ہے - ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

مصالح العرب

جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے صرف دو روپے عطا فرمائے ہیں - ان کا پرچہ عرب میں ہی جائے گا - لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے عرب کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں - اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطا فرمائے ہیں - انکو ایک پرچہ جائے گا اور باقی پرچے عرب میں جائیں گے ٭ مینجر بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سُرمہ کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے اس سُرمہ کے متعلق حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است - یہ سُرمہ دھند۔ جالا پھولا۔ پڑوال اور سبل سُرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۲ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا جس کی قیمت عــہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سُرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی۔ یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود شیر گاؤ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قسم اول کی قیمت ۲۰ فی تولہ قسم دوم ۸ فی تولہ -

المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ -

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید۔ بلو اکسائڈ والا۔ مقوی بصر۔ مفید لکرے۔ غشا نزول الماء۔ قیمت فی تولہ . . . . . . عمار

سُرمہ دافع پھولا - فی ماشہ . . . . . . عہ

سُرمہ مجلی - مفید پڑوال - دھند - سبل بیاض چشم - آب چشم فی تولہ عہ

سُرمہ ممیرا - مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ عہ

سُرمہ بُراق - مفید سلاق و سرخی پلک عہ

حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین اٹھرا کو دُور کرتی ہیں عہ

حب مقوی باہ و ممسک چار درجن - قیمت . . عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک . . . . . عہ

دوائے جریان ۲۸ - خوراک . . . . عہ

دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ عہ

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ درجن ۱۲ دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک عہ ٭ ق - معرفت بدر ایجنسی - قادیان

کمزوری
سستی
کمی باہ
احتلام
جریان
رقت
ضعف دل
خفقان
ضعف دماغ
درد سر
دوار
نسیان
درد کمر
ضعف اعضاء
نزلہ
زکام
قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ
قیمت ساٹھ گولی ایک روپیہ
طاقت کا عجیب و غریب نسخہ اور ملک عرب کا ایک سربستہ راز
اکسیر البدن
قیمت (عہ) ۱۷۰ گولی
(۱) جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان۔ جوان کی تصدیق اخبار بدر میں موجود ہے ۔
(۲) جناب حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان میں نے سید عبدالحی صاحب عرب کی مجوزہ اکسیر البدن بہت دفعہ استعمال کی ہے ۔ میں بطور شہادت کہتا ہوں کہ میں نے اس میں یہ خاص اور نہایت عجیب فائدہ دیکھا ہے کہ اس کے کھانے سے موجودہ تھکان رفع ہو جاتا ہے اور کھانے کے بعد زیادہ کام کرنے سے تھکان بالکل محسوس نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے وجود میں اس کا یہ فائدہ یقینی طور پر بارہا تجربہ کیا ہے ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء
(۳) مولوی فاضل عبدالحی صاحب عرب کی طیار کردہ حبوب اکسیر البدن بہت مفید ہیں۔ تھکان۔ زکام نزلہ رفع ہو جاتا ہے اور طاقت ہضم میں بہت فائدہ مند ہیں حکیم عبدالرحمن کاغانی موجد کشتہ جریان۔ قادیان
(۴) میرے لئے سید عبدالحی عرب صاحب کی حبوب اکسیر البدن مفید ثابت ہوئیں سید محمود عالم قادیان
صاحبان آجکل عام کمزوری کی جو شکایت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں خصوصاً اہل علم اور اہل قلم لوگوں میں تو بہت ہی ہونگے جو کسی نہ کسی رنگ میں دکھی نہوں اس کے اسباب عموماً کثرت فواحش کثرت مسکرات خلاف قدرت و فطرت عمل۔ کثرت مطالعہ ہیں۔ میرے پاس ملک عرب کا ایک عجیب و غریب نسخہ ہے جسکو میں آپ ہی ترکیب دیکر طیار کرتا ہوں اور گولیوں کی صورت میں اس کو ان لوگوں کے لئے پیش کرتا ہوں جو کسی قسم کی جسمانی کمزوری کے شاکی ہوں ان گولیوں کا استعمال تمام خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے اور اعضائے رئیسہ خصوصاً قوائے تناسلیہ اور نظام عصبی پر خاص اثر ڈالتا ہے۔ اختلاج قلب دوران سر اور عام کمزوری کو دور کرکے بدن میں چستی و پھرتی۔ دل و دماغ میں اُمنگ اور ترنگ اور نشاط پیدا کرتا ہے جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں وکیل ہوں یا ماسٹر طالب علم ہوں یا محرر غرضکہ کوئی ہوں وہ اگر ان گولیوں کو استعمال کرینگے تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھکان وغیرہ کی شکایت نہ ہوگی یہ گولیاں تلافی مات کرتی ہیں جو لوگ یہاں میرے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں انتھک محنت سے کام کیا کرتا ہوں۔ میرے استعمال میں یہ گولیاں رہتی ہیں اور دوسرے معزز احباب نے بھی ان کو آزما کر مفید اور موثر پایا ہے۔ پس اب میں فائدہ عام کے لئے ان کو مشتہر کرتا ہوں پہلے پچاس گولیاں ایک سو روپیہ پر بیچائی رہی ہیں اور اب صرف برائے ایک روپیہ کی ساٹھ گولیاں اخیر اکتوبر ۱۹۱۳ء تک بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں تاکہ ان کا استعمال عام ہو جاوے بعد میں اصلی قیمت پر فروخت ہونگی جن لوگوں نے ان کا استعمال کیا ہے ان کے سرٹیفکیٹ درج کئے جاتے ہیں ۔
۵۔ حکیم نظام جان ہزاروی حال تاجر نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح قادیان میں سید عبدالحی عرب کی تیار کردہ اکسیر البدن کئی روز استعمال کیں از حد مفید پائی ہیں۔ اس کی تعریف کوئی ایسی نہ سمجھی جاوے کہ عام لوگ چرب زبان چھوٹی بات کو بڑی بات دیکھ مانتے ہیں اکسیر البدن مقوی معدہ اور اعضائے رئیسہ اور مقوی باہ ہے اور نہایت ہی مجرب ہے۔
(۶) حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی سند یافتہ از حضرت خلیفۃ المسیح - مکرمی سید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سو گولی کی ڈبیہ اکسیر البدن جو میں نے آپ سے خرید کیں ان کو استعمال کیا ان کی دوائی مفید ثابت ہوئی درحقیقت یہ گولیاں اکسیر الامراض ہیں مجھے اُمید ہے بڑھ کر فائدہ ہوا ہے کیونکہ مجھے کئی امراض نے گھیر رکھا تھا۔ ان گولیوں میں یہ ایک بات بہت ہی قابل تعریف ہے کہ بدن میں پھرتی ہمت اور چستی اور چالاکی پیدا کرتی ہیں۔ جزو بدن ہونے میں سرور اور اُمنگ پیدا کرتی ہیں اور خستہ جسم کے لئے روح حیات ہے ۔
المشتہر سید عبدالحی عرب مولوی فاضل قادیان ضلع گورداسپور
یہ گولیاں بدر ایجنسی سے طلب کرو
(۷) سید عبدالحی عرب صاحب مولوی فاضل کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن تھکان اور قوت باہ کے لئے واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں
بہت سے آدمیوں نے تصدیق کی ہے مگر اسی پر اور سلسلت چند صاحب کی گئی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں

لله بید یہ و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

جلد ۱۴ — قیمت سالانہ پیشگی للعہ

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Req. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش زجام نور الدین

۱۶ شوال ۱۳۳۱ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۳ اسوج سمت

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ | اڈیٹر جانشین میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

نمبر ۱ — قادیان ضلع گورداسپور

فہرست مضامین

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت پہلے دونوں میں کچھ علیل رہی ۔ مگر اب آرام ہے ۔ اگرچہ ضعف بہت ہے تاہم ہر دو درس صبح اور شام کے بدستور شروع ہو گئے ہیں ۔ فالحمد للہ ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب تا حال شملہ میں ہیں ۔ نواب صاحب بھی وہیں ہیں ۔ اور اہلبیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ طلبائے مدرسہ اکثر آ گئے ہیں ۔ کچھ آ رہے ہیں ہر دو مدرسے کھل گئے ہیں اور تعلیم شروع ہو گئی ہے ۔ اکبر شاہ خان صاحب اپنے والد بزرگوار کی علالت کے سبب اور رخصت لینے پر مجبور ہوئے ہیں ۔ احباب انکی شفاء کے واسطے دعا کریں ۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب پھر مدرسہ احمدیہ میں ملازم ہو کر قادیان آ گئے ہیں اگرچہ ان کا کچھ عرصہ بٹالہ رہنا بھی کثرت آمد و رفت قادیان کے سبب یہاں کی رہائش میں ہی شمار ہو سکتا ہے جس کو محبت مقام مسیح ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ اس کے واسطے اسباب بنا ہی دیتا ہے ۔ مہاجر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ وسعت پائیگا تنگی نہ دیکھے گا ۔ عزیز غلام حسین امرتسری اپنی ملازمت سے موسمی تعطیلات حاصل کر کے قادیان میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ انکا ارادہ ہے ۔ کہ امرتسر میں احمدی مسافروں کے آرام کیلئے کوئی نشست گاہ بنائیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے ۔ صدر انجمن کے اراکین کا اجلاس ۲۸ ستمبر کو ہونیوالا ہے ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب تا حال کوہ مری پر ہیں خدا انکی محنت میں برکات ڈالے ۔ اس ہفتہ مونگھیر و الہ آباد سے بابو عبد الحمید صاحب محمد اسحق صاحب و بابو علی احمد صاحب ایم ۔ اے ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب لاہور سے محمود شاہ صاحب کلانور سے و دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف فرما ہوئے ۔ میاں محمد یٰسین صاحب تاجر کتب قادیان نے فصل الخطاب کے دوبارہ چھاپنے کے واسطے اشتہار شائع کیا ہے بہت ضروری اور مفید کام ہے ۔ درخواستیں میاں صاحب موصوف کے پاس جلد آنی چاہئیں ۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب شملہ سے واپس آ گئے ہیں ۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحبزادہ کی صحت کو وہاں کی آب و ہوا سے فائدہ ہو رہا ہے اور ستعد احمدیان شملہ اس کوشش میں ہیں کہ وہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک لیکچر ہو جائے یہ بہت پسندیدہ خیال ہے امید ہے کہ انشاء اللہ وہاں کی پبلک پر حضرت میاں صاحب کے لیکچر کا بہت نیک اثر ہوگا غالباً آنیوالے پیر کے دن لیکچر ہوگا ۔ بدر ایجنسی کی کتابوں کی قیمت میں دو ماہ ستمبر و اکتوبر کیواسطے بہت سی تخفیف کر دیگئی ہے ۔ فہرست کتب اس اخبار کے ساتھ شائع ہوتی ہے احباب ملاحظہ فرماویں اور فائدہ اٹھاویں ۔ تازہ ڈاک ولایت میں حضرت خواجہ صاحب لکھتے ہیں " خدا کا شکر ہے آج

> جن صاحبان کے نام ۲ ۔ اکتوبر کا پرچہ وی پی کیا جاویگا ۔ انکی فہرست اس اخبار کے ساتھ شائع کیگئی ہے ۔ اس فہرست میں اپنا نمبر نام اور رقم ملاحظہ کر کے اگر ضرورت جانیں تو خط و کتابت کریں خاموشی رضامندی وصولی وی پی مفہوم ہوگی ۔

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ۔

کلام امیر

عاقبت کی فکر کرو

فرمایا انسان کو چاہیئے اپنے افعال اقوال اور اعمال پر غور کرتا رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حضور میں حاضر ہونے کے لئے اس نے کیا کچھ تیاری کی ہے آخر ایک دن اس دنیا کو چھوڑ کر خدا کے پاس جانا ہے عاقبت کی فکر کرو۔

بسم اللہ اور الحمد کیوں نہیں پڑھتے

ایک شب نماز تراویح میں قرآن شریف سننے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دو باتیں میری سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ ایک تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے شروع سورۃ ہونے پر بالجہر نہ پڑھنا۔ جبکہ بسم اللہ کو قرآن کریم کا جزو مانا ہے۔ مگر پڑھتے ہوئے ایکسو چودہ آئتیں کہا جاتے ہیں۔ دوسرا جب حافظ قرآن کریم کو شروع کرتے ہیں تو الحمد شریف کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اور وہ جو الحمد شریف ایک دفعہ پڑھتے ہیں وہ تو ہر رکعت کے شروع میں پڑھی جاتی ہے۔ بس جب قرآن کریم شروع کرینگے ہر رکعت اول الحمد شریف پڑھکر۔ الف لام میم سے قرآن کریم شروع کر دینگے۔ دوسری بار الحمد شریف نہیں پڑھتے۔ حالانکہ وہ بھی تو قرآن کریم میں داخل ہے

نصیحت

ایک شخص کو حضرت نے رخصت کے وقت یہ نصیحت لکھ کر دی۔ آپ استغفار بہت کیا کریں۔ نرمی مزاج میں پیدا ہو نیک نمونہ بنیں گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو بسم اللہ توکلت علی اللہ بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی۔ اللھم رضنی بقضائک حتےٰ لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت۔ دینی معاملات میں دیانت امانت مدنظر رہے۔ معاملہ بہت صاف ہو۔ جھوٹ سے ہر حالت میں ہمیشہ پرہیز رہے۔

مجروحین کانپور کی امداد

ایک شخص نے دریافت کیا کہ مجروحین وغیرہ کانپور کی امداد میں جو چندہ لوگ کر رہے ہیں اس میں چندہ دے سکتے ہیں۔ فرمایا "چندہ دے سکتے ہیں"

امام نے جماعت بنائی

ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا "السلام علیکم۔ ایک نامور مولوی صاحب جو ہند میں مشہور ہیں حضرت مرزا کو ملے اور فرمایا آپ امام۔ مجدد۔ مصلح۔ رفارمر سب کچھ ہیں۔ صرف مہدی و مسیح کا دعوی سردست لفرمائیں۔ تو ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ اسلام کے خادم ہیں۔ حضرت مرزا نے فرمایا مولویصاحب اگر منصوبہ سے کام کرتا تو اسی طرح کرتا مگر میرا کام حکم کے نیچے ہے۔ کیا کروں حکیم صاحب میں نے حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر لکھنو۔ اور مولوی محمد تقی صاحب اور سید حامد حسین صاحبان کو دیکھا ہے۔ کیسے کیسے لائق تھے کہ حیرت ہوتی ہے۔ مگر جماعت مخلصین مومنین جو سچ طور پر قرآن کریم کے عامل ہوں تیار کر سکے نہ گئے۔ آپ بھی ماشاء اللہ لائق ہیں عالم ہیں۔ طبیب ہیں۔ آپ کے اندر درد اسلام بھی موجود ہے فرمائے کسقدر گروہ آپ کے حکم کے ماتحت کام کرتا ہے۔ ہمارے ماتحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے شیعہ۔ خوارج۔ نیچری۔ وہابی۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ پیر پرست۔ گدی نشین۔ علماء اور عوام بھی کام کرتے ہیں۔ ہم ہرگز اخفا اور چرب زبانی سے کام نہیں لیتے خاں صاحب محمد علیخانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو تشیع میں غلو تھا حضرت سے ملے۔ تو آپ نے فرمایا میاں تبرا اور تعزیہ پرستی دو امر تشیع کے ہیں ناپسند باقی جو چاہو کرو۔ اسپر وہ درہم برہم ہوئے مگر آخر جماعت میں داخل ہو گئے۔ ہندوؤں مسیحیوں کو تو میں گن نہیں سکتا ہوں کسقدر ہماری جماعت میں آئے معلوم ہوتا ہے آپ نے توجہ سے قرآن کریم اور غور سے صحاح اربعہ و نہج البلاغۃ شیعوں کی کتابیں اور بخاری مسلم موطا سنیوں کی قاموس الشریعہ مسند بن ربیع دیباجہ خوارج کی کتب کو نہیں پڑھا کبھی کوئی شخص ایسا رسالہ اور کتاب جو تمام جہان کو پسندیدہ ہو ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ سید احمد خاں نے بہت مداہنت چاہی آخر جماعت اور گروہ اُس وقت بنا سکا جب اُسنے اپنے عقائد کو صاف صاف اظہار کر دیا۔

جو لوگ آجکل ہمارے پنجابی ریفارمر ہیں ان سے دریافت فرمائیں آپ نے کسقدر فرمانبردار جماعت بنائی ان کے ماتحت پابند صوم وصلوٰۃ حج و زکوٰۃ کتنے ہیں۔ ہماری جماعت چار لاکھ سے زیادہ ہے۔ اور بلاد افریقہ و یورپ و امریکہ و چین و اسٹریلیا میں ابھی پہنچے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برس کے بعد آپ دیکھینگے کسقدر کامیاب ہوئے۔ غزالی۔ رازی۔ ابن سینا۔ ابن رشد۔ طوسی۔ اور ان کے طرز کی کوئی جماعت کسی زمانہ میں قائم نہیں ہوئی۔ ذرہ آپ ہی فرمائیں۔ آپ نے کچھ لوگ دیکھے مہدی جونپوری اور علمائے ملکہ شیخ مبارک ابوالفضل فیضی کو خوب جانتا ہوں۔ در محفل ندان خبرے نیست کہ نیست اور شرعاً مراتب کمال میں مہدویت و عیسویت بھی ہے

برادران مصر کو خط

عزیزان السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ انشاء اللہ تعالیٰ اس خط پر عیدگذشتہ مبارک کا بولنا صحیح ہوگا۔ آپ کو ابو سعید کو سب مبارک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ مصر میں صحت و عافیت سے ہونگے۔ مفصل لکھو کیا تدبیر کی کیا کام ہوا۔ کیا ہونے کی اُمید ہے۔ آپ کو کوئی حرج و تکلیف تو نہیں اللہ یحفظکم ویعصمکم ویغنیکم وینفعکم لما یرضی والسلام۔ نورالدین •

۲۳- رمضان شریف ۳۳ھ

شیعہ مذہب

شیعہ مذہب بھی ایک عجائبات کا مجموعہ ہے۔ (۱) لوگ تو مرنیوالوں پر رویا کرتے ہیں۔ یہ انکو روتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ زندہ اور خوش وخرم فرماتا ہے (۲) بنو اُمیہ کو باوجود بہت ہی تبرا سمجھنے کے ہرسال بھاٹوں کی طرح۔ ان کے تاج تخت حکومت۔ جلال۔ عظمت شاہانہ رعب و داب و فتحمندی اور کامیابی کی دھاک باندھ کر گویا دکھلا دیتے ہیں (۳) اہلبیت کو باوجود بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر جاننے کے بھی ذلت حقارت۔ ناکامی۔ ہتک عزت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے (۴) منافق کو بُرا بھی کہے جاتے ہیں اور تقیہ نفاق کا چھوٹا بھائی فرض و واجب سمجھتے ہیں۔ اس کے سوائے ان کا گذارہ ہی مشکل بلکہ محال ہے۔ (۵) جھوٹے پر لعنت بھی کہے جاتے ہیں اور جھوٹ موٹ ایک لکڑی اور کاغذ کی بنی ہوئی قبر (تعزیہ) کو روضہ اور مقبرہ جناب امام حسین علیہ السلام کا قرار دیکر اس کے ساتھ ساری باتیں اصل قبر مبارک کی مانند بجا لاتے ہیں

بزرگوں کو بُرا کہنے کے سبب عقل ماری گئی ہے ابھی وقت ہے استغفار کریں اور حضرت مسیح موعود اور ان کے خلیفہ کے قدموں پر گریں بفضل الٰہی اندھیروں سے نکلکر فوراً روشنی میں آجاوینگے۔

(گلاب الدین احمدی۔ رہتاسی)

قرآن شریف چھپے اور کتب احادیث

"اولوالعزم کا خطاب تو حضرت باری عز اسمہٗ صاحبزادہ حاجی میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب کو مل چکا ہے بصاحبہٖ صورت ہے کہ انہوں سے جو عزمات اسلام ہونیوالی ہیں ان کا نمونہ ابھی سے دکھائی دے رہا ہے مگر چمنستان احمدیہ اپنے اندر کچھ ایسی برکات رکھتا ہے کہ اس کا ہر ایک فرد جس کام کو ہاتھ ڈالتا ہے وہ اس میں کامیابی کی عزت حاصل کرتا ہے حضرت میر ناصر نواب صاحب کے کارنامے اللہ کریم کے فضل سے ظاہر ہیں لیکن اب جس کام کا انھوں نے ارادہ کیا ہے وہ بہت ہی مہتم بالشان ہے اگرچہ قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر چھاپنے کی متعدد کوششیں مختلف رنگوں میں ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں اور سب بجائے خود مفید ہیں۔ لیکن امید ہے کہ حضرت میر صاحب اپنی محنت اور توجہ سے اس کام کو بہت جلد تکمیل تک پہنچا کر قوم پر ایک بڑا احسان کرینگے۔ میر صاحب نے اپنے کام کے تمام پہلو بالتفصیل اپنے مضمون میں لکھ دئے ہیں۔ اور مجھے کچھ اس پر زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں امید کرتا ہوں کہ تمام معزز ہم عصر بھی اس تحریک کی تائید میں یہ مضمون چھاپ کر شائع کریں گے"۔ اڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

آج میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ عمر آخر ہے کوئی نیک کام جو اپنے لئے اور قوم کے واسطے مفید ہو کرنا چاہیئے۔ میں نے سوچا کہ تبلیغ کا کام بہت مشکل ہے خواہ وطن میں ہو اور خصوصاً بیرون وطن تو نہایت ہی مشکل ہے جیسا کہ خواجہ صاحب اور ان کے ہمراہیوں نے یوروپ میں شروع کیا ہے اور میاں محمود احمد صاحب نے مصر میں آدمی بھیجے کہ وہاں علم مروجہ عربی حاصل کریں اور سلسلہ کی تبلیغ بھی جاری رکھیں اور اڈیٹر بدر نے ملک عرب میں تبلیغ کے واسطے عربی پرچے کا ضمیمہ بدر کے ساتھ نکالا ہے مجھ میں تو اس قدر بھی قوت نہیں کہ دہلی میں جا کر یاران وطن قدیم کو تبلیغ کروں۔ افسوس ہے کہ مجھے علم ہی نہیں اور تبلیغ کے لئے علم شرط نیز اخلاق حمیدہ دوسری شرط۔ اس سے بھی مجھے بہرہ نہیں مگر کچھ کئے بغیر کچھ ملتا ہی نہیں۔ کچھ تو کرنا ہی چاہیئے۔

چنانچہ مجھے تجربہ ہو چکا ہے کہ میں نے چند کاموں کے لئے چندہ شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور لوگوں کو میرا مددگار بنایا۔ آخر وہ کام ہو گئے۔ جن کا میں نے ارادہ کیا تھا مسجد نور طیار ہو گئی۔ دور الضعفاء بنکر اس میں چند ضعفاء بس گئے اور کنواں لگ گیا اور جاری ہو گیا۔ ہسپتال کے واسطے روپیہ جمع ہو گیا۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بنجاوے گا اور اس سے لوگ فیضیاب ہو کر دعائیں دینگے اس تجربہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ کوئی اور نیک کام شروع کروں اور وہ نیک کام قرآن شریف کی خدمت ہو میرے دل نے مشورہ دیا کہ آج تک ہماری جماعت میں کسی نے قرآن شریف نہیں چھپوایا کہ جو صحت اور چھپوائی میں اعلیٰ درجہ کا ہو اور بالترجمہ ہو۔ دوسروں کے ترجمے بعض جگہ غلط ہوتے ہیں اور ہمارے مسلک کے خلاف ہوتے ہیں نیز حاشیے بھی ہمارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۃ المسیح کے طرز پر نہیں ہوتے بعض حاشیے تو نہایت گندے اور خدا اور انبیاء کی تقدیس کے خلاف ہوتے ہیں۔ جن کا پڑھنا اور دیکھنا بھی گناہ میں داخل ہے۔ لہذا جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی ترجمہ اور نوٹ ضرور چھپوانے لازم ہیں یہ سوچکر میرے دل میں ایک عجیب جوش پیدا ہوا۔ اور میرے دل نے چاہا کہ ابھی یہ کام شروع کر دوں۔ لیکن یہ کام لندن اور مصر کی تبلیغ سے زیادہ مشکل اور اہم ہے مجھ ناتوان کا کام نہیں۔

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔ بدان منزل عالی نتوانیم رسید ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامی چند۔ اس کام کے لئے علم و زر ہر دو کی نہایت ضرورت ہے جس سے یہ ناتوان خالی ہے مگر میرا خدا بڑا قادر ہے جس نے ایک اُمّی پر قرآن شریف نازل فرمایا۔ اور وہ علوم اس اُمّی کو بخشے جو آدم سے تا ایندم کسی کو اکمل اور اتم طور پر حاصل نہیں ہوئے تھے۔ اور اس یتیم بیکس کو اسقدر زر و جواہر ظاہری عنایت کئے کہ ادنیٰ ادنیٰ مسلمان کو لاکھوں حصے میں آئے۔ گو یہ اُمّی اس اُمّی سے کتنا ہی ذلیل اور ادنیٰ کیوں نہ ہو مگر آخر اسی درخت کی ایک شاخ ہے مانگنے والے کو ملتا ہے۔ اور کھٹکھٹانیوالے کے لئے کھولا جاتا ہے۔ میرے دل میں یہ جوش بھی اسی خدا نے پیدا کیا ہے ورنہ کل تک میرے خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی یہ تحریک خدا کے فرشتوں کی ہے میں اسے ضائع نہیں کر سکتا۔ اے خدا تو میری مدد فرما۔ میں عاجز و ناتوان ہوں اگرچہ میں نادان ہوں مگر تو عالم ہے بیشک میں بے زر و بے پر ہوں لیکن تو مالک الملک ذوالجلال والاکرام ہے میں بے سامان ہوں تو سامان بخش۔ میں اس کام میں حیران و پریشان ہوں تو میری حیرانی و پریشانی کو دور کر دو ہمارے امام بھی اس طرف توجہ بخشیں ہماری قوم کو بھی میرے ساتھ کرے۔ آمین۔

لسا اللہ یہ کام میرے نزدیک بڑا ہے مگر تیرے نزدیک بہت سہل ہے۔ ع

مجھ کو مشکل ہے تجھے آسان ہے۔ نہ تو ہی بے سامانوں کا سامان ہے

اس تمہید کے بعد سب سے اوّل حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ کی بھی آخر اور میری بھی آخر عمر اگر یہ نیک کام آپ سے میری معرفت ہو جاوے تو مجھ پر آپ کا بڑا ہی احسان ہوگا آپنے دینی کام بہت کئے ہیں اور میرے کاموں کی آخر عمر میں یہ ابتداء ہے جسکی انتہاء کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ آپ مجھے ترجمہ اور نوٹ عنایت فرماویں۔ نیز اپنی پاک کمائی سے کچھ روپیہ بھی بخشیں۔ اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرا دستگیر ہو۔ میری اور آپ کی زندگی میں یہ کام احسن وجہ پورا ہو جاوے قوم کے ہاتھوں میں قادیان کے چھپے ہوئے با ترجمہ قرآن شریف جو اپنی نظیر آپ ہی ہوں۔ نظر آویں۔ اور ہمیں دوسروں کے غلط ترجموں اور لغو حاشیوں کی ضرورت نہ رہے۔ پھر احمدی بھائیوں سے یہ التجا ہے کہ آپ اس عاجز کی روپیہ سے دعاؤں سے امداد فرماویں۔ یہ کام میں نے نفع کمانے کے لئے نہیں اختیار کیا۔ تجارتیں دنیا میں بہت ہیں۔ اور میں تو اب تجارت کے لایق بھی نہیں۔ بڈھا ہو گیا ہوں۔ اور تجارت میرا آبائی پیشہ بھی نہیں ہے۔ روٹی کپڑے کے موافق مجھے اللہ تعالیٰ بغیر کسی کام کے عطا فرما دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ سب صاحب بھی محض خوشنودی الہٰی کی نیت فرماویں۔ پانچ سال کے لئے مجھے روپیہ دیں۔ بعد اسکے جیسی صورت پیش آویگی دیکھا جائے گا۔ پانچ سال تک کوئی صاحب روپیہ طلب نہ کریں بعد اسکے جو چاہے رکھے اور جو چاہے اپنا روپیہ لے لے۔ اگر کچھ نفع ہو تو کسی دینی کام میں لگایا جاوے اور اگر خدا نخواستہ نقصان ہو تو بہر تقدیر حضرت خلیفۃ المسیح کے ماتحت یہ کام ہوگا۔ بندہ یا جسکو خلیفۃ المسیح مقرر فرماویں اس کا مہتمم رہے گا حساب کتاب باضابطہ رہے گا جیسا دفتروں کا دستور ہے۔ اگر مشورہ ہوا۔ تو اس سے زیادہ احتیاط کے لئے تین افسر نگران مقرر ہو سکتے ہیں۔ جن کو حضرت خلیفۃ المسیح مقرر فرماویں۔ ۱۹۱۳ء میں روپیہ جمع ہو کر اور سامان درست کر کے جنوری ۱۹۱۴ء سے کام شروع ہو جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۱۰ روپیہ فی حصہ مقرر ہے ہر ایک دوست فوراً ۱۰ روپیہ ارسال کر دے۔ ایک

شخص چند حصے بھی لے سکتا ہے - ایک شخص کو دس حصے سے زیادہ نہیں ملیں گے تاکہ غریب بھی شریک ہو سکیں - اگر کوئی شخص یا جماعت محض للہ فی اللہ کچھ روپیہ عنایت فرماوینگے تو شکر گذاری کے ساتھ قبول کیا جاویگا - سب بھائی سچے دل سے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس کام کا آغاز اور انجام بخیر کرے - آمین -

مکرر عرض ہے کہ اوّل قرآن شریف معہ ترجمہ چھپے گا پھر حمائل بھی انشاء اللہ تعالیٰ ارادہ ہے کہ طبع ہوگی - بعدہٗ بخاری شریف معہ ترجمہ و حواشی جدید چھاپی جاوے گی اور چند مختصر حدیث کی کتابیں اور وظائف کی کتب جو قرآن شریف اور رسول مقبول کی احادیث صحیحہ میں مروی ہیں - چھپیں گی - اور چند مختصر اور ضروری کتابیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت عمدہ طرز پر طبع ہونگی - لوگوں کو مناسب ہے کہ تین طرح کا روپیہ ارسال کریں - اوّل - قرآن شریف کی قیمت جو اندازاً پانچ روپے ہوگی - جس نے جس قدر قرآن شریف خریدنے ہوں - فی قرآن شریف پانچ روپے ارسال کردے اگر قرآن شریف چار روپیہ قیمت کا ہوگا تو ایک روپیہ فی قرآن واپس کیا جاوے گا - اور فرض کرو کہ قرآن شریف چھ روپے میں پڑے گا تو ایک روپیہ فی قرآن شریف اُن سے اور لیا جاوے گا - دوم - للہ فی اللہ کچھ بھیجیں محض ثواب کے لئے - سوم - سو پچاس یا دس روپیہ بطور قرضہ میعادی پانچ سال کے لئے عطا کریں - جس طرح کا روپیہ بھیجیں - وہ صاف طور پر تحریر میں لاویں اور مشرح لکھدیں ؛

ناصر نواب - ۱۱ ستمبر ۱۳ء

اس مضمون کو پڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح نے اسپر اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا :-

"یہ مبارک تحریک ہے - اللہ تعالیٰ اسکو مثمر ثمرات بابرکات کرے - آمین - خاکسار انشاء اللہ تعالےٰ بقدر طاقت امداد کو حاضر ہے - مولوی محمد علی صاحب نے جو ترجمہ کیا اس کے دو پارے میں نے بغور دیکھے ہیں - عمدہ ہیں - اور پہلا پارہ مطبوع قدرے اصلاح طلب ہے -

والسلام - نور الدین ؛

محبت نامہ خواجہ صاحب مکرم مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :-

آپ ناراض ہونگے کہ ہر ہفتے اس قدر لمبی تحریر بھیجدیتا ہے کہ اخبار کو اپنے لئے اس نے خاص کرلیا ہے کیا کروں - بیمار ہوں دردمند ہوں - شغل چاہتا ہوں -

زاضطراب شدم برق و ہم سکون شد
بحیرتم دل پُر اضطرار را چہ کنم

اس سے پہلے دو لمبے خط حضرت کے نام ہیں جو دونوں اخبار میں یکے بعد دیگرے چھپنے چاہئیں - یہ تیسرا خط - میں بیمار ہوں - دُعا کا محتاج ہوں لیکن ایسا نہیں کہ کام نہ کر سکوں - کام کرنا ایک عادت ہوگئی ہے - آنسٹ لیبر کا خطاب چند ماہ ہوئے - احمدیت نے مجھے ملا تھا - اُسی کے فضل ہیں - والا مجھ جیسا سہل انگار - لا پھر اس طرح رات دن منہمک ہوکر کام کرے خدا جو چاہتا ہے کرالیتا ہے -

کمال الدین

بدر - آپ کی خدمت کے واسطے طیار ہے - جب تک آپ اسی اسلامی خدمت کو لائق سمجھیں ؛

سب سے ہندو اچھے ہیں مسلمان تو احمدیوں کو اپنی مساجد میں گھسنے نہیں دیتے - مگر جماعت احمدیہ شملہ کو عید پڑھنے کے واسطے ایک سناتنی ہندو صاحب لالہ گوکل چند نے اپنا چبوترہ کو صفا کرا دیا اور کہا کہ :- "خدا کا نام لینے سے کون روک سکتا ہے بڑی خوشی سے آپ نماز پڑھ لیں" ؛

چودہری ظفر اللہ خاں صاحب کا خط لنڈن سے اب ہم لوگ لنڈن سے ایک گاؤں ووکنگ نام میں آگئے ہیں - یہ گاؤں قریباً ۲۵ میل جنوب مغرب کی طرف واقع ہے اور یہاں ایک انگریز مسٹر لائٹنر نام نے - ۳۰ سال گذرے ہیں - مسلمانان ہند سے روپیہ جمع کر کے ایک مسجد اور ایک اس کے ساتھ رہنے کے لئے مکان بنایا تھا یہ مسجد اور مکان اور اس کے ساتھ چھوٹا سا باغیچہ اس زمانہ سے لیکر اب تک غیر آباد چلا آتا تھا یہ مسجد نمازیں پڑھنے کے لئے اور یہ مکان اور باغ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حوالہ کر دیا - یہ مکان بہت فراخ ہے - اسپر لکھا ہوا ہے :- وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین - مسجد کے اندر ایک موٹے خط کا قرآن شریف بھی رکھا ہے - میں نے مسجد میں داخل ہوتے ہی الحمد شریف اور درود شریف پڑھ کر فال کی نیت سے قرآن شریف کو کھولا تو دائیں طرف کے صفحہ پر مندرجہ ذیل آیات تھیں -

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم - لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ وما من الٰہ الا الٰہ واحد وان لم ینتہوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منہم عذاب الیم - افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم - ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی پرستاری کے دن اب دنیا میں بہت تھوڑے رہ گئے ہیں -

احمدی اور گورنمنٹ بعض واقعات کے سبب آجکل مسلمان عموماً جوش میں ہیں اس معاملہ میں مسلمانوں کا جوش جا ہے یا بے جا - اس سے اسوقت بحث نہیں لیکن ہاں اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ احمدی جماعت بفضل خدا ایک امام کے ماتحت ہے اور اسکے حکم کی تعمیل فرض جانتی ہے - اسلئے غیر احمدی مسلمانوں کے خیالات و جذبات وغیرہ کا احمدی جماعت پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے - احمدیوں کو اس وقت کیا کرنا چاہیئے اس کا جواب ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں موجود ہے - اسلئے یہ نہایت ضروری ہے - کہ حضرت اقدس کی تعلیم کو عام طور سے شائع کیا جاوے - اور اس کی اشاعت میں ترقی دی جاوے - حضرت اقدس نے گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے - وہ سب ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب شائع کیا جاوے - گویہ بڑا اہم کام ہے - لیکن اس کے نتائج بہت زیادہ مفید ہیں یہ ذخیرہ جمع کرنے کے لئے تمام کتابوں - اشتہاروں اخباروں وغیرہ کا مطالعہ ضروری ہے - ہمت کیجاوے تو انشاء اللہ بہت جلد تکمیل ہو سکتی ہے - اگر کوئی صاحب اس کام کو ہاتھ میں لینا چاہیں - تو میں انشاء اللہ تعالےٰ حتی المقدور مدد دونگا کیونکہ میرے پاس کچھ ذخیرہ جمع ہے - نمونہ مضمون پچھلے بدر میں شائع ہو چکا ہے -

عبد الحمید ریلوے اڈیٹر - لاہور

افریقہ میں احمدیان برادران سید ولی اللہ شاہ و شیخ عبد الرحمان صاحبان کے خطوط مصر میں بخیریت پہنچنے کے آئے ہیں - فالحمد للہ - شاہ صاحب ابو سعید عربی صاحب کے حسن سلوک اور میاں محمد بخش صاحب کی مخلصانہ محبت کا شکریہ ادا کرتے ہیں - قاہرہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اہل شہر یوروپین فیشن کے دلدادہ اور فضول خرچ ہیں - شطرنج - شراب اور بے پردگی نساء کا عام رواج ہے - شیخ عبد الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں :-

مکرمی مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آتی دفعہ تو جناب سے ملاقات نہ ہو سکی - جس کا مجھے بہت ہی صدمہ تھا - بمبئی میں پہونچکر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قادیان

میں ہوں اور جناب سے ملاقات ہوئی ہے اور خوب معانقہ کر کے ملے ہیں۔ اور یہ الفاظ آپنے فرمائے ہیں کہ گو آپ ہماری چشمون سے دور ہیں مگر دل سے تو دور نہیں۔ بیشک یہ خواب مجھے بہت سچی معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب سے مین قادیان مین آیا ہوں آپ ہمیشہ میرے ساتھ محبت کا برتاؤ رکھتے رہے ہیں اور میرے محسنین میں سے ہیں اسلئے آپ جیسے لوگوں کے دلوں سے کس طرح دُوری ہو سکتی ہے۔ میں جناب کی خدمت میں دُعا کی تحریک کے لئے اپنی خواب ہی پیش کرتا ہون۔ اور التجا کرتا ہون۔ آپ جیسے بزرگ ان عاجزون و دُور افتادون کو دُعاؤن سے فراموش نہ کرین بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین کبھی اگر ہو سکے۔ تو عرض کرتے رہا کریں اور انکو یاد دلاتے رہا کرین اور اگر کوئی حرج نہ ہو۔ تو اخبار میں دوستون کی خدمت میں ہمارا السلام علیکم پہونچا کر دُعا کیلئے تحریک کر دین۔ مین تو تمام احمدیون کے لئے اور قادیان کے احباب کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کرتا ہون۔ والسلام

خاکسار شیخ عبدالرحمٰن معرفت میاں محمد بخش صاحب بلوتری

عمرالدین صاحب سوداگر شرائی ملک جرمن ایسٹ افریقہ نے بمعہ متعلقین (عمرالدین - مریم بی بی - غلام نبی - غلام علی زینب بی بی - غلام فاطمہ) حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت تحریری کی۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطاء کرے۔ اور حسنات کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

افریقہ کے اکثر خریداران بدر کے نام بقایا بہت ہو گیا ہے وی پی وہان جا نہیں سکتا۔ آئندہ ہندوستان سے باہر صرف ایسے صاحبان کو اخبار بھیجا جایا کریگا۔ جو پیشگی قیمت سال بسال ارسال کرتے رہین ٭

المھدی — مولفہ جناب مولوی محمد ممتاز علی صاحب وکیل

کسی مذہب کا پابند ہو کر اسکے مکمل مفصل حالات کی تشریح کرنا اس کتاب کے فاضل مصنف کا حصہ سمجھنا چاہیئے۔

آغاز اسلام سے جو مسائل بالاتفاق و اختلاف پیدا ہوئے ہیں۔ ان پر اس میں عالمانہ بحث کیگئی ہے قرآن مجید۔ علم حدیث۔ فقہ۔ خلافت۔ علماء شیعہ۔ فرقہ اہل حدیث۔ تفسیر نیچری تفسیر نبوی۔ خیالات سرسید۔ بحث تقدیر۔ مذہب اہلسنت والجماعت۔ امام غائب۔ تحفہ اثنا عشریہ۔ صداقت خلفاء غیر مقلدین کے حالات۔ بہت عنوانون سے مذہب اسلام کے اصول کی تشریح کیگئی ہے۔ جابجا اشعار اور نظمون نے بیانات کو اور بھی زیادہ دلچسپ کر دیا ہے۔ تقلید شخصی کے حق بجانب ہونے کو ثابت کرنے پر بہت زور لگایا گیا ہے مصنف کا خیال ہے کہ اہل حدیث بھی کسی نہ کسی کے مقلد ہوتے ہی ہین۔ کتاب بہت محنت سے لکھی گئی معلوم ہوتی ہے۔ حجم ۲۷۶ صفحہ علاوہ صحت نامہ و ٹائٹل پیج۔ قیمت فی جلد عہ/۔

خواجہ صدیق حسین مالک مطبع آگرہ اخبار۔ محلہ نئی بستی آگرہ سے طلب فرما دین ٭

بابو نور الدین صاحب سابق ڈاک منشی دھاریوال ابکہان ہین۔ خط اور اخبار عدم پتہ ہو کر واپس آتے ہیں ٭

ضرورت نکاح حافظ قرآن نور محمد صاحب احمدی نابینا ساکن کوٹھڑہ ڈاکخانہ مونگ ضلع گجرات کسی نابینی عورت سے نکاح کے خواہان ہیں۔ جائداد کچھ نہیں

۲۔ ایک احمدی بھائی کے واسطے جو آجکل سندھ میں ہیں اور معقول روزگار رکھتے ہیں۔ ضرورت نکاح ہے۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر رہے ٭

۳۔ ایک نومسلم عمر ۲۴ سال ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس ۲۱ روپے کو ضرورت نکاح ہے پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہین جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہین اون کے واسطے عمدہ موقعہ ہے

منکرین کی جنازہ خوانی بعض اخبار نویس لکھ رہے ہیں کہ ضلع گوجرات مین کوئی احمدی فوت ہوئے تھے۔ مخالفین اس کے جنازے میں شامل نہ ہوئے صرف چند آدمی قبر تک میت کے ساتھ ہوئے افسوس ہے کہ اس خوشی کے اظہار کیوقت غیر احمدیوں نے اپنی پوزیشن کو نہیں سمجھا وہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی لوگ انکی اس حرکت سے ناراض اور خفیف ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ جنازہ میت کے واسطے ایک دُعا ہے اور انسان ایسے لوگوں کی دُعا اپنے حق مین چاہتا ہے جن کے متعلق وہ قبولیت دُعا کا حسن ظن رکھتا ہے اور جن کو دینی رنگ میں بزرگ اور نیکو کار سمجھتا ہو لیکن اگر حضرت مرزا مسیح موعود ہین اور یقیناً ہین تو اُن کے منکر یہود ہیں اور یقیناً ہیں۔ یہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ حضرت مہدی فرماتے ہیں ؎

مردم نااہل گویندم کہ عیسیٰ چوں شدی
بشنو از من این جواب شان کہ اے قوم یہود
چوں شمارا شد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسیٰ مرا کرد است از بہر یہود

غرض ہمین نہ تمہارے جنازون کے پڑھنے کی خواہش ہے اور نہ پرواہ ہے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت مسیح موعود کی خدمت مین ذکر ہوا تہا۔ حضور نے فرمایا "منکرین اگر جنازہ پڑہین بھی تو ہمین کیا فائدہ۔ اگر کوئی بھی احمدی کا جنازہ نہ پڑھے تو فرشتے اس کا جنازہ پڑھتے ہیں ان لوگون کے جنازہ نہ پڑھنے کی کچھ پرواہ نہ کرو" اور جب ہم خود غیر احمدیون کا جنازہ نہین پڑھتے تو ہم کب اُمید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارا جنازہ پڑہین۔ اور شخص مرحوم کا جنازہ قادیان مین ایک بڑی جماعت کے ساتھ پڑھا گیا ہے ٭

حضرت خواجہ صاحب کا کام لایت مین بعض معزز ہمعصر خواجہ صاحب کے طریق تبلیغ اسلام کے ساتھ اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے انکی نیت پر حملہ آور ہوئی ہین اور انکے کام کو نہ صرف بے سُود بلکہ ضرر رسان قرار دیتی ہیں اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ خواجہ صاحب نے داڑہی منڈوا دی ہے، اور انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے اور کہ ایسا آدمی تبلیغ اسلام کے واسطے لائق نہین ہو سکتا معلوم نہیں کہ یہ غلط فہمی حضرت خواجہ صاحب کے متعلق کسطرح پھیلی ہے خواجہ صاحب کے چہرے پر جو ریش مبارک ہندوستان کے لوگ اس ملک مین دیکھ چکے ہیں وہ برابر وہان موجود ہے، وہ سر پر ہی عمامہ و کلاہ رکھتے ہیں۔ کوٹ پتلون کا استعمال وہ یہان بھی کرتے تہے اور یہ کوئی معیوب امر نہین مجھے یاد ہے، کوئی سنہ ۱۸۹۱ء کا ذکر ہے یہان ایک احمدی بھائی آئے وہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے تھے اسپر ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود سے سوال کیا کہ کوٹ پتلون پہننے کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا "شرعاً جائز ہے لیکن اس ملک مین چونکہ رواج نہین اسواسطے آدمی انگشت نما ہو جاتا ہے" سو اگر انگشت نمائی سے بچنے کیواسطے ہندوستان مین کوٹ پتلون کا پہننا معیوب ہے، تو پھر میرے خیال مین یورپ مین اسی بناء پر اس کا استعمال جائز ہے بلکہ ضروری ہے، باقی رہا یہ امر کہ خواجہ صاحب کا طریق درست نہین تو ہمارے معزز احباب کو چاہیئے کہ وہ درست طریق خواجہ صاحب کو بتلائین اور اگر وہ نہ مانین تو خود کوئی اور واعظ بھیجنے کی کوشش کرین اور انکو اون کے کام پر چھوڑ دین انھین کرنے دو جو وہ کر رہے ہین اس سے بہتر جو آپ لوگ کر سکتے ہیں کرو۔ خواجہ صاحب کا معاملہ بھی عجیب ہو رہا ہے کہ وہ پالیٹکس وغیرہ باتون مین اُلجھ کر اور غیر احمدی مُسلمانون کیساتھ مل جل کر احمدیت کی تبلیغ سے قاصر رہ گئے ہین۔ متعصب غیر احمدی ان پر ناراض ہین اور اخبارون مین مضمون چھپواتے ہیں کہ جو تھوڑا بہت نام اُنہین مرزا صاحب کا خواجہ صاحب لے بیٹھے ہین یہ انکو نہیں چاہیئے تہا۔

روس میں مسجد اور یورپ میں تثلیث سے نفرت

برادر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب لنڈن سے لکھتے ہیں

میں بوجہ تعطیلات گرما بہمراہی شیخ محمد اکبر صاحب سویڈن۔ فنلینڈ اور روس کی سیر کو گیا ہوا تھا ہم تین دن سینٹ پٹرسبرگ دارالسلطنت روس میں ٹھہرے۔ ایک روز ہمیں معلوم ہوا کہ وہاں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ چنانچہ اگلی صبح شیخ صاحب اور میں مسجد دیکھنے کو گئے۔ یہ ایک بہت وسیع عمارت ہے مگر ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اس کے اردگرد کھلا احاطہ ہے۔ مگر مسجد کا صحن کوئی نہیں۔ عورتوں کے نماز پڑھنے کا بھی انتظام ہے مسجد کے احاطہ میں۔ مگر مسجد سے الگ طہارت خانہ ہے۔ جو یورپین اصول صحت پر بنایا گیا ہے۔ اس میں گرم اور سرد دونوں قسم کے پانی کا انتظام وضو کے لئے ہے۔ اور جائے ضرور وغیرہ۔ مسجد کے احاطے میں داخل ہوتے ہی ہم نے ایک مزدور کو مخاطب کیا وہ صرف روسی زبان بولتا تھا۔ اور ہماری بات سمجھ نہیں سکتا تھا میں نے عمارت کی طرف اشارہ کر کے سوال کیا "مسجد؟" اُسنے جواب دیا "مسجد" پھر میں نے پوچھا "مسلمان؟" اُس نے کہا "مسلمان؟" "الحمد للہ" ہم نے بتایا کہ ہم بھی مسلمان ہیں جس پر پھر اُس نے الحمد للہ کہا اور ہم سب نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ پھر وہ ہمیں مسجد میں لے گیا۔ جہاں ہم نے الحمد شریف پڑھی ہم اُس سے گفتگو تو کر سکتے نہ تھے۔ الحمد للہ وہ بھی سمجھتا تھا ہم بھی یہی مسجد کی طرف اشارہ کر کے ٹہلتے رہے۔ جب وہ ہمیں سب کچھ دکھا چکا تو ہم اُس کو ایک روپیہ کے قریب نقدی دیکر چلے آئے۔ مسجد دیکھ کر طبیعت کو نہایت خوشی ہوئی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ سینٹ پٹرسبرگ میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان ہیں ہوٹلوں کے نوکر اکثر مسلمان ہیں۔

مجھے اکثر تعجب ہوتا ہے کہ یورپ میں تثلیث کے ماننے والوں کی کیا تعداد ہے۔ میں نے سوائے ایک عورت کے کسی شخص کو انگلستان یا کسی اور ملک میں تثلیث کا قائل نہیں پایا۔ یہ لوگ گرجے جاتے ہیں مگر صاف مانتے ہیں کہ لباس دکھانے کی غرض سے۔ نہ عبادت کی ضرورت سے۔ تثلیث کو باہم ویشی بیہودہ قرار دیتے ہیں۔ تین ہی دن ہوئے کہ ایک عورت سے باتیں ہو رہی تھیں کہنے لگی گرجے تو جاتی ہوں مگر یہ پوچھو تو تثلیث کو نہ مانتی ہوں نہ مان سکتی ہوں۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں مانتا اور ہمارے علماء اکثر دل میں اس سے منکر ہیں۔ ایک ڈاکٹر سے میری گفتگو ہوئی۔ اُس نے کہا میں تو تثلیث کو نہیں مانتا۔ لیکن فرض کیا کسی نے باپ اور بیٹے کو تو سمجھ لیا مگر روح القدس کے حصے کا پتہ نہیں لگتا۔ میں نے ایک پادری سے سوال کیا تھا کہ مجھے سمجھاؤ تو اُس نے جواب دیا کہ ڈاکٹر صاحب اگر اتنی عمر میں بھی آپ روح القدس کو نہیں سمجھ سکے تو میں آپ کو نہیں سمجھا سکتا۔ اس ڈاکٹر نے اسلام کی بہت تعریف کی اور مجھ سے کہا کہ میرے بعض دوست دل سے بالکل مسلمان ہیں۔ فالحمد للہ کسر صلیب دور نہیں معلوم ہوتی ✤ والسلام

افریقہ میں اسلام کا حال

برادران شیخ عبدالرحمن صاحب و سید ولی اللہ صاحب مصر کے ایک امیر عالم کو ملے تھے

اُس کی ملاقات کے متعلق لکھتے ہیں:۔ "بہت ہی محبت اور خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ آدمی نیک اور دیندار معلوم ہوتا ہے۔ باوجود امارت کے بہت ہی سادہ ہے .... تو ہمکو یہی کہتا رہا کہ تمھارے ہی لباس کو دیکھ کر وہ تم سے ملنے میں مضائقہ کریگا۔ لیکن اُس نے ہماری اس قدر تعظیم کی کہ ہندوستان کے امراء سے اس کا عشر عشیر بھی اُمید نہیں ہو سکتی علم کا اس کو نہایت شوق معلوم ہوتا ہے۔ علمی طبقہ کے لوگوں میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ ایک لائبریری بھی اپنی بنائی ہوئی ہے مصر میں سب سے پہلے یہی ایک آدمی ہمکو ملا۔ جس نے صاف فصیح زبان میں ہم سے گفتگو کی۔ تقریباً دو گھنٹے تک گفتگو کرتا رہا۔ اس کے دل میں اسلام کا درد معلوم ہوتا ہے۔ ہند کی اسلامی درسگاہوں اور مسلمانوں کے مذہبی حالات دریافت کرتا رہا مصری لوگوں کے اطوار و عادات اور ان کی دینی حالت پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے اس نے یہ کہا کہ اسوقت بھی گو اسلام برائے نام ہی ہے مگر اور پچیس تیس سال کے بعد تم دیکھو گے کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں ہوگا۔ یعنی سچا مسلمان کوئی نہیں ہوگا۔ صرف نام کے مسلمان رہجائینگے۔ اتنے بڑے آدمی کے اس قول سے مصر کی اصلی حالت کا صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ ان کی دینی حالت اسوقت کہانتک پہنچ چکی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اہل مصر کی ظاہرا حالت اور اس روش کو دیکھ کر جسپر یہ لوگ چل رہے ہیں ایک دینی اسباب پر نظر رکھنے والا آدمی یہی فتوی دیگا جو ...... نے دیا۔ کیونکہ تمام دن یہ لوگ کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور رات کو قہوہ خانوں میں جو یہاں بکثرت موجود ہیں۔ تقریباً ساری رات یا رات کا بڑا حصہ تاش شطرنج کھیلنے میں گذار دیتے ہیں اور پھر دن کو ۸۔ ۹ بجے اُٹھتے ہیں۔ اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف کو پڑھنے یا اسپر غور کرنیکا وقت نکالیں تو کونسا نکالیں غرضیکہ یہ اپنے تمام کاموں میں یورپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اسکو فخر سمجھتے ہیں ہاں ایک گروہ پورانے لوگوں کا بھی ہے۔ مگر وہ کم۔ ان میں ابھی کچھ دینی آثار باقی ہیں۔ لیکن ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت ہے اور اب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پھر مسلمان بنانا چاہتا ہے۔ اور اسلام کا پھر اپنے حقیقی معنوں میں ظاہر ہونیکا وقت ہے۔

محمد بخش سلوتری جو ہمارے ایک احمدی بھائی ہیں اور جو انگریزی رسالہ میں ملازم ہیں اُنھوں نے ہمارے اس سفر میں ہماری اس قدر مدد کی ہے اور اپنی اخوت کا وہ ثبوت دیا ہے کہ حقیقی بھائی بھی شاید ایسا نہ کر سکیں۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر اُنھوں نے ہمارے ساتھ امداد دی ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کو شہر کے حالات سے بہت کم واقفیت ہے کیونکہ وہ اپنے کام کیوجہ سے شہر میں نہیں آ سکتے۔ مگر پھر بھی وہ مکان وغیرہ کی تلاش میں اور دیگر اشیاء کے خریدنے میں سارا سارا دن ہمارے ساتھ پھرتے رہے ہیں۔ اور جب تک ہم امن سے نہیں بیٹھ گئے ان کو آرام نہیں آیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسلام

بخشی محمد خلیل الرحمن صاحب احمدی بنارسی کا لیکچر مضمون اسلام پر جو صاحب موصوف نے بمقام کراکت ضلع جونپور ۲۴ مارچ ۱۹۱۲ء کو دیا تھا اسلام کی تائید پر زور الفاظ میں ہے قابل دید ہے۔ بخشی صاحب نے اپنے خرچ سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے اور صاحب موصوف سے محلہ نذیر مسجد احمدیہ بنارس کے پتہ پر مل سکتا ہے ✤

صفحات کے متعلق اطلاع - صفحات ۷ دو ہیں - ایک صرف ۷ - ایک ۷ الف - ر اور صفحات ۱ - بھی دو ہیں ایک صرف ۱ - اور ایک ۱ - الف صفحات ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - مصالحہ العرب کے ہیں اور صرف ان خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں جنہوں نے قیمت دیکر اسے تمام طلب کئے ہوئے ہیں۔ اور اس اخبار کے ساتھ چار صفحات تفسیر القرآن کے ہیں جو کہ صفحۂ اخبار ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ہیں۔

کارخانہ امرت دھارا کیواسطے امرت دھارا بلڈنگس میں یکم ستمبر ۱۹۱۳ء سے

خاص ڈاکخانہ بنام امرت دھارا پوسٹ آفس کھل گیا ہے

اس کے لئے جسقدر خوشی ہمکو اور ہمارے دوستوں کو ہو سکتی ہے محتاج بیان نہیں ہے شاید یہ سب سے پہلی عزت ہے جو کسی ادویات کے کارخانہ کو نصیب ہوئی ہے۔ کہ اس کا ڈاکخانہ اس کے نام سے ہو۔ شکر ہے اس دیالو پرماتما کا جس نے مجھے ایک ایسی دوائی کی ایجاد کیواسطے انتخاب کیا کہ جس نے اسقدر نام پایا ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر ہے اور جس کیلئے ۲۰ ہزار سے زیادہ سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ جنکے برخلاف طوفان بے تمیزی برپا ہونے پر بھی اسکی عزت بڑھتی جاتی ہے اور جس کیواسطے ایک خاص ڈاکخانہ کی بھی ضرورت ہوئی ہے۔

اس خوشی میں ہم اپنے گراہکوں کو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں

بات تو واقعی ایسی ہے کہ نصف قیمت کی رعایت کیجاوے۔ مگر ایک بار آدھی قیمت کی اپنی ادویات میں رعایت کی تھی تو ہم نے اس کے ساتھ آخری کا لفظ لکھدیا تھا۔ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے سبھی کشتیوں کی طرح ہر بار آخری لکھکر پھر بھی رعایتیں کرتے رہنا بھلا معلوم نہیں ہوتا ہے اسواسطے معافی چاہتے ہوئے

اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم ۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک امرت دھارا اور امرت دھارا ویشن اپکارک اوشدھالیہ کی تمام دیگر ادویات و کتب ہر ایک روپیہ میں ۳ کی رعایت ہوگی یعنی ۱/۴ قیمت کم لینگی جنکے پاس نہ ہو مکمل فہرست کے واسطے ابھی لکھدیں

خط آپ کو ۲ ستمبر سے ۳۰ ستمبر کے درمیان ڈالنا چاہئے۔ چاہے ہم کو کسی تاریخ کو ملے۔ اس کے پہلے یا بعد کے خطوط پر کوئی رعایت نہیں ہوگی۔ ان لوگوں کے لئے جنکی ادویات رعایت بغیر بکتی ہی نہیں رعایت کرنا بڑے فائدہ کی بات ہے مگر یقین جانئے کہ ہم رعایت کو اصولاً بُرا سمجھتے ہیں ہم اس میں نقصان سمجھتے ہیں سارا بات در اصل یہی ہے کہ ہم آپ کو بھی اس خوشی میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

پس ابھی کارڈ ڈالدیجئے۔ اور فہرست کو دیکھکر جو چیز ضرورت ہو اس کیواسطے ۲ ستمبر ۱۹۱۳ء سے ۳۰ ستمبر کے درمیان ضرور خط ڈالدیں

ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر ویش اپکارک و مالک کارخانہ امرت دھارا امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

خط پر اسقدر پتہ لکھنا کافی ہے - لاہور

تبلیغ اسلام

کے اہم ترین مقصد کی تحصیل کی غرض سے ہمارے سچے اور مسلم لیڈر خواجہ کمال الدین صاحب گھر بار چھوڑ کر اہل و عیال سے جدا ہو کر آمدنی کے معقول ذرائع کو نظر انداز کر کے ولایت تشریف لے گئے ہوئے ہیں ہم مسلمانان ہند کا بھی یہی فرض ہے کہ خواجہ صاحب موصوف کے مشن کی امداد کے لئے کوشش کریں چنانچہ کارخانہ ہذا نے آج سے عرصہ ۱۵ روز تک اپنے کارخانہ کی ادویہ کی نصف قیمت کر دینے کے علاوہ تجویز کیا ہے کہ زر موصولہ سے بحساب موازی ۲ ر فی روپیہ معرفت ایڈیٹر بدر قادیان خواجہ صاحب کو بھیجا جاوے۔

حسن افزاء چودھویں رات کے چاند کیطرح چہرہ کو منور کر دیتا ہے۔ **حسن افزاء** تمام ہندوستان میں کثرت سے استعمال ہو رہا ہے **حسن افزا** کیل۔ چھائیاں۔ داغ مہاسے اور بدنما دھبے دور کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے حسن **افزا** کو تمام حسن پرست لوگ پسند کرتے ہیں شرفاء و بیگمات اسے دل سے چاہتے ہیں حسن **افزا** سو روپیہ فی شیشی کے حساب سے بھی ملے تو سستا ہے مگر کارخانہ ہذا سے بجائے اصلی قیمت کے فی الحال صرف ۸ میں ملیگا۔

روح حیات بخش ۔ ہندوستان بھر کے اشتہاری طبیب اس عجیب و غریب جوہر کے مختلف نام رکھ کے پانچ پانچ اور سات سات روپیہ شیشی کے حساب سے فروخت کر رہے ہیں۔ عجیب جوہر تخمیناً تمام امراض بدنیہ کا حکمی علاج ہے۔ امراض بدنیہ کو منٹوں میں ہٹاتا ہے۔ یہ تخمیناً تمام اُن اجزا سے ترکیب دیا گیا ہے جن کی تعریف کلام اللہ شریف میں مذکور ہے۔ اور جو جنات میں مومنوں کو عطا کیجاویگی واقعی نادر تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ رعایتی ۸ ر

سرمہ مقوی بصر متعدد ذمہ دار حضرات نے اسے استعمال کر کے مفید و کارآمد تسلیم کر لیا ہے۔ بصارت چشم کے لئے یہ اعلیٰ درجہ کا تحفہ ہے۔ دھند پڑوال جالا پھولا۔ سرخی۔ پانی جانا۔ سرخی ضعف بصر وغیرہ امراض کا حکمی علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ رعایتی ۸

سردرد کا بےنظیر صابن۔ چھوتے ہی سردرد کافور ہوجاتی ہے۔ اعجاز نما تحفہ ہے۔ ضرور آزمائیں قیمت فی ٹکیہ ۸ ر رعایتی ۴ ر فی بکس ۱۲ ر رعایتی ۸

ملنے کا پتہ

مولوی محمد ضیاء اللہ محمد امان اللہ حکیم اسٹریٹ اینڈ کمپنی۔ امرتسر پنجاب

خونی اور بادی بواسیر کی مجرب اور آزمودہ گولیاں

دو ہفتہ تک استعمال کرنے سے تمام شکایات از قسم قبض اور نفخ شکم بالکل دور ہو کر بواسیر کو بہت آرام ہوتا ہے۔

خونی بواسیر میں علاوہ ان گولیوں کے مسوں پر مرہم لگاتے ہیں جس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو بہت نفع ہوتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا ہے قیمت گولیاں ۱۲ دو ہفتہ کے لئے ہونگی علاوہ محصولڈاک وغیرہ اور مرہم ایک ڈبیہ ۱۰ دو ہفتہ کے لئے۔ (گولیاں و ڈبیہ مرہم ۱۰ ر)

سفوف سوزاک مجرب نمبر ۱

یہ سفوف شدید قسم کے سوزاک کو جو کہ تھوڑے عرصہ کا ہو بہت مفید ہے اس دوا کے استعمال سے پیشاب کثرت سے آتا ہے اور جلن دور ہو جاتی ہے۔ دو ہفتہ کے استعمال سے کئی مریضوں کو فائدہ ہوا ہے۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے ۱۸ ر محصول ڈاک علاوہ

سفوف سوزاک مجرب نمبر ۲

یہ سفوف کہنہ سوزاک کے لئے مفید ہے۔ اس قسم کے سوزاک میں سوزش کم ہوتی ہے اور خفیف پیپ آتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد تک استعمال کرنے سے وہ قوت باہ جو کہ زائل ہو جاتی ہے اور بچہ پیدا کرنے کا مادہ کافور ہو جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے پھر بدستور ہو جاتی ہے۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے ۸ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

سفوف جریان

اسکے استعمال سے منی گاڑھی ہو جاتی ہے اور قوت باہ بڑھجاتی ہے قیمت دو ہفتہ کے لئے ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۔ ہر ایک دوائی کے ہمراہ پرچہ ترکیب استعمال روانہ ہوگا۔ اور ہر ایک درخواست معرفت دفتر اخبار بدر آوے

المشتہر خاکسار عبدالمجید خاں نجیب آبادی

کھوئی ہوئی قوت ہمارے ایک معتبر بھائی ایک دوائی معتبر اور قیمتی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ ۵ ر ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان

ضرورت نکاح ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ عالم کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر قادیان ہونی چاہیئے۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی میرا اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ ۱۲ قسم دوم ۸ قسم سوم ۴ اصلی میرا جس کی قیمت ۵ فی تولہ ہے ترکیب استعمال میرا پتھر پر رگڑ کر سرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دُکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا و نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دق تسیخ خفیت و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یبوست معدہ و مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ بقدر سوا نخود شیر گاؤ کیساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت ۸ فی تولہ قسم دوم ۸ ر فی تولہ

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان۔ ضلع گورداسپور

کُلّ داءٍ دواءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت رعایتی

سرمہ مروارید یلو اکسائیڈ واقعی مقوی بصر۔ مفید گکرے۔ غشہ نزول الماء قیمت فی تولہ ۔ ۔ ۔ ۱۲

سرمہ دافع پھولا فی ماشہ ۔ ۔ ۔ ۸

سرمہ مجلی مفید۔ پڑوال۔ دھند سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ ۱۲

سرمہ ہیرا مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ ۸

سرمہ براق مفید سلاق و سرخی پلک ۱۲

حب حافظ الجنین یعنی اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دور کرتی ہیں ۸

حب مقوی باہ و مسک چار درجن قیمت ۸

دوائے بواسیر خونی ۲۸ خوراک ۸

دوائے جریان ۲۸ خوراک ۸

دوائے مقوی حافظہ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ ۔ ۔ ۔ ۸

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ درجن ۔ ۔ ۔ ۱۲

دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک ۱۲

ق و معرفت بدر ایجنسی قادیان

رعایت! رعایت!! رعایت!!!

بدر ایجنسی قادیان

۲ دو ماہ کیواسطے کتابوں کی قیمت میں رعایت

ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۱۳ء

بدر ایجنسی قادیان کی معرفت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک قسم کی تصنیف و تالیف مل سکتی ہے جو کتب متعلق ایجنسی نہیں ہیں۔ وہ کسی اور دکان سے لے کر روانہ کی جاتی ہے۔ اور ایک آنہ فی روپیہ یا روپیہ سے کم کے واسطے کمیشن چارج کیا جاتا ہے۔ خرچ ڈاک و پیکنگ ذمہ خریدار ہوتا ہے

رعایتی قیمت ۲ دو ماہ کیواسطے تا اخیر اکتوبر

مکمل نوٹ درس قرآن شریف | حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں اوس کے ایک دور کے نوٹ سورۃ الحمد سے لے کر سورہ والناس تک جو بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کر مکمل ہوئے ہیں حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ قیمت اصلی پانچ روپے (صہ) فی نسخہ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں۔ رعایتی قیمت للعہ

مجموعہ اشتہارات | مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ سات حصے۔ اصلی قیمت مبلغ للعہ۔ رعایتی ۶ع

مبادی الصرف | عربی زبان سیکھنے کے واسطے صرف عربی کے قواعد۔ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اصلی قیمت ۲ر۔ رعایتی ار

انجیل فتح برصلیب | انگریزی زبان جس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ مصر سے نکلی ہے اور امریکہ میں چھپی ہے قیمت اصلی ۱ے روپے۔ رعایتی مبلغ عار

الحزب المقبول | حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔ جو حضور مختلف اوقات میں پڑھا کرتے تھے۔ صحیح حدیث سے جمع شدہ بمعہ ترجمہ اردو بین السطور میں۔ اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

عصمت انبیاء | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون در رد نصاریٰ کے۔ اصلی قیمت ۱۰ر۔ رعایتی ۷ر

غلامی | مضمون نوشتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ اصلی قیمت ۵ر۔ رعایتی ۳ر

مجموعہ فتاوے احمدیہ ہر سہ ۳ حصہ | حضرت مسیح موعود ع م حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ۔ اصلی قیمت عہ۔ رعایتی عہ

جنتری ایک سو پچیس سال | اسلامی۔ عیسائی۔ ہندی سنوں کے دن اور تاریخیں ایک دوسرے کے مطابق۔ بڑی کار آمد کتاب۔ اصلی قیمت ے۔ رعایتی صرف ایک روپیہ (عہ)

براہین احمدیہ | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح حضرت صاحب موصوف۔ اصلی قیمت صہ رعایتی عہ ۴ر

سیر پرند | پنجاب ہندوستان کے پرندوں کی تصاویر اور ان کا بیان۔ اصلی قیمت ۳ر۔ رعایتی عہ

پنجابی نظم کا مجموعہ | ۱۲ کتابیں۔ نظم مستورات ر کامن مولوی غلام رسول صاحب ۔ر۔ کامن الہداد خان صاحب ۔ر احمدی کامن ار سی حقی فضل دین ر صدقے جاوان ۔ر گلدستہ احمدی ۔ر کرشن اوتار ۔ر تحفۃ المشتاقین ۔ر گل موتیا ۔ر جام وحدت ۔ر گلدستہ رسالت۔ رعایتی ۱۲ کتب ۴ر

تفسیر قرآن شریف | از درس حضرت خلیفۃ المسیح۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب۔ پارہ ۲۲-۲۵-۲۳۔ اصلی قیمت فی پارہ عہ رعایتی ۸ر

نماز مترجم | جیبی سائز۔ نہایت خوشخط۔ خوبصورت چھاپ ولایتی۔ اصلی قیمت ۱ر رعایتی ار

الاستخلاف | رد شیعہ۔ اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۱۰ر

حقیقت نماز | نماز کے تمام مسائل پر مفصل بحث کی ہے اصلی قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

قرآن شریف کا پارہ اول و دوم | جو چھوٹے بچوں کے آسانی سے پڑھنے کے واسطے خاص طرز پر لکھا گیا ہے۔ قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱۰ر فی نسخہ۔ جو ۱۲ نسخے اکٹھے منگوائیں اون سے عہ ۴ر لیا جاویگا ؎

سنت احمدیہ | تصنیف حضرت قاضی اکمل صاحب۔ تمام مسائل فقیہہ۔ اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

معیار الصادقین | صالحین کے پہچاننے کے اصول اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

سالانہ رپورٹ | جس میں تمام بزرگان اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں ہیں۔ اصلی قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر ؎

احسن القصص | مصنفہ حضرت قاضی اکمل صاحب۔ تفسیر سورۂ یوسف۔ اصلی قیمت ۲ر فی نسخہ رعایتی ۱۰ر فی نسخہ ؎

چھوٹے جیبی رسالے | برائے تقسیم تبلیغ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ آب یا رب۔ قصیدہ مہدویہ۔ اصلی قیمت فی نسخہ ۔ر رعایتی قیمت آٹھ آنے میں چالیس ۴۰ رسالے ؎

در ثمین فارسی | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام فارسی نظمیں۔ اصلی قیمت مجلد ۱۲ر بے جلد ۵ر۔ رعایتی قیمت مجلد ۴ر بے جلد ۳ر

مکتوبات احمدیہ حصہ دوم | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط کا مجموعہ اصلی قیمت ۸ر۔ رعایتی ۷ر ؎

دُرِّ ثمین | اردو فارسی۔ مطبوعہ ۱۹۰۱ء۔ اصلی قیمت ۷ر۔ رعایتی ۴ر

تحفۂ بنارس | تبلیغ سلسلۂ اسلام سلسلۂ احمدیہ۔ اصلی قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

اصلی سلاجیت اعلیٰ قسم | جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑوں سے نکلتی ہے۔ پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑوں کے درد کو مفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے۔ قوت بدن کو بڑھاتی ہے قیمت اصلی فی تولہ عار۔ آج کل رعایتی تا اخیر اکتوبر ۱۹۱۳ء عہ فی تولہ ؎

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن | ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ۔ جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری سستی کمی باہ۔ احتلام۔ جریان۔ رقت۔ ضعف دل و دماغ۔ درد کمر

نسیان - زکام - نزلہ کا علاج -

تصدیق :- اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سردار شاہ صاحب مفسر - حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی - حکیم نظام جان صاحب ہزاروی - حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی - سید محمود عالم صاحب قادیانی - مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کرکے اسکی شہادت دی ہے - پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تہی - مگر اب عرب صاحب نے اسکی قیمت تا اخیر اکتوبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کر دی ہے ؛ بہت جلد طلب فرماوین - ملنے کا پتہ :-

بدر ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
نقشہ قادیان	ار	کتاب الصیام	ار
کشف الاسرار	۰۲ر	ثنائی چکر	۲ر
شرائط بیعت	ــر	نور القرآن حصہ دوم	۴ر
چٹھی مسیح	ار	سی حرفی چوہڑ مل	ــر
اظہار حق	ـہ ر	تعلیم القرآن	ار
بلاغ لقوم عابدین	ار	سیف حق	۲ر
سی حرفی الہداد خان	۰ر	کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	ــر	پہلا پارہ قرآن شریف	ار
نورانی تحریرین	ار	مجموعہ آمین	ـہ ر
تحفہ ندوہ	۰ر	ستان دہرم	۰ر
ستارہ قیصرہ	۰ر	اربعین	۵ر
کشف الغطاء	۲ر	آسمانی فیصلہ	۲ر
اعجاز احمدی	۳ر	دافع البلاء	ار
دعوت ندوہ	۰ار	نظم موت	ــر
میز کی فریاد	ــر	پرچ داسدا	ــر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۴ر	الحق - لودیانہ	۲ر
		اردو کا قاعدہ حصہ سوم	ار
سی حرفی آثار مسیح	ار	ہائے مظلوم حسین	۰ر
مورکھ سدھ حصہ اول	ار	مذہب منصور	
" " " دوم	ار	ہستی باری تعالیٰ پر دلائل کا مجموعہ	۸ر
مسلمانون کا خدا	۲ر		
خزینۃ المعارف حصہ اول	۵ر	سچ بیان	ار
مجربات نور الدین حصہ ۱	۱۰ر	مجربات نور الدین حصہ ۳	۱۰ر
" " " ۲	۱۰ر	تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر سورہ بقرہ پنجابی	۳ر	الذکر	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	ار	حجۃ الاسلام	ار
چشمہ مسیح	۳ر	خطبات الہامیہ	عہ ر
تحفہ قیصریہ	۲ر	مواہب الرحمان	۴ر
نماز مترجم	ـلہ ر	القول الصحیح	ار
نور الفرقان	۲ر	وچھوڑہ کونج	۰ر
دعوت دہلی	۰ار	آئینہ صداقت	۰۲ر
مباحثہ مونگھیر	۴ر	چشمہ معرفت	عہ۸ر
ثنائی چکر	ار	لیکچر میر حامد شاہ صاحب	۰ر
حجۃ اللہ	۸ر	واقعات بھاگلپور	۴ر
تصدیق کلام ربانی	۸ر	علمائے خلف	۸ر
ثنائی فرار	۰۳ر	چودھوین صدی کا ہیرو	۰۲ر
نیر اسلام	۵ر	حق کا پرچار	۳ر
بائبل کا پرچار	ـہ ر	یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	ــر
اسلام گاگر	۰ر	نور دل	ــر
اقیموا الصلوٰۃ	۰ار	مکتوبات امام ربانی	عہ۸ر
معیار الصادقین	۰۲ر	کشتی نوح	۰۲ر
مسیح ہندوستان میں	۳ر	فرزند علی	۳ر
رویائے صالحہ	۴ر	شہادت آسمانی حصہ اول	۵ر
السر المکتوم	۶ر	" " دوم	۴ر
احمدی پاکٹ بک حصہ ۱	۲ر	دعوت الحق	ـہ ر
" " حصہ ۲	۳ر	تحفہ عرب	۳ر
سفرنامہ ناصر حصہ ۱	ار	شدھی کی اشدھی	۶ر
" " حصہ ۲	۲ر	عربی بول چال	۲ر
گلدستہ حمد	۰ر	اسلام اور بدھ مذہب	ـہ ر
مباحثہ رام پور	۰۳ر	اسلام کی پہلی کتاب	۰۴ر
شہادت الفرقان	۰۳ر	الاستفتاء	۴ر
سر الخلافہ	۸ر	البرہان الصریح	۰۲ر
کرشن لیلا	ار	سری نہہ کلنک	۸ر
فتح الدین	۳ر	اسوہ حسنہ	۸ر
چولا بابا نانک صاحب	ار	لیکچر مہر سنگھ	۰ر
محمد رسول اللہ	۰ار	محامد المسیح	۴ر
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	موعظۃ الحسنیٰ	۲ر
خطبات کریمیہ	۴ر	سلک مروارید حصہ ۱	۴ر
ضرورت زمانہ	۸ر	" " حصہ ۲	۴ر
لجۃ النور	۳ر	دوازدہ نشان	
نصیحۃ المسلمین	۰ر	مفتوح الرحمان	ار

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
ثنائی ہرزہ درائی	۳۰ر	بدر کامل	۲ر
تدبیر	۶ر	فتح الیزدان	۶ر
عجائبات برش	۸ر	ہدایات	ار
بنگال کی دلجوئی	۴ر	روحانی طبیب	۲ر
مسیح موعود کی سچائی	۰ر	فتح الاسلام	۸ر
حقیقت المہدی	۰ار	بیعت تائبہ	۲ر
الوصیت	۲ر	ست بچن	۱۱ر
کرامات الصادقین	۸ر	مجموعہ ازالۃ الوسواس	۴ر
نزول المسیح	۴ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
تحفہ غزنویہ	۳ر	" " دوم	۱۴ر
استفتاء	۰ار	روئداد جلسہ دعا	۲ر
انوار الاسلام	۴ر	ضیاء الحق	۲ر
نور الحق حصہ اول	۹ر	کتاب البریہ	عہ ر
" " حصہ دوم	۵ر	آئینہ کمالات اسلام	عہ ر
حقیقۃ الوحی	للعہ ر	براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر
توضیح المرام	۸ر	قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
جہاد	ار		

متفرق اوراق

جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو وہ اب طلب کرلیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائیگا - اور اگر اول یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتلائی جا سکتی ہے اس کیواسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؛

بدر کے فائل

پچھلے سالوں کے رعایتی قیمت پر مل سکتے ہیں پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؛

اخبار بدر

بلا ضمیمہ درس قرآن ۸ صفحہ - قیمت سالانہ ... عہ۸ر

بمعہ ضمیمہ درس قرآن ۱۲ صفحہ " " ... للعہ ر

مصالح العرب - عرب کے ملک کو تبلیغ ہفتہ وار چار صفحہ - قیمت مبلغ دو روپے سالانہ - جو صاحب ممالک غیر کو بھجوائیں اور تبلیغ کرائیں - فی پرچہ دو روپے - اور عربی کے ساتھ اردو بھی ہے - اس واسطے احباب خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؛

ایک جواب طلب عریضہ

بخدمت مکرم و معظم جناب مولانا احمد علی

صاحب رئیس تھٹی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
۵ ماہ سے دیوبندی علماء کے ساتھ مسئلہ حیات و ممات مسیح کے متعلق ہماری جماعت کی گفتگو ہو رہی ہے۔ پہلے دیوبندی مرکز سے ہماری مخالفت میں ایک اشتہار شائع ہوا جس میں ہمیں مناظرہ کے لئے دھمکی دی گئی اور میدان میں بلایا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہم نے صبر سے کام لیا اور یہی مناسب خیال کیا کہ ٹریکٹوں کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کیا جاوے اور ایک گونہ ہمیں تعجب بھی پیدا ہوا کہ مولوی صاحبان حیات مسیح پر کیوں زور دے رہے ہیں اور اس کے متعلق کون سے قرآنی دلائل اُن کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر چونکہ ہمیں احقاق حق منظور ہے اس لئے ہم نے اپنے تازہ ٹریکٹ میں مناظرہ کے لئے آمادگی بھی ظاہر کر دی اور مقابلہ کے لئے انھیں کے نوٹس کے جواب میں ہم نے خطوط اور نیز دیگر ذرائع سے ان کو تحریص دلائی۔ مگر ہمارے مقابلہ کے لئے اب تک کوئی شخص دم نہیں بھرتا سنا گیا ہے کہ آپ بھی بفضل خدا ایک جید عالم ہیں اور سیدنا حضرت مسیح کو چرخ چہارم پر زندہ بیٹھے ہوئے مانتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح اُمت محمدیہ کے بگڑ جانے کا انتظار کر رہے ہیں اور اسی اُمید پر ہیں کہ کب یہ اُمت خراب ہو اور کب وہ چرخ سے اُتریں۔ اگر اس اعتقاد پر آپ کا ایمان ہے اور اسکو آپ قرآنی تعلیم کے موافق یقین کرتے ہیں تو للہ اپنے دلائل سے ہمیں بھی مطلع فرما دیں تاکہ ہم جو اس کے مخالف اعتقاد رکھنے والے ہیں آپ کے قیمتی خیالات سے فائدہ اُٹھائیں۔ دیوبند سے شکست کی ذلت کو دور کرنے کے لئے آپ اپنے ذمہ یہ کار خیر اُٹھائیں اور پبلک پر مسیح کا آسمان چڑھنا ثابت کریں۔ جب چاروں طرف سے نا اُمیدی نظر آئی تو ہمیں آپ کو مخاطب کرنا پڑا کیونکہ یہی ایک عظیم الشان مسئلہ ہے جس نے آپ لوگوں کو ہم سے جدا کیا اور ہمیں وفات مسیح کے ماننے کے عوض آپ سے کافر اور دجال کا قیمتی خطاب ملا۔ ہم بفضل خدا حق پر ہیں اور آپ ہمارے دلائل کا ملاحظہ اُن ٹریکٹوں سے جو ہماری جماعت کیطرف سے شائع کئے گئے ہیں بآسانی فرما سکتے ہیں۔ اگر آپ بھی اس مسئلہ میں ہمارے ہمخیال ہیں تو الحمد للہ آپ اور ہم ملکر غیر مذاہب کا مقابلہ کریں اور اگر نہیں تو پہلے اس کے متعلق معاملہ صاف کیا جاوے

سکرٹری انجمن اشاعت اسلام ضلع مظفر نگر۔

ٹریکٹوں کی ضرورت

انجمن احمدیہ مردان ضلع پشاور کے سکرٹری میاں محمد یوسف صاحب چاہتے ہیں کہ کوئی رسالہ یا ہینڈ بل کہیں چھپے اُس کی کم از کم ۵۰ کاپیاں بصیغہ بیرنگ میاں صاحب موصوف کی خدمت میں بھیجی جایا کریں۔ اُمید ہے کہ احباب اُن کا ایڈریس اس مطلب کے واسطے اپنے پاس نوٹ کر لینگے۔

مرہم عیسیٰ ٹریکٹ سیریز

مرہم عیسیٰ کے نام [illegible] نامی سے ہمارے احباب [illegible] واقف ہیں [illegible] وہ مرہم ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ بحالت بیہوشی صلیب پر اُتر آنے کے بعد حواریوں نے اپنے آقا کے زخموں کے واسطے طیار کی تھی فی زمانہ اس ملک میں لاہور کے لائق طبیب حکیم محمد حسین صاحب احمدی نے جو اس کو عمدہ اجزا سے طیار کر کے ملک میں رواج دیا اور کثرت سے بذریعہ اشتہار اس کو پھیلایا تو ان کے کارخانہ کا بلکہ ان کا نام بھی مرہم عیسیٰ مشہور ہو گیا۔ حکیم صاحب موصوف ایک جوشیلے نوجوان ہیں دینی خدمت کا بہت شوق ہے۔ اکثر اندرونی بیرونی مباحثات میں مصروف رہتے ہیں حال میں انھوں نے تائید اسلام میں چھوٹے ہینڈ بلوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے اور اسکا نام مرہم عیسیٰ سیریز رکھا ہے۔ جس کے نمبر ذیل چھپکر ہمارے پاس پہنچے ہیں اور قابل دید ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (۱) نمبر ۹۵۔ خلق عظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح ناصری کے اخلاق کا مقابلہ ہے (۲) خطبہ اردو نمبر ۲۔ کلمہ طیبہ کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ (۳) خطبہ اردو نمبر ۷ ضرورت قرآن یعنی ایک پادری کے رسالہ عدم ضرورت کا جواب شافی (۴) خطبہ اردو نمبر ۱۲ - النبی الامی نمبر ۱ معجزہ قدرت رحمٰن۔ آنحضرت کے امی ہونیکا راز (۵) خطبہ اردو نمبر ۹ المسیح المہدی والمسیح الدجال۔ سچے اور جھوٹے مسیح کے نشانات۔ ان سب کے [illegible] ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ [illegible] میاں چراغ دین صاحب رئیس لنڈا بازار۔ نولکھا لاہور

اندھیر نگری

ایک سال [illegible] ناظر عرصہ گذرا ہے کہ چوہدری حسین بخش صاحب احمدی ساکن شاہزادہ متصل دھرم کوٹ رندھاوا نے اپنی دختر [illegible] بی بی کا نکاح [illegible] صاحب احمدی کے ساتھ کیا تھا۔ [illegible] کے بیٹے اور بی بی نے بسبب غیر احمدی [illegible] رشتہ کی مخالفت کی اور رخصتانہ میں [illegible] بی بی تو اس حال میں مرگئی [illegible] کا باپ [illegible] ایسا مخالف ہوا ہے کہ اب اپنی [illegible] کا نکاح [illegible] اور جگہ کرنا چاہتا ہے جو شرعاً قانوناً ہر دو طرح ناجائز ہے۔ کیونکہ باپ کی زندگی میں بیٹا ولی نہیں اور ایک نکاح پر دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف خود بلکہ ساتھ ہی کسی دوسرے شخص کو بھی اور جناب ملاں صاحب کو بھی مصیبت میں گرفتار کرنا چاہتا ہے۔

شیخ یعقوب علی صاحب

احباب کو اطلاع دیتے ہیں کہ الحکم بند نہیں ہوا اھوںے کے بعض اسباب ہیں قادیان میں پھر مشین پریس کا سلسلہ جاری ہونیوالا ہے۔ اور الحکم اکتوبر آئندہ باقاعدہ نکلنے لگیگا۔ نیز کسی غلط فہمی کو دور کرنے کے واسطے شیخصاحب اعلان کرتے ہیں کہ وہ الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شامل نہیں ہیں۔

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں انکے نام اخبار بدر ایکسال کیواسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خانصاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا وہ سال ختم ہوا۔ کیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کیواسطے اس خاتون کیلئے قیمت دے سکتے ہیں؟

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

جلد ۱۲

نمبر ۱۱

ضلع گورداسپور

بروز جمعرات

کہ ہست محی سوتی کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت و دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلامیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہماں از حضرت احد است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار سے کند از شقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان و بازار اہل احمدیہ

دار الاماں کا حال مرے بھائیو سنو
قرآن نوم دین سے پڑھتے ہیں روز ہم
پھر ہو گیا ہے درس بخاری کا بھی شروع
شملے سے واپس آ گئے محمود سیرزا
مہمان آ رہے ہیں نہایت خلوص سے
صادق۔ رحیم۔ ناصر و سرور۔ سفر میں ہیں
اکمل نے لکھ دیئے ہیں یہ اخبار قادیان

از فضل خدائے پاک سے ہر طرح خیر ہے
اللہ ہے اُس کو پیار ہے شیطان سے بیر ہے
روح القدس کے فیض سے ہر شخص طیر ہے
باقی جو اہلبیت ہیں اُن میں بھی خیر ہے
کوئی بلال کوئی ابوذر۔ زبیر ہے
ان کی غرض ہے ... غلط نہ کچھ شوق سیر ہے
ارض حرم خیال میں دشمن کے دیر ہے

کلام امیر

پریمیم بانڈ کا انعام جوا ہے

سوال ہوا کہ ہندوستان میں انگریزی پرامیسری نوٹ رائج ہیں خریدنے والے کو سود ملتا ہے۔ اب یورپ کے دیگر ملکوں نے بھی ہندوستان میں اپنے پرامیسری نوٹ رائج کئے ہیں اور بعض سہولتیں زائد دی ہیں (۱) سود ملتا ہے۔ (۲) جب کوئی چاہے اپنا روپیہ واپس منگوا لے (۳) روپیہ ایک دفعہ نہیں بلکہ باقساط دینا پڑتا ہے۔ (۴) نوٹ خریدنے والوں کو سال کے سال انعام دیا جاتا ہے بطور قرعہ اندازی جسکا نام نکل آوے۔ مگر جسکو انعام دیا جاتا ہے اس کا روپیہ واپس نہیں دیا جاتا۔ ان پرامیسری نوٹوں کا نام پریمیم بانڈ ہے۔ ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ کیا اسکا کاروبار کرنا اور انعام حاصل کرنا جائز ہے؟

بجواب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا یہ جوا ہے (قمار بازی)

حضرت کا خط ظفر اللہ خانصاحب کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

شیخ محمد اکبر صاحب کو محبت بھرا اسلام علیکم۔ یہ مبارک دعا ہے۔ افسوس ہندوستان کے مسلمان اس سے محروم ہو گئے آہ۔ آہ۔ سیر میں کوئی دین و دنیا کا خیال رکھنا چاہیئے والا افضل ہے مسجد کی خبر مبارک ہو۔ فنلینڈ میں گھنٹوں کے حساب سے نماز روزہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والقمر قدرناہ منازل۔ یہ تقدیر منازل کا ارشاد ایسے بلاد کے واسطے ہے۔ پیارے غور کرو چھتیس کروڑ روپیہ سالانہ چرچ آف انگلینڈ۔ گر یہ لوگ مسیحی نہیں تو اتنا روپیہ پانی کی طرح کیوں بہاتے ہیں۔ پھر اسلام کے مقابل انھیں دوستانوں میں مراکش۔ طرابلس۔ ترکی میں بلقان نے اٹلی نے فرانس نے کیوں اس قدر خونریزی کی۔ تثلیث کی دلیل تو ہے ہی نہیں اس کا عقلمند کے سامنے اقرار کریں۔

مسیح کے ساتھ اس مذہب کے زوال کے دن وابستہ ہیں۔ اندر سے کھوکھلے ہیں اسلام کو نظام ماننے سے مضائقہ کرتے رہیں۔

آپ توحید کی تبلیغ کریا کریں۔ پنجابی ہندوستانی طلباء کو بقدر طاقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام پہنچا دیں۔ انتہا کی ضرورت ہے۔ نمازوں میں غفلت مت کرو۔ قرآن کریم ضرور پڑھو۔ دعائیں بہت مانگو۔ ... آپ کا جرمن دوست کیا ہوا۔ پھر آپ نے ان کا حال نہ لکھا۔ تعجب ہے والسلام

نورالدین ۱۹ مارچ ۱۹۱۳ء

حضرت کا خط برادران مصر کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ خاکسار کی طرف سے احمد بک تیمور کو خصوصیت سے ملو۔ اور میری دلی محبت سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو عرض کرو یہ وقت اسلام کے لئے بابرکت ہے آپ ناامید نہوں۔ لا تیئسوا من روح اللہ۔ یاد کرو کہ کشود ... سے یہ دن اسلام کے لئے بابرکت آ رہے ہیں۔ اور یاد رکھو۔ عمدہ نقش تختی پر اسوقت منقش ہوتا ہے جب پہلا نقش دھو دیا جاتا ہے۔

۲۔ احمد بک تیموری معرفت اُستاد کا پتہ لگاؤ۔ پھر انتخاب کتب اور استخارہ سے کام لو۔

۳۔ ان کا لباس پنجابی ہو۔ الاعرابی دونوں لباسوں کے سوا کوئی لباس ضروری نہیں گو لباس کے متعلق اسلام نے کوئی فیشن تجویز نہیں فرمایا۔

۴۔ پیارو نیک اعمال انسان تکبر میں مبتلا ہو کر بعض دفعہ صداقت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بداعمال فطرۃ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا تائب ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر چار برس انکار پر اڑے رہے۔ خالد بن ولید جنگ احد میں کفار کا کمان افسر تھا۔

میاں محمد بخش کو میری طرف سے بہت بہت شکریہ اور جزاک اللہ کہدینا۔ ہم بہت خوش ہوئے اُس کے اس سلوک سے جو آپ سے اُس نے کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

ولی باپ ہے

ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک لڑکی کو اُس کی نانی نے پرورش کیا ہے اُس کے پاس پلی اور بڑھی ہوئی ہے۔ اب اُس کی شادی کا وقت آیا ہے تو اُس کا باپ جس نے کبھی اُس کو پوچھا بھی نہ تھا اپنی مرضی کے مطابق کہیں اُس کی شادی کرنا چاہتا ہے اور نانی کہیں اور کرنا چاہتی ہے۔ حق کس کو ہے حضور فیصلہ فرماویں؟ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ولی تو باپ ہی ہے اور اُسی کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کرے۔

ہر جگہ ایمان کو قائم رکھو

ایک شخص نے عرض کیا کہ میں پٹواری ہوں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ اس ملازمت میں بے ایمانی کا بہت موقعہ ہوتا ہے نیک آدمی کے واسطے مناسب نہیں کہ ایسی نوکری کرے حضرت نے فرمایا خود انسان اپنے ایمان کو سمجھ سکتا ہے کہ وہ کس کام کو تقویٰ کے لوازمات کے ساتھ پورا کر سکتا ہے۔ بے ایمانی کرنے والا تو نماز میں بھی بے ایمانی کر سکتا ہے۔ ہر جگہ نیکی اور بدی دونوں باتوں کا موقعہ موجود ہے۔ ملازمت چھوڑنے کی ضرورت نہیں اپنے ایمان کو قائم رکھو۔

درخواست جنازہ

منشی غلام حسن صاحب اپنے مرحوم دوست سلطان احمد احمدی ٹباوی کے واسطے احباب سے دعائے مغفرت کے خواہاں ہیں۔

(۲) برادرم تاج محمد صاحب سفید پوش چھور سے اپنے اہلیہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

آٹھ آنہ اور عنایت ہوں

ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار بدر ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں جب چھوٹے کاغذ پر چھپنا شروع ہوا تو ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ سب خریداروں کو اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جایا کریگا اور ضمیمہ بلاضمیمہ کی تفریق اب باقی نہ رہیگی اسپر بعض ان اصحاب نے جو پہلے صرف اخبار بلاضمیمہ خریدا کرتے تھے بطور دیگر پورا کر دیئے اور وہ آئندہ بمعہ ضمیمہ اخبار کے خریدار ہو گئے اور اب تک انھیں اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جو اصحاب پہلے بھی بلاضمیمہ خریدا کرتے تھے اور اب بھی بلاضمیمہ خرید کرتے ہیں انکے ذمہ یکم مارچ سے لیکر یکم جولائی تک کے اخبار کی بابت جو سب کو بمعہ ضمیمہ روانہ کیا گیا تھا موازی ۸ر ... نام ہیں۔ یہ ۸ر فہرست شائع شدہ میں نہیں ڈالے گئے لیکن وی پی کرتے وقت ساتھ بڑھائے جائینگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پادری صاحب اور ان کے بزرگ و خورد غور کریں

ان دنوں پادری ٹامس ہاول صاحب کو اسلام کے خلاف بہت جوش ہو رہا ہے اور اس جوش میں وہ حد سے بڑھ کر ذاتیات پر حملے کر رہے ہیں میرے لیکچر بعنوان کفارہ پر بھی انھوں نے رسالے لکھے ہیں جن کا اکثر حصہ خود میری ذات پر بیجا حملوں سے پر ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت کلامی اور دشنام دہی سے کام لیا ہے۔ میرے متعلق جو کچھ انھوں نے لکھا تھا اس کے جواب میں میں نے پسند نہ کیا کہ بوڑھے پادری صاحب کی ذات پر کوئی حملہ کروں یا اُن کے اگلے پچھلے سوانح کو کھولوں بلکہ میں ان کے ساتھ اپنی تحریر یا تقریر میں وہی روش قائم رکھنا پسند کرتا ہوں جو درست الفاظ سے اُن کے متعلق میری دیرینہ عادت ہے۔ ہاں مسائل دینی کا معاملہ جدا ہے اور اس میں صداقت کا اظہار ضروری ہے بجھے وہ ہزار ذلیل دیں۔ تہمت لگائیں طعن و تشنیع کریں اس کا بالمقابل جواب میں ان کو کوئی نہ دونگا ہاں جو عیب وہ خدا کے پیاروں پر لگاتے ہیں اس کا دور کرنا ہمارا فرض ہے لیکن ہر ایک شخص کہ پادری صاحب کیساتھ وہ سلوک کرنا منظور نہیں ہو سکتا جو مجھے ہے۔ ذیل کا مضمون جو ہمارے قابل دوست میاں معراج الدین صاحب نے لکھا ہے اسکی عبارتوں کا بہت سا حصہ جو پادری صاحب کے متعلق تھا ہم نے کاٹ دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہم بزرگ پادری صاحب کو اس امر کیطرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جو طریق تحریر کا آپنے اپنے رسالوں اور کتابوں میں مسلمانوں کو اشتعال دلانے کا شروع کیا ہے وہ بہت خطرناک ثابت ہوگا کسی کے بزرگ کو گالیاں دینا اصل بحث سے گریز کر کے اِدھر اُدھر کی باتوں کو شروع کر دینا کسی طرح عیسائیت کے واسطے مفید نہ ہوگا شیشیں محل کے رہنے والوں کے واسطے مناسب نہیں کہ راہ گذرتوں پر پتھر سنٹ پھینکیں۔ پادری صاحب دین یسوعی کی کمزوری پر رحم کریں۔ اور دوسروں پر سختی کا برتاؤ شروع نہ کریں۔ ورنہ پچھتانا پڑیگا۔ ایسا نہو کہ آخری عمر میں لینے کے دینے پڑیں۔ ایڈیٹر۔

اخبار بدر کی اشاعت ۱۵ اپریل ۱۹۲۱ء میں ہمارا ایک مضمون بعنوان "مذہب عیسوی اور اُس کی مذہبی کتب پر ریویو" شائع ہوا تھا جس میں مختصر طور سے پادریوں کی انجیلوں اور ان سے منسلکہ رسالوں کے [illegible] اور جعلی ہونیکا ثبوت اُن کے اپنے ہی بزرگوں کی شہادتوں سے دیا گیا تھا اور یہ بھی دکھایا گیا تھا کہ ان انجیلوں میں سے ہی (باوجودیکہ [illegible]) یسوع مسیح کی الوہیت کا دعویٰ ہرگز کہیں ثابت نہیں ہوتا یہ ایسا لاجواب اور دندان شکن مضمون ہے کہ خود بڑے بڑے حامیان دین عیسوی نے اس کے لاجواب ہونے کو تسلیم کیا ہے اور جس نے جواب دینے کی کوشش کی وہ بجز اس کے کہ کچھ نہ کر سکا کہ ہم کو گالیاں دے ہمارے [illegible] واضح [illegible] ہیں کہ سچی دین کے حامی متواتر [illegible] لکھا ہے اگر غور کیا جائے [illegible] اصول کی کمزوری اور نامعقولیت کے قائل ہو گئے ہیں۔ [illegible] سلسلہ احمدیہ کے مقابل پر تحریری و تقریری مناظرہ سے بھی ترک کر گئے ہیں۔ لیکن اب ایک معزز پادری صاحب ٹامس ہاول نامی [illegible] انگلش چرچ کے ماسٹر اور ریاست بہاولپور [illegible] کے وظیفہ خوار اپنے شکست خوردہ بزرگوں کی صف آخر [illegible] اور چراغ سحری کی طرح ٹمٹمانے والے [illegible] دکھا دے سے شہرت حاصل کرنے کے خیال [illegible] مخالفت میں کچھ لکھنا شروع کیا ہے [illegible] مضمون مندرجہ بالا کے جواب کے نام سے [illegible] شائع کئے ہیں

ہمیں خیال تھا کہ پادری صاحب عمر رسیدہ تجربہ کار و لیسی شریف آدمی اور مہذب ہونے کے مدعی [illegible] تحریر معقول محقق اور معمولی طبقہ کے بدزبانی سے [illegible] سے بالاتر ہونگی مگر ان کے پرچوں کو پڑھ کر ایسے شخص کی حالت پر بہت افسوس ہوتا ہے کہ نہ معقولیت کے حدود کے اندر رہا ہے اور نہ ہی تہذیب کے دائرے میں اپنے آپکو چلا سکا ہے [illegible] نے سچے واقعات کو ملتبس کرنے کی بہت کوشش کی ہے

ان دونوں پرچوں میں پادری صاحب نے اصل مضمون کا کوئی جواب نہیں دیا اپنے عمل سے اپنے عجز کا ثبوت دیکر صرف اسی پر اکتفا کیا ہے کہ یہ ہے بڑے بھائی ایڈیٹر نور افشاں اور مصنفان اظہار عیسوی و ہدایت المسلمین و میزان الحق و اشاعت تنبیر یا دیگر ان اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں۔ اب ان عقلمند پادری صاحب سے کوئی پوچھے کہ اگر آپ کے بھائی اس مضمون کا بقول آپ کے جواب دے چکے تھے تو پھر آپ نے کسلئے قلم اُٹھایا اور کیوں ناحق اپنا یا مشن کا وقت اور روپیہ یہ دو پرچے لکھ کر ضائع کیا۔ پادری ٹامس ہاول صاحب نے تو یہ پرچے لکھ کر اپنے اس ڈیفنس پر آپ ہی پانی پھیر دیا ہے۔ ان پرچوں میں کھسیانے ہو کر پادری صاحب ہمیں للکارتے ہیں کہ "آپ ضرور میدان میں آئیں ہم تو خم ٹھونک کر حاضر ہیں" کیا ان کا خم ٹھونکنا یہی ہے کہ صرف بھائیوں کی مدد کے حوالے دینے سے کام ہو سکتا ہے؟ اگر مرد میدان ہوتے تو مضمون کے ہر ایک جزو کا پورے طور سے جواب دیتے ہم نے تو اپنے مضمون میں صاف لکھدیا تھا کہ ہم نے فی الحال اسکو بہت مختصر لکھا ہے اگر اس کے جواب میں پادری صاحبان میدان میں نکلے تو ہم پوری تفصیل کے ساتھ ان کی ساری انجیلوں کے الگ الگ بخئے اُدھیڑ کر پبلک کے سامنے رکھدینگے لیکن وہ اسی مختصر مضمون کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تو پھر مفصل کتاب کے جواب کی تاب اُن میں کہاں ہو سکتی ہے۔

پادری ٹامس ہاول صاحب آپ ہی انصاف سے جواب دو کہ کیا آپ نے ہماری اصل باتوں کا جواب دیا ہے ہم آپ کو فرمائیں کہ (۱) ہم نے لکھا تھا کہ آپ کی انجیلیں اور متعلقہ رسالے ہرگز ہرگز خدا کا کلام نہیں نہ یہ یسوع مسیح پر اور نہ ہی حواریوں پر بذریعہ وحی الٰہی نازل ہوئیں۔

کیا آپ نے یا آپکے کسی بھائی نے معقول اور منقول دلائل سے ثابت کر دکھایا ہے کہ فی الحقیقت یہ اناجیل اور ان کے متعلقہ رسالے خدا کیطرف سے یسوع مسیح یا اُس کے حواریوں پر انبیاء سابقین کی طرح بذریعہ وحی نازل ہوئے تھے؟

(۲) ہم نے ثابت کیا تھا کہ ان میں نہ کوئی انجیل اور نہ کوئی رسالہ یسوع مسیح نے لکھا اور نہ لکھایا اور نہ کسی اور نے یسوع مسیح کے عین حیات ان کو لکھا اور اُس سے اس کی تصدیق کرائی اور نہ ہی اُس نے اس کی صحت بحال رکھنے کا کوئی معیار مقرر کیا؟

کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ ساری کتابیں یا ان میں سے کوئی ایک ہی یسوع مسیح نے خود لکھی یا لکھائی تھی یا کم از کم اُس کے عین حیات میں لکھی گئی ہو اور اُس نے تصدیق کی ہو؟

(۳) ہم نے یہ ثابت کیا تھا کہ حواریوں کا یہ ایمان تھا کہ یسوع مسیح ابھی عنقریب اُن کے دیکھتے دیکھتے دوبارہ آجائیگا

اور قیامت قائم ہو جائیگی اور اُن کے دیکھتے دیکھتے تمام دنیا تباہ ہو جائیگی۔ اس لئے وہ کسی کتاب کا لکھنا جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہ بھی ہم نے ثابت کیا تھا کہ ان انجیلوں میں سے کوئی کتاب فی الحقیقت کسی حواری کی لکھی ہوئی نہیں لوقا اور مرقس تو حواری ہی نہ تھے اور متی اور یوحنا کے نام سے جو کتابیں موسوم ہیں وہ کتابیں اُس متی اور یوحنا کی لکھی ہوئی نہیں جو مسیح کے ۱۲ حواریوں میں سے تھے۔ اور نہ ہی اُن کی زندگی میں دُنیا میں ظاہر ہو کر گرجا میں داخل کی گئیں۔ یہ کتابیں اور لوگوں کی تصنیف ہیں اور غلط طور پر اُن کو متی اور یوحنا حواری ظاہر کیا جا رہا ہے۔ آپ ہی بتائیں کیا آپ یا آپ کے کسی بھائی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرقس اور لوقا مسیح کے حواری تھے؟ اور جو کتابیں متی اور یوحنا کے نام سے موسوم ہیں وہ اُن کے مصنف درحقیقت مسیح کے حواری تھے؟ اور اُن کی زندگی میں ہی یہ کتابیں گرجا میں داخل ہو گئیں تھی؟

۴۔ ہم نے لکھا تھا کہ مسیح کے حواریوں کے بعد انجیل نویسی کا شوق پیدا ہوا تو لوگوں نے بہت مختلف انجیلیں لکھ ماریں جو گرجا میں داخل ہو گئیں پھر ہم نے ۲۸ اور ۱۳۱ کے نام بھی لکھے ہیں اور ان میں سے معتبر نسخے چھانٹنے کے لئے کئی بار کوشش کی گئی لیکن ناکامی رہی پھر آخر کار ۳۲۵ء میں بمقام نیسیا بزرگوں کی ایک مجلس اس کام کے لئے بیٹھی اور انھوں نے تمام معتبر اور غیر معتبر انجیلوں کو گرجا کی اونچی جگہ پر رکھ کر دعا کی کہ سچی انجیلیں اوپر رہ جائیں اور جھوٹی نیچے گر جائیں۔ چنانچہ چار انجیلیں اوپر رہ گئیں اور باقی سب نیچے گر گئیں۔ پھر اس کارروائی کی تصدیق کے لئے بشپ کرسینٹ اور بشپ مورڈنی جو اس کونسل کے ممبر تھے اور قبل از تحریر تصدیق مر گئے تھے ان کی قبر پر تمام رات مسلوں کے رکھ چھوڑنے سے اُن کے دستخط موجود ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد چار انجیلیں رکھ لیگئیں اور باقی سبکو ضائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ باتیں نیسی فرادر نیشش نے لکھی ہیں۔ آپ ہی فرمائیں کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ان واقعات کے وجود سے انکار کیا ہے اور اس کے برعکس ثابت کیا ہے؟

ایسے ہی بیسیوں باتیں ہم نے اپنے مضمون میں لکھی ہوئی ہیں جن میں سے کسی ایک کا بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ آپ کے کسی بھائی نے اُن کو [illegible] ہے۔ تو پھر وہ کونسی ہمت ہے جس سے آپ [illegible] کر کھڑے ہونا ثابت ہے۔

افسوس کہ آپ کی عمر کا اب آخری وقت ہے۔ [illegible] آپ اس قدر بیباکی سے خدا کے سامنے کام لے رہے ہیں

اگر مرد میدان ہو تو آؤ دکھلاؤ کہ آپ نے یا آپ کے کسی پادری بھائی نے کہاں وہ باتیں ثابت کی ہیں جن کا ہمنے اوپر مطالبہ کیا ہے اور جو ہمارے مضمون میں درج ہیں جبکہ آپ کے بزرگوں کی گواہی سے اناجیل غلط اور جعلی ثابت ہیں اور جبکہ وہ جسکو آپ خدائی کا جامہ پہنانا چاہتے ہیں خدائی سے انکار کرتا ہے اور کہیں دعویٰ نہیں کرتا۔ جبکہ آپ کی انجیلیں اُس کو کسی طرح خدا بننے نہیں دیتیں تو آپ کون ہیں جو آپ کی بات سے یسوع مسیح کو خدا سمجھ لیا جاوے۔ مدعی سست اور گواہ چست کا معاملہ کیوں تسلیم کیا جائے

ہم روز روشن میں بآواز بلند کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے جو لوگ اُسکو خدا سمجھتے ہیں اور جن کتابوں میں اُس کی خدائی کا ذکر ہے وہ سب اباریے میں مفتری اور کذاب ہیں۔ کیا آپ خدا کی غیرت سے خوف نہیں کرتے۔ خدائے واحد لاشریک لہ نے زمین و آسمان۔ یسوع مسیح اُس کی ماں باپ بھائی بہنیں اور آپ کو اور تمام عالمین کو پیدا کیا اور اُس کی پیدائش اُس کی شہادت دے رہی ہے۔ جسکو تم خدا کہہ رہے ہو۔ اُس نے کیا پیدا کیا؟ جو کچھ اُس نے پیدا کیا وہ دکھاؤ؟ ہم نے بہت سی باتیں اناجیل کے متعلق اسی قسم کی لکھی ہوئی ہیں ان میں سے کسی کا جواب پادری صاحب نے نہیں دیا۔

پادری صاحب کے لئے کیسے افسوس کا مقام ہے کہ اتنے بڑے دعوے کے مدعی ہو کر نفس مضمون کے جواب سے بالکل عاری ہو کر ادھر اُدھر کی بے بنیاد اور غلط باتیں لکھ کر بحث کو مخلوط کرنے کی کوشش کریں

اِن کے علاوہ ہم نے الوہیت مسیح کے متعلق بھی پادری صاحب کیخدمت میں چند امور اُنکے اپنے ہی مسلمات سے پیش کئے تھے اُن کا بھی اُنھوں نے اور نہ اُن کے کسی بھائی نے کوئی جواب دیا ہے اُن میں سے بھی چند باتیں ان سے پوچھتے ہیں۔

۱۔ کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ثابت کیا ہے کہ صریح الفاظ میں آپ کے مفروضہ خدا یسوع مسیح نے کہیں ان آپکی مسلمہ اور فی الحقیقت حکایات انجیلیں میں ہی اپنے خدا ہونیکا دعویٰ کیا ہو۔

۲۔ کیا یسوع مسیح نے خدا کی گواہی اپنی شہادت اور حواریوں اور بدروحوں اور دوستوں اور دشمنوں اور یہودیوں میں سے کسی کی شہادت سے خدائی کا مدعی آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ان اناجیل کی روایت صریح سے ثابت کیا ہے اور جو حوالے آپ کی انجیلوں سے ہم نے لکھے ہیں آپ نے اُن کو غلط یا جھوٹا ثابت کیا ہے؟

۳۔ کیا یوحنا $\frac{۱۲}{۴۴}$ میں جو یسوع مسیح نے اپنی ربوبیت سے انکار کا فیصلہ کیا ہے۔ اُس روایت و آیت کی آپ نے تغلیط ثابت کی ہے؟

(۴) کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ثابت کیا ہے کہ یسوع اپنے ماں باپ کے گھر میں صرف اکیلا بیٹا تھا یا کسی اور طرح سے اکلوتا تھا۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ ایسے صریح واقعات سے بھی پادری صاحب انکار کرتے ہیں جو روز روشن کیطرح پبلک پر تاباں ہیں۔ حال کے بلقانی جنگوں کے دوران میں لاہور اور دوسرے شہروں میں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی نیت سے چند مشاہیر پادریوں کے اُن لیکچروں کا سلسلہ ابھی دنیا کو فراموش نہیں ہوا جس میں بلقانی اتحادیوں کی چند فتوحات اور ترکوں کی شکستیں انجیل اور قرآن کی تعلیموں کے تاثیرات پر زور شور سے بنی کیجاتی تھیں اور لوگوں کو عیسائی دین کے قبول کرنے کی اسی بناء پر راغب کرنے کی کوشش کا ایک موقعہ سمجھ لیا گیا تھا آپ ان واقعات کو جھوٹھ کہنے سے اپنی تمام وقعت کھو دیتے ہیں کیونکہ یہ تو ابھی تازہ باتیں ہیں۔ خود لاہور میں دو لیکچر ہُوئے جس کی شہادت میں ہزاروں زندہ گواہیاں پیش کیجا سکتی ہیں اور جن کے متعلق مختلف اخبارات میں کئی مضامین نکل چکے ہیں چنانچہ اخبار بدر رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ان کا ذکر ہے۔ ہاں اگر آپ کا یہ مطلب ہے کہ دراصل انجیل کی تعلیم کے اثر سے بلقانی اتحادیوں کو کامیابی نہیں ہوئی اور ترکوں کو اسلام پر عمل کرنے سے شکست نہیں ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ اس حد تک متفق ہیں مگر ایمان سے فرمائیے کہ آپ کی یہی منشا ہے؟

ہم برملا کہتے ہیں کہ پادریوں کے دائرے میں سے کوئی ہمدردی کا اظہار عملی طور پر ترکوں سے نہیں ہوا اور برٹش گورنمنٹ کو عیسائی کہنا غلط ہے۔ وہ ایک نیوٹرل سلطنت ہے جو مسلمانوں کے ساتھ من حیث السلطنت مسلمان اور عیسائیوں کے ساتھ عیسائی اور ہندوؤں کے ساتھ ہندو ہے۔ اور بحیثیت رعیت پروری کے وہ سب کے حقوق اور جذبات کی نگراں ہے۔

آپ ہی ذرا بتا دیں کہ مسلمانوں کے رشتہ دار اور آپ کے چچازاد بھائی میاں محمد علی صاحب نے تو چندہ بسائے ترکان

دیا ہوگا۔ مگر آپ نے بحیثیت عیسائی مذہب کا ایک لیڈر ہونے کے کیا اظہار ہمدردی ترکوں سے کیا تھا۔ اور وہ کس اخبار میں چھپا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے وہ خوشیاں جو آپ اپنے حلقہ میں مناتے تھے وہ ہمیں معلوم نہیں لیکن ہم اُن کا ذکر کرنا عبث سمجھتے ہیں

کتاب واقعہ صلیب مسیح کی چشدید شہادت کا جواب لکھنے کی آپ طیاری کر ہی رہے ہیں اُس کا جواب ہم اُسوقت دیدینگے یہاں اس کا کونسا موقعہ ہے۔ بات میں بات کیوں گھسیڑتے ہو آپ کے اس نوٹ کا صرف ہم اس جگہ اتنا جواب دیتے ہیں کہ اگر آپ اس کتاب کو ہماری بناوٹ ثابت کر دینگے تو ہم آپ کو ایکسو روپیہ انعام دینگے لیکن اگر آپ ثابت نہ کرو گے اور ہرگز ثابت نہ کرسکو گے تو پھر اس طرح کی لعنت کا طوق بھی آپ کے گلے میں رہیگا اور آئندہ کے لئے آپ کی ہر بات جھوٹی سمجھی جائیگی ؛

پادری صاحب آپ ذرا ہمیں یہ تو بتائیں کہ آپ نے کونسے ایسے جدید اعتراض اسلام پر کئے ہیں جو آپ کے بزرگوں نے نہ کئے تھے۔ اور جن کے سینکڑوں مرتبہ دندان شکن جواب دیئے جاچکے ہیں۔ آپ کوئی چند ایسے پبلک کے سامنے پیش کریں جو آپ سے پہلے کسی عیسائی نے اسلام کے خلاف نہیں کئے ہوں۔ اور جن کا جواب مسلمانوں کی طرف سے نہ دیا گیا ہو۔

آپ کے تحمل و بردباری کی صفت تو آپ کی تحریر سے ظاہر ہو رہی ہے اور ہم آپ کے اُس بزرگ کو بھی جانتے ہیں جو اپنے جذبات پر ذرا بھی قابو نہیں رکھ سکتا تھا اور جو لوگوں کو سور۔ سانپوں کے بچے حرامکار وغیرہ کہا کرتا تھا۔ آپ ہمکو خوب جانتے ہیں اگر کسی وقت دو تین آدمی آپ کے پاس آ گئے اور آپ نے اُن کو اپنے سے مضبوط اور طاقتور پالیا اور اُن کے ڈر کے مارے آپ نہ بول سکے تو اس سے آپ کا متحمل ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔ جبکہ آپ کانوں میں انگلیاں ڈال کر خاموش بیٹھے رہے تو پھر آپ نے دوسرے کی بات سُنی کیسے۔ اور آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ کلمات فحش بولتا رہا۔ آپ کا اپنا بیان آپ کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔

آپ کے تحمل کا ثبوت آپ کے الفاظ سور مزاج وغیرہ ظاہر کر رہے ہیں۔

آپ تو بڑے ماہر پادری ہیں چلئے آپ ہی ہمارے سامنے عمدہ بنتا ہوں اور ہماری باتوں کا جواب معقولیت سے دیں۔ آپکا وہ خداوند جس کے لئے سر دھرنے کو جگہ نہ تھی اور یہودیوں کے ہاتھوں سے گھسیٹا اور دُکھ دیا گیا اور چھوٹنے کی کوششوں میں کامیاب نہوا پھر ایلی ایلی لما سبقتنی پکارتا ہوا اور پیالہ کے ٹل جانے کی آرزو کرتا ہوا صلیب پر چڑھایا گیا اُس کو غالب کہتے ہو۔ اگر اسی کا نام غلبہ ہے تو یہ غلبہ آپ کو کبھی نصیب ہو ؛ پادری صاحب آپ ۔۔۔ قرآن کریم کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ آپ تو اُس کے دشمن ہیں اُس کی پناہ میں کیوں آتے ہو قرآن کبھی ایسے یسوع مسیح کا ذکر نہیں کرتا جو خدائی کا مدعی ہو۔ جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہو۔ جو شراب بناتا ہو۔ اور لوگوں کے کھیتوں میں سے بھٹے بلا اجازت مالک کھاتا اور کھلاتا اور مصائب میں روتا چلاتا اور دعا نہ قبول کی جاتی اور آسمان پر چڑھ بیٹھا ہو ؛ قرآن تو عیسیٰ مسیح ابن مریم کا ذکر کرتا ہے جو خدا کا بندہ رسول۔ تمام حوائج بشریت رکھنے والا۔ راستگو۔ طبعی موت سے مرنے والا تھا اس لئے قرآنی عیسیٰ مسیح کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق کسی طرح کا نہیں۔ اور اس لئے آپ اُس کے متعلق کوئی بات پیش نہیں کرسکتے۔ آپ تو اُس مسیح کے منکر اور کافر ہیں۔

جب تک کہ آپ یسوع مسیح کی الوہیت کے دعوے کی تاریخی تصدیق ثابت نہیں کرلیں یعنی اپنی انجیلوں سے اُس کا دعویٰ اور اُس پر خدا اور فرشتوں اور حواریوں اور دشمنوں اور دوستوں کی شہادت پیش نہ کرلیں آپ کی پیش کردہ دلیل کی کوئی وقعت نہیں ہوسکتی جب یسوع مسیح خود خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا اور اُس پر کوئی گواہی نہیں پیش ہوتی بلکہ اُلٹے وہ ایسے اوصاف پیش کرتے ہیں جو عام انسانوں میں مشترک ہیں۔ تو پھر کسی دوسرے کے کہنے سے اُسے کیونکر خدا مانا جاسکتا ہے۔

باینہمہ آپ نے بدیں ادعائے علم الوہیت کے مسئلہ کے متعلق جو استدلال قرآن سے کئے ہیں آپ کی علمی قابلیت اور سمجھ کی خوب قلعی کھولتے ہیں آپ نے جو وادی طویٰ میں ظہور بخشنے سے درخت یا جھاڑی کا مبدل بخدا ہونیکو استدلالاً پیش کیا ہے۔ تو یہ صریح آپکے اغراض کے مخالف پڑتا ہے کیونکہ جب جھاڑی میں خدا کے ظہور سے وہ جھاڑی ہی جھاڑی ہے۔ تو یوسف نجار اور مریم کے بیٹے یسوع میں کبھی خدا کے ظہور بخشنے سے خدا خدا رہا۔ اور یسوع انسان رہا۔ یہ آپ کی بے علمی اور افترا ہے کہ قرآن خدا کے حلول کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور آپ نے الحول کا ترجمہ حلول کرتا ہے" کرنے میں نہایت دھوکہ دیا ہے۔ اگر آپ سچے ہیں تو الحول کا ترجمہ حلول کرنا لغت عرب سے ثابت کرو۔ آپ ہرگز ثابت نہیں کرسکینگے اور یہ آپ کے جھوٹا ہونے پر ایک اور مہر ہے ؛

پھر آپ ایک اور دھوکہ دیتے ہیں کہ سورہ ذاریات ا۔ رکوع ۲۱ کی آیت میں بھی آپ اپنے تحریف سے باز نہیں آئے۔ اور لکھدیا ہے وفی انفسکم۔ افلا تبصرون اُس میں آپ وفی انفسکم کو افلا تبصرون کے ساتھ ملاکر یہ استدلال کرنا چاہتے ہیں کہ گویا خدا تمہارے نفسوں میں حلول کئے ہوئے ہے یہ آپ کی غلطی اور بے علمی ہے اصل آیت کو نکال کر دیکھو وہاں لکھا ہے وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکمط افلا تبصرون ؛ انفسکم اور افلا تبصرون کے درمیان وقف مطلق کی علامت پڑی ہوئی ہے۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں اور تمہارے نفسوں میں نشانات ہیں۔ تم اس بات پر کیوں بصیرت یعنی غور سے کام نہیں لیتے

ایسا ہی قرآنی آیات میں آپ کی دست اندازی آپ کی جہالت اور بے علمی کو ثابت کر رہی ہے۔

اسی طرح آپ نے ایک حدیث میں صورتہ کے لفظ کا ترجمہ خدا کی صورت کی ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ نحو عربی کے رو سے صورتہ میں ہ کی ضمیر کا مرجع قریب یعنی آدم ہی ہوسکتا ہے۔ یعنی اللہ نے آدم کو اُس کی یعنی آدم کی صورت پر پیدا کیا اور صحت حدیث کی سند پیش کرنے کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پھر آپ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کو پیش کرتے ہیں۔ اگر اس میں یسوع مسیح کی الوہیت کی دلیل ہے تو پھر ہر ایک آدمی اللہ ہے یسوع کے لئے کوئی تخصیص نہیں ؛

آپ کو قرآن کا علم نہیں آپ قرآن سے بالکل بیخبر ہیں اس لئے قرآن سے کوئی استدلال آپ صحیح طور پر نہ پیش کرسکتے ہیں اور نہ ہی وہ قابل التفات سمجھا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی آپ کو اپنے دعوے کے ثبوت میں لیے گواہ پیش کرنیکا حق ہے جسکو آپ اپنے عقیدے کی رُو سے جھوٹا سمجھتے ہیں ؛ جب تک آپ یہ اعلان نہ کردیں کہ قرآن کو ہم سچا اور منجانب اللہ سمجھتے ہیں اُسوقت تک وہ آپ کے دعاوی میں آپکی طرف سے گواہی قبول نہیں کیا جاسکتا

ہم نے آپ سے انجیلوں سے آپ کے دعاوی ہی کے متعلق سوالات کئے ہیں نہ کہ اپنے کسی دعوے کے لئے۔

کیونکہ اسلام اپنے دعاوی کے لئے کسی دوسرے کی مدد کا محتاج نہیں وہ اپنے دعاوی کے ثبوت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایسی بے غیرتی برداشت نہیں کرتا کہ دعوے تو کرے آپ اور اس کے ثبوت کے لئے غیروں کی بغلیں جھانکتا پھرے جیسا کہ مروجہ اناجیل کے پیروؤں کا حال ہے

آپ نے روح اور بدن کو ضد قرار دیکر اسپر اپنا ایک مضمون کی بنیاد رکھدی ہے۔ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ آجتک آپ ضدین کے معنی سمجھنے سے بھی بے خبر ہیں۔

اسی طرح آپ نے دردزہ سے پیدا ہونیکو بھی خوب سمجھا ہے اور آفریں ہے آپ کی سمجھ پر۔ اول تو آپ کا یہ کہنا ہی سراسر غلط ہے کہ مسیح کی پیدائش خرق العادت تھی وہ معمولی طور پر ماں کے شکم میں نو مہینے رہا اور پھر معمولی راہ سے معمولی لوازم کے ساتھ پیدا ہوا۔ کونسی خرق العادت بات اس کی پیدائش میں ہے۔ آپ کی انجیلیں تو آپ کو یوسف نجار کا بیٹا شہادت مریم قرار دیتی ہیں۔ عجب کہ تم نے اپنے مضمون میں لکھا ہے اور ماں سے بڑھکر کس کی شہادت قابل اعتبار ہوسکتی ہے یہ آپ کی سمجھ کا ہی خاصہ ہے کہ آپ نے یہ سمجھ لیا کہ یسوع مسیح کو دردزہ ہوا تھا

آپ کا یسوع مسیح تو لازم ہے کہ مس شیطانی سے پاک ہے۔ اس کا تو شیطان نے اسی طرح امتحان لیا جیسا پادری صاحبان کسی یونیورسٹی یا کسی مدرسے کیطرف سے طالبعلموں کا امتحان لیا کرتے ہیں جبکہ ایک امتحان دینے والا طالبعلم ممتحن کے مس سے پاک نہیں رہ سکتا تو یسوع اپنے ممتحن کے مس سے پاک رہا۔ بلکہ وہ تو اس سے بھی بڑھکر جادو تھا کہ یسوع شیطان کے پیچھے پیچھے لگا پھرا۔ ہم نے ان امور پر نہایت مختصر طور سے لکھا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے پادری صاحبان سے یہ تقاضا کیا ہے کہ وہ اناجیل کی شہادت سے نقلی طور پر یسوع مسیح کے دعوے الوہیت کے دلائل پیش کریں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم مباحثات کو کھینچکر کسی اور طرف لیجانا چاہتے ہیں اسلئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر پادری صاحب حق اور راستی کے طالب اور حامی ہیں تو وہ ہمارے مضمون کے تمام مطالبات کا اسی مضمون کے جواب دیں جس طرح اسلئے مطالبہ کیا گیا ہے۔

(معراج الدین عمر)

نوٹ۔ یہ مضمون دیر سے آیا پڑا تھا مگر بسبب کمی گنجائش نہ چھپ سکا۔

اسے کیونکر تصدیق حاصل ہوئی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ اما بعد ناظرین با تمکین کی خدمت میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کا احصاء اور شمار احاطہ انسانی میں ہرگز ہرگز نہیں آسکتا۔ جہاں اسنے ہمارے آرام جسمانی کے لئے ہر ایک قسم کی راحت اور آرام کا سامان مہیا کیا اور اس میں کوئی کمی نہ رکھی اسطرح سے اس نے ہماری روح کے لئے بھی سامان مدحت مہیا فرمائے۔ قربان جائیے اس کے احسانات پر اور نثار ہو جائیے اس کی عنایات پر اگر ایک عالم کی ہدایت کا سامان اس نے علم کو بنایا ہے تو ایک جاہل کی تسلی کا ذریعہ بھی وہ ایسی شان و شوکت کا رکھتا ہے۔ اگر تعلیم یافتہ کی ہدایت کے لئے کتب ہی ذریعہ فوز و فلاح ہوتی ہے تو ایک بعیلم شخص کیلئے اس کے صحیفہ قدرت میں اس سے بڑھکر ذریعہ موجود ہوتا ہے۔ اگرچہ فرط راحت سے قلم کیا اسوقت اسقدر روانگی ہے کہ کئی دفتر لکھ جائیں لیکن تاہم اختصار اولیٰ ہوتا ہے اسکو مد نظر رکھتے ہوئے میں ایک تازہ نشان صداقت کا ذکر کرتا ہوں جو کہ بندہ کی بیوی کو موجب ہدایت ہوا۔ میں صدر الدین نام موضع مونا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کا رہنے والا ہوں اور کچھ ایبٹ آباد سکول میں ایک ٹیچر ہوں۔ مجھے چند ماہ ہوئے کہ اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کی اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسنے ہدایت دی۔ چند یوم ہوئے کہ بندہ نے اپنی بیوی کو بطور تبلیغ کہا کہ تم بھی بیعت کر لو اسنے کہا بہت اچھا چنانچہ میں نے اس کیطرف سے ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں تحریر کر دیا۔ خط لکھتے وقت میں نے کہا کہ اگر تم میرے پیچھے تو بیعت نہیں کرتیں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ میں سچا مذہب خیال کرتی ہوں۔ میں نے خط لکھ دیا دو دن گذر رہے کہ شب ۲۲ رمضان بوقت ۲ بجے اسنے مجھے کہا کہ میں نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا وہ کہتی ہے کہ میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کنواں ہے اور اسپر بہت آدمی جمع ہیں جنکو تم (مجھے مخاطب کرکے) مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق وعظ کر رہے ہو۔ پاس سے ایک گنوار گذرا اور کہا کہ ویسے ہی جھوٹے طومار کھینچے کر رہے ہیں وہ کہتی ہے میں نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ خبردار ایسی بات کہو۔ خیر تم نے کہا کہ چھوڑ دو خدا خود انکو سمجھا دیگا۔ اور اسنے انتقام لیگا۔ چنانچہ میں چپ ہوگئی۔ پھر تم نے ایک جاموش کیطرف اشارہ کرکے جو وہاں قریب ہی مضبوط رسیوں سے جکڑا ہوا تھا کہا کہ جاؤ اور اسکو مضبوط باندھو۔ لیکن لوگ مضبوط کرنے کے لئے جونہی اس کیطرف رخ کیا وہ رسیوں کو توڑکر ان تمام آدمیوں پر حملہ آور ہوا اور وہ سب بھاگ گئے جنمیں تم بھی تھے اور پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا۔ میں ایک گندم کے کھیت میں چھپ گئی تو اسوجہ سے وہ کہیں اور طرف چلا گیا۔ میں کھیت سے باہر نکلی اور سامنے ایک گاؤں نظر آیا جو لب سڑک واقع تھا میں اس میں گئی اور وہاں ایک گھر والوں سے پناہ مانگی انھوں نے کہا کہ اندر جا بیٹھ یہاں کوئی جاموش نہیں۔ چنانچہ میں اندر چلی گئی چند منٹ کے بعد انھوں نے کہا کہ باہر آ جاؤ میں آئی جونہی میں باہر نکلی تو شور اٹھا کہ وہ سانڈ آیا۔ چنانچہ میں بھی اس کے دیکھنے کو مکان سے باہر گلی میں آگئی۔ دیکھا کہ واقعی آ رہا ہے اچانک تم بھی وہاں ہی ہو۔ اور اسی وقت وہیں کھڑے کھڑے ایک مٹکا مٹی کا پیدا ہوگیا تم اس کے اندر داخل ہوگئے اور میں باہر رہی اور دیکھ رہی ہوں کہ سانڈ آ رہا ہے۔ اسی اضطراب میں مجھے خیال آیا کہ دیکھو اب موقعہ ہے میں اپنے پیر کو آزماتی ہوں پس بلند آواز سے کہا کہ اے نور الدین اگر تم سچے ہو تو اسوقت اس مصیبت سے بچاؤ پانچ چار دفعہ اسی طرح ہی کہا فوراً سانڈ غائب ہوگیا اور بالکل امن و امان پھر تم بھی باہر آ گئے اور میرے دونوں بچے بھی صحیح و سلامت مجھے مل گئے اور میں بھی صحیح و سلامت بچ رہی۔ اسوقت تم نے کہا کہ اب تو یقین ہوا ہے۔ تو میں نے کہا ہاں یقین ہوگیا ہے۔ اور پھر تمہارے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ اب تم بھی دنیا کی محبت دل سے نکال ڈالو۔ چنانچہ ایک سیاہ رنگ کی بھیڑ تمہارے اندر سے بھاگ کر نکل گئی اور میں نے دیکھا اور تم نے بتایا کہ دیکھو دنیا جاتی ہے۔ یہ خواب دیکھ اس نے مجھے بیدار کیا اور سارا خواب سنایا اور نیز کہا کہ میں مدت سے دعا کیا کرتی تھی کہ خدایا اگر یہ دین سچا ہے تو مجھے کوئی نشان دکھلا پس خدا نے نشان دکھلا دیا فالحمد للہ علی ذالک اسنے یہ بھی کہا کہ اگرچہ خط بیعت لکھا دیا تھا لیکن مجھے کامل یقین تھا لیکن اب تو کامل چھوڑ تکمیل ہوگیا ہے۔ تو میں نے کہا فضل پڑھو چنانچہ اس نے بھی شکریہ ادا کیا اور میں نے بھی۔ وہ ان دلائل کو کہاں سمجھ سکتی تھی جو کہ مرزا صاحب کی صداقت کے ہیں۔ خدا نے یہ دلائل دکھلا دیئے۔ بیشک خدایا تو ارحم الراحمین ہے اور تیری ذات نہایت بے نیاز ہے اور تو جسے جسطرح سے چاہے ہدایت نصیب کر دیتا ہے۔

وی پی آتے ہیں

جن اصحاب کے نام ۲۔ اکتوبر کا اخبار وی پی کیا جائیگا۔ ان کی فہرست اس اخبار کے صفحہ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ پر شائع کی گئی

بنگال میں احمدیت

جناب مولوی عبدالواحد صاحب بنگال سے لکھتے ہیں۔

"مبائعین جدید کے تیسرے سو کی فہرست ملفوف عریضہ ہذا ہے۔ بہت مدت کے بعد یہ تیسرا سو اختتام کو پہنچا۔ اس اثناء میں مخالفین نے روک ڈالنے میں چونکہ بہت کوشش کی اس لئے لوگ پس پا ہو رہے مگر رمضان شریف کے قبل سے رجوع لوگوں کا کچھ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اللھم زد فزد۔ چوتھا سو کا بھی ۲۷ نمبر تک پہنچ گیا ہے۔ اُمید قوی ہے فضل الٰہی سے کہ برخلاف تیسرا سو کے یہ چوتھا سو جلدی اختتام کو پہنچے آمین۔

عید الفطر میں خاکسار کا ارادہ تھا کہ عید گاہ میں جلنے سے چونکہ مخالفین کے ساتھ جنگ و جدل کا خطرہ تھا جامع مسجد میں نماز عید اپنی جماعت کو لیکر پڑھوں گر.......

... یہاں سے اور یہاں کے مخالفین کا حامی بنا ہوا ہے۔ اس نے یہاں کے حاکم اعلیٰ کو جو ایک انگریز جوائنٹ مجسٹریٹ ہے بہت کچھ کہہ بول کر مسجد میں جانے سے بھی ممانعت کرا دی۔ پس ناچار اپنے مکان ہی پر عید کی نماز پڑھی میرا خیال تھا کہ احمدیوں کے سوا غیر احمدی کوئی بھی نہیں آئیگا مگر فضل الٰہی سے کہ غیر احمدی بھی بہت آگئے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ مصلے ہمارے یہاں پانسو سے بھی اوپر تھے فالحمدللّٰہ حمداً کثیراً۔ اب اُمیدوار ہوں کہ حضور ہمارے لئے بدرگاہ ذوالجلال دعا فرماویں۔ فی الحال مخالفین اس جماعت کی ترقی کو دیکھ کر مخالفت میں سعی بلیغ بہم پہنچا رہے ہیں"

شیخ نور احمد صاحب

ولایت سے لکھتے ہیں السلام علیک یا خلیفہ رسول اللّٰہ۔ گذارش ہے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا محض اُسی کے فضل سے اُسی کی بخشی زبان سے اُسی کی توفیق سے اس سرزمین پر کرتے ہیں محض خدا تعالیٰ نے اپنے کرم و فضل سے میری ایک مدت مدید کی دعا سنی ہے مجھے یاد ہے کہ ایام طفولیت میں میں نے حضرت بلال رضؓ کا حال کسی کتاب میں پڑھا تو معاً میرے دل میں جوش اُٹھا اور دعا کی کہ الٰہی مجھے بلالؓ بنا دے۔ نہ معلوم کہ وہ کونسا نیک وقت تھا۔ مگر اُس کے بعد جب حضور علیہ السلام کی غلامی کا موقعہ پیش آیا وہ بھی محض خدا تعالیٰ نے خود مجھے حکم دیا کہ یہ مہدی ہے۔ چنانچہ حسب ارشاد ربی حضرت اقدس علیہ السلام کے خدام میں داخل ہوا جسکو اس وقت ۲۲ سال کچھ ماہ کم ہوئے ہیں یعنی بائیسواں سال گذرتا ہے۔ اس عرصہ میں اکثر خیال آیا ہے اور اسی بناء پر دعا کی۔ الٰہی جب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا بروز ہو کر بہت سے انسان آسکے اور خلفاء رحمۃ العالمین نبیاء کے بروز ہوسکے تو کیا بلال رضی اللّٰہ عنہ کا اگر مجھے مثیل بنا دیوے تو کیا تیری قدرت سے بعید ہے۔ اگرچہ مجھے بذریعہ الہام یا کشف وغیرہ کے نہیں بتایا گیا کہ ہاں مگر اس قدر دل میں تسلی ضرور ہو گئی ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جہاز میں جب میں اس ملک کی طرف آ رہا تھا تو مجھے اس مسجد کے متعلق کوئی علم نہ تھا مگر دل میں ایک تڑپ تھی کہ کاش کوئی مسجد ہو وہاں میں بلال کی طرح اذان دوں۔ جونہی ہم وارد انگلینڈ ہوئے اور خواجہ جی سے ملاقات ہوئی اور اُن سے ذکر کیا تو اُنھوں نے فرمایا۔ اس مسجد کا فیصلہ ہمارے حق میں ہونیوالا ہے۔ مجھے تو بہت ہی خوشی ہوئی۔ آخر میری مراد یہی تھی کہ اس کفرستان میں مسجد میں اذان دوں۔ چنانچہ ۹۔ رمضان مبارک کو میں نے اذان دی اور نماز باجماعت ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب ہمارے امام ہوتے ہیں۔ جناب چودھری فتح محمدؐ صاحب اور یہ عاجز مقتدی ہوتے ہیں۔ ایک دن ایک کرنیل الطاف حسین صاحب بھی شامل جماعت ہوئے تھے۔ اکثر دوستوں کے خط آتے ہیں کہ مسجد مبارک ہو۔ اب خدا تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ الٰہی اس مسجد کو جیسا ہم نے اخلاص سے آکر آباد کیا ہے اس کو مسلمانوں سے بھرپور کر دے اسلام پھیلے اسلام کا بول بالا ہو آمین۔

جس وقت میں نے یہاں آکر اذان دی ہے وہ ظہر کی نماز کا وقت تھا بے اختیار میری آنکھوں سے پانی جاری تھا اور دل مرغ بسمل کی طرح سینہ میں تڑپ رہا تھا اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ الٰہی اسلام کا بول بالا کر جو دعائیں محمد رسول اللّٰہ نے کیں اور جو دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی اور جو دعائیں اسوقت کا موجودہ خلیفہ کر رہا ہے وہ سب کی سب قبول فرما آمین

اطلاع

آجکل پادری طامس ہاول صاحب بڑے غیظ سے بھرے ہوئے جوش کے ساتھ اسلام کے برخلاف بہت ناپاک الفاظ سے بھرے ہوئے لٹریچر کو شائع کر رہے ہیں اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں جو شاید ہی کبھی کسی پادری نے کئے ہوں۔ ان میں سے ایک رسالہ کا جواب میاں سراج الدین صاحب عمر نے لکھا ہے چونکہ مضمون بہت لمبا ہے اور دو سے ... پورا لطف نہیں رہتا اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۴۔ اور ۱۵۔ جو نمبروں کو اکٹھا کر کے پورا مضمون ۱۲ اکتوبر کو شائع کیا جاوے۔ اس واسطے ۹۔ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا ✦

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عرب عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ درکار ہیں۔ عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد جہاں پڑھے لکھے عرب موجود ہیں وہاں کے دوست توجہ کریں اور ازراہ عنایت ایسے آدمیوں کی فہرست ارسال کریں جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہو سکتا ہو ✦

دو کاتبوں کی ضرورت

درخواستیں مع نمونہ خط و شرائط ملازمت بنام منیجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں ✦

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف نہیں چھپ سکا ✦

رسید زر

۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

میاں غلام رسول صاحب نمبر ۱۰۹۱ جون ۱۳ء تا جولائی ۱۴ء للعہ
خانبہادر مرزا سلطان احمد صاحب نمبر ۲۲ " " للعہ
منشی طالب علیخانصاحب نمبر ۲۰۷ " " للعہ
ماسٹر برکت علیخانصاحب نمبر ۱۴۹ " " للعہ
منشی محمد صادق صاحب نمبر ۱۲۴۲ جون ۱۳ء تا جون ۱۴ء للعہ
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نمبر ۳۵ جون ۱۳ء تا جون ۱۴ء للعہ
میاں امام الدین صاحب نمبر ۵۴۷ " " عہ
محمد خلیل صاحب مسلم نمبر ۳۱۵۲ " " عہ

۱۵ جولائی سنہ ۱۳ء

مولوی بوٹے خانصاحب نمبر ۲۴۷ جون ۱۳ء تا جولائی ۱۴ء للعہ
شیخ نور احمد صاحب نمبر ۱۰۱ " " للعہ
ماسٹر محمد اسمعیل صاحب نمبر ۱۵۶۴ " " للعہ
بابو عبدالرحمٰن صاحب نمبر ۸۲۳ " " للعہ
میاں غلام رسول صاحب تیمم نمبر ۱۱۶۹ " " للعہ

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں ان کے نام اخبار بدر ایک سال کے واسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خاں صاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا۔ وہ سال ختم ہوا۔ کیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کے واسطے اس خاتون کے لئے قیمت دے سکتے ہیں؟

لکل داءٍ دواءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزاں

سرمہ مرادارید۔ سیلو اکسائڈ والا۔ مقوی بصر۔ مفید۔ گرے۔ غشا۔ نزول الماء قیمت فیتولہ . . . . [illegible]

سرمہ دافع پھولا فی ماشہ . . . . [illegible]

سرمہ کحلی مفید پڑوال۔ دھند۔ سبل۔ بیاض چشم آب چشم فیتولہ [illegible]

سرمہ ممیرا مفید البصر از ضعف پیری فیتولہ . . . . . [illegible]

سرمہ بیاق مفید سلاق و سرخی ناک . . . . . [illegible]

حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دور کرتی ہیں [illegible]

حب مقوی باہ و ممسک چار درجن قیمت . . . [illegible]

دوائے بواسیر خونی ۳۲۔ خوراک . . . . . [illegible]

دوائے جریان ۲۸۔ خوراک . . . . [illegible]

دوائے مقوی حافظہ۔ دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب چارتولہ . . . . . . [illegible]

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲۔ درجن ۱۲

دوائے قوۃ باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸۔ خوراک [illegible]

ق۔ د معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان

کھوئی ہوئی قوت

ہمارے ایک معتبر بھائی ایک دوائی سفید اور قیمتی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت مبلغ عہ۔ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی۔ قادیان

ضرورت نکاح

ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے۔

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک۔ آزمالو۔ تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی آزمالو۔ قیمت [illegible]

کشتہ یشب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا۔ کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے۔ ۲۴ خوراک عہ

معجون چاندی اسکے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل قیمت ۵ تولہ [illegible]

مفرح کو سمی دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز کرتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے۔ قیمت فی ڈبیہ کلاں [illegible] ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا

ع۔ ل۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان

حب ہیضہ مجربہ

[illegible] کئی دن میں چار دفعہ کم [illegible]۔ آلو بخارا کا پانی پلانا اور شربت۔ گولی ۱۲ عدد قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

ق۔ و۔ معرفت دفتر بدر۔ قادیان

مصالح العرب

جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے چندہ دو روپے عطا فرمائے ہیں ان کا پرچہ عرب میں ہی جائیگا لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے دو کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں۔ اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطا فرمائے ہیں ان کو ایک پرچہ جائیگا اور باقی پرچے عرب میں جائینگے۔ منیجر بدر قادیان۔ ضلع گورداسپور

ضرورت نکاح

ایک نو مسلم عمر ۴۰ سالہ ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں۔ جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں اُن کے واسطے عمدہ موقعہ ہے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ہونی چاہئے۔

سرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ۔ خارش۔ سرخی۔ جالا دھند۔ گگرے و دیگر امراض چشم کے واسطے از حد مفید قیمت فیتولہ عہ علاوہ محصول ڈاک۔ بدر ایجنسی قادیان سے طلب کرو

کمی صفحات

اس اخبار میں صفحات ۹۔ لغایت ۱۲ مصالح العرب کے ہیں اور صرف ان خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں جن کی خواہش ہے کہ اُن کو ایک پرچہ عربی تبلیغ کا اُن کے اخبار کے ساتھ جایا کرے۔ باقی خریدار اپنے اخبار کو ناقص نہ سمجھیں۔

پنسل سے نہ لکھو

بعض لوگ پنسل سے رقعے لکھکر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے یا باہر سے پنسل سے لکھا ہوا خط روانہ کرتے ہیں یا فہرست دعائیں اپنا نام پنسل سے لکھدیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اطلاع ہو کہ حضرت پنسل سے لکھا ہوا پڑھنا پسند نہیں فرماتے۔ اس سے آپکو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی صاحب پنسل سے کچھ لکھکر پیش خدمت نہ کیا کریں۔

ضرورت نکاح

ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جسکی عمر بائیس سال ہے احمدی نوجوان تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک برہمو دھرم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے۔

اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کرکے ہادی سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ صلش تو جام نور الدین

جلد ۱۴ | یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۷ اسوج سمت | نمبر ۱۶

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان و ر آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

کلام امیر رضؓ

انبیاء کے طرز پر چلو

فرمایا:۔ انسان کی حالت عجیب ہے اگر ذرا سفید بال آجادیں تو کہتا ہے کہ میری عمر تو کچھ بڑی نہیں نزلہ ہو گیا تھا یا کچھ صدمہ پہنچا تھا اس سے بال سفید ہو گئے۔ عمر تو چھوٹی ہے۔ اور اگر ساٹھ سال کو پہنچ گیا ہے تو کہتا ہے۔ اب بھی ضعف کیسے نہ ہو۔ ستر اسی سال تو عمر ہو گئی ہے۔ غرض کسی زمانہ میں بھی اپنی کمزوری کو قبول نہیں کرتا۔ تعلی اور بڑائی چاہتا ہے لیکن کمزوری کا یہ کمال ہے کہ جب کوئی نصیحت کرو اور انبیاء کے طرز پر چلنے کا طریق تبلاؤ کہہ دیتا ہے کیا میں نبی ہوں یا ولی ہوں ایسے لوگ جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ انبیاء کے اُسوہ پر چلیں اور اسپر بڑی تاکید فرمائی ہے ؛

چار یار

فرمایا:۔ میںنے جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ صوفیا فقہا۔ محدثین اور فلاسفر۔ ہر چار سے مجھے محبت رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتب میں چاروں کے جامع ہوتے ہیں ؛

شریر سے قطع تعلق رکھو

فرمایا۔ مومن کو چوکس رہنا چاہیئے اور بدمعاش سے قطع تعلق رکھنا چاہیئے ورنہ بدمعاش اور مومن اکٹھے رہتے ہوں تو جب اُسپر عذاب آتا ہے اسپر بھی اسکا اثر پڑتا ہے ایک شخص تھا آپ بیٹھا غرق ہو رہا ہے ہم بھی اسکے پاس بیٹھے رہینگے تو غرق ہو جاینگے ؛

تعجب!

فرمایا:۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ کانپور میں مرنیوالوں کو اخبار والے شہید کہتے ہیں حالانکہ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کس نیت سے وہ وہاں گئے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مرنیوالے کے متعلق ایسا زور دینے سے منع کیا ہے کہ وہ ضرور ضرور بہشتی ہے پھر تعجب ہے کہ ان مقتولین کیواسطے جنازے پڑھے جاتے ہیں حالانکہ شہدا کیواسطے جنازہ نہیں ہوتا ؛

مولوی ابوالقاسم صاحب

فرمایا۔ میں نے ابوالقاسم نانوتوی صاحب کو دیکھا ہے بڑے تیز آدمی تھے۔ فلسفیانہ طبع تھے ہر سوال کا جواب فوراً دیتے تھے دیانند انکے مقابلہ میں آنے سے ڈرتا تھا ایک دفعہ حدیث پڑھا رہے تھے ایک حدیث میں آیا کہ آخری زمانہ میں مال کم ہو گا اسکے بعد ایک اور حدیث آئی کہ کسی جگہ سونا نکلیگا۔ میں نے چاہا کہ سوال کروں ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ حضور۔ پہلی" تو فوراً سمجھ گئے۔ اور جھٹ جواب دیا کہ میاں کیا تم نے چراغ بجھتا ہوا نہیں دیکھا میں بھی جواب سمجھ گیا اور خاموش ہو گیا مطلب تھا کہ بجھتے چراغ کی روشنی بھی آخر میں اُٹھتی ہے یہ آخری جوش تھا۔ فرمایا انکی وہ کتابیں بہت عمدہ ہیں مگر عبارت عام فہم نہیں۔ ایک تقریر دلپذیر ہے دوسری قبلہ نما ؛

ظاہر کا باطن پر اثر پڑیگا

فرمایا ایک شخص نے مجھے خط لکھا کہ ہندو جو مسلمانوں کے ساتھ عداوت و کینہ رکھتے تھے اب بظاہر انہوں نے وہ عداوت چھوڑ دی ہے مل بیٹھتے ہیں اور کسی بغض کا اظہار نہیں کرتے لیکن افسوس ہے کہ ان کے دل پہلے سے بھی زیادہ کینوں سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ اندر ہی اندر بہت دشمنی دل میں رکھتے ہیں۔ میں نے اس خط کو پڑھکر بہت توجہ کی تو مجھے بالآخر یہی معلوم ہوا کہ یہ ظاہری محبت باطن پر بھی اثر کریگی اور اندر کے کینے اور بغض بھی رفتہ رفتہ نکل جائیں گے۔ پس یہ خوشی کی بات ہے نہ کہ غم کی ؛

باپ یا بیعت مقدم کیا ہے؟

ملک لنڈیہ کے ایک نوجوان کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مسیح موعود پر ایمان رکھتا ہوں لیکن اگر بیعت کا ارادہ ظاہر کرتا ہوں تو میرا باپ رونا دھونا شروع کر دیتا ہے۔ فرمایا:۔ اسکو لکھا جاوے کہ اگر تم اس کو اسلام سمجھتے ہو کہ مسیح موعود کو قبول کرو اور بیعت میں داخل ہو تو پھر باپ کو کرنے دو جو اس کا جی چاہے باپ کو راضی کرنے کی خاطر اسلام کو ترک نہیں کیا جا سکتا ؛

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار قادیان و بلاد ران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ پانچوں نماز خود مسجد اقصیٰ میں پڑھاتے ہیں اور سب درس دیتے ہیں۔ بعض وقت ضعف بہت ہی ہو جاتا ہے۔ اور مسجد اقصیٰ کے دو زینوں پر چڑھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ ہمت عطا کی ہے کہ ذرہ بھی طاقت ہو تو پھر مسجد میں آنے سے رہ نہیں سکتے اللہ تعالےٰ کی عبادت اور خلق سے بھلائی ہر دم آپ کو مد نظر ہے۔ اہلبیت مسیح موعود میں ہر وجہ سے خیریت ہے

حضرت صاحبزادہ صاحب بھی قرآن شریف کا درس دیتے ہیں خواجہ صاحب کا تازہ خط اسی صفحہ پر درج ہے۔ برادر سید ولی اللہ شاہ صاحب مصر سے لکھتے ہیں۔ یہاں کے حفاظ و قراء سے قرآن شریف سُنا قرآن پڑھتے ہیں مگر اُس کے مطلب سے ناواقف دار یعنے کے خواہشمند۔ حافظوں کی داڑھیاں بالکل صاف سوائے مدرسہ رشید رضا کے کسی مدرسہ میں قرآن نہیں پڑھایا جاتا ہے کہتے ہیں وزیر تعلیم کیطرف سے مخالفت ہے مگر موسیقی باجا سب مدرسوں میں سکھایا جاتا ہے۔ دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو جاہل کہتے ہیں۔ یہاں کی تعلیم یافتہ سوسائٹی ہمارے یہاں آنے پر بہت تعجب کرتی ہے کہتے ہیں مُشن فائدہ یعنی کچھ فائدہ نہیں۔

منشی فرزند علیصاحب کا خط عدن سے آیا ہے کہتے ہیں جہاز ایک روز تکلیف رہی پھر آرام رہا کئی لوگوں کو تبلیغ کی ۔

مخدومی محمد ابو الحمید صاحب احمدی ناظم چہارم عدالت دیوانی حیدرآباد مقرر ہوئے احباب سے امداد دعا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں سچے منصف کرنے کی توفیق دے۔ برادر برکت علیصاحب شملہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے یہاں دو لیکچر دئیے ہیں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کھلے الفاظ میں کی اور سلسلہ کی اہمیت اور خصوصیات کا بیان کیا سامعین آپ سے بڑھ کر گئے۔ لیکچر کے بعد بابو محمد حسین صاحب نے اپنے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیکا اعلان کیا۔ میاں صاحب کی چند روزہ شملہ سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا ایک لیکچر حافظ روشن علی صاحب اور ایک میر قاسم علیصاحب کا بھی ہوا برادر محمد خلیل الرحمن صاحب ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا حضرت نے نام محمد فضل الرحمن رکھنا منظور فرمایا۔ مبارک ہو ۔

ایک بشارت

خواجہ صاحب کا تازہ خط ولایت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان شکرتم لازیدنکم۔ دعا! دعا!! دعا!!!

دوستو خوشخبری سناتا ہوں۔ لیکن وان شکرتم لازیدنکم۔ مجھے دعاؤں میں تم بھولو میرا نہیں تمھارا کام جو میرے ذریعہ خدا نے کرنا پسند کیا ہے بہت مشکل ہے۔ تم اس فکر میں ہو کہ کسدن کل انگلستان مسلمان ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں جس افترا اور بہتان عظیم کا طوفان اسلام کے خلاف اُمنڈا ہوا ہے اگر اُس کا ایک حصہ بھی دور ہو جاوے تو میں عہدہ برآ ہو چکا۔ اگر چہ جن فضلوں کے آثار میں دیکھتا ہوں وہ تو وہم و گمان سے بھی بالاتر ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ ان دنیا پرست قوموں کے نزدیک کسی پولٹیکل حیثیت میں اپنی قوم میں سے ہونا ننگ عار ہے۔ یہاں مسلمان کہلانا ہدف ملامت و مضحکہ بنتا ہے پچھلے ہفتے ایک نوجوان نارتھ سوتھ پورٹ سے خط آیا کہ وہ اسلامک ریویو کو متواتر دیکھ کر اسلام کی صداقت پر متیقن ہو چکا ہے۔ لیکن قوم کے مضحکہ اور ملامت سے ڈرتا ہے۔ اب اس کا کیا علاج یا تو خدا اسے جرات اور طاقت دے یا متواتر کوششوں سے اسلام کے متعلق پبلک رائے میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہو جاوے اور اسلام کو ایک معقول اور اعلیٰ مذہب لوگ سمجھنے لگ جاویں۔ تو پھر اسلام کو علی الاعلان قبول کریں بہرحال ہمارے سردار نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو تیرہ برس مصائب جھیلتے رہے اور یہاں تو ابھی تیرہ ماہ نہیں گذرے پھر کہاں محمد اور کہاں اُس کے غلام کا ایک ادنیٰ غلام۔ ہاں سب ملکر دعا کرو حل مشکلات ہو جاویگا۔ آخر احمد مرسل کا کشف تو پورا ہو کر رہیگا۔ ہاں تمنا ہے کہ جلد ہو جاوے دعا کرو اور فاستبقوا الخیرات کو نہ بھولو میں خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں میری بشارت نے احمدی جوانوں میں جوش پیدا کیا۔ مختلف اطراف سے مجھے خط آتے ہیں کہ احمدی جوان طلباء ہیں وہ نوجوان آمادگی بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہاں آکر کوئی مزدوری کرلیں اور خدمت دین کریں۔ بدقسمتی سے یہ قوم سخت قوم پرست ہے قومیت اور قومیت کا سوال یہاں نہایت خطرناک تعصب اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ایک قلی کا کام بھی کسی اور سے کرانا یہ لوگ پسند نہیں کرتے۔ صرف یہاں کا سند یافتہ ڈاکٹر البتہ کچھ روزی تھوڑی بہت کما لیتا ہے۔

اس لئے اسطرف آنے سے پہلے زاد راہ اور زاد سفر کا فکر کرو۔ صرف قسمت کے اخراجات ہم آنے سے ہی تو تہیہ سفر کر لینا درست نہیں یہ وہ ملک ہے جہاں غربت اور محتاجی جرم ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے مجھے ایک مددگار کی ضرورت تھی۔ اُس نے مجھے دو بھیج دئیے۔ انصار اللہ نے ہمت کی جو چودھری فتح محمد صاحب کے کرایہ کا انتظام کر دیا۔ لیکن یہاں پہنچ جانے کے بعد چودھری صاحب کی اور ضروریات بھی ہیں۔ ایک پونڈ فی ہفتہ فی کس معمولی گذارہ یہاں کی رہائش خوراک کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہی یہ کام ہے اور وہی سرانجام دیگا وہی من حیث لایحتسب ذرائع پیدا کر دیگا۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ اسوقت تک بجز آسمانی سرکار کے میں کسی زمینی سرکار کا مرہون احسان نہیں ہوا۔ حقیقی وظیفہ تو خدا کی سرکار سے ملتا ہے اس لئے آپ لوگ دعا سے اور اپنے فرض سے فارغ ہو جاؤ ہاں وہ خوشخبری سُنانی میں بھول گیا لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کرو۔ اس ہفتہ ابھی مجھے ایک نہایت ہی عالی خاندان لارڈ نے جو لا رہتے اس کی ایک چٹھی آئی ہے وہ اسلامک ریویو کو پڑھا کرتا ہے۔ اُس کی چٹھی کے ایک فقرہ کا ترجمہ احمدی غیر احمدی کل مسلمانوں کی خوشی کے لئے لکھ دیتا ہوں ”میں دل سے اُس عظیم الشان نبی کا پیرو ہو چکا ہوں۔ ہاں میں ابھی علی الاعلان اسلام قبول نہیں کرتا اس کی وجہ یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔“ آگے جو اصل وجہ ہے وہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھدی ہے اور اس لارڈ کا دستخطی کارڈ بھی بھیجدیا ہے اور وجہ بہت ہی خفیف ہے۔ اگر خدا چاہے تو ایک منٹ میں ہی رفع ہو سکتی ہے۔ چونکہ وہ خود اخفا چاہتا ہے اس کے لئے اُس کا نام نہیں لکھا

حضرت صاحب کو اطلاع دیدی ہے۔ تم سب دعاؤں میں لگ جاؤ۔ پیرس والا مضمون لیند تمام ہوا اُس کے متعلق مبارک کے خطوط آرہے ہیں۔ یہاں کے ایک بہت ہی بلند پایہ رسالے ایشیاٹک ریویو نے مجھ سے اجازت چاہی ہے کہ وہ اُسے اپنے رسالے میں درج کرے ۔

و خدا حافظ۔ دعا اور فرض کو نہ بھولو۔ مجھے ذیل کے پتے پر کبھی خط مل سکتا ہے ۔

کمال الدین

نزیل مسجد ووکنگ

انگلینڈ

خواجہ صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نوازشنامہ ملگیا۔ عزیز فتح محمد کو تکلیف چشم ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ یہ ہفتہ مبارک گذرا جمعۃ الوداع کے متعلق عرض کرچکا ہوں۔ عید کی نماز کیکسٹن حال لندن میں جاکر ادا کیگئی کوئی کم وبیش سو طلباء اور عمائد شہر میں سے تھے۔ اُس کے بعد خطبہ بھی بہت باتاثیر ثابت ہوا نواب صاحب بھاولپور کی طرف سے مجھے بطور امام نماز عید دس پونڈ پیش ہوئے مسجد ووکنگ بجز عمدگی عمارت اور ہر طرح کے ضروری سامان سے سرا ہے۔ خیر بیشے فرش پر تو قالین خرید کر بچھوا دیئے روشنی کا فکر تھا بجلی کی روشنی کے لئے ۳۰ پونڈ کا خرچ ہے۔ سو بحمداللہ دس پونڈ خدا نے بھیجد یئے میں نے وہاں اعلان کیا کہ میں اس دس پونڈ کو مسجد ووکنگ پر خرچ کرونگا۔ بعض طلباء پر خطبہ کا بہت ہی اثر ہوا ان میں سے بعض نے وعدہ کیا کہ وہ کبھی کبھی بغرض جمعہ یہاں آئینگے خاص خبر اس ہفتہ کی یہ ہے کہ مختلف طرفوں سے خطوط آئے ہیں جن میں تفحص اور استفسار اسلام کے متعلق ہے سیئے ستمبر نومبر سے سلسلہ سوال وجواب بھی رسالہ میں شروع کردیا ہے

سوتھ پورٹ ایک علاقہ یہاں سے چھ گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے وہاں ایک نوجوان ہے۔ اب وہ بالکل مطمئن ہوچکا ہے لیکن پبلک کے مضحکہ اور خوف سے گھبراتا ہے۔ وہ دراصل مسلمان ہوچکا ہے جیسے وہ لکھتا ہے صرف اعلان باقی ہے دعا فرمائی جاوے۔ حضور کی نصائح پر عمل کرونگا والسلام کمال الدین ۴۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

انگلینڈ میں اذان

حیران ہوں خواب ہے یا حقیقت۔ انگلستان ایک پرستش گاہ باطل

اُس میں ایک مسجد جو ۲۵ سال سے مقفل اس کا بانی خدا اسپر رحم کرے اس کے محراب کے اوپر سورہ اخلاص ہی لکھنا تجویز کرتا ہے شاید اس مسجد کے ذریعہ اللہ احد صمد۔ لم یلد ولم یولد خدا کی پرستش پربیان ہو۔ آخر یہ اصحاب کہف کی اولاد ہیں۔ شاید پھر خدا صالح کی اولاد کو صالح کرے ؛

کیا خوش قسمت ہے شیخ نور احمد جس نے جب سے دنیا بنی اس سرزمین میں بالتزام پانچ وقت اذان دی شیخ صاحب کا گرج گرج کر اللہ اکبر کہنا لذت دیتا ہے۔ مسجد میں بعد از نماز جب بیٹھتا ہوں تو وجد سا ہوجاتا ہے۔ آئی یہ انگلستان ہے یا قادیان یا احمدیہ بلڈنگس کی مسجد رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین آمین (کمال الدین)

لفافے خوب بند کرو

ڈاکخانہ والوں نے قاعدہ بنایا ہے کہ جو بیرنگ لفافے اچھی طرح بند نہونگے ان کے واسطے ڈاک منشی صاحب کو اختیار ہوگا کہ تلف کردیں خوب مگر ایسا نہو کہ لفافوں کے تلف کرنے کے واسطے منشی صاحبان کو اس سے خواہ نخواہ بہانہ ہی مل جائے قابل غور بات ہے۔

ضرورت ناطہ

ایک لڑکی کے واسطے جس کے باپ دادا سیر اسی قوم سے ہیں ایک بارزگار احمدی لڑکے کی تلاش ہے۔ درخواست معرفت دفتر بدر

ظہور امام مہدی

کے ۲۲ نشان ہینڈبل نمبر ۱۲ میں مجمع الاخوان احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور نے شائع کئے ہیں یہ ہینڈبل مذکورہ پتہ پر مفت مل سکتا ہے۔ احباب منگوائیں اور تقسیم کریں ؛

کیا یہ جائز ضمیمہ ہے

کوئی اخبار نویس یا قانون دان ڈاکخانہ کے ماہر صاحب اس امر پر روشنی ڈال کر مشکور فرماویں کہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے ہمارے پاس روزانہ آتا ہے اس میں گاہے کسی جہازی کمپنی کے اشتہار کا ایک یا زائد ورق شامل ہوتا ہے اور غالباً یہ ورق دفتر اخبار سے سب خریداران کو جاتا ہے لیکن اسپر نہ تو اخبار کی اشاعت کی تاریخ لکھی ہوتی ہے نہ لفظ ضمیمہ ہوتا ہے اگر ایسا ہی کوئی پرچہ کسی اردو اخبار میں ڈالا جاوے تو ڈاکخانہ کے افسر اسپر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ انگریزی اخبارات کے واسطے کوئی قاعدہ الگ ہو یا ایسے اشتہارات کسی قاعدہ سے مستثنیٰ ہوں ہم نے اپنی واقفیت بڑھانے کے لئے یہ نوٹ لکھا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی نوجوان عمر ۲۵ سال آمدنی قریباً ۵۰ ماہوار۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں پہلی بی بی سے ایک لڑکی پانچ سال کی ہے۔ درخواست بنام معرفت دفتر بدر آنی چاہیئے +

آٹھ آنہ اور عنایت ہوں

ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار بدر ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں جب چھوٹے کاغذ پر چھپنا شروع ہوا تو ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ سب خریداروں کو اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جایا کریگا۔ اور ضمیمہ بلا ضمیمہ کی تفریق اب باقی نہ رہیگی اسپر بعض اُن اصحاب نے جو عہ والا اخبار بلا ضمیمہ خرید اکرتے تھے عہ اور دیکر پورا کردے اور وہ آئندہ بمعہ ضمیمہ اخبار کے خریدار ہوگئے اور ابتک انکو اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جو اصحاب پہلے بھی بلا ضمیمہ خرید اکرتے تھے اور اب بھی بلا ضمیمہ خرید کرتے ہیں ان کے ذمہ یکم مارچ سے لیکر یکم جولائی تک کے اخبار کی بابت جو سب کو بمعہ ضمیمہ روانہ کیا گیا تھا مبلغ ۸ر زائد ہیں۔ ۸ر فہرست شائع شدہ میں نہیں ڈالے گئے۔ لیکن وی پی کرنے کے وقت ساتھ بڑھائے جاوینگے +

وہ سب صاحبان جن کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۱۳ء کو ختم ہوتی ہے ان کے نام اخبار کا وی پی ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ کیا جاویگا خریداران ضمیمہ کے نام للعہ کا جو غیر خریداران ضمیمہ ہیں انکے نام عہ + ۸ر ہے کا۔ ۸ر بابت ان ایام کے ہیں جن میں اخبار چھوٹے سائز پر ہو کر بے نام بمعہ ضمیمہ روانہ ہوتا رہا ہے۔

اطلاع

آجکل پادری تامس ہاول صاحب بڑے غیظ سے بھرے ہوئے جوش کے ساتھ اسلام کے برخلاف بہت ناپاک الفاظ سے بھرے ہوئے لٹریچر کو شائع کررہے ہیں اور بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی شان پاک میں اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں جو شاید ہی کبھی کسی پادری نے کئے ہوں اُن میں سے ایک رسالہ کا جواب میاں معراج الدین صاحب عمر نے لکھا ہے چونکہ مضمون بہت لمبا ہے اور دو حصے کرنے میں پورا لطف نہیں رہتا اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۴ اور ۱۵ دو نمبروں کو اکٹھا کرکے پورا مضمون ۱۶۔ اکتوبر کو شائع کیا جاوے۔ اسواسطے ۹۔ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا ؛

ضرورت نکاح

ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ؛

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

یہ بات تمام طور پر مشہور ہے کہ مسیح کا زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام مذاہب باطلہ مٹ جائینگے جس کی بنا حدیث کی ایک روایت ہے۔ صحیح مسلم میں مسیح موعود کے تعلق لکھا ہے یعنی فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام یعنی مسیح کی آمد ثانی کے وقت تمام مذاہب سوائے اسلام کے فنا ہو جائینگے ۔ اسپر ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود تھے تو کیا وجہ کہ اب تک سینکڑوں جھوٹے مذہب روئے زمین پر موجود ہیں اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ اس سوال پر مفصل بحث کیجائے ۔

یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب کسی حدیث کے کوئی معنی کئے جاویں جو قرآنی آیات کے مطابق ہوں کیونکہ کلام اللہ وحی متلو ہے اس میں کوئی تغیر و تبدل یا غلطی نہیں ہوئی بعینہ خدائے تعالیٰ کے الفاظ میں ہم تک محفوظ پہنچا ہے۔ لیکن احادیث وحی خفی ہیں راویوں کے روایت بالمعنی کرنے سے کامل حفاظت کے درجہ پر نہیں پہنچیں اور نہ بعینہ ان الفاظ میں روایت کی گئی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلے تھے اس لئے حدیثوں کے معنی ہمیشہ وہ کرنے چاہئیں۔ جو قرآن مجید کے کھلے کھلے احکام کے مخالف نہوں۔ اب اس اصول کے مطابق جب ہم مندرجہ بالا حدیث کے معنے معلوم کرنا چاہیں تو اول ہمیں قرآن مجید پر ایک نظر ڈالنی چاہئے کہ اس مسئلہ میں قرآن مجید کی کیا رائے ہے۔ اگر قرآن مجید کا منشا آپ کے اس مفہوم کے موافق ہے جو آپ اس حدیث سے سمجھتے ہیں تو ہم بھی اُسے قبول کرنے کو طیار ہیں اور اگر قرآن مجید آپ کے مطلب کی تائید نہیں کرتا تو ہم آپ کے معنوں کو مسترد کر کے اس حدیث کے ایسے معنے کرینگے جو قرآن مجید کے بیان کردہ عقائد کے موافق ہوں۔ سو قرآن شریف میں اس مسئلہ کے متعلق غور کرنے کے بعد پہلی آیت جو میں آپ کے سامنے پیش کرسکتا ہوں وہ یہ ہے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین پارہ ۱۲ رکوع ۱۰۔ اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کر دیتا لوگوں کو اُمت ایک اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے

(ترجمہ شاہ رفیع الدین)

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہر بات پر قادر ہوں میری قدرت کے آگے یہ بات بالکل سہل اور آسان ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مذہب پر اکٹھا کر دوں مگر یہ بات میری سنت کے خلاف ہے میں ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا بلکہ دنیا میں لوگ ہمیشہ مذہب کے بارے میں ایک دوسرے سے مختلف رہینگے۔ اب آپ انصاف سے اس آیت پر مدبرانہ نظر دوڑائیں کیا پھر بھی آپ کے خیال میں ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف ایک مذہب رہ جاوے۔ اور باقی تمام مذاہب معدوم ہو جاوینگے۔ پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واذ تاذن ربک لیبعثن علیھم الی یوم القیامۃ من یسومھم سوء العذاب پارہ ۹۔ رکوع ۱۱۔ یعنی خدا تعالیٰ نے یہود کے متعلق یہ اعلان کر دیا ہے کہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے حاکم حکومت کرینگے جو ان کی شرارتوں کے باعث ان کو سخت سے سخت سزائیں دیتے رہینگے۔ اس آیت میں قرآن مجید نے کیسے واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ یہودی قوم قیامت تک روئے زمین پر رہیگی۔ اور وہ شرارتیں بھی نہ چھوڑیگی اور انھیں ایسے حاکموں سے پالا پڑتا رہیگا جو ان کا اچھی طرح سے کس بل نکالینگے اس صراحت کے باوجود پھر کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں زمانہ میں یہودی عیسائی کوئی نہ رہیگا قرآن کے کہاں تک مخالف جا پڑتا ہے۔ اس آیت میں تاذن کا لفظ اور لیبعثن کا نون ثقیلہ بھی تاکید کے لئے آئے ہیں۔ کہ یہ وعدہ تمام لوگ یاد رکھیں کبھی خطا نہ جاویگا۔

پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ پارہ ۶ ع ۳ یعنی یہود اور عیسائی دونوں قیامت کے دن تک دنیا میں پائے جائینگے۔ اور اپنی شرارتوں میں زندگی بسر کرینگے۔ آپس میں بغض و کینہ ان کے دلوں میں ہوگا صلح و صفائی سے زندگی نہیں گذارینگے۔ پھر ایک جگہ بیان فرماتا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پارہ ۳ رکوع ۱۴۔ یعنی قیامت تک حضرت مسیح کے منکر بھی رہینگے۔ اور آپ کے ماننے والوں کا وجود بھی قیامت تک ہی پایا جاویگا۔ پھر ایک مقام پر تمام مذاہب کا مجموعی طور پر ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا پارہ ۱۷ ع ۱۳ یعنی خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام لوگ ان قویٰ کو استعمال کریں جو خدا نے انھیں بخشے ہیں اور وہ اپنے اختیار کو کام میں لاکر اپنی مرضی کے مطابق اپنے اپنے مذاہب کے طریق پر اپنے معبودوں کی عبادت کریں۔ اور یہ منشا خدا کا ہرگز نہیں کہ لوگوں سے قوت اختیاری چھین لیجاوے۔ اور سب کو ایک مذہب پر متفق کیا جاوے۔ بلکہ اس کا منشاء تو یہ ہے کہ اختلاف رائے جو انسانی طبیعت کا خاصہ ہے وہ ظہور پذیر ہوتا رہے اور لوگ اپنی مرضی کے مطابق جس مذہب کو چاہیں قبول کریں اور جس مذہب کو چاہیں رد کریں۔ اس طرح گرجے بھی آباد ہوں۔ مندر بھی پر رونق رہیں یہودیوں کے معبد بھی معمور نظر آویں۔ اور مسلمانوں کی مسجدیں بھی اللہ واحد قہار کے ذکر سے گونجتی رہیں۔ ہاں یہ بات ہے کہ قیامت کے دن پھر حساب ہوکر سچا اپنی سچائی کا اور جھوٹا اپنے جھوٹ کا بدلہ پالیگا۔ علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اس مضمون کے متعلق قرآن مجید میں ہیں مگر طوالت کے خوف سے صرف چند آیتیں ان میں سے درج ذیل ہیں ۔

(۱) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فیما اتاکم پارہ ۶ ع ۱۱۔

(۲) فلو شاء لھدٰکم اجمعین پارہ ۸ ع ۱۸

(۳) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن یضل من یشاء ویھدی من یشاء پارہ ۱۴ ع ۱۹

اب یہ بات تو صاف ہوگئی کہ کوئی زمانہ قیامت سے پہلے ایسا نہیں آسکتا جس میں تمام لوگ اپنے اپنے مذہبوں کو چھوڑ کر اسلام کو اختیار کر لیں اور کوئی متنفس بھی کسی باطل عقیدہ پر نہ پایا جاوے ہاں ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ اپنی مرضی اور رغبت سے تو لوگوں کا ایک عقیدہ پر متفق ہونا قرآن کی رُو سے محال ہے مگر حضرت مسیح لڑائیاں کر کے اور جہاد کے ذریعہ تلوار کے زور سے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کرینگے۔ اور جو انکار کریگا اسے قتل کرینگے اور تمام سلطنتوں کو خاک میں ملا کر ایک اسلامی حکومت قائم کرینگے مگر یہ خیال بھی درست نہیں اور اس عقیدہ کا ابطال بھی قرآن مجید کرتا ہے۔ چنانچہ جبری طریق قرآن مجید کی رُو سے ناجائز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پارہ ۳ رکوع ۳۔ یعنی زبردستی اور جبری طریق سے کسی کو اپنے مذہب میں لانا اسلامی طریق نہیں۔ اور نہ ایسی کارروائیوں کی ضرورت اسلام جیسے سچے مذہب کو ہے۔ کیونکہ اس کی سچائی اور اس کی صداقت خود اپنے اندر ایسی کشش اور صفائی رکھتی ہیں کہ اسے جبراً

متوالے کی ذرا بھی احتیاج نہیں اس لئے زبردستی بیفائدہ ہے جبراور زبردستی تو جھوٹے مذہب والوں کا وطیرہ ہونا چاہئے کیونکہ ان کے پاس صداقت کا ل نہیں۔ پھر ایک مقام پر فرماتا ہے۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین پارہ ۱۱ ع ۱۵ اس آیت میں استفہام انکاری ہے۔ یعنی لوگوں کو مجبور کرنا کہ وہ ایمان لے آویں اور زبردستی انکو اپنے سلسلہ میں داخل کرنا۔ مسلمانوں کا طریق نہیں۔ پھر نصرتیح سے ایک مقام پر فرماتا ہے وقاتلوا فی سبیل اللّٰه الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا پارہ ۲ رکوع ۸ یعنی مسلمانوں کو لڑائی صرف انھیں لوگوں سے کرنی چاہئے جو ان سے لڑیں۔ ان کے سوا کسی سے لڑنے کی اجازت نہیں پھر ایک مقام پر ابتدا لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وھم بدؤکم اول مرۃ پارہ ۱۰ ع ۷ یعنی صحابہؓ کرام اور رسول صلعم کے غزوات پیشقدمی کے طور پر نہ تھے صرف مدافعانہ تھے۔ ابتدا کفار کی طرف سے ہوئی تھی۔ پھر علاوہ ازیں سب سے قوی دلیل اس خیال کے رد کرنے کے لئے بخاری کی وہ حدیث ہے جس میں مسیح کی آمد کا ذکر ہے چنانچہ منجملہ مسیح کی اور علامات کے ایک علامت یضع الحرب بھی رسول صلعم نے بیان فرمائی ہے۔ یعنی حضرت مسیح دنیا میں تشریف لاکر لوگوں کو کفار کے جہاد سے روکینگے۔ اور لڑائی سے ان کا کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور وہ یہ تعلیم دینگے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اگر کوئی شخص یضع الحرب کے کوئی اور معنی کرے وہ غلطی پر ہے ہم اسے قرآن میں اس لفظ کا استعمال دکھاتے ہیں قرآن میں لکھا ہے حتی تضع الحرب اوزارھا پارہ ۲۶ رکوع ۶ یعنی یہانتک کہ لڑائی موقوف ہو جاوے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وضع الحرب کے معنی میں لڑائی موقوف کرنا لڑائی کے رواج کو دور کرنا۔ قتال و جہاد کو چھوڑ دینا۔ غرض قرآن مجید کی رو سے نہ تو خود بخود تمام لوگ ایک مذہب پر اکٹھے ہونگے اور نہ ہی حضرت مسیح زبردستی لوگوں کو اسلام میں داخل کرینگے اب حل طلب یہ مسئلہ رہ گیا ہے کہ اس حدیث کے اصلی معنی کیا ہیں اور وہ حضرت مرزا صاحب پر کس طرح چسپاں ہوتے ہیں۔ اس کے لئے یہ طریق ہے کہ اس حدیث کے الفاظ کی تشریح کیجاوے۔ سو قابل تشریح لفظ صرف یغنیٰ ہے یعنی تمام مذاہب فنا ہو جاویں۔ اس لفظ کو ہم قرآن شریف کی ایک آیت سے حل کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ پارہ ۱۰ رکوع ۲ میں فرماتا ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ یعنی حقیقی ہلاکت اور فنا جسم کے بے روح ہو جانے سے نہیں بلکہ فنا ہو جانا اور ہلاک ہو جانا دلائل کے زور سے ہوتا ہے اگر کسی مذہب کے پاس اپنی صداقت کے بڑے بڑے دلائل براہین ہیں وہ زندہ مذہب کہلائیگا اور اگر کوئی مذہب اپنے سچائی کے دلائل سے معرا اور خالی ہے تو وہ زندہ نہیں بلکہ فنا شدہ سمجھا جاویگا سو اس آیت سے اس حدیث کے معنی حل ہو گئے کہ جب مسیح موعود تشریف لاوینگے وہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ہزاروں لاکھوں براہین سے کام لینگے اور تمام مذاہب باطلہ کا بڑے زبردست دلائل سے رد کر دینگے۔ اور انکا بطلان ایسے بدیہی طور سے ثابت کرینگے کہ گویا ان مذاہب کو فنا کر دینگے۔ اور تمام مذاہب کے لیڈروں کو مقابلہ کے لئے بلا دینگے مگر کوئی مقابلہ کے لئے نہ آویگا۔ اور جو ہمت بھی کریگا وہ ہلاک ہو جاویگا۔ اور مخالفین پر ایسی حجت پوری کرینگے کہ جب سے دنیا بنی ہے کبھی تمام مخالفوں کو اسطرح پر ساکت نہیں کیا گیا۔ غرض قرآن مجید کے نزدیک کسی مذہب کا فنا ہونا اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مذہب دلائل کے زور سے جھوٹا ثابت ہو جاوے اور اس کے بطلان پر بدیہی ثبوت بہم پہنچ جاویں اور کسی مذہب کا زندہ ہونا تب سمجھا جاویگا۔ جب اس کی صداقت دلائل سے ثابت کیجاوے سو رسول اللّٰه صلعم نے منجملہ مسیح کی اور علامات کے ایک یہ علامت بھی بیان کی ہے کہ اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب فنا ہو جاوینگے۔ یعنی حضرت مسیح ان مذہبوں کو بڑے زبردست دلائل کے ذریعے جھوٹا ثابت کرینگے اور ان مذاہب کا باطل ہونا دنیا پر اظہر من الشمس کر دینگے سو ان مذاہب کا یہ باطل ہونا ہی ان کی فنا ہو گی اور اس طرح سے وہ دلائل سے عاجز آکر فنا ہو جاوینگے۔ ان معنوں کی تائید قرآن مجید کی ایک اور آیت سے بھی ہوتی ہے کہ وہ یہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ ع ۹ یعنی ایک زمانہ آنے والا ہے کہ خدائے تعالےٰ ہدایت اور سچے مذہب کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیگا اگرچہ اس وقت کے مشرک اس بات کو ناپسند بھی کرینگے اس زمانے کے متعلق مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اس آیت سے بھی یہ حدیث حل ہو گئی کہ مسیح کے زمانہ میں جھوٹے مذہب موجود تو ہونگے مگر مسیح کے ذریعہ خدائے تعالیٰ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کر دیگا اور جھوٹے مذہب مغلوب ہو جاوینگے۔ اور ان کا مغلوب ہونا ہی انکی فنا متصور ہو گی اس آیت میں ولو کرہ المشرکون کا فقرہ بھی ہماری طرف سے ایک دلیل ہے یعنی مسیح کے زمانہ میں مشرکین بھی ہونگے اور وہ اسلام کے غلبہ کو اور اپنی ہزیمت کو بنظر کراہت دیکھینگے۔ اگر سائل کے خیال کے مطابق حضرت مسیح کے زمانہ میں سب لوگ مسلمان ہو جاوینگے تو مشرکین کہاں ہونگے جن کے متعلق قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ وہ مسیح کے غلبہ کو ناپسند کرینگے۔ اب اس کے بعد معاملہ آسان ہو گیا اور دریافت طلب یہ بات رہگئی کہ آیا حضرت مرزا صاحب نے واقعی طور پر غیر مذاہب کو فنا کر دیا اور کہ آپ لیظھرہ والی آیت کے مصداق تھے یا نہیں اس کے لئے ہم مرزا صاحب کے کارناموں پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہیں تو واقعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب ہی وہ مسیح موعود تھے جن نے دنیا کے تمام مذاہب کو فنا کرنے کے لئے دنیا میں مبعوث ہونا تھا۔ چنانچہ پہلے دہریوں کو لو آپ نے انھیں سمجھایا کہ تم خدا کی ہستی کا انکار کرتے ہو صرف اس لئے کہ تمھارے پاس اس کا ثبوت نہیں۔ مگر میں تمھیں ایک فیصلہ کن راہ بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے مجھے آئندہ زمانہ کے متعلق خبریں بتاتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی ہستی وراء الوریٰ نہیں تو کیا وجہ کہ میری پیشگوئی حرف بحرف سچی نکلتی ہے۔ اور جس بات کی خبر میں پیش از وقت دیتا ہوں وہ بعینہ اسی طرح پوری نکلتی ہے۔

پھر آپ نے آریوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ تمھارا یہ کہنا کہ وید کے سوا اور کوئی الہامی کتاب نہیں غلط ہے بلکہ قرآن مجید اس سے بڑھکر عظیم الشان الہامی کتاب ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ لوگ اسپر عمل کر کے بڑے بڑے اولیاء اور صاحب کرامت انسان بن گئے ہیں اور قیامت تک بنتے رہینگے لیکن وید میں یہ خاصیت نہیں اور اس کو پڑھکر اسپر عمل کر کے کوئی شخص صاحب کرامت نہیں بنتا اگر تمکو بات باور نہیں تو اچھا میں قرآن کا ایک خادم تمھیں اطلاع دیتا ہوں کہ تمھارا ایک مذہبی لیڈر اور وید کا منتاد لیکھرام واقعتاً ارام فلاں مدت کے اندر ایک ہیبت ناک طریقہ سے مارا جاویگا میرے خدا کا یہ اٹل منشا ہے اب اگر تمھارا وید والا پرمیشور قادر ہے تو اسے بچا لے۔ آخر کار لیکھرام کی موت کا دن آ پہنچا اور وہ ایک غیر معمولی طریقہ سے قتل کیا گیا۔ اور چاروں طرف

بے معنی کئے جاویں

آریوں کے گھر میں ماتم برپا ہوگیا اور اسطرح اس مجدد کے ہاتھ سے آریہ مذہب فنا ہوگیا۔ اس کے بعد عیسائیوں کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ تمھارا مذہب صرف ایک تاریخی واقعہ پر مبنی ہے تمھارے خیال میں مسیح دنیا میں آیا اور شریعت کو منسوخ کرکے لوگوں کے گناہ اُٹھا کر ان گناہوں کی مزدوری بھگتنے کے لئے صلیب پر چڑھ کر لعنت کا طوق گلے میں ڈالکر جہنم واصل ہوا اس لئے اب شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کے گناہوں کو خدا کا بیٹا لے گیا مگر ہم نے خود تمھاری کتابوں سے ثابت کردیا ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوا بلکہ ایکسو بیس برس تک زندہ رہکر اپنی طبعی موت سے کشمیر میں فوت ہوا۔ سو چونکہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا اس لئے کفارہ بھی غلط ثابت ہوا اور تمھارے گناہ تمھارے ذمہ رہ گئے۔ اب پھر شریعت کی ضرورت پڑی اور پھر ایک قانون کی احتیاج پائی گئی اور تمھارے مذہب کا تانا بانا بگڑ گیا۔ غرض دنیا کا کوئی مذہب نہیں جسکو حضرت اقدس نے چیلنج نہ دیا ہو کہ آؤ میرے ساتھ مباحثہ کرلو جسقدر دلائل اسلام کی صداقت کے میں پیش کرتا ہوں ان کا پانچواں حصہ بھی تم اپنے مذہب کے سچا ہونیکا پیش کرو۔ اگر دلائل سے عاجز ہو تو آؤ دعا میں مقابلہ کرو ایک طرف میں اپنے خدا کے حضور گڑگڑاتا ہوں دوسری طرف تم اپنے اپنے خداؤں کو پکارو پھر دیکھو کس کا خدا قادر مقتدر ہے۔ اگر اس معیار سے بھی تم فیصلے کے لئے تیار نہیں ہو تو معجزات دکھاؤ پیشگوئیاں کرو۔ اس میدان میں بھی میں ہی سبقت لیجاؤنگا۔ غرض صداقت ثابت کرنیکا کوئی پہلو نہیں جس میں حضرت اقدس نے غیر مذاہب والوں کو چیلنج نہ دیا ہو آپ کی اسّی کے قریب کتابیں ایک توپ کا حکم رکھتی ہیں جس نے تمام مذہبوں کو عصف ماکول کی طرح کردیا ہے

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

آسٹریلیا میں جانا کیسا

ایک احمدی بھائی کو آسٹریلیا میں جانے کا شوق ہوا اس نے [illegible] وہاں سے خبر منگوائی گئی، وہاں سے ایک ہندوستانی بھائی نے جو حالات لکھے ہیں وہ اطلاع عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں

آسٹریلیا میں آنے کی ایشیا والوں کے واسطے سخت ممانعت ہے بلکہ ایک دفعہ ایک بادشاہ جسکو بادشاہ جہور کہتے ہیں گھوڑے خریدنے کے واسطے آیا جتنے لاکھ سے زیادہ روپیہ اس ملک والوں کو دیکر اچھے گھوڑے لیجانے تھے جو عرب وغیرہ میں اُن سے کئی درجہ بہتر وہ خرید سکتا تھا۔ لیکن اُنھوں نے اُترنے ہی نہ دیا۔ کہ ایشیا والے یہاں نہیں آسکتے۔ آخر اسنے سلطان کو تار دیا سلطان نے انگلینڈ میں بادشاہ کو تار دیا اور پھر انگلینڈ سے بادشاہ نے تار دیا کہ اسکو مت روکو جب اُنھوں نے اسکو اُترنے کی اجازت دیدی مگر وہ نہ اُترا اور واپس جہاز میں انڈیا کو روانہ ہوگیا۔

آپ بہت سخت تکلیف کے بعد ہندوستان سے اجازت لے سکتے ہیں جو مشکل سے ایک سال تک رہنے کیلئے منظور ہو جاویگی۔ اور یہاں پر کوشش کرکے ایک تھوڑی سی مدت اور مل جاویگی۔ لیکن بہت تھوڑی اور بڑی مشکل سے اور دس بیس پونڈ خرچ کرنے کے بعد۔ پس اس تکلیف کے بعد اگر ایک وقت تک اجازت مل بھی گئی تو وہ بہت تھوڑی ہوگی اور اس تھوڑے سے وقت میں کیا کیا جاویگا۔ یہ تو عرض ہوئی اس ملک میں آنے کی نسبت تجارت کا یہ حال ہے کہ کل تجارت کا معاملہ اُنھوں نے اپنے ہاتھ میں ایسی تجویز سے رکھا ہوا ہے کہ دوسرے کو چانس دیتے نہیں اور کل کے کل اندر ہی اندر اپنے دلوں میں ایشیا والوں سے ایسا کینہ رکھتے ہیں کہ جسکا بیان قلم سے نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ اخبارات میں ان کے دل کا حال اچھی طرح ظاہر ہوتا رہتا ہے مگر پھر بھی دل میں اس اظہار سے کئی درجہ بُرا سمجھتے ہیں۔ جو ان کے برتاؤ سے ہم محسوس کررہے ہیں۔ اور لین دین اور بول چال اُس جگہ کرتے ہیں جہاں مجبوراً انکو ایسا کرنا پڑتا ہے یہ تو ہوا بڑی بڑی تجارتوں کا معاملہ مثلاً دوکان وغیرہ کرنا یا اس سے بھی کوئی بڑی تجارت کھولنا جس میں یہ بالکل چانس دیتے ہی نہیں۔ باقی رہا پھیری وغیرہ کا یہ حال ہے کہ وسٹرن آسٹریلیا کے بغیر دوسرے ملکوں میں لیسنس لیکر لوگ پھیری کررہے ہیں جس میں دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ تک وہ کما لیتے ہیں جس میں چنداں بڑی پونجی کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً سو پونڈ ایک بہت بڑی رقم ہے ایسا کام کرنے کے واسطے وسٹرن آسٹریلیا میں بھی پہلے لیسنس تھا جو ایک مدت سے اُنھوں نے بند کردیا ہے مگر یہاں کے جتنے ہندوستانی تھے اُنھوں نے پھیری نہ چھوڑی اگرچہ ہر ایک کو دو دو چار چار دفعہ جرمانہ بھی ہوا قید کی بھی دہکی دی گئی مگر وہ پھیری کرتے ہی رہے آخر کار اُنھوں نے خود بھی ترس کھاکر یہ سمجھ لیا کہ یہ کریں تو کیا کریں کوئی دوسرا کام تو کرنے کو ہم نہیں چھوڑتے پھر کسی نہ کسی طرح تو انھوں نے گذارہ کرنا ہے۔ یہ سوچکر پکڑنا چھوڑ دیا اگر کبھی کمبخت پولیس والا پکڑ بھی لیتا تو عدالت دو چار شلنگ جرمانہ کردیتی۔ بلکہ یہ بھی کہدیتی کہ ان کو مت پکڑا کرو۔ خیر وہ دس دس پونڈ کا جرمانہ اور قید اور ملک بدر کرنے کی دہکیاں جو دیجاتی تھیں اُنسے چھوٹے۔ آہستہ آہستہ یہ اجازت ہوگئی کہ میونسپلٹی کو یہ اجازت دی گئی کہ وہ جسکو چاہیں لیسنس دیدیں مثلاً لاہور میونسپلٹی اگر نہ چاہے تو نہ دے شاہدرہ والی چاہے تو دیدے۔ پس جہاں لیسنس ملے وہاں پھیری کرو۔ اگرچہ جہاں لیسنس نہیں دیتے وہاں بدستور لوگ پھیری کررہے ہیں۔ لیکن ایسی جگہ پکڑے جانے پر جرمانہ ہوجاتا ہے۔ جو کبھی کبھی ایک مدت کے بعد کوئی پولیس والا اپنے کینہ کے سبب ایسا کرتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ جرمانہ ہوجاتا ہے۔ مگر عموماً پکڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس یہ حال ہے یہاں کی چھوٹی تجارت کا اور جو پھیری کررہے ہیں وہ دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ ماہوار کما لیتے ہیں خوراک نکال کر خوراک کا خرچ آٹھ شلنگ سے ایک پونڈ ایک ہفتہ تک ہوجاتا ہے۔ آب وہوا بہت عمدہ ہے۔ آنے کا خرچ بمبئی سے فریمینٹل تک ۱۳ پونڈ سے ۱۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ جرمن جہاز اچھا ہے ورنہ پھر فرنچ جہاز سہی۔ پی آنو میں تھرڈ کلاس نہیں اس میں ایک دو پونڈ اور خرچ ہونگے۔ اور تبلیغ کے واسطے بغیر خواجہ کمال الدین ثانی کے ناممکن ہے اور کم از کم دو آدمی آنے چاہئیں۔ رہنے کے لئے مکان کرایہ پر مل سکتے ہیں۔ اور کرایہ مختلف جگہوں میں مختلف ہے۔ یعنی چھ سات شلنگ ہفتہ سے لیکر چھ سات پونڈ ہفتہ تک ہے۔ اس ملک میں حسب ذیل لیسنس مل سکتے ہیں مچھلی بیچنے کا فروٹ بیچنے کا آئس کریم بیچنے کا۔ بوتل جمع کرنیکا۔ پھیری کرکے کپڑا بیچنے کا لیسنس وغیرہ وغیرہ مگر ہر ایک حالت میں میونسپلٹی کو اجازت ہے۔ جسکو چاہے لیسنس دے۔ جسکو چاہے نہ دے۔ قانون اس کو کمپل نہیں کرسکتا کہ ضرور فلانے کو دو اور فلانے کو نہ دو۔ اور یہ قانون ایشیا والوں کو بہت تکلیف دیتا ہے۔ کیونکہ ان کو ہمیشہ لیسنس دینے والوں کیساتھ عاجزی سے بات کرنی پڑتی ہے۔ بمبئی سے جو صاحب آویں میرے خیال میں اگر وہ روٹی بغیر ٹکٹ لینا چاہیں تو وہ حاصل کرسکتے ہیں اور اگر کھانے کے ساتھ ٹکٹ لیویں تو فرنچ جہاز پر ۱۳ پونڈ لیوینگے اب اگر زیادہ یا کم نرخ ہوگیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا لیکن روٹی کے ساتھ ٹکٹ لینے میں بھی کچھ نہ کچھ آپ کو ساتھ لینا ہوگا اور بمبئی سے شاید بغیر فرنچ بوٹ کے دوسرا آپ کو نہیں مل سکتا۔ مگر کلمبو سے ہر ایک بوٹ مل سکتا ہے بمبئی سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اظہار درد

آہ اے کمزور قلم۔ کم علمی۔ محدود لیاقت نا مکمل تحریر نحیف دماغ تو کس طرح درد دل کا اظہار کر سکے اور وہ کون سی معجزانہ طاقت آئے کہ کم از کم تو اعلیٰ دماغوں۔ پر زور تحریروں زبردست قلموں کا مقابلہ تو نہیں مگر کم از کم کمزور و نحیف جواب ہی دے سکے۔ آہ دے بھی تو ع صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانوں میں۔ آہ اے فرقہ اناث اے خدا تعالیٰ کی کمزور مخلوقات و غریب ہستی تیری بدنامیاں الزام بیگناہ اسقدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر تیرے حقوق حکیم علیم سمیع بصیر مالک و خالق قادر مولا بھی ایک خیر خواہ بنی نوع انسان کے ذریعہ بیان نہ کرتا تو زبردست و حکومت والی زبردست طاقتیں تجھے ایک دم میں مسل ڈالتیں تباہ کر ڈالتیں دنیا سے نابود کر کے بھی ان کا بغض و کینہ نہ مٹتا مگر اے سلامتی کے شہزادے اے وہ کہ جس کیواسطے دو جہان مالک ارض و سما نے پیدا کئے تجھ پر ہزار ہا سلام و رحمتیں نازل ہوں کہ آپ نے کمزوروں عاجزوں پر اپنی "رحمۃ للعالمین"، کا خطاب ثابت کیا۔ یہ چند فقرے زبان قلم سے مجبوراً درد دل نے لکھوا دیئے مگر اصلی مختصر سوال یہ ہے کہ عورتوں پر مردوں نے اپنے نمونہ رحم سے کیا مثال قائم کی کہ ان کو مخالفت نکاح ثانی نہ ہوتی۔ مسرف جاہل کا خطاب اکثر مسلمانوں کے جملہ فرقہ ہائے عالم میں دیا جاتا ہے۔ اب میں جستہ جستہ ان سوالات کا جواب حتی المقدور لکھتی ہوں۔ خدا تعالیٰ ان فقروں میں برکت ڈالے اور پُر اثر ہوں

عورتیں ازدواج ثانی کی مخالفت کیوں کرتی ہیں؟

اس لئے کہ پہلے ہی ان پر نیک مثال مسلمانوں نے قائم نہیں کی یعنی اپنے نبی اکرم صلعم (فداہ روحی) کی پیروی نہ کی صحابہ کرام کی پیروی سے گریز کیا یعنی اللہ بات مدنظر نہیں رکھا حکم رسول اکرم اور حکم الٰہی پر عمل کرنے کیواسطے نکاح ثانی نہیں کیا بلکہ اکثر مشاہدہ ہے کہ جب کسی مرد نے نکاح ثانی کا ارادہ کیا ضرور پہلے یا تو بیوی مزاج کے موافق نہیں تھی یا پھر کسی بیوہ یا کنواری کی دولت و مال کے طمع کیوجہ سے کہ اگر وہ نکاح میں آجاوے تو دولت و جائداد مل جاویگی۔ سو اصل ثواب کی نیت یا رسول اکرم کی پیروی اور حکم خداوند کریم کی تعمیل تو شاذ و نادر ہی کسی مومن و مسلمان کے جی میں ہوتی ہوگی مگر پھر اس نکاح کے کرنے میں سوائے ذلت اور فساد کے کیا فائدہ بلا ہی کہ بیٹھے بٹھائے ایک گناہ مول لے لیا ع

نہ معاون و درد سر خریدن۔ میں نے بڑے بڑے معزز و معتقد مسلمان گھرانوں میں مشاہدہ کیا ہے کہ پہلی سہرے کی بیاہی ہوئی بیوی سے اگرچہ کسی قدر پیار و محبت اتفاق ہو خواہ کئی اولاد کی ماں ہوں خاصکر داما دوں والی نواسوں نواسیوں، بلکہ پوتوں والی ہو معزز و محترم خاندان والی ہو مگر جسوقت دوسرا نکاح کیا اور دوسری بیوی آگئی بس سب لحاظ و شرم چولھے میں جھونک دیئے۔ پھر نہ بیٹیوں کی ماں کی کوئی عزت ہے نہ داما دوں کی ساس کا لحاظ۔ کوئی تو شرع کے حکم پر عامل بھی یا رشتہ داروں کی شرم کہ مکان اور خرچ برائے نام دیکر آنکھوں سے دور کر دیتا ہے اور بہانہ یہ کہ آزادی سے بی بی رہے کسی قسم کی تکلیف بیٹیاں بچوں کو نہو اور کسی نا خدا ترس اور اکثر اسی پر عمل ہے کہ کبھی خبر تک نہ لی چاہے وہ مزدوری کر کے پیٹ پالے یا کسی منچلی والا کے دروازے جا بیٹھے نہ ان کو بدنامی کا خیال۔ خدا کا خوف تو پہلے ہی نہیں ہوتا اپنی رنگ رلیوں میں مست مگر تعجب تو یہ کہ اگر وہ مصیبت ماری حرف شکایت زبان پر لاوے تو واجب القتل اور قابل قطع تعلق گردانی جاتی ہے خیر یہ تو اس قدر لمبا قصہ ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا اور مجھے مختصر لکھنا ہے۔ غرضیکہ پہلی ہی مردوں نے مثال نیک قائم نہیں کی سو یہ تو مسلم بات ہے کہ مظلوم آخر ظلم سہ سہ کر پتھر بن جاتا ہے۔ پھر وہ جو کچھ نہ کرے تھوڑا ہے سو ہماری بہنیں ایسی حالت میں احکام خدا بھی بھول گئیں۔ اور اگر ذرہ بھر کوئی ازدواج ثانی کا نام ہی لیوے تو خانہ بربادی پہلے شروع ہو جاتی ہے۔

کیا عورتیں واقعی نکمی رہنا چاہتی ہیں۔

رہی یہ بات کہ عورتیں نکمی اور سست اکثر ہیں۔ یہ بات غلط اور کہنے والے کو کیا کہوں میرے خیال میں بول تو جس کا نصیب بی بی کو اللہ تعالیٰ نے گھر خاوند اولاد دی ہے وہ تو ایک دم بھی بافراغت نہیں رہتی۔ بچوں کا سنبھالنا خانہ داری کے مختلف کام اس قدر ہوتے ہیں کہ بادشاہت جتنا انتظام کرنا ہوتا ہے اور اگر اس پر کچھ لکھوں تو ایک دفتر درکار ہے۔ ہاں اگر بد قسمتی سے کوئی خالی ایک ہی عورت ہو تو پھر وہ ہر طرح اپنا پیٹ پال سکتی ہے کوئی محنت مزدوری ہے کوئی کسی نہ کسی کام سے اپنی ہمت کے کوئی نکما پن پسند نہیں کرتا جس کے پاس جو ہنر ہو اور اسے بچپن میں ماں باپ نے سلائی۔ کشیدہ کاری لکھنے پڑھنے وغیرہ کا جو ہر سکھایا ہوا ہو۔ وہ کبھی بیکار نہیں بیٹھتی بلکہ میں نے ایک یتیم لڑکی کو دیکھا ہے کہ وہ جوتیوں پر اور ٹوپیوں پر طلا کاری کر کے جو اس کے خاوند نے اسے سکھلایا تھا۔ بہت سا روپیہ کماتی تھی۔

مسرف اور جاہلیت کا الزام عورتوں پر

عورتیں مسرف صرف اسی لئے کہلاتی ہیں کہ انہوں نے بیگانہ مال خرچ کر کے زیور و کپڑا و زینت کی چیزیں بنائی ہوئیں۔ اور اگر عورتوں کو زینت یہی کہ رنگا ہوا کپڑا۔ مہندی تیل۔ عطر۔ سرمہ وغیرہ۔ زیور۔ موتی۔ پھول نہوں تو مرد ہی پسند نہیں کرتے کہ ان کی بیوی سفید براق لباس میں یا موٹے جبل زین ٹوپی۔ لدھیانہ کے موٹے کپڑے پہنے بیزار نہت بیٹھی ہو۔ اور اسراف کیا ہے۔ بچوں کے مختلف ضروریات جو عورتوں سے ہوتے ہیں خاصکر لڑکیوں کے وہ مرد ہرگز نہیں جان سکتے نہ ان کو سمجھ ہی ہو سکتی ہے کہ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ انکو تو روپیہ کا حساب ہونا ہے کہ اس قدر روپیہ [illegible] تھا کہاں خرچ ہوا۔ میں تو خیال کرتی ہوں عورتیں بڑے درجہ کی کفایت شعار ہیں یہانتک کہ انھیں کنجوس کا خطاب بھی مل جاتا ہے۔ رہا جاہل ہونا یہ بھی مردوں کی خطرناک ناقابل معافی غلطی ہے انھوں نے ہی جاہل رکھا خود تو لڑکیوں میں اس قدر جرأت کہاں کہ اپنے آپ علم حاصل کرنے کی سعی کرتی پھریں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون زمانہ پلٹا سکتا ہے کہ ان غلطیوں کا انسداد کر سکے بیشک روشنی کا زمانہ ہے مگر ہیچ کجا و انند حال ما سبکساران ساحل ❖

سکینۃ النساء۔ از قادیان۔

دانتوں کی دوائی

کوئی خاتون جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتیں ان کے دانتوں میں تکلیف ہے اور ورم ہے ان کے واسطے نسخہ لکھا جاتا ہے۔ مرجان سوختہ

یشب سوختہ ۔ صدف سوختہ ۔ زہر مہرہ
۲ ماشہ ۔ ۲ ماشہ ۔ ۲ ماشہ
مازو سبز ۔ جوز السرو ۔ توتیا سبز
۳ ماشہ ۔ ۳ ماشہ ۔ ورقی
ثعلب (پھٹکری) بریاں ۔ دم الاخوین ۔ زنگ ارسنی
۲ ماشہ ۔ ۳ ماشہ ۔ ۲ ماشہ

باریک کر کے رات کو مل کر سو جا کریں۔

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عرب عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ درکار ہیں۔ عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد جہاں لکھے پڑھے عرب موجود ہیں وہاں کے دوست توجہ کریں۔ اور ازراہ عنایت ایسے آدمیوں کی فہرست داخل کریں جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہو سکتا ہو۔

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں ان کے نام اخبار بدر ایک سال کے واسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خانصاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا وہ سال ختم ہوا کیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کے واسطے اس خاتون کے لئے قیمت دے سکتے ہیں۔

ہکل دا آء دوا ء

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزاں

سرمہ مروارید ملوا کسائڈ والہ۔ مقوی بصر۔ مفید گکرے غشا نزول الماء قیمت فی تولہ . . . . عاکر

سرمہ دافع پھولانی ماشہ . . . . عمر

سرمہ مجلی۔ مفید پڑوال۔ دھند۔ سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ . . . . عہر

سرمہ سیرا مفید از بعلاء ضعف پیری فی تولہ . . . . . . عہ

سرمہ براق مفید سلاق و سرخی پلک . . . . . عـ

حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دور کرتی ہیں عہ

حب مقوی باہ ممسک چار درجن قیمت ایک روپیہ عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک . . . . عمر

دوائے مقوی حافظہ دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ . . . . عہ

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ درجن ۱۲ر

دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک . . عہ

ق۔ و۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان

ضرورت نکاح

ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جس کی عمر بائیس سال ہے احمدی نوجوان سید خواندہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک۔ آزمالو تجربہ کر لو۔

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو۔ آزمالو۔ قیمت عاکر

کشتہ لیشب مرکب ضعف دل دل کا دھڑکنا کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے۔ ۲۴ خوراک عہر

معجون چاندنی اس کے استعمال سے قوت باہ بحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا مفرح دل قیمت ۵ تولہ سے ؎

مفرح کوسمبی دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ حافظہ تیز کرتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے۔ قیمت فی ڈبیہ کلاں ؎ خورد ؎

ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا۔

ع۔ ن معرفت بدر ایجنسی قادیان

ضرورت نکاح

ایک نومسلم عمر ۲۴ سال ملازم در قادیان مشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کیواسطے اچھا موقعہ ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ہونی چاہئے۔

خبریں

حاجی عرب عبدالحی صاحب ۲۴ ستمبر کو جہاز پر سوار ہو گئے۔ برادر سیٹھ اسمٰعیل صاحب نے اطلاع کی ہے میاں صدرالدین صاحب ڈسکہ سے لکھتے ہیں کہ اردگرد کے احمدیوں کو بلا کر یہاں انجمن بنائی گئی ہے چودھری نصراللہ خانصاحب والی مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ عمارت فنڈ کی قسط اول روانہ ہو چکی۔ قسط ثانی اب طیار ہے اس انجمن کے بانی مولوی جان محمد صاحب ہیں۔ پریسیڈنٹ میاں بڈھے خانصاحب موسٰی والیہ ہیں۔ چوہدری نصراللہ خانصاحب اس جماعت پر بہت شفقت رکھتے ہیں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس سرمہ کے متعلق حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عاکر قسم دوم عہر قسم سوم عہر اصلی ممیرا جس کی قیمت عللہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

بھیا اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جملہ اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود شیر گاؤ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شرمہ پرکاش دیوجی۔ پرچارک برہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی کا غذ عمدہ ہے۔ اور قیمت صرف ۸؎ ہے۔ ملنے کا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

QADIAN

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Reg. No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ

جلد ۱۴

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء و یکم کاتک سمت ۱۹۷۰

قادیان ضلع گورداسپور

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ

جائنٹ اڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر

کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

نمبر ۱۳-۱۴

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا - اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا -

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا - اور ہر حالت میں راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت طیار رہیگا - اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق که قرآن نام اوست — باده عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے که ہست — زو شده سیراب سیرابے که ہست

آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چه زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چه گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمه حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمه از جان و دل ایمان ماست — ہر که انکارش کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب

نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو بسبب کثرت پیشاب کے بعض دن تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے اور اکثر ضعف رہتا ہے۔ تاہم سب درس حسب معمول ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اون کی عمر ہمت اور ثواب میں برکت پر برکت دے ❊ اہل بیت مسیح موعود میں ہر طرح خیریت ہے ❊ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت خود بخیریت واپس قادیان آگئے ہیں ❊ اکمل صاحب بالفظ اکمل صاحب "گھر" گئے ہیں (مراد گولیکی) اُمید ہے دو چار روز تک واپس تشریف لے آئینگے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی قادیان آگئے ہیں۔ انہیں پہلے سے بہت آرام ہے لیکن اگر تقریر پر زور دیں تو پھر دورۂ مرض کا خوف ہوتا ہے اس واسطے فی الحال ان کو تقریروں کی اجازت نہیں۔ اگرچہ کوئی شخص اُن سے کوئی مسئلہ پوچھ بیٹھے تو دینی خدمت کے عشق میں وہ اپنی کمزوری صحت کو بھول جاتے ہیں وہ تو اپنی محبت میں معذور ہیں۔ لوگ ہی انپر رحم کیا کریں ❊

ڈپٹی نصیر احمد صاحب ایم۔ اے بہار سے تشریف فرما ہیں گوجرانوالہ میں جلسہ احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵-۲۶ اکتوبر کو ہوگا قادیان سے عاجز راقم اور حافظ روشن علی صاحب کو جانے کا حکم ہوا ہے۔ ہوشیارپور میں جلسہ احمدیہ کل جمعہ سے شروع ہو کر تین دن رہیگا۔ یہاں سے عاجز کو بہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب جانے کا حکم ہے۔ دہلی سے میر قاسم صاحب تشریف لائینگے احباب لکھنؤ ڈاکٹر لعل محمد صاحب و مرزا کبیر الدین صاحب کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں قبول ہو کر مولوی میر قاسم علی صاحب کو اور عاجز راقم کو لکھنؤ جانے کا حکم ہے یکم نومبر کے قریب وہان جلسہ ہوگا۔ ماہ نومبر کی کسی تاریخ میں ملتان جلسہ ہونے کی تجویز ہے یہاں سے غالباً حافظ روشن علی صاحب و مولوی سرور شاہ صاحب تشریف لے جائیں گے۔ اور پشاور سے مولوی نذر علی صاحب منشی ظہیر الدین صاحب اروپی احمدی گذشتہ ہفتہ میں قادیان تشریف لائے انکی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اون کے فرزند کا نام نصیر الدین رکھا ❊ برادر عزیز ولی اللہ شاہ نے مصر سے اپنے ایک خط میں لکھا کہ قرآن کے فہم کا لطف قادیان میں ہی ہے یہاں کے لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر سمجھتے نہیں حضرت خلیفۃ المسیح نے انہیں جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ اسواسطے وہان نہیں گئے کہ مصریوں سے قرآن پڑھیں بلکہ آپ کا یہ کام ہے کہ وہان زبان سیکھیں۔ اور قادر الکلام ہو کر اہل مصر کو قرآن پڑھائیں۔ قادیان میں مشین پریس پھر جاری ہے اور اس کے ساتھ ہی اخبار الحکم بھی باقاعدہ نکلنے کی تجویز ہو۔ شیخ غلام احمد صاحب ضلع جالندھر میں وعظ کرنے کے بعد ضلع لاہور میں پہنچے ❊ بنگہ میں قرآن شریف کا درس جاری کیا۔ احمدی احباب کو پابندی نماز باجماعت پر آمادہ کیا اور ایک سو سترہ روپیہ چندہ جمع کر کے دفتر محاسب صدر انجمن کو روانہ کیا۔ آپ کی بی بی نے عورتوں میں وعظ کئے ❊ برادر عبد الرحمان صاحب مصر سے لکھتے ہیں۔ ازہر میں تفسیر و حدیث کا درس سنتے ہیں۔ اور ہر دو صاحبان بخیریت ہیں ❊ برادر عبد المحی صاحب کا خط عدن سے آیا ہے۔ لکھتے ہیں جہاز پر جس قدر لوگ ہیں ان سب کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ نصاریٰ کو بھی اور یہود کو بھی اور مسلمانوں کو بھی ❊ منشی فرزند علی صاحب کا خط پورٹ سعید سے آیا ہے وہ بھی تبلیغ میں جہاز پر مصروف رہے ❊

نانک پنتھیوں میں تبلیغ اسلام

ہندوستان میں اٹاوہ۔ بنارس

کانپور، لکھنؤ وغیرہ وغیرہ میں ایک خاص جماعت نانک پنتھیوں کی ہے جو سوا باوا نانک کے اور کسی کو نہیں مانتے اور ان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے جیسا کہ اٹاوہ میں نانک پنتھی جماعت ہے شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور کے لیکچروں کو خاص دلچسپی سے سُنا مگر لوگ سوا ناگری کے اور کسی زبان کو نہیں سمجھ سکتے اسلئے شیخ صاحب موصوف نے محنت شاقہ سے ٹریکٹ بنام "شری گورو نانک دیو جی کا مارگ" یعنی حضرت باوا نانک کا مذہب لکھا ہے جسمیں گرنتھ اور جنم ساکھی کے مسلمہ حوالجات کی بناء پر نہایت صراحت اور وضاحت سے یہ تبلایا ہے کہ حضرت باوا مذاہب اور اس کے کل عقاید سے بیزار اور اسلام کے فدائی تھے یہ ٹریکٹ ناگری میں چھپوایا گیا ہے اور اسپر فی نسخہ ار سے زیادہ خرچ ہوا ہوگا مگر نانک پنتھیوں میں تبلیغ کے لئے اسکی قیمت صرف ۔ر رکھی گئی ہے ذی مقدور احباب اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں اور بہت سے نسخے خرید کر کے مفت تقسیم کریں انشاءاللہ مفید ہوگا ❊

ولائت میں ایک نیا احمدی

اصحاب سلسلہ عالیہ کی تشفی اور ازدیاد ایمان کیلئے

اسبات کا شائع کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پچھلی مضمون میں ایک عالی نسب لارڈ اور ایک نوجوان انگریز کا مشرف باسلام ہونا ہمارے لئے فرحت کا موجب تھا۔ اسی طرح اس ہفتہ ایک اور مسرت بخش خبر ولایت سے آئی ہے مکرمی خواجہ صاحب شکر اللہ سعیہ کے خطوط میں ہر ڈاک میں نئی اُمنگیں اور امیدیں نظر آتی ہیں اون کی مساعی جمیلہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں نصرانی اسلام قبول کر رہے ہیں وہان مسلمانوں کا سلسلہ عالیہ میں داخل ہونا بھی شروع ہو گیا ہے اور حقیقت میں وہ انگریز جو خواجہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوگئے وہ احمدی احمدی مسلمان ہونگے۔ اون کو یہ سمجھانا ذرا مشکل نہ ہوگا کہ خلفاء اور مجددین کا سلسلہ اسلام کو ترو تازہ رکھنے اور اس کی سچائی کا ہر زمانے میں ثبوت دینے کے لئے ضروری ہے اور اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔

ہان اصل بات جس کی ناظرین منتظر ہیں اسکو درج کرتا ہوں۔ ایک نوجوان جو ولایت میں انجنیر کلاس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اون کے متعلق کئی مہینوں سے خواجہ صاحب اطلاع دے رہے تھے کہ وہ متاثر ہو رہا ہے۔ آخر اس نے اب سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کے لئے خواجہ صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ میں آپکی بیعت کرتا ہوں اونکی اصل درخواست اس وقت راقم کے پاس موجود ہے اسپر خواجہ صاحب نے انہیں ہدایت کی ہماری سلسلے کے امام حضرت خلیفۃ المسیح ہیں میں خود اون کے ہاتھ پر بکا ہوا ہوں آپ بھی انکی خدمت میں بیعت کا خط تحریر کر دیں چنانچہ انہوں نے خواجہ صاحب کی معرفت بیعت کا خط بھیجا ہے اون کے اشتیاق کو ظاہر کرنے کے لئے ان کے خط سے ناظرین کے لئے کچھ اقتباس پیش کرتا ہوں "چندماہ سے سخت اشتیاق تھا کہ میں جناب والا کی بیعت کا فخر ہندوستان پہونچکر کرونگا مگر اب دل میں قرار باقی نہیں رہا کہ اپنی واپسی تک اس ثواب سے محروم رہوں جناب خواجہ صاحب کی خط و کتابت اور انکے مضامین اور اون کی واحد مثال نے طبیعت میں ایک ایسی تڑپ پیدا کر دی ہے کہ طبیعت کو چین لینے نہیں دیتی۔ اور اس کا درمان اسی میں ہے کہ جناب کی بیعت کا جتنی جلدی ہی فخر حاصل ہو اتنا ہی اس کمترین کے حق میں بہتر ہوگا ❊

اسپر حضرت خلیفۃ المسیح نے انکی طرف اپنے دست مبارک سے خط تحریر فرمایا ہے جسکی نقل ذیل میں ہے۔

عزیز مکرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکے فرحت نامہ کا ہر لفظ پڑھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسلام سے سچی محبت قرآن کریم سے دلی تعلق اور اس کے فرمانوں پر چلنے کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ صداقت۔ سچائی۔ ہمت بلند۔ استقلال بخشے۔ صحبت بُری کتابوں سے بچائے۔ بے استقلال انسان بابرکت نہیں ہو سکتا۔ ثم اوصیک بتقوی اللہ فقط۔ فانہ المتقون ❊ نور الدین بقلم خود ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ راقم صدر الدین ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۳

نوٹ:- ان کے نام کا جزو ہی اس سے حضرت صاحب نے نیک فال لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے کوثر عطا کیا۔ حضرت صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ کوثر عطا فرما دے ❊ صدر الدین ❊

پادری صاحبان توجہ کریں

پادریصاحبان کی بالخصوص دیسی پادری صاحبان کی یہ عادت ہتی کہ مسلمانوں کے اس عقیدے سے فائدہ اُٹھا کر کہ ہم حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں اور انکی شان میں کوئی کلمہ ناشائستہ کہنا گناہ خیال کرتے ہیں ہم سے تو اپنے خداوند کی تعریف کرا لیتے اور خود ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں بہت ہی گندے اور ناپاک الفاظ بول بول کر مسلمانوں کا دل دکھایا کرتے جب مسلمانوں نے بقول تنگ آمد بجنگ آمد اپنے مقدس رسول کی ہتک سنتے سنتے تنگ آکر اس معاملہ پر غور کیا اور انکو معلوم ہوا کہ جس یسوع کو پادری لئے پہرتے ہیں۔ اور مروجہ انجیلوں میں اس کا قصہ ہے۔ اس کا نام قرآن و حدیث میں کہیں نہیں آتا۔ بلکہ وہ یسوعی قوم کا ایک خود تراشیدہ انسان ہے جو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا کہتا ہے اور ایسا آدمی نبی نہیں ہو سکتا۔ تب اُنہوں نے بہی طرز مناظرہ میں تبدیلی کی۔ اور یسوعی صاحبان کو کچھ ہوش آگئی۔ یہانتک کہ ذرا ان کے طرز تحریر میں بہی کچھ نرمی کا رنگ آگیا۔ لیکن اب پہر ایک پادری صاحب جو ہیں تو دیسی مگر نام ان کا انگریزی ہے اس مناظرہ کے میدان میں پرانے ہتھیار لے کر آکودے ہیں۔ کہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں۔ کہیں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو دشنام دہی۔ کہیں کسی اسلامی عالم کے حق میں واہی تباہی۔ اور اس طرح مسلمانوں کو اشتعال دے کر وہ چاہتے ہیں۔ کہ لڑائی جھگڑے کا میدان گرم رہے۔ بہتر ہوتا کہ بوڑہے پادری صاحب اپنے شیش محل کی طرف نظر کر کے دوسروں پر پتھر نہ پھینکتے۔ ان کی آئے دن کی تحریروں۔ رسالے پر رسالوں اور کتاب پر کتاب میں سخت دل آزار فقروں کو پڑھ کر مسلمانوں کے دل پارہ پارہ ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے پاس اُن کے جواب میں کئی ایک مضامین پہنچ رہے ہیں۔ پہر بہی ہم ایک ایسے مضمون کو چھاپتے ہیں۔ جو نسبتاً بہت نرم الفاظ میں لکہا گیا ہے۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تامس ہاول بشیر صاحب کی دینی قابلیت اور عیسائیت کا کھلاپن

بجواب

میرزائی صاحبان کے افتراء کا اظہار

یہ بات روشن ہے کہ پادریوں کے یسوع صاحب ایک عاجز مخلوق انسان تھے اپنی حاجتوں اور اشتہاؤں کو پورا کرنے کے لئے دوسرے انسانوں کے محتاج تھے ساری عمر بادشاہ بننے اور دنیاوی فخروں کے حاصل کرنے کے وہم میں گذری پر کچھ بھی میسر نہ آیا۔ اپنی کسی اُمید میں عمر بھر کامیابی دیکھنی نصیب ہوئی یہاں تک سر رکہنے کو کوئی چھوٹا سا جھونپڑا بھی نہ ملا۔ آخر یہودیوں کے استغاثہ کرنے پر ... صلیب پر چڑہائے جانے کے مستوجب ٹھہرائے گئے ؛

پادریوں کا عقیدہ ہے کہ صلیبی خاتمے کو یسوع نے اپنی مرضی سے اختیار کیا تہا۔ اور اس سے اس کی یہ غرضی تہی کہ جو کوئی اسکے اس حادثے پر ایمان لائیگا وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا مگر یہ عقیدہ ان کا نہ تو عقل کی رُو سے درست ہے اور نہ ہی نقل میں کوئی سند پائی جاتی ہے۔ منگہڑت باتوں سے صرف جی خوش کر رہے ہیں ؛

توریت کا مسلہ مسئلہ ہے کہ جو کوئی کاٹھ (صلیب) پر مارا جاتا ہے وہ لعنتی ہوتا ہے ؛

یہودی تو یسوع کے صلیب پر چڑہنے میں اسلئے خوش ہیں کہ اُنہوں نے اپنے زعم میں ایک کذاب اور مفتری کو صلیب کی سزا دلانے میں کامیابی حاصل کر کے اُسے جہوٹا ثابت کر دیا۔ اور ابدی لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈالدیا۔ لیکن پادری صاحبان نے اس درخت کو اُگتا ہُوا دیکھ کر اوس کے سایہ میں اسطرح بیٹھنا پسند کر لیا کہ چلو یسوع کی جان کو ابدی لعنت کے سپرد کر کے اسے اپنے گناہوں کا کفارہ ہی سمجھ لیں ؛

لیکن کیسے افسوس کا مقام ہے کہ دونوں گروہوں نے ملکر یسوع کو ... اُسے ملعون بنانے پر اتفاق کر لیا۔ یہودی تو مگر ... کو بہی ذرا خوف خدا نہ آیا کہ وہ جو ان ... راستباز تہا۔ اور اس کے لئے اتنا خیال تو کرتے کہ اس کا ارتکاب خودکشی کرنا بہی بجا نہ تہا اور دوسروں کے ہاتہوں سے مارا جانا بہی اس کے تمام دعاوی اور حقوق راستبازی کے تلف ہونے کا موجب تہا اس کے متعلق صحیح عقیدے شائع کرتے ؛

پادریوں نے اپنے پیشوا کی شان کو قائم رکہنے اور اسکو پبلک کے سامنے پیش کرنے میں انصاف۔ خوف خدا اور ایمانداری سے کام نہ لیا اُنہوں نے اس کی شان کو ایسا ملتبس کر دیا ہے کہ اس کو ادنے طبقے کے اخلاقی اوصاف سے بہی بہت نیچے گرا دیا ہے اور ان کے امام انجیلوں کے لکہنے والے اس کے دوست نہیں بلکہ دشمن معلوم ہوتے ہیں اُنہوں نے اس کو ہر ایک اخلاقی پہلو میں ایسا نیچے گرایا ہے کہ اس سے نیچے کوئی درجہ نہیں چہوڑا مثلاً اگر بدنظری اور زنا اور اس کے ہر ایک مبادی سے عفت اختیار کرنا ایک اعلیٰ اخلاق ہے تو یوحنا لکہنے والا کہتا ہے کہ وہ یروشلیم کی ... عورتوں کے ہاں مہمان رہا کرتا تہا۔ بیت عنیاہ میں بعضی نوجوان عورتیں یسوع کی محبت کے جوش میں اس کے پاؤں پر تین تین سو دینار کا عطر اُنڈیل دیتیں اور پہر غلبۂ محبت میں اپنے سر کے بالوں سے اس کو ملتی اور پونچھتی تھیں (یوحنا ۱۲) زناکار عورتوں کو سزا تجویز کرنے سے انکار کرتا۔ اور کئی حیلوں سے ٹالدیا کرتا تہا (یوحنا ۸) پہر اگر شراب نوشی سے بچنا ایک اعلیٰ اخلاقی وصف ہے تو متی (۱۱) جیسا دوست نما دشمن اوس کے شراب پینے کی شہادت مہیا کرتا ہے۔ اگر ماں باپ کی عزت کرنا اعلےٰ صفت ہے تو یوحنا (۲) اور مرقس (۳) ماں کو شوخی سے جہڑکی دینے اور حقارت سے پیش آنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور اگر راستبازوں اور بزرگوں کی عزت کرنا طریق فخر اخلاق ہے تو یوحنا (۱۰) گواہی دیتا ہے کہ یسوع تمام پہلے بزرگوں اور راستبازوں کو ڈاکو اور بٹمار کہا کرتا تہا۔ اور اگر چوری کرنا اور دوسرے کا مال بلا اجازت لینا اخلاقاً حرام ہے تو مرقس (۱۱) بیان کرتا ہے کہ بیگانے کہیتوں سے بالیاں توڑنے اور غیر کا گدہا کہول لانے کی ترغیب کا یسوع ذریعہ تہا۔ پہر اگر دوسروں کا نقصان کرنا اخلاقی عیب ہے تو ایک شخص کے دو ہزار سوروں کو جہیل میں غرق کرنے کا تماشا دیکہنا وغیرہ الزام اس کے ذمہ عاید ہیں جن کو متی ۸ و مرقس ۵ میں بیان کرتے ہیں۔ اور اگر لوگوں کو گالیاں دینا اور سخت کلامی کرنا بڑے اخلاق میں تو مرقس ... ظاہر کرتا ہے کہ وہ فقیہوں۔ فریسیوں کو بلا استثناء بدی اور زنا کار پشت سانپوں اور سانپوں کے بچے وغیرہ الفاظ کہتا تہا ؛

غرض اسی طرح اخلاقی زندگی کا کوئی پہلو نہیں جس میں

ان دشمنان دوست نما نے یسوع کی تصویر کو نہایت بُری سیاہی آلودہ اور بدنما کھینچا ہو۔ پادریانہ یسوع کا یہ اخلاقی حلیہ دیکھ کر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ یہ شخص وہ تو نہیں جس کا نام قرآن کریم میں عیسیٰ مسیح آیا ہے۔ ممکن ہے کہ یسوع کو بھی مسیح کہتے ہوں۔ لیکن یہ شخص قرآنی عیسیٰ مسیح تو معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جس شخص میں اس قدر عیب موجود ہوں اس سے تو قرآن کریم بالکل بیزار ہے اس نے جس عیسیٰ مسیح کا ذکر کیا ہے وہ ایک انسان مخلوق۔ اللہ کا رسول پاکباز۔ رزق حلال کھانے والا۔ ماں باپ کی عزت کرنے والا۔ نامحرم عورتوں کے میل جول سے بچنے والا۔ نیکی کی تعلیم دینے والا تھا۔ اور اون مقرب بندوں سے تھا۔ جن کو اللہ تعالیٰ آخر کار غیروں کے منصوبوں سے بچالیا کرتا ہے وہ ہرگز ہرگز عالم الغیب نہ تھا۔ اس لئے ہم نے اس تحریر میں یسوع مسیح سے مراد انجیلی یسوع لکھا ہے۔ اور اگر کہیں عیسیٰ یا عیسیٰ مسیح مذکور ہوگا۔ تو اس سے مراد قرآنی عیسیٰ مسیح سمجھنا چاہیئے ◆

یہ ایک مسلم بات ہے کہ یسوع مسیح کی صلیبی خودکشی عیسائی ملت کی جان ہے اوس کی صلیبی موت میں اس ملت کی زندگی اور اس کے صلیب سے زندہ بچ اُترنے میں اس ملت کی موت متصور ہے۔ یعنی یہ عیسائی ملت یسوع مسیح کا ایسا دشمن ہے کہ اوس کو صلیب پر مُردہ دیکھنے اور اسے لعنتی ثابت کرنے میں فرحت زندگی پاتا ہے ◆

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یسوع مسیح خواہ اس سے مراد عیسیٰ ہی کیوں نہ لیا جاوے۔ صلیب پر مرا نہ تھا بلکہ وہاں سے زندہ اُترا تھا جس کا ثبوت بہت ساری تصانیف سلسلہ احمدیہ میں دیا جا چکا ہے چنانچہ منجملہ اور شہادتوں کے اناجیل کے ذریعہ سے بھی ان کا صلیب سے زندہ اُترنا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور بقول ناصر اوّل صاحب یہ اناجیل قد یصدق الکذوب کا مصداق بن رہی ہیں ◆

ہم نے کتاب "واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت" کی ابتدا میں ایک دیباچہ شامل کیا ہے جس میں یسوع مسیح کے صلیب سے زندہ بچ اُترنے کے متعلق انجیلی شہادتیں پیش کی ہیں۔ اور یہ ایسی مسکت دلائل ہیں کہ پادری صاحبان ان کے جواب سے خاموش ہیں ◆

کتاب واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت ایک انگریزی کتاب The Crucifixion By an eye witness کا اردو ترجمہ ہم نے حال میں شائع کیا ہے یہ بات ہر ایک سمجھدار انسان جانتا ہے کہ امریکہ ایک عیسائی مذہبی ملک ہے۔ جہاں سے بڑی بڑی مشنیں غیر ملکوں میں عیسائی ملت پھیلانے کے لئے بھیجی ہوئی ہیں اور جتنی مالی امداد اپنی مشنوں کو امریکہ سے پہنچتی ہے اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں پائی نہیں جاتی۔ اسی امریکہ کے نامی گرامی عیسائی شہر شکاگو کی ایک عیسائی کمپنی نے چند سالوں سے یہ کتاب انگریزی میں پہلی اور دوسری بار ہزار ہا کی تعداد میں چھاپ کر تمام دنیا میں شائع کی۔ یورپ کی بعض دوسری زبانوں میں بھی اس کتاب کی اشاعت کا ذکر سنا گیا ہے۔

یہ ایک نہایت دلچسپ کتاب ہے اس میں یسوع مسیح کے ایک دوست اور خیرخواہ نے جو صلیب کی مصیبت سے بچانے میں ایک مفید مددگار رہا تھا۔ صلیب کے تمام واقعات کو تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ اس میں اس نے لکھا ہے کہ یسوع مسیح صلیب سے زندہ اُترے تھے۔ اس شخص نے اون تمام باریک اور لطیف کارروائیوں کو تشریح سے لکھا ہے جو یسوع مسیح کو صلیب کی موت سے بچانے کے لئے عمل میں لائی گئی تھیں یہ کتاب نہایت دلچسپ واقعات کا ایک مجموعہ ہے ◆

یہ کتاب پادریوں کی انجیلوں سے بہت زیادہ قابل وثوق اور قابل اعتبار ثابت ہوتی ہے کیونکہ:۔

۱۔ جب ان انجیلوں کی روایتوں پر غور کیا جاتا ہے تو وہ غلط بیانیوں اور غلط روایتوں کا طومار نظر آتی ہیں اسکے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند باتیں دکھائی جاتی ہیں۔

(۱) "تب یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور اس کے سارے کنبے کو جو ۷۵ جانیں تھیں بُلا بھیجا۔ اور یعقوب مصر میں گیا وہاں وہ اور ہمارے باپ دادا مر گئے اور وہ شہر سکم میں پہنچائے گئے۔ اور اس مقبرہ میں دفن کئے گئے جس کو ابراہیم نے سکم میں روپے دیکر بنی حمور سے مول لیا تھا (دیکھو ۱۰۔ اعمال ۷)

(ا) پہلے تو اس میں ۷۵ کی تعداد ہی غلط لکھی ہے کیونکہ کتاب پیدائش ۴۶ اور خروج ۱ اور استثناء ۱۰ کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ یوسف کے دو بیٹوں سمیت جو مصر میں پیدا ہوئے۔ یہ سب لوگ ستر تھے ◆

(ب) پھر اس میں ان کا مدفن شہر سکم کا وہ کھیت بیان کیا گیا ہے۔ جو ابراہیم نے بنی حمور سے مول لیا تھا اور یہ بھی غلط ہے۔ اوّل اس لئے کہ یعقوب کی وصیت تھی کہ مجھے اپنے باپ دادوں کے پاس اوس مغارے میں جو حتی عفرون کے کھیت میں ہے گاڑیو۔ یعنی اس مغارے میں جو مکفیلہ کے کھیت میں ممرے کے مقابل کنعان کی زمین میں ہے جو ابراہیم نے کھیت سمیت عفرون حتی سے مول لیا تھا تا اس کی ملکیت سے گورستان بنے۔ پیدائش ۴۹ دوسرے اس لئے غلط ہے کہ یعقوب بھی اس کی وصیت کے مطابق اسی مغارہ میں دفن کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے اس کے بیٹے اُسے کنعان کی زمین میں لے گئے۔ اور اسے مکفیلہ کے کھیت کے مغارے میں جسے ابراہیم نے گورستان کی ملکیت کے لئے عفرون حتی سے ممرے کے مقابل مول لیا تھا گاڑا۔ پیدائش ۵۰

(ج) پھر زمین سکم ابراہیم کا خریدا غلط بیان کیا ہے کیونکہ کتاب پیدائش ۳۳ میں لکھا ہے کہ اور یعقوب فدان آرام سے باہر ہو کے ملک کنعان کے شہر سالم کو سکم کے نزدیک آیا۔ اور شہر سے باہر اپنا خیمہ کھڑا کیا اور جس پر اس کا ڈیرہ تھا اس نے اس کھیت کو سکم کے باپ حمور کے لڑکوں سے سو قسیطوں پر مول لیا اور اس نے وہاں ایک مذبح بنایا اور اس کا نام ایل الہ اسرائیل رکھا ◆

(۲) متی ۲ میں لکھا ہے کہ نبیوں کی پیشگوئی تھی کہ وہ (یسوع) ناصری کہلائے گا۔ لیکن یہ بات سراسر غلط ہے۔ کیونکہ عہد نامہ عتیق کے کسی نبی نے بھی ایسی پیشگوئی نہیں کی ◆

(۳) متی ۵ میں لکھا ہے کہ تم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت" کسی پہلی کتاب میں موجود نہیں کہ دشمن سے عداوت رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک ایسی مجہول کلام ہے اور لکھنے والے نے کوئی حوالہ نہیں دیا کہ کہاں سے سُن چکے ہو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کو معلوم ہوگا کہ یہ ایک بناوٹی بات لکھ رہا ہوں جو کسی پہلی کتاب میں پائی نہیں جاتی ◆

مرقس ۲ میں یسوع فریسیوں کے اس اعتراض کے جواب میں کہ کیوں سبت کے دن تو اپنے شاگردوں کو غیروں کے کھیتوں سے ناجائز طور پر بالیاں توڑ کر کھانے کی اجازت دیتا ہے یہ کہتا ہے کہ تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤد نے کیا کیا جب اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ضرورت ہوئی اور بھوکے ہوئے وہ کیونکر سردار کاہن ابیاتر کے عہد میں خدا کے گھر میں گیا۔ اور نذر کی روٹیاں کھائیں جن کا کھانا کاہنوں کے سوا کسی کو روا نہیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں ◆

اس میں مرقس نے خلاف واقعہ بات لکھی ہے اور سموئیل ۱-۲۱ سے اس کی تغلیط ثابت ہوتی ہے کیونکہ ابیاتار اس وقت نہ سردار کاہن تھا اور نہ داؤد اس کے پاس گیا بلکہ اخیملک سردار کاہن تھا۔ اور اسی سے کر داؤد نے مقدس روٹیاں لے کر کھائیں اور ساتھیوں کو کھلائیں ◆

اس میں یسوع نے جو جواب دیا ہے وہ بہی نہایت غلط ہے۔ کیونکہ اعتراض تو یہ تہا کہ ناروا (چوری کی) بالیان کیوں کہاتے ہو اور وہ جواب میں ان روٹیون کا ذکر کرتا ہے جو کاہن نے اپنے ہاتھ سے داؤد کو دی تہین ؛

(۵) اعمال ۷ میں لکہا ہے کہ "خدائے ذوالجلال ہمارے باپ ابراہیم پر اس وقت ظاہر ہؤا جب وہ حاران میں بسنے سے پیشتر مسوپوٹامیہ میں تہا" یہ بات سراسر غلط ہے کہیں کسی کتاب سے اسکی تصدیق نہیں ہوتی ؛

(۶) تمطاؤس ۳ "جس طرح ینیس اور یمبریس نے موسیٰ کی مخالفت کی" یہ دونون کام غلط اور فرضی ہیں ؛

(۷) یہوداہ آیت ۹ - موسیٰ کی لاش کی بابت میکائیل کا شیطان سے تکرار کرنا بے سند اور خلاف واقعہ بات ہے ؛

اسی طرح پادریون کی دینی کتابیں جعلی عبارتین بنا کر اون کو عہدنامہ عتیق کی طرف منسوب کرنے اور غلط واقعات لکھ کر اون کو تاریخی بیان کرنے سے بہری ہوئی ہیں اسجگہ ہمنے نمونہ کے طور پر تہوڑی سی باتیں دکہائی ہین - انشاء اللہ تعالےٰ پہر کبہی موقعہ ملا - تو مفصل لکھ کر انجیلون کی حالت ظاہر کرینگے ان کے مقابل پر کتاب "واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت" بہت معتبر اور صحیح معلوم ہوتی ہے

(۸) اناجیل کے لکھنے والون کے چال چلن کے متعلق کافی شہادت ایسی نہیں ملتی جن سے انکو معتبر اور راویانہ حیثیت میں قابل اعتبار تسلیم کر لیا جا سکے اگر غیر کی شہادت موجود نہ تہی - تو ان کی اپنی شہادت اُنہیں معتبر ثابت کرتی - لیکن ایسا بہی موجود نہین - بالمقابل اس کے اس کتاب کا مصنف ایک اعلےٰ طبقہ کا اسیریا اسین ہے - اور اسیرون کے چال چلن کا ہر ایک قسم کے لوث سے پاک اور اعلیٰ ہونا مسلم ہے اور نیز اس کتاب میں اس کا مذکور موجود ہے ؛

(۹) اناجیل لکھنے والوں میں سے کسی نے واقعات کو اپنی آنکہون سے دیکہ کر نہین لکھا - تو خود ہی کہیں تصدیق کی ہے کہ جنہنے جو واقعات درج کئے ہیں انکو اپنی آنکہون سے دیکہا ہے بلکہ ان میں سے بعض لکہتے ہیں کہ جس طرح اور لوگوں نے سنی سنائی باتین لکہی ہین اسی طرح ہمنے بہی لکہہ دی ہیں اور وہ لکھ ہی کیونکر سکتے تہے - کیونکہ لوقا اور مرقس تو نہ حواری ہتے اور نہ کبہی مسیح کی زندگی میں اسپر ایمان لائے تہے - بلکہ اتنا ہی نہین ثابت کہ اُنھوں نے یسوع مسیح کو کبہی آنکہون سے دیکہا بہی تہا ؛

یوحنا کی انجیل کی نسبت کوئی یہی ثابت نہیں کر سکتا کہ یہ اس یوحنا کی لکہی ہوئی ہے جو مسیح کے حواریون کی فہرست میں دیکہا جاتا ہے - ماسوائے اس کے کہ وہ کتاب ہی ایسے نرالے اور اجنبی مضامین پیش کرتی ہے جن کو اس سے پہلے عیسائی ملت جانتا بہی نہ تہا یہ تو ایک شخص یونس نامی کی لکہی ہوئی ہے جو مصری فلاسفرون کا شاگرد تہا اور اس نے عیسائیوں میں معتبر بنانے کے لئے اس کو یوحنا کے نام سے منسوب کر دیا تہا - اسی طرح متی کی کتاب کا حال ہے اخبار بدر ۱۵ - مئی ۱۹۱۳ء میں ہم نے اس بات کو تفصیل کے ساتھ درج کیا ہؤا ہے ناظرین اس کو دیکھ سکتے ہیں ؛

اون کے بالمقابل اس کتاب کا مصنف صفحہ ۱۱ پر لکہتا ہے "میں ۔ ۔ ۔ حلفاً اُٹہا کر یہ تحریر کرتا ہوں تاکہ اس واقعہ کے متعلق آپکو صحیح علم اور سمجھ ہو جاوے - میں صرف وہی باتین بیان کرتا ہوں - جن کو میں علےٰ وجہ البصارت جانتا ہون اور جن کے واقعہ ہونے کا میں چشم دید گواہ ہون - اور میں سچ کہتا ہوں کہ ان کاموں سے مجھے حقیقی دلچسپی تہی - اور انمین عملی دسترس کا حصہ لینے کا مجھے بہت اچھا موقعہ نصیب ہوا تہا میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ وہ سارے واقعات - جو میں نے اپنی آنکھون سے دیکھے ہیں مجھے پورے طور سے یاد ہیں اور ان میں سے کوئی بات مجھ کو فراموش نہیں ہوئی" پہر اخیر صفحہ ۱۰۵ پر وہ اس کو یوں ختم کرتا ہے "جو کچھ میں نے کہنا تہا وہ اسی قدر تہا اور جیسا یہ لکہا گیا ہے وہ اسی طرح واقعہ ہؤا - ہمارے سلسلہ کے اعظم اراکین نے ان واقعات کو اپنی آنکھون سے دیکہا ہے میری آنکھون نے بہی ان کو دیکہا ہے اور میرے کانون نے انکو سنا ہے اور میں یوسف کا دوست ہون جو اعلےٰ کونسل کا ممبر ہے"

فریقین کے متعلق موقعہ کی خارجی شہادت موجود نہ ہونے کی صورت مین انکا اپنا حلفی بیان تصدیق مدعا کے لئے اکتفا کر سکتا تہا - لیکن انجیل نویسون کے حلفی بیان تو کیا کوئی کسی قسم کا بیان شہادت رویت کے تصدیق نہیں کرتا اور اس کتاب کا لکھنے والا حلفی بیان سے ثابت کرتا ہے کہ اس نے نہ صرف ان واقعات کو غیرون کے ہاتھون سے واقعہ ہوتے ہوئے دیکہا بلکہ اوس کو خود عملی دسترس حاصل تہی اور اس بات کی گواہی بہی دیتا ہے - کہ اوسوقت اوس کے حواس اور حافظہ کی قوت صحیح اور محفوظ تہی اور دیانتداری سے پورے پورے حالات بلا کم و کاست لکہنے کی بہی تصدیق کرتا ہے اسلئے انجیلون کو اس کے سامنے کوئی اعتباری پایہ ثابت نہیں ہو سکتا ؛

علاوہ برین انجیلین غور سے پڑہنے سے انکی مصنفون کی نسبت بناوٹ اور بے اعتباری کا خیال دامنگیر ہو جاتا ہے کیونکہ سچے اور جہوٹے اور دیدہ اور شنیدہ باتات میں تمیز کرنے کے لئے عبارتی کیفیت جو قلب سلیم کی رہنمائی کرتی ہے وہ اناجیل کے لکھنے والون کے حالات میں مخالف فیصلہ کرتی ہے اور اس کتاب چشمدید کے پڑھنے سے لکھنے والی کی بصارت اور صداقت پر اعتبار اور یقین بڑھتا جاتا ہے ؛

پہر اس پہلو میں یہ بات بہی بہت کچھ وقعت کے قابل ہے کہ اس کتاب کو یوروپ کی بعض زبانوں میں عیسائیون نے شائع کیا - اور عیسائیون نے اسکو مزے لے لے کر پڑہا - چنانچہ امریکہ کے شکاگو جیسے مشہور عیسائی شہر میں بزبان انگریزی کئی ہزار ون کی تعداد میں پہلی بار چہپ کر شائع ہوئی اور بہت دلچسپی کے ساتھ عیسائیوں میں مقبول ہوئی - پہر اوس ایڈیشن کے ختم ہونے پر ۱۹۰۷ء میں دوسرا انگریزی ایڈیشن وہیں سے چہپا اور شائع کیا گیا ؛

عیسائیون نے اس کی تردید نہ کی بلکہ اسے خوشی سے قبول کیا اور اس کی اشاعت میں امداد کی - اور تامس اؤل بشپ اور جیرمن صاحبان جیسے مذہبی لوگون نے بہی اس کی مخالفت میں کچھ نہ لکہا بلکہ اپنے سکوت سے اس کتاب کے اعتبار کو تصدیق کر دیا ؛

جب ان پادری صاحبان نے اس کتاب کی عیسائی ملکون اور زبانون مین ترویج اور اشاعت پر اتنی کافی میعاد تک خاموشی سے اس کے اعتبار کی تصدیق کر دی - تو اب ہم نے اس عجیب غریب کتاب کو عیسائیوں کی مستند اور مسلمہ کتاب سمجھ کر اُردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا - ہم اس کتاب کے مصنف نہیں - البتہ ہم نے اس کے ساتھ ایک حاشیہ یا اپنی تالیف کا لگایا ہے - جو اس کے مضامین کی انجیلی شہادتون سے تصدیق کرتا ہے اور جو ایک قابل مطالعہ مضمون ہے ؛

ہم نے اس کتاب کو صرف اتنی غرض کے لئے پیش کیا ہے کہ اس میں چشم دید شہادت سے یسوع مسیح کا صلیب سے زندہ اُترنا ثابت کیا گیا ہے یہ ایک ایسی دستاویز ہمارے فریق مخالف کے اپنے گہر سے پیدا ہوئی ہے جس کو ہمارے مقدمہ کی تائید میں ایک مزید شہادت بہم پہنچتی ہے اور ہزار ہا بندگان خدا جو یسوع مسیح کی صلیبی خودکشی کے خطرناک اعتقاد سے کفارہ کی وہمی فلسفی کے پنجے میں ان پادریون کی ترغیب سے گرفتار ہیں اونکی اس سے مخلصی کی اُمید ہے کیونکہ صلیب کے صحیح اور اصلی واقعات کو منکشف کرتی ہے اور کفارے کا بطلان کرتی ہے ؛

اب ایسے وقت مین جب ہم نے اس کتاب کو اُردو میں شائع کیا ہے اور اسکا مطلب پبلک کو سمجھایا ہے تو بوڑھے تامس اول اور اون کے رفیق جیرمن صاحبون کی آنکھیں کھلی ہیں - اور کفارے کے ملت کی جان جاتی دیکھ کر جب اور کچھ بن نہ پڑا تو گھبراہٹ میں اُٹھ کر نہ اور دیکہا نہ تاؤ اس کو جعلی ہی کہہ دیا اور چودہ ورقے نکال مارے ان سے کوئی پوچھے کہ جب یوروپین اور امریکن ہاتہون

...عیسائی زبانوں میں اور عیسائی ملکوں میں ہزاروں کی تعداد میں یہ کتاب شائع ہوتی رہی تو اس وقت تک تو اس کے جعلی ہونے کا خیال تک بھی آپ کو نہ آیا۔ اگر جعلی تھی تو اس کو شائع ہی نہ ہونے دیتے۔ اور اگر شائع ہوگئی تھی تو اس کے جعل کو ثابت اور منکشف کرنے کے لئے کوئی کارروائی آپنے ایسی کی ہوتی جس سے آپ سرخرو ہی سے اس کو جعلی کہنے کا حق رکھ سکتے ۔ اب اس کتاب کو جعلی ثابت کرنے کی کوشش مشتے بعد از جنگ ہے۔ اب تامس ہاول اور حیرعرض صاحبوں کے ہاتھوں کو تیر نکل چکا ہے۔ اب پچھتانے سے کچھ بن نہیں سکتا۔ اور کوئی نئے واقعات اور حقوق ایسے پیدا نہیں ہوئے جن سے اسقدر مدت دراز تک اسکو مستند اور صحیح سمجھے جانے کی اجازت دینے کے بعد اس کو جعلی ثابت کرنے کا استحقاق حاصل ہوگیا ہو ۔

بالفرض اگر یہ کتاب جعلی ہے تو پھر بھی یہ عیسائیوں ہی کا جعل ہے۔ اور تامس ہاول اور حیرعرض صاحبان اور ان کے متعلقین باوجود علم و یقین ہونے کے اس جعل کو خاموشی کے سند سے تصدیق کرکے شائع اور مروّج ہونے کی اجازت دینے سے اعانت اشاعت جعل کے مرتکب ہیں۔ اگر یہ افتراء ہے تو اس افتراء کے بنانے کا الزام بھی تمام عیسائی دنیا پر ہے اور پادریوں پر ... کیونکہ جب اون کے گھر سے ایک مفتریانہ دستاویز چھپ کر پبلک کو دھوکہ میں ڈالنے کا موجب ہوتی ہے۔ تو اون کی خاموشی ان کی اعانت پر دلیل ہوتی ہے۔ اور وہ سب اس الزام کے انصافاً مستحق قرار پاتے ہیں ۔

یہ تامس ہاول صاحب کے اپنے گھر کا ہی انصاف اور ایمان ہے کہ ایسے از دست رفتہ وقت میں محض اوس بغض اور تعصب کی وجہ سے جو اون کو ہمارے سلسلہ سے ہے اس کتاب کو ہمارے سلسلے کا افتراء بیان کرتے ہیں اگرچہ یہ مقام افسوس ہے لیکن اون کی ملت کی تعلیم و تربیت اور اون کے ہم پیشہ لوگوں کی عادت ایسی ہی ہے کہ غلط بیانیوں اور غلط تفسیروں اور غلط مضمون اور غلط تشریحوں اور غلط کہانیوں اور افتراؤں سے اپنے مذہب کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اگر تامس ہاول صاحب اپنی فطرت کو جنون ملت اور وہم پرستی سے عریان کرکے ایک لمحہ کے لئے بھی سوچتے تو فطرت کا صحیح تقاضاء اون کو یہ کتاب ہمارا افتراء بیان کرنے سے ضرور روک لیتا۔ لیکن فطرت کو تو انہوں نے دیل کے کمبلوں میں لپیٹ کر معطل کر رکھا ہوا ہے۔ اور حق پژوہی سے کوسوں بھاگتے ہیں ۔

غور کا مقام ہے کہ اپنے چودرقے کے ابتدائی پیرے میں وہ خود ہی لکھتے ہیں:" اور وہ انگریزی کتاب جس کا ترجمہ یہ ہے × × × × × انڈو امریکن یعنی ہندوستان کی امریکن سوسائیٹی کی طرف سے طبع ہوئی ہے چونکہ یہ کتاب افتراء پردازیوں سے مملو ہے لہذا ہم حضرات مرزائی صاحبان کی افتراء پردازیوں کا اظہار کردینگے"۔ یہاں انکی اپنی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ اصل کتاب انگریزی میں ہے۔ اور وہ امریکہ کی ایک سوسائیٹی کی طرف سے طبع ہوئی ہے اب جا غور ہے کہ جبکہ اس کے طبع کرانے والی ایک امریکن (عیسائی) سوسائیٹی ہے۔ اور یہ اصل کتاب افتراء پردازیوں سے (بقول ان کے) مملو ہے تو اون افتراؤں کا مرزائیوں کو ملزم کس عقل اور دیانت اور انصاف سے کرتے ہیں؟

علم کے شاہزادے کی بھیڑوں کی گلہ بانی کا عہدہ رکھنے والے تامس ہاول صاحب خودستائی اور تکبر میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور دوسروں کو حقارت سے دیکھنا اور مخاطب کرنا اون کی عادت میں داخل ہے۔ چنانچہ عمداً احمدیوں کو مرزائی لکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ ہماری ذات کے متعلق ہے اسلئے ہم اس سے درگذر کرتے ہیں ۔

اسجگہ ہم یہ امر لکھنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کتاب کے جعلی ثابت کرنے کے متعلق جو کچھ تامس ہاول بشیر اور حیرعرض صاحبان نے لکھا ہے اسکی تردید کرنا ہمارا ذمہ نہیں کیونکہ ہم نے اپنی سمجھ اور علم کے مطابق نیک نیتی اور ایمانداری اور انصاف کی حدود سے باہر نکل کر نا حق اس کو جعلی ثابت کرنے اور اس کو غیروں کا افتراء بیان کرنے کی ضرورت نہیں ۔

اگرچہ اپنے خیال میں تامس ہاول بشیر صاحب اس کتاب کو ہمارا افتراء بیان کرنے میں معذور ہی ہوسکتے ہیں کیونکہ ان کو اپنا ملت یہی سکھاتا ہے کہ گناہ تم کرتے جاؤ۔ اور الزام اور سزا کیواسطے یسوع مسیح کا کفارہ موجود ہے۔ چونکہ ان کی عادت میں یہ بات رچی ہوئی ہے کہ گناہ کرے کوئی اور سزا برداشت کرے کوئی دوسرا۔ اور ان کی انصاف کی یہ حس مرچکی ہوئی ہے کہ گناہوں کا مرتکب ہی متحمل سزا ہوسکتا ہے اسلئے انہوں نے عیسائیوں کے مزعومہ افتراء کو ہمارے ذمہ عادتاً تھوپ دیا ہے اور ایسا ہی وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں لیکن یہ یسوع مسیح ہی کا حوصلہ تھا کہ وہ انکی لعنت اٹھانے پر بقول ان کے راضی ہوگیا تھا۔ ہم سے انکے افتراء کا بوجھ اٹھایا نہیں جاسکتا۔ اپنا افتراء وہ اپنے گھر ہی رکھیں۔ اور اس کو یسوع کی فہرست میں داخل کردیں۔ البتہ چونکہ تامس ہاول صاحب نے ہمیں مخاطب کیا ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ سراسر نادانی اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے اس لئے ہم اون کے اعتراضوں کا جواب لکھ کر یہ دکھا دینا چاہتے ہیں کہ ان کا اس کتاب کو جعلی کہنا محض دفع دفتی اور ہمارے سلسلہ سے پرخاش پر مبنی ہے ۔

۱۔ یہ ظاہر ہے کہ امریکہ اور ہندوستان میں بہت بڑی مسافت ہے۔ چونکہ کتاب امریکہ والوں نے چھپائی تھی۔ اور تامس ہاول صاحب اسکو مرزائیوں کا افتراء کہنا چاہتے تھے اسلئے اپنے چودرقے کے شروع میں انڈو امریکن سوسائیٹی کا ترجمہ ہندوستان کی امریکن سوسائیٹی اس لئے کردیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے ہندوستان اور امریکہ میں ایک تعلق ظاہر ہوکر مرزائیوں اور امریکہ کی اس عیسائی سوسائیٹی کے درمیان رشتہ و پیوند کا ناظرین کو گمان ہوسکے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ پاسٹری کی کرسی پر بیٹھ کر ایسی صریح مغالطہ دہی کیجاتی ہے ۔

ناظرین پر مخفی نہ رہے کہ ملک امریکہ کے اصلی باشندوں کو انگریزی زبان میں انڈین امریکن یا امریکن انڈین یا صرف انڈین کہتے ہیں۔ البتہ جب مفرد انڈین آتا ہے تو اوس کے معنوں میں امریکہ کے جزائر غرب الہند اور شرق الہند کے رہنے والے بھی شامل سمجھے جاسکتے ہیں۔ انگریزی کی معتبر کتب لغت میں لفظ انڈین کے معنے دیکھ لو۔ اب ہی امریکہ کے جغرافیہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے۔ جہاں کہیں امریکہ کے ساتھ انڈین کا لفظ آتا ہے وہاں اس کے معنے کسی طرح ہندوستانی نہیں ہوسکتے۔ وہاں امریکہ کے اصلی باشندے مراد ہوں گے۔ اصلی باشندے وہ لوگ ہیں جو امریکہ کے قدیم باشندوں کی اولاد ہیں۔ یورپین اور حبشی نسلوں کے لوگ مراد نہیں ۔

انگریزی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب کسی تناسب سے کسی شخص یا چیز یا خیال کو دو ملکوں سے متحد بیان کرنا ہوتا ہے۔ تو دونوں کے ساتھ الفاظ نسبتی نہیں لگاتے بلکہ جس ملک کو پہلے رکھا جاتا ہے اس کے چند حروف ابتدائی قائم رکھکر اور باقی حرف o سے بدلکر دوسرے ملک کے پورے حروف مع حروف نسبت استعمال کئے جاتے ہیں جیسے اینگلو پرشین۔ ٹرکو رشین۔ اسی طرح انڈو امریکن ہے جس کا اصل انڈین امریکن تھا۔ لیکن فصاحت کے لئے زبان کی نحو نے انڈو امریکن بنا دیا۔ اس سے صریح طور پر مراد امریکہ کے قدیم وجدید باشندوں کی مشترکہ سوسائیٹی ہے۔ افسوس کہ تامس ہاول صاحب اس چھوٹی سی بات میں بھی پبلک کو مغالطہ دینے سے باز نہیں آئے ۔

۲۔ تامس ہاول بشیر صاحب پبلیس لنٹولس کے متعلق لکھتے ہیں کہ پلاطوس سے پہلے اس نام کا کوئی شخص یہودیہ کا گورنر نہ تھا۔ بلکہ ولیراس گریٹس تھا۔ لیکن اس اعتراض سے اس کتاب کی وقعت میں فرق نہیں آسکتا کیونکہ بہرحال کتاب کی روایت ایس...

لئے زیادہ معتبر ہے کہ اس کے مصنف نے اوس میں چشم دید حالات اسی زمانہ میں درج کر کے اس کو لکھا تھا۔ اور ٹامس ہاول صاحب کی ون والیوم کمنٹری

one volum commentary

اس سے بہت بعد کی لکھی ہوئی ہے اور اس میں انجیلوں کے عقاید کو تقویت دینے کے لئے تواریخ کو بھی اعتقاد کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کیگئی ہے اور اس کی تاریخی روایتوں کی غلطی ثابت ہے چنانچہ ولیری اس گریٹس کے متعلق بقول ٹامس ہاول صاحب کتاب ون والیوم کمنٹری میں لکھا ہے کہ وہ ۱۹ء سے ۳۰ء تک ملک یہودیہ پر حکومت کرتا رہا مگر یہ صریح غلط ہے کیونکہ تاریخ قدیم سے ثابت ہے کہ وہ ۱۴ء سے ۲۵ء تک یہودیہ میں نائب السلطنت رہا۔ دیکھو مینول آف اینشنٹ ہسٹری مطبوعہ اکسفورڈ صفحہ ۳۱۸ - و نیز دیگر کتب تاریخ قدیم - پس جب کہ ولیری اس گریٹس ۲۵ء تک حاکم یہودیہ رہا۔ اور بحوالہ ون والیوم کمنٹری ٹامس ہاول صاحب اپنے پرچہ کے صفحہ ۱ سطر ۲۲ میں پنطس پلاطوس کی حکمرانی کا آغاز ۲۶ء اور خاتمہ ۳۶ء لکھتے تو درمیان کے خالی پانچ سالوں میں اگر سیلس لنٹولس جیسا یسوع مسیح کا خیر خواہ حکومت کی قائمقامی پر آجاوے تو ٹامس ہاول صاحب اس سے کیوں ناراض ہوتے ہیں +

ان کی ون والیوم کمنٹری ایک کتاب التفسیر اناجیل ہے اور اصول ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی اور جھوٹوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے اسی طرح یہ کتاب چونکہ انجیلوں کی تفسیر ہے اور انجیلیں تو وہ مفتریات ہیں اس لئے یہ بھی ویسی ہی ہے - دو ہی تاریخیں اس کتاب سے ٹامس ہاول صاحب نے بڑے زور سے اپنے ادعاؤں کے ثبوت میں نقل کی ہیں - اور وہ دونوں کی دونوں غلط ہیں - ایک تو ولیری اس گریٹس کے متعلق تھی جس کا غلط ہونا اوپر دکھا دیا گیا ہے - اور دوسرے وہ اس میں سے نقل کر کے پنطس پلاطس کے عہد کی تاریخ آغاز ۲۶ء اور خاتمہ ۳۶ء لکھتے ہیں - سو یہ نہ آغاز صحیح اور نہ خاتمہ درست بلکہ دونوں غلط ہیں - اصل میں پنطس پلاطس ۲۶ء میں اس علاقے کا حاکم مقرر ہوا - اور ۳۶ء تک رہا (دیکھو مینول آف اینشنٹ ہسٹری مرتبہ رالنسن ایم اے مطبوعہ کلیرنڈن پریس و نیز ہیڈنس ڈکشنری آف ڈیٹس مطبوعہ لنڈن و دیگر کتب) پس اس لحاظ سے ایک سال یا کچھ کم و بیش عرصہ ولیری اس گریٹس اور پنطس پلاطس کے درمیانی سیلس لنٹولس کی حکومت یہودیہ پر قائمقامی کا ثابت ہوتا ہے -

(واللہ اعلم بالصواب) یہ تو کالائے جناب برٹش جناب ہے ہم ذمہ دار نہیں +

ان تاریخوں کی تحقیقات لکھنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ہم ناظرین کو دکھا دیں کہ ٹامس ہاول صاحب یہاں بھی سچائی کو چھپانے اور غلط تاریخیں لکھنے کو ہی پسند کیا ہے - اور انکی کتاب ون والیوم کمنٹری بھی غلطیوں اور تاریخی غلاف گوئیوں کا مجموعہ ہے +

نوٹ:- واضح رہے کہ تاریخ کی کتابوں کے مقابلہ میں کسی انجیلی تفسیر کی تاریخی روایت زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتی - کیونکہ تاریخ میں غیر متعلق اور غیر متعصب طور پر واقعات اور سنین کا اندراج کیا گیا ہے اور انجیلی تفسیر میں عقیدے اور طرفداری کے دخل سے سنین کا اندراج ہوا ہے جو موازنہ اعتبار میں محض بے وقعت ہے +

۳ - ٹامس ہاول صاحب نے لفظ کھڑاؤں پر بھی اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ ٹامس کو حلیہ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ کوئی پکا نشان نہیں (دوم) کھڑاؤں ہندوستان کا پہناوا ہے نہ کہ ملک کنعان کا - وہاں تو چپلی پہننے کا رواج تھا - چنانچہ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کہا تھا کہ میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں - پس اس سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کا مصنف ہندوستان کا رہنے والا ہوگا جو اپنے ملک کا رواج بیان کر رہا ہے +

ٹامس ہاول بشیر صاحب کو اتنا بھی علم نہیں کہ انسان کا حلیہ بیان کرنے میں اوس کے ملبوسات کی اون خاص اشیاء کے ذکر کی کیسی ضرورت ہوتی ہے - جو اوس کی عام روزمرہ کے عادی استعمال میں داخل ہوتے ہیں اور دوسری قوم یا شخص سے موجب امتیاز ہوتے ہیں - چہرہ کے خط و خال - حرکات - سکنات - رفتار - گفتار - خاص علامات - زبان - طرز ادائے کلام - سر سے لے کر پاؤں تک کے ملبوسات جن میں جوتا بھی داخل ہے - وغیرہ امور حسب حال و موقعہ سب حلیہ کے لئے ضروری ہوتے ہیں - ٹامس ہاول صاحب نے انگریزی پولیس کا فوجداری حلیہ سمجھ لیا ہے کہ جس میں جرائم پیشہ لوگ اپنی شناخت سے بچنے کے لئے جہاں تک ان کا بس چل سکتا ہے اپنا حلیہ بدلنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں لیکن یہاں اون کا ایسا وہم کرنا غلط ہے - کیونکہ یہاں ایک پاکباز مصلح کی لفظی تصویر بنا کر دکھانا مقصود تھی کہ جس سے دیکھنے والے اسکو پہچان سکیں - اور اس شخص زیر حلیہ کو اپنے معمولات بدلنے کی کوئی ضرورت نہ تھی +

رہا لفظ کھڑاؤں - سو واضح رہے کہ جس انگریزی لفظ کا کھڑاؤں ترجمہ کیا گیا ہے وہ sandel ہے - ٹامس ہاول صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ یہ ایک ایسی جوتی کو کہتے ہیں جس کا لکڑی یا چمڑے یا ہونج یا کسی دوسری چیز کا ایک ہی تلہ ہوتا ہے - اور اوپر تسموں یا بٹنوں وغیرہ سے باندھنے یا پاؤں میں معلق رکھنے کا انتظام کیا ہوتا ہے یہ معنے پوری وسعت کے ساتھ لفظ کھڑاؤں ادا کرتا ہے - چپلی ایک محدود مقامی لفظ ہے جس کے معنے بھی محدود ہیں اور استعمال بھی محدود ہے - ہم بڑے مشکور ہوں گے - اگر ٹامس ہاول صاحب اپنے مفہوم کا کوئی sandel سے بہتر لفظ انگریزی زبان میں بتائیں - اور اگر اسی کو اپنی مزعومہ چپلی کے مترادف سمجھ لیں تو چشم ما روشن دل ما شاد +

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی نسبت جو یہ لکھا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ میں اس کی جوتی کا تسمہ ہی کھولنے کے لائق نہیں - یہ بات اس نے ٹامس ہاول صاحب کو کب کہی تھی؟ اگر انجیل نویسوں کے حوالے سے کہتے ہیں تو وہ تو سب کے سب غیر معتبر ثابت ہو چکے ہیں اسلئے انکی بات ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں - علاوہ بریں اون میں سے کوئی ثابت نہیں کر سکا کہ اس کو یوحنا نے بالمشافہ یہ بات کہی تھی - شنیدہ کے بود مانند دیدہ +

پھر ٹامس ہاول صاحب کہتے ہیں کہ اس ملک میں چپلی پہننے کا رواج تھا اور یوحنا کی نسبت جو روایت پیش کرتے ہیں اس میں لفظ جوتی لکھا ہے - اور جوتی اور چپلی میں ٹامس ہاول صاحب کے اپنے اصول پیش کردہ کے لحاظ سے بڑا فرق ہوتا ہے - جوتی کا تو تسمہ ہی نہیں ہوتا - اس کے تسمہ کھولنے کا فقرہ انجیلی روایت کی غلطی کی طرف لے جاتا ہے - اب فرمائیں کس کو صحیح مانا جاوے ایک دوسرے کی شہادت سے دونوں غلط ٹھہرتے ہیں +

ٹامس ہاول صاحب یہ الفاظ متحد المعانی اور ایک حد تک مترادف ہیں اور انمیں ابھی اتنا فرق پیدا نہیں ہوا جتنا آپ دھوکہ سے دکھانا چاہتے ہیں اس لئے آپ اس کتاب کو کسی احمدی کی تصنیف بنانے میں کچھ تو موقعہ دیکھتے +

اپنے پرچہ کے صفحہ ۲ کے آخری پیرا میں ٹامس ہاول بشیر صاحب لکھتے ہیں کہ جس قدر تعریف ہمارے خداوند یسوع مسیح کے صفحہ [illegible] تک لکھی ہے وہ ایک انجیل سے [illegible] بہت [illegible] اور متابعت کتاب [illegible] بھی بہت تعریف کی ہے اور [illegible] الکلدیہ کی [illegible] ہے +

یہ بات تھی کہ ٹامس ہاول صاحب نے اپنی سادگی کی [illegible]

محنت پر آپ ہی پانی پھیر کر خدا نا باشد کا ثبوت دیدیا ہے کیونکہ ان کے پرچہ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یسوع کی تعریف اسی بات کو سمجھتے ہیں کہ اسکی نسبت ایسی باتیں لکھی یا بیان کی جاویں جن سے اوسکی الوہیت کا ذکر معلوم ہو۔ اگر کوئی احمدی اس کتاب کا مصنف ہوتا۔ تو یسوع مسیح کی ایسی تعریف وہ کبھی نہ کر سکتا تھا۔ جس سے اس کے عالم الغیب ہونے یا خدا بننے کے متعلق کوئی خیال پیدا ہو سکتا ہو۔ ایسی تعریف کا وجود ہی اس کتاب کے مصنف کے عقیدے وطن اور قومیت کو ظاہر کر رہا ہے اور ناسمجھ دل صاحب کے خیالات اور افتراؤں کی تردید ثابت کر رہا ہے ٭

ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ پادریوں نے اپنی طرز کو بدلکر قرآن کریم جسکی عدم ضرورت پر ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے۔ اپنے ادعاؤں کے ثبوت میں اوسی کی آیتوں کے سہارے میں اب آپڑے ہیں ہمیں اس میں کوئی بخل کرنے کی خواہش نہیں۔ بے شک وہ قرآن کریم سے جسقدر امداد لے سکتے ہیں بے دریغ لیں کیونکہ ان کے اس فعل نے قرآن کی ضرورت کے متعلقہ مناظرات کا تو خاتمہ کر دیا ہے اور انھوں نے اپنے عمل اور فعل سے اس کے وجود کا محتاج ہوکر ثابت کر دیا ہے کہ یہ ضرورت حقہ سے نازل شدہ کتاب ہے، بہت معیوب ہے۔ ناسمجھ دل صاحب قرآن اور عربی زبان سے اگرچہ ناواقف ہیں مگر لوگوں کو اپنی لیاقت دکھانے کے لئے قرآنی آیتیں لکھ اون کے غلط معنے اور غلط نتائج پیش کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں چنانچہ اس پرچہ میں ہی یسوع مسیح کو عالم الغیب ثابت کرنے کے لئے سورہ آل عمران کی آیۃ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین کو پیش کر دیا ہے افسوس کہ قرآن کریم میں بھی جاہلانہ دست اندازی کرنے سے باز نہیں رہے۔ مسیح کوئی رمال اور نجومی نہ تھا۔ اور نہ ہی لوگوں کو ایسی باتیں بتلانے سے وہ کوئی اعلےٰ درجہ کا ہادی یا حسب منشاء عیسائی صاحبان خدا سمجھا جا سکتا ہے۔ کھانے پینے کی باتیں بتانا اس کے عالم الغیب ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتیں۔ قرآن کریم کے معنے سمجھنے کے لئے اس کے سیاق و سباق اور دوسری آیات کے مفہوموں پر نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ میں تم کو اس بات پر متنبہ کرتا ہوں کہ تمہیں کیا کیا چیز کھانا حلال ہے اور مال میں سے کیا پاس رکھنا چاہئے۔ چونکہ یہودی اس زمانہ میں حرام خوری اور مال جمع کرنے کے بہت شائق ہو گئے تھے اسلئے مسیح کے اصلاحی کاموں میں یہ بات بہی اہمیت رکھتی تھی کہ ان امور میں بھی اون کی اصلاح کریں۔ اسکے بعد کی آیۃ اس آیت پر روشنی ڈالتی ہے ٭

یہ کیسا شرمناک کام ہے کہ قرآن کریم پر یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ گویا وہ مسیح کا عالم الغیب ہونا تسلیم کرتا ہے۔ ناسمجھ دل صاحب کو معلوم رہے کہ اسلامی اصطلاح میں عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مستعمل ہوتا ہے کسی دوسرے کو صراحت یا کنایت سے کسی حال میں عالم الغیب کہنا جائز نہیں سمجھا جاتا ٭

قرآن کریم کے علم سے جہالت کے سبب تو وہ معذور ہیں لیکن کیسی شرم کی بات ہے کہ جس مذہب کے ذریعہ وہ (اسلامی ریاست بہاولپور کے تیس روپے وضع کر کے) اپنا پیٹ پالتے ہیں اس کی ہی انکو خبر نہیں۔ اسی ہینڈبل کے صفحہ ۲ کی آخری سطروں میں وارنٹ تصلیب یسوع کو غلط ثابت کرنے کے لئے گوہر فشانی فرماتے ہیں کہ اس میں جو اجرائے وارنٹ بنام یسوع کا سال ہفدہم (سترہواں) لکھا ہے غلط ہے اسلئے کتاب واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت" جعلی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ طبریوس قیصر روم کی تخت نشینی کے پندرہویں برس یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اپنا کام شروع کیا (لوقا ۳/۱) اور عیسوی سن طبریوس کی تخت نشینی سے بارہ برس پیشتر جاری ہو چکا تھا۔ لہذا ۱۲ و ۱۵ کو جمع کیا تو ستائیس برس ہوئے جس سے ظاہر ہے کہ طبریوس قیصر کے پندرہویں سال میں عیسوی سن ۲۷ تھا۔ اور اس وقت خداوند یسوع کی عمر ۲۶½ برس کی تھی اور سترہویں برس ۲۸½ سال کی تھی۔ اور ہنوز خداوند یسوع نے اپنا کام شروع ہی نہ کیا تھا"

یہاں لوقا کی تاریخی روایت پر ناسمجھ دل صاحب صبر کرتے ہیں لیکن لوقا وہ شخص ہے۔ جس کا یسوع کی زیارت کرنا ہی ثابت نہیں اور نہ اس کی مورخانہ سند مانی گئی ہے وہ خود لکھتا ہے کہ میں نے سنی سنائی باتیں لکھی ہیں وہ انہیں سے کسی واقعہ کا چشم دید گواہ نہیں۔ اسلئے اس کی کوئی شہادت عند العدل قابل اعتبار نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر ناسمجھ دل صاحب کے مسلمہ ہونے کی وجہ سے اسکی روایت سے ہی حساب کیا جاوے تو جناب ناسمجھ دل کی طرف سے یا تو ایک شرمناک ناواقفیت یا ایک شرمناک دہوکہ دہی کا ارتکاب ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے:-

ناسمجھ دل صاحب کو اپنے گھر کی اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ سن عیسوی کا شمار یسوع کی عمر کے کونسے سال سے شروع ہوا ہے۔ انہوں نے عام ناواقفوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ سن عیسوی یسوع کے سال پیدائش سے شروع ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے ٭

اصل بات یہ ہے کہ یسوع کے معتقدوں میں سے چھٹی صدی تک کسی کو عیسوی سن مروج کرنے کا خیال تک بھی نہ آیا سنہ ۵۳۲ء میں ایک راہب دیاناشیس اکسیگوس نامی نے یہ سن پہلے پہل ایجاد کیا اور چھٹی صدی میں اٹلی میں رواج پانا شروع ہوگیا پھر کونسل چلسیا نے سنہ ۸۱۶ء میں بشپوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اسی سن کا استعمال کیا کریں۔ چارلس سوم شاہ جرمنی نے سنہ ۸۷۹ء میں اپنی مملکت میں اس کو جاری کیا۔ اس سنہ کی ابتداء کے متعلق صرف دو روایتیں ہی ہیں۔

(۱) محقق ڈبلیو۔ ٹی لین کہتا ہے کہ سنہ عیسوی ۵ سال قبل یسوع مسیح شروع ہوا تھا یعنے جب یہ سن شروع ہوا تو اسوقت یسوع پورے پانچ سالوں کا ہو چکا تھا۔

(۲) مورخین کا بیان ہے کہ اس وقت یسوع کی عمر چار سال کی ہو چکی تھی یعنے اس کے پانچویں سال کے اخیر میں عیسوی سن کا آغاز ہوا۔ (دیکھو ہیڈنس ڈکشنری آف ڈیٹز لفظ اینو ڈومینائی اور مینول آف اینشنٹ ہسٹری مصنفہ رالنس اور تاریخ دنیا مصنفہ سانڈرسن وغیرہ)

غرض ان تاریخی شہادتوں سے یہ ثابت ہے کہ سنہ عیسوی کے آغاز ہونے کے وقت یسوع پانچ سالوں کا تھا ٭

پس یہ ۵ سال ناسمجھ دل بشیر صاحب کے مجموعہ ۲۸½ سال میں جمع کرنے سے ۳۳½ سال ہو جاتے ہیں اور اپنے ہینڈبل صفحہ ۴ کے سطر ۷ میں بحوالہ لوقا ۳/۲۳ ٭ وہ لکھتے ہیں کہ ۳۳½ برس کی عمر کا ہوکر یسوع مصلوب ہوا تو پس یہ بات ان کی اپنی مطالبہ کے مطابق ثابت ہو گئی ہے۔ اس سے آگے چلکر ناسمجھ دل صاحب نے ایک اور دہوکہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ قیصر طبریوس کے سترہویں برس:-

(۱) یوحنا بپتسمہ دینے والا زندہ تھا۔ اور شہید ہوا تھا ٭

(۲) ہنوز خداوند یسوع نے اس سے بپتسمہ بھی نہ پایا تھا۔ اور نہ اپنا کام شروع کیا تھا ٭

(۳) یہ کہ وارنٹ پلاطس نے جاری کیا جو اس وقت تک یہودیہ کا حاکم بھی مقرر نہ ہوا تھا کیونکہ اوس وقت یہودیہ کا حاکم ولیری اس گریٹس تھا۔

یہ تینوں باتیں بھی ناسمجھ دل صاحب نے غلط کہی ہیں۔ اور یہ غلط واقعات ذیل سے ثابت ہیں ٭

اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ طبریوس قیصر روم کی تخت نشینی کے سترہویں سال میں یسوع مسیح کی عمر ۳۳½ برس کی ہو چکی تھی اور ناسمجھ دل بشیر صاحب اپنی چوورقے کے صفحہ ۴ سطر ۶ میں

میں لوقا ۳۔۲۳ کی سند سے لکھتے ہین کہ یسوع نے اپنا کام تیس برس کا ہو کر شروع کیا تھا۔ اور منجمین و فسنٹ صاحب اور دیگر مورخین لکھتے ہیں کہ جب یسوع مسیح نے کام شروع کیا تو اس وقت ۲۷ء سنہ تھا (پادریوں کے مسلمات کے رُو سے یسوع مسیح نے قریباً ساڑھے تین سال کام کیا۔ اور اس کا ماخذ لوقا کی روایت ہے لیکن تاریخ اس کی مخالفت کرتی ہے اس کو ہم پھر کسی وقت دکھائیں گے۔ غرض قیصر طریوس کے تیرہوین سال سے تین چار سال پہلے ہو چکے تھے۔ پس تامس ہاول بشیر صاحب کے اقوال کہ :-

(۱) قیصر طریوس کے ستر ہوین سال ہنوز یوحنا بپتسمہ دینے والا زندہ تھا اور شہید نہ ہوا تھا ؛

(۲) ہنوز خداوند یسوع نے اپنا کام ہی شروع نہ کیا تھا ؛

(۳) ہنوز خداوند یسوع نے اس سے بپتسمہ بھی نہ پایا تھا ؛

سراسر غلط ثابت ہیں۔ اب رہی اون کی یہ بات کہ اس وقت یعنے قیصر طریوس کے ستر ہویں برس پلاطس یہود یہ کا حاکم بھی مقرر نہ ہوا تھا بلکہ ولیری اس گریٹس تھا جو ۱۹ء سنہ سے ۳۰ء سنہ تک یہودیہ کا حاکم رہا پہلے تو تامس ہاول صاحب کا یہ کہنا ہی غلط ہے۔ کیونکہ تاریخ اس کی مخالفت کرتی ہے۔ چنانچہ رالنسن کی مینول آف اینشنٹ ہسٹری میں لکھا ہے۔ کہ ولیری اس گریٹس ۱۴ء سنہ سے ۲۵ء سنہ یہودیہ کا نائب السلطنت رہا۔ جو ہم اوپر ثابت کر آئے ہین ایسا ہی دوسری تاریخین اس کی تائید کرتی ہیں۔ اور کوئی وجہ ایسی معلوم نہیں ہوتی کہ کیون کسی پادری کی رائے کو تاریخ کی تحقیقات پر ترجیح دی جاسکے۔ پس جبکہ ولیری اس گریٹس کا دور حکومت ۲۵ء سنہ تک ختم ہو چکا تھا۔ اور یسوع نے ۲۷ء سنہ میں کام شروع کیا تھا۔ اور وارنٹ اس سے تین چار سال بعد جاری ہوا تھا۔ تو تامس ہاول کی یہ بات کہ اجرائے وارنٹ کے زمانہ میں در اصل ولیری اس گریٹس حاکم تھا۔ اور پلاطس ہنوز ملک یہودیہ میں داخل ہی نہ ہوا تھا محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ پلاطس تو ۲۶ء سنہ یعنی یسوع کے کام شروع کرنے سے ایک سال پہلے سے حاکم یہودیہ ہو چکا تھا عیسائیوں کے اپنے ہی مورخ لکھتے ہین کہ یسوع نے پلاطس کے عہد میں ہی کام شروع کیا۔ اور پلاطس ہی کے عہد مین صلیب کی عزت پائی ؛

اسی طرح تامس ہاول صاحب کتاب مذکور صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ کے حوالے سے یہ استدلال کرتے ہین کہ اس سے پہلے یسوع کی نسبت ابن مریم بجائے ابن یوسف کے استعمال کیا کرتے تھے یہ بات بھی انھون نے محض بے علمی اور ناواقفی سے بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے انبیائے سابقین میں سے کسی کا نیا نام یا نئی کیفیت تجویز نہیں کی جن جن لوگون کے اسماء یا اونکی کیفیتون کو قرآن کریم نے ذکر کیا ہے ان کے وہی اصلی نام اور وہی اصلی کیفیتین بیان کی ہیں جن سے وہ اپنے اپنے اوقات میں مشہور اور معروف تھے۔ البتہ اتنی بات کا لحاظ ضرور رکھا ہے کہ جس اسم یا کنیت یا لقب یا خطاب کو بیان فرمایا ہے اسکی عام جاہلانہ محاورہ کی طرز کو اختیار نہیں کیا بلکہ جو صحیح علمی اور فصیح زبان مین مروج طرز تھی اسکو لیا ہے چنانچہ مسیح کی یہ اعزازی کنیت ابن مریم شروع سے ہی چلی آتی تھی اور یہ نسبت اونکی ولادت کے لحاظ سے نہ تھی بلکہ انکی والدہ اور ان کے درمیان بچپن کی عمر سے ہی تعلق اور طہارت و تقویٰ کی مشابہت کی وجہ سے تھی کیونکہ وہ خود ایسے مشہور تھے۔ کہ اونکی معرفت ولدیت کے ذکر کی محتاج نہ تھی اور جو غلط اعتقاد اس کے ابن اللہ ہونے کا عیسائیون نے بنایا ہوا تھا اسکی قرآن کریم نے بہت بین دلائل سے تردید کر دی ہے ؛

غرض ابن مریم قرآنی ایجاد نہین بلکہ مسیح کے متعلق پہلے سے ہی یہ کنیت مشہور چلی آتی تھی۔ لہذا تامس ہاول صاحب کا یہ کہنا کہ ابن مریم صرف قرآنی محاورہ ہے۔ محض غلط اور بے بنیاد ہے ؛

دوسرے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس کتاب مین ابن مریم کا صفحہ محولہ کے گرد و نواح کہیں استعمال نظر نہین آتا۔ ایک بات کو جی سے گھڑ کر بنا لینا اور اسپر اعتراض جمانا تامس ہاول صاحب تو کیا ان کے سارے خورد و کلان پادریون کا دائمی لمحہ کاکرتب ہے ؛

تیسری بات یہ ہے کہ اس عبارت صفحہ ۱۲ محولہ تامس ہاول صاحب کے مقدم اور مؤخر پڑھنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یسوع کی پیدائش کے متعلق انکی والدہ کو ایک اسینی نے پیشگوئی کی تھی اور اوس نے اسکو ہی فرشتہ سمجھ لیا تھا۔ پھر پیدا ہونے کے بعد بچپن ہی سے اہلِ سلسلہ اسینی نے یسوع کو اپنی سرپرستی اور حفاظت میں لے لیا ہوا تھا۔ اور یوسف کو اس بات پر آمادہ کر لیا گیا تھا کہ جبتک وہ لڑکا سلسلہ اسینی کے تلامذہ کے زمرے مین شامل نہ کر لیا جاوے اس وقت تک وہ آخر اُسکے اس کا باپ ہی ظاہر کرتا رہے ؛

یوسف سے ایسا انتظام کرنے کی ضرورت یہ تھی۔ کہ سلسلے کے تلامذہ مین یسوع ایسی ابتدائی عمر میں داخل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اگرچہ اسکی پرورش اور تربیت سلسلہ اپنی سرپرستی سے کرا سکتا تھا اسلئے عرفی انتظام یوسف کے ساتھ اس وقت ایسا ہی کیا گیا اور جب اس مین آثار رشد و سعادت اپنی والدہ کی طرز پر پائے گئے۔ تو اسکی کنیت رُوحانی طور پر والدہ کے نام سے مشہور ہوئی ؛

پھر جناب مسٹر تامس ہاول بشیر صاحب کتاب کو جعلی ثابت کرنے کے بارے میں ایک اور دلیل دیتے ہیں وہ یہ کہ کتاب کے صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ مین لکھا ہے کہ "وہ مفتری علے اللہ ہے اور خدا کا بیٹا ہونے کا جھوٹا دعوےٰ کرتا ہے" یہ بھی محمدی محاورہ ہے اور میرزائی افترا ہے۔ بُت پرست حاکم دیوی دیوتاؤن کو خدا کی بیٹیان اور بیٹے ماننے والے خدا کا بیٹا کہنے یا کہلانے کو بُرا نہ سمجھتے تھے اور وہ اس بات کو کفر نہ سمجھتے تھے تو پھر وہ کیوں خدا کا بیٹا کہنے کو جرم قرار دے کر وارنٹ صلیبی موت کا جاری کرتا یہ بھی محمدی خیال کے مطابق کفر کا جرم اور مرزائی افترا ہے" ؛

یہ بات بھی تامس ہاول بشیر صاحب نے محض نادانی سے لکھی ہے اونکو معلوم ہونا چاہیئے کہ رومی حکومت انگریزی حکومت کی طرح بہت معقول قوانین پر چلائی تھی۔ رعیت کے مذہبی جذبات اور خیالات کی پوری مدارات کی جاتی تھی۔ اور ان کے تنازعات اور مقدمات اون کے مذہب اور قانون و رواج کے مطابق فیصلہ کئے جاتے تھے۔ اسی لئے کونسلین اور مجلسین بنی ہوئی تھین چنانچہ یسوع کا بڑا بھارا حامی اور شاگرد یوسف ارمتی بھی کونسل صوبہ کا ایک رکن تھا۔ ججون اور مجسٹریٹون کو اپنے ذاتی علم اور خیالات سے بالکل علیحدہ ہو کر غیر متعصبانہ طور پر روئداد واقعات پر فیصلے دینے پڑتے تھے ؛

یسوع مسیح پر دو مقدمات چلائے گئے تھے۔ ایک مقدمہ تو یہودیوں کی متواتر شکایتوں پر کہ وہ قیصر کے ملک میں بغاوت پھیلاتا پھرتا ہے سرکاری طور پر چلایا گیا تھا۔ جس مین چالان کر کے اسکو عدالت عالیہ مین پیش کیا گیا۔ لیکن سرسری تحقیقات میں وہ بے گناہ قرار دیا گیا اور اس کو رہا کیا گیا ؛

جب یہودیون نے دیکھا کہ ہماری بات یون ہی چلی گئی تو پھر سردار کاہن قیافہ کی پیروکاری میں باضابطہ استغاثہ عدالت میں دائر کیا جو پھر پھرا کر پلاطس ہی کی عدالت مین آگیا مگر پلاطس پہلے مقدمہ مین یسوع مسیح کے متعلق اچھی رائے قائم کر چکا تھا۔ اور اس کو بے گناہ سمجھ چکا تھا اس لئے وہ اس استغاثہ کو چلانا نہ چاہتا تھا مگر یہودیون نے اس کو دہمکی دیکر کہ اگر تو اس شخص کو سزا نہیں دے گا تو ہم قیصر سے شکایت

کہینگے کہ ایسے باغی کو عمداً سزا نہیں دیتا اس کو طوعاً وکرہاً مقدمے کی کارروائی کرنے پر مجبور کیا۔ اور مستغیثوں نے کافی شہادت اپنے استغاثہ کے ثبوت میں پیش کر دی۔ لیکن مستغاث علیہ یعنے یسوع مسیح نے اپنی صفائی کی کوئی گواہی پیش نہ کی بلکہ اپنا بیان بھی بجواب استفسار عدالت ایسا مبہم دیا کہ عدالت اس کے برخلاف فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گئی ٭

یہ بات ظاہر ہے کہ ملک میں عدل اور انصاف قائم رکھنے کے لئے جو قوانین طیار کئے جاتے ہیں وہ بدیہیات اور محسوسات فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور موازنہ شہادت فریقین پر کسی ایک طرف فتوے دے سکتے ہیں۔ اُمور غیب وغیرہ پر جو درج مسل نہیں ہوتے انصاف غور نہیں کر سکتا جج اور مجسٹریٹ تو دو عالموں یعنے حالات مقدمہ کے واقفوں کے درمیان ایک نا واقف ہوتا ہے۔ مقدمات کا فیصلہ کرنے میں اس کو ذاتی علم اور عقیدے سے مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ رومی قانون بھی اسی اعلےٰ پیمانہ پر نافذ تھا ٭

پلاطوس ایک اعلیٰ درجہ کا قانون دان اور نہایت لائق حاکم تھا۔ البتہ کسی قدر بزدلی اس میں ضرور پائی جاتی تھی اس نے یہودیوں اور یسوع کے درمیان فوجداری مقدمہ کا روئداد مثل کے مطابق ایک منصفانہ فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس کی اپنی عبارت جو وارنٹ میں درج ہے کہ یہ مشہور لوگوں کی گواہی کے رُو سے مفصلہ ذیل الزامات یسوع کے ذمہ ثابت ہیں ۔ پلاطوس کی پوزیشن کو صاف کر دیتی ہے کہ اس فیصلے میں اس کے مذہب اور ذاتی علم کو دخل نہ ہو سکتا تھا اور نہ اس نے دخل دیا کیونکہ اگر وہ اپنے علم کا دخل دیتا تو اس کا علم تو قرار دے چکا تھا کہ یسوع بے گناہ ہے اسلئے اس نے اس کی سزا کے وبال سے بچنے کے لئے اپنی بریت کا اعلان کر دیا اور اپنے ہاتھ برسر اجلاس دھو ڈالے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ قانون کے منشاء نے اوس سے مجبوراً ایسا فیصلہ کرایا ٭

اگر اس وقت اس کی بجائے ناسں ادل بشیر صاحب حاکم ہوتے تو اہ قیافہ سردار کاہن کی سرپرستی میں یہودیوں کی طرف سے یسوع کے برخلاف بھی استغاثہ پیش ہوتا۔ اور مستغیث کافی شہادت سے اپنے استغاثہ کی شقوں کو ثابت کر دیتا۔ اور مستغاث علیہ کی طرف سے کسی قسم کی صفائی پیش نہ ہوتی بلکہ اس کا بیان بھی ویسا ہی مجمل اور مبہم ہوتا۔ اور ناسں ادل بشیر صاحب خواہ ملزم کیسے حامی ہی کیوں نہ ہوتے لیکن انصاف کرنے میں وہ بے مروت رعایت اور تعصب اور طرفداری سے خالی الذہن ہوتے تو پھر بوکل قوانین کے رُو سے ایسے فیصلے کے سوا وہ ادا کیا کر سکتے تھے ؟ اس حال میں یہی ہوتا کہ ضابطے کے وارنٹ پر بجائے پلاطوس کے ناسں ادل صاحب کے دستخط ہوتے ٭

لیکن ناسں ادل صاحب ایسا اعتبار کرنا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ تو یسوع فروشی کے عادی ہیں۔ مرزات ادنیٰ ادنیٰ گناہوں کے بدلے اس کو فروخت کرتے رہتے ہیں اور اگر یہاں سے ذرا آگے تجاوز کر جاویں تو ان کے بزرگ یہودا اسکریوطی کی نظیر سے ان پر ایسے بھروسے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس نے تیس روپوں کے بدلے یسوع کو بیچ ڈالا تھا اور معلوم نہیں اگر ان کے ہاتھ آئے تو یہ کس خفیف قیمت پر بیچ ڈالیں ٭

ناسں ادل بشیر صاحب کو یہ بھی جاننا چاہئیے کہ یورپ کی مہذب عیسائی حکومتوں کے قوانین کے ماخذ میں رومی قانون کو بہت بڑا دخل ہے۔ ہماری انگریزی گورنمنٹ بھی اوسی رومی قانون کے اُصول پر قانون نافذ کرتی ہے۔ اُن کے حکام کو بھی اپنے مذہبی خیالات کو قانونی فیصلوں میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ چنانچہ ہم ہر روز دیکھ رہے ہیں کہ ایک آریہ جج جس کے مذہب میں طلاق دینا جائز نہیں۔ عدالت میں بیٹھ کر طلاق کی ڈگریاں دیتا ہے ایسا ہی ایک مسلمان جو سُود دینے لینے کو حرام جانتا ہے۔ مسند عدالت پر بیٹھ کر سُود کی ڈگریاں صادر کرتا ہے ٭

تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ سردار کاہن قیافہ کے مثیل ریورنڈ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب مشہور و معروف پیشوائے دین عیسوی نے بعض دیسی عیسائیوں کے بہکانے پر قتل عمد کا ایک استغاثہ مثیل مسیح حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کے برخلاف انگریزی عدالت میں دائر کیا۔ وہ استغاثہ عدالت کپتان ڈگلس صاحب بہادر میں پیش ہوا مستغیث نے بڑے زور کے ساتھ قیافہ کی طرح اس مقدمہ کی تائید میں کئی گواہ پیش کئے۔ لیکن چونکہ یہ محمدی مسیح تھا اسلئے اس مصیبت میں اسپر اضطراب اور مایوسی نے ذرا بھی غلبہ نہ پایا۔ اس نے نہایت جوانمردی اور ثبات قدم سے صفائی پیش کی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ مقدمہ جعلی اور جھوٹا تھا۔ پس کپتان ڈگلس صاحب بہادر جو ایک عادل حاکم تھا۔ باوجودیکہ وہ خود عیسائی ملت رکھنے والا یورپین تھا اور مستغیث کی بحیثیت اسکے خاندان اور اس کی دینی اور ڈاکٹری قابلیت اور وجاہت کے بہت عزت کرتا تھا کیونکہ وہ عیسائی ملت کا ایک بڑا پیشوا تھا اور یہ بھی وہ جانتا تھا کہ اس کی شکست سے عیسائی ملت کو سخت نقصان اور ندامت اُٹھانی پڑے گی۔ لیکن اُس نے اپنی قانونی معدلت گستری کو کام میں لاکر اپنے مذہب اور ہم قومیت کے خیال کو ذرا بھی دخل نہ دیا۔ اور روئداد مسل کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عزت کے ساتھ بری کر دیا ٭

پس ناسں ادل صاحب کا یہ فرمانا کہ پلاطوس اپنے مذہبی خیالات کی وجہ سے ایسا وارنٹ جاری نہ کر سکتا تھا۔ عام قانونی برتاؤ اور عقل سلیم سے غلط ثابت ہوتا ہے ٭

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ ناسں ادل صاحب اپنی ذمہ داری پر تحریر کرتے ہیں کہ رومی لوگ بُت پرست تھے اور وہ دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا کی بیٹیاں اور بیٹے مانتے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایشیاء کی طرح رومیوں میں بھی بُت پرستی تو ہوتی تھی لیکن فرق صرف اِتنا تھا کہ ایشیائی بُت پرستی میں خدا کے بلاواسطہ تعلق سے انکار کر کے اس کی بعض صفات بعض اشیاء اور تصاویر کو خیالی صورت دیکر مظاہر مانتے تھے اور مختلف مقاصد عطا کرنے کے لئے مختلف مظاہر بنائے ہوئے تھے اور ہر ایک مختص حاجت اور مُراد کو اسی مخصوص مظہریات سے حاصل ہونے کی توقع رکھتے تھے جو اس کام کے لئے اُنھوں نے خود وضع کیا ہوا تھا۔ گویا ایشیائی بُت پرستی کا مدار بُتوں اور اشیاء کو خدا کی صفتوں کا مظہر بنانے پر تھا اور یورپ کی بُت پرستی بُتوں کو خدا کے بیٹے بیٹیاں تجویز کرنے پر منحصر تھی ٭

ایک طرف تو بُت پرستی میں یورپ اور ایشیاء ہمرنگ تھے دوسری طرف خدا کے بیٹے بیٹیاں تجویز کرنے میں بھی انمیں ہمرنگی تھی۔ البتہ جیسا دونوں کی بُت پرستیوں میں فرق تھا اسی طرح خدا کے بیٹے بیٹیوں کی تجویز کے مفہوم میں بھی فرق تھا۔ ایشیاء میں خدا کے قرب اور تقوے طہارت کی صفت کے مدارج پر صرف انسانوں کو خدا کا بیٹا کہا جاتا تھا۔ جیسا کہ پرانے عہدنامے سے ظاہر ہو رہا ہے اسمیں خدا کی کسی صفت کو معطل اور بیکار سمجھنے کا قیاس نہیں ہوتا تھا لیکن یورپ میں غیر ذی رُوح اشیاء یعنی بُتوں کو خدا کے بیٹے بیٹیاں کہتے تھے اور خدا کو معطل جانتے تھے ٭

عیسائی مذہب جب تک کہ ایشیائی دلوں میں محدود رہا اس وقت تک [illegible] کو اوسی صحیح مفہوم کے ساتھ خدا کا بیٹا مانا رہا لیکن جب غیر ایشیائی لوگوں کے پنجے میں آگیا تو اُنھوں نے اسپر رومی بُت پرستی کا رنگ چڑھا کر مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کے خیال پر ایسا تصرف کر دیا کہ خدا کو خدائی کر

جواب دیگر ساری خدائی کی بیٹے کے ہاتھ میں دیدی ہے ۔
غرض موجودہ اعتقاد ابنیت مسیح جن لوازم کے ساتھ مانا جاتا ہے۔ جیسا کہ ٹامس ہاؤل صاحب کی تحریر سے نتیجہ نکلتا ہے رومی بت پرستی کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے اور اوسی کا اس جدید رنگ میں چربہ اتارا ہوا ہے۔ اور اسی لئے بعض بڑے بڑے عیسائی بول اٹھے ہیں کہ ابنیت الوہیت اور تثلیث ایسے مسائل ہیں جن کو عیسائی دماغ سمجھ نہیں سکتے ۔

مگر ہم اپنے دیسی بھائی ٹامس ہاؤل صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جب بت پرست بھی خدا کے بیٹے بیٹیاں بنانے کی وجہ سے بت پرست کہے جاتے تھے اور پادری صاحبان بھی کسی کو خدا کا بیٹا بناتے ہیں تو اس کیفیت مشترکہ کی وجہ سے کیونکر پادری صاحبان بت پرستی کے خطاب سے باہر رہ سکتے ہیں؟ پس وہ بھی بت پرست ہیں۔ اگر یہ کہا جاوے کہ شخصیت کی تمیز موجب جواز ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جرم تو خدا کا بیٹا تجویز کرنے میں ہے اور اس میں جرم نہیں کہ کس چیز کو بیٹا بنایا جاوے۔ جرائم صدور یا عمد افعال کا نام ہوتا ہے نہ کیفیت اشیاء کا ۔

اس کے بعد ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ٹامس ہاؤل صاحب کا قبل اس کے کہ وہ پلاطوس کو بت پرست کہتے فرض تھا کہ پلاطوس کو ایسا بت پرست ثابت کرتے جیسا انہوں نے اس کو لکھا ہے۔ ہم بطریق معارضہ کہتے ہیں کہ پلاطوس بت پرست نہ تھا یا کم از کم ایسا بت پرست نہ تھا جیسا وہ لکھتے ہیں۔ اور ایسا انہوں نے اس کی نسبت غلط لکھا ہے۔ محض بت پرست قوم میں سے ہونا اس کے بت پرست ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ صریح ثبوت ہونا چاہیئے تھا۔ ڈھکوسلوں سے کام نہیں نکل سکتا۔ علاوہ ازیں اوس کی قوم کا بت پرست اور پھر ایسا بت پرست ہونے کا دعوے بھی ثبوت طلب ہے۔ یہ باتیں ہم نے اس لئے لکھی ہیں کہ ٹامس ہاؤل صاحب کو اپنی لاعلمی کا یقین ہو جائے۔ ورنہ اگر پلاطس بت پرست بھی ثابت ہو جاوے۔ تو پھر بھی اوس پر ٹامس ہاؤل صاحب کی جرح کی زد نہیں آسکتی۔ کیونکہ اس نے قانونی فیصلہ کیا تھا۔ آگے چلکر ٹامس ہاؤل صاحب فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں زبان عبرانی کا رواج نہ تھا۔ عام لوگوں میں زبان یونانی بولی جاتی تھی۔ اور سرکاری دفتروں میں کارروائی اور نوشت و خواند لاطینی میں ہوتی تھی۔ لہذا وارنٹ اور دستخط حاکم لاطینی میں ہوتے تھے نہ کہ زبان عبرانی میں۔ پس زبان عبرانی میں ہونے سے ہی اس کتاب کو جعلی ثابت کرتا ہے۔"

ٹامس ہاؤل صاحب کا یہودیہ اور دیگر صوبجات فلسطین میں عوام الناس میں یونانی زبان کے مروج ہونے کا خیال غلط ہے۔ تاریخ اس کی سخت مخالفت کرتی ہے۔ مسلم ہے کہ زبان کو مذہب مسخر کر سکتا ہے۔ سلطنت اور دوسرا کسی قسم کا رسوخ کسی زبان پر اثر ڈالنے کے لئے دوسرے اور تیسرے درجہ کے وسائل ہیں۔ لیکن جس طرح مذہب ایک زبان کو مار کر اپنی زبان مروج کرانے کی طاقت رکھتا ہے اس طرح دوسرے ذرائع قوی الاثر نہیں ہوتے یہ ظاہر ہے کہ اس ملک میں یہودی بحیثیت ایک قوم کے آباد تھے۔ اور وہ بنی اسرائیل کا ملک کہلاتا تھا۔ یہودی ایک ایسا مستقل مذہب رکھتے تھے کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو دنیا کی تمام اقوام سے بہتر اور برگزیدہ جانتے تھے۔ اور ان کا مذہب کتابی تھا۔ اور مذہبی لٹریچر بکثرت موجود تھی کوئی وجہ ثابت نہیں ہوتی کہ اونہوں نے اپنی اس زبان کو جس کو وہ اپنے دین و دنیا کے لئے مایہ عز و فخر سمجھتے تھے۔ چھوڑ کر یونانی بت پرستوں کی زبان کو اختیار کر لیا ہو۔ نہ تو انہوں نے کبھی یونان کا مذہب مانا بلکہ ہمیشہ ان کے مذہب کو حقارت کی نظر سے دیکھتے رہے اور نہ ہی یونانیوں کی مذہبی فوقیت کو کبھی قبول کیا اور نہ ہی یونان کے ساتھ انہوں نے کوئی خاص تعلقات ایسے رکھے۔ جن سے اپنر جذب اثر کا گمان کیا جا سکے۔ اگر کسی عارضی غلبہ اہل یونان کو اس کا موجب کہا جائے تو پھر اسیری اور ایرانی اور رومی دخیل زبانوں کی ترویج عامہ کے حق میں قرائن غالب موجود ہیں لیکن یہودی اپنی زبان و قوم کو ایسا عزیز رکھتے تھے کہ انہوں نے بیرونی زبانوں کے دخل سے اپنی زبان کو بہت کوشش سے بچایا۔ انہوں نے فرعون کی غلامی میں اپنی زبان کو آلودہ نہ ہونے دیا۔ شاہ اسیریا اور بخت نصر کی قیدوں میں رہ کر جو لوگ وطن کو واپس ہوئے انہوں نے بھی اپنی زبان کو محفوظ رکھا۔ ایسے خطرناک صدمات تھے کہ ان سے زبان کی بیخ و بنیاد اکھڑ سکتی تھی۔ جب ایسے حوادث بھی یہودیوں کی اصلی زبان کو مار کر قبطی۔ اسیری۔ ایرانی اور آخر کار رومی سلطنت کے غلبہ سے لاطینی زبانیں اپنی جگہ نہ بنا سکیں تو یونانی زبان کو کونسے خاص وجوہات نے عبرانی کے ہلاک کرنے میں کامیاب کر دیا تھا کہ وہ عام میں مروج ہو گئی تھی ۔

اس زمانہ میں یونان تو خود زوال میں تھا۔ اسکی زبان شام میں کیونکر مروج ہو سکتی تھی۔ اس وقت سلطنت کی زبان جو عزت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اوس وقت فیشن میں سب سے بڑھ کر شمار ہوتی تھی۔ لاطینی زبان تھی۔ پھر شام کی سرزمین ایسی زرخیز تھی (اور اب بھی ہے) کہ لوگوں کا زر ملک کی پیداوار پر نہایت فارغ البالی سے گذارہ ہوتا تھا۔ اور غالب شغل اس ملک کے لوگوں کا زراعت اور ریوڑوں اور چارپایوں کی پرورش تھی اسلئے عربوں کی طرح اپنی ضروریات کی اشیاء کو لانے کے لئے باہر دوسرے ملکوں میں جانے کی انکو ضرورت نہ تھی کیونکہ اگر وہ باہر جاتے تو زبان میں کسی اختلاط کا گمان ہو سکتا تھا۔ گو اون کے عرب ہمسایوں کی زندگی اس گمان کے باطل کرنے کے لئے ایک دلیل تھی ۔

پس کوئی وجہ اس وقت یونانی زبان کے عبرانی زبان کو مار کر وہاں مروج ہونے کی ثابت نہیں اور نہ ہی اس کی تاریخ صحیح شہادت دیتی ہے۔ پس ٹامس ہاؤل صاحب کا یہ کہنا کہ اس ملک میں عبرانی زبان مروج نہ تھی بالکل بے اصل ثابت ہے ۔

اگر یہ کہا جائے کہ اگر ایسا ہی تھا تو یہودیوں نے بعد میں عبرانی زبان کو کیوں مرنے دیا ہے اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ابراہیم ع کی نسل میں دو سلسلے نبوتوں کے جاری ہوئے تھے۔ ایک آل اسحٰق اور دوسرے آل اسمٰعیل۔ اسحاقی سلسلے کا تو تھوڑی عرصہ کے بعد سلسلہ اسرائیلی نام ہو گیا اور دوسرا اسمٰعیلی رہا۔ اسرائیلی سلسلے کی مادری اور مذہبی زبان عبرانی زبان تھی۔ اس میں انکی کتابیں نازل ہوئیں اوسی میں ان کی بول چال تھی۔ جب تک وہ سلسلہ زندہ رہا۔ اس وقت تک اس زبان کا زندہ رہنا ضروری تھا اس سلسلے کے آخری نبی حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام تھے۔ ان کے عہد تک یہ زبان زندہ رہی۔ کیونکہ اسرائیلی سلسلے کی زندگی بھی اسی عہد تک رہی۔ چونکہ مسیح کے دور کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ہی اسرائیلی گھرانے کا خاتمہ ہو گیا تھا اور دین اسرائیلیوں سے نکل کر غیر قوموں میں چلا گیا تھا۔ بنی اسرائیل اپنی گستاخیوں اور تعدیوں اور نافرمانیوں اور خدا کے مرسل مسیح ع کو ناحق دکھ دینے کی وجہ سے مورد عذاب الٰہی ہو کر ہمیشہ کیلئے تباہ ہو کر ملک بدر ہو گئے۔ انکی قومیت اور جتھا ٹوٹ گیا۔ اور کثرت سے وباؤں اور جنگوں کے عذاب سے مارے گئے باقی تھوڑے بہت جو بچے وہ منتشر اور متفرق طور پر کہیں کہیں دنیا میں پھیل گئے اور جہاں کہیں گئے وہیں تباہ ہوتے رہے ۔

کچھ تو عیسائی ملت نے جذب کر لئے اور کچھ تباہ اور آوارہ ہو کر اٹلی۔ فرانس۔ روس۔ انگلینڈ۔ ہسپانیہ۔ جرمنی سپین۔ پرتگال۔ وسط ایشیاء۔ ایران۔ ہندوستان۔ عرب وغیرہ کی طرف جہاں کہیں جس کسی کے سینگ سماتے جا پڑے

پھر اون کو کسی نے ایک جگہ ٹھکانہ کرنے ہی نہ دیا ہر جگہ طرح طرح کے مصائب اور اعقاب اون پر وارد ہوتے رہے۔ اس انتشار اور مصیبت کی زندگی نے انکو کہین اکٹھے ہوکر رہنے کا موقعہ نہ دیا کہ وہ باہم تبادلہ خیالات سے اپنی زبان قائم رکھ سکتے۔ بس جہان کہین رہے اوسی ملک کی زبان اختیار کئے بغیر اون کا گذارہ مشکل ہو گیا ✤

یہودیون کی مصیبتون کا سلسلہ کچھ ایسا دوامی ہو گیا کہ اس کے بعد ہمیشہ انپر مصیبت ہی آتی رہی اور متاخرین بھی اس سے نہ چھوٹے۔ چنانچہ جب کوئی ذرا سی تقریب ہوتی تو یہودیون کو قتل عام کیا جاتا۔ یہان تک کہ شاہ رچرڈ کی تخت نشینی کے دن ہزارہا یہودی لندن اور یارک مین قتل عام کئے گئے۔ شاہ جان نے یہودی مردون اور عورتون کو اکٹھا کر کے اون کے دانت تڑوا دیئے۔ آنکھین نکلوا دین۔ اور کئی طرح کی عقوبتین دے کر قتل کر دیا۔ ایسا ہی ۱۲۶۲ء اور ۱۲۷۸ء یہودیون کے قتل عام اور عام پھانسی کے لئے یادگار بنتے ہوئے ہیں۔ پھر جتنے بچ کہین کہین چھپ کر بچ گئے تھے۔ انکو ۱۲۹۰ء میں ملک بدر کر دیا گیا اور اموال اور مکانات ضبط کر لئے گئے۔ یہ تو نہایت رحم دل اور عادل ملک کا حال ہے باقی ملکون مین اس سے بھی زیادہ خوفناک مصائب اون پر وارد ہوئے۔ چنانچہ ہسپانیہ۔ فرانس پرتگال۔ روس وغیرہ مین جو دردناک تکلیفین یہودیون کو پہنچائی گئیں۔ وہ یسوع مسیح کی مصیبت کا انتقام یاد کراتی ہیں ✤

اگر تامس ہاول صاحب کا خیال درست ہے تو جبکہ اس وقت وہ یہودیون کا ملک تھا۔ اور انمین بڑے بڑے مذہبی لوگ بھی موجود رہتے۔ اور مذہبی تصانیف بھی ہوتی تھین۔ جھگڑے اور فیصلے اور دستاویزات لکھے جاتے تھے خط وکتابت اور حساب کتاب بھی ہوتے تھے۔ کوئی تو ایسی یادگار یہودیون کی اس زمانہ کی پیش کی جاتی جس سے یونانی زبان کے دعوے پر غور ہی کی جا سکتی۔ یہودی تو یونانی زبان کے وہان مروج ہونے سے انکار کرتے ہین اور تامس ہاول صاحب اپنا راگ الاپے چلے جاتے ہین ✤

ہمین خوب معلوم ہے کہ تامس ہاول صاحب کو ایسے خلاف واقعہ امور لکھنے کی کیون مصیبت پڑی۔ در اصل بات یہ ہے کہ چونکہ اس ملک مین عبرانی زبان مروج تھی۔ اور یسوع مسیح اور اسکے حواریون کی زبان بھی عبرانی ہی تھی۔ اور اگر کوئی کتاب اُنھون نے لکھی تھی تو وہ عبرانی زبان ہی مین تھی۔ کیونکہ اول تو یہ اون کی اپنی مادری زبان تھی۔ دوسرے عہدنامہ عتیق جس کے حوالون پر بہت کچھ عیسائی دینی تصانیف کا مدار تھا عبرانی ہی مین تھین۔ تیسرے اقرب مخاطب پبلک بھی عبرانی جاننے والی تھی۔ اور چوتھے خدا پرستی اور مذہبیات کے لٹریچر کے خیالات کو پورے طور سے ادا کرنے کا اس زبان مین کافی سامان اور مصطلحات موجود ہو چکے تھے اور اوس وقت کی یونانی جو بُت پرستون کی زبان تھی وہ روحانیات کے پورے خیالات کو ادا کرنے کے لئے کافی سامان اپنے اندر نہ رکھ سکتی تھی اور نیز الہام آلہی عبرانی مین ہوتا تھا اسلئے مسیح اور اس کے حواریون کی اگر کوئی کتاب یا تحریر تھی۔ تو وہ عبرانی مین تھی۔ اور اسکا سراغ انجیلون مین پایا جاتا ہے ✤

لیکن عیسائیون کے پاس کوئی عبرانی الاصل کتاب مسیح یا حواریون کی موجود نہین یہ مروجہ چند کتابین جن کو وہ عہدنامہ جدید کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ یونانی الاصل بتاتے ہین اور چونکہ بادی النظر مین ان کے یونانی الاصل ہونے کا دعوے ہی اون کے باطل ہونے پر دلیل ناطق ہے۔ تامس ہاول صاحب اور اون کے ہم خیالون نے اس خوف سے جان بر ہونے کی یہی راہ وضع کی ہے کہ چلو اس جھوٹ سے ہی کام نکال لیا جاوے مگر دروغ کہانتک انکا ساتھ دے سکتا ہے ✤

اس کے بعد تامس ہاول صاحب کی دوسری شق کہ سرکاری دفترون مین زبان لاطینی مین نوشت وخواند ہوتی تھی۔ ایک بے دلیل دعوے ہے کیونکہ ان کا فرض ہے کہ وہ صریح دلائل سے ثابت کرین کہ یہودیہ کی حکومت مین رومی گورنمنٹ کے دفترون مین صرف لاطینی زبان ہی مستعمل تھی اور لوکل زبان کا کوئی دخل نہ تھا ✤

تامس ہاول صاحب اگر قوانین ملکداری اور نظم ونسق رعیت اور اصول قانون سے ذرا بھی واقف ہوتے تو ایسا نہ لکھتے کیونکہ یہ ایک صریح اور معمولی بات ہے کہ عدالتی کارروائی مین ملکی زبان واسطہ ادنیٰ اور حکومت کی زبان دوم درجہ پر سمجھی جاتی ہے۔ ہماری گورنمنٹ عالیہ کی عدالتون کی کارروائی رومی حکومت کی عدالتون کا اچھا نمونہ ہین اگر کسی صاحب سے ہی کوئی فوجداری جرم سرزد ہو۔ اور ان کو یوروپین نژاد تسلیم نہ کیا جاتا ہو تو انگریزی حکومت کی عدالتون سے ان کے نام وارنٹ زبان اردو میں ہی آئے گا پس جبتک یہ ثابت نہ کہ اس ملک کی زبان عبرانی تھی۔ تو وارنٹ کا عبرانی مین ہونا ہی صحیح اعتقاد ہو سکتا تھا اور وہ عبرانی ہی مین تھا ✤

البتہ یہ بات کہ اسپر دستخط حاکم بھی عبرانی مین تھے یہ تامس ہاول صاحب کے عالی دماغ کی ایجاد ہے اصل کتاب سے تو یہ بات پائی نہین جاتی ✤

پھر تامس ہاول صاحب لکھتے ہین کہ کتاب نے گورنمنٹ وارنٹ کے تین گواہون کے آگے ربانی لکھا ہے۔ لیکن یہ لفظ عبرانی نہین۔ البتہ لفظ ربی جس کے معنے میرے اُستاد کے ہیں عبرانی ہے۔ عبرانی زبان مین کوئی لفظ ربانی نہین یہ لفظ عربی ہے جو مصدر رب سے قرآن مین آیا ہے۔ ربانیون یا ربانیین یعنے علمائے ربانی بنا کر تین گواہون کے نام کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کتاب جعلی کا مصنف کوئی عبرانی یہودی نہین تھا۔ بلکہ ایسا شخص جو قرآن دانی میں ماہر تھا۔ لہٰذا اس کے لکھے جانے کا وقت بھی قرآن سے پہلے کا ثابت نہین ہوتا۔ پس یہ جعلی کتاب کسی محمدی یا مرزائی مفتری علے اللہ کی لکھی ہوئی ہے ؛؛

یہ تامس ہاول صاحب کے اعتراض کا خلاصہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تامس ہاول صاحب لفظ ربانی کو نہ صرف عربی الاصل بلکہ محض قرآن کریم کی ایجاد تجویز کرکے کتاب کے جعلی بنانے کا الزام مسلمانون کے ذمے تھوپتے ہین۔

قبل اس کے کہ ہم اصل اعتراض کا جواب دین تامس ہاول صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہین کہ اگر یہ طرز تحقیقات صحیح ہے تو کلمہ یا کلام کی فلسفی جس پر آجکل کے مذہب کا دارو مدار ہو رہا ہے۔ اور لفظ کلمہ یا کلام عربی ہیں۔ اور وہ تو مصری فلاسفرون کی ایجاد ہے اور ان کے شاگرد یونس نامی نے ایک کتاب مین لکھ کر اس کو یوحنا کی انجیل ظاہر کیا تھا۔ اور عیسائیون نے سادہ لوحی سے اس کو انجیل سمجھ کر اس کا اقتدار شروع کرایا۔ اور کوئی دوسرا مصنف اناجیل اسکا موید نہین متی۔ مرقس اور لوقا سب اس سے بری ہین اور کوئی ثابت نہین کر سکتا کہ یسوع نے یہ تعلیم کی تھی تو فرمایئے کہ عیسائی دین جعلی اعتقاد کی بنیاد پر قائم ہے یا نہین ؟

ایسا ہی یسوع کی الوہیت کا مسئلہ بھی جعلی ہے نہ یسوع نے خدائی کا دعوے کیا اور نہ اس کی صحبت سے مستفیض ہونے والون نے اس کے متعلق ایسا عقیدہ ظاہر کیا۔ ہم نے ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء کے اخبار بدر مین دلائل صریحہ سے اس کو ثابت کر دیا ہوا ہے جس کا پادریون سے کوئی جواب نہین بن پڑا۔ صرف اِدھر اُدھر کی باتون سے ٹالنے کی کوششین کر رہے ہین ✤

بعض لوگ ... کی توساری ہی جعلی باتون کو ماننے اور منوانے اور جعلی اور خوضی اعتراض کرنے پر منحصر ہے۔ تو پھر ایسی کتاب جو بمقابلہ انجیلون کے زیادہ معتبر ظاہر ہوتی ہے اور جو انکی طرف سے شائع ہوئی اون کی مسلمہ سمجھنی اور اس حیثیت سے اس کا ترجمہ شائع کرتے ہین ہم نے کوئی غلطی نہین کی ٭

اب اسجگہ ہم اصل اعتراض کا جواب عرض کرتے ہین ہم نے اوپر لکھا ہے کہ قرآن کریم نے مضمون یا گروہون کا ذکر کیا ہے اون کے نامون۔ کنیتون۔ خطابون۔ لقبون سے ہی ان کا ذکر کیا ہے جن سے وہ بزبان فصیح معروف تہے۔ اس مین قرآن کریم نے کوئی دست اندازی اور تبدیلی نہین کی۔ چنانچہ اس اصول کو عیسائی محقق بہی مانتے ہین ٭

واضح رہے کہ عبرانی زبان مین لفظ ربب (ר ב) بڑھنا۔ پڑھنا۔ قابلیت حاصل کرنا اور استاد ہونا وغیرہ معنون مین آتا ہے۔ اور عربی زبان مین رب کے معنے عدم سے وجود مین لاکر بتدریج کمال تک پہنچانے والا۔ پرورش کرنیوالا وغیرہ ہین۔ لیکن اس مین علم کے معنے جو عبرانی اصل مین پائے جاتے ہیں موجود نہین۔ عربی مین ربّی اور ربّانی ان معنون مین استعمال نہین ہوتا۔ جن مین انکو عبرانی استعمال کرتے ہین۔ کیونکہ عربی مین ربّی معنے میرا رب ہے۔ اور ربانی مین عربی ترکیب کے لحاظ سے آن مبالغہ کے لئے زیادہ کیا گیا ہے۔ اور بصورت فاعل ومفعول ربانی۔ ربیانی کے معنون مین بہی کہہ سکتا ہے جس کے معنے میری ربوبیت کی اور جب صفت کے طور پر آتا ہے تو موصوف کا ماقبل یا مابعد مین مذکور ہونا ضروری ہوتا ہے جیسے مرد ربانی۔ ربانی شیخ۔ عالم ربانی وغیرہ ٭

قرآن کریم نے اپنے اصول کے لحاظ سے یہودی علماء کو اوس گروہ کے متعلق جس کو انکی قوم وزبان مین ربانی کہتے ہتے لفظ ربانی کا ہی استعمال فرمایا ہے۔ ربانیون اور ربانیین اسا کی جمع کی صورتین ہین۔ قرآن کریم نے کسی اسلامی عالم کے لئے لفظ ربانی کو استعمال نہین فرمایا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ یہ یہودی لفظ تہا اسلئے یہودیون کے لئے مخصوص رکھا ٭

عبرانی مین ربی اوسجگہ استعمال کرتے ہین جہان مخاطب کو تکریماً اس سے خطاب کیا جاتا ہے۔ مثلاً وانیل رفائیل کو کہتا ہے۔ ربی یعنے تو میرا اُستاد ہے یا اے اُستاد۔ لیکن جہان کوئی شخص اپنے عالم ہونے کو آپ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کو اپنے آپ کو ربی کہنا جائز نہین ہوسکتا۔ کیونکہ اس کا مفہوم تو ایک غیر مخاطب کا متقاضی ہے پس اس کو یہ کہنا پڑیگا کہ مین رب ہون اور اس کو ادا کرنے کے لئے وہ ربانی کہے گا ٭

جب کسی شخص کو گواہی لکھنے کا موقعہ پیش آتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ اپنا ایسا پتہ بہی لکھدے جس سے بوقت ضرورت اوسکو پہچان لیا جاسکے اور نیز اس کی شہادت پر اعتبار کا موازنہ کیا جاسکے۔ مثلاً تامس ہاول صاحب کو اگر کسی دستاویز یا کسی سرکاری کاغذ پر گواہی کرنے کا موقعہ پیش آئے تو اون کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنے نام کے ساتھ اپنا پتہ پاسٹر کلیسائے چرچ آف انگلینڈ لاہور بہی لکھین۔ یہ ایک قانونی ضرورت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مین تامس ہاول بشپ جو چرچ آف انگلینڈ کے کلیسا کا پاسٹر ہون بحیثیت گواہ اسپر اپنے دستخط ثبت کرتا ہون ٭

اسی طرح دانی ایل۔ رفائیل۔ جوانس تینون شخص جنہون نے یسوع کے وارنٹ پر بحیثیت گواہ ہونے کے دستخط کئے تہے قانونی تقاضے سے مجبور رہتے کہ اپنے عہدے یا حیثیت کو پتہ کیلئے ضرور لکھتے اور چونکہ وہ رب۔ یعنی علماء ربی عہدہ رکھنے والے تہے اس لئے اُنہون نے علیحدہ علیحدہ ظاہر کردیا کہ "مین ربی ہون" اور میرا نام یہ ہے ٭

علاوہ ازین یہ اصل کا ترجمہ ہے آپ اس کو ربانی لکھنا پسند نہین کرتے۔ ربی لکھ لین۔ موجودہ اناجیل مروجہ میں جو پادری صاحب اپنے گرجے مین پڑھتے ہین بہت سے عربی لفظ ہیں ٭

اب اس مضمون کو پڑھ کر ناظرین اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ اس کتاب کو میرزائیون کا افتراء بیان کرنے مین اور اس کی تردید مین جو اُمور لکھے ہین اون کے لکھنے مین تامس ہاول صاحب کہان تک راستی پر ہین۔ قدم قدم پر اون کی غلط بیانی اور اون کا راستبازی کی راہ سے تجاوز کرنا ثابت ہے۔ ہمنے انکو آپ کو اختصار کی خاطر بہت ضبط کیا ہے ہمین وہ دہمکاتے ہیں کہ باقی نمبرون اور بہی لکہین گے ہم ان کو روکنا نہین چاہتے ان کا جو جی چاہے لکہین۔ لیکن اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ اب وہ اپنی عمر کے گیارہوین گھنٹے میں ہیں اسلئے ایسے آخری وقت مین اللہ تعالیٰ سے موافقت کرلین تو بہت بہتر ہوگا ورنہ وہ یسوع مسیح جس نے آپ ایلی ایلی لما سبقتانی کہتے کہتے رات گذاردی تہی۔ اون کو وہان سے نجات نہین دلاسکیگا ٭

والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار معراج الدین - عمر احمدی

۲۲ - اگست ۱۹۱۳ء

ڈاک ولایت

برادر لطف اللہ خان کا خط بحضور حضرت خلیفۃ المسیح

لندن ۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

... امامنا و سیدنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مختلف اسباب ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ جنکی وجہ سے یورپ میں عموماً اور انگلستان مین خصوصاً اسلام کے متعلق دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوگئی ہے۔ اسلامی اصولون کے بیان اور شرع کا کام ریویو آف ریلیجنز اور اسلامک ریویو کر رہے ہین مگر بعض طبائع ایسی ہیں کہ اون کو اصولون کی تفتیش اور جانچ پہچان کا زیادہ شوق نہین ہوتا یا محض اصولون کی بحث سے اون کی تسلی نہین ہوتی وہ اسلامی عمل کو سمجھنے کے خواہشمند ہوتے ہین اور ارکان اسلام معلوم کرنا اور سیکہنا چاہتے ہین ایسے لوگون کے لئے قرآن کریم کے ترجمے کی بہت ضرورت ہے یہ فرض بہی مولوی محمد علی صاحب تھوڑے عرصے مین اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرانجام دیدینگے جتنی جلدی ترجمہ چھپ کر تیار ہوجائے بہتر ہے لیکن میری ناقص سمجھ مین ترجمے سے بہی پیشتر اور فوراً ایک چھوٹے سے انگریزی رسالے کی ضرورت ہے جسمین مختصر طور پر ارکان اسلام کی تشریح ہو۔ اور اگر اتنا نہین تو کم سے کم نماز کی دعائین ان کا ترجمہ اور نماز کے اصول وضوابط تو ضرور ہون۔ جہان تک مجھے یاد ہے۔ مینے بدر مین پڑھا تھا کہ حضور نے فرمایا کہ نماز مین الحمد شریف اور ما قرء دعاؤن کا عربی مین پڑھنا ضروری ہے۔ باقی دعائین انگریزی مین پڑہی جاسکتی ہین۔ مین یورپ مین بعض ایسے اشخاص کو جانتا ہون جو اسلام کا کسی حد تک مطالعہ کر رہے ہین اور اس کی بہت نزدیک ہین جونہی ان کا اطمینان ہوگیا وہ یہ طلب کرینگے۔ کہ انہیں ارکان اسلام سکھلائے جاوین یون تو ہر ایک مسلمان انہین نماز روزے کے متعلق بتاسکتا ہے یا خواجہ صاحب رسالے مین ایسی باتین چھپاسکتے ہین مگر میرے خیال مین ضروری باتین حضرت صاحب کی ٹیچنگز آف اسلام کی طرح ایک مستقل رسالے کی صورت مین ہونی چاہئیین اور وہ رسالہ حضور کی سرپرستی کے ماتحت تیار ہونا چاہیئے تاکہ جو احکام اور اصول اس مین درج ہون وہ مستند ہون اور بہ تسلی وتشفی نومسلم اپنر عمل کرسکین بلکہ آجکل کے نوجوان بہی جو اسلام کے احکام سے ناواقف ہین وہ اردو رسالے کے تو نزدیک نہین جاتے۔

مگر انگریزی رسالے کو شوق سے پڑھینگے۔ اور بہت کچھ اس سے بہت کچھ حاصل کرلینگی۔ چونکہ یہ رسالہ انگریزوں کے لئے ہوگا اس میں تمام دُعائیں اول عربی میں ہوں۔ پھر ان کا عربی تلفظ انگریزی میں ہو تاکہ یہ لوگ انہیں زبانی یاد کرسکیں۔ اور پھر ان کا انگریزی ترجمہ ہو۔ ایسا رسالہ ٹیچنگز آف اسلام کی طرح خوشنما کاغذ اور عمدہ طریقے پر انگلستان میں چھپے تو بہتر ہو۔ اس کے اخراجات کے لئے خاص ضرورت ہوگی۔ کئی احمدی احباب شوق سے مدد دینے کو تیار ہوں گے۔ اگر غلام کی تجویز حضور پسند فرماویں اور اس کے متعلق حکم صادر فرماویں تو رسالہ کے اخراجات کے لئے ۳۰ روپے اپنے ماہانہ خرچ سے عاجز ارسال کر دیگا۔ میرے خیال میں ایسے رسالہ کی اس وقت انگلستان میں بہت سخت ضرورت ہے۔ اس کی بہت زیادہ کاپیاں چھپوانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کی عام اشاعت غرض نہیں صرف ان لوگوں کو ضرورت ہوگی جن کو اسلام کے ساتھ رغبت پیدا ہو چکی ہو۔ اور ایسے لوگ اسے قیمتاً خریدنے کو تیار ہوں گے۔ غلام نے اپنے خیال کا اظہار کردیا ہے۔ فیصلہ حضور کے ہاتھ میں ہے ؁

امسال گرمی کی تعطیلات میں میں فن لینڈ۔ روس سویڈن کی سیر کو گیا تھا۔ جیسے شاید پچھلے عریضے میں عرض کر چکا ہوں ایک جہاز پر سفر کرتے ہوئے فن لینڈ کی ایک طالب علمہ خاتون سے ملاقات ہوئی جو انگریزی کے علاوہ پانچ اور زبانیں بولتی اور پڑھتی ہے۔ چونکہ پہلے اس نے کبھی کوئی ہندوستانی نہیں دیکھا تھا۔ اسلئے اوس کی اور میری بہت دیر تک ہندوستان اور اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور بعد میں فن لینڈ پہنچ کر بھی چند دفعہ اس کی ملاقات ہوئی اُس نے مجھ سے صاف کہدیا کہ میرا عیسائیت پر بالکل ایمان نہیں۔ اور میں اکثر اس وجہ سے ناخوش رہتی ہوں کہ میں کوئی مذہب نہیں رکھتی۔ اگر میرا کسی بات پر ایمان ہو تو میں زیادہ خوش رہوں۔ میں نے اسلام کے سادہ اصول اُسے بتائے سنکر کہنے لگی کہ جو باتیں تم بتاتے ہو اگر یہی اسلام ہے تو میں شاید مسلمان ہو جاؤں گی کیونکہ میں محسوس کرتی ہوں کہ میں ان باتوں پر ایمان لاسکتی ہوں۔ اُس نے کہا کہ مجھے اسلام کے متعلق کچھ معلوم کرنے کا ہمیشہ سے شوق رہا ہے۔ کیونکہ جب میں سکول میں تھی۔ تو ہمارا ایک اُستاد ہمیشہ ہم سے کہا کرتا تھا کہ قرآن اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سوانح کو ضرور پڑھنا۔ پھر مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے اسلام کے متعلق کوئی کتاب وغیرہ ضرور بھیجنا۔ چنانچہ واپس آکر حضرة صاحب کی ٹیچنگز آف اسلام اور خواجہ صاحب کا ایک رسالہ اوس کو بھیجا۔ کل اس کا جواب آیا ہے۔ لکھتی ہے۔ کتابوں کی بابت ہزار ہزار شکریہ میرا قبول کریں۔ ابھی ابھی مجھے ملی ہیں۔ ٹیچنگز آف اسلام نہایت پُر ذوق معلوم ہوتی ہے۔ میں نے چند اقتباس پڑھے ہیں۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں اسلام کے اصول اب سیکھ سکتی ہوں۔" آگے چلکر خط میں ایک اور جگہ اسلام کی پھر تعریف لکھی ہے۔ ایک دفعہ مجھ سے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بھی طلب کیا تھا۔ میں نے وعدہ کیا کہ جب مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ تیار ہو جائیگا تو ارسال کردونگا ؁

جب پہلے اس خاتون سے میری ملاقات ہوئی۔ تو اُس نے خیال کیا کہ یہ کوئی جاہل گنوار ہے بعد میں اس کا یہ خیال بدلتا گیا پھر اوس کو حیرت اور تعجب ہوا۔ کیونکہ جب وہ فن لینڈ کی تاریخ وغیرہ کے متعلق ہی ذکر چھیڑتی۔ تو میں اس کو پہلو ہی بتا دیتا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ پھر اس نے میرے عام چلن پر غور کیا۔ تو اوس کو اور بھی تعجب ہوا کہ اس شخص کے اخلاق اور یورپی اخلاق میں اتنا فرق کیوں ہے۔ چنانچہ اوس نے مجھے ایشیائی تہذیب اور میرے مذہب کے متعلق سوال کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس کی حیرت اور بڑھنی شروع ہوئی۔ میں نے معلوم کیا کہ وہ خود بالکل ایشیائی خیالات کی عورت ہے۔ فن لینڈ کے لوگ مغلیہ نسل کے ہیں۔ اور ان میں یورپ کی نسبت ابھی تک ایشیائی آثار زیادہ پائے جاتے ہیں۔ مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ یہ لوگ لسی (چھاچھ) پیتے ہیں۔ چنانچہ دو سال کے بعد پھر لسی کا لطف اُٹھایا۔ آخر زمینداری اثر طبیعت میں موجود ہے۔ اس ملک میں چونکہ سورج گرمیوں میں دیر تک رہتا ہے اسلئے گرمی شدت سے پڑتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ پردہ اور طلاق کے متعلق جب گفتگو ہوئی تو اب مجھے حیرت ہونے لگی۔ کیونکہ ان مضامین پر بھی ہم نے اپنے آپ کو بالکل ہمخیال پایا۔ پھر یورپین تہذیب کا ذکر آیا تو اوسنے بہت حقارت ظاہر کی ؁

یورپ میں لڑکوں اور لڑکیوں کا آپس میں جیسے میل جول ہوتا ہے۔ اور خاص کر سفر میں جہاز دن پر اوس کے دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب اس خاتون نے دیکھا کہ میں اس میں بھی اور دن سے مختلف ہوں تو اوس نے میری بہت عزت کرنی شروع کی۔ چنانچہ اس نے مجھ سے کہا کہ اول اول تو میں نے جاہل خیال کیا اور بچہ سمجھا لیکن اب میں ہر وقت تم سے ڈرتی ہوں کہ مبادا مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو تمہارے اعلیٰ اخلاق کے درجے تک نہ پہونچے۔ پھر بعد میں ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ اگر کسی بچے کی تربیت میرے ہاتھ میں ہو تو میں تمھیں نمونہ بنا کر اس کی تربیت کروں اور جو عزت اور ادب تمہارا میری نگاہ میں ہے تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ میں نے جواب دیا کہ اگر آپ کوئی خوبی مجھ میں دیکھتی ہو تو وہ اس وجہ سے ہے کہ اسلام میرا دین ہے اور جو برائی مجھ میں ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ میں ابھی پورے طور پر اسلام پر عمل کرنے کے قابل نہیں ہوا (اللہ تعالیٰ توفیق دیوے) ؁ آمین

اثنائے گفتگو میں میں نے حضرت صاحب اور حضور کا ذکر کیا اور حضرت صاحب کے دعاوی مختصراً بیان کئے۔ اب اوسے مجھ پر یہاں تک اعتماد ہوگیا تھا کہ میں جو کچھ کہتا تھا اُسے صحیح تسلیم کرلیتی تھی۔ اور اس پر غور کرتی تھی ؁

میں نے اوس کو پہلے خط کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا۔ اوس نے اس کے معنے طلب کئے۔ میں نے لکھ بھیجے اس دفعہ کا خط اوس نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع کیا ہے اور اوسی عربی الفاظ میں بالکل ٹھیک نقل کیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اسے اسی طرح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور الحمد شریف کا لکھنا پڑھنا۔ تلفظ اور معانی سکھا دئے جاویں جہاں تک گفتگو اور خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے اوسے اسلام کے متعلق بہت حسن ظن ہے اور شوق کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتی ہے حضور دُعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اوسے ہدایت کی طرف لاوے۔ آمین۔ میں نے یورپ میں صرف یہ ایک عورت دیکھی ہے جو نہ صرف اسلام کے متعلق شوق رکھتی ہے بلکہ بغیر پیشتر معلوم ہونے کے اسلامی اُصولوں اور رواجوں مثلاً پردہ کو پسند کرتی ہے۔ حالاں کہ عام یوروپین عورتیں اس کے بہت خلاف ہوتی ہیں۔ یورپین تہذیب کو بالکل پسند نہیں کرتی سوال کہنے پر صاف اور سچا جواب دیتی ہے۔ کوئی ادھر اُدھر کی بات کہہ کر ٹال نہیں دیتی۔ اور عام طور پر یہ ایشیائی مذاق کی عورت ہے۔ باین ہمہ نہایت لایق اور ذہین ہے۔ آرکیالوجی پڑھتی ہے اور سویڈن ناروے اور فن لینڈ میں پہلی عورت آرکیالوجسٹ ہوگی۔ غلام کے لئے حضور دُعا فرماویں ؁

والسلام

حضور کا غلام ظفر اللہ خان۔ لندن

احمدی احباب سے خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جنھون نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے دست مبارک پر اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر یہ اقرار کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرین گے۔ بفضل خدائے لایزال ہم نے ارادہ کیا ہے کہ قرآن شریف کا احمدی طرز کا ترجمہ جسپر حضرت خلیفۃ المسیح کے حاشیے ہون گے۔ شائع کرین ہمارے بھائی اس اہم ترین کار خیر مین اعانت فرمادین نیز دعا کرین کہ یہ کام اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسان فرمادے۔ اور بخیر وخوبی اس کا انجام ہو۔ قرآن شریف ہی بدرِ کامل ہے یہی حقیقی الحکم ہے یہی اصلی آلحق ہے یہی واقعی اللہ پاک کا فضل ہے اور یہی پیغام صلح ہے۔ ہان یہی الٰہی نور ہے اور یہی تشحیذ الاذہان ہے اور یہی انسان کی اصلی حالت کا ریویو ہے۔ اسی قرآن شریف پر یہ سب نام صادق آتے ہیں یہ ایک ہی کتاب ہے جو زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے آج خدا کی کتاب کہلانے کی مستحق ہے۔ اور کوئی کتاب صحیح نہین رہی نہ تورات اصلی حالت پر رہی نہ دید نہ ژندواستا وغیرہ۔ اور انجیل کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ اس کا تو اصلی نسخہ جو مسیح علیہ السلام کی اپنی زبان مین ہو۔ جہان بھر مین کہین نظر ہی نہیں آتا۔ ترجمہ در ترجمہ لوگ لئے پھرتے مین۔ اور اوسی کو خدا کا کلام کہتے ہین جس کا کچھ ثبوت نہین۔ ان تراجم مین ہی سال بسال ترمیم و تنسیخ ہوتی رہتی ہے۔ بحالیکہ قرآن شریف مین ایک حرف یا ایک نقطہ بلکہ زیر و زبر اور پیش تک کا بھی اختلاف نہین۔ مشرق مغرب شمال جنوب میں جس قرآن شریف کو کھول کر دیکھو۔ دوسرون سے ذرا اختلاف نہ پاؤ گے۔ ہمارے مذہبی دشمن سر پٹخ پٹخ کر تھک گئے۔ بلکہ کئی مر بھی گئے لیکن مختلف قرآنون مین جو مختلف قومون اور ملکون مین موجود ہیں ذرا بھر بھی اختلاف نہ دکھلا سکے اور اپنی کتابون کی غلطیون کے تو وہ خود قائل ہین مین کہان سے کہان چلا گیا۔ الغرض قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اور بے علموں بلکہ کم علمون کے واسطے اس کے صحیح ترجمہ کی نہایت ضرورت ہے، اور حواشی و فواید ضروریہ کی اس سے بڑھ کر حاجت ہے، اس صدی مین اگرچہ کئی ترجمے چھپے اور کئی نے حاشیے چڑھائے گئے لیکن اون کے فواید سے اون کا نقصان زیادہ تر پایا گیا۔ بعض حواشی اور ترجمے تو ایسے ہیں کہ جن کا پڑھنا اور دیکھنا ہی گناہ عظیم ہے۔ اغلباً اللہ پاک کی بے عزتی کیگئی ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی ہتک روا رکھی گئی ہے۔ بہت سی ایسی لغو اور مہمل باتین اور قصے حاشیون مین درج ہین کہ جن کا کچھ ثبوت نہین یہ سب خرابیان فیج اعوج کے زمانہ مین پیدا ہوئین۔ جس مین یہود و نصاریٰ کی روایات پر اعتبار کر کے انہین تفسیر قرآن مجید سمجھ لیا گیا اس بے سمجھی پر افسوس ہے پھر تصحیح نہ کی بلکہ ایک دوسرے کی تقلید مین گرفتار ہو کر اور یہی چاہ ضلالت مین سرنگون ہو کر گرتے چلے گئے کئی اچھے لوگ بھی بسبب غلطی کے اس بلا مین پھنس گئے۔ اللہ تعالےٰ انہین بخشے۔ آمین۔ قرآن شریف سے حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن حواشی قرآن شریف مین برخلاف اس کے اون کو زندہ ٹھہرایا گیا۔ اور اب تک آسمان پر بٹھا رکھا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو مشرک قرار دیا گیا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی زوجہ کو جسے قرآن شریف مسلمان کہتا ہے۔ مشرکہ بتایا ہے۔ داؤد علیہ السلام کو جنھین قرآن شریف خلیفۃ اللہ فرماتا ہے (نعوذ باللہ) زانی اور پرائی عورت کا عاشق کہا ہے اور خون ناحق کا بھی ارتکاب ان سے منسوب کیا ہے۔ حضرت یوسف کا ازاربند بھی زنا کے لئے کھلوایا ہے۔ (معاذ اللہ) غرض بعض حواشی تو بہت ہی گندے اور مکروہ ہین جن کے ذکر سے بھی شرم آتی ہے۔ مسلمان وہی حواشی آج کے دم تک چھاپے چلے جاتے ہین اور اللہ تعالیٰ سے ذرا بھی نہین شرماتے اللہ تعالیٰ انہین ہدایت بخشے۔ آمین۔ ہم نے انہین امور کو مدنظر رکھ کر اپنی احمدی جماعت کے لئے عمدہ طرز کا ترجمہ اور اعلےٰ درجہ کے صحیح حواشی والا قرآن شریف طبع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اگر ارادہ الٰہی شامل حال ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹۱۴ء تک عمدہ اور اعلےٰ درجہ اور حواشی کا قرآن شریف جو نفیس کاغذ پر بے بدل کاتب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو گا احمدی بھائیون کے ہاتھون تک پہنچ سکیگا۔ قیمت جس قدر خرچ ہو گی اوس سے زیادہ نہین لی جاوے گی۔ لوگ ہماری روپے سے امداد فرمادین۔ تین طرح کا روپیہ ہمارے بھائی ہمین عنایت فرمادین۔ ایک محض للہ فی اللہ۔ دوسرے قرآن شریف کی قیمت مین سے ایک حصہ پیشگی عنایت کرین جو پانچ روپے ہین قیمت کا حساب پھر ہو گا اور کمی بیشی مجرا دیجائے گی۔ تیسرے قرض حسنہ۔ اس کی یہ صورت ہے کہ دس روپے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ سو روپیہ۔ اور خاص صورتون مین سو سے زیادہ بھی لیا جاویگا۔ اگر ضرورت پڑے تو قرضہ کا روپیہ پانچ برس کے بعد واپس کیا جا سکتا ہے اے میرے دوستو یہ قرآن شریف کے ترجمے کا کام بہت ہی بابرکت ہے۔ قرآن شریف خود جامع برکات ہے۔ لہذا اس کا ترجمہ بھی برکات کا مجموعہ ہے۔ برکہ اس کچے تالاب کو کہتے ہین جس مین چارون طرف سے آکر پانی جمع ہوتا ہے یہی حال قرآن شریف کا ہے کہ جس قدر پہلی کتابون اور آیتون مین متفرق طور پر برکات و حسنات پائے جاتے ہین وہ سب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین جمع کر دئے ہیں۔ کوئی خوبی اور برکت اب قرآن شریف کے باہر نہین رہی۔ مجموعہ حسن و خوبی قرآن شریف ہے قرآن شریف پر عمل کرنے سے آدمی صالح اور مومن و محبوب الٰہی بن سکتا ہے اور چونکہ عمل کرنا سمجھنے پر موقوف ہے اور سمجھنے کے لئے ترجمہ کی حاجت ہے۔ لہذا ترجمہ پر روپیہ خرچ کرنا نہایت ثواب کا کام ہے جس کے حاصل کرنے کے واسطے مین تم سے روپیہ مانگتا ہون۔ اے عزیزو۔ کوڑیون کے مول تمہین ہیرے اور جواہر ملتے ہین۔ اٹھو اور دوڑو۔ کسل اور سستی کو چھوڑ دو۔ دنیا کے آرامون مین روپیہ خرچ کرنا تو ایسا ہے جیسا آک کو پانی دینا۔ اور قرآن شریف کے واسطے کچھ دینا ایسا ہے جیسا کہ بہشت برین کی آبپاشی کرنی۔ اے پیارو! آک کو پانی دینے سے کچھ فائدہ نہین تم دینی باغ کو پانی دو تاکہ دین دنیا مین اس کے پھلون سے لذت اٹھاؤ ٭

وما علینا الا البلاغ۔ والسلام

میر ناصر نواب قادیان۔ ۲۵ ستمبر ۱۳ء

معجون اکسیر

یہ معجون پچیس دواؤن سے طیار کی گئی ہے اور حافظ محمد جمال صاحب احمدی ساکن قادیان نے طیار کی ہے۔ بعض احباب نے تجربہ کر کے اس کے فوائد کی تصدیق کی ہے۔ اس کے کھانے کے فوائد مختصراً یہ ہین:۔

ضعف دماغ۔ دردسر۔ دردکمر۔ زکام۔ نزلہ کو دور کرتی ہے مقوی باہ۔ تغلیظ و تولید منی مین بہت فائدہ مند ہے۔ کھانے مین بہت خوش ذائقہ۔ قیمت فی سیر ۶ روپیہ ٭

نظم ابطال کفارہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مؤلف کتاب چٹھی مسیح ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے ردّ کفارہ مین ایک پنجابی نظم لکھی ہے اور وہ چاہتے ہین کہ کوئی دوست اسے چھپوا کر مفت تقسیم کرے یا قیمتاً بیچ کر فائدہ اٹھائے۔ کل تین سو اشعار ہین خط و کتابت براہ راست مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کی جائے ٭

سول کا ضمیمہ بے قاعدہ نہیں ہوتا

کسی پچھلے اخبار میں جو ہم نے نوٹ دیا تھا کہ اخبار سول ملٹری گزٹ بعض ضمیمے ہوتے ہیں جن پر الفاظ ضمیمہ اور تاریخ لکھی نہیں ہوتی۔ سو ان کے متعلق تحقیقات سے معلوم ہوا کہ سول اخبار ۸ تولہ سے زاید بھاری ہونے کے سبب ایک پیسہ کے نرخ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور جب اُس پر دو پیسے کا ٹکٹ لگا تو وہ ایک پیکٹ ہو گیا۔ پھر جو چاہیں اس میں ڈال لیں۔

تلاش گم شدہ

میاں نظام الدین صاحب احمدی کہن ڈیرہ بابا نانک کا بھائی فضل دین نام قد میانہ کسیقدر سانولا رنگ۔ موٹی ناک۔ عمر ۲۳ سال چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ کوئی صاحب پتہ نکال کر مشکور فرماویں۔

ریاض التور حصہ اول

ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف احمدی ساکن موضع بیرم پور حال قادیان کی نظموں کا مجموعہ جس میں حمد و ثنا خالق ارض و سما و نعت ختم المرسلین و صفت مسیح موعود کے سوائے مذمت بتان اور عشق انگیز اشعار بھی ہیں ایک مخلص کے درد دل کا اظہار ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر صاحب موصوف قادیان ضلع گورداسپور۔ نظم میں حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تورا نام کرشن اوتار ہیو۔ موری بگڑی بات سنوار دیو
ناؤ اشرف کی منجدھار پیو۔ کرو پار پیا موری ناؤ ریا

ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کیلئے خوشخبری

(۱) حال ہی میں لگردوں کی ایک دوائی طیار ہوئی ہے جو کہ انگریزی دوائی کاسٹک کی طرح لگائی جاتی ہے یہاں اس دوائی سے بفضلہ تعالیٰ بہت سی بیماریوں کو بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ ہم انکی سندات بھی پیش کر سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ ر

سرمہ عزیزی۔ یہ سرمہ بھی لگردوں کے لئے طیار ہوا ہے اس میں توتیا سبز کو کیمیاوی ترکیب میں لاکر اس میں اور بہت سے مفید اجزاء شامل کئے گئے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸ر

بال اڑانے کا پوڈر۔ جس سے تین منٹ میں بال صاف ہو جاتے ہیں۔ جلد نرم اور صاف ہو جاتی ہے۔ پہر ارزاں ازحد کرنے فی سیر ایک روپیہ میں دیا جاویگا:

برص کا علاج۔ سفید سفید داغ جو جسم پر پڑ جاتے ہیں جس سے بدن بہت ہی بدزیب ہو جاتا ہے یہ داغ خون کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں ایسے داغوں کو جذام کی ایک قسم مانا گیا ہے ہم نے اس کے لئے ایک نہایت عمدہ دوائی طیار کی ہے جس سے بہت ہی جلد یہ بدنما داغ دور ہو جاتے ہیں اور یہ دوائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیسرے دن ہی اپنا خاصہ اثر دکھائے گی۔ قیمت دوائی جو کہ ایک مہینہ کے لئے کافی ہو۔ عہ ر (ایک روپیہ)

اصلی سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کی گئی ہے مقوی جمیع اعضائے رئیسہ۔ بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑوں سے نکلتی ہے۔ پہاڑ کی مومیائی ہے جریان اور کثرت پیشاب کا علاج۔ جوڑوں کے درد کو مفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے قوت بدن کو بڑھاتی ہے قیمت اصلی فی تولہ عا ر۔ آجکل رعایتی تا اخیر اکتوبر سنہ ۱۳ء عہ ر فی تولہ

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ جو کہ مولوی عبد الحی عرب صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری سستی کمی باہ احتلام جریان۔ رقت ضعف دل و دماغ۔ درد کمر نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج

تصدیق۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی حکیم نظام جان ہزاروی حکیم غلام محی الدین صاحب قریشی سید محبوب عالم صاحب قادیانی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اسکی شہادت دی ہے پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا اخیر اکتوبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کر دی ہے۔ بہت جلد طلب فرماویں۔ ملنے کا پتہ۔

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور۔

وہ سب صاحبان جن کی قیمت یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء کو ختم ہوتی ہے اون کے نام اخبار کا وی پی ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۳ء کا پرچہ کیا جاویگا۔ خریداران ضمیمہ کے نام چار روپے کا جو غیر خریداران ضمیمہ ہیں اون کے نام عہ ر + ۸ ر = ۔ بابت اون ایام کے ہیں جنہیں اخبار چھوٹے سائز پر ہو کر سب کے نام معہ ضمیمہ ارسال ہوتا رہا ہے۔

متفرق اوراق

جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو وہ اب طلب کر لیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائیگا اور اگر اول آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتلائی جا سکتی ہے اس کیواسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

پچاس سالہ تجربہ

ناظرین! ادویات ذیل کے متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علی خان صاحب کا چالیس سالہ تجربہ ہے۔ علاوہ ازیں دس سال تک میں نے خود لکھنؤ ضلع سہارنپور اپنے مطب میں ان دواؤں کو استعمال کیا۔ ہمیشہ مفید پایا لہذا فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔

(۱) اسوئنٹی پلز (گولیان ضعف باہ) جو مریض ایز ہتھوں یا کسی اور بد احتیاطیوں کے سبب یا کثرت جماع کی وجہ سے نامرد ہو گئے ہوں۔ اون کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں چار ہفتہ کے استعمال سے گمشدہ طاقت بفضلہ تعالیٰ واپس آ جاتی ہے قیمت ۶۰ گولیاں پانچ روپے (صہ ر)

(۲) اسپرمور پاؤڈر (سفوف جریان) اس کے استعمال سے منی گاڑھی ہو کر امساک ہوتا ہے اور قوت باہ بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ عہ ۱۲

(۳) اگیوٹ گنور پاؤڈر۔ ابتدائی شدید قسم کا سوزاک دو ہفتہ کے استعمال سے (درد اور جلن رہتی ہے) کثرت ادرار ہو کر آرام ہو جاتا ہے قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ عا ر

(۴) کرانک گنور پاؤڈر۔ پرانے سوزاک کا سفوف۔ اس میں سوزش اور جلن کم ہو جاتی ہے پیپ کا رہنا آتا ہے۔ منی کے ناکمل اور خراب ہو جانے کے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو طرح طرح کے امراض مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا سب شکایت ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ قیمت دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ تین روپے (سہ ر)

(۵) (پائیلس) خونی اور بادی بواسیر کی گولیاں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ شکم دور ہو کر بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے خونی میں بالآخر ان گولیوں کے مسوں پر مرہم استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر خون بند ہو کر آرام ہو جاتا ہے قیمت دو ہفتہ کیلئے ۸۴ گولیاں مرہم ایک ڈبیہ ۱۲ر کل عا ر

(۶) جنرل ڈیبلیٹی پلز۔ تمام قسم کے استسقاء کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں۔ تین ہفتہ کیلئے ۴۲ گولیاں ہم ر

(۷) روماٹیزم پلز۔ گٹھیا باہ کی گولیاں ان کے استعمال سے اور باہر روغن شفا کی مالش سے تین ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے قیمت گولیاں ۴۲ عدد عہ ر۔ روغن شفا ۴ر (سہ ر) ہر ایک ادویہ کا محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر خاکسار عبد المجید خان خلف ڈاکٹر نیاز علی خان از قادیان

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا ۔ اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور ہر حالت مین راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین ہر وقت طیار رہیگا ۔ اور کسی مُصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔

دھم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی

ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مُسلمانیم از فضل خُدا ۔۔۔ مُصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔۔۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔۔۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسُولے کش محمد ہست نام ۔۔۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن ۔۔۔ جاں شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔۔۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔۔۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔۔۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست ۔۔۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد ۔۔۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔۔۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔۔۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔۔۔ آنچہ در قرآن بیایش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔۔۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دُوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں - اور اہل بیت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہمہ وجوہ خیریت سے، ✦ عاجز جلسہ ہوشیارپور سے واپس آکر کل پھر جلسہ گوجرانوالہ پر جاتا ہے جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی تشریف لے جانے کی اجازت حضرۃ خلیفۃ المسیح نے دی ہے اس کے بعد پھر مجھے لکھنؤ جانے کا حکم ہے حضرت خواجہ صاحب نے مسجد ووکنگ کا نام "فضل مسجد" رکھا ہے۔ ان کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے - ان کی مفصل چٹھی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کی جائے گی ✦

احباب مصر کا خط خیریت کا آیا ہے ✦ ہوشیارپور کے جلسے کامیابی سے ہوئے - میرے علاوہ شیخ رحیم بخش صاحب اور منشی ظہیر الدین صاحب اروپی کی تقریرین ہوئیں ✦ مفصل رپورٹ اگلے اخبار میں درج ہو چکی راستہ میں بمقام بلاور مکرم سید محمد حسین صاحب کی تحریک سے جالندھر میں ایک وعظ ہوا ✦

کلام امیر رض

ہجرت ایک صاحب نے ہجرت کا ارادہ ظاہر کیا - حضرت نے انہیں فرمایا :-

ہجرت میں کئی ایک مشکلات ہیں - اوّل مکان چاہیئے - پھر کپڑا - خوراک اور دیگر ضروریات انسانی - حدیث میں آیا ہے - ان شان الہجرت شدید - اس میں کئی قسم کے ابتلا ہیں - ہر ایک کا کام نہیں کہ ہجرت کرے ہاں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو کوئی اللہ کی خاطر ہجرت کریگا اوسکو زمین میں فراخی عطا ہوگی - مگر اس کیواسطے عالی ہمت اور استقلال چاہیئے ✦

کیا مسیح کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں؟ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں - فرمایا میرے خیال میں مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مانے - ایک شخص اگر مسیح اور مہدی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے تو مدعی دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ جھوٹا ہے - تب تو اس سے بڑھ کر کوئی شریر نہیں اور اور اگر وہ سچا ہے تو اوس کو نہ ماننے والا خدا تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے ✦

خواجہ صاحب کو ایک خط عزیز فتح محمد ۲ جولائی کو جہاز پر سوار ہو گیا - آپ اس سے بحبت کام لیں غربا سے کام زیادہ نکلتا ہے - کیونکہ ان کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے نہ کہ اپنے علم اور لیاقت پر - قرآن کریم بہت پڑھو اور سناؤ عجب کتاب ہے - دعا تضرع - توجہ ہمت بلند اور استقلال سے کام لو - لورپول میں عبداللہ کوئلیم کے احباب میں سے کوئی ہوگا - اس کا پتہ لو - دعائیں بہت کرو ✦

دینی ذکر ضرور ہو فرمایا :- ایک میرے دوست تھے ان کا نام فضل اللہ تھا - مکہ کے باشندے تھے - ایک دفعہ میں نے اون کو ایک خط لکھا - کتابوں کا مجھے بہت شوق تھا - صرف کتابوں کے متعلق کچھ لکھدیا - اور وہ تاجر کتب ہی تھے میرا کام تو انہوں نے کر دیا مگر بڑی شکایت کی - کہ آپ نے پیسے ہی لگائے - اور تحریر بھی کی مگر اس میں دین کا کوئی حصہ نہ ہو - بہت افسوس ہے اس زمانہ سے لیکر پورا زمانہ ہے آج تک مجھے ایسا روکھا خط جس میں تذکرہ دین کا نہ ہو ناپسند ہوتا ہے اور وہ فضل اللہ بھی یاد آجاتے ہیں ✦

مفقود الخبر کی بی بی کا نکاح سوال ہوا کہ ایک شخص تین سال سے مفقود الخبر ہے اور بی بی خرچ سے لاچار - کیا کرے - فرمایا - قرآن شریف کے رو سے جایز ہے کہ اوس کا نکاح اور کر دیا جاوے ہاں قانون ملکی کے متعلق پہلے حکام کی معرفت فیصلہ کر لینا چاہیئے ✦

ایک نو مسلم انگریز کا خط اور اوس کا جواب

(۱) بخدمت مولوی نور الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ✦

پیارے خلیفہ صاحب، بھائی خدا کی برکات آپ پر ہوں میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں کہ آپنے میرا نام محمد عبداللہ رکھا - یعنی خدائے رحمٰن رحیم لم یزل لایزال دائم قیوم اور تواب کے حضور ایسا شکر کیا ہے کہ میرا نام عبداللہ رکھا گیا - میں اپنا عام بھروسہ اور ایمان اور دل و جان اسلام پر رکھتا ہوں جس نے مجھے خدا تعالیٰ پر توکل اور اسکی تعظیم و اطاعت کا سبق دیا ✦

مینے یہ سیکھا ہے کہ میں اور دن کو یہ نہ کہتا پھروں کہ تم سب گنہگار ہو - بلکہ اون کیلئے دعا کروں لوگوں کو یہ نہ کہوں کہ تم بد ہو بلکہ نرمی اور مہربانی سے اون کے ساتھ گفتگو کروں اور اون کے لئے دعائیں کروں - نماز کیوقت اور باتوں کا خیال نہ کروں غصہ کیوقت خدا کو یاد کروں دعا مانگوں اور گذشتہ باتوں کو بھول جاؤں - سونے کے قبل نماز پڑھوں - کھانے کے وقت خدا کا شکر کروں - صبح کو اٹھ کر نماز پڑھوں اور خدا سے مدد مانگوں - اوروں کی امداد کروں کیونکہ اپنے بندوں کا محافظ خدا ہی ہے غریب سے نفرت نہ کروں - جہانتک ہوسکے سب کی امداد کروں پیارے مولوی صاحب میں اس طرح کئی صفحات لکھ سکتا ہوں - مگر بہت لکھنے کی بجائے میں کام اور دعا کا قائل ہوں ✦

مینے دعا کی تھی کہ نظام کے ہاں مجھے موٹر انجنیر میں ملازمت مل جائے مگر ناکامی ہوئی - تاہم میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اب مینے مہاراجہ کشمیر کے پاس بھی موٹر انجنیر کے واسطے دعا کی ہے - اب میں اپنی چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور جہاں کہیں جاؤنگا آپ کو خط لکھتا رہونگا - میں آپکے لئے دعا کرتا ہوں ✦

محمد عبداللہ - جارج لوائس ہیچ

(۲) برادرم مسٹر محمد عبداللہ ہیچ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا محبت بھرا خط مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح پہونچ کر آپکے واسطے موجب دعا برکت ہوا حضرت اس بات سے خوش ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرنے کی عادت رکھتے ہیں دعا ایک بڑی نعمت ہے اس کو کبھی ہاتھ سے نہ دیں - اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیشہ دعا کرتے - ان دعاؤں کی قبولیت کے معاملہ میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے - کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے، وہ آیندہ کی باتیں جانتا ہے اور اس سے کوئی امر پوشیدہ نہیں

لیکن ہم نہیں جانتے کہ کل کیا ہونے والا ہے - اور ہر ایک امر کا نتیجہ کیا ہے - اکثر باتوں کے صحیح حالات ہمسے مخفی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے وہ کام ہمارے لئے کرتا ہے جو ہمارے واسطے بہتر ہیں - ہر ایک چیز جو ہم خدا سے دعا مانگتے ہیں - وہ ہم کو دیجاتی ہے یا اس سے بہتر کوئی شے دیجاتی ہے یا اس کے عوض میں ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں غرض دعا کرنا ہر حال میں مفید ہے ✦

آپ قرآن شریف پڑھا کریں اور نمازوں کی پابندی کریں اور دعائیں مانگتے رہیں - کتاب ٹیچنگز آف اسلام جو آپ کو روانہ کی جا چکی ہے اس کا مطالعہ کریں - اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھتے رہیں ✦

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو ✦

والسلام

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

ثبوت قیامت کی ایک دلیل

تمام مذاہب عالم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خدا تعالےٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور کسی کے حقوق کا پامال کرنا اس کے صفات کے منافی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص محنت کرے۔ کوشش کرے اور اس کے مقرر کردہ قوانین پر چلے پھر خدا تعالیٰ اس کی کوششوں محنتوں کو رائگان جانے دے۔ اور اس کی سعی کوئی عمدہ نتیجہ مرتب نہ کرے۔ کیونکہ کسی کے حقوق کو پامال کرنا ظلم کا مرادف ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ کسی کے حقوق کو پورا نہ کرے۔ نعوذ باللہ اس پر ظلم کا اتہام لگانا ہے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ و ان تک حسنۃ یضاعفھا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما ٭

یعنی اللہ تعالیٰ کی شان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی شخص کا حق پامال کرے۔ اور اس کی محنت کا بدلہ نہ دے۔ بلکہ ظلم کا تو ذکر کیا۔ اس کی عادت تو یہ ہے کہ اگر بندہ کوئی ایک نیکی بھی کرے وہ اسقدر بدلہ دیتا ہے جو اس نیکی سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ اور اپنی جناب سے اس قدر اجر عطا فرماتا ہے کہ بندہ کی اس کے پاسنگ برابر بھی نہیں ہوتی بلکہ ایک اور مقام پر فرماتا ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ عام طور پر دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک ہوتا ہے۔ اور خصوصیت سے دینے لگے تو بے حساب دیتا ہے۔

غرض قرآن شریف میں سینکڑوں آیات اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محنت ضائع نہیں کرتا جو شخص اس کی پسندیدہ راہوں پر قدم مارے۔ اور اس کے قوانین پر احسن طور پر عملدرآمد کرے۔ اس کو اس قدر عظیم الشان اجروں سے وہ متمتع کرتا ہے کہ وہاں تک کسی فکر کرنیوالے کی فکر نہیں پہونچتی ٭

متفرق اوراق | جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی ورق نہ ہو۔ وہ اب طلب کر لیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائیگا اور اگر اوّل یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں۔ تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتائی جا سکتی ہے۔ اس کے واسطے پہلے خط و کتابت کرنی چاہیئے ٭

لانبی بعدی کا مطلب

اس مضمون میں ہمارے نامہ نگار نے قرآن و حدیث اور پہلے مفسرین کے اقوال کے حوالے سے ایک نہایت ہی معقول اور فیصلہ کن مختصر بات غیر احمدی اصحاب کے سامنے پیش کی ہے۔ غور کرنے ہوا کر پڑھنے والے اس سے فائدہ اٹھائیں گے ٭

ایڈیٹر

لانبی بعدی کی حدیث بالکل صحیح ہے اور احمدیوں نے کبھی اس کا انکار نہیں کیا اور خاتم النبیین بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر باوجود اس ایمان کے بھی ہمارے مخالف غیر احمدی علماء ہمیشہ فتوے کفر دیتے ہیں۔ صاف لکھتے ہیں کہ احمدی حضرت نبی اکرم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ لانبی بعدی کی حدیث کا مطلب اور منشاء بگاڑتے ہیں۔ لیکن میں ایک ایسی زبردست دلیل منقولی و معقول پیش کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف خواہ وہ اہلحدیث ہوں یا حنفی امرتسری ہوں یا دیو بندی۔ غرض کوئی ہوں۔ اس دلیل کا رد امید نہیں کہ کریں بشرطیکہ کچھ ایمان کی خوشبو ان میں باقی ہو اور وہ دلیل یہ ہے :-

ایک حدیث جس کے حضرت سلمان فارسی راوی ہیں اس طرح پر ہے :- کہ

فترۃ بین عیسیٰ و محمد صلے اللہ علیہ وسلم ستمائۃ سنۃ۔ (بخاری کتاب المناقب)

ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کے درمیان فترۃ کا زمانہ (جس میں کوئی نبی نہیں ہوتا) چھ سو برس ہے۔

اس حدیث پر حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو ٭

اسی زمانہ فترۃ کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور دوسری حدیث میں یوں فرمایا ہے :-

انا اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم و الانبیاء اخوۃ علات ولیس بینی و بینہ نبی۔ (بخاری شریف کتاب الانبیاء)

ترجمہ۔ میں حضرت عیسیٰ سے زیادہ قریب ہوں یا زیادہ لگاؤ رکھتا ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ اور میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ٭

مذکورہ بالا حدیث میں نبی اکرم نے صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ میرے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور یہی زمانہ فترۃ کہلاتا ہے جو چھ سو برس کا تھا اسی پر تمام مفسرین متفق ہیں لیکن اس بیان پر ابن حجر عسقلانی جیسے علامہ کا یہ قول ہے کہ کوئی ایسا پیغمبر اس عرصہ میں نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت یا کتاب جدید ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کا پیرو ہو۔ اب اقوات کو لو تو ایک حدیث میں جو طبرانی میں ہے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے اور ان کا بیٹا خالد بن سنان عیسیٰ جب آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان کا باپ نبی تھا۔ اور بعض مفسرین اسی طرف گئے ہیں۔ اب قرآن کریم کو لو تو سورہ یٰس میں صاف مذکور ہے :-

واضرب لھم مثلا اصحٰب القریۃ اذ جاءھا المرسلون

اکثر مفسرین باوجود اختلاف روایات اس پر متفق ہیں یہ ان تینوں رسولوں کا ذکر ہے جو انطاکیہ کی طرف مسیح علیہ السلام کا مذہب تبلیغ کرنے گئے تھے بعضوں نے انہیں مسیح کے رسول کہا ہے کیونکہ وہ مسیح کی نبوۃ سے علیحدہ نبوت نہ رکھتے تھے۔ بہرحال قرآن کریم کے لفظوں میں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مُرسل قرار دیا ہے۔ اور تفسیر کبیر میں فترۃ والی آیت کے نیچے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ چھ سو برس ہے۔ اور اس عرصہ میں چار پیغمبر ہوئے تین نبی اسرائیل میں سے اور ایک اہل عرب میں سے جس کا نام حنظلہ بن صفوان ہے۔ نتیجہ یہ نکل آیا کہ زمانہ فترۃ میں جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لیس بینی و بینہ نبی۔ چار کس نبی ہوئے مگر نہ صاحب شریعت اور کتاب تھے۔ لہذا حدیث فترۃ کے جو معنے ابن حجر عسقلانی نے کئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں ٭

مولوی وحید الزمان جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک دشمن ہے وہ بخاری شریف کے ترجمہ میں جا بجا اس سلسلہ پر نیش زنی کرتا ہے حدیث فترۃ پر آکر اسے بھی لکھنا پڑا کہ احتمال ہے کہ مُراد یہی ہو کہ ایسا نبی نہیں آیا جو صاحب شریعت یا کتاب ہو۔ میں اس جگہ اس کا تمام حاشیہ درج کر دیتا ہوں جو اصل مضمون کو بالکل صاف کر رہا ہے سلمان فارسی کی فترۃ والی حدیث پر حاشیہ وہ یوں لکھتا ہے :-

"حافظ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو (جیسے یوحنا، پطرس، پولوس وغیرہ) بعضوں نے کہا کہ اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی

صدائے مست

معشوق بنتے پاسئے دغا کے پُتلے
شرم وحیا کی صورت - جور و جفا کے پُتلے
بے اعتنائیون پر دل سے نہ کی شکایت
وہ ہین جفا کے پُتلے - ہم ہین وفا کے پُتلے
اس کی رضا پہ مائل - اُسکی غنا سے گھائل
ہوتے ہین متقی ہی خوف ورجا کے پُتلے
مغرب مین جا کے گونجی - آواز میرزا کی
لندن مین پھر رہے ہین اس کی دُعا کے پُتلے
اسلام کے چمن کو جا جا کر روند ڈالین
یہ پادری بڑے ہی نکلے بلا کے پُتلے
انگریز جانتے ہیں کیون کر کرین ترقی
دنیا پہ حکمراں ہیں فہم وذکا کے پُتلے
اس کو خدا بنایا جس کو کہ خود بنایا
پُوجے ہیں برہمن نے خود ہی بنا کے پُتلے
دیکھے ہیں قادیان مین واللہ ہم نے جاکر
اسلام کے فدائی - خوف خدا کے پُتلے
گھاٹے مین ہم رہینگے گر ... تیری رحمت
یارب تو رحم فرما ہم ہین خطا کے پُتلے

علام کٹکی

میان محمد حسن صاحب

فرماتے ہین جن جن صاحب نے میرے ساتھ عقد اخوت کا رشتہ بنایا ہوا ہے وہ مہربانی کرکے پھر اپنا اپنا نام میری طرف ارسال فرماوین کیونکہ آپ صاحبان کے نامون کی کاپی کسی جگہ کھوئی گئی ہے والسلام ✦

درخواست جنازہ

برادر غلام حسین صاحب پسر والد محترم میان گل محمد صاحب احمدی ساکن جھنگ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے مغفرت وجنازہ غائب کرتے ہین ✦

(۲) میاں حیات محمد صاحب لاہور ساکن شادیوال فوت ہوگئے ہین - احباب سے درخواست دعائے مغفرت وجنازہ غائب کرتے ہیں ✦

صاحبان خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کرین ✦

ایڈیٹوریل نوٹس -

یوروپ کے لئے بشارت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین نصاریٰ کا نام سورہ فاتحہ مین "ضالین" رکھا گیا - ضالین کے لفظ کے دو معنے ہین - ایک تو یہ کہ وہ گمراہ ہین اور دوسرے معنے اس کے ہین کہ کھوئے جائین گے یہ میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے کہ کسی وقت جھوٹے مذہب سے نجات پاکر اسلام مین کھوئے جائین گے - اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقاید اور ناقص یا قابل شرم رسوم کو چھوڑتے چھوڑتے برنگ مسلمین موحدین ہو جاوین گے" (کشتی نوح صفحہ ۶۷) یہ ایک بشارت ہے یوروپ کے واسطے اور اس کے آثار ابھی سے ہویدا ہین - یورپ کے دانا لوگ تثلیث کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے ہین - مروجہ اناجیل کو انھون نے بڑی محنت اور شقت کی تحقیقاتون کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ یہ اصلی نہیں ہین - اسلام کی طرف ان کا قدم اُٹھ رہا ہے - مبارک ہین وہ جو اس کام مین منشاء الٰہی کے مطابق آگے بڑھ کر یوروپ کو اسلام مین داخل کرنے کے واسطے کوشان ہین - حضرت خواجہ صاحب کے کارنامون کو احباب اخبار مین پڑھتے رہتے ہین - ممکن ہے کہ کسی معترض نکتہ چین کے نزدیک ہنوز انھون نے کوئی کار نمایان نہین کیا - لیکن دیکھنا یہ چاہیئے - کہ اتنے بڑے کام کیواسطے کس قدر ابتدائی مشکلات ہین - اور ایک ایسے اہم کام مین بظاہر بہت تھوڑی سی کامیابی بھی بہت بڑی قدر کے لائق ہے -

پچھلے اخبار مین چودہری ظفر اللہ خانصاحب کی جو چٹھی چھپی ہے اس مین انھون نے تاکید اور سخت تاکید کی ہے کہ جو تعریفی الفاظ اس لیڈی نے چودہری صاحب کے متعلق کہے ہین وہ ہرگز نہ چھاپے جائین ہم بخوشی چودہری صاحب کی اس خواہش کو پورا کرتے اگر ان الفاظ کا اثر صرف چودہری صاحب کی ذات تک محدود ہوتا - لیکن یہ الفاظ چودہری صاحب کو نہین کہے گئے بلکہ دراصل اس قوم کو کہے گئے ہین جن کے نمایندون مین سے وہ یورپ مین سمجھے جاتے ہین اسواسطے ان الفاظ پر فخر کرنا قوم کو تمامان ہے - آئے دن اخبارون مین اگر خواجہ صاحب کی تعریف چھپتی ہے یا کہ وہ خود اپنی چٹھیون مین آپ لکھتے مین تو یہ اسواسطے نہین کہ خواجہ صاحب اپنی مدح چاہتے ہین بلکہ یہ اس لئے ہے کہ دُنیا کو معلوم ہو کہ اسلام کا وکیل جو یورپ مین ہے وہ کس عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے - اور اس سے ہم اندازہ کرسکتے ہین کہ اہل یوروپ اسلام کے کس قدر قریب آرہے ہین ✦

خواجہ صاحب کیا ہین ؟

ایڈیٹر صاحب نورافشان اس خبر کے پبلک کرنے مین خوشی کا اظہار کرتے ہین کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے لندن مین جاکر مرزائی محمدیت سے ہاتھ دھو لئے ہین - پادری صاحب نے ہمارے دین کیواسطے یہ ایک نئی اصطلاح گھڑی ہے اور اس سے انکی مراد احمدیت ہے سو ہم بھی پادری صاحب کو خوشخبری دیتے ہین کہ اون کی خبر ایسی ہی غلط ہے جیسی کہ انجیل نویسون کی وہ روائتین غلط ہین جو حضرت عیسیٰ سے سو سال بعد لکھی جاکر اس کی طرف منسوب کر دی گئین خواجہ صاحب ویسے ہی احمدی اب ہین جیسے پہلے تھے انھون نے انگلستان مین توحید کا ڈنکا بجا دیا ہے اور صلیب کے گرنے کا وقت بہت قریب آگیا ہے - پچھلے ہی اخبار مین یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ انکی صحبت کے اثر سے ایک صاحب احمدی ہوئے مگر ہمارے پادری صاحبان اس جھگڑے مین کیون پڑتے ہین وہ احمدی ہیں یا محمدی ہیں یا بالفاظ پادری صاحب صرف مسلمان ہین پر یاد رہے کہ ایسے صرف مسلمان ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جہان جائین گے وہان سے یسوعیت کی جڑ تو ضرور اکھاڑ ڈالین گے - غرض پادری صاحب کے واسطے اتنی بشارت کافی ہے کہ خواجہ صاحب کاسر صلیب ہین ✦

صابر

کوئی صاحب بنام صابر مسیح منار جہلم اخبار نورافشان مین لکھتے ہیں کہ قرآن شریف فرماتا ہے - سورۃ المؤمن رکوع ۳ - "پھر پیدا کیا ہم نے قرآن دوسرا" ہم نے سورۃ المؤمن کئی دفعہ پڑھی ہے اور اب پھر پڑھی ہے ہمین یہ لفظ قرآن شریف مین نہین ملتا - صابر صاحب اپنے ریفرنس پر پھر غور کرین - بشرطیکہ انھون نے حوالہ دینے مین یسوعی طرز کو اختیار نہ کیا ہو کیونکہ یسوع نے اپنا مطلب پورا کرنے کے واسطے بعض حوالے توریت کے ایسے دیدئے جن کا آجتک توریت مین پتہ نہیں ملا ✦

یسوعی صاحبان سے سوالات

ہمارے ایک نامہ نگار بنام محمد طلحہ قریشی صاحب یسوعی صاحبان سے دریافت کرتے ہین کہ کفارہ اگر ایک خوشخبری کی چیز ہے - تو اسکو پورا کرنے والا یہودا اسکریوطی اور یہودی علماء کیون قابل تعریف ہوکر نجات یافتہ نہ ہوگئے - اور یسوع نے جب سارے جہان کے گناہ اپنے اوپر لے لئے تو سب سے بڑا گنہگار وہ خود ہوا اب اس کی نجات کے واسطے کون پھانسی ملیگا - اور اگر کفارہ مطابق مرضی خدا تھا تو صلیب کے وقت بجائے کسی خوشنودی کے اظہار کے آفات ارضی وسماوی کا اظہار کیون ہوا - اور اگر ...

ثبوت قیامت کی ایک دلیل

تمام مذاہب عالم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خدا تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور کسی کے حقوق کا پامال کرنا اس کے صفات کے منافی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص محنت کرے۔ کوشش کرے اور اس کے مقرر کردہ قوانین پر چلے پھر خدا تعالیٰ اس کی کوششوں محنتوں کو رائگان جانے دے۔ اور اس کی سعی اور کوشش کا کوئی عمدہ نتیجہ مرتب نہ کرے۔ کیونکہ کسی کے حقوق کو پامال کرنا ظلم کا مرادف ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ کسی کے حقوق کو پورا نہ کرے۔ نعوذ باللہ اس پر ظلم کا اتہام لگانا ہے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ و ان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما ٭

یعنی اللہ تعالیٰ کی شان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی شخص کا حق پامال کرے۔ اور اس کی محنت کا بدلہ نہ دے۔ بلکہ ظلم کا تو ذکر کیا۔ اس کی عادت تو یہ ہے کہ اگر بندہ کوئی ایک نیکی بھی کرے وہ اسقدر بدلہ دیتا ہے جو اس نیکی سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ اور اپنی جناب سے اس قدر اجر عطاء فرماتا ہے کہ بندہ کی اس کے پاسنگ برابر بھی نہیں ہوتی بلکہ ایک اور مقام پر فرماتا ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ عام طور پر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے۔ اور خصوصیت سے دینے لگے تو بے حساب دیتا ہے۔

غرض قرآن شریف میں سینکڑوں آیات اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محنت ضائع نہیں کرتا جو شخص اس کی پسندیدہ راہوں پر قدم مارے۔ اور اس کے قوانین پر احسن طور پر عملدرآمد کرے۔ اس کو اس قدر عظیم الشان اجروں سے وہ متمتع کرتا ہے کہ وہاں تک کسی فکر کرنیوالے کی فکر نہیں پہونچتی ٭

متفرق اوراق

جن صاحبان کے پاس درس قرآن کا کوئی درتی نہ ہو۔ وہ اب طلب کرلیں متفرق اوراق تھوڑے ہوں تو ایک پیسہ فی صفحہ لیا جائے گا اور اگر اوّل یا آخر سے بہت سے صفحات اکٹھے مطلوب ہوں۔ تو انکی قیمت دریافت کرنے سے بتائی جا سکتی ہے۔ اس کے واسطے پہلے خط وکتابت کرنی چاہیئے ٭

لانبی بعدی کا مطلب

اس مضمون میں لانبی نامہ نگار نے قرآن و حدیث اور پہلے مفسرین کے اقوال کے حوالے سے ایک نہایت ہی معقول اور مختصر بات غیر احمدی اصحاب کے سامنے پیش کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پڑھنے والے اس سے فائدہ اٹھائیں گے ٭

ایڈیٹر

لانبی بعدی کی حدیث بالکل صحیح ہے اور احمدی جماعت نے کبھی اس کا انکار نہیں کیا اور خاتم النبیین بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر باوجود اس ایمان کے بھی ہمارے مخالف غیر احمدی علماء ہمیشہ فتوے لگاتے ہیں۔ یہ صاف لکھتے ہیں کہ احمدی حضرت نبی اکرم ؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ لانبی بعدی کی حدیث کا مطلب اور نشاء غلط سمجھتے ہیں۔ لیکن میں ایک ایسی زبردست دلیل منقولی و معقول پیش کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف خواہ وہ اہل حدیث ہوں یا حنفی امرتسری ہوں یا دیوبندی۔ غرض کوئی ہوں۔ اس دلیل کا رد امید نہیں کہ کریں بشرطیکہ کچھ ایمان کی خوشبو ان میں باقی ہو اور وہ دلیل یہ ہے :-

ایک حدیث جس کے حضرت سلمان فارسی راوی ہیں اس طرح پر ہے :- کہ

فترۃ بین عیسیٰ و محمد صلے اللہ علیہ وسلم ستمائۃ سنۃ ۔ (بخاری کتاب المناقب)

ترجمہ - حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کے درمیان فترۃ یعنی (جسمیں کوئی نبی نہیں ہوتا) چھ سو برس ہے۔

اس حدیث پر حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو ٭

اسی زمانہ فترۃ کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور دوسری حدیث میں یوں فرمایا ہے :-

انا اولی الناس بعیسی ابن مریم والانبیاء اخوۃ علات ولیس نبی و بینہ نبی۔ (بخاری شریف کتاب الخلق)

ترجمہ - میں حضرت عیسیٰ سے زیادہ قریب ہوں یا زیادہ لگاؤ رکھتا ہوں - تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ اور میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ٭

مذکورہ بالا حدیث میں نبی اکرم نے صاف لفظوں میں فرمادیا ہے کہ میرے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور یہی زمانہ فترۃ کہلاتا ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ لیکن اس پر ابن حجر عسقلانی جیسے علامہ محدث کا قول یہ ہے۔ کہ کوئی ایسا پیغمبر اس عرصہ میں نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت یا کتاب جدید ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کا پیرو ہو۔

اب وہ واقعات کو لو تو ایک حدیث میں جو طبرانی میں ہے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے اور ان کا بیٹا خالد بن سنان عیسیٰ جب آنحضرت ؐ کے پاس آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اس کا باپ نبی تھا۔ اور بعض مفسرین اسی طرف گئے ہیں۔ اب قرآن کریم کو لو تو سورہ یٰس میں صاف مذکور ہے :-

واضرب لھم مثلاً اصحٰب القریۃ اذ جاءھا المرسلون

اکثر مفسرین باوجود اختلاف روایات اس پر متفق ہیں یہ ان تینوں رسولوں کا ذکر ہے۔ جو انطاکیہ کی طرف مسیح علیہ السلام کا مذہب تبلیغ کرنے گئے تھے بعضوں نے انہیں مسیح کے رسول کہا کیونکہ وہ مسیح کی نبوت سے علیحدہ نبوت نہ رکھتے تھے۔ بہرحال قرآن کریم کے لفظوں میں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مُرسل قرار دیا ہے۔ اور تفسیر کبیر میں فترۃ والی آیت کے نیچے صاف لکھا ہے کہ زمانہ فترۃ چھ سو برس ہے۔ اور اس عرصہ میں چار پیغمبر ہوئے تین بنی اسرائیل میں سے اور ایک اہل عرب میں سے جس کا نام حنظلہ بن صفوان ہے۔ نتیجہ یہ نکل آیا کہ زمانہ فترۃ میں جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لیس بینی و بینہ نبیؐ۔ چار کس نبی ہوئے مگر سب صاحب شریعت اور کتاب نہ تھے۔ لہذا حدیث فترۃ کے جو معنے ابن حجر عسقلانی نے کئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں ؟

مولوی وحید الزمان جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک دشمن ہے وہ بخاری شریف کے ترجمہ میں جا بجا اس سلسلہ پر نیش زنی کرتا ہے حدیث فترۃ پر آکر اسے بھی لکھنا پڑا کہ احتمال ہے کہ مُراد یہی ہو کہ ایسا نبی نہیں آیا جو صاحب شریعت یا کتاب ہو۔ میں اسجگہ اس کا تمام حاشیہ درج کر دیتا ہوں جو اصل مضمون کو بالکل صاف کرتا ہے سلمان فارسی کی فترۃ والی حدیث پر حاشیہ میں لکھتا ہے :-

"حافظ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو۔ ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو (جیسے یوحنا پطرس - پولوس وغیرہ) بعضوں نے کہا کہ اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے زیادہ نگاہ رکہتا ہون [illegible]

یہان گذرا احتمال ہے کہ ایسا نبی ہو [illegible] شریعت اور کتاب - واللہ اعلم ؛

تنبیہ - مذکورہ بالا کوٹیشن مین جو الفاظ (جیسے یعنی - بلکہ - بنوسخ وغیرہ) یہ حافظ ابن حجر عسقلانی کے نہین ہین - بلکہ مولوی وحید الزمان کے ہین - مولویصاحب کا طبرانی کی حدیث کو حدیث انا اولی الناس بابن مریم لیس بینی و بینہ نبیؑ سے رد کرنا ایک بدیہی غلطی ہے - کیونکہ جس حدیث کی شرح مین ابن حجر عسقلانی نے یہ کہا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ کوئی پیغمبر صاحب شریعت اور کتاب جدید نہین ہے - وہ حدیث اور یہ حدیث لیس بینی و بینہ نبیؑ ایک ہین جیسا کہ پہلے ظاہر ہو چکا ہے - خود مولوی صاحب نے فترۃ کا ترجمہ یہی کیا ہے کہ ایسی مدت جسمین کوئی پیغمبر نہ ہوا ہو - اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہین پس دونون حدیثین ایک ہی ہین - اس لئے حافظ کا مطلب صحیح ہے - اور اس مطلب کو صحیح مان کر حضرت ابراہیم کی نبوت کی خبر دینے والی حدیث کو حدیث صحیح کے مخالف بتانا بالکل غلطی ہے - اور خصوصاً جبکہ مولوی صاحب خود احتمالاً ان معنون کو تسلیم کرتے ہین - تو پھر جب انہین طبرانی کی حدیث کو اس کے مخالف کہہ کر رد کرنے کا حق نہ رہا - کیونکہ یہ مسلمہ قاعدہ ہے -

اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال

علاوہ ازین اپنے زعمی معنون کو ثابت رکھنے کے لئے حدیث نبوی کا انکار ایک الحاد صریح ہے جس سے بچنا چاہئے - ملان محدث علی قاری نے موضوعات مین زیر حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا صاف لکھدیا ہے -

واذا اخبر الصادق وثبت عنہ النقل الموافق

فلا کلام فیہ مما ینافیہ

یعنی جب صادق القول نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی اور نقل موافق اس کے بارے مین ثابت ہوگئی تو پھر کوئی کلام نہین - جو اس کی نفی کر سکے - محدث ملان علی قاری نے تو حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا یعنی اگر آپ کے صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے کی صحت پر اور پر کا جمایان لوگون کے جواب مین لکھا ہے - جو اس صحیح حدیث کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور خاتم النبیین کے حقیقی معنے بیان کردئے تاکہ اپنی غلطی کیا حث کہ اس حدیث مذکور کو [illegible] دے چنانچہ آگے چلکر کہا ہے :-

قلت ومع ھذا لو عاش ابراھیم صار نبیاً

اور مین اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہون کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے - وکذا لو صار عمر نبیاً لکانا من اتباعہ علیہ السلام - اور ایسے ہی اگر عمر بھی نبی ہو جاتے تو وہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے متبعین سے ہوتے - فلا یناقض قولہ تعالیٰ خاتم النبیین -

پس ان کا نبی ہی ہونا اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین سے تناقض نہین کرتا ؛

اذا المعنی انہ لا یاتی نبیؑ بعدہ - جبکہ معنے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہین آئے گا ینسخ ملتہ - جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منسوخ کردے -

ولم یکن من امتہ - ویقوی - اور نہ ہو آپ کی امت مین سے - اور تقویت دیتی ہے ان معنون کو حدیث لو کان موسیٰ علیہ السلام حیاً لما وسعہ - حدیث کہ اگر موسےٰ زندہ ہوتے تو وہ کچھ نہ کرسکتے - الا اتباعی - مگر میری تابعداری ؛ (موضوعات ملان علی قاری ص۵۸-۵۹)

اس حدیث پر جس قدر اعتراضات کئے جاتے ہین - ان کا جواب تو ملان علی قاری نے دیدیا - لیکن طبرانی کی حدیث پر جو اعتراض تھا اس کا جواب بھی ملان علی قاری کا یہی قول کافی ہے - اور پھر حافظ ابن حجر عسقلانی کے معنون کو مدنظر رکھا جائے تو کوئی اعتراض مطلقاً باقی نہین رہتا ؛

خلاصہ کلام یہ ہے ایک طرف حضرت عیسیٰ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نبیون کا ہونا حدیث اور تفاسیر سے ثابت ہے - اور ادہر لیس بینی و بینہ نبیؑ بھی حدیث صحیح ہے - اور اسکے معنے بھی حافظ الحدیث نے ظاہر کردئے ہین - اور چونکہ اس کے معنے سوائے اس کے کچھ نہیں ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے چھ سو برس کے اندر کوئی ایسا نبی نہین جو صاحب شریعت یا کتاب ہو [illegible] لانبی بعدی کے معنے یہ ہوئے کہ کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کوئی ایسا نبی نہین جو صاحب شریعت جدید [illegible] کتاب لایا ہو جیسے کہ ملان علی قاری نے خاتم النبیین کے معنے کئے ہین - اور پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہین :-

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

ہان ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

ایسے ایسے روشن بیان کے ہوتے ہوئے ہمارے مخالفون کا خاتم النبیین یا لانبی بعدی کو پیش کرنا کس قدر حماقت کی بات ہے - ہم ان کے منکر نہین ہین ہم ان کو خود مانتے ہین - پس حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت لانبی بعدی کے ہرگز مخالف نہیں ہے کیونکہ حضرت محمد طاہر صاحب محدث نے بھی مجمع البحار میں تکملہ کے صفحہ ۸۵ پر لکھا ہے کہ :-

لانہ اراد لانبی بعدہ من ینسخ شرعہ

یعنی یہ کہ لانبی بعدی سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نہین جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے -

مسلمانون خدارا غور تو کرو ان واضح بیان سے محدثین کے ہوتے ہوئے کس منہ سے مرزا صاحب کے دعوی نبوت کو وہ کاذب قرار دیتے ہین - کیا مرزا صاحب نے نبوت محمدیہ سے علیحدہ نبوت کا دعوےٰ کیا ہے یا آپ ہی کی نبوت کو ظلی رنگ اپنے اندر دکھایا ہے - لو سنو - تمہارے ساتھ فیصلہ کی بات یہ ہے -

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

جو کچھ کہ ہم نے پایا اُس یار ہی سے پایا

وہ ہے مین چیز کیا ہون بس فیصلہ یہی ہے

عمر الدین احمدی از شملہ

رعایت! رعایت!! رعایت!!!

بدر ایجنسی قادیان

دو۲ ماہ کے واسطے کتابون کی قیمت مین رعایت

ماہ ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۳ء

بدر ایجنسی قادیان کی معرفت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک قسم کی تصنیف و تالیف ملسکتی ہے جو کتب متعلق ایجنسی نہین ہین وہ کسی اور دکان سے لے کر روانہ کی جاتی ہے اور ایک آنہ فی روپیہ یا روپیہ سے کم کے واسطے کمیشن چارج کیا جاتا ہے خرچ ڈاک و پیکنگ ذمہ خریدار ہوتا ہے ؛

رعایتی قیمت دو۲ ماہ کیواسطے تا اخیر اکتوبر

الحزب المقبول حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائین - جو حضور مختلف اوقات میں پڑہا کرتے تہے صحیح حدیث سے جمع شدہ بمعہ ترجمہ اردو بین السطور ہین - اصلی قیمت ۶ر - رعایتی ۴ر -

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون - در رد نصاریٰ - اصلی قیمت ۱۰ر رعایتی ۷ر

غلامی مضمون نوشتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے - اصلی قیمت ۵ر - رعایتی ۳ر

مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ ہر سہ۳ حصہ حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ - اصلی قیمت ۱۲ر - رعایتی عہ

جنتری ایک سو پچیس سال اسلامی - عیسائی - ہندی سنون کے دن اور تاریخین ایک دوسرے کے مطابق - بڑی کارآمد کتاب - اصلی قیمت ۲ر رعایتی مبلغ عہ ؛

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف - بمعہ سوانح حضرت اقدس مسیح موعود عم - اصلی قیمت ۵ر - رعایتی ۱۴ر ؛

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندون کی تعداد و برادریون کا بیان - اصلی قیمت ۳ر - رعایتی عہ

پنجابی نظم کا مجموعہ بارہ کتابین - نظم - تورات ۲ر کامن مولوی غلام رسول صاحب کامن اللہ داد خان صاحب ۲ر - احمدی کامن ار - سی حرفی نقل دین ۱ر - صدقے جاوان - ر گلدستہ احمدی ۱ر کرشن اوتار ۱ر - تحفۃ المشتاقین ۱ر گل موتیا - ر جام وحدت گلدستہ رسالت - رعایتی ۱۲ کتب ۴ر ؛

تفسیر قرآن شریف از درس حضرت خلیفۃ المسیح مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب پارہ ۲۶ - ۲۵ - ۲۳ - اصلی قیمت فی پارہ عہ رعایتی ۱۰ر

نماز مترجم جیبی سائز - نہایت خوشخط - خوبصورت چھپا ولایتی - اصلی قیمت ۲ر رعایتی ار ؛

الاستخلاف رد شیعہ - اصلی قیمت ۳ر رعایتی ار ؛

حقیقت نماز نماز کے تمام مسائل پر مفصل بحث کی ہے اصلی قیمت عہ رعایتی ۸ر ؛

قرآن شریف کا پارہ اول و دوم۲ جو چھوٹے بچون کے آسانی سے پڑھنے کے واسطے خاص طرز پر لکھا گیا ہے - قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر فی نسخہ - جو سولہ۱۶ نسخے اکٹھے منگوائین اون سے ۱ر لیا جاویگا ؛

سنت احمدیہ تصنیف حضرت قاضی اکمل صاحب - تمام مسائل فقہیہ - اصلی قیمت ۴ر - رعایتی ۳ر

معیار الصادقین صالحین کے پہچاننے کے اصول - اصلی قیمت ۳ر - رعایتی ۲ر

سالانہ رپورٹ جس مین تمام بزرگان اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریرین ہین - اصلی قیمت عہ - اور رعایتی ۸ر ؛

احسن القصص مصنفہ حضرت قاضی اکمل صاحب تفسیر سورہ یوسف - اصلی قیمت ۲ر فی نسخہ رعایتی ۱ر فی نسخہ ؛

چھوٹے جیبی رسالے برائے تقسیم تبلیغ - حضرت مرزا صاحب کا مذہب - اب یا رب - قصیدہ مہدویہ اصلی قیمت فی نسخہ - ر رعایتی قیمت ۸ر مین چالیس رسالے

دُرِّ ثمین فارسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام فارسی نظمین اصلی قیمت مجلد ۶ر اور بے جلد ۵ر - رعایتی قیمت مجلد ۴ر - اور بے جلد ۳ر ؛

مکتوبات احمدیہ حصہ دوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط کا مجموعہ - اصلی قیمت آٹھ آنے - رعایتی ۷ر

دُرِّ ثمین اردو فارسی - مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ء اصلی قیمت سات آنے - رعایتی ۴ر ؛

تحفہ بنارس تبلیغ سلسلہ اسلام سلسلہ احمدیہ - اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

مفصلہ ذیل کتابون کی قیمت مین کوئی رعایت نہین

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
نقشہ قادیان	ار	کتاب الصیام	ار
کشف الاسرار	۲ر	ثنائی چکر	۲ر
شرائط بیعت	-ر	نور القرآن حصہ دوم	۴ر
چٹھی مسیح	ار	سی حرفی چوہڑمل	-ر
اظہار حق	ے	تعلیم القرآن	ار
بلاغ لقوم عابدین	ار	سیف حق	۲ر
سی حرفی اللہ داد خان	۰ر	کلمۃ الفصل	ار
مسیح موعود کی سچائی	-ر	پہلا پارہ قرآن شریف	ار
پورانی تحریرین	ار	مجموعہ آمین	ہر
تحفہ ندوہ	۰ر	ساتن دھرم	۰ر
ستارہ قیصرہ	۰ر	اربعین	۵ر
کشف الغطاء	۲ر	آسمانی فیصلہ	۲ر
اعجاز احمدی	۳ر	دافع البلاء	ار
دعوت ندوہ	ار	نظم موت	-ر
میتر کی فریاد	-ر	سچ دا سدا	-ر
سراج الدین عیسائی کے	۴ر	الحق لودیانہ	۲ر
چار سوالون کا جواب		اردو کا قاعدہ حصہ سوم	ار
سی حرفی آثار مسیح	ار	لمئے مظلوم حسین	۰ر
مورکھ سیدھ حصہ اول	ار	مذہب منصور	
" " " دوم	ار	ہستی باری تعالےٰ پر	۸ر
مسلمانون کا خدا	۲ر	دلائل کا مجموعہ	
خزینۃ المعارف حصہ اول	۵ر	سچ بیان	ار
مجربات نور الدین حصہ ۱	۱۰ر	الذکر	۲ر
" " حصہ ۲	۱۰ر	حجۃ الاسلام	ار
" " حصہ ۳	۱۰ر	خطبات الہامیہ	عہ
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار	مواہب الرحمان	۴ر
" " بقر	۳ر	وچھوڑہ کو برخ	۳ر

پچاس سالہ تجربہ

ناظرین - ادویات ذیل کے متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علیخان صاحب کا پچاس سالہ تجربہ ہے - علاوہ ازیں دس سال تک میں خود لکھنؤ ضلع سہارنپور اپنے مطب میں ان دوائیوں کو استعمال کیا اور ہمیشہ مفید پایا - لہذا فائدہ عام کیلئے شتہر کرتا ہوں :-

(۱) اسوٹیشی پلز (گولیان ضعف باہ) جو مریض اپنے ہاتھوں یا کسی اور بے احتیاطیوں کے سبب یا کثرت جماع کی وجہ سے نامرد ہو گئے ہوں اون کیلئے یہ گولیان نہایت مفید ہیں چار ہفتہ کے استعمال سے گم شدہ طاقت بفضلہ تعالی واپس آ جاتی ہے - قیمت ۶۰ گولیان پانچروپے (صہ)

(۲) اسپرمیٹوریا پوڈر (سفوف جریان) اسکے استعمال سے منی گاڑھی ہوکر امساک ہوتا ہے اور قوت باہ بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ - قیمت ۲ روپیہ

(۳) اگیوٹ گنوریا پوڈر - ابتدائی شدید قسم کا سوزاک دو ہفتہ کے استعمال سے درد اور جلن دُور ہو جاتی ہے کثرت ادرار ہوکر آرام ہو جاتا ہے - قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ عہ

(۴) کرانک گنوریا پوڈر - پُرانے سوزاک کا سفوف - اسمیں سوزش اور جلن کم ہو جاتی ہے - پیپ کا دھبا آتا ہے منی کے نالی اور خراب ہو جانے کے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوکر ضائع ہو جاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے - اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا شکایات دُور ہوکر آرام ہو جاتا ہے - بفضلہ تعالی - قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۴ ماشہ تین روپے (سے)

(۵) پائلس ڈرائی اینڈ بلڈنی پلز - خونی اور بادی بواسیر کی گولیان - دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ شکم دُور ہوکر بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے - خونی بواسیر میں ان گولیوں کے ہمراہ مسون پر مرہم استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہوکر آرام ہو جاتا ہے - قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲۸ گولیان عہ مرہم ایک ڈبیہ ۱۲

(۶) جنرل ڈراپسی پلز - تمام قسم کے استسقاء کے لئے یہ گولیان مفید ہیں - تین ہفتہ کے لئے ۴۲ گولیان عہ -

(۷) رہوماٹیزم پلز - گٹھیا کی گولیان ان کے استعمال اور بیرونی روغن شفائی مالش سے دو ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے قیمت گولیان ۲۸ عدد عہ

روغن شفا [illegible]

المشتہر - خاکسار [illegible] ڈاکٹر [illegible] علیخان [illegible] از قادیان

لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح اور قیمت ارزان

سُرمہ مروارید یلو اکسائیڈ والا - مقوی بصر - مفید لکرے - غشا -

نزول الماء - قیمت فی تولہ	عہ
سُرمہ دانے ہیرا فی ماشہ	عہ
سُرمہ تجلی - مفید پڑوال [illegible] بیاض چشم آب چشم فی تولہ	عہ
سُرمہ ہیرا - مفید بصر [illegible] فی تولہ	عہ
[illegible]	[illegible]
حب حافظ الجنین - اکسیر الجنین - اٹھرا کو دُور کرتی ہیں	عہ
حب مقوی باہ ممسک - چار درجن - قیمت ایک روپیہ	عہ
دوائے بواسیر خونی ۳۲ خوراک	عہ
دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب ۴ تولہ	عہ
حب مقوی باہ - سریع الاثر - ۱ درجن	۱۲
دوائے قوت باہ - مقوی معدہ و جگر ۴۰ خوراک	عہ

ق - د - معرفت بدر ایجنسی - قادیان

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ مسٹرس پرکاش دیوجی - پرچارک برہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ میں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے - مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں - قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے - یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے - لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے - اور قیمت صرف عہ - ملنے کا پتہ :-

برہمو پرچارک کالج لاہور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - اس سُرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سُرمہ دھند - جالا - پڑوال اور بیل اور سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول عاہ قسم دوم عہ - سوم عہ - اصلی ممیرا - قیمت عہ فی تولہ -

ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سُرمے کی طرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سُرمہ جن کی آنکھیں موسم گرما میں دکھتی ہوں اون کیلئے بہت مفید ہے ؎

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضاء نافع صرع - مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی - بوت درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے - بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت قسم اول عہ - قسم دوم عہ

المشتہر - احمد نور - کابلی مہاجر قادیان +

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک - آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوش خبری - اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالے شفا ہو گی - آزمالو - قیمت عاہ

کشتہ یشب مرکب - ضعف دل دل کا دھڑکنا - کمی خون یرقان - ان امراض کیلئے اثر مسیحائی رکھتا ہے - ۲۴ خوراک عہ

معجون چاندی - اس کے استعمال سے قوت باہ بحد پیدا ہوتی ہے امساک حد درجہ کا ہو گا - مفرح دل - قیمت ایک تولہ سے

مفرح کو ممیی - دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز کرتی ہے نسیان کو دُور کرتی ہے - چہرہ کو نرم کرتی ہے - جریان مرد و عورت کو دُور کرے - قیمت فی ڈبیہ کلاں دو روپے چار آنے (عہ)

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے ؎

ع - ن معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

ولادتِ مسیح

اِس مسئلہ کے کئی پہلو ہیں۔ جن میں سے ایک وہ ہے جو مسیحی صاحبان اختیار کرتے ہیں ان کا دعویٰ ہے۔ کہ بے باپ ہونا مسیح کی ایک خاص فضیلت ہے جس میں کوئی دوسرا انسان نہیں اور چونکہ ابتدا سے آدم کے بیج سے ایک گناہ چلا آتا ہے۔ اس واسطے مسیح اس گناہ سے صاف رکھا گیا۔ لیکن ان کا یہ استدلال بالکل غلط ہے کیونکہ (۱) کوئی شخص گنہگار یا بے گناہ اپنی ولادت کے سبب سے نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ اپنے اعمال کی سمت سے اگر ولادت انسان کو معصوم کرتی ہے تو پھر آدم علیہ السلام سب سے زیادہ معصوم تھا۔ (۲) پہلا گناہ آدمؑ نے نہ کیا تھا بلکہ اسکی عورت نے کیا اور آدم کو بھی پھل عورت نے کھلایا۔ پس زیادہ تر گناہ کا بیج عورت میں ہے اور جو شخص صرف عورت سے ہوگا۔ اور مرد کا حصہ اس میں نہ ہوگا۔ اس میں گناہ کا میلان زیادہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ بائبل میں ایوب کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ بیگناہ نہیں ٹھہر سکتا (۳) صرف عورت سے پیدا ہونا انسانی حالت کی ایک ضعف اور کمزوری کا نشان ہے نہ کہ کمال کا؟ وہ کامل انسان نہیں ہو سکتا جو مرد اور عورت کے تعلق سے نہ ہو اور صرف ایک سے ہو اور ممکن ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر شادی نہ کی تو وہ کسی ایسے ہی سبب سے ہو؛

بہرحال بے باپ ہونا مسیح کے واسطے کسی فضیلت کا موجب نہ تھا۔ بلکہ یہ امر ایک علامت تھی اس بات کی کہ یہودیوں کے درمیان کوئی مرد اس قابل نہ رہا تھا۔ کہ حضرت خاتم النبیین کی بشارت دینے والا نبی ان میں سے کسی مرد کا بیٹا کہلا سکے۔ اور اسی کے مطابق مسیح ثانی کی گدی نشین کا مرید ہو کر اس کا روحانی بیٹا نہ کہلایا؟

دوسرا پہلو ولادت مسیح کا وہ ہے جس پر نیچری طبع لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا ہونا خلاف قانون قدرت ہے۔ اس کا جواب از روئے سائنس حاجی حفیظ محمد احسن صاحب نے رسالہ انجم میں ... لکھا ... اور ہم اس کا اقتباس نہایت عام ... کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یہ ایک عجیب بات ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں بعض ایسی باتیں روایات موجود و مشہور ہیں جو بظاہر قانون قدرت و اسباب عادیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ اور کسی طرح عقل انکی تائید نہیں کرتی۔ مگر اس سے زیادہ تعجب کے قابل یہ امر ہے کہ باوجود ادعائے معقولیت انکشاف حقایق و ہمہ دانی عموماً پیروان مذہب ایسی روایات کے صرف بر بنائے نقل و زور و شور سے معتقد اور ایسے معتقدات کو اسرار قدرت مان کر اس میں چون و چرا کرنا موجب کفر سمجھتے ہیں۔ طرہ یہ کہ گو خود ایسے اعتقادات رکھتے ہوں لیکن جب کبھی دوسرے مذہب والے سے مقابلہ آپڑتا ہے تو اس کے ایسے معتقدات پر طعن و تشنیع کرنے سے نہیں چوکتے۔

نصف صدی ادہر تک دنیا خصوصاً ایشیا میں عقاید مذہبی کی اتنی وقعت کیجاتی تھی کہ آدمی ظاہری مسائل میں اسباب و علل کا دریافت کرنا مذہب کے ساتھ گستاخی تصور کرتے تھے مگر اب وہ زمانہ آیا ہے کہ لوگ ذات باری تعالیٰ پر بھی حملہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ جوں جوں (نام نہاد) تہذیب بڑھتی جاتی ہے مذہب کی وقعت کم ہوتی جاتی ہے۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ دور میں مذہب کا اقرار کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ گو اس میں شک نہیں کہ واقفیت مذہبی روز بروز محدود ہوتی جاتی ہے مگر جب سے تجربہ و مشاہدہ کا بول بالا ہوا ہے مذہبی اصول کو لوگ اسی معیار سے پرکھنا چاہتے ہیں اور یہ خیال تو شاید کسی کو بھولے سے بھی نہ آتا ہوگا کہ ہمارے معلومات کی وسعت کہاں تک ہے یا یہ کہ جن تجربات پر ہم اچھل کود رہے ہیں چاہے وہ ہماری نگاہ میں پہاڑ ہی کیوں نہ دکھائی دیں۔ لیکن دراصل انکی حقیقت رائی سے زیادہ نہیں وَمَا اُوتِیتُم مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیلًا۔ مگر مذہب بھی عجیب غریب چیز ہے۔ کہ ایسے ایسے حوادث کا مقابلہ کرنیکو تیار رہتا ہے چند سال سے تک ہم اختلاف مذاہب اور انکی تنقید و ترجیح کو نظر انداز کر کے دیکھیں تو صاف نظر آئیگا کہ ہر مدعی مذہب مذاق زمانہ کے مطابق اصول سائنس سے اپنے مذہب کی حقانیت اور اس کے برکات و فیض کی اہمیت ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور تمام ملل کے پیرو اس معرکہ آرائی میں سرگرم ہیں۔ اور واقعی اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ کسی بات کو جہاں تک اس پر بحث و مباحثہ ممکن ہے بیان نبان کے بغیر کوئی متنفس تسلیم کرلے یا معترض کو محض کافر کہدینے سے نجات ہو جائے بلکہ اسی عالمگیر ہوا کے جھونکوں نے اُن لوگوں کو سخت پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ جنہوں نے مختلف مذاہب کے انتخاب و تالیف سے اپنے اصول و عقاید قایم کئے ہیں اور ذاتی رائے سے نجات اخروی کے اسباب و ذرائع معین کر کے اپنی مشن کو کامیاب بنانے کے خبط میں سرگردان ہیں۔ الحمد للہ ... کہ ... ہم ... ما لا ... ہم مسلمان ... ایمان بالغیب کا مسئلہ مشہور و معروف ہے ہماری مقدس کتاب کے ابتدا ہی میں ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے الفاظ سے ایمان بالغیب کی ثنا و صفت کیگئی ہے۔ غالب نے اپنے ایک شعر میں اسی عقیدہ کو بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
اے تو غائب ز نظر مہر تو ایمان من است

مسلمانوں کے عقاید میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو علم مشاہدہ و تجربہ کی مغایر معلوم ہوتی ہیں اور گو جیسا ہم نے اوپر لکھا ہے قریب قریب تمام مذاہب میں ویسی ہی روایات موجود ہیں۔ اور بالخصوص اہل کتاب (عیسائی و یہودی) ایسے معتقدات میں ہم سے قطعاً متحد ہیں مگر جہاں تمام اسلام کا درمیان میں آیا طعن و تشنیع کی بوچھاڑ شروع ہوجاتی ہے اور اسلام کی آنکھ کا تنکا دیکھنے والا اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

خوش قسمتی سے انبیائے سلف کی نبوت کو بالفاظ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ تسلیم کر لینے سے مسلمانوں کو ابنائے زمانہ کے مقابل صدہا اعتراض کا جواب دہ قرار دے رکھا ہے اور باوجودیکہ بموجب روایت قرآنی اسلام کے ذمہ کوئی جوابدہی نظر نہیں آتی مگر حکایات اہل کتاب جو مسلمانوں میں بوجہ العقیدہ ہونے کے بطور احکام دین مشہور و مخلوط ہوگئی ہیں اور جن کو آج بلا تنقیح صحیح و سقیم کے مسلمانوں کے سر تھوپا جاتا ہے انہوں نے ہمارے دامن کو مدعی کے پنجوں میں پھنسا رکھا ہے اور عوام میں ان قصص حکایات کی دبا ایسی پھیلی ہوئی ہے کہ تسکین خصم کے اسباب تلاش کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔

ہم نہایت زور اور صدق دل کیساتھ کہتے ہیں کہ مذہب اسلام میں خدا نے انوار حقانیت کی ایسی جدید و لازوال قوت مکنون فرمائی ہے کہ وہ کسی زمانہ میں اور کسی قسم کی معارضات کا جواب دینے سے عاجز نہیں ہا اور گو ایک خدا کے ماننے والے آدمی کا ہر چیز کی نسبت خدا کی قدرت پر محول کر دینا مناسب جواب ہے کیونکہ جب وہ وجود باری تعالیٰ کا قایل ہے اور اس پاک ذات کو ہمہ اوصاف قدرت و حکمت سے موصوف مانتا ہے تو اس کے نزدیک کوئی بات دایرہ قدرت الٰہی سے خارج نہیں ہو سکتی تاہم یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہیں کہ مخالف و موافق ہر شخص کی تسکین دینے کے واسطے اسلام میں زیادہ طاقت موجود ہے اور اس کا تحریری و خدائی قانون یعنے قرآن مجید مسلمانوں کی حفاظت و صیانت کے واسطے حصن حصین سے کم نہیں ذرا سا غور و تدبر کر دیجئے مخالفین کے تمام اعتراضات کی قلعی قرآن مجید ہی کھول دیتا ہے اور مسلمانوں کی طرف سے مدینہ سپر ہونے کو موجود رہتا ہے و لقد لبثنا القرآن للذکر فہل من مدکر

عرصہ ہوا ہمارے ایک محترم مقدس اور روشن خیال عالم نے اثنائے گفتگو میں فرمایا تھا۔ کہ جوں جوں سائنس اور مشاہدہ و تجربہ کو ترقی ہوگی اسلام کی حقانیت کے لوگ خود بخود معترف ہوتے جائیں گے اور قرآن مجید میں تدبر کرنے والوں کی نگاہیں ان معارف و حقائق کو مقتضیات زمانہ کے مطابق ثابت کر دیں گے جو بظاہر علوم جدیدہ کے بالکل خلاف نظر آتے ہیں۔ ہم نے جب کبھی غور کیا ہے اس مقولہ کو حرف بحرف صحیح پایا ہے اکابر علماء کی جن تصانیف کے مطالعہ سے ہم کو شرف اندوز سعادت ہونے کا موقعہ ملا ہے ان کے مضامین سے یہ صاف اور صریح طور پر آشکار ہے کہ ہمارے مقدس مذہب کے استدلالات نے معترضین کے ہفوات کا بخوبی قلع قمع اور مذہب و سائنس کے اختلاف کے وہم کو ہبا و منثور کر دیا ہے والحمد للہ علی ذالک۔

منجملہ ان اسلامی عقاید کے جن پر مخالفین کو اعتراض ہے ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے تسلیم کرنا ہے ہم لوگ اس مسئلہ میں سوائے اقرار الوہیت حضرت عیسیٰ و تثلیث کے عیسائیوں سے بالکل متفق ہیں یہود نے تو اس مقدس مولود کی پیدایش کے وقت ہی اعتراض کیا تھا کہ ولادت مشکوک ہے کہیں دنیا میں کوئی بے باپ کے بھی پیدا ہوا ہے اور زیادہ تر اسی مشکوکیت نے حضرت عیسیٰ کی مشن کو آپ کے سامنے کامیاب نہ ہونے دیا۔ مگر وہ زمانہ معجزات اور خوارق عادت ماننے والوں کا تھا اس وجہ سے بالآخر معتقدات مذہبی کا خیال لوگوں پر غالب آیا اور ایک حد تک دنیا نے آپ کی ولادت کو معجزہ مان کر نبوت کا اقرار کیا لیکن مخالفین کے اعتراضات سے محفوظ رہنے کے خیال سے اس میں ایسے ایسے پر اسرار شرائط و عقاید اضافہ کیے گئے ہیں کہ جنکی پیچیدہ بھول بھلیوں میں بھٹکتے پھرنے کے سوا شاہراہ ہدایت ملنا دشوار ہے اور اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ماہران علوم جدیدہ و سائنس کا ایک بڑا گروہ یہود کی ہم زبانی میں عیسوی مذہب کے تقدس مآب پیشوا کی عظمت و جلالت کو یقین کرنے سے منکر ہے اور مذاہب میں بھی مافوق العادت اور مافوق الفطرت ولادتیں ہوئی ہیں۔ جن میں مذہب ہنود کے روایات سے تو بہت زیادہ ولادتیں ایسی پائی جاتی ہیں۔ مگر اس پر کوئی رد و قدح نہیں کی جاتی۔ بخلاف اس کے مسلمانوں پر حضرت مسیح کی ولادت بے پدر مان لینے سے اس زور و شور سے نکتہ چینی کیجاتی ہے کہ عیسائیوں سے اس غلو کے ساتھ جواب طلب نہیں ہوتا۔

ہم نے اکثر اس بارے میں غور کیا ہے کہ حضرت آدم کی پیدایش پر کیوں اس شدت سے اعتراض نہیں کیا جاتا جیسا کہ حضرت مسیح کی ولادت پر کیا جاتا ہے لیکن جہاں تک میرے ذہن میں آتا ہے سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ پیدایش آدم علیہ السلام کے متعلق مسئلہ ارتقاء و ترقی نوعی پر قیاسی طبع آزمائیاں کر کے لوگ کسی قدر مطمئن ہو گئے ہیں اور حضرت مسیح کی پیدایش ایسے زمانہ میں ہوئی جب دنیا میں صرف زناشوی کے تعلقات ہی اسباب پیدایش قرار پا سکتے تھے لہذا اختلاف قانون قدرت اور مشاہدات روزمرہ سے باپ کے پیدا ہونا عقل سلیم کے نزدیک مشکوک اور باور کرنے کے قابل نہیں۔ اسلامی قانون یعنی قرآن مجید ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (خدا کے قانون کو بدلا ہوا نہ پاؤ گے) ایک ایسا کلیہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جسکی تائید کرتے ہوئے بعض مسلمان بھی اس شک میں پڑ گئے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی ولادت بے باپ کے کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے محض اسی اعتراض کے دفعہ کرنے کے لئے یہ تسلیم کر لیا کہ حضرت مریم کی شادی یوسف نجار سے ہوئی تھی اور جناب مسیح دراصل یوسف کے بیٹے ہیں۔ اور جن لوگوں نے بوجہ عقیدہ مشہور ہونے کے علی الاعلان اختلاف نہیں کیا وہ یا تو دل میں مشکوک رہے یا قدرت خدا کے حوالہ کر کے جان چھوڑائی۔ مگر جب ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام عین فطرت کے مطابق ہے تو خلاف عقیدہ مشہور کوئی بات فرض کر لینے یا حوالہ بخدا کر دینے سے تشفی نہیں ہو سکتی۔

حاش للہ مجھکو یہ دعوےٰ نہیں کہ مجھے الہام ہوتا ہے یا میں مؤید من اللہ یا ولی کامل ہوں یا عارف باللہ کہ اسرار حقائق مجھ پر منکشف ہوتے ہیں۔ بلکہ بخلاف اس کے ایک بد نصیب اور بد اعمال آدمی ہوں کہ اگر خدا اپنی صفت ستاری کو کام فرما کر عیب پوشی نہ کرے تو تمام عالم میں رسوائی ہو لیکن باایں ہمہ ایک کلمہ گو مسلمان ضرور ہوں اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ اور بحیثیت ایک مسلمان کے ولادت مسیح علیہ السلام کے متعلق سائنس والوں کے اعتراضات دفع کرنے کے واسطے جو مراتب میرے ذہن میں آئے ہیں ان کو حوالہ قلم کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ تاویلات صحیح ہوں گے اور نہ صرف میرے ہم مذہب مسلمان بھائی ہی اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھینگے بلکہ گرجا نشین راہب پادری بھی دلی شوق سے لبیک کہینگے اور مخالفین و مجادلین اس مضمون کو پڑھنے کے بعد بیجا نکتہ گیریوں سے باز آویں گے وباللہ التوفیق ط

مسیح علیہ السلام کی ولادت کا راز فلسفیانہ طور پر اس وقت تک نہیں کھولا جا سکتا جبتک کہ ہم توالد و تناسل کے مسئلہ کی پوری طور سے چھان بین نہ کریں یوں تو روزمرہ پیدایش و مرگ کے واقعات دنیا میں پیش آتے رہتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ پیدایش ہوتی کیونکر ہے ظاہر حال جس طرح دیگر حیوانات میں نر و مادہ کا جوڑہ لگنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح انسان میں بھی مرد و عورت کی صحبت و مقاربت سے اولاد پیدا ہونے کا قاعدہ ہے البتہ بعض حیوانات از قسم حشرات الارض ایسے ہیں جو وقت مقررہ پر پیدا ہوتے ہیں اور بعد معینہ کے فنا ہو کر پیوند خاک ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض تو بارش کے ساتھ پھر نکل پڑتے ہیں جیسے کینچوا و بیر بہوٹی وغیرہ اور بعض کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وہ مدت حیات پوری کر کے مردہ و خشک ہو جاتے ہیں اور ایک زمانہ معینہ پر اُن کے جسد بے جان میں پھر نشو و نما ہوتا ہے جیسے بھڑ کو جاڑوں میں بالکل خشک ہو جاتے دیکھا گیا ہے اور گرمیوں میں اسی جسد میں ایک حالت نمود کی پیدا ہو جاتی ہے اس نوع سے ترقی کر کے پرندوں کے حالات دیکھو تو علاوہ اس کے نر و مادہ یکجا ہو کر انڈہ دیتے اور بچہ نکالتے ہیں بعض اقسام پرندوں میں بلا نر کے بھی انڈہ دیتے ہیں جیسے مرغ خانگی کے خاکی انڈے۔ گو ان انڈوں سے بچے نکلنے میں پوری کامیابی نہیں ہوتی مگر انڈے ضرور ہوتے ہیں اور بظاہر کوئی فرق نر سے جوڑہ لگے ہوئے انڈوں اور خاکی انڈوں میں نہیں ہوتا گو یہ معلوم ہونے کے بعد کہ خاکی انڈے سے بچہ نہیں نکلتا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ نوع حیوانی کی نسل بڑھانے کے واسطے نر و مادہ کی یکجائی ضروری ہے لیکن ساتھ ہی مرغ کی تمثیل سے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ بعض حیوانوں کے مادہ نسل میں یہ قوت ہوتی ہے کہ اس سے نر و مادہ دونوں کے مجموعی افعال و آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ گو وہ ایک حد تک ناکمل ہی کیوں نہ ہوں اور یہ امر منجملہ عجائبات قدرت کے ہے۔

مفرح القلوب میں حکیم ارزانی صاحب لکھتے ہیں کہ بعض نفوس (اناث) کے مادہ تولید میں قوت فاعلہ و منفعلہ دونوں ہوتی ہیں یہ ایک ایسا مقولہ ہے جس پر جرح کرنیکا حق ہم کو نہیں پہونچتا۔ کیونکہ جب طبیب حاذق نے لکھا ہے تو کسی دلیل کی بنا پر لکھا ہوگا۔ لیکن چونکہ حکیم صاحب نے کوئی تفصیل اسکی نہیں بیان کی۔ لہذا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی عصمت ثابت کرنے اور جناب مسیح کے بے باپ پیدا ہونے پر اعتراض نہ

دار و مدار جانے کے واسطے یہ کلیہ بطور پیش بندی لکھدیا ہے حضور صاحب تشریح اجسام کی کتابیں اور تجربات طبی دیکھنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ مرد و عورت دونوں کے مادہ تولید میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ عورت کے مادہ تولید میں کفیایا اناسولی ہیں اور مرد کے مادہ تولید میں لمبے کیڑے ہوتے ہیں جو وقت مجامعت ان تفیلیوں میں چلے جاتے ہیں اور اسی کا نام نطفہ قرار پانا ہے۔ تو قیاس کسی طرح قبول نہیں کرتا کہ ایک ہی مقام میں اور ایک ہی قسم کی نالیوں اور رگوں اور ایک ہی مادے میں دو مختلف الصورت و مختلف الکیفیت آثار پیدا ہوں کیونکہ تمثیلاً ہم نباتات کے متعلق مشاہدات پر غور کریں تو کبھی ایک تخم سے دو قسم کے پھل پیدا ہوتے نہ دیکھے جاویں گے جس ذرہ ارضی میں ایک گھاس کی جڑ لگی اُسی اور صرف اُسی ذرہ سے، بغیر علیحدگی اس گھاس کے دوسرے نباتات اُگ ہی نہیں سکتے۔ تب کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ ایک ہی عورت کے رحم میں اور ایک ہی مقام پر دوہری قوت والا مادہ موجود رہتا ہے اور اس سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے جبکہ دو جدا جدا قسم کے مادہ کی یکجائی کے بغیر حمل نہیں رہ سکتا۔ ہمنے مناظرہ کی کتابوں میں ولادت مسیح کے متعلق خلاف نیچر ہونے کا جو جواب دیکھا ہے وہ بھی قریب بالکل یہی ہے جو حکیم اندانی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ امر خدا کی قدرت سے بعید نہیں کہ کسی عورت کے مادہ میں دونوں قوتیں پیدا کر دے جس سے حمل قرار پا جائے اور اسی جواب نے ہم کو پریشان کر کے اس حکمت الٰہیہ کا پتہ لگانے پر مجبور کیا کیونکہ ایک ہی مادہ میں دو قوتیں ہو نہیں سکتیں اور دو مختلف قسم کے مادوں کا ایک ہی مقام پر بلا کسی خاص کیفیت کے پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور مرغ کے خاکی انڈوں سے مسکت خصم استدلال اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ چڑیوں میں ایک ذخیرہ انڈوں کا پہلے ہی سے موجود رہتا ہے گویا صانع حقیقی جب اُن کو مادہ بناتا ہے تو بجائے مواد ولادت کے ایک ذخیرہ تخم کا اس میں پیدا کر دیتا ہے جو عمر کے ساتھ ترقی پا کر ایک وقت میں اس قابل ہو جاتا ہے کہ افزائش نسل میں معین ہو اور نر کی صحبت سے اس میں بچہ نکلنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہم ایسا ہی مادہ کسی انسان میں ہونا مان لیں تو بھی مثل ایسے معجزات کے ہو گی جن کو ہم اسباب قوانین قدرت کے مطابق ثابت کر کے خصم کی تسکین نہیں کر سکتے۔ گو اس تمثیل سے اعتراض دور کرنے میں ہم کو بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ کیونکہ صدہا رموز قدرت کے محض برِ بنائے تمثیلات عقل کے نزدیک قابل قبول ہیں خواہ اُن کی تشریح کی جا سکے یا نہیں۔ بقراط کا مقولہ ہے کہ مادہ تولید دماغ سے پیدا ہو کر کان کے پیچھے کی رگوں میں آ کر حرام مغز کے ذریعہ سے گردہ میں ہوتا ہوا خارج میں پہنچتا ہے۔ ڈاکٹری اصول میں بھی یہی کلیہ قرار پایا ہے۔ مگر عورت و مرد کے مخارج و مواضع استلذاذ میں فرق ہے اسی وجہ سے عورت کے اعصاب سینہ کی طرف مائل ہو کر خارج تک پہونچتے ہیں اور مرد کی کمر کی جانب سے قدرت نے عورت و مرد کے ان رگوں کی بناوٹ میں جسطرح مرکزی فرق رکھا ہوا ہے اسی طرح ان کے افعال و خواص میں بھی فرق ہے اور باوجود اشتراک کیفیت لذت کے پھر بھی دونوں کی حالت لذت جداگانہ ہوتی ہے۔ ایک میں مادہ پہنچانے کی قوت ہے ایک میں جذب کرنے کی۔ ایک کے مادہ میں صعود و قرار پانے کی طاقت ہے اور ایک میں مادہ کے روک رکھنے کی۔ خلاصہ یہ کہ جس قسم کے اعضاء جس غرض سے عطا ہوئے ہیں اُن سے ویسا ہی فعل سرزد ہوتا ہے کسی ایک عضو کا فعل دوسرا عضو انجام نہیں دے سکتا جس طرح آنکھ سے سن اور کان سے دیکھ نہیں سکتے۔

یہ بات معلوم ہو جانے کے بعد کہ عورت و مرد کے بعض اعضاء کی ساخت اور ان کے افعال و خواص میں اختلاف ہوتا ہے تشریح ابدان میں مستثنیات کا پہلو غور باقی رہتا ہے کیونکہ جسطرح ہم بنی نوع انسان میں مرد و عورت کی کامل و مکمل صورتیں دیکھتے چلے آتے ہیں ویسے ہی کبھی کبھی ان میں ایسے افراد بھی ملتے ہیں جنکی ظاہری و اندرونی ساخت جسمی میں عام آدمیوں سے بڑا فرق ہوتا ہے جنکو ناقص یا عجیب الخلقت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور گو ایسا ہی ان کی تعداد شمار کرنے کے قابل نہیں ہوتی لیکن اگر خاص اہتمام سے اعداد یک جا کئے جاویں تو ایسے آدمیوں کی گنتی ہزاروں لاکھوں تک پہونچ سکتی ہے۔ لولا۔ اور چھ سات انگلی والا آدمی تو اکثر دیکھا جاتا ہے ایسے آدمی بھی دیکھے گئے ہیں جنکے انگوٹھا یا اور کوئی انگلی نہیں ہے۔ مقتول پیروں کے جوڑ گھومے ہوئے اور ناقابل استعمال بھی دیکھے گئے ہیں بعض عجائب خانوں میں دو سر کے لڑکوں کی نعشیں رکھی ہوئی پائی گئیں۔ البتہ بعض خلقی نقص و عیوب ایسے ہیں جنسے انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور بعض ایسے ہیں جو چنداں مخل و مارج کار دنیاوی میں نہیں ہوتے۔

ایسے ناقص و عجیب الخلقت لوگوں سے قطع نظر کیجئے تو ایک خاص قسم اس نوع کی وہ نظر آئیگی جنکے جسم ظاہری میں تو کوئی نقص نہیں ہوتا مگر اعضائے تناسل ناقص ہونے میں اور ایسا نقص رکھنے والی نوع میں باعتبار رجالت کئی قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم ایسے آدمیوں کی جو خواجہ سرا ہیں۔ جو قدرتی پیدائش صحیح و سالم مرد کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں مگر مرد تو سوائے پیشاب نکالنے کے افزائش نسل کا کام دینے کے قابل نہیں ہوتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ سارا جسم تو سن کیساتھ بڑھتا ہے اور نمو پاتا ہے۔ مگر ایک خاص عضو میں نہ تو نمو ہوتا ہے نہ اس کے اعصاب اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ رجولیت کا مادہ اس کے ذریعہ سے خارج ہو سکے۔ اسی طرح بعض عورتوں میں اندام نہانی ناقص اور ناقابل صحبت ہوتا ہے۔ وہ بھی پیشاب خارج کرنے کے سوا دوسرا کام نہیں دے سکتا۔ ایسے نقص کی نسبت اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ کسی خاص عصب میں قوت فعلیہ ناقص رہ جانے سے تکمیل نہیں ہوتی۔ منجملہ ایسے ہی نقصانوں کے ایک نقص پاخانے کا راستہ نہ ہونے کا ہے کہ بعض عورت یا مرد کے احشاء کا رخ مجرائے بول کیطرف ہوتا ہے۔ اور پیشاب کے مقام سے پاخانہ خارج ہوتا ہے اور کبھی کبھی بعض ہوشیار ڈاکٹروں نے فن جراحی کا کمال دکھا کر اس نقص کا علاج کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔

اسی طرح ایک قسم اس نوع کی خنثیٰ ہے جس میں مرد و زن دونوں کی دونوں علامتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض میں مرد کی علامت غالب ہوتی ہے۔ اور بعض میں عورت کی۔ اور خال خال ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنکے دونوں علامتوں میں قوت فعل موجود ہو۔ جیسا کہ مولنا عبد الحلیم مرحوم فرنگی محلی نے سراجی کے حاشیہ پر ایک ایسے مشہور شخص کا حوالہ دیا ہے اور کتب فقہ میں خنثائے مشکل کے بیان میں ایسے آدمیوں کے وجود کی تصریح کیگئی ہے بہر کیف ہر دو علامات اور منجملہ ان کے ایک قوی اور ضعیف رکھنے والوں کا وجود مسلم اور کبھی کبھی مشاہدہ میں آیا ہے سنا تو یہ بھی گیا ہے کہ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انکی ایک علامت کسی زمانہ سن تک ظاہر و غالب رہتی ہے۔ اس کے بعد دوسری غالب آجاتی ہے۔ لیکن اس کا زیادہ کھوج نکالنا کچھ ضروری نہیں البتہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند کریم بطور عجیب الخلقت و نادرہ روزگار بعض آدمیوں کی ترکیب جسمی ایسی بھی رکھتا ہے جنکے اعصاب عضلات ... کی مرکز سے دوہرا نمود ہوتا ہے اور بجائے ایک جانب کار فرما ہونے کے دماغ کو دو طرفہ کام کرنا اور ایسے افعال و آثار

حصار درکرنا پڑتا ہے ۔ نیز باہم اضداد یا مشاہدہ روزمرہ کے خلاف ہو رہنے میں ۔ چنانچہ منی الذکر لاہور میں ہم بہ اپنے گئے تھے یہ زمانہ عید سالانہ جلسہ دسہرہ کے میلہ کا تھا ۔ وہاں ایک عجیب الخلقت لڑکا ضلع ہردوئی کے کسی پاس کا دیکھو نمائش کے لایا گیا تھا اسکے تین پیر تھے ۔ دو صحیح سالم تھے ۔ اور تیسرا پیر جو درمیان دونوں پیروں کے تھا ۔ کمزور تھا ۔ اسکے داہنے و بائیں دونوں علامتیں زنانہ و مردانہ تھیں ۔ اور دونوں سے وہ پیشاب کرتا تھا ۔ یہ تماشا ہزاروں آدمیوں نے دیکھا ۔ اور ابھی کل کی بات ہے اگر ہم مندرجہ بالا شہادت کے خلاف چند منٹ کے واسطے یہ بھی فرض کرلیں کہ باوجود خنثیٰ ہونے کے ایک ہی آدمی سے کسی حالت میں بھی دونوں علامات کے افعال سرزد نہیں ہو سکتے تو بھی یہ ضرور اور مجبوراً ماننا پڑے گا کہ جب عجیب الخلقت لوگوں میں دو علامات رکھنے والے آدمی کا وجود پایا جاتا ہے اور بغیر اندرونی رگوں اور اعصاب و عضلات کے سلسلہ کے ظاہر جسم پر کوئی عضو خاص پیدا نہیں ہو سکتا تو لازمی طور پر یہ تسلیم کرنے سے چارہ نہیں کہ ایک ہی جسم کے بعض اعصاب بجائے ایک کے دو شاخ ہو کر ایک صدر اور دوسرا پشت کی طرف جا سکتا ہے بلکہ جاتا ہے ۔ اور اپنی انتہا پر اپنی علامت اپنا اثر اور اپنا فعل ظاہر کرتا ہے ۔ سوائے اس کے کہ کسی صدمہ ظاہری سے وہ ناقص ہو جائے یا اندرونی خلقی نقص سے موضع انتہا پر نہ پہونچے جیسے بعض آدمیوں میں احشاء کا رخ پیشاب گاہ کی طرف مڑ جاتا ہے ۔

خلقت انسانی کے نقائص و عجائبات کے متعلق تقریر متذکرہ بالا و تشریح اجسام کی طبی شہادت پیش نظر رکھنے کے بعد قطعی اور لازمی طور سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ آدمی کے دماغ سے نکلنے والی وہ رگیں جو مادہ تولید پیدا کرنے کے واسطے کان کے پیچھے ہو کر حرام مغز میں آتی ہوئی عورت و مرد کے جدا جدا جسمی مرکزوں میں پہونچتی ہیں ۔ ان میں کبھی بجائے ایک کے دو شاخیں نکل آتی ہیں ۔ جن میں سے ایک نسوانی اور ایک میں مردانہ مادہ پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان دونوں شاخوں کے منتہا پر جو علامت زنانہ یا مردانہ ہوتی ہے ۔ ان میں یہ رگیں اپنی اپنی قسم کا مادہ پہونچاتی ہیں ۔ اور یا یہ ہوتا ہے کہ ایک شاخ کا فعل دوسری پر غالب آجاتا ہے ۔ اس لئے جسطرح سے بعض ناقص الخلقت لوگوں میں احشاء کا منہ پیشابگاہ کی طرف ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن اور قابل وثوق تسلیم ہے کہ مادہ تولید کی دونوں شاخیں رکھنے والی رگوں کی ایک شاخ تو اپنے منتہائے مخرج پر پہونچے اور دوسری کسی وجہ سے بجائے منتہائی مخرج اور حسب حال علامت ظاہری پر پہونچ کر ختم

ہونے کے درمیان سے دوسری شاخ کیطرف رجوع ہو کر پہنچے

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ

ہم اوپر اس عام قاعدہ کو لکھ چکے ہیں کہ عورت و مرد کی یکجائی و مقاربت سے حمل قرار پاتا ہے اور ساخت جسمانی کے متعلق اتنی تفصیل لکھ دینے سے ذکور و اناث کے بعض اعضاء کے افعال و خصوصیات تاثیری بھی معلوم ہو گئے ۔ اور عرف عام میں بھی ہر شخص کو معلوم ہے کہ کس عضو سے کیا کام لیا جاتا ہے اور وہ کیونکر اپنا کام کرتا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ باوجودیکہ جسطرح جسم انسانی کے تمام اعضاء کو ایک ایک خدمت سپرد ہے اسی طرح اعضائے تناسل بھی ایک خدمت پر مامور ہیں ۔ تاہم ان کے افعال میں ایک مستثنیٰ بمقابلہ دیگر اعضا کے یہ موجود ہے کہ دوسرے اعضاء یا تو خدمت مقررہ کو بموجب قانون قدرت بجا لاتے ہیں ۔ اور یا بوجہ بیماری و صدمات ناگہانی اپنے فعل سے معطل ہو جاتے ہیں ۔ مگر اعضائے تناسل کا فعل علاوہ طریقہ معلومہ کے خود بخود نومی حالت میں بھی ظاہر ہوتا ہے ۔ نیز کبھی کبھی نوجوان اور مغلوب الحال مردوں کو محض غلبہ تصورات سے بوجہ جوش جوانی بے اختیاری طاری ہو کر اخراج مادہ کا باعث ہو جاتی ہے ۔ اس کو بھی حالت خواب سے تعبیر کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ کثرت تصورات و اجتماع بخارات ردیہ سے دماغ مغلوب ہو کر اس پر کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو نوم سے کم نہیں ہوتی ۔ اور بجائے خود خواب مقناطیسی کا حکم رکھتی ہے ۔

رویا جس کو ہندی سپنا اور فارسی میں خواب کہتے ہیں صرف سوتے ہی وقت انسان دیکھ سکتا ہے خواہ طبعی نیند سے سوتا ہو ۔ یا اس کو مقناطیسی طاری کیا گیا ہو اور دونوں صورتوں میں جو واقعات نظر آویں گے ۔ وہ دماغ کے حرکات و سکنات سے متعلق ہوں گے ۔ خواب مقناطیسی میں معمول پر اکثر وہ واردات آتی ہے جو عامل کی قوت عملیہ و تخیل سے اقرب ہو اور خواب طبعی میں یا تو رویائے صادقہ ہو گا ۔ یا ان واقعات و خیالات کا تصور ہند ہے گا ۔ جو کسی وقت سونے والے پر گذرے ہوں ۔ اسی طرح رویائے صادقہ میں کبھی تو من و عن واقعات ہی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں ۔ اور کبھی ایسی باتیں منکشف ہوتی ہیں ۔ جن میں تاویل کی ضرورت ہوتی ہے اور صحیح صحیح تاویل کرنا معبر کی ذکاوت پر موقوف ہے مگر سب سے زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ احتلام جس کو رویائے صادقہ نہیں کہا جا سکتا اس کا نتیجہ عیناً سامنے آجاتا ہے ۔ رہی یہ بات کہ احتلام کیلئے چند ان محتاج شرح نہیں ہے کیونکہ ہر شخص کو معلوم ہے ۔ البتہ اتنا سمجھ لینا چاہیئے کہ جب خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے اور دماغ تک اس کے بخارات پہنچتے ہیں اور شدت حرارت مرکزی سے مادہ خارج ہو جاتا ہے

ہے تو جو طریقہ عام میں اس فعل کے واسطے مقرر ہے اس کو قوت متخیلہ سامنے لا کر کھڑا کر دیتی ہے گویا قوت مصورہ کا یہ کام ہے کہ اس خواہش کے لئے دل و دماغ پر مستولی ہوتی ہے اخراج مادہ کے واسطے سامنے ہی تصویر پیش کر دے جو اس فعل کا ذریعہ ہے اور اس طرح ایک ہمجنس کا تصور بندھ کر یہ کیفیت واقعہ ہوتی ہے ۔ جس کا اثر صریحی طور پر عالم بیداری میں پایا جاتا ہے ۔

جناب مسیح کے بے باپ پیدا ہونے کے خیال پر جب ہم محولہ بالا اصول و ضوابط طبی کو مدنظر رکھکر غور کرتے ہیں تو ہم کو مجبور ہونا پڑتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو ہم اس عجیب انسانی قسم میں داخل سمجھیں جن کے اجسام میں صانع قدرت نے نسوانی و مردانہ دونوں شاخیں رکھنے والے اعصاب پیدا فرمائے ہیں مگر ساتھ ہی ہم اس بات کو قطعی طور پر قابل تسلیم سمجھتے ہیں کہ معمولی خنثیٰ کی طرح بظاہر آپ میں دونوں علامات (مردانہ و زنانہ) موجود نہ تھیں بلکہ ظاہر طور پر آپ کی ساخت جسمانی نات کے معمولی اعضاء کے موافق تھی اور اندرونی ترکیب میں وہ اعصاب بھی موجود تھے جو مردانہ جسم سے تعلق رکھتے ہیں ۔ لیکن جسطرح اصول ڈاکٹری میں ناقص و عجیب الخلقت کے سلسلہ میں یہ مان لیا گیا ہے کہ بعض لوگوں کے احشاء کا منہ بجائے مخرج براز کی طرف ہونے کے مجرائے بول کیجانب ہو جاتا ہے اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام کے مردانہ اعصاب بجائے اس کے کہ معمولی خنثیٰ کیطرح آپ کے جسم ظاہری میں علامت مردی ہوتی ملنہ پر ختم ہونے رحم کی طرف منتقل ہو کر خاص اس مقام پر ختم ہوئے جہاں کہ عورت و مرد کے مواد تولید کا باہم اتصال و التصاق ہوتا ہے اور یہ ایسی بات ہے جس کے ماننے میں پس و پیش کو ذرا گنجائش نہیں کیونکہ جب ایک تمثیل نقص خلقت کی بجنسہ ایسی ہی موجود ہے اور یہ معلوم ہے کہ ایسے عجیب الخلقت لوگ بھی پیدا ہوتے ہیں ۔ جن میں دونوں قسم کے اعصاب ہوتے ہیں ۔ منجملہ ایسے ہی کسی شخص کے اگر ایک میں اتنا تغیر رہا ہو کہ دونوں قسم کے اعصاب ایک مرکز پر جمع ہو گئے ہوں جس کو بظاہر نقص خلقت کہا جا سکتا ہے تو کوئی محل تعجب نہیں کیونکہ جو امر بظاہر موجب تعجب معلوم ہوتا ہے فی الواقعہ اُسی میں خدا کی ایک قدرت خاص مضمر ہے ۔ رہی یہ بات کہ ایسی متواتر مثالیں بھی کیوں نہیں پائی جاتی ہیں اس وجہ سے قابل توجہ نہیں کہ ما نحن فیہ میں مستثنیات و عجائبات پر بحث ہے ۔ اور عجائبات کے واسطے یہ قطعاً ضروری نہیں کہ کثرت ہو بلکہ اس کا شاذ و منفرد ہونا ہی دراصل اس کے استثناء و عجیب ہونے کی دلیل ہے ۔

اپنی اس رائے کو ولادت مسیح علیہ السلام سے منطبق کرنے کے واسطے ہم قرآنی شہادت کیطرف متوجہ ہوتے ہیں جس میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے واقعات بہ تفصیل بیان کئے گئے ہیں یوں تو یہ قصہ شروع سے لیکر آخر قرآن کریم کی جگہ اور جگہ [illegible] بیان کیا گیا ہے ۔ لیکن تمام

تفصیلات قرآنی سے جو تاریخی نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے:۔

حضرت مریم اپنی ماں کے پیٹ میں تھیں۔ اس زمانہ میں قاعدہ تھا کہ لوگ اپنی اولاد کو خانہ خدا (بیت المقدس) کی خدمت اور عبادت کے واسطے مخصوص کر دیتے تھے۔ مریم کی ماں نے بھی اس امید میں کہ خدا بیٹا دیگا منت مانی کہ میں اپنے پیٹ کے بچہ کو دنیاوی تعلقات سے آزاد کر کے خدا کی خدمت و عبادت کے واسطے نذر کرتی ہوں پھر وضع حمل کیا تو بیٹی پیدا ہوئی اس وقت ماں کو تردد ہوا کہ مرد کا کام عورت سے کیونکر انجام پاوے گا۔ مگر نذر کا ایفا ضروری تھا۔ لہذا انہوں نے اپنی مناجات میں اس مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے بیٹی کا نام مریم رکھکر خدمت خداوندی کے واسطے مخصوص کر دیا۔ اور دعا کی کہ خداوندا اس لڑکی اور اس کی ذریت کو میں شیطان کے فریب سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ اور مریم کی کفالت حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے ذمہ لی پھر بعد بلوغ کے ایک دن مریم کو غسل کی ضرورت ہوئی اپنے مکان کے مشرقی حصہ میں روپردہ ڈالکر نہانے لگیں۔ اس وقت خدا کا فرشتہ ایک نوجوان مرد کی شکل میں انپر ظاہر ہوا۔ یہ بیچاری بے عصمتی سے ڈریں۔ اور اس کو آدمی سمجھکر خدا کا واسطہ دلانے لگیں۔ پھر فرشتہ نے کہا میں تمہارے خدا کا مرسلہ ہوں اور تمہیں اولاد پیدا ہونیکی بشارت دینے آیا ہوں۔ یہ سنکر مریم لرزہ گھبرا گئیں اور تعجبانہ بولیں۔ کہ مجھکو تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں پھر سے اولاد کیسے پیدا ہو گی فرشتہ بولا خدا کا یونہی حکم ہے۔ یہ مولود خدا کی قدرت کاملہ کی ایک نشانی اور ایمان لانے والوں کے واسطے موجب رحمت ہو گا۔ بجبر اس کے مریم حاملہ ہو گئیں اور بعد ختم مدت حمل حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ اس قصہ میں دو جزو ہیں ایک ولادت مریم سے متعلق ہے اور دوسرا پیدائش حضرت مسیح سے۔ اور دونوں کے واقعات جس طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے ہمارے خیال کی پوری تائید ہوتی ہے۔ مگر چونکہ ہم نے ابھی تک حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی ہے بلکہ صرف حضرت مریم کا عجیب الخلقت ہونا بیان کیا گیا ہے۔ لہذا پہلی مریم ہی کے متعلق تائید قرآنی دکھلاتے ہیں

یہ معلوم ہو چکا ہے کہ زوجہ عمران یعنی والدہ مریم کو امید تھی کہ اس حمل سے اولاد نرینہ ہو گی اور اسی بھروسہ پر انہوں نے قبل وضع حمل بچہ کو نذر کر دیا۔ پھر پیدا ہوئی لڑکی۔ مگر پھر بھی وہ اپنے عہد پر قایم رہیں اور باوجودیکہ خود لیس الذکر کالانثیٰ اپنے منہ سے کہا۔ تو بھی مولود کو خدا کی نذر کر دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ واقعات ہی اس بات کی دلیل ہیں کہ والدہ مریم نے باوجود مریم کے بصورت اناث ہونے کے بھی ان کی ساخت جسمانی میں کوئی انوکھی بات ضرور دیکھی۔ جس پر مطمئن ہو کر انہوں نے عورت کو مردانہ خدمات کی غرض سے نذر کر دیا۔ کیونکہ نذر کرتے وقت رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا کہا تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کو دنیا کے جنجال اور گرستی کے قیود سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔ کیونکہ راہبانہ زندگی بسر کرنے والے شادی بیاہ وغیرہ تعلقات خانہ داری سے بالکل آزاد ہوتے ہیں۔ مریم کو بھی یہی مرحلہ پیش آنیوالا تھا۔ بخلاف اس کے جب مریم کو راہ خدا میں دینے لگیں تو دعا کی کہ خداوندا اس ذریت کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پس اگر والدہ مریم نے مریم میں کوئی عجیب بات نہیں دیکھی تو یہ دعا کیوں کی۔ اسلئے کہ بسبب معذور ہونے مریم کا ساری عمر کنواری رہنا لازمی تھا تو ذریت کے واسطے دعا مانگنا بے سود تھا۔ یہ ایسے وجوہ ہیں جو یہ ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔ کہ وقت ولادت حضرت مریم کی ماں کو بعض آثار معمولی لڑکیوں کے مغایر حضرت مریم میں ضرور معلوم ہوئے جنہوں نے ان کو ایسی دعا کرنے کی ضرورت محسوس کرائی یا یہ کہ گو وہ مریم کی ساخت جسمانی کے عجائبات سے بیخبر رہی ہوں لیکن پیدا ہوتے وقت مریم سے بعض حرکات ایسے صادر ہوئے ہوں جو ان کی ماں کو تعجب میں ڈالنے والے رہے ہوں یا قدوقامت رو داری وغیرہ میں کوئی ایسی خصوصیت نظر آئی جس سے متاثر ہو کر بطور الہام والقا ان کے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوئے۔ جس کی وجہ سے بے اختیار ان کی زبان سے یہ دعا نکل گئی۔ مگر اس جگہ ایک خاص نکتہ قابل غور ہے کہ اس واقعہ کو قرآن مجید میں ان الفاظ ذکر فرمایا ہے۔ فلما وضعتها قالت رب انی وضعتها انثیٰ واللہ اعلم بما وضعت اور واللہ اعلم بما وضعت ایسا بلیغ اشارہ ہے جس سے ہمارے کلام کی پوری تائید ہوتی ہے کیونکہ لفظ بما وضعت پکار پکار کر کہہ رہا ہے زوجہ عمران نے جیسی اور جس حیثیت وشان کی لڑکی جنی ہے اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مریم کی جو کچھ شان و مرتبت ہے وہ محض جناب مسیح کی ماں ہونیکی وجہ سے ہے ہمذا ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ ان الفاظ میں خداوندکریم نے حضرت مریم علیہا السلام کی اس عجیب ساخت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جسکو ہم نے اوپر حوالہ قلم کیا ہے اسی طرح وجعلنا ابن مریم و امہ آیۃ سے بھی حضرت مریم کی خلقت کی خصوصیت مستفاد ہوتی ہے کیونکہ سوائے اس اظہار قدرت کے مریم کو بمقابلہ دوسری عورتوں کے اور کوئی شرف و امتیاز حاصل نہ تھا اور نہ بغیر ایسی کسی خصوصیت کے وہ آیۃ اللہ میں شمار ہو سکتی تھیں طبی اور قرآنی شہادت سے یہ ثابت ہو جانیکے بعد کہ حضرت مریم کی ساخت جسمانی عجیب قسم کی تھی۔ اور ان میں مردانہ و زنانہ دونوں قوتوں کے اعصاب موجود تھے پیدائش مسیح علیہ السلام کے واقعہ کو ہم یوں سمجھتے ہیں کہ جب مریم کی بھرپور جوانی کا وقت آیا تو ظاہری طبعی پر نسوانی علامت غالب ہونے کے سبب سے آپکو ماہواری غسل کی ضرورت ہوئی۔ اور آپ مکان کے گوشہ میں نہانے بیٹھیں تو جسطرح جوانی میں نوم طبعی یا مقتضا طبیعی آدمی کو احتلام ہوتا یا اور خواب نظر آتے ہیں بباعث ہیجان مادہ جوانی ولنفور کیفیت مقاربت آپ کے مردانہ اعصاب میں بھی ایک قسم کی حرکت پیدا ہوئی۔ جس سے آپکا دماغ مغلوب ہو گیا۔ ایسی حالت میں اس مادہ نے جو مردانہ اعصاب میں تھا بسبب قوت جذب مادہ نسوانی رحم کیطرف صعود کیا اور آپ کو حمل رہ گیا جو بلحاظ مسلمات مندرجہ بالا قابل قبول ہے ذلک عیسی ابن مریم قول الحق الذی فیہ یمترون

حضرت مریم صرف راہبہ تھیں اور بالضرور زاہدہ و زاہدانہ رنگ زندگی بسر کر رہی تھیں لیکن عضا بعض انسانی سے منزہ نہ تھیں۔ سن بلوغ آنے کے بعد ان کو نہانے کی حاجت ہوئی جو تقاضائے فطرۃ لازمی تھا یہ بھی یقینی ہے کہ جسطرح ہر انسان کو مراہق و بالغ ہونے کے وقت ان آثار و حالات کے متعلق تفتیش کا خیال ہوتا ہے جو سن بڑھنے پر اسمیں ظاہر و پیدا ہوتے ہیں اسی طرح حضرت مریم کو بھی بالضرور اپنی ہجولیوں یا بڑی بوڑھیوں سے پوچھنا پڑا ہو گا۔ کہ یہ نئی بات جو خود بخود مجھ میں ظاہر ہوئی ہے پس بطور نتیجہ صریح کے ہم کو ماننا پڑیگا کہ ماہواری ایام کی تشریح کرتے ہوئے مرد و عورت کی یکجائی کا کسی نہ کسی نے ضرور ذکر کیا ہو گا۔ اور چونکہ آپ مسجد میں معتکف یا چلہ کش نہ تھیں۔ بلکہ مکان میں رہ کر اپنی حاجات رفع کرتی تھیں جیسا کہ واقعہ غسل کا اس پر شاہد ہے۔ لہذا یہ تقین کر لینا چاہئے کہ ہجولیوں کے میل جول میں آپ نے مرد و عورت کے تعلقات صحبت کا ذکر اچھی طرح تفصیلی طور پر سنا جیسا کہ قاعدہ ہے کہ انسان کو ابتدائی شباب میں ایسی حکایات و روایات سننے سے چارہ نہیں بقول شیخ سعدی چنانکہ افتد و دانی۔ غرضیکہ آپ کے کان اس سے بخوبی آشنا تھے اس لئے جب آپ تنہائی میں بیٹھی ہونگی اور آپ نے امنگ بھرے اعضائے جسمانی پر نظر کی ہو گی اس وقت جوش جوانی نے کیفیت مقاربت کے تصورات کا سلسلہ قایم کر کے دماغ کو مغلوب الحال کر دیا ہو گا۔ اور ایسا خیال کچھ منافی عصمت بھی نہیں۔ کیونکہ صبر و عصمت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ فطرتی تقاضے انسان کے دل میں پیدا نہ ہوں بلکہ ان خواہشات پر غالب آنے کا نام عصمت اور صبر ہے اور یہی عصمت و صابر آدمی کی تعریف ہے ورنہ اگر ملائکہ کی طرح انسانی خواہشات وجود ہی کا جسم میں وجود نہ ہوتا۔ تو کوئی وجہ عام لوگوں سے ممتاز ہونے کی نہ تھی۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے ہم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت سے لکھدیا ہے۔ اور اگر انصاف سے کام لیا جاوے تو اب اس میں چون و چرا کی گنجایش نہیں۔ لیکن کیا عجب ہے کہ ہمارے مسلمان

بھائی خود ہی ہمارے بیان پر اس خیال سے اعتراض کریں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش بطور معجزہ کے ہوئی۔ اس کو طبی شہادت و تمثیلات سے ثابت کرنا کیا ضرور ہے اس لئے ہم نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ گو معجزہ خرق عادت کے معنے میں آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کی قدرت و اسباب مقررہ کے خلاف کوئی نبی مرسل خود تصرف کرکے ایک نئی بات پیدا کردے بلکہ واقعی مفہوم معجزہ کا یہ ہے کہ جو اسباب عادۃً اور ظاہر میں رائج و معلوم ہیں بلا ان کی اعانت کے وقتاً محض تائید غیبی سے واقع ہو جائے جس میں دوسرے آدمی کو کوشش و کشش اور تدابیر سے بھی کامیابی ہونا مشکل ہو جاوے۔

جلسہ احمدیہ

گوجرانوالہ میں جلسہ دو دن ۲۵ و ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو بخیر و خوبی ہوا۔ دیکھنے سننے والوں پر بہت نیک اثر کا باعث ہوا۔ ہر دو دنوں کے لیکچر مقررہ مضامین پر فصاحت و بلاغت کے ساتھ ادا ہوئے۔ سامعین کی تعداد اول سے آخر تک معقول رہی۔ تمام میدان جلسہ عموماً بھرا رہتا تھا۔ صدر جلسہ پہلے دن چوہدری نصر اللہ خان صاحب تھے۔ دوسرے دن پہلے اجلاس میں یہ عاجز اور دوسرے میں حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

قرآن شریف اور نظم کے بعد سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر "اسلام اور دیگر مذاہب" منشی ظہیر الدین صاحب نے باآواز بلند پڑھ کر سنایا۔ جس کا بہت ہی اثر ہوا۔ اور میرے خیال میں احباب گوجرانوالہ کی اس تجویز کی تقلید دوسرے جلسوں میں بھی کرنی چاہیئے۔ یہ بہت بابرکت بات ہے۔ کہ ہر جلسہ میں حضرت مسیح موعود کی کوئی تقریر و تحریر بھی پڑھی جائے۔ اس کے بعد دوسری تقریر مولوی مبارک علی صاحب کی ہوئی۔ جو کہ وفات مسیح پر تھی اور اگرچہ وفات مسیح کا مضمون اس قدر پڑھا لکھا جا چکا ہے کہ ہمارے بعض خریداران بدر اس بات کو بھول گئے کہ اخبار نہ صرف سابقین اولین کے لئے ہے مگر اور نئے آدمیوں کو کھینچنا بھی اس کا کام ہے۔ اگر گاہے اخبار میں کوئی مضمون وفات مسیح پر ہوتا تو وہ گھبرا اٹھتے ہیں لیکن مولوی صاحب نے اپنے مضمون کو ایسے پیرایہ میں پیش کیا۔ کہ سامعین کے واسطے موجب لطف ہوا۔

تیسری تقریر شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور کی تھی۔ جس میں باوا نانک صاحب کو ثابت کیا گیا کہ وہ ہندو نہ تھے اور مسلمان تھے اور انہوں نے کوئی اپنا علیحدہ مذہب نہیں بنایا تھا۔ اس مضمون میں ہر ایک بات کو خود باوا صاحب کے اپنے اقوال اور سکھوں کے بڑے بزرگوں کی تحریروں سے نہایت واضح الفاظ میں ثابت کیا گیا۔ افسوس ہے کہ سامعین میں سکھوں کی تعداد بہت ہی کم تھی ایسا لیکچر اگر سکھوں کی کسی جماعت میں دیا جاوے تو امید کرتے ہیں کہ ان میں سے منصف مزاج لوگ بہت جلد حق کو قبول کریں۔ شیخ صاحب موصوف کو خدا کے فضل سے اس مضمون پر پوری حکومت ہے اور وہ جو کچھ کہتے ہیں سنجیدگی اور سچائی اور معقولیت سے کہتے ہیں اس تقریر پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر شروع ہوا اور بعد تلاوت قرآن و نظم شیخ محمد یوسف خان صاحب نومسلم نے مختصر الفاظ میں اپنے اور اپنی بیوی بچوں کے مذہب نصاریٰ کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے اور اسلام کی حقیقت کو احمدی جماعت میں پانے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کا لیکچر اس زمانہ میں مسیح و مہدی کے ظہور کی ضرورت پر ہوا۔ چونکہ لیکچر گاہ باغ میں بنایا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے اردگرد کے بوٹوں اور درختوں کی طرف سامعین کو متوجہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کا نقشہ ایسے دلربا پیرایہ میں کھینچا۔ اور نظام قدرت کے حقائق کو اس خوبصورتی سے پیش کیا۔ کہ اگر شام نہ ہو جاتی تو سامعین ہرگز نہ چاہتے تھے کہ وہ لیکچر ختم ہونے میں آوے۔ مولوی صاحب نے سائنس کے نظاروں سے ان کے حقائق اور قرآن شریف کی آیات سے مصلح کے آنے کی ضرورت کو واضح کر دیا۔

دوسرے دن پہلی تقریر حافظ روشن علی صاحب کی مسئلہ ختم نبوت پر ہوئی۔ جس میں حافظ صاحب نے عالمانہ رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور اس کے ماتحت حضرت مرزا صاحبؑ نبی اللہ ہونا بدلائل قاطعہ ثابت کر دیا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف خاتم النبیین بلکہ خاتم الاولین والآخرین ثابت کیا۔

اس کے بعد **حضرت صاحبزادہ صاحب** کی تقریر شروع ہوئی۔ اور تقریر کے ساتھ ہی آسمانی رحمت کا بھی تقاطر ہوا۔ اس کا اقتباس خلاصہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ اس کے بعد نماز ظہر ہوئی اور بعد نماز میرا لیکچر اسلام اور عیسائیت پر ہوا۔ ایک پادری صاحب نے کچھ سوالات کئے تھے ان کے بھی جواب دیئے گئے۔ میرے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو سمجھایا کہ وہ کیونکر ترقی کر سکتے ہیں۔ تمام جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ صاحب ضلع اور ناظمان میونسپلٹی اور پبلک گوجرانوالہ کے شکریہ کے بعد دعا کی گئی۔

بدر ایجنسی قادیان

دعا مدد

ہمارے مکرم دوست شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار انبالہ۔ بعض ابتلاؤں میں مبتلا ہیں اور چاہتے ہیں کہ احباب ان کے واسطے درد دل سے دعا کریں۔

اطلاع۔ اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن و مصالح عرب نہیں چھپ سکے (ایڈیٹر)

ولئن نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Reg. No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

جلد ١٤

٦ و ١٣ ذی الحجہ ١٣٣١ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ٦ و ١٣ نومبر ١٩١٣ء مطابق ٢٢ و ٢٩ کاتک سمت ١٩٧٠

قادیان ضلع گورداسپور

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ

اڈیٹر معمر صاحب تم
جائنٹ میاں تاج الدین

کہ ہست محیی موتی کلام نورالدین

نمبر ١٧ و ١٨ و ١٩

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ﴿

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ﴿ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ﴿ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائے گا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا ﴿

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ﴿

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائے گا ﴿

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوة محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوة میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ﴿

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیلے کہ ہست
آں از خود از بہان جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در فرقان بیامد بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ﴿

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کمر مین درد کے سبب علیل رہی اب آرام ہے گر ضعف بہت ہے تاہم ہر دو درس قرآن مجید اور بخاری شریف کے ہوتے ہیں + اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مین بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت میر صاحب بخار سے بہت بیمار ہو گئے تھے لیکن اب آرام ہے مگر ضعف بہت ہے + حضرت مولوی محمد احسن صاحب یہاں رونق افروز ہین + بٹالہ کے گورنمنٹ اسکول کی ہاکی ٹیم نے یہان آکر مدرسہ تعلیم الاسلام کی ٹیم سے مقابلہ کیا۔ تعلیم الاسلام کی ٹیم نے سب میدان جیتے + مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے اٹاوہ سے واپس آکر اپنے سفر کے حالات بورڈنگ کے طلباء کی دلچسپی اور استفادہ کے لئے سُنائے۔ بہت زور اس بات پر دیا کہ ہندوستان کے لوگون کے آداب اور تہذیب قابل تقلید ہین۔ فرمایا۔ جہان تعلیم الاسلام کے طلبار رُوحانی حالت مین عمدہ ہین۔ وہان اون کے لئے ظاہری اطوار کا زیور پہننا بہت ضروری ہے۔ علی گڈہ مین پہلی جماعت سے لے کر پنجم ہائی تک کے لڑکے ہر نو وارد کی تعظیم خود بخود کرتے ہین یہی حال اس کالج کے چھوٹے سے لیکر بڑے طالبعلم کا ہے [illegible] خان صاحب چونکہ ہندوستانی ہین۔ اِسلئے ان کا وجود اطوار سکھانے مین بہت مفید ہو سکتا ہے ہمارے پنجاب مین گردن فرازی زیادہ ہے۔ آداب و اطوار کیطرف توجہ بہت کم ہے۔ اس دفعہ مولوی بشیر الدین صاحب نے اپنے اسلامیہ سکول اٹاوہ کے ہال میں بہت زور دیکر میرا لیکچر کرایا اور اسمین ایک گھنٹہ تک سلسلہ عالیہ کے حالات سُنے۔ انکی وسعت قلبی قابل تعریف ہے + سفر لکھنؤ کے حالات اسی اخبار مین اختصاراً درج ہین مفصل ہمارے رفیق سفر میر قاسم علیصاحب اپنے اخبار الحق مین لکھین گے جسکی ترقی اشاعت کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہیئے + حضرت خواجہ صاحب بخیریت ہین اور اپنے کام میں مصروف ہین + سفر لکھنؤ مین مینے اس بات کو محسوس کیا ہے کہ اگرچہ خواجہ صاحب اب ہندوستان مین نہین ہین کہ مختلف شہرون مین پھر کر اور تائید اسلام مین لیکچر دیکر غیر احمدیون کو سلسلہ حقہ کے متعلق حسن ظنی کی طرف کھینچ لانے کی کوشش کرین مگر اون کا ولایت کا کام بھی چونکہ اخبار وغیرہ مین چھپتا رہتا ہے اس واسطے جو کام اُنھون نے ہند مین شروع کیا تھا وہ بھی بدستور جاری ہے انکی سعی متعلق اشاعت اسلام کے سبب ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ ہر جگہ اون کے بہت ممنون اور مشکور پائے گئے اور اس سبب سے وہ عموماً احمدیون پر حُسن ظن کرنے لگ گئے برادرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب احمدی ظفروال سے لکھتے ہین کہ خواجہ صاحب کی امداد کیواسطے مبلغ ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ بذریعہ منی آرڈر وہان کے لوگون سے جمع کر کے بھیجا گیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے + ماہ نومبر کا مسلم انڈیا گذشتہ اتوار کی ڈاک مین یہان پہونچ گیا ہے + مصر کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ ہمارے دوست شیخ عبد الرحمٰن صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب بخیریت ہین انہین ایک لایق محبت کرنیوالا استاد مل گیا ہے وہ انہین عربی پڑھاتا ہے یہ اُسے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرتے ہیں + سید عبد الحی صاحب کا خط جدہ سے آیا ہے۔ زیارت مدینہ کے بعد وہ سمندر کے راستہ سے جدہ آئے اور منشی فرزند علی صاحب خشکی کے راستہ سے مکہ آئے سب بخیریت ہین + چودہری فتح محمد صاحب کو آنکھون کی تکلیف ہے اللہ تعالیٰ شفا دیوے سب دوست دُعا سے امداد کرین + حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکان کی خشت بُنیاد حضرت نے رکھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے + حضرت خواجہ صاحب اپنے تازہ خط مین لکھتے ہین کیا خدا کی شان ہے میری داڑہی یہان اسقدر ہی کہ کبھی ہندوستان مین اسقدر نہ تہی + مولوی صدر الدین صاحب کے لیکچر اٹاوہ مین مقبول عام ہوئے۔ آپکا ایک لیکچر اٹاوہ کے اسکول مین ہی کرایا گیا +

مُبارک۔ مُبارک۔ مُبارک

مُبارک!

۱۸۔ نومبر ۱۹۱۳ء حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے پانچوان فرزند نرینہ مرحمت فرمایا اللہ تعالیٰ صحت عافیت کے ساتھ عمر دراز عطاء فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

مُبارک! مُبارک!! مُبارک!!!

حضرت خواجہ صاحب کا تار ۱۷۔ نومبر ۱۳ء کو یہان پہونچا ہے جسمین یہ خوشخبری درج ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے اپنے اسلام کا اعلان کیا اللہ تعالیٰ لارڈ موصوف کو استقلال عطا کرے اور حضرت خواجہ صاحب کو جزائے خیر +

ایک نشان

وہ جو قادیان سے باہر رہتا ہے وہ جو دار الامان سے دُور ہے وہ جو احمدؑ کے گھر کی چار دیواری کے اندر یا اوس کے قریب نہین وہ اس راز سے بیخبر ہے وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہے جس کا علم خدا نما معبودون کے پاس رہنے اون کا قرب حاصل کرنے سے مُیسر آتا ہے۔ ہم نے خدا کے ایک فرستادہ کو دیکھا۔ ہم نے اوس کے ذریعہ سے صرف اوس کی زندگی مین بے نشان کا نشان پایا۔ بلکہ اُس کے فیض یافتہ اصحاب کی صحبت مین اوس کے کلام مین بھی خدا نمائی کی جھلک دیکھی۔ ہمارے موجودہ امام اور سب سے بڑے احمدی کا وجود اپنے آقا کے راستباز ہونے کی سب سے بڑی شہادت ہے اوس کی اولاد مرزا غلام احمد ماموریت اللہ ہونے کا نشان ہے۔ اس کی زندگی اس کی پیاری پیارے مہدی کے دعاوی وصداقت کی مصدق ہے آج ہم اپنے ناظرین کو وہ مژدہ جان فزا سُناتے ہین اُس نشان کا پتہ دیتے ہین جو دہریہ کو ساکت کرنے اور خدا کے منکر کو مبہوت کرنے کے لئے شہاب ثاقب ہے۔ یعنے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہان اللہ تعالیٰ نے ایک موعود بیٹا آج ۱۸۔ نومبر ۱۳ء کو عطا فرمایا۔ یہ موعود اس لئے زبردست نشان ہے کہ اس کی خبر اوس زمانہ مین دی گئی تہی۔ جب جماعت کے مخلصین کو قوت کی ظاہری حالت دیکھ کر بے چینی ہو رہی تہی۔ اور انسانی آنکھ و قیاس ہرگز یہ گمان نہ کر سکتے تہے کہ نور الدین کی زندگی کا آفتاب غروب ہونے سے رُک جائیگا بڑھاپا۔ گھوڑے سے گرنا دیر تک بیمار ہو کر سخت لاغر ہو جانا سخت مایوسی پیدا کر رہے تھے۔ اوس وقت حضور نے فرمایا۔ کہ مین نے دیکھا ہے کہ میری جیب مین کسی نے ایک روپیہ ڈالدیا اسکی تفہیم یہ ہے کہ ایک لڑکا ہو گا۔ عجیب بات ہے کہ بظاہر مجھے زیست کی اُمید نہین اور اس وقت قوائے رجولیت بھی موجود نہین اس خواب کے گواہ ماسٹر محمد دین چودہری غلام محمد اور ماسٹر عبد الرحیم وغیرہ ہین پس یہ نشان الٰہی جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام جماعت قابل مبارکباد ہین +

افریقہ سے ایک خط

ہمارے دوست ڈاکٹر محمد فضل کریم صاحب نے افریقہ سے کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

مخدومی و مکرمی برادرم جناب حضرت مولانا صاحب :-

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ میرے مولا۔ میرے ہادی ۔ میرے مرشد۔ میرے آقا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیار پاک سے آج مجھ گمنام کو ایک خط آیا۔ نہ خط بھی کسکا ۔ آقا کے حواری کا ۔ سبحان اللہ یہ گمنامی ہے تیری آج کام دیگئی ۔ نہ گمنام ہونا نہ تلاش کیا جاتا اور نہ عرض حال کی توفیق پاتا ۔ مجھ گم گشتہ کی تلاش کرنے والے محسن ۔ میں آپ کے ہر ایک فرمان کا مندرجہ ذیل جواب عرض کرتا ہوں :-

ملک ۔ میں اس ملک میں اپنی خواہش سے تین سال کیلئے تبدیل شدہ ملازمت پر آیا ہوں ایک سال گذر گیا دو باقی ہیں انشاء اللہ وہ بھی گذر جائینگے۔

سلسلہ حقہ کا فدائی ہوں ۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی سے یورپین اصحاب تک تبلیغ اسلامیہ کا بقیہ اٹھا نہیں رکھتا ہوں۔ خواہ انسر ہوں خواہ کوئی اور ۔ وہ سنیں یا نہ سنیں میں سنانا اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ اور خاصکر پادری صاحبان جو کہ اس ملک میں لشکر شیطان کیطرح پھیلے ہوئے ہیں اُن تک تو کچھ حرج اور خرچ کرکے بھی پہونچتا ہوں ۔ چنانچہ جب ہوں سے جلد ہوں تو بندہ کو مذہبی دیوانہ سمجھکر ایک صاحب نے طنزاً کہا تھا کہ اب تم افریقہ میں جاکر تبلیغ کرنا ۔ اس نے تو تمسخر کیا تھا ۔ لیکن میرے لئے یہ بات ترقی ایمان کا باعث تھی۔

ملامت سرمہ بازار عشق است ✤ ملامت صیقل زنگار عشق است

دنیا کی مصیبتوں نے درگاہ مولا تک حاضر ہونے کی فرصت نہ دی۔ ورنہ ارادہ مصمم تھا کہ یہاں آنیسے پہلے ضرور در اقدس تک ہو آتا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق ایزدی ۔ دو برس گذرنے کے بعد ضرور حاضر ہونگا ۔ اور آپ کی دعاؤں سے یہ دو سال جلد ہی گذر جاویں گے ۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و سید محمد حسین صاحب اس خاکسار کو جانتے ہیں پیغام مسیح پہونچانے کے بارے میں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں ایک سعید روح نے اس کو قبول بھی کیا ہے ۔ انکا نام نامی ڈاکٹر عبدالکریم احمدی ہے ۔ انکی بیعت کا خط پچھلی ڈاک میں بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح پہونچا چکا ہوں ۔ اور انکی اخبارات کا چندہ وغیرہ بھی ارسال خدمت ہے ۔ بہر صورت اس ہفتہ خاکسار کے ایک خط اپنی اخباروں وغیرہ کے لئے اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کے لئے آپکی خدمت میں لکھا تھا ۔ کہ اتنے میں آپکا سرفرازنامہ بھی آگیا ۔

بعد از ہزار حرماں دانی چہ ذوق دارد
ابرے کہ در بیاباں بر تشنۂ ببارد ۔

حضرت خواجہ صاحب جو کچھ کہ ولایت میں کر رہے ہیں۔ اس کا اجر صرف درگاہ رب العزت سے ہی مترتب ہو سکتا ہے۔ بندہ نے آپکے بدر کے کالموں میں اور ان کے اپنے پرچہ میں مدد کا حکم پاکر علاوہ غریبانہ مالی مدد کے بھی عرض کر بھیجا ہے کہ اگر ایسے حالات ہوں کہ اپنے گذارہ پر ولایت میں بسر کر سکوں تو حاضر ہونا سعادتمندی سمجھوں گا ۔ منتظر ہوں کہ کیا حکم صادر فرماتے ہیں

اس ملک کے حالات :- باشندے وحشی ۔ تن کی عریانی ان کے تمدن کی حد ہے ۔ شراب نوشی اور شراب سازی میں یورپ کے بھی کان کاٹے ہیں ۔ جس چیز کو پاتے ہیں ۔ اس کا خمیر اٹھا کر شراب بنا لیتے ہیں اور یہ دن رات کی خوراک ہے ۔ دجال نے بھی مسیح ناصری کی آڑ میں جا بجا ہر پانچ سات میل کے اندر اندر مشن بنا رکھے ہیں یہ فرقہ ہر ایک ملک سے ۔ امریکہ ۔ انگلینڈ ۔ بلجیم ۔ اٹلی ۔ جرمنی ۔ فرانس ۔ آسٹریا ۔ سوئٹزرلینڈ ۔ ہالینڈ ۔ غرضکہ ہر جگہ سے مشنری گروہ بنکر یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ شراب و زناکاری کی تو فریقین میں ہی کوئی کسر نہیں ۔ البتہ خوک خوری جس سے کہ یہ وحشی متنفر ہیں ۔ دجال کے سایہ میں آکر وہ بھی سیکھ جاتے ہیں ۔ لہذا اخبیث باطن ہوکر یورپ کی تہذیب کا مکمل نمونہ بنجاتے ہیں ۔ اہل یورپ مختلف ممالک سے یہاں آکر آباد ہو رہے ہیں ۔ یہ مزدوری پیشہ وحشی جن کو کہ مختلف طور سے تنگ کرکے مزدوری کرنے پر مجبور کیا گیا ہے بہت کم مزدوری پر یورپین لوگوں کے ہاں مزدوری کرتے ہیں ۔ ساؤتھ افریقہ سے بھی اکثر نوآبادگار آ رہے ہیں اور اُن کے آنے سے یہ برکت مزید براں ہوئی ہے کہ بیچارے ہندوستانیوں سے نفرت کی سبیل عمدہ طور سے کشادہ ہو گئی ہے ۔ یہانتک کہ ان وحشیوں کو بھی ہندوستانیوں سے ہی بدسلوکی کا سبق سکھایا جاتا ہے ۔ اور یہ دجال ہندوستانیوں پر مسیح وقت کی نافرمانبرداری سے ہے کہ اُن پر خدا کی زمین تنگ ہو رہی ہے اور گرگ صفت عیسائی جیسے بھی اپنے کئے کی سزا پائینگے جبکہ مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوگی ۔ کہ " عیسائی دنیا میں ایک ایسی وبا آئیگی جو ان کو ہلاک کر جائیگی ۔ وغیرہ وغیرہ " یہ وحشی جب ننگے پھرتے ہیں تو مہذب یورپین عورتیں اور مرد خاص طور پر مسرور ہوتے ہیں ۔ اور تصویریں اتارتے ہیں ۔ نمونہ کے لئے ایک تصویر بھی ارسال خدمت ہے ۔

اس ملک میں وعظ کی تجویز کے نہ ہی تو بندہ مطابق ہے اور نہ مخالف ۔ خاص طور پر مطابق اس واسطے نہیں ہے کہ لوگ یہاں عام طور پر جاہل ہیں ۔ اور محکوم ہونیکی وجہ سے دل مردہ ہیں ۔ زنجبار کا حال خاص بھی معلوم نہیں کہ وہاں کیا کیفیت ہے لہذا یورپ اور امریکہ کے وفد کا خاص طور پر خواہاں و مداح ہوں ۔ لیکن مخالف اس واسطے نہیں ہوں کہ احکم الحاکمین نہیں معلوم کن باتوں میں راضی ہے عیس ؑ تو تلی یادگار ہے ۔ لہذا یہ امر محض حضور کے فرمان پر مبنی ہے ۔ بجائے تاور بخالف صاحب امید ہے کہ ھل بینۃ المسیح میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اس امر کے لئے حاضر ہوئے ہونگے۔

Temperance Club انگریزی اس ملک میں بھی ہیں وہ لوگ اکثر صاف باطن ہیں اور اسلام کے نزدیک ۔ چنانچہ ایک صاحب نے حضرت رسول کریم کی سوانحعمری انگریزی میں مانگی ہے ۔ یہاں پر ملنا محال ہے

پورا پتہ لکھیں

احباب کو چاہیئے ۔ کہ خط و کتابت کے وقت اپنے ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں ۔ اور نمبر بھی لکھا کریں ۔ بعض احباب صرف نمبر لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے کیونکہ پھر چٹوں میں سے تلاش کرنا پڑتا ہے ۔ اور بعض صرف نام لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے ۔ کیونکہ پھر کلیدوں کی امداد سے نمبر تلاش کرنا پڑتا ہے ۔ اس طرح وقت بہت ضائع ہوتا ہے اور خطوں کی تعمیل میں التواء ہو جاتا ہے ۔

فصل الخطاب :- اگرچہ کئی ایک اخباروں میں یہ عاجز شائع کر چکا ہے کہ ۵۰۰ سو درخواست آنے پر اس کے چھاپنے کا انتظام کر دیا جائیگا لیکن اب چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المہدی نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قیمتی وقت سے کچھ حصہ اسکی تصحیح و ترمیم میں خرچ کرنا شروع کر دیا ہے اور ملکہ کچھ حصہ کتاب حضور نے تصحیح فرماکر اس عاجز کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کتاب بہت اصلاح طلب ہے غرضکہ ایک سو درخواست ہونے پر میں حضرت کی خدمت میں بمشورہ اور دعا کی خاطر حاضر خدمت ہوا ۔ آپنے زبان مبارک سے فرمایا دو سو درخواست پر کام شروع کر دو ۔ پھر آپنے مکرر فرمایا ہماری طرف سے پھر لکھو کہ دو سو درخواست آجانے پر کام شروع کیا جاویگا ۔ چنانچہ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ دو سو کی تعداد پوری ہونے پر انشاء اللہ کام شروع ہوگا ۔ درخواستیں بنام محمد یمین احمدی تاجر کتب قادیان شریف بھیجیں ۔

مشکل ہیں۔ ہاں ایک اور دقت ہے۔ بعض حالات ہیں جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں جنکے ماتحت ضروری ہے کہ ہمارا اپنا کوئی باورچی ہو اور مسلمان ہو۔ اور ہندوستان کا ہو۔ یہ ضرورت لنڈن میں نہ تھی۔ جس قدر یہاں آکر محسوس ہوئی ہے۔ میں نے تو چاہا کہ یہاں ایڈیٹری سے لیکر خود قلیوں کی طرح بلند سے اُٹھا کر جاتا رہا ہوں۔ وہاں باورچی بھی بنجاؤں۔ چنانچہ یہاں آکر پہلے ہفتہ عشرہ میں ہم مل جل کر باورچی کا کام بھی کرتے رہے ہیں لیکن پھر دوسرے کاموں میں سخت ہرج ہوتا ہے۔ یہ دو کنگ بدقسمتی سے فرقہ پروٹسٹنٹ کی بستی ہے۔ جن کو اسلام سے خاص عناد ہے نہ معلوم کیا مصلحت ربّی ہے کہ خدا نے ہمارا مقام یہاں پسند کیا۔ شاید قادیان کا انار کلی بٹالہ کے قریب میں ہونا اس کو حل کر سکے۔ بہر حال خوم احتیاط اس امر کی مقتضی ہے کہ ہمارا اپنا باورچی ہو۔ موجودہ کو نے پہلے ہفتہ کا نوٹس دیدیا ہے۔ اگر کوئی وہاں سے اپنے خرچ پر آسکے تو یہاں اُسے تیس روپیہ ماہوار اور روٹی مل سکتی ہے۔ اور اگر یہ کام خدا کی خدمت ہے تو پھر اجر جزیل کا بھی وہ مستحق ہے۔ (کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

دوسرا خط

میں نے کسی پہلے خط میں عرض کیا تھا کہ میں عنقریب ایک اپیل لکھنے والا ہوں۔

مشکل یہ ہے کہ سال کا خاتمہ ہے اور جنوری کو دوسرا سال شروع ہوگا۔ اور دراصل کام اب شروع ہوا ہے۔ اب مغربی علمی دنیا کی توجہ اس طرف ہوئی ہے۔ اور اس سرد مزاج اور لاپرواہ قوم میں اب احساس ہوا ہے۔ کہ اسلام بھی کوئی قابل توجہ کے قابل ہے۔ بہت خفیف سی جنبش ہونے لگی ہے۔ بڑا خوشی کا مقام دراصل اور ہے۔ اس وقت مراکو، جاوا اور سنگاپور میں ترتیب قریب بذریعہ خط وکتابت یہ امر فیصل ہو گیا ہے۔ کہ اسلامک ریویو کا ماہوار ترجمہ ان ممالک کی اپنی اپنی زبان میں شایع ہو جیسے کا سنگاپور اور جزیرہ۔ مراکو والے کہتے ہیں کہ وہ عربی یا فرانسیسی دونوں میں ایک زبان میں شایع کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ابھی جواب نہیں لکھا۔ خیال کرتا ہوں کہ فرانسیسی میں ہی ہو تو بہتر ہے کیونکہ یہ زبان اس وقت ٹیونس اور مراکش میں بولی جاتی ہے۔ اور کل یورپ کی قریب قریب یہی زبان ہے۔ عربی رسالہ کا انتظام لنڈن سے ہو تو بہتر ہے کیونکہ عرب شام۔ مصر۔ اور سواحل کی یہی زبان ہے وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ جیسے منشاء پاک خداوندی ہوگی وہ ہو رہے گا۔ بہر حال ان تین ممالک کا معاملہ قریب قریب طے شدہ ہے۔ جاپان سے بالواسطہ خط وکتابت جاری ہے کہ وہاں بھی یہ رسالہ نکلے۔

خدا تعالیٰ نے خود بخود یہ تحریک وہاں قلوب میں ڈالدی ہے۔ یہ لوگ مجھ سے اجازت مانگتے تھے۔ میں نے دیدی ہے ہاں خیال یہ آتا ہے کہ جب نئے سال سے یہ رسالہ گویا چار زبانوں میں نکلکر بہت سے مشرقی حصہ کو زیر اثر اسلام لاویگا ایسی صورت میں خدا نہ کرے کہ مالی مشکلات اسکی روک کا موجب ہوں۔ انتظام تو خالق الاسباب کے ہاتھ میں ہے۔ بطور پتہ اسباب میں نے ایک چھٹی شایع کی ہے جو یہاں سے ٹائپ میں چھپوائی ہے۔ اس میں ترجمہ قرآن کے انطباع کے متعلق میں نے کل اہل اسلام سے استمداد کی ہے۔

لارڈ موصوف کا خط ابھی ملا ہے۔ جو اس نے میری مختصر سی تفسیر سورۃ فاتحہ کو پڑھکر لکھا ہے۔ یہ تفسیر میں نے ڈاکٹر اڈورڈ کارپنٹر۔ ڈی ڈی پرنسپل مانچسٹر کالج آکسفورڈ کی استدعا پر لکھی ہے جو اسلامک ریویو ماہ اکتوبر میں چھپ گئی ہے۔ لارڈ موصوف نے خط لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسیح کی دعا کو اس دعا سے کوئی نسبت نہیں۔ اور اس سے بہتر انسان کے پاس کوئی الفاظ اپنے مطالب اور الٰہی فیض کو جذب کرنے کے لئے ماسوا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

کے نہیں ہو سکتے۔

سویڈن کی لڑکی مس ہنگ۔ اس کی چٹھی ابھی آئی ہے۔ حیرت ہے یا اب میں کیا لکھوں! اس کو سخت خلجان پیدا ہو گیا ہے۔ میرا سوال لکھتی ہے حرکات ذوجی مجسمہ مذہب مادری ایک طرف۔ میلان طبع اس طرف۔ اس نے صاف لکھدیا کہ اگر آئندہ آخری زندگی میں مسلم کے ساتھ لکھے رہ سکتی ہوں تو اس کے سپرد یقین ہو جاوے۔ تو پھر میں یہاں ہی اکیلی رہ سکتی ہوں۔ اس نے صاف لکھ دیا ہے کہ تمہاری تحریروں نے میرے اطمینان قلب (متعلق عیسویت) کو ضایع کر دیا ہے۔ اور سخت خلجان میں ہوں۔ خدا تعالیٰ فضل کرے۔ دراصل نفس امارہ سے نکلکر اس وقت نفس لوامہ کی ابتدائی منازل میں ہے دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔

چوہدری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انکو کچھ آرام ہے لیکن میرا ارادہ نہیں کہ وہ کام شروع کریں۔ آج لنڈن سے کوئی پندرہ بیس دوست بغرض نماز جمعہ آنے والے ہیں۔ (خواجہ کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

تیسرا خط

حضرت قبلہ پیر جوان ہمت میر صاحب سلمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ہمت میں برکت ڈالے۔ اور آپ کا نمونہ دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو۔ واقعی ضرورت ہے۔ کہ قرآن کا اردو ترجمہ حضرت اقدس کی زندگی میں شایع ہو جاوے اور ہمارے اہتمام سے شایع ہو کیا ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ انگریزی ترجمہ بھی شایع ہو۔ دراصل اردو ترجمہ انگریزی کے ساتھ ہی ہو جاویگا۔ اور یہ دونوں کام یکساں مولانا محمد علی کر سکتے ہیں یہ جماعت پر اور آپ پر روشن ہے۔ کہ اس انگریزی ترجمہ کے لئے قوم کا بہت سا قیمتی وقت اور روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور اب قریباً تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اور یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا۔ کہ اب چھپوائی کے لئے یہ کل کام کھٹائی میں پڑا ہے۔ میں ہی جانتا ہوں کہ انگریزی ترجمہ اور اردو ترجمہ اس وقت کسقدر ضروری ہے۔ مجھے ہر ماہ رسالہ میں بہت سی آیات کی تشریح اور ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ کسقدر مروجہ تراجم انگریزی غلط اور بعض وقت گمراہی کا موجب ہو رہے ہیں۔ میں پچھلے کسی خط میں جو حضرت والا کے نام تھا۔ عرض کیا تھا۔ کہ پیرس میں جب میں نے بعض امور متعلقہ اسلام پیش کئے۔ حالانکہ وہ آیات قرآنی کے لفظی ترجمہ پر مبنی تھے۔ لیکن بعض سننے والوں نے بھی کہا کہ ہم نے تو قرآن میں ایسی ارفع تعلیم نہیں پائی۔ اسکی وجہ صرف یہی کہ انگریزی ترجمہ مروجہ درست نہیں۔ ایک تبلیغ اور اشاعت کے سامان ایک طرف اور کلام الٰہی کا صحیح انگریزی ترجمہ کسقدر ضروری کے ساتھ ایک طرف۔

خدا تعالیٰ آپ کی کوشش اور سعی کو بابرکت کرے آپ انگریزی اور اردو دونوں تراجم کے لئے بغرض چندہ گھر سے نکلیں اور ایک ہی فنڈ قائم کریں [illegible] ضرورت نہیں۔ ہم سب ایک ہی ہیں۔ اور ہم سب کا کام اور غرض ایک ہی ہے۔ آپ یقین رکھیں اللہ تعالیٰ [illegible] سرسبز کریگا اور یہ گویا ایک اور کام آپکے ہاتھ سے [illegible] رہے گا۔

اردو ترجمہ تو [illegible] انہوں ہاتھ میں جاوے گا۔ آپ

دس ہزار کاپی اردو ترجمہ کی چھاپ دیں۔ وہ اپنا خرچ بھی نکال دیگا اور انگریزی ترجمہ اس کے ساتھ ہو جاویگا۔ میں نے اگرچہ کل اہل اسلام کو اس نیک کام میں ہمارے ساتھ شریک ہونے کیلئے صدائے عام دی ہے۔ لیکن یہ کام دراصل ہمارا ہے جو پیدا اور اہل اسلام سے شریک ہوگا وہ خدا سے اجریاب ہوگا۔ والا ہم نے تو آخر یہ کرنا ہی ہے۔

یہ وہ کام ہے جس سے مسیح الموعود کی روح پرفتوح جنت میں خوشیاں منائیگی۔ جس لارڈ موصوف کی خوشخبری آپ سن چکے ہیں وہ اس دن کا منتظر ہے جب ہمارا انگریزی ترجمہ شدہ قرآن اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ ہر روز کو پڑھتا ہے اور سیل سے بیزار ہے۔ اور ہر ملاقات پر ہمارے ترجمہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ بہرحال آپ میری اس عرض پر توجہ فرماویں۔ میرے ذمہ آپ کا حساب ایکسال کا ہے۔ آپ خود ہی حساب لگالیں وہ کس قدر فی ملاقات ؏ کے حساب سے ہو سکتا ہے اگر میں لاہور میں ہوتا بہرحال یہ تو آپ کو کاہے کو یاد رہا ہوگا۔ اور نہ میں لاہور میں ہوں اگر آپ یہ کام شروع فرماویں تو سب سے پہلا میری طرف سے حضور کی خدمت میں نذر ساٹھ روپیہ (۶۰) ہے۔ جو آپ کو اگلے ماہ حضرت شیخ صاحب قبلہ کی معرفت ملجاویگی۔ والسلام۔ ہاں وہ قرآنی جنتری کے عار روپیہ آپ کے ذمے ہیں۔ وہ دلوا دیئے۔

(خواجہ کمال الدین۔ از مسجد فضل ووکنگ انگلستان ۱۰۔ اکتوبر)

خلاصہ تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب در گوجرانوالہ

فرمایا:۔ لیکچر شہرت و ناموری کے لئے۔ اپنے خیالات پھیلانے کے لئے یا ان کی تائید میں ہوتے ہیں۔ لیکن میری نیت صرف یہ ہے کہ ہم کو صراط مستقیم حاصل ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف اولیاء پر فضیلت رکھتے تھے بلکہ تمام انبیاء پر بھی فضیلت رکھتے تھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جو کبھی نہیں بدلتا۔ تمام انبیاء نے اسکی تعلیم پھیلائی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کا جوش اور اس کے لئے تڑپ سب سے بڑھ کر تھی۔ اس وقت تک بھی دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جو شرک سے اس قدر متنفر اور بیزار ہو۔ جیسا کہ دین اسلام۔ آنحضرت نے ہر موقعہ پر توحید کے واسطے وہ غیرت دکھلائی۔ جسکا نمونہ تاریخ عالم میں نہیں۔ آنحضرت نے نہ صرف اپنی زندگی میں توحید کو قایم کیا بلکہ اپنے بعد کے واسطے بھی صحابہ کو ایسی تاکید کی کہ سب قومیں گمراہ ہو کر اپنی نبی اور لیڈر کی پرستش شروع کر دیتی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی اس شرک سے بچی رہی۔ اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ عزت دی ہے کہ جہاں خدا کی توحید کا کلمہ تھا وہاں ساتھ ہی آنحضرت کی رسالت کا کلمہ بھی اس کا جزو ہوا کیونکہ جسطرح خدا اکیلا ہے اور اس جیسا نہیں ایسا ہی اب اس جیسا رسول بھی قیامت تک نہیں۔ یہ کلمہ شہادت بھی شرک کو مٹانے والا ہے غیر احمدیوں اور احمدیوں میں کچھ اختلاف ہے۔ مگر ہم کسی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ ہم جانتے ہیں کہ غیر احمدی اپنے عقیدے پر اس واسطے قایم ہے کہ ان کے خیال میں اس طرح آنحضرت کی عزت قایم ہوتی ہے اور یہی نیت ہماری ہے۔ اختلاف یہ ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی آنے والا ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ آگیا ہے یا نہیں؟۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت نے جو پودہ لگایا اس کو پانی دینے والے اور اسکی حفاظت کرنیوالے ہونے چاہئیں یا نہیں؟ یہ حفاظت دو قسم کی ہے ایک قرآن کے الفاظ کی اور دوسرا اس کے معانی کی اور اس پر عملدرآمد کی۔ سو پہلی ہزاروں حافظوں کے سینوں میں موجود ہے۔ اور دوسری حفاظت ان استادوں کے ذریعہ سے ہوئی جو منجانب اللہ ہمیشہ آتے رہے اور ان کا منجانب اللہ آنا اس واسطے ضروری ہے کہ وہ یقین کامل جس سے ہم کسی کتاب کی متابعت کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو خود اس کتاب کے ذریعہ سے اس درجہ پر پہونچ چکا ہو کہ خدا نے اسے ہی نشانات سماوی عطا ہوں۔ اب رہا یہ امر کہ وہ آنے والا کن لوگوں میں سے ہو مسلمانوں میں یا غیر مسلمانوں میں سے بلحاظ واقعات تو مسیح ناصری کی وفات ثابت ہے۔ ہم یہ دیکھیں گے کہ آیا مسیح ناصری کے آنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے یا ہتک؟۔ کیا اپنی امت کی خرابی کے وقت آنحضرت کی غیرت گوارا کرے گی کہ بجائے اپنی امت کے کسی سپہ سالار کو تعین کرنے کے کسی دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلائے کہ وہ باہر سے آکر آپ کی امت کی اصلاح کرے۔ اس امت کی اصلاح کے واسطے باہر سے کسی کو بلانے میں آنحضرت کی حضرت کی ہتک ہے بلکہ خدا کی بھی ہتک ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ پہلے زمانہ کے لوگوں کی اصلاح کے واسطے ایک نیا نبی پیدا کرے۔ اور اس واسطے ایک پہلے نبی کو سنبھال کر رکھنا پڑا تاکہ وقت ضرورت کام آوے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ بعض نبی ایسے تھے۔ جنہوں نے توریت کی شریعت کے مطابق حکم کیا۔ آنے والا ضرورت کے وقت آیا کرتا ہے۔ سو مسلمان خود اپنے گھروں میں اندر اور باہر دیکھیں کہ کیا اہل اسلام میں اسلام قایم رہ گیا ہے۔ چوری ٹھگی کھانیوالے نماز نہ پڑھنے والے۔ روزے نہ رکھنے والے۔ حج کو نہ ماننے والے سب مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ میں نے ایسے مسلمان دیکھے جو خدا تک کے منکر ہیں۔ لیکن مسلمان کہلاتے ہیں سو ضرورت تو ظاہر ہے۔ اب آنیوالے کو دیکھو کہ اس کے آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر عزت ہوئی ہے تو اُسے تسلیم کرو۔ اس کے دل میں قرآن شریف اور رسول کریم کی وہ عزت تھی کہ اس کے بالمقابل کسی چیز کی پرواہ نہ تھی۔ فرمایا:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

جو عشق و محبت حضرت مرزا صاحب کے دل میں تھی اسکا نمونہ کسی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔ اگر وہ اسلام کا فدائی نہ تھا تو یہ عشق اس کے دل میں کہاں سے آگیا۔ اس کا سا تقویٰ طہارت محبت قرآنی و محبت رسول کسی اور میں دکھاؤ تو ہم اسی کو مان لیں گے مگر اور تو کوئی نظر نہیں آتا۔ مطابق حدیث اس صدی کے سر کا مجدد۔ اگر یہ نہیں؟ تو دکھا دے کہ وہ کہاں ہے ورنہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی غلط ماننی پڑیگی۔

الہامی شہادت

یعنی

ارشاد الٰہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

خاکسار ذرہ بمقدار اپنے پیارے بھائیوں کی خدمت والا میں عرض پرداز ہے۔ کہ سب صاحبان کو اس بات کا علم ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری۔ اور قاضی یار محمد صاحب اور میاں محمد بخش وغیرہ صاحبان سب کے سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو حضرت مسیح موعود کا منجانب اللہ خلیفہ و جانشین یقین نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ اول اور جانشین خیال کرتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے آپ بزعم خود مسیح موعود کا بیٹا ثابت کر چکے ہیں سلاوہ اپنی اپنی خلافت منوانے پر حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ ان سب مدعیان خلافت کی نسبت اس پیارے مولا کریم نے اس عاجز کو بذریعہ الہام مطلع فرمایا ہے۔ اور یہ عاجز اپنے مولا کریم سے اطلاع پاکر اس کے ارشاد عالی کی تعمیل کے لئے فرمان الٰہی کو شائع کرتا ہے

فرمایا :- مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ اِتْمَامَهُمْ بَعْدِیْ - ۱۷- اکتوبر ۱۹۱۲ء بتفہیم یعنی ان مدعیان خلافت (عبداللہ تیماپوری قاضی یار محمد وغیرہ) کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے خلافت کے انعام کا کوئی وعدہ نہیں دیا بلکہ سب یونہی اپنے آپ انکلیں چلاتے ہیں - اور پھر اس عاجز کی طرف خطاب کرکے فرمایا :- وَ اِذَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مِنْ لَّدُنَّا قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اِفْكٌ نِ افْتَرَاهُ وَمَا نَحْنُ بِكٰذِبِيْنَ ٭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ اور جب تجھے ہمارے طرف سے اس بات کا علم پہونچا تو کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹ اس نے خود بنا لیا ہے - ہم حق کے مکذب نہیں ہیں - بلکہ بات یہی ہے (تو اس کے جواب کیلئے فرمایا) کہو اگر تم سچے ہو تو اپنی اپنی سچائی کے خدا تعالیٰ کی طرف سے دلایل لاؤ - کہ یہ افتراء ہے - اور پھر اس پیارے مولا کریم نے قاضی یار محمد صاحب کی نسبت فرمایا :- یار محمد آپ کو

(۱) پست ہستی لاف استعلا مزن
در گلیم خویش بیرون پا مزن

(۲) تو نہ کردی فکر بر خود اے کیا
جامۂ دونان نیست شیرین اے کیا

(یعنے) تو ایک زمینی آدمی ہے - بلندی یعنی آسمانی ہونیکی لاف نہ مار - اور اپنی وسعت سے باہر نہ چل - تیری ہستی ہی کیا ہے - اور تو نے اپنے آپ پر غور نہیں کیا - کہ پست ہمتوں سے سرکشی نہیں ہو سکتی -

(۳) ہست او بحر العلوم اے مردمان
چاک کردہ صد گریبان صد میان

(۴) صد ہزاراں ہم چو تو بر آستانش
گر بمیرند روا باشد زجانش

۳ اے لوگو وہ (خلیفۃ المسیح) تو الٰہی علموں کا سمندر ہے جو خدمت اسلام میں اپنی جان کے سینے کے سینکڑوں گریبان چاک کر چکا ہے ۔

۴ اگر تیرے جیسے لاکھوں اس کے آستانہ پر غلامی میں مر جائیں یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی قربان کر دیں تو یہ بات اس کے لئے عین شایاں اور مناسب ہے -

(۵) زندہ گرداند ورا از وحی حق
زندہ گر ہستی بگیرش این سبق

(۶) کاش جانت میل عرفاں داشتے
کاش سعیت تخم حق را کاشتے

(۵) خدا تعالیٰ نے انہیں آن آن میں اپنی وحی سے زندہ کرتا ہے اگر تجھ میں زندگی ہے تو اس سے ابدی زندگی کی وصولی کا سبق حاصل کر ۔

(۶) کاش تیری جان عرفان الٰہی کی خواستگار ہوتی اور کاش تیری کوشش صدق کا بیج بوتی ۔

(۷) زندہ گشتی در دم از نور الدین
حل عقدت سے شدی راہ یقین

(۸) ہم برایمانت شدی مہر ثبوت
تا بگرداند ترا حی لا یموت

۷ تو تو دین کے نور یعنی نور الدین (خلیفۃ المسیح) سے ایک آن میں زندہ ہو جاتا - اور تیرے یقین کے راہ کے سب عقدے حل ہو جاتے ۔

۸ نیز تیرے ایمان کے اثبات پر خدائی مہر ہو جاتی تا تجھ کو وہ ہمیشہ زندہ خدا ابدی زندگی عطا فرماتا ۔

(۹) زندگی خواہی بیا در پاش باش
وازلیا متہائے دنیا خاش باش

(۱۰) تا نگردی سوئے حق گردی اسیر
چشم بکشاء بر رو بدر منیر

۹ اگر تو بھی زندگی چاہتا ہے تو دنیا کی ملامتوں سے الگ ہو کے اسکی غلامی اختیار کر ۔

۱۰ جب تو سچائی کی طرف نہیں لوٹے گا اپنی ہوا و حرص میں قید رہیگا - اس چودھویں کے چاند کے دیکھنے کے لئے دل کی آنکھیں کھول ۔

(۱۱) ہست او آلائے حق را کافرے
آنکہ از حکمش سے پیچید سرے

(۱۲) حکم او را حکم حق دان اے دنی
ہست از حکم خدا نزخود روی

۱۱ جو کوئی اس کے حکم سے انکار کرے وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا نا قدر دان ہے -

۱۲ اے پست خیال اس کے حکم کو خدا کا حکم سمجھ کیونکہ اس کا حکم خدای حکم سے ہے اپنی منشا سے ہرگز نہیں ۔

(۱۳) نور آلات خدا بر تافتی
پیش کن وز آنچہ نعمت یافتی

(۱۴) حق ترا داد است فہم و عقل ہم
تا نہ گردی از صراط راست گم

۱۳ تو نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے منہ پھیرا - اور پھر اس انکار کی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نعمت تو نے حاصل کی وہ پیش کر ۔

۱۴ خدا تعالیٰ نے تجھے سمجھ اور عقل دے رکھی ہے تا تو سیدھی راہ سے بہک نہ جائے ۔

(۱۵) خود ز فرمان مسیح بر تافتی
در کلامش نور دینت یافتی

(۱۶) منتخب گرداندش اورا خدا
آنکہ سازد آفتاب ذرہ را

۱۵ باوجود اس عقل اور ہوش کے تو آپ ہی مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان سے پھر گیا - حالانکہ تو اس کے کلام سے اپنے دین کے نور (نور الدین خلیفۃ المسیح) کو تو پا ہی چکا جیسے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے ۔

۱۶ اس خدا تعالیٰ قادر و توانا نے اُسے منتخب کیا ہے جو کہ جس پر مہربانی فرماتا ہے تو ایک ذرے جیسے کو سورج بنا دیتا ہے ۔

عاجز اپنے مولا کریم سے الہاماً اطلاع اور حکم پاکر عرض کرتا ہے کہ عاجز کے آقا و مولا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الخلفاء کے بعد سچا منجانب اللہ جانشین ہیں -

اس عاجز نے ۱۹۱۲ء کے سالانہ قادیان میں اسی ارشاد کی تعمیل میں کئی ایک تقریریں کی تھیں جو بعدہٗ اخبار الحکم ۲۸ ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں بعنوان تبلیغ شایع ہوئی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین ہونے پر خدا تعالیٰ کی طرف کی بہت سے الہامات مندرج ہیں - اس لئے نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسے دوبارہ ہدیہ ناظرین کیا جاوے - تاکہ خدا تعالیٰ اُسے اپنی مخلوق کے لئے سعادت دارین اور اپنے تقرب کا موجب بنا دے - آمین - اور وہ یہ ہے :-

تبلیغ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین ٭ الرحمٰن الرحیم ٭ ملک یوم الدین ٭ ایاک نعبد و ایاک نستعین ٭ اھدنا الصراط المستقیم ٭ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین - آمین ؛
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد ٭

اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

عاجز اپنی عرضداشت کو اچھے پیرایہ میں دلچسپ بناکر پیش کرنے سے معذور ہے۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
ہر چہ استادِ ازل گفت بگو می گویم

عاجز اپنے پیارے مولا کریم سے اطلاع پاکر نہ صرف اطلاع بلکہ حکم پاکر اپنے فرض منصبی یعنے تعمیل ارشاد الہی کے کسی کم سے کم حصہ کی ادائیگی کے لئے اپنے پیارے عنایت فرمایاں کی خدمت میں ادب سے عرض کرتا ہے اور ان احکام میں سے ایک بلفظہٖ یہ ہے:۔

قل انی ارسلت من اللہ ذی المعارج وابلغکم رسٰلٰت ربی وانی اعبد من المسلمین وانی لکم من خیر الناصحین۔

کہ میں واقعی احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ ذوالمعارج اور بلند درجات والے کیطرف سے پیغام آپ کے پاس پہونچاتا ہوں۔ اور اس کے فرمانبرداروں میں سے بہت بڑھ چڑھ کر عبادت کرنیوالا یعنے اپنی عبدیت کا (جیسے کہ ہیچ در ہیچ (ہیچ در ہیچ) اقرار کرنے والا ہوں۔ اور واقعی آپ کے لئے بہتر خیر خواہوں میں سے ہوں۔ یہ عاجز براہ راست اپنے پیارے مولا کریم سے انی انا اللہ کا فرمان سن کر گواہی دیتا اور پیش کرتا ہے کہ اس زمین و آسمان چاند و سورج اور ذرہ ذرہ غرض ساری کائنات کا مالک ہی ایک ہی اللہ ہے۔ جو اپنی ہستی کے ثبوت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے اور انسانوں کو اپنی ذات کے عرفان اور اپنی رضا کا انعام عطا فرمانیکے لئے انبیاء کو درمیانی واسطہ بناتا رہا ہے اور اب اس نے اس انعام کے عطا فرمانے کے لئے کل دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کا نعل لا اعطی دائما ابداً غبار مجذ ودفداہ) کو ممتاز کر رکھا ہے جسکی نسبت فرمایا قل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت فرمایا اتیناہ حکماً و علماً واتیناہ من لدنا علماً۔ پھر فرمایا غلام محمد غلام محمد۔

ازاں جملہ یک بر غلام محمد" یعنی بر مسیح صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اس وقت سارے جہان کے لوگوں سے بہتر ہے پھر فرمایا۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت

پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت فرمایا:۔

اتیناہ حکماً و علماً واتیناہ من لدنا علماً۔ پھر فرمایا:۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ اور پھر فرمایا یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ یعنے یہ خلیفۃ المسیح لوگوں کو خدا تعالیٰ کے نور کے ظلمات سے نکالکر اس کے قرب کے نور کیطرف لیجاتا ہے۔

پھر اپنے پاک حکمنامہ قرآن مجید کی نسبت فرمایا:۔

ہست قرآن آفتاب از الہ ۔ کو فتابے می کند ہم ذرہ را

پھر فرمایا۔ کہ من از یار آمدم تا خلق را ایں راہ بنمایم۔ وہ راہ یہ ہے:۔

کہ اب اس ساری دنیا کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے واسطہ کے بغیر خدا تعالیٰ کے ملنے کے لئے اور کوئی طریق ہے ہی نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک اس دار فانی سے اور انبیاء کی طرح رخصت ہو چکا ہے۔ پر اس پیارے مولا کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے ذریعہ سے یہ انعام عطا فرمانیکی راہ کھول رکھی ہے کہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین کے اتباع کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے وسیلہ سے خدا تعالیٰ کے رضا کا انعام حاصل کریں۔ وہ اس طرح سے ہے کہ ہم سب لوگ اپنی ساری ساری فانی خواہشیں فانی ارادے فانی اسباب فانی جان و مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور جانشین موجودہ امام کی غلامی میں رضا الہی کے ماتحتی پر قربان کرکے امام (حضرت خلیفۃ المسیح) کی رضا کو اپنی رضا اور امام کے ارادے کو اپنا ارادہ یقین کرنے کے ذریعہ سے رضا الہی کو اپنی رضا یقین کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہیں

اوّل جن کا اپنا ارادہ ہے ہی نہیں اور وہ رضاء الہی کے ماتحت اپنے آقا و مولا امام کے ارادے کو ہی اپنا ارادہ یقین کرتے ہیں

(۲) دوم وہ جو اپنا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ پر اپنے ارادے کو لوٹ کرکے خدا تعالےٰ کے ارادوں کو اس کی ماتحتی میں ظل سچائی لینے وقت کے امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) تیسرے وہ جو اپنے ارادوں کو چھوڑ ہی نہیں سکتے اور اپنی ہوا و ہوس ہی گرفتار ہیں۔ پر یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہم اپنے فانی ارادوں کو چھوڑ کر رضاء الہی کے ماتحت اپنے آقا و امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ یقین کریں۔ پر ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو پھر وہ اپنی ہوا و ہوس کے فانی ارادوں کو ایسے ہی پیش ہو جاویں کہ ہم اپنی شامت اعمال کے جہنم سے خود نکل نہیں سکتے۔ لہذا حضور خود ہی دعا فرماویں۔ اور اپنے رحمت الہی مجسم ہونیکی حیثیت سے قبولیت مجسم سفارشی دعا کرکے ہمیں ہماری خواہشوں کے دوزخ سے نجات دلواکر۔ کایا پلٹوا کر اپنی رضا کے ماتحت (جو در اصل رضاء الہی مجسم ہے) قبول فرماویں اور یہ الفاظ "لہٰذا حضور خود ہی دعا فرماویں" الہامی ہیں۔

اس تیسری قسم کے ادنےٰ سے ادنےٰ ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ درجہ جس سے نیچے کوئی درجہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ادنیٰ حالت میں اس عاجز غفلت شعار نجاست مجسم ہیچ در ہیچ ذرہ بمقدار کو بھی شامل ہونیکا فخر حاصل ہے۔

اب دیکھنا اس بات کو ہے کہ ایک طرف وہ پیارا مولا کریم اپنے پاک حکمنامہ میں ارشاد فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ تو کیا مطلق انسان کے وجود میں اس خالق حقیقی نے پیدائشی طور پر جاں نثاری کا مادہ عطا بھی کر رکھا ہے یا نہیں۔ و کل دنیا کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں اپنی اپنی حالت میں جب ایک چیز کو پسند کرتے ہیں تو دوسرے کو اس کے حصول میں قربان کردیتے ہیں جیسے ہر ایک چیز کے خریدنے میں اس کا مولی اس پر قربان کیا جاتا ہے۔ رعایا کے لوگ حکام کی خوشی حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کی قربانیاں کرتے ہیں سپاہی لوگ تھوڑے سے مال کے حصول کے لئے اپنی پیاری جانیں واقعی طور پر قربان کرکے چھاتیوں پر گولیاں کھاتے اور مرتے ہیں۔ عین معرکہ جنگ میں جان دینے کی پرواہ نہ کرنا بعض وقت ایک اور جوش بھی رکھتا ہے جاپان اور روس کی گذشتہ لڑائی میں جاپانیوں کو ایک موقع پر اس سے زیادہ آدمیوں کی ایسی ضرورت درپیش آئی۔ جس سے بچنا ان کے ان کا زندہ بچکر واپس آنا۔ بالکل ناممکن تھا۔ تو ایسے موقعہ پر فوج کے کمان افسر نے اپنی ماتحت فوج کو حکماً نہ بھیجا۔ بلکہ اپنے ملک میں اعلان کردیا۔ کہ چند ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو یقیناً مرہی جائیں گے اور وہ اپنی قوم پر جان قربان کریں۔ ہر ایسے جان قربان کرنیوالے اپنی طیب خاطری دلی خوشی یعنے پورے انشراح صدر سے خود درخواست کریں تو منشا بہت تھوڑے ہی وقت میں جسقدر جلد ممکن تھا ایک کثیر درخواستیں آگئیں۔ جن میں سے بقدر ضرورت

۵؎ یہ اس پیارے مولا کریم کا محض فضل ہے ورنہ عاجز نجاست مجسم غفلت شعار اکثر اوقات صحیح وقت پر نماز پڑھنے سے بھی قاصر ہے اسی واسطے عاجز نے عباد کا معنے عبدیت کا اقرار لیا ہے

لیگئیں۔ یہ تو ہے کسی چیز کے حصول کی سعی پر جان قربان کرنا اس کے خلاف بعض اوقات بعض انسان اپنی کسی آرزو اور خواہش کے پورا ہونے کی حالت میں اپنی موہومہ اور مفروضہ آرزو کی جدائی کی برداشت نہ کرکے اس پر ہی (خودکشی کرکے) جان قربان کر دیتے ہیں۔ جیسے بعض طالبعلم پاس نہ ہونے کی حالت میں اپنے آپ کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ عاجز کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ یہ خودکشی اچھی راہ ہے بلکہ عاجز کا منشاء تو عام طور پر انسانوں میں فطرۃً جان نثاری کی شہادت کا لینا ہے اس عاجز نے ثابت کر دیا ہے کہ خالق حقیقی نے ہر ایک انسان میں عام طور پر قربانی اور جان نثاری کا مادہ فطرۃً مذکور کر رکھا ہے۔ اور لوگ اپنی اپنی خواہشوں پر عملی رنگ میں جان نثاری کرکے قربانی کی گواہی اور ثبوت دے رہے ہیں۔

خدا تعالےٰ نے جملہ انبیاء کو اسوہ حسنہ یعنی ایک نمونہ فرمایا ہے۔ جنکی پیروی کا خاص حکم دیا ہے۔ حضرت ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے مولا کریم کی فرمانبرداری ایک خاص نمونہ ہے۔ اپنے مانگے ہوئے بیٹے کو بلحاظ بشریت کے آرزو مجسم کو ذبح کرنا مومن بیٹے کا بھی چشم مان کر عین طیب خاطری سے ذبح ہونیکے لئے سر تسلیم رکھ دینا عملی قربانی کا نمونہ محض ہم لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے ورنہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایسی حیوانی ناکارہ قربانیوں سے جنکا لہو یا گوشت خدا تعالیٰ کے ہاں ہرگز نہیں پہونچتا بدرجہا ممتاز ہیں۔ اس عاجز کی نظر میں حضرت ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فعل قربانی کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ اس سے عاجز کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عاجز حضرت ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قربانی کو بجائے عزت کے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ بلکہ عاجز اپنے ایمان کی آنکھوں سے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بالاتر مقام پر دیکھتا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی بے شمار ایسے ایک ایک کرکے مانگے ہوئے بیٹے ہوتے اور جناب باری سے انہیں ذبح کرنیکا حکم ہوتا تو حضرت ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جیقدر جلد ممکن ہوتا ذبح فرماتے اور اتنی بھی پرواہ نہ کرتے جیسے ایک ٹوٹا ہوا بال جسم سے پھینک دیا جاتا ہے۔ ہاں اس بیٹے کی قربانی میں جو بڑا کام آپ نے کیا ہے جو اس کا لب لباب اور جوہر اور ہم لوگوں کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ

فرمانبرداری کا نمونہ ہے وہ یہ ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادب کی راہ اختیار کی اور اپنے ارادے کو اس میں دخل نہیں دیا اور اس احکم الحاکمین خدا تعالےٰ کے ارادے کو عین اپنا ہی ارادہ یقین کرکے یہ سوال ہی نہیں کیا کہ اس قربانی کی کونسی ضرورت ہے اور کیوں ایسا ارشاد ہے نہ عرض کیا ہے نہ دل میں ایسے وسوسہ کو جگہ دی ہے یہ ہے فنا فی الرضاء محبوب یا فانی فاللہ ہونا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ اس پیارے مولا کریم نے اپنے پاک حکمنامہ قرآن مجید میں جو ہمیں دستور العمل عطا فرمایا ہے اس میں اس نمونہ کی نسبت خصوصیت سے کیا ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا (بقرہ ع ۱۶) وَ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا پھر عام حکم دیا فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (عمران ع ۱۰) پھر فرمایا۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ (عمران ع ۷)، یعنی روحانی تقرب کے لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام کے قریبی وہ ہیں جو اس کی پیروی کرنے والے ہیں پھر فرمایا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى (بقرہ ۱۵)

اور پھر یہ کہ اس عاجز نے اپنی ناقص کوشش سے اس نمونہ کو نہیں لیا بلکہ اس پیارے مولا کریم نے اس پاک نمونہ کو قرآن مجید سے اخذ کرنے کے لئے الہامات ذیل ارشاد فرمائے ہیں " قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا - تو کہہ مذہب (یعنی طرز زندگی) تو وہی مذہب ہے جو ابراہیم حنیف کا مذہب جو سب کچھ چھوڑ کر خدا کے ہو لئے۔ یعنے اس کے سوائے مذہب مذہب ہی نہیں یعنی باطل ہے۔

پھر فرمایا۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔ یعنی فرماں برداری میں جس مقام ہدایت پر ابراہیم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کمال سے کمال ادب سے تسلیم نماز پڑھی تم لوگ بھی اپنے ارادوں اور خواہشوں کو ترک کرکے رضاء الٰہی کے ماننے کے مقام پر نماز پڑھو۔ یعنی رضاء الٰہی کے ماننے کی نماز پڑھو۔ تاکہ تم ان کی پیروی سے انکی دعاؤں کے وارث بنو۔ پھر فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ دَقَّقُوْهَا وَ اتَّبَعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ "

تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور ہر ایک آرام اور تکلیف کی حالت میں عملی رنگ میں اس ایمان پر قائم رہے اور انہوں نے ملت ابراہیم یعنی ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ فرمانبرداری میں اپنے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر پیروی کی ان کے لئے اس دنیا و آخرت میں باغ ہیں۔ جن میں خدا کی رحمت کی نہریں جاری ہیں وہ یہاں بھی خدا داد اطمینان قلب یعنی دل ہی دل میں سکھ اور چین کے باغ میں ہمیشہ رہیں گے اور آخرت میں بھی رضاء الٰہی کے جنت میں ہمیشہ کے لئے مقیم ہوں گے۔ خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہ رضاء الٰہی کا سرٹیفکیٹ ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ یہی لوگ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہیں۔ جنپر اللہ تعالےٰ نے اپنے انعامات عطا فرما رکھے ہیں۔ چہ جائیکہ دنیوی ساز و سامان جن میں انسان دل بستگی پیدا کرکے اپنے پیارے مربی الرحمٰن الرحیم سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس پیارے مولا کریم نے اس کی ناپائداری کی نسبت جو کچھ بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے۔ وہی عرض کیا جاتا ہے۔

اے سوچنے والو سوچو۔ جاگنے والو جاگو ذرا غور تو کرو دنیا چیز ہی کیا ہے فانی مکان ہے۔

آپ جانتے ہیں اس پیارے مولا کریم احکم الحاکمین کی ذات پاک ہر قسم کے احتیاج سے بے پرواہ ہے۔ فانی مال تو اسی کا دیا ہوا ہے۔ اسے اس کو واپس لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ اس کی ذات وراء الورا ہے وہ نور الہے معاذ اللہ ناتکت نہیں اس نے تو یہ بہانہ اپنے بندوں پر انعام عطا فرمانے کے لئے کھول رکھا ہے۔ اب اس معاملہ میں جو اس پیارے مولا کریم نے ابھی بے انتہا پیار سے اس عاجز نجاست مجسم کو ارشاد فرمایا ہے۔ عاجز اسے اپنے پیارے بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حرف بحرف پیش کر دیتا ہے: ع

حق زبندہ بہانہ می طلبد ہر بخشش بہانہ می طلبد

پھر فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے انسانی جذبات اور جوش کا

کیا بلحاظ مالی خدمت ہونے کے اور کیا بلحاظ بدنی خدمات ہرگز ہرگز محتاج نہیں اور کیونکر محتاج ہوسکتا ہے جو ذرہ ذرہ کا مالک ہے جس نے اتنے بڑے کائنات کو نیست سے ہست کیا اور اب بھی اسے ایک آن میں فنا کرسکتا ہے اور ایک آن کے کم سے کم حصہ میں ایسے اور اس سے اعلےٰ درجہ کے بے شمار عالم پیدا کرسکتا ہے اور پھر یہ کام اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں وہ تو محض اپنے احسان اور فضل سے اپنے جس بندے پر انعام اور اکرام کی نوازش فرماتی ہو۔ اس کے لئے اپنی بے انتہا عنایات سے بخشش انعامات کی ایک راہ کھول دیتا ہے جو یہ ہے :-

کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے مولاکریم کے فضل کا دروازہ کھولتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات آلٰہی کے جنت میں داخل کردیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات الٰہی کے جنت میں داخل کردیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے احکم الحاکمین ذوالجلال خدا کی عنایات کے تاج سے سرفراز و ممتاز کردیتی ہے۔ وہ راہ یہی ہے کہ اپنے سارے کے سارے فانی مال۔ فانی جان۔ فانی ارادے۔ فانی خواہشوں کو حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونے اور نقش قدم پر اور سبحانہ تعالیٰ اپنے خالق حقیقی کی رضا کے ماتحت اس کے بھیجے ہوئے موجودہ امام امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی رحمۃ للعلمین کے غلاموں میں سے موجودہ غلام اور جانشین کے سپرد کردو۔ اور بس اللہ ہی کے ہوجاؤ۔ کھاؤ تو اسی کے لئے کھاؤ۔ پہنو تو اسی کے لئے پہنو۔ سوو تو اسی کے لئے سوو۔ جاگو تو اسی کے لئے جاگو تاکہ وہ قدوس خدا ہمیں اس فانی ہستی سے نجات دیکر اپنے جلال کے اظہار اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لئے ایک ناچیز سے ناچیز آلہ بنالے آمین ثم آمین۔

پھر فرمایا:- **قل ھی مواقیت للناس** یعنی ہم لوگوں کو حصول انعامات کے موقعہ دیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ لہذا عاجز عرض پرداز ہے کہ اس انعام کے حصول کے لئے یہ ایک خاص وقت ہے اور نیز یہ کہ یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ یعنی اس امام کی غلامی کے ذریعہ سے حصول انعام کا وقت بہت ہی تھوڑا ہے۔ جسکی نسبت وہ پیارا مولاکریم فرماتا ہے **سنسل رجہ الی الجنۃ** یعنی عنقریب ہم اسے جنت میں لے جانے والے ہیں۔ پھر فرمایا۔

"**خیر قدم پاک نگیرو پاک گیر**"

اس سے جسمانی پاؤں پکڑنے کی مراد نہیں بلکہ رضا الٰہی کے ماتحت نہ ہاتھوں سے بلکہ جان سے فرمانبرداری کے پاؤں پکڑنے مراد ہے۔ سو بھائیو آؤ۔ مل جل کر خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر اس کے فرستادہ موجودہ رسول اور امام کی حتی الوسع کم و بیش فرمانبرداری کے پاؤں دل و جان کے ہاتھوں سے پکڑ کر عرض کریں کہ "سبحانہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت دی ہے حضور محض اپنے منصب امامت کی حیثیت سے محض اپنی رحمت الٰہی مجسم ہونے کے لحاظ سے ہم عاجزوں کو ہمارے ہی نفس سرکش فرعون سے اور ہماری ہی اندرونی اور بیرونی کمزوریوں کے سیلاب سے نجات دلواکر بفضلہ رضا آلہی کی مقدس زمین میں آباد کرادیں۔

اور نیز اللہ تعالیٰ نے حضور کو لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جانیوالا فرمایا ہے سو حضور محض اپنے ظل الٰہی مجسم ہونے کی حیثیت سے ہمیں ہمارے ہی نفسانی اندھیروں سے نکالکر رضا الٰہی کے نور کی جنت میں داخل کرادیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ اس کے بعد عاجز دعا مانگتا ہے کہ وہ پیارا مولاکریم ہمیں اپنے بھیجے ہوئے امام کی ماتحتی میں جسطرح کہ وہ خوش ہے توفیق عطا فرماکر ہماری حرکات و سکنات اپنی منشاء کے ماتحت رکھکر اپنی رضا کے تاج سے سرفراز و ممتاز فرماوے آمین ثم آمین اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید لا نعد لا احصی دائماً ابداً غیر معدوداً۔

اس التماس کے خاتمہ کے بعد عاجز بڑے ادب سے عرض کرتا ہے جو خاص اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ عاجز نے رویا میں دیکھا ہے کہ ایک گاڑی آئی جو اپنے پلیٹ فارم سے چند قدم پرے ہی رہی۔ چلانیوالے نے واپس کرکے پھر آگے بڑھائی تو عاجز نے پیچھے سے اُسے ہاتھ سے بھی دھکیلا پر پھر بھی کچھ ہٹی ہی رہی۔ اس نے واپس پیچھے ہٹائی تو یک بیک دیکھا کہ عاجز گاڑی میں سوار ہے۔ جب عاجز سوار ہوا تو معاً گاڑی اپنے اصلی مقام پر پہونچ گئی اور اندر ایک لمپ جل رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں معاً ایک دوسرا لمپ موجود ہوگیا جو پہلے سے بڑا اور زیادہ روشن ہے جس سے روشنی بہت ہی تیز ہوگئی۔ یہ خواب کی حالت تبدیل ہوکر معاً الہام ہوا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون اسکے ساتھ تفہیم کوئی نہیں تھی۔ کہ یہ کس کے لئے ہے (ایک دفعہ یہ الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ہوا تھا) اب تفہیم نہ ہونیکی وجہ سے سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دلی تڑپ سے عرض کی کہ پیارے مولاکریم کہ یہ الہام کس کے حق میں ہے تو معاً الہام ہوا "اپنی موت کی تیاری کرلے"

عاجز نے پچھلے سال عرض کیا تھا کہ اس پیارے مولاکریم نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت فرمایا ہے۔

زندہ گشتہ بعد مرگ صد ہزار

یعنی یہ امیر المومنین خلیفۃ المسیح لاکھ موت اپنے اوپر وارد کرکے اس زندگی کو پہونچا ہے سو عاجز اپنے پیارے عنایت فرماؤں کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان اپنے اپنے لئے بھی عرض کریں کچھ للہ اس عاجز نجاست مجسم کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح رحمت الٰہی مجسم کی عالی خدمت میں عرض کریں کہ حضور للہ اپنے فضل ربی مجسم ہونے کی حیثیت سے عاجز سراپا نجس اپنے اعمال کے جہنم مجسم کے واسطے تہ دل سے شفقت مجسم دعا فرماویں کہ سبحانہ تعالیٰ اس عاجز ہیچ درہیچ کو اس آنیوالی موت سے پہلے ان لاکھ موتوں میں سے جو حضور کو عطا کی گئیں ہیں حضور کی نعلین عالی و اقدس کی طفیل ایک موت عطا فرماوے۔

عاجز کو موت کا تو ڈر نہیں ڈر ہے تو اس بات کا کہ عاجز اپنے پیارے مولیٰ کریم کے ارشاد اور اس کے فرستادہ موجودہ امام کے حکم کی تعمیل اعلاء کلمۃ اللہ کی عدم تعمیل کی حالت میں آن آن میں غضب کی بجلی کا عین مستحق ہے اللھم احفظنا من شرور انفسنا من سیات اعمالنا آمین ثم آمین۔

اس عرضداشت کے پیش کرنے کے چند یوم بعد اس پیارے مولاکریم نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنی مخلوق پر انعام عطاء فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا لہذا وہ بھی ذیل میں عرض کیا جاتا ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

(۱) "پاک زینہ"

جسکی تفہیم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ اللعلمین کے غلام موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا لوگوں کے لئے واصل باللہ ہونے۔ یعنی روحانی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جانیکے لئے ایک سیڑھی ہے یعنے اسی سیڑھی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں پہونچ سکتے اور

اس کی رضا کا تقرب حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) دوسرا ارشاد الہی جس کے ہوئے اگرچہ سخت شرم آتی ہے پر فرمان الہی کے عرض کئے بغیر کوئی چارہ نہیں، وہ یہ ہے:

"تیری دعا منزلہ گھی کے ہے"

تفہیم: جس طرح انسان جسمانی طور پر روحانی غذا کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر روحانی غذا کا۔ تو اس سیڑھی کے راستہ چڑھنے کے لئے لوگوں کو جو طاقت روحانی غذا کھا کر حاصل کرنی چاہیئے۔ اس میں تیری دعا منزلہ گھی کے ہے۔ جسطرح گھی مادی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا دیتا ہے اسی طرح تیری دعا لوگوں کی روحانی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا کر انہیں اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے مضبوط کرتی ہے

"درود شریف کا پڑھنا پروں کا کام دیتا ہے"

یعنی لوگ جسقدر کمال سے کمال دلی خلوص اور پیار سے قربان ہو ہو کر اپنے آقا و مولیٰ صلی سرچشمہ رحمت فداہ ابی و امی اور اسے دلی و روحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا نعد ولا احصی دائماً ابداً غیر محدود ذا رحمۃ للعالمین خاتم النبیین پر درود شریف بھیجتے رہیں گے تو وہ درود شریف اس کو اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پروں کا کام دیگا۔ یعنی جس قدر وہ فدا ہو ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں گے اسی قدر ان روحانی پروں کے ذریعہ سے نہایت ہی تیز پروازی سے اس سیڑھی پر سے گذر کر اپنے پیارے مولا کریم کی بارگاہ عالی میں پہنچکر رضا الہی کے تاج سے سرفراز اور ممتاز ہوں گے۔

اس کے پھر فرمایا:-

(۴) پس دیکھو اور سنو کہ تم سب کے سب خدا تعالیٰ کے ہی ہو جاؤ اور تم میں کوئی ذرہ انانیت کا باقی نہ رہے"

یعنی یہ کہ تمہاری ہر ایک حرکت و سکون یعنی ساری کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہو۔ اور یہ کہ تم تکبر کی چلی ہوئی نازائندہ اینٹ یا پتھر کے بلند اور عالیشان مکان نہ بنو۔ اور ہرگز نہ بنو۔ کیونکہ اُن سے کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ تم محض خدا تعالیٰ کے لئے دلی خلوص سے اپنی بڑائی اپنی خودی کو بلکلی دور کر کے پاؤں میں روندے جانے والی خاک بن جاؤ۔ تاکہ وہ پیارا مولیٰ کریم محض اپنے ہی قدرت نمائی کے لئے اس ذلیل اور ناچیز غبار کے ذرے ذرے کو ایک امتیازی رنگ میں گلزار بنا کر اپنی رضا کی خوشبو سے تمہیں اور تمہارے ذریعہ سے سارے جہان کو معطر فرما دے۔

اب یہ عاجز اپنے عنایت فرمایاں کی خدمت میں دلی تپاک سے الہی حکم کی تعمیل کے لئے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان جس حالت میں کہ ہوں گزرتے اٹھتے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی خدمت عالی میں یا بذریعہ عریضہ جات حسب موقعہ اس پیارے مولا کریم [illegible] پیارے ارشاد کے مطابق مل مل کر یا الگ الگ [illegible] اپنی ہوا و ہوس کے جہنم (جہنم کر زد وار فرقان [illegible] دنیا است جان پدر) کو چھوڑ نہیں سکتا۔

"لللہ حضور خود ہی دعا فرما دیں" اور عاجز کو اسی کی شامت اعمال کے گندے دوزخ سے بفضلہ نجات دلوا کر رضا الہی کے تحت اپنی رضا میں لے لیں یا اپنے حسب منشا جو جی چاہیں لکھیں اور بہ الفاظ ذیل:-

"لللہ حضور خود ہی دعا فرما دیں"

جو بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے خود سکھلائے ہیں۔ ضرور ہی تحریر فرما دیں۔ حاضر رہنے والے احباب جسقدر ہو سکے بار بار دعا کے لئے عرض کریں۔ اور ظاہرا نہ رہنے والے احباب کم از کم ایک عریضہ مختصر کارڈ پر لکھ دیا کریں۔ ہو سکے تو بہت سے کارڈ چھپوا کر رکھیں ہر روز ایک خدمت عالی میں ارسال کر دیں اگر ہو سکے تو اپنے لئے آپ دعا مانگیں بلکہ حضرت امیر المومنین کی دعا کو اپنی دعا یقین کر کے اسی پر آمین پکارتے رہیں اور جسقدر ہو سکے درود شریف کمال سے کمال خلوص سے کثرت سے پڑھتے رہیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اب عاجز اپنی ذات کے لئے اپنے پیارے بھائیوں کی گرامی خدمت میں ادب سے ایک تکلیف دہ عرض کرتا ہے نہ اس لئے کہ عاجز نے اپنے پیارے بھائیوں کی خیر خواہی کی ہے (عاجز نے جو کچھ عرض کیا ہے محض ارشاد الہی کی تعمیل کے لئے کیا ہے اور اپنے فرض سے کبھی بھی عہدہ برا ہو ہی نہیں سکتا) بلکہ اس حیثیت سے کہ جب آدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت روٹی کھاتا ہے تو پس ماندہ میں سے لللہ رحم کھا کر کتے کو بھی ٹکڑا ڈال ہی دیتا ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ جب آپ بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رحمت الہی مجسم کی عالی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھیں تو اسی لحاظ سے لللہ رحم کر کے صدقے کے طور پر یہ عاجز کے لئے بطور سفارش و یاددہانی اتنا تحریر فرما دیں:- کہ

"ذرہ ہیچمقدار بھائی بدر کے لئے دعا"

عاجز کے لئے یہ آپ کا ایک سفارش نامہ بخشش دینے سے بدرجہا بڑھ کر احسان ہوگا جس کا عوض اللہ اجر یاد دیں گے۔ نیز جب درود شریف [illegible] تو ان ساعات میں ایک دفعہ یا دو [illegible] اپنی عاجز کی طرف سے ہو کر دلی [illegible] اپنے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ لا نعد ولا احصی دائماً ابداً غیر محدود ذا

اتنا سارا پورا پڑھ دیا کریں۔

عاجز قوی سے قوی امید کرتا ہے اور اپنے پیارے مولا کریم کے فضل پر امید کرتا ہے کہ عاجز کے پیارے عنایت فرمایاں عاجز کی اس تکلیف دہ درخواست کو اپنے پاک دلوں میں جگہ دیکر قبولیت کی عزت سے سرفراز اور ممتاز فرما دیں گے۔

اے آنکہ رہ بمشرب مقصود بردہ
زیں بحر قطرۂ بمن خاکسار بخش

(والسلام)

خاکسار احقر العباد اللہ میر عابد علی

اشاعت قرآن

ہوتی ہے کچھ دنوں میں قرآن کی اشاعت
ہوشیار باخبر ہوں سب صاحبان دولت
اس کار خیر کی تم جلدی کرو حمایت
حاصل کرو عزیزو اصحاب کی خلافت
جس شخص کو ہے کچھ بھی اب دین کی محبت
ہو جس قدر میسر اس میں کرے وہ شرکت
اے طالبان رحمت قرآن تم خرید و!
رحمت ہے یہ سراسر اس میں نہیں ہے زحمت
ہے جوش میرے دل میں یہ کام جلد تر ہو
لیکن نہیں ہے دولت یہ ہے بڑی مصیبت

ہو ترجمہ عجائب اور طرفہ تر ہو اسلوبی
ہووے نفیس کاغذ ہو خوب تر کتابت

اس طرز کا ہو قرآن دل جس پہ ہووے ذیال
لکھنے میں ہو نہ غلطی پڑھنے میں ہو نہ دقت

سب ہاتھ کو پیاریں نعرے خوشی کے ماریں
ہے بے نظیر قرآن دیں لوگ یہ شہادت

دشمن بہت حزیں ہوں خاموش نکتہ چیں ہوں
پڑ جائے حاسدوں پر اس کے خدا کی لعنت

ہو میری زندگی میں بالکل یہ کام پورا
اور نور دین کی بھی قائم رہے خلافت

گو میں پڑا ہوں عاجز مولی ہے میرا قادر
دولت سے ہے زیادہ مولی کی مجھ پہ رحمت

یارو مرے پیارو بازی نہ اس سے ہارو
دنیا پہ دل نہ دو تم دنیا ہے بے حقیقت

قرآن کی مدد میں کچھ زر لگاؤ یارو!
قرآن ہی سے دل پر کھلتے ہیں حق و حکمت

لائے اسے محمدؐ شیدا تھے اس پہ احمدؑ
بھیجا اسے خدا نے تا تم کو ہو ہدایت

اے طالبان برکت دو پانچ کم سے کم تم
اولاد میں ہو خوبی اموال میں ہو برکت

تحریص میں نے کر دی یہ ریس کا ہے موقعہ
جلدی کرو برادر اک دوسرے پہ سبقت

دولت کے جو ہیں شیدا خاموش ہیں وہ بالکل
دولت سے ہیں جو خالی وہ بھیجتے ہیں دولت

اے نیکبخت اس میں جلدی شریک ہو تو
تو بھاگ کر ہو داخل وا ہے در سعادت

شیطان ہے دوانہ دم میں نہ اس کے آنا
دشمن ہے یہ پرانا دھوکہ ہے اس کی عادت

میں نے نہیں سنایا اب ذمہ دار ہو تم
غفلت کو چھوڑ دو تم اے احمدی جماعت

حق کی مدد کرو تم تا وہ کرے تمہاری
ہشیار ہو ذرا تم اے صاحبان غفلت

آگے بڑھیگا کوئی پیچھے ہٹے گا کوئی
ہے ہار جیت کا دن ہارو نہ آج ہمت

ہاتھوں کو اپنے کھینچو اس کام سے نہ ہرگز
پڑتا ہے تم سے طالب کچھ تو کرو ندامت

دل کو کرو قوی تم لو کام حوصلہ سے
درکار عزم ہے اب کھاؤ نہ تم ہزیمت

کوئی عذاب ہے یہ کار ثواب ہے یہ
رافت خدا کی ہے یہ ہرگز نہیں یہ آفت

زحمت اٹھا رہا ہوں تم کو جگا رہا ہوں
کچھ میں نے کی مروت کچھ تم کرو مروت

انصاف کا ہوں طالب انعام کچھ نہ طالب ہوں
خادم ہوں میں تمہارا کر تا رہا ہوں خدمت

ممنون ہو عزیزو میں دال خیر کا ہوں
تم بدظنی کو چھوڑو مجھ پر دھرو نہ تہمت

یہ خواہش مجکو ہرگز تم سے نہیں ہے کوئی
تم خواہ کچھ ہی سمجھو کرتا ہوں میں محبت

احسان میرا مانو دشمن نہ مجکو جانو
ہوتا ہے گرد انا ناصر کی ہے یہ شفقت

دہرم چرچا

آریہ سماج لکھنؤ میں ہمارے بھائی منشی خیر الدین احمدی صاحب نے پھر سے جلسہ آریہ میں اپنا آرا اس طرح چلایا وہ سوال کیا۔ کہ جو ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ترجیح بلا مرجح کے اور تخصیص بلا مخصص کے محالات سے ہے۔ مگر آریہ سماج مذہب اس بات کا قائل ہے کہ ایشور کو روح اور مادے دونوں پر ترجیح ہے اور روح کو مادے پر ترجیح اور تخصیص ہے اور یہ بلا مرجح اور مخصص کے ہے۔ لہذا اہل علم اور عقل دونوں کے نزدیک باطل ہے اور اگر مرجح اور مخصص کو مانا تو روح اور مادہ حادث ٹھیرے گا۔ یہ سوال مہاشہ صاحب کی سمجھ میں ہی نہیں آیا۔ پریذیڈنٹ جلسہ نے دوسرے مہاشہ کو جواب دینے کے لئے کھڑا کیا وہ بھی جواب نہ دے سکے۔ کہا کوئی دوسرا سوال کیجئے۔ تب ہمارے دوست منشی خیر الدین صاحب نے یہ سوال پیش کیا۔ کہ

"آریہ سماج یہ مانتے ہیں (بموجب ستیارتھ پرکاش) کہ ایشور نے شروع دنیا میں چار رشیوں پر وید کا پرکاش کیا۔ اب دریافت کرنا یہ ہے کہ وید پرکاش یا وید کے علم یا گیان کو جو پرکاش کیا تو اس کا فاعل یا تو ایشور کو مانئے کہ ایشور نے ان قوت فاعلی سے رشیوں کی قوت انفعالی پر وید پرکاش کیا۔ اور اگر یوں نہیں مانتے ہو تو پرکاش کس طرح سے کیا۔ کونسے ذریعہ سے کیا۔ اور اگر ایشور نے پرکاش یوں نہیں کیا۔ تو پھر ماننا پڑیگا کہ قوت فاعلی اور انفعالی درباره علم وید رشیوں میں تھی۔ اور دونوں قوتوں کا مجتمع ہونا محال ہے۔ جو مذہب محال کو ممکن مانے وہ باطل ہے۔ اور اس سے وید کلام انسانی ٹھہریگا۔

(کبیر الدین احمد احمدی رشید گنج لکھنؤ)

سفر لکھنؤ

یہ عاجز بعد ماہ رمضان اکثر سفر میں رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اکثر احباب کے خطوط کے میں جواب نہیں لکھ سکا۔ پہلے ڈیرہ نانک اور دہرم کوٹ ہمراہی حضرت مولوی سرور شاہ صاحب گیا تھا۔ ہر دو جگہ وعظ ہوئے ڈیرہ میں ایک شخص داخل سلسلہ ہوا۔ وہاں سے واپسی کے بعد ہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب والد دین صاحب المعروف فلاسفر ہوشیار پور جانا ہوا۔ جہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ تھا۔ جلسہ بہت کامیابی سے ہوا۔ دو لیکچر میرے ہوئے۔ ایک شیخ رحیم بخش صاحب کا۔ اور دو فلاسفر صاحب کے۔ اہل ہوشیارپور کو جگانیکے واسطے ایک تقریر خاص میں نے کی۔ جسے وہاں کے احباب نے چھپوا کر تقسیم کیا ہے۔ اس کے بعد گوجرانوالہ چلا گیا۔ جس کی رپورٹ درج اخبار ہو چکی ہے۔ وہاں کے متعلق برادر محمد یوسف علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک پادری صاحب جو سامعین میں سے تھے ایک دکان پر ذکر کرتے تھے کہ یہ لیکچرار بڑے صاحب کمال ہیں۔ غیر مذاہب کی کتب پر ان کی وسیع نظر ہے۔ احمدیہ سلسلہ ہی مسلمانوں میں سے معقول اور مدلل نظر آتا ہے۔ ہم عنقریب ایک کانفرنس کریں گے۔ اس میں احمدی علماء کو چیلنج دیں گے۔ جو عیسائی کہ ان لیکچروں کو سن کر عیسائیت سے بیزار ہو گئے۔ یہ تمام برکت صاحبزادہ صاحب کے قدم مبارک کی معلوم ہوتی ہے۔ وہاں سے واپسی پر لکھنؤ جانیکا حکم ہوا۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب میرے ساتھ تھے اور دہلی سے حضرت میر قاسم علی صاحب ساتھ ہو گئے۔ ۲ نومبر کو ہم یہاں سے گئے۔ اور ۱۲ کو واپس قادیان پہنچے۔ عید راستہ میں شاہجہانپور پڑھنی پڑی۔ کیونکہ عید کے دن یہاں نہ پہونچ سکتے تھے۔ ادھر سے جاتے ہوئے پھگواڑہ لدھیانہ۔ سہارنپور۔ مظفر نگر۔ بریلی۔ شاہجہانپور

اسٹیشنوں پر بعض احباب سے ملاقات ہوئی۔ ایسا ہی واپسی پر بریلی۔ اور لودہیانہ کے اسٹیشنوں پر۔ ان احباب کا شکریہ ہے۔ جنہوں نے اپنی ملاقات سے ان مسافروں کو خوش وقت کیا۔ اور سفر کی تکلیف کو راستہ میں مبدل بہ فرحت کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ سفر میں دعاؤں کا تو موقعہ بہت ملتا ہے۔ ایسے احباب کے واسطے بالخصوص دعا کی طرف طبیعت متوجہ ہوتی ہے جنکی ملاقات تازہ ہوا اور وہ اسٹیشن تک آنیکی تکلیف اُٹھا سکیں مظفر نگر کے احباب کی بہت خواہش تھی کہ ہم واپسی پر وہاں ٹھیریں اور ایک دو روز وعظ کریں۔ مگر دارالخلافت سے کوئی حکم ہمیں اس بارہ میں نہ پہونچ سکا۔

لکھنو کا جلسہ وہاں کے معزز احباب مولوی کبیرالدین احمد صاحب۔ ڈاکٹر فضل محمد صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر کی توجہ اور سعی کا نتیجہ تھا۔ اور ان اصحاب کے اخلاص کو خدا تعالیٰ نے قبول کیا۔ اور جلسہ بہت کامیابی سے تین دن ہوا۔ پہلے روز میری تقریر تھی۔ جس میں رد عیسائیت اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ تھی۔ سامعین پر بفضلہ تعالیٰ بہت نیک تاثیر ہوئی۔ ایک شخص نے اسی جگہ درخواست بیعت کی۔ اور اکثر نے اپنے خیالات میں بہت کچھ تبدیلی کی اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے متعلق حسن ظن ہو گئے۔ جابجا شہر میں چرچا ہو گیا۔ دوسرے دن سامعین کی تعداد پہلے روز سے دگنی اور تیسرے دن تگنی تھی۔

دوسرے روز مولوی سید قاسم علی صاحب نے آریاؤں کے مسایل قدامت مادہ و روح اور تناسخ وغیرہ پر مناسب اور پرزور الفاظ میں ایسی روشنی ڈالی کہ ان کے عقاید کی قباحت روز روشن کی طرح کھل گئی۔ سامعین بہت محظوظ ہوئے اور احمدیوں کی سعی متعلق نصرت اسلام کا سکہ اُن کے دلوں پر جم گیا۔ تیسرے روز حضرت سید سرور شاہ صاحب نے وفات مسیح ناصری اور اثبات دعوی مسیح محمدی پر ایک مفصل تقریر کی۔ اور آپ کے بعد عاجز نے توریت عبرانی میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور ایک پیشگوئی متعلق حضرت خاتم النبیین و مسیح موعود پڑھ کر سنائی۔ شہر میں ہر جگہ ان لیکچروں کا بہت ذکر ہونے لگا۔ راستہ چلتے بھی لوگ ہم سے سلسلہ احمدیہ کے حالات دریافت کرتے۔ اس وقت اگر کوئی صاحب خاص اس غرض کے واسطے کچھ مدت لکھنو میں رہیں کہ ان کے لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ کریں۔ تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ برادر کبیرالدین احمد صاحب کا جو تازہ خط آیا ہے۔ اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد اس عاجز سے اکثر حکام نے دریافت کیا۔ آپ کا لیکچر سب کو پسند آیا۔ بال ہو رہے میں بازار میں بہت چرچا ہے۔ غالباً آپکی ضرورت اس دیار میں پھر ہے آج عید کا دن ہے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے میرے مکان پر آ رہے ہیں۔ سب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ چلے گئے۔

عاجز نے اہل لکھنو کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے چند ضروری نصائح تیسرے جلسہ میں کہیں۔ اس تقریر میں نو باتیں تھیں۔ اس واسطے وہ لکھنو کے لئے نو لکہا ہار ہوا۔ احباب لکھنو نے اپنے خرچ سے اس تقریر کو چھپوا کر شائع کرنیکی تجویز کی ہے تاکہ لکھنو میں کثرت سے اسکی اشاعت ہو۔ اور گھر گھر وہ پیغام پہونچایا جاوے۔

اس جلسہ کے واسطے ہم لکھنو کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر A.B. F f o r d e E S Q. کے بہت ہی مشکور ہیں۔ جنہوں نے ایسے موزون موقعہ پر جلسہ کی اجازت دی اور حفظ و امن کا سامان بہم پہنچایا۔

شاہجہانپور میں حضرت مولنا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے خطبہ عید پڑھا۔ اور برادر محمد عمر احمدی ولد شیخ خانصاحب کا نکاح پانچسو روپے حق مہر پر مشتری خاتون بنت شرف الدین خانصاحب کے ساتھ اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے واسطے مبارک کرے۔

ایک پر محبت دل

بابو عبدالحی صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر بھیلور کی درخواست ہے کہ جو احباب اسٹیشن بھیلور سے گذریں ان سے ملیں یا اپنے وہاں سے گذرنے کے وقت انہیں اطلاع دیں۔

دعا مدد

برادر فضل حق صاحب گارڈ کوہاڑی سے اپنی علیل بیوی اور بچوں کے واسطے احباب سے درخواست کرتے ہیں دعا کی جاوے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا دیوے۔

(۲) برادر شیخ عبدالرحمن صاحب نو مسلم جموں سے اپنے گھر کے آدمیوں کے واسطے جو علیل ہیں دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

(۳) برادرم محمد عبدالغنی صاحب احمدی سوپرنٹنڈنٹ انڈیا سر اپنی بیمار زوجہ کے واسطے دعا کے لئے ناظرین کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اہل دل توجہ کیساتھ دعا کر کے برادر موصوف کو مشکور فرما دیں گے۔

ایک اعتراض کا جواب

اعتراض ایک اخبار والے نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اعتراض کیا ہے۔ انی مع الرسول اجیب اُخطی و اصیبُ۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں رُسول (یعنی مرزا صاحب) کے ساتھ ہو کر جواب دونگا کبھی غلطی کرونگا اور کبھی درست جواب دُونگا اس سے معلُوم ہُوا کہ مرزا صاحب کا خدا غلطی بھی کرتا ہے حالانکہ شریعت اسلامی بلکہ کسی مذہب میں بھی خدا کو غلطی سے متصف نہیں کیا گیا۔

جواب اوّل معترض نے اس اعتراض کو اپنے اخبار میں درج کر کے حاشیے کے طور پر چند ریمارک کئے ہیں ہم سلاماً کہتے ہوئے اس حصہ سے اعراض کرتے ہیں اور اصل اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ وہو ہذا:۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی میں خدائے تعالےٰ کے متعلق بعض ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے وہ معنے جو لغت میں پائے جاتے ہیں مُراد نہیں ہوتے بلکہ ان سے مُراد وہ مفہوم لیا جاتا ہے۔ جو اس قدوس ہستی کی شان کے شایان ہے کیونکہ جس شخص کے متعلق کوئی لفظ بولا جاتا ہے اس شخص کے حالات پر نظر کر کے ہمیں اس لفظ کے معنے کرنے چاہئیں یہ مسلم امر ہے۔ معترض کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ مثلاً حضرت آدم کے متعلق نَسِيَ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے میں آدم بھُول گیا یہی لفظ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کے لئے بھی بولا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

نسوا اللّٰہ فَنَسِیَھُم

اب کوئی شخص اس لفظ سے یہ مُراد نہیں لے گا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ بھی کوئی بات بھول جایا کرتا ہے بلکہ اس مقام میں یہ معنے کئے جاوینگے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑ دیا یہ معنے اسلئے کئے گئے ہیں کہ جو شخص کسی کو بھول جاوے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اُسے چھوڑ دیتا ہے جیسا کہ کسی شخص کے ہاتھ سے کوئی چیز زمین پر گر جاوے اور وہ اُسے بھول جائے تو یہی ہوگا۔ کہ وہ اُسے وہاں چھوڑ جائیگا۔ سو چونکہ بھول جانے کا نتیجہ چھوڑ دینا ہے اسلئے جب یہ لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال کیا جاوے گا تو اس کے حقیقی معنے نہیں لئے جاوینگے بلکہ وہ مفہوم مراد لیا جائیگا جو اس کے نتیجہ کے طور پر ہوتا ہے حقیقی معنے صرف اس لئے چھوڑ دئے جاوینگے کہ وہ معنے اس پاک ذات کے شایان شان نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و خضر کے قصہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق خشینا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ اس کے لغوی معنے ڈرنے اور خوف کرنے کے ہیں مگر اللہ تعالےٰ تو خوف اور خشیۃ سے منزہ اور پاک ہے اس لئے ہم مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ کے متعلق اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو اس لفظ کے نتیجہ کے طور پر ہوتے ہیں چنانچہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے اُسکے ڈر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس چیز سے اپنا بچاؤ کرتا ہے اور اس سے بچنے کے اسباب مُہیا کرتا ہے مثلاً جو شخص کسی بیماری سے ڈرتا ہے۔ طاعون یا ہیضہ سے۔ وہ ضرور ان سے بچنے کے لئے اُصول حفظان صحت پر عمل کرے گا ادویہ استعمال کرے گا۔ حتیٰ کہ موقعہ پر نقل مکان اور تبدیلی آب و ہوا سے بھی دریغ نہیں کریگا۔ اور جو شخص سردی سے ڈرتا ہے وہ گرم اور جو گرمی سے خوف کرتا ہے تو سرد ادویہ استعمال میں لائیگا۔ غرض ڈرنے کا نتیجہ بچاؤ ہے اسلئے ہم خشینا کے معنے یہ کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے بچاؤ کیا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان مومن مرد و زن کا لڑکا نیک نہیں بلکہ وہ اپنے والدین کو تکلیف اور دُکھ دے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس دُکھ سے اس کے والدین کو بچا لیا اور اپنے بندہ خضر کے ذریعہ اس غلام ناشز کو قتل کروا دیا۔ گو لفظی معنے ڈرنا ہیں مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنیٰ کے خلاف ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کے لئے اس کا نتیجہ مراد لیں گے۔ یعنی اللہ نے اس غلام کی سرکشی سے بچاؤ اور اس کا انسداد کیا۔ اسی طرح حدیثوں میں ضحک کا لفظ اللہ تعالیٰ کے افعال میں شامل کیا گیا ہے جس کے معنے ہنسنے کے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ ہنسا مُونھ اور ہونٹوں کی ایک خاص بناوٹ اور تبدیلی کا نام ہے مگر وہ ذات پاک تو ان جسمانی حدود سے پاک ہے اسلئے ہم اس کے لئے ضحک کے معنے ہنسنا نہیں کرینگے بلکہ یہ معنے کرینگے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مسرّت ظاہر کی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا کیونکہ ہنسنا مسرّت کا نتیجہ ہے مگر جب یہ لفظ آدمی کے لئے بولا جاویگا تو وہاں ہنسنا ہی سمجھا جاویگا۔ پہلی دو مثالوں میں علت سے مراد معلول لیا گیا ہے اور تیسری مثال میں معلول بولکر علت مراد لی گئی ہے۔ غرض قرآن شریف اور حدیث میں خدا تعالےٰ کے لئے جب ایسے الفاظ ہم کو ملیں تو ان سے وہ معنے ہرگز مراد نہ لیں جو انسانوں کے متعلق سمجھے جاتے ہیں بلکہ ان کا وہ مفہوم خیال کرنا چاہیئے۔ جس سے ذات احدیت پر کوئی نقص وارد نہ ہو۔ قرآن اور حدیث کے علاوہ خود اُردو زبان میں یہ قاعدہ عام طور پر پایا جاتا ہے کہ ہر صفت اپنے موصوف کے مطابق اور ہر فعل اپنے فاعل کے موافق ہوا کرتا ہے۔ اس کی مثال میں بیٹھنے کا لفظ لیجئے:۔

زید بیٹھا۔ دیوار بیٹھی۔ دل بیٹھا۔ ساہوکار بیٹھ گیا۔ نبض بیٹھا۔ شہنشاہ جارج پنجم انگلستان کے تخت پر بیٹھا۔

اُوپر کی ہر مثال میں بیٹھنے کے مختلف معنے ہیں۔ زید کا بیٹھنا ٹانگوں کے خاص طور پر دوہرا کرنے سے ہوتا ہے۔ دیوار کا بیٹھنا گرنا ہے۔ دل کا بیٹھنا کمزور اور غم بہت ہونا ہے۔ ساہوکار کا بیٹھنا۔ دیوالہ نکلنا اور غریب ہونا ہے اور جارج کا بیٹھنا۔ بادشاہ ہونا ہے۔ خواہ بادشاہ چلے پھرے لیٹے کھڑا ہو ہر حالت میں یہی کہیں گے کہ وہ انگلستان کے تخت پر بیٹھا ہے غرض جب ہر زبان میں اور خصوصاً عربی میں یہ قاعدہ جاری ہے۔ اور قرآن و حدیث میں اس کی مثالیں موجود ہیں تو حضرت اقدس ع کے اس الہام کے بھی معترض کو وہی معنے خیال کرنے چاہئیں جو خدا تعالےٰ کی صفات کے منافی نہ ہوں ❊

جواب دوم یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جب کسی شخص کے کسی فقرہ کے کوئی معنے کئے جاویں تو یہ لحاظ رکھنا چاہیئے کہ یہ معنے کہیں متکلم کے معتقدات کے خلاف تو نہیں ہیں بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس فقرہ کا وہ مفہوم مراد لیں جو متکلم کے منشاء کے خلاف نہ ہو کیونکہ تغییر القول بما لا یرضیٰ بہ قائلہ جائز نہیں اس کی مثال سنئے قرآن مجید میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ عیسائی مذہب صداقت سے عاری اور مسیح الوہیت سے خالی صرف ایک عاجز بندہ تھا مگر آج کل بہت سے عیسائی مُصنفوں کو دیکھا ہے کہ وہ مسیح کی الوہیت اور تثلیث و کفارہ پر قرآن شریف سے اشارتاً بطور استدلال بیان کرتے ہیں میرے خیال میں معترض صاحب بھی ان کو یہی جواب دینگے۔ کہ جب قرآن شریف کھلے طور پر نام لے کر تمہارے ان فرضی مسائل کی تردید کرتا ہے تو ان اشارون کے معنے بھی وہی کرنے چاہئیں جو کھلی کھلی آیات کے مطابق ہوں۔

غرض یہ قاعدہ بہت ہی ضروری ہے کہ متکلم کے منشاء اور معتقدات اور مذہب کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اس کے کلام کے معنے کرنے چاہئیں۔ سو مولوی معترض صاحب کو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ جب مرزا صاحب کے نزدیک قرآن مجید اور احادیث صحیحہ معیار عقاید اور بناء معتقدات ہیں اور جو صفات اور افعال اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف اور حدیث

حدیث نے بیان کئے ہین وہ بالکل درست اور حق ہین تو کس طرح مرزا صاحب کے کسی الہام کا ایسا مفہوم ہو سکتا ہے جو آپ کے اور معتقدات کے خلاف ہو۔ مرزا صاحب کا ملہم (یعنی خدا) جب اپنے ہزاردن الہامون مین یہ تعلیم دیتا ہے کہ قرآن سب سے افضل اور قابل اطاعت قانون ہے اور اسلام ہی صرف لایق انقیاد اور زندہ مذہب ہے۔ تو اسکے کسی ایک الہام کے ایسے معنے کیون کئے جادین۔ جو اس کے ہزاردن لاکھون الہامون کے متناقض ہون۔

جواب سوم ۳ ہر کتاب مین بعض عبارتین محکم ہوتی ہین۔ اور بعض متشابہات جو لوگ حق پسند نہین ہوتے وہ متشابہات کو اصل قرار دے کر اس کتاب کے منشاء سے دُور چلے جاتے ہین لیکن حق پسند اور راستباز لوگ محکمات کو مرکز مقرر کر کے متشابہات کو بھی مرکز کی طرف لاتے ہین اور ان متشابہات سے ایسے معانی مُراد لیتے ہین جو محکمات کے خلاف نہین ہوتے۔ مثلاً قرآن مجید مین ایک جگہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ یضلّ بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا۔ ایک معترض اسی آیت پر اڑ جاوے کہ دیکھو جی مسلمانون کا خدا لوگون کو گمراہ کرتا ہے۔ مولوی معترض صاحب اس کو یہی جواب دینگے کہ یہ آیۃ متشابہ اور محتاج تفسیر ہے اس کے وہ معنے کرنے چاہیئین جو محکم آیۃ کے موافق ہون چنانچہ وہ محکم آیت یہ ہے۔ وما یضلّ بہ الّا الفاسقین۔ یعنے اللہ تعالے کسی کو گمراہ نہین کرتا مگر ان جو شخص خود فسق اختیار کرے اوس کے حصہ مین ضلالت بطور سزا آتی ہے میرے خیال مین مولوی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس الہام کو بھی متشابہات مین درج سمجھتے اور مرزا صاحب کے اور ہزاردن محکم الہامون کے مطابق اس الہام کے معنے کرتے

جواب چہارم اب ہم اس الہام کے اصلی مفہوم کو ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین۔ سنئے۔ ایک شخص تیراندازی کر رہا ہو۔ اگر اس کا تیر نشانہ پر لگ جائے تو عربی زبان مین اس کے متعلق اصابَ کا لفظ استعمال کرین گے۔ یعنی اس کا تیر نشانہ پر لگا۔ اور اگر تیرانداز کا تیر نشانہ سے اِدہر اُدہر ہو جائے تو دیکھنے والے عرب کہین گے۔ اخطاء۔ یعنی تیر نشانہ سے چوک گیا۔ اب یہ لفظ جب انسان کے متعلق استعمال کیا جاویگا۔ تو وہان یہ معنے مفہوم ہون گے کہ اس کا ارادہ اس کا منشاء اس کا خیال پُورا نہ ہوا۔ درست نہ نکلا مگر چونکہ اللہ تعالے تمام عیبون سے پاک ہے اور ہر قسم کے نقصون سے منزّہ ہے اسلئے اس کے متعلق یہ معنے مراد نہین لئے جاوینگے بلکہ اس کی شان کے مطابق کوئی معنے کئے جاوینگے۔ اس الہام کی پُوری عبارت یہ ہے کہ:-

انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب

یعنی مین اپنے اس (احمدؑ قادیانی) رسُول کے ساتھ ہو کر دشمنو نکو جواب دیتا ہون اور اون کے حملون کو دفع کرتا ہون اور انکو فوق العادت قہری نشانون سے ہلاک کرتا ہون ان بعض دفعہ اون کو چھوڑتا ہون اور بعض دفعہ ہلاک کرتا ہون یہ معنے اس لئے ہم نے کئے ہین کہ جب کوئی شخص کسی جانور کو نشانہ بناتا ہے اور اس کا تیر خطا جاتا ہے تو نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ جانور ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح خدا تعالے دشمنو نکو ہلاک کرتا ہے مگر بعض دفعہ بعض دشمنون کو کسی مصلحت کی وجہ سے ڈھیل بھی دیدیتا ہے اور اُنپر حملہ نہین کرتا یا کرتا ہے تو بالکل ہلاک نہین کرتا۔ گو عام معنے اخطاء کے خطیٔ کے ہین مگر چونکہ یہ معنے خدا تعالیٰ کی صفات کے خلاف ہین اسلئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو خطاء کے نتیجہ مین پیدا ہوتے ہین یعنی محفوظ کرنا۔ اسکی مثال پہلے بھی دے آیا ہون کہ فَنَسِیَهُمْ کے معنے ہین اللہ بھول گیا۔ مگر چونکہ یہ معنے خدا کی صفات کے خلاف ہین اس لئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو بھُولنے کا نتیجہ ہین۔ یعنی چھوڑ دینا۔ اسی طرح چونکہ اخطاء کا نتیجہ محفوظ کرنا ہے اس لئے اس الہام کے یہ معنے کئے جاوینگے کہ ہم دشمنون کا مقابلہ تو کرتے ہین مگر بعض کو سزا سے ایک وقت کے لئے یا اس دنیا مین بچا لیتے ہین اور بعض کو ہم فوراً ہلاک کر دیتے ہین۔ ہمین ان معنون کا یقین زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم خدا کے فعل کو ان کا مؤید پاتے ہین۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کے مخالف دو قسم کے ہین ایک وہ جن پر شاہی غضب کا حملہ ہُوا اور اصیب کے مطابق وہ فوراً ہلاک کئے گئے جیسے لیکھرام ڈوئی۔ چراغ الدین۔ غلام دستگیر فقیر مرزا احمد بیگ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے وہ جن کی طرف خدا کے غضب نے ایک مدت تک رُخ نہین کیا۔ اور اگر کیا بھی تو شدت سے نہین کیا کیونکہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض مجرمون کو ڈھیل دیجاتی ہے۔ جیسے آتھم ثناء اللہ عبد الحکیم۔ مگر یہ بھی ایک وقتی بات ہے، ورنہ ہر شخص جو اس جری اللہ کا مخالف ہے ذلیل کیا جاویگا۔ تباہ ہوگا۔ ہلاک ہوگا کوئی جلدی اور کوئی دیر مین۔ کوئی دُنیا مین اور کوئی آخرت مین اگر اب بھی معترض کو تسلی نہ ہو تو ہم ایک اور جواب دیتے ہین

عربی لغت مین جب اس لفظ کی تحقیق کی جاتی ہے تو منجملہ اور معانی کے اخطاءٔ کے ایک معنے یہ بھی ہین۔ اوقعہ فی الخطاء۔ یعنی دوسرے کو گمراہ کیا غلطی مین ڈالا۔ و اصاب اسکی مقابل یعنی دوسرے کو راہ راست بتائی ہدایت دی۔ تو پھر اس الہام کے یہ معنے ہوئے کہ مین اس رسُول کی صداقت پر بہت سے دلائل پیش کرتا ہون اور مخالفون کے اعتراضات کا جواب دیتا ہون مگر بہت سے لوگون کو ان براہین اور دلائل سے گمراہ کرتا ہون اور بہتون کو راہ راست دکھاتا ہون۔ ان معنون کے لحاظ سے اب کوئی اعتراض باقی نہین رہتا۔ کیونکہ یہ معنے قرآن مجید کے بالکل موافق ہین جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:-

یضلّ بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا

یعنی اللہ تعالیٰ ان امثال کے ذریعہ جو وہ قرآن شریف مین بیان کرتا ہے۔ بہتون کو گمراہ کرتا ہے اور بہتون کو ہدایت دیتا ہے چنانچہ ہم جب عملی طور پر ان معنون کا مشاہدہ کرتے ہین تو اون کی سچائی صاف طور پر نظر آتی ہے۔ حضرت صاحب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو معجزات کے ساتھ بھیجا۔ ہزارون پیشگوئیان پُوری کین اور آپکے دعوے کے اثبات کے لئے ہزارون دلائل و براہین بیان فرمائے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے سعادت مندون کو راہ حق نظر آگئی۔ اور وہ ہدایت پا گئے مگر بہت سے ایسے بھی ہین جو بجائے راستی اختیار کرنے کے اور زیادہ گمراہ اور بے راہ ہوئے اور اپنے فسق کی وجہ سے ہوئے۔ غرض ان معنون کے لحاظ سے یہ الہام اور آیت کریمہ

یضلّ بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا۔

ایک ہی مفہوم اپنے اندر رکھتی ہین:

جواب پنجم راستبازون کے متعلق یہ ایک سُنت اللہ ہے کہ جو بات انکی قابل اعتراض سمجھی جاتی ہے اگر کوئی سوچنے والا سوچے تو وہی قابل اعتراض بات انکی صداقت کی ایک بڑی بھاری دلیل ہوتی ہے چنانچہ مولوی معترض نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اپنی طرف سے ایک اعتراض کیا اور آپ کی صداقت کو باطل کرنا چاہا لیکن اگر وہ غور کرین تو صرف یہی ایک الہام حضرت اقدسؑ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کافی بُرہان ہے۔ اسکی تفصیل اس طرح ہے کہ اس الہام کے متعلق دو ہی صورتین ذہن مین آسکتی ہین ایک تو یہ کہ یہ الہام سچا ہے یعنی خدائے تعالے کی طرف سے ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ خدا کی طرف سے

... صاحبزادہ عبد ... [illegible] ... معزز احمدی بزرگ مولوی الٰہی بخش صاحب نے پڑھا - عزیز بخش خلیل الرحمن صاحب نے اس تقریب پر وعظ کیا - مہر گیارہ ہزار درم شرعی مقرر ہوا۔ ہم صدق دل سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے واسطے موجب برکات اور مثمر ثمرات کرے - آمین ۔

ٹریکٹوں کے واسطے اپنے نام رجسٹر کرالیوین

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے جماعت احمدیہ کے ہونہار نوجوانوں نے بہت ٹریکٹ اور ہینڈبل نصرت اسلام میں لکھ کر چھپوائے اور شائع کئے ہیں چونکہ ایسے ٹریکٹ عموماً مفت شائع کئے جاتے ہیں اسواسطے اون کے متعلق ہمیشہ یہ اشتہار ہوا کرتا ہے کہ جو صاحب منگوانا چاہیں وہ ٹکٹ بھیجکر منگوالیں یہ بات تو درست ہے۔ لکھنے اور چھاپنے کا خرچ تو مؤلف نے یا اس کی جماعت نے اٹھایا - اب خرچ ڈاک اس پر نہیں پڑھنا چاہیئے۔ لیکن جو اصحاب اس مطلب کے واسطے دو پیسے کا ٹکٹ ایک لفافہ میں ڈالکر روانہ کرتے ہیں وہ ایک آنہ خرچ کرتے ہیں تب اون کو ٹریکٹ پہونچ سکتا ہے اور خط وکتابت میں وقت ضائع ہوتا ہے اور دیر بھی ہو جاتی ہے اگر اس کی بجائے انکو بیرنگ پیکٹ روانہ کیا جاوے تب بھی وہی ایک آنہ انکو دینا پڑیگا۔ لیکن رسالہ جلد پہونچ جائیگا۔ اور بروقت تقسیم ہوگا۔ اسواسطے ہماری خیال میں ایسے لوگ جو پسند کریں اپنے نام بدر میں شائع کرا دیں۔ تاکہ قادیان سے یا دوسرے مقامات سے اگر کوئی ہینڈبل یا ٹریکٹ یا پرچہ اشتہار شائع ہو تو انکو فوراً پہونچ جایا کرے ۔

رُوح اللہ

اب اس وقت دو ٹریکٹ ہمارے پاس تقسیم کے واسطے ہیں ایک عیسائیوں کے رسالے رُوح اللہ کا جواب - جسمیں یہ دکھلایا ہے کہ رُوح اللہ سے کیا مراد ہے یہ رسالہ ہمارے فاضل دوست مولوی حافظ روشن علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھا ہے اور دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

دوسرا ٹریکٹ میراوہ ایک لیکچر ہے جو میں نے ہوشیارپور میں دیا تھا۔ اُسکے تھوڑے سے نسخے یہاں ہیں ۔

القادر رحمانی بر تردید فیصلہ ابو احمد رحمانی

ابو احمد رحمانی کوئی صاحب بنگال میں ہیں جو کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں بڑے جوشیلے ہیں - اور کئی ایک رسالے چھاپ کر شائع کر چکے ہیں اون کی تحریروں میں پراگندہ اقوال - غلط استدلال اور کذب وافترا کو پبلک پر ظاہر کرنے کے واسطے ہمارے مکرم حضرت مولانا مولوی ابوالمجد محمد عبدالماجد صاحب پروفیسر عربی و فارسی ٹی ان جوبلی کالج بھاگلپور نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جو مولویصاحب موصوف سے اور دفتر تشحیذ الاذہان سے بقیمت چھ آنہ فی نسخہ مل سکتی ہے - احباب منگوا کر شائع کریں اور بالخصوص اوس علاقہ کے لوگوں میں مفت تقسیم کردیں ۔

رسید زر

(مورخہ ۱۵ - جولائے ۱۹۱۳ء)

۱۲۰۷ - سیٹھ موسیٰ صاحب ۳۰ - جون ۱۳ سے یکم جولائے ۱۴ تک للعہ
۱۳۹۶ - شیخ محمد حسین صاحب " " " " للعہ
۲۷۸۸ - میاں محمد زمان صاحب " " " " للعہ
۲۱۰۶ - مرزا غلام احمد صاحب " " " " للعہ
۴۵ - مولوی عزیز بخش صاحب " " " " للعہ
۱۴۵۳ - مستری فاضل بیگ صاحب " " " " للعہ
۳۰۵ - منشی ہمزاد اللہ صاحب " " " " للعہ
۳۶۹ - ولی محمد صاحب " " " " عہ۸
۱۳۰۳ - چودھری غلام حسین صاحب " " " " عہ۸
۲۰۸۴ - مرزا غلام اکبر خانصاحب " " " للعہ
۱۳۴۵ - سید محمد دین صاحب " " " للعہ
۱۱۳۸ - منشی محمد حسین صاحب " " " للعہ
۲۰۰۹ - منشی خوشی محمد صاحب " " " للعہ

(مورخہ ۱۶ - جولائے ۱۳ء)

۱۸۸۷ - شیخ مولا بخش صاحب ۳۰ - جون ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ تک للعہ
۱۷۵۹ - نور احمد صاحب " " " " للعہ
۱۴۴۸ - سردار امام بخش صاحب " " " " للعہ
۲۲۷۷ - مولوی نور احمد صاحب " " " " عہ۸
۳۰۱۳ - شیخ محمد اختر علی صاحب " " " " عہ۸
۲۰۸۶ - بابو آغا محمد صاحب " " " " عہ۸
مرزا غلام قادر صاحب " " " " عہ
۴۴ - چودہری محمد نواب خانصاحب " " " " للعہ

(۱۷ - جولائے ۱۳ء)

عبدالغنی صاحب شجاع آباد ملتان عہ۸

۲۱۷۷/۱۰۱۹ - چودہری پرمانند صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے یکم جولائی ۱۴ تک للعہ
۲۱۶۴ - منشی غلام حیدر صاحب " " " " للعہ
۱۴۶ - منشی عبداللہ صاحب " " " " للعہ
۵۸۳ - سید عظیم الدین صاحب " " " " للعہ
۶۸۰ - چودہری غلام حسین صاحب " " " " للعہ
۱۱۲۰ - شیخ فتح محمد صاحب " " " " للعہ
۲۲۰۰ - بابو عبدالغنی صاحب " " " " للعہ
۴۵۴ - شیخ محمد حسن صاحب " " " " للعہ

۱۸ - جولائے ۱۳ء (جمعہ)

۱۸۶۹ - میاں غلام محمد صاحب ۳ - جون ۱۳ سے جولائی ۱۴ تک للعہ
۲۰۵۰ - بابو عبدالمجید صاحب ۳۰ - اکتوبر ۱۲ء سے ۳۰ اپریل ۱۳ تک عہ

۱۹ - جولائے ۱۳ء ہفتہ

۳۴۷ - میاں صدرالدین صاحب یکم جولائے ۱۳ء یکم جولائے ۱۴ء تک للعہ
۱۸۹۷ - ملک غلام محمد صاحب " " " " للعہ
۱۵۰۵ - چودہری غلام محمد صاحب " " " " للعہ

(۲۱ - جولائے ۱۳ء دیر)

۱۱۱۸ - منشی الٰہی بخش صاحب دستی یکم جولائے ۱۳ سے یکم جنوری ۱۴ء تک عہ
۲۱۹ - میاں محمد بن محمد خلیل صاحب یکم نومبر ۱۲ سے یکم نومبر ۱۳ء تک للعہ
۲۰۸۳ - نور الدین صاحب یکم جولائے ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ تک للعہ
۹۷۷ - بابو برکت علی صاحب " " " " للعہ
۹۴۹ - شیخ غلام حسین صاحب " " " " للعہ
۲۵۹۹ - سید کبیر الدین صاحب " " " " للعہ
۲۴۹۲ - مولوی رحمت اللہ خان صاحب " " " سعہ
۴۲ - میاں احمد علی صاحب " " " للعہ

(۲۲ - جولائے ۱۳ء)

۲۸۰۸ - منشی عبداللہ صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ء تک عہ
۱۴۵۴ - میاں غلام امام صاحب " " " " للعہ

(۲۳ - جولائے ۱۳ء)

۳۰۳ - ملک شیر محمد خان صاحب للعہ
۲۰ - عبدالواحد خانصاحب للعہ

(۲۴ - جولائے ۱۳ء) جمعرات

۳۱۵ - میاں علی محمد صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ۸
۶۸ - امیرالدین محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۹۴۰ - ہاشم علی صاحب للعہ
۱۶۰۹ - عبدالحق صاحب للعہ
۱۶۷۶ - میاں غلام محی الدین صاحب للعہ

ایک سیّدزادی کے واسطے ضرورتِ نکاح

احمدی نوجوان آسودہ حال لکھا پڑھا - قوم سیّد - اضلاع ہوشیارپور - جالندہر - لودیانہ امرتسر - گورداسپور کا ہو - لڑکی بالغہ ہے - خط وکتابت ن - و معرفت دفتر بدر ہو - خط کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں - خط آنے پر مشتہر کا پورا پتہ خط نویس کو لکھا جائے گا - اور خط مشتہر کو بھیجدیا جاوے گا اس کے بعد دفتر بدر کسی امر کا ذمہ دار نہ ہوگا ✦

مصلح العرب کی قیمت آج تک ۲۶۱ احباب نے عطاء کی ہے - جن میں سے بعض احباب نے ایک سے زیادہ پرچے خریدے ہیں - ۲۸۵ پرچے باہر مختلف اشخاص کے نام جاری کئے گئے ہیں - بعض جگہ ایک ہی شخص کو زیادہ پرچے بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہ آگے تقسیم کردے - صرف ۲۷ دوستوں نے ہندوستان میں اپنے نام پرچہ جاری کرایا ہے باقی سب نے ولایت بھجوایا ہے ✦

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سُرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سُرمہ دُھند جالا - پڑوال اور سبل اور سُرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سُرمہ قسم اوّل عا؍ قسم دوم عہ؍ قسم سوم عہ؍ اصلی قیمت ممیرا لنلہ روپیہ - فی تولہ -

ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سُرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سُرمہ جن کی آنکھیں موسم گرما میں دُکھتی ہوں اون کے لئے بہت مفید ہے ✦

ست سلاجیت ✦

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت قسم اوّل عہ؍ قسم دوم ۸؍

المشتہر - احمد نور - کابلی - مہاجر قادیان ✦

واللہ یحب المحسنین

دُنیا کا کیا زر و مال جمع تو کیا ذوق ✦ کچھ فایدہ بے دستِ کرم اُٹھ نہیں سکتا

مذکورہ بالا اُصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محض خلق اللہ کی بہتری کی نیت سے ہم نے اپنے کارخانہ کی مجرب ادویات آج سے ایک ہفتہ تک ½ **نصف قیمت** پر فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے لہٰذا ناظرین بدر بہت جلد درخواستیں بھیج کر اس رعایت سے مستفید ہوں ورنہ پوری قیمت دینی پڑے گی محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار ہوگا ✦

حبوب مسیحائی - رقت منی سرعت انزال کثرت احتلام جریان - نامردی - سستی - کمزوری - کجی - لاغری - ضعف باہ - دوا رعشہ وغیرہ امراض کا علاج ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہیں - نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا ان گولیوں کا ادنیٰ کرشمہ ہے یہ گولیاں تمام ہندوستان کے نامور ڈاکٹر بکثرت استعمال کرتے ہیں - قیمت فی شیشی ۶۰ گولی ۸؍ رعایتی عہ؍ ۱۲۰ گولی للعہ؍ رعایتی عا؍ - ۲۴۰ گولی سے رعایتی للعہ؍ ✦

سُرمہ نور - یہ عجیب و غریب سُرمہ آنکھوں کی قریباً تمام کی تمام امراض کا ہی علاج ہے - بینائی کو بڑھاتا ہے - پانی جانا سرخی - خارش - ککرے وغیرہ کو گھنٹوں میں ہٹاتا ہے کمزور بینائی کے لوگوں کے لئے از حد مفید ہے فی تولہ عا؍ رعایتی عہ؍ - دو تولہ کے لئے للعہ؍ رعایتی عا؍

مسیحائی پٹی :- اس پٹی کے خارجی طور پر استعمال کرنے سے نامردوں اور مخلوقوں کی سُست رگوں سے پانی خارج ہو کر پوری مردمی حاصل ہوتی ہے کئی مایوس و نامراد مریضان جلق و لواطت اس کے استعمال سے مُراد کو پہنچکر نامرد سے مرد کہلانے کا حق حاصل کر چکے ہیں چند دنوں میں مرد بننا ہو تو خرید و فی بکس چار روپیہ - رعایتی دو روپے ✦

جوہر یوسفی :- بازار مصر کا تماشا دیکھنے کے تمنائی اصحاب کو خوشخبری ہو کہ اعلیٰ درجہ کے میڈیکل اجزا کو کیمیکل اصولوں کے مطابق ترکیب دیکر یہ جوہر تیار کیا گیا جس کے چند روزہ استعمال سے حُسن چمک اُٹھتا ہے - چہرہ پُرنور بنجاتا ہے - کیل - چھایاں - مہاسے داغ اور بدنما دھبے دور ہو جاتے ہیں - شرفا و بیگمات اس عجیب جوہر کی دل سے قدردان ہیں اور ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں فی شیشی خورد ۸؍ رعایتی عہ؍ - کلاں للعہ؍ رعایتی عا؍ ✦

منیجر شفاخانہ نسیم صحت - لوہٹہ بھاٹی ساہیوال ضلع شاہ پور پنجاب

اصلی ست سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کی گئی ہے - مقوی جمیع اعضائے رئیسہ - بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد قدرتی دوائی ہے جو پہاڑوں سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہے - جریان اور کثرت پیشاب کا علاج - جوڑوں کے درد کو مفید ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے - قیمت فی تولہ عا؍ - بدر ایجنسی - قادیان ✦

ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کے لئے خوشخبری

(۱) حال ہی میں ککروں کی ایک دوائی طیار ہوئی ہے جو کہ انگریزی دوائی کاسٹک کی طرح لگائی جاتی ہے یہاں اس دوائی سے بفضلہ بہت سی بیماریوں کو بہت ہی فایدہ ہوا ہے ہم انکی سندات بھی پیش کر سکتے ہیں قیمت فی تولہ عہ؍

سُرمہ عزیزی یہ سُرمہ بھی ککروں کے لئے طیار ہوا ہے اسمیں توتیا کو کیمیاوی ترکیب میں لاکر اسمیں اور بہت اجزا شامل کئے گئے ہیں فی تولہ

بال اُڑانیکا پوڈر - جس سے تین منٹ میں بال صاف ہو جاتے ہیں جلد نرم اور صاف ہو جاتی ہے پھر ارزاں اس قدر کہ فی سیر ایک روپیہ میں دیا جاوے گا ✦

برص کا علاج - سفید سفید داغ جو جسم پر پڑ جاتے ہیں جس سے بدن بہت ہی بدزیب ہو جاتا ہے یہ داغ خون کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں ایسے داغوں کو جذام کی ایک قسم مانا گیا ہے ہم نے اس کے لئے ایک نہایت عمدہ دوائی طیار کی ہے جس سے بہت جلد یہ بدنما داغ دُور ہو جاتے ہیں اور یہ دوائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے دن ہی اپنا خاصہ اثر دکھائے گی - قیمت دوائی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہو - عہ؍ ✦ ع - معرفت بدر ایجنسی - قادیان ✦

عربوں کے پتے درکار ہیں ؛ مصلح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سیّد عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ اور درکار ہیں عرب - مصر - امریکہ وغیرہ بلاد میں جہاں لکھے پڑھے عرب موجود ہوں ...

پچاس سالہ تجربہ

[illegible] ات قول [illegible] متعلق ہیرے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علی
خان [illegible] پچاس سالہ تجربہ ہے علاوہ ازین دس سال تک میں نے
[illegible] ان دواؤن کو استعمال کیا
[illegible] نے مشتہر کرتا ہون ❊
[illegible] دوا [illegible] جو مریض اپنے نقصون یکسی اور
[illegible] جیسے نامرد ہو گئے ہون
[illegible] چار ہفتے کے استعمال [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] (عمہ)

(۲) [illegible] پوڈر (سفوف جریان) اسکے استعمال سے [illegible] اور قوت بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ۔ قیمت عہ

(۳) ایکیوٹ گنوریا پوڈر۔ ابتدائی نئے قسم کا سوزاک دو ہفتے [illegible] سے (درد اور جلن دور ہو جاتی ہے) کثرت ادرار [illegible] آرام ہو جاتا ہے دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ۔ قیمت عہ

(۴) کرانک گنوریا پوڈر (پرانے سوزاک کا سفوف) اس [illegible] سوزش اور جلن کم ہو جاتی ہے۔ پیپ کا دھبا آتا ہے۔ منی کو ناکمل [illegible] کے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی ہے وہ بچہ بیمار کے مرض مین مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا سب شکایات دور ہو کر آرام ہو جاتا ہے بفضلہ تعالیٰ۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے تو [illegible] قیمت صرف تین روپے (سے ر)

(۵) [illegible] ڈرائی اینڈ بلڈی پلز (خونی اور بادی بواسیر کی گولیاں) دو ہفتے کے استعمال سے قبض اور نفخ دور ہو کر بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے۔ خونی بواسیر مین ان گولیون کے ہمراہ مسون پر مرہم استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے ۲۸ گولیان عہ مرہم ایک ڈبیہ ۱۲ر

(۶) جنرل ڈراپسی پلز۔ تمام قسم کے استسقاء کے لئے گولیان مفید ہیں۔ تین ہفتہ کے لئے ۴۲ گولیان عہ

(۷) روماٹیزم پلز۔ گٹھیا باد کی گولیان۔ اس کے استعمال سے اور باہر روغن شفا کی مالش سے تین ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے قیمت ۴۲ عدد گولیان عہ۔ روغن شفا عہ۔ ہر ایک دوا کا محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ❊

المشتہر خاکسار عبد المجید خان خلف ڈاکٹر نیاز علیخان نجیب آبادی از قادیان

لکلّ داءٍ دواءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید۔ یلو اکسائڈ والا۔ مقوی بصر۔ مفید ککرے۔ غشا نزول الماء۔ قیمت فی تولہ .. .. عگر

سرمہ دافع پھولا۔ فی ماشہ .. .. عہ

سرمہ مجلّی۔ مفید پڑوال۔ دھند۔ سبل۔ بیاض چشم۔ آب چشم فی تولہ .. .. عہ

سرمہ ممیرا۔ مفید لبصر از ضعف پیری۔ فی تولہ .. عہ

سرمہ براق۔ مفید سلاق و سرخی پلک۔ فی تولہ .. ۱۲ر

حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دور کرتی ہیں .. عہ

حب مقوی باہ ممسک ۲ درجن۔ قیمت .. .. عہ

دوائی بواسیر خونی ۳۲۔ خوراک .. .. عہ

دوائی مقوی حافظہ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب تولہ عہ

حب مقوی باہ۔ سریع الاثر ایک درجن ۱۲ر

دوائی مقوی باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸۔ خوراک عہ

ق۔ و۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (بانی اسلام)

(مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پرآشوب زمانہ مین کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہین خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور پر افتراء کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہین ایسی دشمن آریہ قوم مین سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہین نہایت عجیبات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لین۔ قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار چھاپی گئی ہے۔ لکھائی اور چھپائی و کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے (۵ر)

ملنے کا پتہ

براہمو پرچارک کالج لاہور

آزمودہ مفید بے نظیر دوائین

اکسیر سوزاک۔ آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والون کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتے کے اندر اندر بالکل شفا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ❊ آزمالو۔ قیمت .. عگر

کشتہ یشب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا۔ کمی خون۔ یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی رکھتا ہے۔ ۴۲ خوراک .. .. عہ

معجون چاندنی۔ اسکے استعمال سے قوت باہ سے حد پیدا ہوتی ہے امساک صد درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل۔ قیمت ایک تولہ (سے ر)

مفرح کوکبی۔ دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز اور نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے ❊

قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنے (عگر)

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے ❊

ع۔ ن۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک بستہ راز۔ طاقت کا عجیب وغریب نسخہ

جوکہ مولوی عبد الحیّ صاحب ملک عرب سے لائے ہین۔ ہر طرح کی کمزوری سستی۔ کمی باہ۔ احتلام۔ جریان۔ رقت اور ضعف دل و دماغ۔ درد کمر۔ نسیان۔ زکام۔ نزلہ کا علاج ❊

تصدیق:۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی۔ کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر۔ حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی۔ حکیم نظام جان صاحب ہزاروی۔ حکیم محی الدین صاحب قریشی۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اس کی شہادت دی ہے۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی۔ مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا اخیر نومبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کر دی ہے۔ بہت جلد منگوالین ❊ ملنے کا پتہ:۔

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور ❊

(بدر پریس قادیان)

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

Reg. No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش زجام نور الدین

معہ ضمیمہ عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ

جلد ۱۴

۲۷ - ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳ - مگھر سمت

قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۲۰

ضعیفی مردہ دلی گر بقادیان درآ

جائنٹ ایڈیٹرن میاں معراج الدین عمر

کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

بلال مسجد ووکنگ کیا فرماتے ہیں!

مین خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا - غلامون مین داخل ہوا - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ء مین یہ حالت رہی کہ پاپیادہ یہان آتا - نہ رات دیکھی نہ دن قادیان کی سڑک اپنی مونس اور انیس سمجھی - دیکھنے والے اور گھر والے سودائی اور مجنون کا خطاب دیا کرتے تھے ہرچند دل سے پوچھا کرتا تھا کہ کیا ہوگیا ہے - دل ہی سے جواب راحت حاصل کرتا - اس ہرن کی طرح جس کے شکم میں نافہ ہوتا ہے خوشبو سے معطر رہا کرتا تھا اور ہون - اب یہان آکر دیکھا تو معلوم ہوا - کہ اور بھی بہت سے اسی خوشبو سے سودائی اور از خود رفتہ ہیں - ہان وہ خود رفتہ نہیں ہین بلکہ دنیا سے گئے گذرے ہین - لارڈ صاحب کا حال بھی اسی قسم کا پاتا ہون کہ جب سے خط و کتابت شروع کی ہے کوئی دن خالی جاتا ہوگا کہ ہم اس کا خط نہیں پڑھتے یا وہ ہمارا نوشتہ نہ پڑھتا ہوگا - برابر ایک ڈاک لگی ہوئی ہے مجھے سمجھ آگئی کہ جس کو ہم دیکھ کر محو حیرت بن گئے تھے وہ ایک عظیم الشان نبی کا بروز تھا - اور یہان بڑے بڑے انسان ہم عاجزون اور ناکارون کو دیکھ کر محو حیرت ہیں - اب پھر میں محو حیرت ہون کچھ سمجھ نہین آتا کہ اس لارڈ نے کیا دیکھا کہ جو خود بے چین ہے - کہان اس کی یہ حالت کہ اعلان سے پرہیز - کہان یہ حالت کہ ہر آن

I am a Muhammadan

زبان پر جاری ہے - ثابت ہوا کہ ہم سودائی نہین ہین بلکہ ؂

پناہ روئے توجستن نہ طور مستان است
کہ آمدن بہ پناہت کمال ہوشیاریست

کے مصداق ہیں - خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لارڈ موصوف کو نظر بد سے بچاوے اور انکی قلم میں زور عطا فرماوے۔

فرماتے تھے کہ مضمون لکھنے کے وقت قرآن شریف کی کسی آیت کی ضرورت پیش آئی اور حیران تھا کہ کس طرح سے وہ آیۃ دستیاب ہوگی - اللہ کا نام لے کر قرآن شریف کو جو ترجمہ انگریزی میں تھا کھولا تو وہی آیۃ جس کو تلاش کرتا تھا اسی صفحہ پر پایا - اسی طرح دو تین مرتبہ واقعہ ہوا - حیران ہون کہ یہ کیا معاملہ ہے - خواجہ صاحب نے جو اس کی تفسیر کی اسکے بیان کی ضرورت نہین ہے کیونکہ آپ خود صاحب حال ہو۔

والسلام - عاجز نور احمد از لنڈن

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر - پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شایع ہوا ؞ ؞

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ ضعف بہت رہتا ہے مگر تمام درس حسب معمول ہوتے ہیں۔ مولود مسعود کا نام محمد عبد اللہ رکھا گیا خدا مبارک کرے اور اسم بامسمیٰ بنائے۔ گذشتہ دوشنبہ کو عزیز کا عقیقہ اور ختنہ ہوا۔ سب طرف سے مبارکباد کے خطوط آ رہے ہیں حضرت جواب میں جزاکم اللہ فرماتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ؞

اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب جلسہ ملتان پر جانے والے ہیں۔ غالباً آج یہاں سے روانہ ہو کر جمعہ لاہور میں پڑھیں گے اور وہاں سے سیدھے ملتان جائیں گے۔ جلسہ ملتان کا پروگرام یہ ہے :-

۲۹ - نومبر روز شنبہ - صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک حافظ روشن علی صاحب مضمون ختم نبوت - ۲ بجے سے ۴ بجے تک سید سرور شاہ صاحب - مضمون وفات مسیح - بعد نماز مغرب ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک عاجز راقم - مضمون اسلام اور عیسائیت ؞

۳۰ - نومبر ۱۳ سنہ ۶ - روز یکشنبہ :- صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب مضمون مسیح موعود - ۲ بجے سے ۴ بجے تک شیرِ اسلام میر قاسم علی صاحب - اسلام اور آریہ ؞

حضرت مولانا المکرم مولوی سید محمد احسن صاحب بخیریت قادیان میں رونق افروز ہیں + برادرم شیخ غلام احمد صاحب احمدی واعظ - بھیرہ - میاں والی - کیمبل پور میں وعظ کر کے جہاں پہنچے - اُمید ہے کہ ۱۵ - دسمبر تک قادیان میں واپس آئیں گے - اللہ تعالیٰ انہیں بمعہ اہل بیت جو اون سے ریس سفر میں بخیریت واپس لائے اور اون کے مخلصانہ کام میں برکات نازل کرے۔ شیخ صاحب موصوف کو کلمہ حق کے پہنچانے کی بڑی تڑپ ہے - اور ان کا وعظ ایک خاص تاثیر اور قبولیت لئے ہوتا ہے + جلسہ سالانہ غالباً ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ کو ہوگا - ۲۶ کو یوم جمعہ ہے اور نماز جمعہ سے غالباً جلسہ شروع ہوگا - ہنوز صدر انجمن نے پروگرام شائع نہیں کیا - بہتر ہو گا کہ انجمن جلسہ کے انتظام حضرت مولوی محمد علی صاحب کی خدمات کو محفوظ کرے - اون کا اس کام میں سالہا سال کا تجربہ ہے - لیکچرار ہماری رائے میں جتنے تھوڑے ہوں اُتنے اچھے - میرے خیال میں ایسے بزرگوں کے اقوال کے سُننے کا موقعہ باہر کے لوگوں کو جلسہ پر دینا چاہیئے - جو باہر جا کر وقتاً فوقتاً اپنی تقریریں نہیں کر سکتے - حضرت خلیفۃ المسیح حضرت فاضل امروہی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریریں اور سکرٹری صاحب کی رپورٹ غالباً کافی ہونگی صبح سے شام تک لوگوں کو تقریروں کے سُننے کے لئے مقید رکھنا بھی مشکل ہے - پچھلے سال دیکھا گیا تھا کہ بہت کم لوگ ایسے تھے جو سب تقریروں میں برابر بیٹھ سکے ؞

عمارت مدرسہ کا کام بسبب کمی فنڈ بند ہے - لنگر بھی مقروض ہے مگر باوجود کمی فنڈ وہ بند تو ہو نہیں سکتا - چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے ؞

لاہور سے جو کسی نے ایک یا دو گمنام ٹریکٹ شائع کئے ہیں - اور اخبار پیغام صلح میں بعض اشخاص نے محض اپنی ذمہ واری پر اس کے بعض مضامین سے اتفاق رائے ظاہر کیا ہے اس کے متعلق کئی ایک خطوط ہمارے پاس آئے ہیں سو جواباً عرض ہے کہ ایسے ٹریکٹوں کو ہمارے احباب مثل ایڈیٹر کبیر الدین احمد صاحب آگ میں ڈال دیا کریں - تعجب ہے کہ انجمن کے ممبران صدق دل سے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کر کے اُس پر قائم ہیں اور اپنے عملی نمونہ سے صداقت کا اظہار کر رہے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح اون پر ہر طرح سے اعتبار کرتے ہیں اور یہ ثالث مان نہ مان میں تیرا مہمان - ان کے تعلقات پر خود ہی بحث اُٹھاتا ہے اور بے ضرورت بحث ؞ انجمن انصار اللہ کے بعض ممبروں نے خوب کیا ہے - جو خود انجمن کے ممبروں سے چند سوالات کئے ہیں - جب وہ سوالات بمعہ جوابات کے شائع ہو جائیں گے تو یہ فتنہ انشاء اللہ ہمیشہ کے واسطے فرو ہو جائے گا - ہاں ایسے بینہ کے بعد کوئی رافضی خارجی بننا چاہے تو اوس کی مرضی ؞ چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے خط سے معلوم ہوا - کہ وہ اوس دسمبر میں آخری امتحان بیرسٹری میں بیٹھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے + ملک عبد الرحمٰن صاحب ولایت میں بخیریت اپنے تعلیمی کام میں مصروف ہیں + خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ جاپان میں بھی اشاعت اسلام ہو رہی ہے - شمالی افریقہ کے عرب خواجہ صاحب کے رسالہ مسلم انڈیا کا ترجمہ عربی میں کرینگے ؞ سویڈن کی ایک خاتون سے خط و کتابت ہو رہی ہے + عاجز راقم اس ہفتہ زکام - بخار اور نوبتی سر درد کے دورہ سے بہت تکلیف میں رہا - اب افاقہ ہی فالحمد للہ ؞

نکاح :- خان میر (جو کرا خیل کابل سے یہاں مہاجر ہیں) کا نکاح امۃ اللہ المعروف لال پری دختر صاحب نور مرحوم سے تین سو روپے مہر پر ہوا - اور عبد اللہ پسر سید عزیز الرحمان صاحب کا نکاح منشی مہتاب علی صاحب آئینہ ساز آرٹسٹ کی لڑکی حمیدہ بیگم سے ۲۰۰ روپیے مہر پر ہوا - اور منشی چراغ الدین صاحب نومسلم سابق پریچر ڈسکہ حال محرر مدرسہ احمدیہ کا نکاح - سارہ دختر میاں جمال الدین صاحب سیکھواں سے دو سو روپیہ مہر پر ہوا - اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؞

کلام امیر رضہ | فرمایا :- دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم و غریب نوازی سے ہمیشہ انسان کی فطرت کو جگانے اور بیدار کرنے کے لئے اپنے بندے بھیجے - ہر ایک جگہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے آتے رہے - نیکیاں کھاتے رہے اور نیک نمونہ بنتے رہے انہیں سے ایک حضرت موسیٰ بھی تھے ؞

میری سمجھ میں جو نبی کہتے ہیں - اُس کی فطرت گواہ ہے عقل گواہ ہے - وجدان صحیح - نورِ معرفت - نورِ ایمان - تجربہ شاہد اگلی کتابوں میں تعلیم تصدیق کرتے ہیں - اتنی باتوں کے بعد جو نہ مانے تو بڑا بے وقوف ہے -

نصیحت - جو لوگ بزرگوں کو بُرا کہتے ہیں وہ ضرور کسی بدی میں گرفتار ہیں جس کسی کو لوگ اچھا کہتے ہوں تم کبھی اُسکو بُرا نہ کہو ؞

ین قائم ؛

والسلام

نوٹ :- ناظرین بدر منتظر رہین کہ لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ احمدی اور غیر احمدی ملکر کرنے والے ہیں اور بہت سے لایق غیر احمدی اکابر قادیان سے خوش و راضی ہیں ؛ کبیر

خاکسار

کبیر الدین احمد - اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ ۱۳۳۱ھ

ناظرین کے معلومات میں ترقی کے لئے اسجگہ وہ شرائط بھی لکھدیتے ہین جو سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کے واسطے ضروری ہین :-

دس شرائط بیعت

اول - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے - کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت اون کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ؛

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ؛

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ؛

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالتمین راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین ہر وقت طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ؛

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ؛

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ؛

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ؛

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا - اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ؛

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا - کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی

؛ ؛

؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا　　مصطفےٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم　　ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست　　بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام　　دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن　　جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام　　ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست　　زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود　　آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال　　وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست　　ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد　　ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است　　منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست　　منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین　　آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست　　ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است خسران و تباب

۷۸۶

کلام امیر رضہ

مصائب اپنی ہی بدعملیون کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

فرمایا:۔ آدمی کو جب کبھی بیماری آتی ہے یا کوئی اور تکلیف یا مصیبت وارد ہوتی ہے۔ تو اوس کے متعلق قرآن کریم نے یہ قاعدہ بتایا ہے کہ:۔

ما اصابت من مصیبة فبما کسبت ایدیھم

جو مصیبت آئی اون کے اپنے ہی کرتوتون سے آئی ٭

ابھی تھوڑے سے دن ہوئے کہ مجھ کو الہام ہوا تھا:۔

لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت

پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ انما اموالکم واولادکم فتنة۔ الخ یہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں۔ پھر تکلیفین یا مال کے ذریعہ ہوتی ہین یا جان پر پڑتی ہیں یا بیوی بچون کے ذریعہ آتی ہین یا آبرو خراب ہوتی ہے یا رشتہ دارون کے ذریعہ سے یا ملک پر۔ اور اوس کے علاوہ ایک اور زبردست مصیبت ہے جو سب سے بڑھ کر ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے انسان کا بُعد ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق دو آیتین مین پیش کرتا ہون۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فاعقبھم نفاقاً فی قلوبھم الی یوم یلقونه بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون

(پارہ ۱۰ رکوع $\frac{1}{16}$)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا وعدون کے خلاف کرنے اور جھوٹ بولنے کے سبب اون کے دلون مین نفاق پڑ گیا اوس دن تک کہ وہ اللہ کے حضور مین حاضر ہون ٭

دوسری آیت۔ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون۔ ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوة ولھم عذاب عظیم ٭ (پارہ اوّل رکوع اوّل)

اس کے لطیف معنے اللہ تعالیٰ نے مجھکو بتائے ہین ایک آدمی ایسا شریر ہوتا ہے اور گندا ہوتا ہے کہ جب اس کو اوس کی بھلائی کے لئے کوئی بات کہتے ہین تو معاً وہ انکار کر جاتا ہے اوس کو اس خیرخواہی پر ذرا بھی پرواہ نہین ہوتی اس واسطے اوس کے دل پر مُہر لگ جاتی ہے۔ مینے بارہا یہ کہا ہے۔ کہ مین تم سے کسی بات کا خواہش مند نہین اپنی تعظیم کے لئے تمہارے اُٹھنے کا محتاج نہین تمہارے سلام تک کا محتاج نہین۔ باوجود اس کے مین کسی کو کچھ کہتا ہون اور نصیحت کرتا ہون۔ لیکن ایسے بھی ہین کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے ہین کہ مین نے ایک آدمی کو نصیحت کی۔ اُس نے مجھ کو دو ورق کا خط لکھ کر دیا ٭

خلاصہ کلام جو انسان کو دُکھ پہونچتا ہے تو کسی گناہ کے ذریعہ سے اوس کو پہونچتا ہے ٭

بیفائدہ بحثین نہ کرو

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ ایک جگہ احمدیون مین یہ بحث ہو رہی تھی کہ فرشتے جسم رکھتے ہیں یا بے جسم ہین اسپر:۔

حضرت خلیفة المسیح ؑ رنجیدہ خاطر ہوئے کہ ہماری جماعت کے لوگ کن نکمی بحثون مین لگ جاتے ہیں کیا اون کے پاس دین دنیا کا کوئی مفید کام نہین یا وہ سب کام اونھون نے ختم کر لئے ہین۔ فرمایا:۔

من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه انسان کے اسلام کی خوبی اسبات مین ہے کہ بے فایدہ باتون کے پیچھے نہ پڑے۔ اگر فرشتے جسم ہین تو اس سے تمکو کیا مل جاویگا اور اگر جسم کے نہین تو تمہارا کیا نقصان ہو گا۔ اور اگر یہ علم تم کو حاصل ہو گیا تو دین دنیا مین کونسی نیکی ہے جو اوس کے ذریعہ سے تم کماؤ گے۔ اگر کوئی فایدہ حاصل نہیں تو پھر قرآن شریف کی اس آیت پر کیون عمل نہین کرتے کہ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون۔ تحقیق بامراد اور کامیاب ہوئے وہ مومن جو اپنی نماز مین عاجزی کرتے ہین اور وہ جو بے فایدہ باتون سے کنارے مین رہتے ہیں۔

آج تک انسان اپنی بناوٹ کی حقیقت سے تو آگاہ نہین ہوا۔ پھر فرشتون کی بناوٹ پر بحث کرنے سے کیا حاصل

تو کارِ زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے:۔ ما اشھدتھم خلق السموات والارض ولا خلق انفسھم۔ آسمان زمین کے پیدا کرنے کے وقت مینے ان لوگون کو سامنے کھڑا نہین کر رکھا تھا کہ یہ اس کو دیکھتے اور شاہد حاضر بنتے بلکہ یہ اپنی پیدائش کے وقت کے بھی گواہ نہین۔ ملایکہ کے متعلق شریعت مین لفظ جسم کا نہیں آیا۔ پس ہم جسم کا لفظ نہ بولین اور اون کی بناوٹ کی کیفیت کو خدا پر چھوڑین اس سے زیادہ اس معاملہ مین گفتگو نامناسب ہے ٭

فضل درکار ہے

فرمایا:۔ نیک اولاد بھی اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ ایک امیر تھا۔ مین اُسکے پاس رہتا تھا اوس نے مجھے کہا کہ بڑے بڑے دُکھی۔ بیمار آتشک کے مارے ہوئے میرے بیٹون کو دکھایا کرو۔ مین بڑے بڑے بدکار۔ آتشک کے مارے ہوئے جن کے عضو تناسل گر گئے تھے اون کو دکھایا کرتا تھا۔ باپ کی غرض یہ تھی کہ یہ بدیون سے بچ جاوین لیکن اوس کے بیٹے بڑے بدکار نکلے۔ جس سے اون کے باپ کا دل خوش نہ ہوا۔ افسوس ہوتا ہے ٭

قارون

فرمایا:۔ قارون کو الہام بھی ہوتے تھے۔ کشف بھی۔ خواب بھی آتے تھے۔ جیسا کہ آجکل بھی بعض لوگون کو ایسے خیال آتے ہین لیکن آخر کار جب قارون نے حضرت موسیٰ سے مباہلہ کیا تو اس مباہلہ مین ہلاک ہو گیا ٭

دُعا مدد

(۱) چودہری کرم داد صاحب امیدوار نمبرداری مین احباب سے درخواست دُعا کرتے ہین ٭

(۲) میان برکت علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہین اللہ تعالیٰ شفا دیوے ٭

شکریہ

ایک مخلص احمدی بھائی بنام رحیم بخش صاحب جینی سے ایک چھوٹا سا قلمی نسخہ ایک کتاب کا جو رد شرک مین ہے۔ خواجہ صاحب کی امداد مین بھیجتے ہین لکھتے ہین کہ نقد تو میرے پاس کچھ ہے نہین یہ کتاب ہی بھیجتا ہون۔ بدر کے دفتر کے یا خواجہ صاحب کے کام آجائے۔ سو اون کا شکریہ ہے اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے ٭

ایسا ہی ایک صاحب مولوی محمد صاحب قلعداری گوجرات سے ایک نسخہ پہلا پارہ ترجمہ قرآن شریف جو فصیح صاحب نے چھپوایا تھا بھیجتے ہین اون کا بھی شکریہ ہے ٭

بیعت

مسماة جان بی بی زوجہ عبداللطیف صاحب سوداگر محلہ چونہ بلاسپور کی خواہش ہے کہ انکی بیعت کی قبولیت کو درج اخبار کیا جاوے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین ٭

رسول بالھدیٰ

برادر عبداللہ خان صاحب ہوشیارپور سے لکھتے ہین کہ ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله کی تفسیر مین مفسرین بالاتفاق لکھتے ہین کہ یہ پیشگوئی متعلق زمانہ مسیح موعود ہے اور اس وقت پوری ہونے والی ہے سو یہ بات درست ہے لیکن اسمین لفظ بالھدیٰ صاف تبلا رہا ہے کہ وہ رسول مہدی کا ہو گا۔ صاحبان دل تدبر فرماوین ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وآلہٖ واصحابہ اجمعین

ہوشیار ہو - اے ہوشیار پُور

مفتی محمدؐ صادق صاحب ایڈیٹر اخبار "بدر" قادیان کے چند دردمندانہ کلمات جو ہوشیار پُور مین سالانہ جلسہ احمدیّہ کی تقریب پر اہلِ شہر کو خطاب کرتے ہوئے ۱۹ - اکتوبر ۱۹۱۲ء کو دو بار صبح اور شام مفتی صاحب موصوف نے کہے اور جماعت احمدیّہ ہوشیار پُور نے اپنے خرچ سے چھپوا کر شہر مین تقسیم کئے - اور اب بعض احباب کے اصرار پر درج اخبار کئے گئے ٭

اے ہوشیار پُور! سُن اور غور کر - ایک مسافر کی آواز پر کان رکھ تاکہ تیرا بھلا ہو - مین تجھ مین سے نہین تیرے اندر رہنے والون سے نہین باہر سے آیا ہوں - پر تجھ سے کچھ مانگنے نہین آیا اپنے اس سفر مین تجھ سے کوئی نفسانی غرض نہین رکھتا اگر تو دولتمند شہر ہے تو مجھے تیری دولت سے کوئی مطلب نہین اگر تو امیر ہے تو مجھے تیری امارت سے کوئی مقصد نہین - ہان مینے سُنا کہ تو ہوشیار ہے - اس واسطے مین نے چاہا کہ تجھے ایک خیر خواہی کی بات سُناؤں جس سے تجھے فایدہ ہو سو تو اس فقیر کی آواز سُن جو اپنے لئے نہین پر تیرے لئے تیرے شہر مین آکر صدا لگاتا ہے تو سُن اے ہوشیار پُور اور غفلت کی نیند سے جاگ - پر اگر تو نہین سُنتا تو مین تیرے در و دیوار کو اور تیری زمین کو اور تیرے آسمان کو سُناتا ہون تاکہ وہ اِس بات کے گواہ ہون کہ مینے اپنی بات تجھ تک پہنچائی - پر تُو نے توجہ نہ کی - مینے اذان دی پر تو نہ جاگا - مینے اپنا کام پُورا کیا اور حُجّت تجھ پر ختم ہوئی مثل مشہور ہے ؎

بر رسُولان بلاغ باشد و بس

مَین رسُول نہین ہون پر رسُول کا غلام ہون - تم اپنے آپ کو دانا سمجھو اور مجھے نادان خیال کرو - مجنون کہو مین راضی ہون کیونکہ مین تو ہوشیار پُور کا رہنے والا نہین اور ہوشیار کہلانے کا خواہان نہین - مین مانتا ہون ؎ - ع

ہوشیار ساری دنیا اک باؤلا ہی ہے

ہان اے ہوشیار پُور تیری گلیان مجھے پیاری ہین کیونکہ میرا پیارا میرا مُرشد میرا ہادی تیری گلیون مین پھر چکا ہے - اُس نے اپنی ایک کسی خاص عبادت کا چلہ تیرے اندر گذارا اور اُس نے دین اسلام کی تائید مین آریون سے مباحثہ کیا اور سُرمہ چشم آریہ کی کتاب مُرلی دھر کے جواب مین لکھی ٭

اے ہوشیار پُور تو نے وہ زمانہ بھی دیکھا جب کہ وہ خدا کا پیارا - عاشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلا اس شہر مین آیا کرتا اور اکیلا پھرا کرتا - مُرلیدھر نے اس کا مقابلہ کیا سو اُس کی مُرلی تو اُسی دن ٹوٹ گئی - پر اُٹھ اے ہوشیار پور اور چارون طرف دنیا مین نگاہ کر کے دیکھ کہ آج کہان تک آسمان اور زمین کے کن گوشون تک اس حامی اسلام ناصر دین محمدی کی تعریف مین مُرلیان بج رہی ہیں -

سو تو سُن اور خوش ہو کہ وہ جو خاکساری سے تیری زمین پر چلتا تھا خدا نے اُس کی عزّت کی اور اُسے اِس زمانہ کے لوگون کے واسطے نذیر بنایا - دُنیا کے لوگ اُسے مانین یا نہ مانین خدا تعالیٰ بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کرنے والا ہے - جب تو نے اُسے دیکھا وہ اکیلا تھا - پر خدا نے اُسے خوشخبری دی کہ باوجود لوگون کی مخالفت کے مین مخلوق کو تیری طرف پھیر دونگا - سو اُس نے اپنے وعدے کو اپنی زبردست طاقت سے پورا کیا اور اُس کے وصال الٰہی سے قبل پانچ لاکھ آدمی اُس کی غلامی مین داخل ہُوا - خدا نے اُسے وہ جماعت عطا کی جو نیکی - تقوےٰ - نماز - روزہ اور حمایت اسلام مین دوسرون کی نسبت بڑھ کر توفیق پاتی ہے کیا یہ انسان کے اختیار مین ہے کہ اپنی ترقی عزّت اور کامیابی کی پیشگوئی کرے اور تیس۳۰ سال مین جا کر اسی طرح پُوری ہو جائے پھر انسان بھی وہ جو ہمیشہ بیمار رہتا ہے - ڈاکٹر اس کی زندگی سے کئی بار نااُمید ہو جاتے ہیں وہ کوئی مشہور عالم نہین کوئی امیر نہین کسی گدّی کا سجادہ نشین نہین خدا نے اُسے مسیح بنایا مہدی بنایا - آسمان پر اس کی سچائی کا نشان دکھایا - زمین پر اس کی صداقت کا اظہار کیا جو اس کے مقابلہ مین آیا وہ ذلیل ہُوا مارا گیا جو اُس کے ساتھ ہُوا وہ عزّت دیا گیا زندگی بخشا گیا اُس نے عمر دین اسلام کی خدمت مین گذار دی اس کی عمر کا پہلا حصّہ تو نے دیکھا کہ وہ کس طرح دین کا عاشق تھا اور اس کی عمر کے پچھلے اٹھارہ سال مین اس کی خدمت مین رہا مین گواہی دیتا ہون -

کوئی ہے ؟

جو صادق کی اس شہادت پر یقین لائے کہ اُس کا جاگنا اور اُس کا سونا اُس کا اُٹھنا اور اُس کا بیٹھنا اُس کا لکھنا اور اُس کا پڑھنا اوس کا کھانا اور اُس کا پینا - اُس کا چلنا اور اُس کا پھرنا اُس کا حضر اور اُس کا سفر - اس کی نماز اور اُس کا روزہ - ہان اس کا جینا اور اُس کا مرنا سب اسلام کے لئے تہا - اور اگر آج تو اس کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے تو قادیان کو چل اور اُس کے جانشین **نور الدّین** کو دیکھ - اور اُس کی قرآن خوانی اور قرآن پر عمل کا ظہور ملاحظہ کرو ٭

وہ اسلامیون کا ایسا خیر خواہ تہا تبھی تو اسلامیون کی اصلاح کے واسطے مقرر ہُوا - اور اُس نے مسیح اور مہدی کا خطاب پایا - اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت ہے نہ کہ ہتک کہ آپ کی شاگردی سے فیض پانے والے اس رُتبہ کو پہونچے اپنے نبیؐ کی عزّت کو نہ گھٹاؤ بلکہ بڑھاؤ ٭

اے ہوشیار پُور تو نے مرزا صاحب کو دیکھا اس مقدس وجود کی خدمت دینی کو دیکھا پھر تو نے مرزا صاحب کے خدام کو دیکھا حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے لیکچر کو سُنا اور تو قائل ہُوا کہ اسلام کی تائید مین ایسا بولنے والا تم مین نہین - پھر حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی تقریر دلی دردمندی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین نکلی ہوئی سُنی - اور تو نے مانا کہ رسُول کی محبّت اس شخص کے دل مین بھری ہوئی ہے - حضرت ڈاکٹر سیّد محمد حسین شاہ صاحب کے اس زور آور حملے کا تو نے نمونہ دیکھا جس نے آریہ مت کی بُنیاد کو ہلا دیا ان بزرگون نے اسلام کی خوبیون کے کمال کا نقشہ تیرے سامنے پیش کیا تب تو کڑکڑایا کہ یہ لوگ اپنا اصلی مذہب کہ ہم سے چھپاتے ہین اور صرف ان عقاید کی خوبیون کو بیان کر کے جن کو ہم مانتے ہین ہمارے دل کو خوش کرنا چاہتے ہین پر تو نے اپنے ایسے خیال مین بدظنی سے کام لیا تو نے نہ سوچا کہ اگر ان کے عقاید مین تجھ سے کچھ اختلاف ہے تو وہ اختلاف اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا جو ان کا مُرشد اپنی کتابون مین لکھ کر چار دانگ عالم مین پھیلا گیا کیونکہ مُرید اپنے مُرشد سے جُدا نہین - اور غلام اپنے آقا سے علیحدہ نہین - ان جسنے اعلان کیا کہ مین احمدی ہون اُس کے خیالات احمدؐ سے الگ نہین پر ان بزرگون نے تجھ پر اس امر کو ثابت کیا اور اس حُجّت کو پُورا کیا کہ وہ دعوے جو تجھ سے ہے کہ مین اسلام کا حامی ہون سو اس حمایت کا بیڑا بھی اگر اُٹھایا تو احمدیون نے اُٹھایا اور اس حمایت کے لئے نُصرت بھی اگر دی گئی تو احمدیون کو دیگئی - سو اسی سے تو احمدیون کے عقاید کو دیکھ - اگر ان کے عقاید نبیون کے سردار حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارے نہین تو وہ نُصرت الٰہی جو محمدیون کے نصیبہ مین ازل سے لکھی گئی ہے وہ آج احمدیون کے شامل حال کیون ہے - کیونکہ ہر ایک عیسائی فرقہ اور دہریہ

جو تجھ کو کھا جانا چاہتا ہے انکی آواز سے بھاگتا ہے۔ کاش کہ تو اس حکمت کو سوچتا اور ایمان لاتا کہ اس زمانہ مین حقیقی حصار وہی اسلام ہے جو مرزا صاحب اور اس کی جماعت مین پایا جاتا ہے۔ سو اون بزرگون نے تجھ فہیم اور ہوشیار سمجھ کر کسی دانا کے اس مقولے پر عمل کیا :- کہ

عاقلان را اشارہ کافی است

پر جب اشارے کرتے کرتے تین سال گذر گئے بلکہ اس سے زیادہ تو دیکھ آج تجھے وُہ باتین بھی سنائی گئین جن کے نہ سُننے کے سبب سے تو پہلون کا شاکی ہُوا۔ تجھے بتلایا گیا کہ نبی کریم ؐ تو نبیون کے سردار ہین۔ سردار تو وہ ہے جو ایک لشکر اس کے پیچھے ہو اور ایک گارد اس کی اردل میں ہو کیا وہ غلام جو اپنے آقا کے آگے چلتا ہے اور اس کی راہ صاف کرتا ہے اُسے کوئی دانا اپنے آقا کی ہتک کرنے والا خیال کر سکتا ہے ؟ کیا بادشاہ کا بیٹا بادشاہ نہین ہوتا ؟ اور کیا راجے کا بیٹا راجہ نہیں ہوتا ؟ اور کیا مولوی کا شاگرد مولوی نہین بنتا ؟ اور کیا کاریگر کا شاگرد کاریگر نہین کہلاتا ؟ مذہب ایک کالج ہے اور اس کا پرنسپل اس کا نبی ہے۔ وہ نبیون کا خاتم ہے جسکی مُہر کے بغیر کوئی نبی بن نہین سکتا۔ اگر اُس کی مُہر سے کوئی بھی نبی نہ بنا اگر اُس کے سارٹیفکیٹ سے کسی کو بھی نبوت نہ ملی تو دنیا کو ہم کیونکر منوا سکینگے کہ وہ خاتم النّبیین ہے۔ کیا حدیثون مین نہین لکھا کہ آنے والا مسیح نبی ہے۔ اُمت محمدؐی تو سب سے بہتر اُمت ہے، اس کو تم نے ایسا ذلیل تو مانا کہ وہ سب کے سب سو گئے پر اس کو عزّت والا ابھی تو مانو کہ تم کو جگانے والا ابھی تو اسی اُمّت مرحومہ مین سے پیدا ہُوا کیا ہم کوئی نیا اسلام تیرے سامنے پیش کرتے ہیں ہرگز نہین وہی اسلام ہے وہی قبلہ وہی قرآن مجید اور وہی نبی کریم ؐ وہی دین وہی روزے۔ وہی حج اور وہی زکوٰۃ۔ سب کچھ تو وہی ہے۔ فرق ہے تو اتنا کہ تو نے سمجھا کہ تجھے جگانے والا اور الصّلوٰۃ خیر من النّوم کی اذان دینے والا یہود قوم کا کوئی بزرگ کھڑا ہو گا۔ پر مین کہتا ہون کہ مسلمان سارے مر نہین گئے۔ محمدؐ جیتا ہے تو سارے محمدؐی کیون کر مر سکتے ہین اس اللہ اکبر کا نعرہ لگانے والا یہود مین سے نہین بلکہ مُسلمانون سے کھڑا ہُوا ہے۔ سو اے ہوشیارپور تو جاگ یہود کا انتظار نہ کر مُسلمان بن اور مُسلمان کی بانگ پر بیدار ہو کلمہ پڑھ اور اُٹھ کھڑا ہو کہ اُٹھنے کا وقت آگیا۔ اذان دینے والے کو گالی نہ دے کہ وہ تو بلند مینار پر کلمہ پڑھتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ تو کلمہ گو نہین تو بھی کلمہ پڑھ رہا ہے پر ہنوز بستر غفلت مین اُونگھتے اُونگھتے اور لحاف مین لیٹے ہوئے کروٹ مین کلمہ پڑھتا ہے۔

پھر سو جاتا ہے۔ تیرا کلمہ شہادت دیتا ہے کہ جب تو بیدار تھا تو کون تھا۔ پر مین کہتا ہون کہ پھر بیدار ہو اور ہوشیاری سے کلمہ پڑھ اور اذان دینے والے کی طرف دوڑ تا کہ فرشتے تیرے لئے مغفرت کرین۔ کل کی بھولی بسری باتین تجھے پھر یاد آجائین۔ مجدّد کوئی نیا دین نہین لاتا۔ پہلے ہی دین کی پھر تجدید کر دیتا ہے۔ سوتون کو جگاتا ہے وہ نہین جاگتے تو اپنی آنکھوں کا پانی اُنپر ڈالتا ہے جس سے کوئی تو شکریہ کے … ہوتا اور کوئی اُسے گالی دیتا ہے کہ تو نے میری میٹھی نیند کو خراب کیا اور مین ایک اچھی خواب دیکھتا تھا اسمین تو خلل انداز ہُوا۔ پر اے نادان اب خوابین دیکھنے کا وقت گیا اب تیرے خوابون کے پُورا ہونے کا زمانہ آگیا اب خواب کیا دیکھتا ہے اب تو اُٹھ اور خواب کی تعبیر دیکھ۔ پہلے سے خدا کے پیارے لوگون نے جو کچھ اپنی رؤیا اور کشوف اور الہام مین دیکھا تھا اس کا ظہور دیکھ۔ کہا گیا تھا کہ مہدی کے وقت سورج اور چاند کو رمضان شریف مین گہن لگیگا۔ سو لگ گیا۔ کہا گیا تھا کہ اس کے وقت مری پڑے گی۔ کال ہون گے۔ حج بند ہوگا دریا خشک کئے جائین گے۔ سو یہ سب باتین پُوری ہوگئین گواہ آگیا پر وہ کہان ہے ؟ جس کے لئے گواہ ہین۔ کیا گواہ مدّعی کے بغیر عدالت مین پیش ہو سکتے ہین ؟ پس جب تم نے گواہون کو دیکھ لیا تو یقین کرو مدّعی موجود ہے گواہون کو مانو اور مدّعی کو سچا جانو اور اس سے صُلح کر لو نہین تو یاد رکھو کہ عدالت کسی کا لحاظ کرنے والی نہین وہ اپنا حکم سُنائے گی پھر کوئی اپیل بھی نہ سُنی جائے گی کیونکہ اس عدالت کا فیصلہ قطعی ہے *

سو اے ہوشیارپور۔ تو جاگ آسمان کی آواز پر لبیک کہہ تا کہ تیری برکات زیادہ ہون اپنے خدا کو راضی کر لے مُنادی کرنیوالے کی منادی پر کان رکھ اور اُس کی اسّی کتابون کو پڑھ۔ اپنے گھر مین علیحدہ بیٹھ کر غور کر اور اللہ سمیع و علیم رحیم کریم کے حضور دُعا کر کہ وہ حق کو تیرے پر کھولدے۔ اُس ندا کنندہ کا ایک مخلص ہر وقت تیرے درمیان موجود ہے اوس کے صدق کو دیکھ کہ وہ خود پیر تھا اوسے بھی پیر حاجی محمدؐ کہتے ہیں۔ پر اُسنے پیری کو چھوڑا اور مُرید بنا پھر اپنے شہر کے بسمل کو اپنی خیر خواہی مین تڑپتے ہوئے دیکھ۔ اون سے تجھے اخبار۔ رسالے اور کتابین مل سکتی ہین اور یہ تجھے نیک باتین سُنا سکتے ہیں *

ہان اس فقیر کی صدا تیرے سب بسنے والون کے لئے ہے نہ صرف اون کے لئے جو اہل اسلام کہلاتے ہین بلکہ اُن کے لئے جو ساتنی ہندو ہین کہہ دیوتاؤن کے آگے سر جھکانے والے دیوتا تجھ سے راضی نہ ہون گے کیونکہ تو نے انکی مُورتی کی تعظیم کی۔ پر اون کے اصل سے پیٹھ پھیری تو اس دولت مند کی طرح ہُوا۔ جس نے شاہی بُت کے سکّے سے بہت پیار کیا اور اوسے جمع کیا اور حفاظت سے رکھا۔ پر جب بادشاہ نے اُس سے محصُول مانگا تو اس کا دل نہ چاہا کہ بادشاہ کا سکّہ بادشاہ کو واپس دے۔ سو اُسنے بادشاہ سے عزّت کا خطاب نہ پایا بلکہ پیسہ پرست اوس کا نام رکھا گیا۔ سو دیوتا پرست نہین بلکہ تو مُورتی پرست ہے اور دیوتا تو اپنی پرستش بھی نہین چاہتا بلکہ وہ تو تم سے پرمیشر کی بھگتی چاہتا ہے۔ سو ایشور کے پریمیون کو مان اور پرم ایشور کا پُرش بن جانا۔ سچے دل سے کہو کہ ایشور کے سوائے کوئی پُوجا کے لایق نہین اور دیوتاؤن مین سے کوئی محمدؐ سے بڑھ کر دیوتا نہین اسی کو عربی الفاظ مین ظاہر کرد تو پڑھو۔ کلمہ

لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ

ہان یہ صدا صرف مُسلمانون کے لئے نہین بلکہ ہندوؤن کے لئے بھی ہے اور آریاؤن کے لئے ہی ہے جن کا فخر ہے کہ اُنھون نے بُت توڑ دئے ہم بھی اُنہین کہتے ہین شاباش تم نے خوب کیا پر ذرا اپنے گریبان مین مُونھ ڈالکر غور کرین کہ یہ بُت تم نے کسی دنیوی جوش مین آکر توڑے یا خدا کی محبت مین توڑے اگر خدا کی محبت مین ہو کر توڑے تو پھر اوس شخص سے تم کو کیون عداوت ہے جو دنیا مین سب سے بڑا بُت شکن ہُوا۔ جس کا نام ہے۔

محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم۔

وہی تو اس بُت شکنی کی پاک تعلیم مین تمہارا اوّل اُستاد ہے اُسی کے غلامون نے بُت شکنی کا رواج پہلے ہندوستان مین ڈالا پس اے آریو اُٹھو اور محمدؐ کو دھن باد کہو اور اس کی مہا کرو۔ کہ محمدؐ کہتے ہی اُسکو ہین جس کی مہا کیگئی *

پھر اگر اے ہوشیارپور تجھ مین کوئی مسیحی ہے تو وہ بھی سُن لے کہ مسیح مسیح کہنے سے کچھ فایدہ نہین جب تک کہ تم مسیح کے ظہور کو قبول نہ کرو کیونکہ لکھا ہے کہ بہتیرے ہین جو مجھے خداوند خداوند کہین گے پر مین کہونگا کہ دُور رہو مین تم کو نہین جانتا۔ مسیح کے ماننے والے وہی ہین جنھون نے مسیح کی آمد ثانی

---

* ہوشیارپور کے برادران احمدیّہ کے اسمائے گرامی :- پیر حاجی احمدؐ صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بسمل۔ ڈاکٹر سُلطان محمدؐ صاحب ڈاکٹر محمد عمردین صاحب۔ راجہ علی محمدؐ خانصاحب۔ پیر احمدؐ شاہ صاحب۔ شیخ امام الدین صاحب۔ عبداللہ خان صاحب۔ ماسٹر قادر بخش صاحب۔ ماسٹر غلام مُصطفےٰ صاحب *

پر اوسے قبول کر لیا اور اسبات کے واسطے کہ جو آسمان پر چلے گئے مانے جاتے ہیں وہ دوبارہ زمین پر کیونکر آیا کرتے ہین - الیاس نبی کا قصہ بائبل مین پڑھ لو - خدا کے ہولناک دن سے قبل الیاس کس طرح زمین پر آیا - وہ بھی تو مانا جاتا تہا کہ آسمان پر چلا گیا ہے سو جس طرح تم نے الیاس کا دوبارہ آنا مانا اسی طرح مسیح کا دوبارہ آنا بھی مانو ورنہ تمہارا ایمان نہ صرف دوسرے مسیح پر بلکہ پہلے مسیح پر بھی تزلزل مین ہوگا اور نہ یہ قبول ہوگا اور نہ وُہ - اور ایسا یقین نہ کرو کہ ضرور ہے کہ آنے والا تمہارے خیال کے مطابق ہی آوے کیونکہ خیال کرنے والے بہتیرے ہین اور ہر ایک کی خیالی تصویر جُدا ہے - آج سے دس روز پہلے تم نے اِس فقیر کا نام بہی سُنا ہوگا کہ وہ یہان آتا ہے اور سُننے کے ساتھ ہی تمہارے دل میں میری ایک تصویر بہی بن گئی ہوگی - کیونکہ یہ ہر انسان کی عادت ہے کہ جس شخص یا شہر یا چیز کا نام سُنتا ہے اسکی کچھ تصویر بھی اُسکے دل مین بنجاتی ہو - پر آج جب مین تمہارے سامنے کھڑا ہوا تو وہ سب تصویرین باطل ہوگئین کیونکہ انسان خالق نہیں اس کی بنائی ہوئی تصویر سچی نہین ہوسکتی - ایسا ہی مختلف مذہبون اور اون کے فرقون نے آنے والے مسیح کی جُدا جُدا تصویرین بنائین پر وہ سب غلط ہوئین اور حقیقی مسیح خدا نے اپنی بنائی ہوئی شکل مین تمہارے سامنے کھڑا کیا - تم اس کو قبول کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو ورنہ پھر پچھتاؤ گے - اور پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا ؎

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خُدا

محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے میری پیارے میرے محسن میرے پروردگار

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہار دین کہ مین ہون اشکبار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندونکی اب سُن لے پکار

کس کے آگے ہم کہیں اس درد دل کا ماجرا
اون کو ہے ملنے سے نفرت بات سُننا در کنار

کیا کرون کیونکر کرون مین اپنی جان زیر و زبر
کس طرح میری طرف دیکھین جو رکھتے ہیں نقار

یہ عجب بدقسمتی ہے کس قدر دعوت ہوئی
پر اُترتا ہی نہیں ہے جام غفلت کا خمار

ہوش مین آتے نہیں سو سو طرح کوشش ہوئی
ایسے کچھ سوئے کہ پہر ہوتے نہیں ہین ہوشیار

اب نہین ہیں ہوش اپنے اِن مصائب مین بچا
رحم کر بندون پہ اپنے تا وہ ہووین رستگار

اے میرے پیارے جہان مین تو ہی ہو اک بے نظیر
جو تیرے مجنون حقیقت مین وہی ہیں ہوشیار

ان دلونکو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تو تو رب العالمین ہے اور سب کا شہریار

حضرت خواجہ صاحب کا خط
بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

بحضور مخدوم و مطاع
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - یہ ہفتہ محض خدا کے فضلون کا گذرا ہے - اللہ اللہ ابھی ایک ماہ ہوا کہ لکھا تہا کہ لارڈ موصوف کی راہ مین ایک روک ہے - وہ روک تو اب بھی موجود ہے لیکن ربّانی تصرف نے اور حضور کی دُعا نے وہ کام کیا - جو میری حیرت کا موجب ہو رہا ہے - ابھی پندرہ دن ہوئے کہ لارڈ موصوف بروز جمعہ میرا مہمان تھا - سید وزیر حسن - ظفر علی بھی تھے - اوس نے قبول اسلام کا تو اعتراف کیا - لیکن اپنی روک کا بھی ذکر کیا اس کے بعد ہی اوس نے تین مضمون لکھے - جو نومبر کے رسالہ مین شائع ہوئے ہین اوس مین قریب قریب اعلان تھا - مینے ان دو ہفتون مین متواتر حضرت امام مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب مین دیکھا اُنھون نے مجھ سے کئی دفعہ خوشی مین مصافحہ کیا کل میرا دن نہایت ہی مبارک اور کامیاب گذرا - لارڈ موصوف نے ایک کتاب لکھنی شروع کی ہے جس کا نام اوس نے ذیل مین تجویز کیا ہے :-

A Western awakening to Islam - Being the result of over 40 years Contemplation
by
The Right Honourable Lord Headley
B.A., M.I.C.E., F.S.E. etc.

اسلام کی طرف مغربی بیداری
چالیس سال سے اُوپر غور و فکر کا نتیجہ -

مُصنّفہ
رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے - بی - اے - ایم - آئی - سی - ای - ایف - ایس - ای - وغیرہ وغیرہ ؛

یہ کتاب حسب اجازت لارڈ موصوف مین چھاپ دونگا - اس کا اشتہار چنانچہ اسلامک ریویو کی پشت پر دیدیا گیا ہے قیمت اسکی ایک شلنگ ارادتاً تہوڑی رکھی گئی ہے میری رائے تو بلا قیمت تقسیم کرنے کی تھی لیکن لارڈ موصوف نے اسے پسند نہین کیا ؛

بہرحال اب میری رائے یہ ہے کہ یہ کتاب کئی ہزار چھپے اور کثرت سے بلاد غرب مین تقسیم ہو - کل مُسلمان بلا تمیز فریق و فرقہ اگر اس کو کثرت سے خرید کر تقسیم کرین اور مدد دین تو ایک بہا عظیم ہوگا - لارڈ موصوف جیسے کہ انہون نے مجھ پر ظاہر کیا - نہایت مختصر طریق پر کل اسلام کے محاسن - اور ساتھ ہی ذب اعتراض بھی کرے گا - اور یہ ظاہر کریگا کہ اسلام کو اُسنے کیون ترجیح دی - یہ ایک کتاب بظاہر وہ کام کرے گی - جو شاید اسلامک ریویو کئی سال تک نہ کر سکتا یہ خدا کے فضل ہین ؛

یہ قوم ہی نہیں بلکہ مغربی دنیا وجاہت پرست ہے یہ لوگ اپنے بڑے آدمیون کے سخت مقلد - اور اجنبی چیزون سے سخت متنفر - انشاء اللہ اس کتاب سے بہت سی رُوحین جو بالکل طیار ہین - اور حجاب مین ہین باہر آجاوین گی - کیونکہ اب وہ ایسے ایک وجیہ انسان کی پیروی کرین گی - اسلامک ریویو نومبر نمبر کے نکلنے پر مین سوتھ پورٹ کے دوست کو لکھونگا کہ اب حجاب کی ضرورت نہین وہ صداقت سے مت ہچکچائے ؛

خدا کا لاکھ لاکھ احسان - جب مین مالی دقتون سے گھبرا رہا تھا - دوسری طرف ظالمون نے ناپاک حملے شروع کئے تھے پیسہ اخبار نے ایک ذاتی کاوش کو قومی رنگ مین ظاہر کیا عین اوسوقت خدا نے میری محنت کو ٹھکانے لگانے کا سامان کر دیا ایک شخص جو چالیس سال سے ایک طرف آرہا ہے اب میری آواز پر نعرہ لبیک دیتا ہے - دراصل اُسے سہارا اور امداد اور بعض تشریحات کی ضرورت تھی وہ اسے ملگئی اور حق تو یہ ہے کہ یہ سب فضل ہی فضل ہے ان دو ہفتون مین جو خدا تعالے نے اس کے دل پر تصرف کیا اس کے سمجھنے کے لئے الفاظ سے کہین زیادہ تصور کی ضرورت ہو ؛

مجھے شاعری سے چندان اونس نہین - یہان آکر دو تین ماہ سے بعض وقت جوش موزون الفاظ مین راستہ نکال لیتا ہے - آج رؤیا کے بعد طبیعت مین لذت تھی - ذیل کے اشعار جو قریباً فی البدیہہ لکھے گئے ؛

ترانہ حمد بجناب احدیّت نامہ

خود بخود کردی درِ افضال باز | این غلط! گر من کنم بہجت ناز
من بُدم حیران - پئے مرغان باغ | خود عنایت کردہ ائی یک شاہباز
آن چہ بنمودی تو پر یا بجواب | روز روشن دیدہ ام با چشم باز
لارڈ - پیدا شد پئے نصرت مرا | چون شد از بیچارگی زہرم گداز
آن نجستہ - تا چہل - در غور و خوض | آخرش کردی باؤ افشاء راز
نعرۂ الحمد - مستانہ زنم | مے کنم صد سجدہ با عجز و نیاز

کے عجب! بینم ز مغرب آفتاب
چشم بر الطاف تو - اے چارہ ساز

اب مین چاہتا ہون کہ یہ کتاب کثرت سے اشاعت پائے ایک تو صدر انجمن اس مین خاص امداد دے اور دوسرے ہمارے بھائی خواہ انگریزی دان ہون یا ہندی سب مدد دین - اور اُردو دانون کے لئے مین اس کا ترجمہ کر دون گا - کتاب کی قیمت پیشگی بارہ آنہ اور ایک آنہ محصولڈاک فی الفور شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت مین ہمارے دوست بھیجدین - علاوہ اس کے جو اس مین امداد کرنی چاہے - مین چاہتا ہون کہ یہ کتاب دسمبر مین نکل جاوے ؛

صبح چھ اور سات بجے کے درمیان کچھ تھوڑی سی غنودگی مین مینے دیکھا کہ ایک وسیع مکان ہے - جس پر چھت نہین از قسم ہے بے تباہ - اوس مین سیڑھیان سیڑھیان ہین وہان سب احمدی احباب ہین ہین - ضرور ہندوستان میں پھر رہا ہون - میرے دوست مجھ سے مصافحہ کر رہے ہین - مین ایک جگہ بیٹھ گیا کچھ شاید کمزور یا علیل ہون - اتنے مین حضرت اقدس آگئے - جیسے اون کا طریق تہا - آتے ہوئے جہان مین بیٹہا تہا - بیٹھ گئے اور پوچھا کہ اب تمہارا کیا حال ہے - مینے شکایت بیماری ظاہر کی - اُنھون نے کہا مین علاج کرتا ہون - میری داہنی پنڈلی کو دو نو ہاتھون سے بہت دبانا شروع کیا - گویا یہ کوئی عمل توجہ کا تھا - جس کے ساتھ عامل معمول کی پنڈلی کو دباتے ہین - چند منٹون کے بعد اُنھون نے کہا کہ اب تمہین پھر تکلیف نہ ہوگی - آرام آجاویگا - مینے بجواب عرض کیا کہ حضور والا کی طبیعت کا حال کیسا ہے - فرمایا اور اپنا موہنہ کھولکر ایک دانت کی طرف اشارہ کیا کہ یہ سخت درد کرتا ہے - گویا درد حقیقۃً اسپر پڑا ہوا ہے خواب مین اس کے بعد ایک اور نظارہ اس جگہ دیکھا - جو زبانی عرض کرونگا - خیر مین نے تو یہ سمجھا کہ جب مین ایک طرح گھبراہٹ مین تھا اور کوفت اور تھکان محسوس کرنے لگا تھا - اب وہ کوفت دُور ہوجائے گی - اور حضرت کی رُوح اب میری رفع تکلیف پر متوجہ ہے - لیکن جو حضور مغفور نے اپنے دانت کی درد کے متعلق فرمایا وہ مجھے سمجھ نہین آئی ؛

حضور اس کی تعبیر سے اطلاع بخشین - بہرحال یہ سب کچھ مُبارک ہے مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ حضور کی خلافت مین یہ عظیم الشان کام یعنی لارڈ موصوف کا قبولیت حق سرانجام پایا - اب کیا اس مین کبھی کسی کا اجارہ ہے - ایک پیرانہ سال ساٹھ سال کا شخص بچپن سے عیسائیت سے متنفر - پھر آہستہ آہستہ ایک طرف آرہا ہے اور آخری مرحلہ قبولیت پر اس وقت پہنچتا ہے - تب حضور کا غلام صلائے اسلام دیتا ہے -

فالحمد للہ علیٰ ذلک - حضور والا کی خدا عمر صحت عافیت مین ترقی دے - میان صاحب کو - حضرت اُم المؤمنین مائی صاحبہ کو اور والدہ عبد الحی کو - عزیز عبد الحی کو اور میر صاحب کو - اور باقی سب دوستون کو مبارک اور سلام - اور عرضِ دُعا

آپکا خادم غلام
خواجہ کمال الدین

الحق کی مدد کرو

دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے اور وہان سے احمدی برادران کی خاطر ایک اخبار نکلتا ہے جو سلسلہ احمدیّت کی اشاعت کے واسطے خاص ہے ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب اوس کو دلچسپ اور مفید بنانے کے واسطے ہمیشہ کوشان رہتے ہین لیکن مجھے یہ معلوم کرکے بہت رنج ہوا کہ اوس کے خریدارون کی تعداد بہت ہی کم ہے اور اگر یہی حال رہا تو میر صاحب کو اخبار بند کرنا پڑے گا اور اگر وہ بند ہوا تو علاوہ شماتت اعدا صدر مقام ہند سے اکیلے احمدیہ اخبار کا بند ہوجانا ہمارے لئے ایک صدمہ کا موجب ہوگا احباب کو چاہیئے کہ الحق کی مدد کرین اور اسے بند نہ ہونے دین مین ناظرین بدر سے درخواست کرتا ہون کہ وہ کم از کم دو سو نئے خریدار الحق کے واسطے بنا دین ان کی رپورٹ اخبار بدر مین چھپتی رہے گی - دو سو ۲۰۰ کوئی بڑی تعداد نہیں - الحق کی قیمت کچھ بہت نہین اگر چند ذی استطاعت احباب توجہ کرین - تو وہ دو سو خریدار کی رقم اپنی ہی جیب سے دے سکتے ہین - اور اس طرح ایک اخبار کی زندگی کے قیام مین بڑی امداد مل سکتی ہے مین مانتا ہون کہ اکثر احباب کو جو دلچسپی قادیان کے اخبارات کے ساتھ ہوسکتی ہے وہ باہر کے اخبارات کے ساتھ نہین ہوسکتی لیکن صدر مقام ہند سے الحق کا نکلنا اس کو خاص امتیاز دیتا ہے جو قابل توجہ ہے - ممکن ہے کہ کسی دوست کو الحق کے کسی مضمون پر ناراضگی بھی ہو لیکن کسی شے کے فواید اور نقصانات کا موازنہ کرکے اس کی قدر کرنی چاہیئے - محض خیر تو اللہ ہی کی ذات سے ہے - غلطیان سب سے ہوسکتی ہین جو دراصل غلطیان ہون یا ہمارے خیال مین غلطیان ہون - بہرحال کسی آرگن کا جاری ہوکر بند ہوجانا قوم کو گوارا نہین کرنا چاہیئے - ہان کسی خاص انتظام کے ماتحت جو قوم کی طرف سے ہو کوئی دو یا زیادہ آرگن ملاکر ایک کر دئے جاوین تو وہ جُدا بات ہے اسکا ہرج نہین لیکن صرف خریدارون کی کمی کے سبب اگر الحق بند ہوگیا - تو بہت افسوس کا موجب ہوگا - اسواسطے مین پھر عرض کرتا ہون کہ ناظرین بدر ضرور توجہ فرماوین ؛

دُعا مدد

سردار عبد الحمید خان صاحب احمدی ہری پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ مصائب دُنیا سے تنگ آکر احباب سے درخواست کرتا ہون کہ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دینی دنیوی کامون مین کامیابی عطاء فرمائے ؛

اصلی سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے - مقوی جمیع اعضائے رئیسہ ہے - بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد قدرتی دوائی ہے جو پہاڑون سے نکلتی ہے - پہاڑ کی مومیائی ہے - جریان اور کثرت پیشاب کا علاج - جوڑون کے درد کو مُفید ہے - بلغم کو کاٹتی ہے اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے - قیمت فی تولہ ۶عہ

بدر - ایجنسی - قادیان ضلع گورداسپور ؛

عربون سے پتے درکار ہین

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عبد الحی صاحب لائے ہیتے - اور کچھ اور درکار ہین - عرب - مصر - امریکہ وغیرہ بلاد مین جہان لکھے پڑھے عرب موجود ہون وہان کے دوست توجہ کرین اور از راہ عنایت ایسے آدمیون کی فہرست داخل کرین جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مُفید ہوسکتا ہو ؛

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰے بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

اخبار بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش

جلد ۱۴ — مورخہ ۱۲ ۔ محرم سنہ ۱۳۳۲ ہجریہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء ۔ ۲۷ مگھ — نمبر ۲۲

ضعیف و مُردہ دلی گر بقادیان در آ | ایڈیٹر صاحب عمر جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین | کہ ہست محی موتیٰ کلام نور ملیں

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللّٰہ تعالےٰ بنصرہٖ بخیریت ہیں تمام درس حسب معمول ہوتے ہیں ۔ گذشتہ ایت وار کو پیچش سے تکلیف ہو گئی تھی ۔ اہل بیت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے میاں ناصر احمد صاحب اچھے ہیں ۔ فالحمد للّٰہ ۔

حضرت خواجہ صاحب نے جس جنتری کے متعلق اعلان کیا تھا وہ چھپ کر آ گئی ہے ۔ جس کی طرف سے قرآن و حدیث کے کلمات لکھے گئے ہیں اون سے فی کس ۱ عدد و دیگر خریداران سے فی نسخہ ۲ اس کا چارج ہے اس بہانہ سے بھی یورپ میں قرآن و حدیث کے پاک کلمات کی کچھ اشاعت ہو گئی ۔ خوشی کی بات ہے ۔ خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں فرماتے ہیں کہ انگلستان کی قریباً سب اخباروں میں لارڈ ہیڈلے کی تصویر چھپی ہے اور اس کے قبول اسلام کے ساتھ میرا تذکرہ کیا گیا ہے ۔ اور میرے نام نئے قسم کے خطوط کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے ۔ اخباروں والے خود خواہش کرتے ہیں کہ دین اسلام کے متعلق مضامین لکھ کر انکو دئے جاویں ۔ لارڈ ہیڈلے کے اعلان پر کوئی مخالفت نہیں ہوئی بلکہ عموماً تعریفی الفاظ میں اس واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ عنقریب اور خوش کن خبریں لکھونگا ۔ اس وقت تک لارڈ ہیڈلے ۔ ایک نوجوان اور تین خاتونین مسلمان ہو چکی ہیں ۔ حضرت مسیح موعود کا کشف پورا ہوا فالحمد للّٰہ ۔ برادر عبد الرشید احمدی نے میرٹھ سے مبلغ ۵ روپے خواجہ صاحب کی امداد کے واسطے بھیجے ہیں ۔

برادران سید ولی اللّٰہ و شیخ عبد الرحمان صاحب بخیریت اپنی تعلیم میں ملک مصر میں مصروف ہیں ان کے خطوط اب عربی زبان میں آتے ہیں ۔

منشی فرزند علی صاحب حج سے بخیریت واپس آ کر فیروزپور سے ہوتے ہوئے قادیان پہونچے ۔ اون سے معلوم ہوا کہ حاجی عرب عبد الحی صاحب ہنوز مکہ معظمہ یا جدہ میں ہیں عرب صاحب کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے ۔ اللّٰہ تعالیٰ نیک بنائے ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام امۃ الحی رکھا ہے ۔

مبارک

ہمارے عزیز دوست شیخ رحیم بخش صاحب راجپال واعظ اسلامی کا نکاح منشی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام کی صاحبزادی سکینہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح نے اعلان کیا ۔ مہر تین صد روپے مقرر ہوا ۔ اللّٰہ تعالےٰ موجب برکات اور مثمر ثمرات کرے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

دو فرشتین

دو فرشتین آئین دلِ ناکام کے دل کی
اسلام کی اک دوسری اسلام کے دل کی
پہلی یہ کہ اک لارڈ ہے اسلام میں داخل
تفریح ہے جو گردشِ ایام کے دل کی
اور دوسری مشکوئے خلیفہ کی وہ تولید
کہتے ہیں تمنا جسے خدام کے دل کی
اک نور سے ہے ایک کمالِ ازلی سے
پیدا ہوئی خاصوں سے خوشی عام کے دل کی
اس وقت زمانے میں عجب نور و ضیا ہے
روشن ہے سحر تیرگی شام کے دل کی
ثاقب نے کیا خوب لکھا حق نیابت
خواہش تھی یہی مورد الہام کے دل کی
اے ڈاکٹر اس سلسلہ کو اور ہو توفیق
ہے بس یہ دعا خادم اسلام کے دل کی

خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر

یکم دسمبر سنہ ۱۳ء

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

کلام امیر

فرمایا - قرآن شریف میں بعض مسائل ایسے بھی ہیں جو خاص قسم کے انسانوں کے واسطے ہیں مثلاً مسائل حیض صرف عورتوں کے واسطے ہیں مگر بعض مسائل ایسے ہیں جو سب کے واسطے برابر ہیں +

فرمایا - آدمیوں کے درمیان اختلافات بہت ہیں ہر ایک کا کھانا پینا پہننا مال و دولت مکانوں کا نشیب و فراز سب جدا ہے اس اختلاف کا کوئی حد حساب نہیں لیکن باوجود اسکے اتفاق بھی ہے اور اگر اتفاق نہ ہو تو انسان کا زندہ رہنا مشکل ہے عرب اور افغانستان میں بھی قوانین اور شریعت اور امیر ہیں جنکی ماتحتی پر اتفاق کرکے لوگ وہاں امن پاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جتنی کوئی سلطنت بڑی ہوتی ہے اس کا امن بھی بڑا ہوتا ہے سلطنت برطانیہ کے ذریعہ سے جو اتفاق ہے اس سے فائدہ اٹھا کر ہم لنڈن ہند کناڈا اور آسٹریلیا تک کی اشیاء منگوا سکتے ہیں سو انسان بالکل تتر بتر نہیں رہ سکتا کوئی کسی قسم کی جوتی یا کپڑا پہنے ہمیں اس اختلاف سے غرض نہیں ہم صرف ان باتوں میں اتفاق چاہتے ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائیں فحکمہ الی اللہ ہر وقت مدنظر ہے +

فرمایا جب میں بہت بیمار ہوگیا تھا تو ان ایام میں ہمارے ڈاکٹروں نے میری بڑی خدمت کی ڈاکٹر الہی بخش صاحب رات کو بھی وہاں رہتے تھے انھوں نے بہت ہی خدمت کی میرا رونگٹا رونگٹا ان کا احسان مند ہے ایسا ہی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بہت خدمت کرتے رہے ہیں۔ مگر ان کو میرے بچنے کی امید نہ تھی۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے ایک بیٹے کی بشارت دی جو اب پوری ہوئی۔ فالحمد للہ +

اوقات ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سڑک کچی ہے بٹالہ اس لائن پر ہے جو امرتسر سے گورداسپور پٹھانکوٹ کو جاتی ہے اور امرتسر سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے ایک گھنٹہ میں ریل امرتسر سے بٹالہ پہنچتی ہے اور ڈیڑھ دو میں اکہ یا ٹمٹم بٹالہ سے قادیان پہنچتے ہیں کرایہ اکہ ٹمٹم عموماً ۸ر فی سواری کے قریب ہوتا ہے اگر اسباب ساتھ نہ ہو۔ تو پیدل آنے میں زیادہ آرام ہوتا ہے۔ صدر انجمن پہلے کیطرح انتظام کریگی کہ چند آدمی مہمانوں کا اسٹیشن بٹالہ پر استقبال کریں اور ان کے بسترے کسی گڈے پر روانہ کرادیں +

تبادلہ - وہ سب صاحبان جو دہلی - انبالہ - جالندھر کیطرف سے آئیں انکے لئے ضروری ہے کہ امرتسر میں گاڑی تبدیل کریں۔ ایسا ہی پشاور راولپنڈی جہلم سے آنیوالے سب اصحاب کو لاہور یا امرتسر میں گاڑی تبدیل کرنی ضروری ہوتی ہے +

دو گاڑیاں لاہور سے سیدھی بٹالہ تک آتی ہیں۔ ایک صبح پونے سات بجے لاہور سے چلکر دن کے دس بجے بٹالہ پہنچتی ہے دوسری پونے تین بجے شام کے لاہور سے چلکر پونے چھ بجے شام کے بٹالہ پہنچتی ہے۔ تیسری ایک گاڑی امرتسر سے ہی ۱۲ بجے چلکر ایک بجے بٹالہ پہنچتی ہے +

ایک گاڑی لائل پور سے چلکر براہ سانگلہ لاہور سیدھی بٹالہ آتی ہے۔ روانگی از لائل پور ۵ بجے شام آدھی رات کے وقت بٹالہ پہنچتی ہے + یہی چار گاڑیاں ہیں جو روزانہ بٹالہ پہنچتی ہیں اب سیالکوٹ سے کوئی گاڑی سیدھی بٹالہ نہیں آتی۔ راستہ میں بدلنا پڑتا ہے +

پشاور کیطرف سے مفصلہ ذیل گاڑیاں امرتسر پہنچتی ہیں۔ (۱) صبح پونے نو بجے یہ گاڑی پشاور سے آتی ہے (۲) دن کے ساڑھے گیارہ بجے یہ گاڑی ملتان سے براہ سانگلہ آتی ہے۔ (۳) پونے پانچ بجے شام یہ گاڑی لائلپور سے براہ لاہور آتی ہے (۴) ساڑھے تین بجے شام کلکتہ میل ہے (۵) چھ بجے شام ہردوار پسنجر۔ لالہ موسیٰ سے چلتی ہے (۶) ½۶ بجے شام صرف لاہور - امرتسر کے درمیان دوڑتی ہے (۷) سوا آٹھ بجے شام راولپنڈی سے آتی ہے (۸) ۹ بجے شام بمبئی میل (۹) نصف شب لالہ موسیٰ سے آتی ہے (۱۰) ساڑھے گیارہ بجے رات لائل پور سے آتی ہے +

یہ گاڑیاں علاوہ ان گاڑیوں کے ہیں جو اوپر لکھی جاچکی ہیں +

دہلی کیطرف سے مفصلہ ذیل گاڑیاں امرتسر پہنچتی ہیں (۱) قبل نماز فجر سوا چار بجے یہ گاڑی دہلی سے آتی ہے (۲) قبل نماز فجر پونے چھ بجے ہردوار سے براہ سہارنپور آتی ہے (۳) صبح آٹھ بجے بمبئی میل (۴) صبح ½۹ بجے دہلی سے آتی ہے وزیرآباد تک جاتی ہے (۵) دن کے ساڑھے دس بجے کلکتہ میل (۶) دن کے سوا بارہ بجے لدھیانہ سے لائلپور تک جاتی ہے (۷) شام کے چار بجے سہارنپور سے آتی ہے ملتان جاتی ہے (۸) شام کے ½۶ بجے لدھیانہ سے آتی ہے امرتسر تک ( ) رات کے دس بجے دہلی سے آتی ہے اور تیز گاڑی ہے +

واپسی کے واسطے جو گاڑیاں پشاور کیطرف سے آتی ہیں ان کو دہلی کیطرف جانے والی سمجھا جاوے + اور جو گاڑیاں دہلی کیطرف سے آتی ہیں ان کو پشاور کیطرف جانے والی سمجھا جاوے +

اور بٹالہ سے چار گاڑیاں روزانہ امرتسر کیطرف جاتی ہیں +

(۱) صبح سوا سات بجے۔ اسکے لئے قبل نماز فجر قادیان سے چلنا چاہیئے یا رات بٹالہ میں گزارنی چاہیئے + (۲) پونے دو بجے دن کے (۳) پونے پانچ بجے شام کے (۴) پونے سات بجے شام

کرایہ ریل

درجہ سوم بٹالہ تا امرتسر ۴ر + امرتسر سے دہلی ۲/۲ + میرٹھ ۲/۲ + سہارنپور ۱/۲ + انبالہ ۱۴ر جالندھر چھاونی ۹ر لاہور ۶ر گوجرانوالہ ۱۴ر لائلپور اور سانگلہ ۱/۲ سیالکوٹ ۱/۲ جموں ۱/۱۰ جہلم ۱/۹ راولپنڈی ۲/۲ کوہاٹ ۳/۱۲ کامل پور ۲/۱ پشاور چھاونی ۳/۱۲ فیروزپور براہ قصور ۱۳ر ملتان چھاونی ۲/۱ +

جلسہ

سالانہ اس سال صدر انجمن نے صرف دو روز قرار دیا ہے ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۳ء جمعرات و جمعہ۔

اس میں دو دقتیں ہونگی + اول تو دور کے لوگ پہنچ نہ سکیں گے، دوم وقت بہت تھوڑا رکھا گیا ہے + تجویز کی گئی ہے کہ اکثر مہمان شہر کے اندر ہی رہیں۔ تھوڑے باہر مدرسہ بورڈنگ میں بھی اتارے جائینگے مگر کھانے کا انتظام سب کے لئے صرف شہر میں ہوگا۔ تقریریں مسجد اقصیٰ میں ہونگی۔ ناظم جلسہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب بامداد خلیفہ رشید الدین صاحب ہیں +

جلسہ قریب آرہا ہے اور چونکہ احباب کی مہمان نوازی میں مکانوں کی گنجایش کا تخمینہ لگانا ضروری ہے۔ اس لئے مہربانی فرماکر احباب سے مشورہ کرکے اپنے شہر کے ان احباب کی تعداد سے مطلع فرماویں جنکے جلسہ میں شریک ہونیکی امید کی جاتی ہے نام کی ضرورت نہیں صرف تخمینہ تعداد کی ضرورت ہے + بواپسی ڈاک جواب ارسال کرکے مشکور فرماویں۔ والسلام میرزا محمود احمد افسر بیت المال

دعا مد

(۱) برادر عبد الغنی صاحب اندور سے اپنی اہلیہ مکرمہ کی عافیت اور شفاء کلی کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں + (۲) برادر ملک تاج الدین صاحب درخواست دعا برائے حسنات دارین کرتے ہیں + (۳) ہمارے عزیز دوست ملک محمد بخش صاحب کا بیٹا بیمار ہے۔ احباب بدرگاہ خداوند دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد شفا دیوے +

کرائسٹ اور کرشنا

یہ کتاب بزبان ہندی لکھی گئی ہے اور اس میں مسیح کا تعلق ہندوستان کے کرشن مہاراج سے ثابت کیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا اردو ترجمہ بھی ہونے والا ہے کتاب بہت دلچسپ معلوم ہوتی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸ر ہے اور ملنے کا پتہ۔ شیام منوہر سنگل بڑا بازار بلند شہر

عسل مصفی حصہ اول

جس کا مدت سے انتظار تھا۔ اور کئی دفعہ اخبار بدر میں اس کا ذکر ہوچکا ہے چھپکر شائع ہوگئی + قیمت مبلغ عہ/ فی نسخہ حصہ اول کی ہے۔ حصہ دوم زیر طبع ہے + ملنے کا پتہ

مرزا خدا بخش صاحب

محلہ سیتلی - سنگے منڈی - لاہور شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ذکرِ حبیب

*

پچھلے سال جو تقریر میں نے سالانہ جلسہ احمدیہ پر کی تھی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سُنائے تھے تو اکثر سامعین نے خواہش کی تھی کہ اس مضمون کو چھاپ دیا جائے۔ چنانچہ میں نے اسے اخبار میں یا علیحدہ چھاپنے کا ارادہ کیا تھا مگر اُس وقت اراکین صدر انجمن نے تجویز کیا کہ یہ تمام مضامین رپورٹ میں چھاپے جائیں۔ اور انجمن کے رپورٹر نے اس غرض کے واسطے یہ تقریر مجھ سے لے لی تھی۔ مگر اب معلوم ہؤا کہ انجمن کا ارادہ نہیں رہا۔ کہ ان کو چھاپے اس واسطے اس مضمون کو اب درج اخبار کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر

حمد | سب حمد و ثناء اُس قدیم رحمٰن رحیم سبوح قدوس ذات کے لئے ہے۔ جس نے ہر نبوت کے خاتم حضرت محمد عربی کی شان کو نمایاں کرنے کے واسطے اُس کے بروز حضرت احمد کو اُسی کے متبعین میں سے مبعوث کر کے اسکا نام مسیح رکھ دیا۔ کہ اِس زمانہ کی تاریکی کے فرزندوں پر اپنی جلوہ نمائی کرتے ہوئے انھیں شان محمدی کا مقام دکھا جائے۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

گلدستۂ صادق } معزز اراکین صدر انجمن احمدیہ کے ارشاد کی تعمیل میں مینے چاہا کہ اپنے احباب کے سامنے کچھ تقریر کروں۔ لیکن جب میں نے مضمونِ تقریر پر توجہ کی تو مجھے اس سے بہتر کوئی بات نظر نہ آئی کہ میں اس جلسہ پر جمع ہونے والوں کو جلسہ کے بانی کے مُونھ سے سُنی ہوئی باتیں کچھ سُنا دوں اور میں دُعا کرتا ہوں کہ یہ ذکرِ حبیب ہم سب کے واسطے موجب ہدایت اور باعث حصول رضائے الٰہی ہو۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

(ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے)

یہ مقولہ صداقت کی حقیقت تک پہنچتا ہو یا نہ پہنچتا ہو۔ مگر اِس میں شک نہیں کہ ذکرِ حبیب انسان کو بالآخر وصلِ حبیب کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔ سو میرے بھائیو میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور علیہ و علی مطاعہ الصلوٰۃ والسلام کی مجالس سے چُنے ہوئے چند پھُولوں کا گلدستہ جو اِس وقت میں آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ایک بہترین تحفہ آپ صاحبان کی تکالیف سفر کے عوض میں ہوگا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنے احباب کے واسطے ایک تحفۂ گلستان طیار کیا تھا۔ جو اُس زمانہ کے مذاق اور حضرت مُصنّف کی حُسنِ نیت کے مُطابق مقبول عام ہؤا۔ سو میرا تحفہ گلستانِ سعدی نہیں تو گلدستۂ صادق بن کر عوام نہیں تو بُلبلانِ بوستانِ مسیح کے واسطے ضرور موجب تفریح ہوگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

میرا ذکر } ممکن ہے کہ اِس تقریر میں کہیں تقریر کرنے والے کا بھی ذکر آجائے۔ کیونکہ زیادہ تر وثوق کے ساتھ انسان اپنے تجارب اور مشاہدے ہی بیان کر سکتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اُسی محبوب کی طفیل ہے۔ اور ہر ایک احمدی اپنے رنگ میں مسیح موعود کا ہی ایک معجزہ ہے۔ شیخ فرماتے ہیں۔ قطعہ

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گِلِ ناچیز بودم
و لیکن مدتے با گُل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

رُوحانی بیماریوں کا علاج

میں جب سب سے پہلے قادیان میں آیا مجھے ٹھیک تاریخ تو یاد نہیں مگر ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کا موسم سرما تھا۔ انھیں دنوں میں مینے بیعت کی تھی بیعت سے قبل حضرت مسیح موعود کے ساتھ میں ایک صبح سیر کے واسطے گاؤں سے باہر گیا۔ اُن دِنوں میں صرف ایک اور مہمان سید فضل شاہ صاحب تھے۔ اور گول کمرہ مہمان خانہ تھا۔ سیر میں صرف ہم دو آدمی حضرت کے ساتھ تھے۔ مینے عرض کی کہ حضرت[1] رُوحانی بیماریوں کا علاج کیا ہے۔ فرمایا۔ موت کو یاد رکھنا۔ بہت سے امراض طولِ امل سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب اِنسان سمجھ لے اور یقین کرلے کہ مینے مرجانا ہے تو پھر روحانی بیماریوں میں کم گرفتار ہوتا ہے۔ یہ پہلی نصیحت ہے جو مینے مامور من اللہ کے مُونھ سے سُنی۔ اللہ اللہ وہ کیا ہی مقدس چہرہ تھا۔ اور اُس کے مُونھ کے پاک کلمات کیسے پُرتاثیر ہوتے تھے۔ مُبارک ہیں وہ جنہوں نے اُسکو پایا۔ اور سمجھا اور پہچانا اور مانا اور قبول کیا اور حق قبولیت کا ادا کیا۔ سو میرے پیارے بھائیو تم بھی اِس نصیحت کو سنو اور یاد رکھو کہ دُنیا چند روزہ ہے۔ اور وہ وقت قریب آتا ہے۔ کہ ہم اس کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ مرنیکے وقت یہ ساری عمر کا زمانہ ایسا معلوم ہوگا۔ کہ ایک پل گھڑی کی طرح گذر گیا۔ اگر تکلیف سے گذرا اور اگر آرام سے گذرا سب گذر جائے گا۔ کچھ آگے کی طیاری کر لو۔ ہمارے پُرانے خطیب تو اپنے پرانے وعظوں میں پڑھا کرتے ہیں۔ کہ موسےٰ کہاں عیسےٰ کہاں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ مولوی عبدالکریم کہاں اور حکیم فضلدین کہاں۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارا وہ پیارا کہاں۔ جسکے دیدار کے واسطے اِس جلسہ میں تم پروانہ وار ایک دوسرے پہ گرتے تھے۔ وہ خدا کا رسُول اور مخلوق کا مرجع نہ رہا۔ تو ہم تم کب رہیں گے سب نے قبرگاہوں کو جاآباد کرنا ہے۔ کام کرو تو وہ جو کچھ آگے کام آوے مسیح اور مہدی کی زیارت کا زمانہ گیا۔ وہ واپس نہیں آسکتا۔

نورالدین کی قدر کرو | پر نورالدین کے زمانہ کو بھی غنیمت جانو۔ اگر اس **نورانی شکل** کی راہنمائی میں خدا ہمیں بہشتی مقبرے تک پہنچا دیوے تو زہے قسمت اور اگر مشیت ایزدی یوں ہو کہ ہم اِس واسالا ابتلا میں کچھ دن اور رہیں تو پھر ایسی نعمت کو بھی ترسنا ہی ہوگا۔ سو اب بھی وقت ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ دِلوں کے کینوں کو دُور کرو حُسنِ ظن سے کام لو۔ مودت اور اُلفت کی راہوں میں ترقی کرو۔ احکامِ الٰہی کا جوا اپنی گردن میں ڈالو۔ دُنیا داروں کی دُنیا پر نظر اُٹھا کر نہ دیکھو کہ وہ نیست ہو جانے والی چیز ہے۔ تمہارا خزانہ **شہنشاہی بنک** میں ہے جسکا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا۔ اور جس کے ٹوٹ جانے کا کسی زمانہ میں اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں کو مسیح موعود کی صحبت کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ اُس کے جانشین کی صحبت سے فائدہ اُٹھائیں۔ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا اِنسان کے دِل کو پاک کرتا ہے۔ اُس کی عقل کو بڑھاتا ہے۔ اور اُس کے تقوے میں ترقی ہوتی ہے۔ گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور رُوحانی قوے ترقی پکڑتے ہیں۔ خدا تو سب جگہ ہے پر اُس کی جلوہ نمائی ہر شخص پر جُداگانہ رنگ میں ہے۔ دُنیا دار کی نگاہ اِس فلسفہ کو نہیں پاسکتی پر صادق جانتے ہیں کہ **نُورالدین جیسوں کی صُحبت کنگال کو دولتمند بنادیتی ہے**۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے بعض دوست اپنی فرصت کے ایّام اور کاموں میں گذار دیتے ہیں۔ اِس میں اُنکے واسطے سراسر نقصان ہے۔ عاقبت اندیشی سے کام لو۔ اور پاک صُحبتوں سے اپنے رُوح کو صاف کرو۔

تمثیلوں میں مماثلت | جن لوگوں نے انجیل پڑھی ہے وہ اِس بات کو جانتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری اپنی باتوں میں تمثیلوں سے بہت کام لیتے تھے۔ موجودہ انجیل سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے حواریوں نے اعتراض بھی کیا تھا۔ کہ ہر بات تو تمثیلوں میں کہتا ہے مگر یسوع نے اُن کے اس سوال کے بعد جلد ایک تمثیل شروع کر دی۔

---

[1] اِس تقریر میں جہاں کہیں حرف "حضرت" کا بطور ضمیر کے استعمال ہؤا ہے اُس سے مُراد حضرت مرزا صاحب مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و خلفائہ و بارک وسلم کے متعلق لفظ "آنحضرت" (وہ نبی) کا استعمال کیا گیا ہے۔ منہ

مسیح موعود کو اِس مُعاملہ میں بھی مسیح اوّل کے ساتھ ایک مماثلت حاصل تھی۔ آپ اکثر باتوں کو نہایت لطیف اور آسان تمثیلوں سے سمجھایا کرتے تھے۔ جبکہ مینے پہلے پہل یہاں سکونت اختیار کی تو ابتداءً حضرت کے رہایش کے مکان کے اندر ہی مجھے بھی ایک جگہ ملی اور حضرت علیہ السلام کی رہایش کے ساتھ کے کمرے میں ہم رہتے تھے ایک دن حضرت عورتوں کو وعظ کر رہے تھے اور بہ سبب زیادہ قریب ہونے کے مجھے بھی آپ کی دلربا آواز پہنچ رہی تھی۔ انسان کی پیدائش اور پھر لازمی موت اور رجوع الی اللہ کا ذکر بہت ہی دلکش پیرایہ اور سہل طریقہ سے عورتوں کے ذہن نشین کر رہے تھے۔ تو اس مضمون کو آپنے عورتوں کی سمجھ کے مطابق ایک تمثیل میں بیان کیا فرمایا۔ "دیکھو جب کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ اُسکو پالتا ہے اور اُسکی تربیت کے تمام سامان مہیا کرتا ہے۔ اُسپر بہت سا خرچ کرتا ہے اور وہ اُسے بہت پیاری ہوتی ہے۔ لیکن جلد ایک وقت آتا ہے کہ والدین باوجود اُس اُلفت اور محبت کے جو اُنھیں اُس لڑکی کے ساتھ ہے اُسے اپنے گھر سے نکالنے کی تجاویز سوچتے ہیں۔ اور اپنے پاس سے بہت سا روپیہ بھی خرچ کر کے بچشم گریاں اُس پیاری بچی کو اپنے گھر سے نکال کر کسی دُوسرے گھر میں بھیج دیتے ہیں۔ یہ مجبوری انھیں کیوں پیش آئی۔ صرف اس واسطے کہ اُس لڑکی میں خدائیتعالے نے ایک جوہر رکھدیا ہے جو شگفتگی حال نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اس گھر کو چھوڑ کر دُوسرے سے نہ ملے اسی طرح انسان میں بھی ایک جوہر رکھا گیا ہے جسکی شگفتگی عالم ثانی میں ہوسکتی ہے اور یہ عالم صرف اُس کی طیاری کا ہے۔ اِس گھر کو انسان اپنا گھر نہ سمجھے۔ ہاں یہاں طیاری کرے۔ قابلیت پیدا کرے۔ ہُنر سیکھے۔ تاکہ خاوند حقیقی کے پاس پہنچ کر اس کی قدر اور عزت ہو۔ موت صرف ایک نقلِ مکان ہے۔ ✦

نقلِ مکان

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دُنیوی مصایب سے تنگ آگیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ خودکشی کرلوں۔ فرمایا ہرگز ایسا نہ کرو۔ شاید تم خیال کرتے ہو کہ مرجانے سے انسان کا خاتمہ ہوجاتا ہے تو یہ خیال بالکل غلط ہے موت صرف نقلِ مکان کا نام ہے۔ تمہاری شامتِ اعمال تمہارے ساتھ چلے گی۔ اور اگر خدا کو تم نے راضی نہیں کرلیا تو وہ مصیبت اس سے بڑھ کر ہوگی۔

آپکی توجہ

آپ کا کام زیادہ تر یہ تھا کہ اللہ اور اُسکے رسولوں پر ایمان لوگوں کے دلوں میں قائم کردیں اور اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے آپ کو بہت سے معجزات اور کرامات اور خوارق عطا کیے۔ یہی آیات و نشانات ہیں جو اس زمانہ میں ایمان کو ثریا سے لے آئے۔ اپنی جماعت کے احباب پر لازم ہے کہ ان نشانات کو کثرت سے لوگوں کو سُنایا کریں اور اُن کی اشاعت کیا کریں۔ کیونکہ خدائیتعالے کی ہستی کے ثبوت کے واسطے یہ تازہ دلائل ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لوگوں کے واسطے قائم کردیے ہیں۔ اِس اصل کی طرف توجہ ہونے کے سبب حضرت فرُوعات کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے ایک دفعہ ایک شخص نے بیعت کی وہ داڑھی منڈواتا تھا۔ کسی نے حضرت کے پاس شکایت کی کہ حضور فلاں شخص داڑھی منڈواتا ہے۔ اُس کو سمجھایا جائے۔ آپ نے فرمایا مجھے تو لوگوں کے ایمان کی فکر ہے تم داڑھیوں کے پیچھے پڑے ہو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ داڑھی رکھنا بے سُود ہے۔ بلکہ حضور کا منشا ظاہر ہے کہ جب درخت کی جڑھ کو پانی دیا جاتا ہے تو سب شاخوں اور پتّوں کو خود بخود پہنچ جاتا ہے۔ ایمان سارے مذہب کی جڑھ ہے۔ جب ایمان دِل میں قائم ہوگا تو اُس کے تمام آثار ہر جگہ نمودار ہوں گے۔ اگلے دِن کا ذکر ہے۔ کسی شہر میں چند واعظین کے مقرر کرنے کی ضرورت تھی۔ وہاں جن واعظین کے نام تجویز کیئے گئے اُن میں سے ایک صاحب ایسے بھی تھے جو ریش کی صفائی کیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح[2] نے فرمایا کہ اسلامی واعظ ایسا تو ہونا چاہیئے جس کے چہرے پر مُسلمان ہونیکا سائن بورڈ[1] تو ہو۔

مسائلِ فقہیہ

یہی اصول کی طرف زیادہ متوجہ ہونے کے سبب آپ مسائل فقہیہ کی طرف بہت کم توجہ کرتے تھے۔ مینے اخبار بدر میں مسائل فقہیہ کی جو سُرخی (المفتی) رکھی ہوئی ہے وہ حضرت مسیح موعود کی اجازت سے ہی رکھی تھی۔ جب مینے اِس کی اجازت حضرت سے طلب کی تو فرمایا۔ کہ آپ ایسے مسائل مولوی صاحب[2] سے پُوچھ لیا کریں۔ اِس واسطے میں اِن مسائل کے درج کرنے میں حضرت کی زندگی میں بھی اتنی احتیاط عموماً کرلیا کرتا تھا۔ کہ جو مسئلہ خود حضرت فرمایا کرتے تھے وہ بھی تحریر کرکے چھپنے سے قبل حضرت مولوی صاحب[2] کو دکھا لیا کرتا تھا۔ ✦

بعض مسائل

مگر باوجود اس کے کہ آپکی توجہ اس طرف نہ تھی۔ پھر بھی لگا ہے کوئی نہ کوئی مسئلہ حل ہوتا ہی رہتا تھا۔ ہم لوگ جو یہاں رہتے ہیں۔ ہماری عادت تو عموماً نہ تھی کہ ہم اس قسم کے سوال کرتے لیکن باہر سے آنے والے احباب بعض دفعہ ایسے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ اِس واسطے بدر و الحکم میں حضرت کی زندگی میں اکثر فتاوے حضرت کے اپنے ہی بتلائے ہوئے ہیں۔ اور بعض مسائل کو میں اِس وقت بطور مثال کے سُنا دیتا ہوں۔

فاتحہ خلف امام

۱۔ نماز میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیئے یا نہیں پڑھنی چاہیئے۔ [illegible] اسپر فقہاء کا اختلاف ہوا ہے۔ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اور خود بھی پڑھا کرتے تھے لیکن ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مسجد مبارک میں نماز ہو رہی تھی۔ ظہر یا عصر کا وقت تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم پیش امام تھے۔ حضرت مسیح موعود صفِ اوّل میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔ نماز کے اندر جب امام دُوسرے سجدے سے اُٹھا اور اللہ اکبر کہا تو کھڑا ہونے کا موقعہ تھا۔ امام اور سب مقتدی کھڑے ہوگئے۔ مگر حضرت نے یہ سمجھا کہ التحیات میں بیٹھنے کا وقت ہے اس واسطے آپ بیٹھ گئے۔ جب امام نے پھر اللہ اکبر کہا اور لوگ رکوع میں آئے تو حضرت کھڑے ہوئے تب آپکو محسوس ہوا کہ سہو ہوا ہے اور آپ بھی رکوع میں شامل ہوگئے بغیر اس کے کہ سورۂ فاتحہ پڑھی ہو اور پھر جب امام نے سلام پھیرا تو آپ نے بھی سلام پھیر دیا۔ اور جو مولوی صاحبان موجود تھے اُن کو بُلا کر ان کے سامنے یہ امر پیش کیا۔ اور سوال کیا کہ اس صُورت میں رکعت ہوجاتی ہے یا نہیں۔ مختلف اسلامی فرقوں کے مذاہب اِس امر کے متعلق بیان کیے گئے۔ آخر حضرت نے فیصلہ دیا۔ اور فرمایا ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو ہر حالت میں اُسکو چاہیئے کہ سُورۂ فاتحہ پڑھے۔ مگر امام کو نہ چاہیئے کہ جلدی جلدی سُورۂ فاتحہ پڑھے بلکہ ٹھیر ٹھیر کر پڑھے تاکہ مقتدی سُن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھیر جاوے۔ کہ مقتدی بھی اُس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقع دینا چاہیئے کہ وہ سُن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے۔ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ اُمّ الکتاب ہے۔ لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لیے کرتا ہے۔ آخر رکوع میں ہی آکر ملا ہے۔ اور اس سے پہلے نہیں مل سکا تو اس کی رکعت ہوگئی۔ اگرچہ اس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پالیا اُس کی رکعت ہوگئی۔ اور دُوسری حدیث میں یہ ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ فاتحہ کے بغیر رکعت نہیں ہوتی پُوری نماز میں تو فاتحہ آہی جائے گی۔ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تو حضرت رسولِ کریم نے فرمایا اور تاکید کی کہ نماز میں سُورۂ فاتحہ ضرور پڑھیں۔ وہ اُمّ الکتاب ہے اور اصل نماز

---

[1] سائن بورڈ۔ انگریزی زبان میں اُس تختے کو کہتے ہیں جس پر دوکاندار وغیرہ اپنا نام اور کام وغیرہ لکھ کر اپنی دوکان پر لٹکا دیتے ہیں۔

[2] خلیفۃ المسیح حضرت نورالدین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ منہ ✦

دُہی ہے۔ مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں ہی آکر ملا ہے تو چونکہ دین کی بنا ر آسانی اور نرمی پر ہے اِس واسطے حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی رکعت ہوگئی۔ وُہ سورۂ فاتحہ کا منکر نہیں ہے۔ بلکہ دیر میں پہنچنے کے سبب سے رخصت پر عمل کرتا ہے۔ میرا دِل خدا نے ایسا بنایا ہے کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے اور میرا جی نہیں چاہتا۔ کہ میں اُسے کروں۔ اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصّوں یا نصف کو پالیا۔ اور ایک حصّہ میں بہ سبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا ہے۔ تو کیا حرج ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ رخصت پر عمل کرے ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اس کی نماز ہی فاسد ہے +

جرابوں پر مسح | ۲۔ سوتی یا اُونی جرابوں پر مسح جائز فرمایا کرتے تھے خواہ کیسی ہی پتلی ہوں اور خود بھی مسح ہی کیا کرتے تھے۔

رکعات وتر | ۳۔ نماز عشاء کے وتروں کی رکعات میں اختلاف ہوا ہے۔ مینے سفر اور حضر میں حضرت کو دیکھا ہے۔ کہ ہمیشہ تین رکعات پڑھا کرتے تھے۔ اور جب کبھی کوئی مسئلہ پوچھتا تھا۔ اسکو بھی تین ہی فرمایا کرتے تھے۔ تین رکعات کے پڑھنے کا آپکا طریق ہمیشہ یہ تھا۔ کہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ پھر ساتھ ہی کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھتے تھے۔ مگر سائلین کو یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ درمیانی سلام کے سوائے بھی تیسری رکعت کو ساتھ ملانا جائز ہے۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ سفر میں بھی وتر کی تین ہی رکعات پڑھنی چاہئیں۔ اِس میں قصر نہیں۔ جہاں تک مینے دیکھا ہے آپ عموماً وتر پہلی رات پڑھ لیتے تھے۔

بیمار کا وضوٗ | ۴۔ مرحوم مغفور حکیم فضلدین صاحب کو یہ تکلیف ایک بیماری کے سبب سے ہوگئی کہ ان کا وضوء قائم نہیں رہتا تھا۔ اکثر ہوا خارج ہوتی رہتی تھی۔ اُنہوں نے اپنے وضوء کے متعلق مسئلہ دریافت کیا۔ فرمایا۔ آپ ہر نماز کے واسطے ایک دفعہ وضوء کرلیا کریں۔ پھر برابر نماز پڑھتے رہا کریں۔ خواہ نماز کے اندر وضوء ٹوٹتا رہے۔ چونکہ ان کی یہ حالت ایک مرض کا حکم رکھتی تھی۔ اِس واسطے اُن کے لیئے ایسا جائز ہوا +

ایسے شخص کی امامت | ۵۔ چونکہ حکیم صاحب مرحوم اللھم اغفر لہ وارحمہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ بڑے نیک آدمی تھے۔ پھر قرآن شریف کے حافظ حاجی اور عالم شخص سابقین مخلصین میں سے تھے۔ حضرت صاحب بعض دفعہ اُنھیں نمازوں میں پیش امام بنادیا کرتے تھے۔ اس بیماری کے دوران میں ایکدفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ اُنھوں نے عرض کی کہ حضور میرا تو وضو نہیں ٹھیرتا میں کیسے امامت کراؤں حضرت نے فرمایا جب آپ کی نماز ہو جاتی ہے تو ہماری بھی ہو جائے گی۔ کوئی حرج کی بات نہیں۔

قرآن شریف پر فال | ۶۔ ایک دفعہ مینے دریافت کیا کہ قرآن شریف پر فال لینا کیسا ہے۔ فرمایا۔ کہ قرآن شریف پر فال نہیں لینی چاہیئے۔ امور پیش آمدہ کے واسطے استخارہ کرنا چاہیئے۔

آپ کی دُعائیں | حضرت مسیح موعود کو جس قدر دُعاؤں کا جوش اُمت محمدیّہ کی بہتری کے واسطے دیا گیا تھا۔ اُسکا کچھ اندازہ شاید اِس شعر سے ہم لوگ لگا سکتے ہیں جو آپ نے فرمایا ہے ؎

جانم گداخت از غمِ ایمانت اے عزیز
ویں طرفہ تر کہ من بگمانِ تو کافرم

کوئی موقعہ دُعاء کا آپ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ ایکدفعہ رمضان کے مُبارک ماہ میں آپ اپنے مکان کی سب سے اُوپر کی چھت پر مغرب کے قریب چڑھ گئے وُہ اُس مہینہ کا آخری روزہ تھا۔ آپ کی توجّہ دُعاؤں کی طرف ہوئی۔ بعدہٗ آپنے ذکر کیا کہ سورج کے غروب کو میں دیکھتا تھا اور دُعائیں کرتا تھا۔ سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی یک دفعہ ایسا محسُوس ہوا۔ جیسا کہ کوئی بڑی رحمت کا دروازہ یکبارگی بند ہوتا تھا۔ گویا رمضان شریف کی برکات سے فائدہ اُٹھا سکنے کا وُہ آخری وقت تھا۔

فرمایا۔ اُن دُعاؤں کے درمیان مینے ایک دُعاء یہ کرنی چاہی۔ کہ میری جماعت کے درمیان کبھی اختلاف نہو۔ میری توجّہ اِس دُعا سے پھیری گئی اور یہ خیال دِل میں آیا۔ کہ اختلاف تو ہوتے ہی رہیں گے۔ تب مینے یہ دُعاء کی کہ اِن لوگوں میں تقوٰے قایم رہے سو یہ خیال حضرت کا بہت ہی سچا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کے درمیان کسی سبب سے کوئی اختلاف کسی خیال یا مسئلہ کے سبب سے ہو بھی جاتا ہے وُہاں بھی تقوٰے قائم رہتا ہے۔

ہمارے احباب کو چاہیئے کہ معمُولی اختلافات کی وجہ سے نادان مُلّانوں کی طرح فتوٰے بازی کی طرف نہ جُھکیں۔ جو بہت جلد دُوسرے کو بے ایمان۔ مُفسد پرداز وغیرہ الفاظ بولنے لگ جاتے ہیں اور صبر نہیں کرسکتے اور دُنیوی مُعاملات کی وجہ سے دینی امُور میں خلل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ ہم سب ایک دُوسرے کے اعضاء ہیں اور ہر عضو کا کام الگ ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ہر عضو سے دُوسرے اعضاء کے کام کا مُطالبہ کیا جائے۔

حضرت کی اِس دُعاء اور توجّہ کا نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے دینی امُور میں بہت جلد ترقی کی ہے۔ مجھے ایک دفعہ ایک شخص ملے جو صُوفیاء کی مُلاقات میں ساعی رہا کرتے تھے۔ اور خود بھی ایک سلسلہ میں مُرید تھے۔ مجھ سے پُوچھنے لگے کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب سے مِل کر کیا فائدہ پایا۔ مینے عرض کی کہ فواید تو بہت سے ہیں۔ مگر ممکن ہے کہ جو امر میرے خیال میں فائدہ کا ہو وُہ آپ کے نزدیک فوایدمیں داخل نہ ہو۔ اِس واسطے آپ ہی فرماویں کہ آپکے خیال میں صوفیاء کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکا **بڑا فائدہ** کیا ہے۔ وُہ فرمانے لگے کہ بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب ہم مرشد کے حکم کے مُطابق چلّہ کشی کریں اور وظائف مقررّہ کا حق ادا کریں تو خوابیں سچی آتی ہیں اور انبیاء سے ملاقات ہوتی ہے۔ مینے کہا کہ یہ منزل تو ہمارے مُرشد نے چلّہ کشیوں کے سوائے ہی طے کرادی ہے۔ صرف اُنکی سابقہ محبّت کا تعلق پیدا کرنے سے خدا تعالے نے مجھے رویائے صادقہ اور انبیاء کی مُلاقات عطاء فرمائی ہے۔ رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم کی زیارت بھی کئی دفعہ کی۔

حضرت کے سب کام تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی چلتے تھے مگر ظاہری اسباب کی رعایت آپ ضرُور رکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے عبرانی زبان کے پڑھنے کا ارادہ فرمایا۔ مجھے حکم دیا کہ میں ایک قاعدہ عبرانی زبان کا لکھوں۔ جو مینے لکھ کر حاضر کیا۔ اور ایسا ہی آپ نے ایک دفعہ انگریزی زبان کے پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ جس پر مینے ایک انگریزی کتاب کے الفاظ بمعہ تلفظ اور ترجمہ لکھ کر پیش کیئے۔ چند روز آپ نے اُن قاعدوں اور کتابوں کو تھوڑا تھوڑا دیکھا۔ مگر پھر اِس خیال کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ یہ ثواب آپ لوگوں کے واسطے چھوڑا جاتا ہے۔ سو اس لفظ آپکی اوّل مخاطب تو آج تک حضرت مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے بعد مولوی شیر علی صاحب ہیں جنہوں نے انگریزی زبان میں تائید اسلام اور اشاعتِ سلسلہ کا ایک ضخیم ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز شب و روز نہایت سرگرمی کے ساتھ اِس کام میں معرُوف ہیں یا اب خواجہ صاحب انگلستان کو فتح کرنے گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ اِن سب کو جزائے خیر دے اور ان کی ہمتوں میں اور بھی برکات نازل کرے۔

تمام ادیان پر فتح | میری بیعت کے ابتدائی سالوں میں مجھے ایک صُوفی طبع ملے جو اکثر صوفیاء سے مِلا کرتے تھے۔ یہ معلوم کر کے کہ مینے حضرت مرزا صاحب سے بیعت کی ہے۔ اُنہوں نے مجھے کہا کہ تم بہت جلد عیسائیوں۔ آریوں وغیرہ اقوام مخالفین اسلام کے جواب دینے میں ایک خاص طاقت حاصل کروگے۔ مینے کہا یہ آپکو کِس طرح معلوم ہوا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ آپنے جس شخص کی بیعت کی ہے اُس کی توجہ ادیان باطلہ کے نیست کرنے کی طرف بہت پڑی ہوئی ہے۔ اور مرشد کی توجّہ کا اثر مریدین پر پڑتا ہے۔ سو اسکا اثر میں اپنی جماعت کے افراد پر بہت دیکھتا ہوں۔ ہر جگہ غیر مذاہب کے لوگوں پر احمدیوں کا رُعب ہے۔ خواہ احمدی ایک معمُولی استعداد کا ہی ہو۔ اِس کی مثال میں مَیں ایک تازہ واقعہ سُناتا ہوں۔ جو مجھ پر گذرا۔ پچھلے ہی مہینہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح۔ کے حکم سے سندھ گیا تھا۔ جہاں بعض عیسائی اور عیسائی خیال کے لوگوں (انگریزوں اور دیسیوں) سے گفتگو کرنیکا موقعہ ملا۔ وُہ گفتگوئیں بُہت لمبی ہیں۔ مگر ان میں سے ایک مسئلہ کے متعلّق جو کچھ بیان مُختلف اوقات میں ہؤا۔ اُسکو یکجائی طور پر بیان کرتا ہوں۔

تصدیق قرآن

سوال ہؤا کہ قرآن شریف توریت زبور اور انجیل کا مصدق ہے۔ اِس واسطے قبول کرنا اور ماننا مُسلمانوں کا فرض ہے؟ مینے جواب دیا۔ کہ اوّل تو عیسائیوں کے واسطے یہ طریق بحث درست نہیں۔ اگر قرآن شریف کی شہادت پر بائبل کو قبوُل کرنا ہے تو وُہ قرآن شریف کو مان کر قبول کرنا ہوگا اور وُہ سب مُسلمان مانتے ہیں۔ توریت۔ زبور۔ انجیل خدا کا کلام ہے۔ مگر وُہ ہمارے واسطے نہیں۔ پہلوں کے واسطے تھا۔ یہ قرآن شریف کا حکم ہے۔ ہمارے لیے قرآن بس ہے۔ پس قرآن شریف کی شہادت عیسائیت کو فائدہ نہیں دے سکتی۔ بلکہ اسلام کو فائدہ دیسکتی ہے۔ اور اگر قرآن شریف قابل اعتبار نہیں اور اُسے چھوڑ کر دُوسرے کلام کو اختیار کرتا ہے تو اُس کے واسطے کوئی اور دلیل لانی چاہیئے نہ کہ قرآن شریف کا قول۔

دوم۔ اِس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ بائبل کے نسخے بُہت ہیں اور وُہ آپس میں بڑا اختلاف رکھتے ہیں۔ چرچ آف انگلینڈ کی بائبل میں اور بائبل سوسائٹی کی بائبل میں کئی کتابوں کا فرق ہے بعض کتابیں اِس میں ہیں اُس میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بادشاہ ایڈورڈ ہفتم تخت نشین ہؤا اور بائبل یک سوسائٹی لنڈن نے بادشاہ کے سامنے ایک بائبل پیش کرنی چاہی تو بادشاہ کو بڑے پادری آرچ بشپ نے روک دیا اور کہا کہ تمہاری بائبل ہم قبوُل نہیں کر سکتے۔ ہماری بائبل چھاپ کر پیش کرو تو ہم قبول کرینگے سوسائٹی بھی اپنے عقیدے میں پکّی تھی۔ اُس نے بڑے پادری کی بات نہ مانی۔ اِس واسطے اُن کی درخواست رد ہوئی۔ غرض بائبلیں مُختلف ہیں۔ سامریوں کی توریت اور ہے۔ یہود کی اور ہے سیپٹجنٹ بائبل اور کوڈیکس اے میں بُہت فرق ہے سو قرآن شریف نے اگر اِن میں سے کسی کی تصدیق کرنی ہوتی۔ تو کسی ایک کا قرآن نام لیتا۔ لیکن قرآن شریف نے کسی کا نام نہیں لیا۔ پس قرآنی تصدیق کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بائبل کے موجُودہ نسخوں میں سے کسی کو سچّا کہا جائے۔ بلکہ اِسکا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ افسر کے سامنے کوئی نقشہ یا مضمون پیش کیا جاتا ہے۔ تو وُہ اُس کو کچھ کاٹتا ہے دُرست کرتا ہے۔ کچھ گھٹاتا ہے کچھ بڑھاتا ہے۔ پھر وُہ اُس کی تصدیق کرتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ ویری فائڈ Verified تصدیق کیا گیا۔

اِسی طرح قرآن شریف نے موجودہ بائبل میں سے جو سچ ہے وُہ بھی بتلا دیا اور جو غلط ہے وُہ بھی بتلا دیا۔ اور اِس طرح اُسکی تصدیق کی۔ مثلًا بائبل کا یہ کہنا کہ مسیح انسان اور نبی تھا قرآن نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اور اگر بائبل نے یہ کہا کہ مسیح خدا تھا یا خدا کا فرزند تو قرآن شریف نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اس طرح پہلے صحیفوں کی تصدیق ہو گئی۔

اصلی انجیل کہاں ہے؟

اِس پر سوال ہؤا۔ کہ اگر اصلی کلام اِن کتابوں کا اِسوقت یہ نہیں جو پیش کیا جاتا ہے۔ تو آپ وُہ اصلی کلام نکالکر دکھاؤ کیونکہ آپ بھی تو اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ کتابیں خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔ پھر اگر موجودہ نسخوں میں وُہ نہیں ہیں تو آپ دکھاؤ کہ وُہ کہاں ہیں۔

اِس کے جواب میں مینے کہا کہ جس چیز کی حفاظت کو خدا نے چھوڑ دیا اور منشائے الٰہیہ نہ ہؤا۔ کہ وُہ اب اپنی حالت پر قائم رہے۔ میں عاجز انسان کیا چیز ہوں جو اُسکو پیدا کرنیکا دعوےٰ کر سکوں۔ کیا کمزور انسان اللہ تعالےٰ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تب مینے ایک تمثیل کہی کہ دیکھو بادشاہ نے ایک قلعہ بنایا۔ اور اُسکو بُہت مضبوُط کیا اور اُس کی دیواروں کو بُہت بلند اُٹھایا اور اُس کے مناروں پر توپیں چڑھائیں۔ اُس کے گرد ایک خندق کھودی۔ اُسے پانی سے بھرا اور اُس پر پُل بنایا۔ اور اُس کے دروازے پر اپنے طاقتور سپاہی کھڑے کیئے جو ہاتھ میں بندوقیں اور کمر میں تلواریں رکھتے ہیں اور اُس کی حفاظت کرتے ہیں اندر سے اُس کو بُہت خوبصوُرت کیا گیا اور بادشاہ اور اُس کے پیاروں اور درباریوں اور اُس کے مہمانوں کی رہائش کے واسطے شاندار مکان سجائے گئے اور اُن میں آرام کی ہر ایک چیز مہیّا کی گئی۔ پھر دیکھو کہ ایک وقت آیا۔ کہ بادشاہ نے اُس قلعہ کو اپنی اور اپنی رعایا کی ضرورت کے لیے ناکافی سمجھا۔ اور اُس نے ایک اور شاندار قلعہ بنایا اور اُسکا نام آسمانی بادشاہت کا قلعہ رکھا۔ کیونکہ وسعت سلطنت کے لحاظ سے وُہ قلعہ اُس نے ساری زمین کا محافظ بنایا۔ جو آسمان کے کسی حصّہ کے نیچے ہو۔ مشرق میں یا مغرب میں۔ آسمان کی طرح وہ زمین کے لیے اُسپر محیط ہؤا۔ اور بادشاہ نے اعلان کیا کہ اب ہم نے یہ قلعہ بنایا۔ ہم اُسی کی حفاظت کرینگے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (لہ کی خصوصیت قابل غور ہے) اور اُس پہلے قلعہ کو چھوڑ دیا اور وہ متروک ہوگیا۔ اُس پر سے حفاظت ہٹائی گئی۔ اب کیا وُہ آدمی دانا کہلا سکتا ہے جو اُس پہلے قلعہ میں داخل ہو کر اپنے آپ کو بادشاہ کا پناہ گزین سمجھے اور دعوےٰ کرے کہ یہی شاہی قلعہ ہے اور ہم اُسکو سمجھائیں کہ اب اِس میں شاہی فوج نہیں۔ توپ و تفنگ کا سامان نہیں اِسمیں تمکو آرام نہ مل سکے گا۔ بابا یہاں سے نکلو تو وُہ ہم پر خفا ہو کہ اگر یہ شاہی قلعہ نہیں تو موسےٰ کے زمانے میں جو قلعہ بنا تھا جس نے فرعون کے شر سے مخلوق کو بچایا تھا۔ دکھاؤ وُہ کہاں ہے۔ تم نکالو وُہ کہاں ہے۔ میں کہتا ہوں بابا اب میں اُسے کہاں سے اُس اصلی حالت میں لاؤں۔ ٹوٹی پھوٹی دیوار ہے۔ دھلوؤں کے بسیرے ہیں تم بھی دیکھ لو۔ سیر کر لو۔ مگر اب یہاں بدیں امید رہائش نہ کر لو کہ یہاں تم کو بادشاہ ملجائے گا۔

اِس پر سوال ہؤا۔ کہ پھر کیا وجہ ہے کہ خدا نے ایک کتاب بھیجی پھر اس کو مٹنے دیا۔ یہ تو خدا کی شان کے خلاف ہے۔ اُس کی بنائی ہوئی شئے دُنیا سے مٹ جائے یا خراب ہو جائے۔ مینے جواب دیا۔ کہ یہ تو کوئی بات نہیں۔ بنانے والا خالق ہے۔ مالک ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ اِس پر پھر مینے ایک تمثیل کہی کہ ایسا سوال کرنے والوں کی مثال یُوں ہے کہ دیکھو مالک نے ایک بڑھ کا درخت بنایا۔ وُہ بڑھا اور شاخ در شاخ پھیلا۔ اور دُور دُور تک اُسکی ٹہنیوں نے زمین میں گڑ کر ستوُن بنائے اور سایک بڑا خیمہ درخیمہ طیّار ہو گیا۔ ہزاروں لوگ آئے اور اُنہوں نے اُسکے سائے میں آرام پایا۔ فوجوں کی فوجوں نے اُسکے نیچے اپنے ڈیرے کیئے اور سُکھ پایا۔ پر جب ایک مُدّت گذری تو خدا نے نہ چاہا کہ وہ اب دُنیا میں رہے۔ اُسکے پتّے مُرجھا گئے اور اُس کی شاخیں کھوکھلی ہو کر خاک سیاہ ہو گئیں اور اُس کا سایہ جاتا رہا اور ایک ٹُنڈ سا اُسکا نشان رہ گیا۔ سو اب ایک فوج آئی اور اُس کے نیچے آرام کرنا چاہا اور ہم نے اُسکو کہا کہ اب یہ وُہ بڑھ کا درخت نہیں تو وُہ جھنجلائے اور ہم پر خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر یہ بڑھ کا درخت نہیں تو وُہ کہاں ہے جو اِسی جگہ تھا۔ اور داؤد و سُلیمان کے لشکروں نے اُسکے نیچے آرام کیا۔ بتلاؤ وُہ بڑھ کا درخت کہاں ہے۔ جواب ظاہر ہے کہ بابا خدا نے اُسکو مٹا دیا۔ میں کیا شئے ہوں جو اُس کو پیدا کروں اور تم کو دکھاؤں ہاں میں اُس کا انکار نہیں کرتا۔ وُہ تھا۔ اسی جگہ تھا۔ یہ ٹُنڈ سا اب بھی موجود ہے جس میں نیچے جنگلی جانوروں نے ماندیں بنائی ہیں۔ اور اُوپر اُن زنبوروں نے اپنا چھتّا بنایا ہے جن کی شکل خوشنما ہے پر اُن کا ڈنگ زہریلا ہے۔ تم اِس سے بچو اور بھاگو اور آسمانی قلعہ میں پناہ گزین ہو جاؤ ✦

مجھے یاد ہے کہ جب میں چھوٹا تھا تو ایک پادری سے مینے یہ بات سُنی تھی کہ مسلمان مولوی کہتے ہیں کہ پہلی کتب توریت اور انجیل برحق ہیں لیکن خدا نے اُنھیں آسمان پر اُٹھا لیا ہے۔ اُسوقت تو مجھے اِسکا مطلب سمجھ میں نہ آیا۔ لیکن اب مجھے مولوی صاحبان کی وُہ بات بالکل سچّی دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ جو چیز زمین سے نابود

ہو جاتی ہے وہ خدا کے پاس تو موجود ہے۔ آسمان پر تو سب علم باقی ہیں۔ کہ توریت میں یہ لکھا تھا اور زبور میں یہ لکھا تھا پس یہ سچ ہے کہ توریت زبور اور انجیل اور پہلے تمام صحائف آسمان پر اُٹھائے گئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح بھی اُٹھائے گئے۔

اس پر ایک سوال ہوا۔ وہ اور اُسکا جواب بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب ہم نے اپنے مباحثات میں توریت اور انجیل کی پیشگوئیاں متعلق آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم وحضرت مسیح موعود پیش کیں تو سوال ہوا کہ آپ تو اس بائبل کو اصلی نہیں سمجھتے پھر اس میں سے پیشگوئیاں کیوں لیتے ہو +

کتبہ کی تمثیل تب اس سوال کے جواب میں مینے ایک تمثیل کہی۔ کہ دیکھو دہلی میں ہمایوں کا قلعہ اب تک باقی ہے۔ وہ کسی وقت شاہی قلعہ تھا۔ اور اُس میں رہنے والوں کے واسطے ہر ایک امن وامان اور عزت واحترام موجود تھا۔ لیکن آج اُس کی خستہ حالت ہے۔ اُس میں چند ایک گوالوں کے سوا کوئی نہیں رہتا۔ ہر جگہ گوبر اور کتوں کا گوہ پڑا ہے۔ اُس میں کسی شخص نے بخیالِ حفاظت شاہی بسیرا کرنا چاہا پر دانا لوگوں نے اُس کو روکا۔ اور اُس کے خطرے سے اُسکو آگاہ کیا۔ لیکن دیکھو کہ وہاں ایک اینٹی کویرین Antiquarian آیا۔ یعنی ماہر حالات قدیمہ جو پُرانے کھنڈرات کو کھودتا تھا اور پُرانی قبریں بھی دیکھتا تھا۔ اور قدیم مکانات سے تاریخی حالت کا ایک مجموعہ طیار کرتا تھا وہ بھی اُس قلعہ کے اندر داخل ہوا۔ پر رہنے کے لیے نہیں۔ بلکہ آثارِ قدیمہ سے کچھ خبر لینے کے لیے۔ وہی دانا لوگ جو اوروں کو وہاں جانے سے منع کرتے تھے۔ اُس کے ممدو معاون ہوئے پس وہ اُس قلعہ کے اندر گھومنے لگا۔ بدبُو سے تنگ آکر اُسنے اپنا رومال اپنے ناک پر رکھا اور اُس نے اس جگہ سے نفرت ظاہر کی۔ لیکن دیکھتے دیکھتے ایک دیوار پر اُسے ایک کتبہ نظر آیا تب وہ بہت خوش ہوا اور اُس نے جھٹ اپنی جیب سے پاکٹ بک نکالی اور اُس کتبہ کو نقل کیا۔ اور اس خزانہ کو پاکر قلعہ سے چلا گیا۔ عقلمندوں نے اُس کی تعریف کی اور اُسکی عزت کی اور اہل الراء لوگوں میں اُس کی بڑی قدر ہوئی۔ سواے عقلمندو؟ اگر ہم بائبل میں سے کوئی ثبوت نکالیں جو ہمارے سامنے سچّی ثابت ہوگئی تو اس پر اعتراض نہ کرو۔ اور اُس کی تصدیق ہونے دو کہ اس میں بادشاہ کی عزت ہے ہم پہلی کتابوں کے منکر نہیں۔ بلکہ اُس کی بالکلیہ صحت کے منکر ہیں۔ اور اس میں تم بھی ہمارے ساتھ اکثر متفق ہو۔

شاہی انعام کی تمثیل ہاں اس پر ایک اور سوال پیدا ہوا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ اگر بائبل کو باوجود اصلی نہ مان کر آپ پیش گوئیوں کو لے لیتے ہو تو ہم بھی قرآن شریف سے بعض تائیدی باتیں لیں گے اور باقی کو چھوڑ دیں گے۔ اس کے جواب میں مینے پھر ایک تمثیل کہی اور مینے کہا کہ دیکھو ایک بادشاہ تخت نشین ہوا۔ وہ بڑا بادشاہ تھا۔ بہت سے پہلے بادشاہوں کا وارث ہوا۔ پہلے زمانہ میں تو ہند کا بادشاہ اور تھا اور سندھ کا اور تھا۔ اور لنکا کا اور تھا۔ اور برہما کا اور تھا۔ اور مصر کا اور تھا۔ اور انگلینڈ کا اور تھا۔ کنیڈا کا اور تھا اور آسٹریلیا کا اور تھا۔ پر خدا نے اُس کو سب کا وارث کیا۔ پس اُس نے خوشی کا ایک جلسہ کیا اور بڑا دربار لگایا۔ اور انعام واکرام کا خزانہ کھولا۔ سو اُس کی فیاضی کو سُن کر اُس کے پاس دو سائل جمع ہوئے۔ ایک نے تو کہا۔ کہ اے بادشاہ میں تیرے باپ دادوں کا بھی فرمانبردار تھا اور تیری بھی حکومت کا اقرار کرتا ہوں۔ اور مینے بہ بڑی خدمات کیں اور میں اُس قوم میں سے ہوں جس نے تجھ سے پہلے بادشاہوں کا بھی جو اس ملک میں حکمران تھے حقِ نمک ادا کیا اور دیکھ آج میں تیرے سامنے کمربستہ حاضر ہوں تاکہ تیرے سامنے اپنی جان قربان کردوں۔ بادشاہ اُس پر خوش ہوا اور اُس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ اسکو دوہرا انعام دو۔ پہلی خدمات کا بھی اور میری اطاعت کا بھی پس وہ دولت سے مالامال ہوگیا۔ پھر دوسرا بولا اُس نے کہا اے شخص ان ملکوں کے پہلے بادشاہ بڑے اچھے تھے۔ میں نے اُن کی خدمات کیں۔ میری قوم کے بزرگوں نے ان کی خاطر بڑی جان نثاری کی۔ اب تو حکومت کا مدعی ہے۔ پر میں معذور ہوں کیونکہ تو میرے خیال میں بادشاہی کے لائق نہیں۔ اس واسطے میں تجھے بادشاہ نہیں تسلیم کرسکتا۔ پر دیکھ میں انصاف والا آدمی ہوں۔ اس واسطے میں اقرار کرتا ہوں کہ تجھ میں بعض خوبیاں ہیں۔ اس واسطے تو میری۔ اور میرے باپ دادوں کی پُرانی خدمات اور میرے اس اقرار کے سبب کہ تجھ میں بعض خوبیاں ہیں مجھے انعام دے سو سوچنا چاہیئے کہ بادشاہ اُسکو کیا انعام دیگا سوائے اسکے کہ انڈے کی قلعہ کی روٹیاں اُسکو کھلائی جائیں یا پورٹ بلیر کی آب وہوا اُس کو چکھائی جائے۔

غرض ہم بائبل کے منکر نہیں اُسکو الہامی کتاب مانتے ہیں ہاں اُس میں غلطیاں پڑگئی ہیں۔ ان کے منکر ہیں اس واسطے اُس کی صحیح باتوں کو لے سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہماری مخالف قومیں قرآن شریف کی سرے سے منکر ہیں۔ اُسکو الہامی کتاب نہیں مانتے۔ آنحضرت کو نبی نہیں مانتے۔ لہذا انکو کوئی حق نہیں کہ اس کی کوئی بات اپنے ثبوت میں پیش کریں +

چشم پوشی حضرت کی چشم پوشی اور تحمل حد درجہ کا تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ لنگر خانہ میں ایک نان پز تھا۔ اُس کے متعلق شکایت تھی کہ وہ لنگر کی روٹیاں چوری کر لیتا ہے۔ ایک صاحب نے اُسکے متعلق حضرت کی خدمت میں جا شکایت کی۔ کہ حضور لنگر کا نان پز روٹیاں چُرا لیتا ہے۔ حضرت سُن کر چُپ کر رہے کچھ جواب نہ دیا حضرت کی عادت تھی کہ جس شکایت یا حکایت کو ناپسند کرتے تھے۔ اُسکا عموماً جواب نہیں دیتے تھے۔ بات کرنیوالا بدیں خیال کہ حضرت نے سُنا ہی نہیں اپنی غلطی پر شرمندگی اُٹھانے سے بچ جاتا تھا۔ کچھ دن کا وقفہ ڈال کر اُس شخص نے پھر جا شکایت کی کہ حضرت نانبائی روٹیاں چُراتا ہے۔ پھر بھی آپ خاموش رہے مگر شاکی نے یہی سمجھا کہ حضور نے میری بات سنی نہیں۔ اور دوسری باتیں شروع ہوگئیں۔ چند روز کے بعد اُس نے پھر موقعہ پاکر یہی بات کی۔ تب حضرت اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں نے آپ کی بات کو سُنا ہے اور پہلے بھی دو دفعہ آپنے ایسا ذکر کیا ہے۔ سو پہلے آپ کسی ایسے نان پز کو تلاش کر لائیں جو ایسی حرکت سے بالکل پاک ہو۔ پھر اس کو نکال کر اُسکو رکھ لیں گے۔

پھر فرمایا۔ دیکھو گرمی کا موسم ہے اُوپر سے آگ برس رہی ہے۔ ایسی سخت طپش کے وقت میں کہ انسان گھر سے باہر نکلنا بھی مشکل سمجھتا ہے۔ وہ تنور کے دوزخ میں ایک روٹی کے واسطے دو غوطے لگاتا ہے۔ ایک لگانے کے وقت پھر ایک نکالنے کے وقت اور اسی طرح صدہا روٹیاں پکاتا ہے۔ اگر وہ ایسا ہی متّقی اور پاک ہوتا جیسا کہ آپ چاہتے ہیں کہ وہ ہو۔ تو کیا خدا نے اُس کو اس گرمی میں اس نمونہ دوزخ کے سپرد کرنا تھا؟۔ آخر اُس میں کچھ کمزوریاں ہیں تو اُس کو وہاں بٹھایا گیا اور آپ کی طرح آرام کی جگہ اُس کو نہ دی گئی۔

اس بات کو سُنکر سائل اور سامعین کی تشفّی ہوئی اور خوف پیدا ہوا کہ کہیں غیرتِ خداوندی اُن کو ویسی حالت میں مبتلا نہ کردے۔ اور اُنہوں نے توبہ کی۔

سیر کے وقت خدام جو ساتھ چلتے تھے وہ حضرت کی باتیں سُننے کے لئے دوڑ دوڑ کر قریب ہونے کی کوشش کرتے تھے اور بعض دفعہ اس کوشش میں کسی کا پاؤں حضرت کے عصا پر پڑ کر عصا نیچے گر جاتا تھا۔ عصا تو کوئی شخص جھٹ اُٹھا کر دے دیتا تھا۔ مگر حضرت پیچھے پھر کر نہ دیکھتے تھے۔ تاکہ وہ شخص شرمندہ نہ ہو جس سے یہ حرکت ہوئی ہے۔

حسن اخلاق آپ اکثر معزز مہمانوں کی مشایعت کے واسطے چند قدم یا گاؤں کے باہر تک جایا کرتے تھے۔ اور بعض

دوستوں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو کر اُن سے مِلا کرتے تھے - چنانچہ ایک دفعہ شیخ رحمت اللہ صاحب جب ولایت سے تشریف لائے تو آپ مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے شیخ صاحب کے آنے پر یہ کہ کر کہ بہت دُور کے سفر سے آئے ہیں - آپ نے کھڑے ہو کر اُن سے مُلاقات کی +

صفائی مُعاملہ دُنیاوی معاملات کی صفائی کی ایک عجیب بات میں سُناتا ہوں - کہ آپ نقشے کی ایسی باریک راہوں کو مدِ نظر رکھتے تھے - کہ ایک دفعہ کسی شخص کو آپ نے کچھ سودا خریدنے کے واسطے بھیجا - تو آپ نے جو اُس کو روپیہ دیئے تو اُن میں سے ایک روپیہ الگ کرکے دیا - اور اُس کے ساتھ چار یا کتنے پیسے دیے - اور فرمایا یہ روپیہ کھوٹا ہے - (یا کچھ ایسا ہی عیب دار تھا) کہیں سے آگیا ہے - آپ نے خیر کی جا نہ رہیں - اس کو زائد پیسے دے کر تبدیل کر لینا

حق پھیلایا جائے آپ کا یہ طریق تھا کہ حق کو آہستگی اور نرمی سے پھیلایا جاوے - حکیم محمد حسین صاحب نے جب مرہم عیسےٰ کے اشتہارات میں مسیح کے واقعہ صلیب سے بچنے اور وفات مسیح وغیرہ کا ذکر کرکے بہت سے اشتہارات چھپوائے اور بڑے اُردو اور انگریزی میں چھپوائے - اور انگریزوں کی گاڑیوں میں وہ اشتہارات پھینکے تو ایک شور پڑ گیا - اور حکیم صاحب پر مقدمہ بن کر اُن کو ایسے اشتہارات سے مجسٹریٹ نے روک دیا - تب حضرت نے فرمایا - کہ اگر حکیم صاحب آہستگی اور نرمی سے اپنا کام کرتے چلے جاتے تو بیسیوں سال تک بھی اُن کو کوئی نہ روکتا - لیکن حضرت اس بات کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے - کہ کوئی علاقہ آپکے متعلق خاموشی اختیار کرے - نہ موافقت ہو اور نہ مخالفت اکثر باہر سے آنے والے احباب سے پُوچھا کرتے تھے کہ آپ کے شہر میں ہمارے سلسلہ کی کچھ مخالفت بھی ہوتی ہے - جب کوئی کہتا کہ حضرت ہمارے ہاں تو کوئی مخالفت نہیں - تب آپ افسوس کا اظہار کرتے اور فرماتے کہ اور - پھر وہاں ترقی کس طرح ہو سکتی ہے - غرض آپ پسند کرتے تھے - کہ سُست اور مُردہ طبع علاقوں کو جگانے اور ہوشیار کرنے کی کوشش کی جائے - کیونکہ سویا ہوا بے خبر ہے - مخالفت یا موافقت - بیدار اور خبردار ہونے سے ہی ہوتی ہے - خدا کے قائم کردہ مقدس سلسلہ کی آگاہی لوگوں کو کرنی چاہیئے - ہر ایک حکمت اور دانائی سے یہ راہ اختیار کیا جاوے - نہ ایسا طرز جس سے لوگ فوراً بھڑک اُٹھیں اور موذی فساد برپا ہو جائے اور کوئی بات بھی نہ سُنے اور نہ ایسا طرز کہ ہم اپنے ایمان کے اظہار سے بھی ڈریں - بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو اور اپنا کام کرتے چلے جاؤ کوئی موافق ہو یا مخالف اسکی پرواہ نہ کرو - خدا صادقوں کا حامی ہے - ہاں فتنہ کی جگہ میں احتیاط ضروری ہے - مجھے یاد ہے کہ حضرت کے دعویٰ .... کے ابتدائی دنوں میں ایک شخص شہاب الدین نام تھے - بہت غریب اور غریب مزاج تھے - وہ احمدی ہوئے ابتدائی دن تھے - جماعت بہت قلیل تھی - مگر ہنوز ہم نمازیں غیروں کے پیچھے پڑھ لیتے تھے - میاں شہاب الدین نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کی کہ حضور ہمارے ہاں زیادہ حنفی ہیں وہ جمعہ کے ساتھ احتیاطی ظہر پڑھتے ہیں - حضرت نے فرمایا اُن کا جمعہ بھی شک میں رہا اور ظہر بھی شک میں رہی - لیکن اکثر حنفی احتیاطی نہ پڑھنے والے کو وہابی جانتے ہیں اور اُس کے ساتھ سختی کرتے ہیں - تم جوتے کھانے سے احتیاطی پڑھ لیا کرو - یہ بھی ایک احتیاطی ہے -

غرض تبلیغ کا کام تو ضرور کرنا چاہیئے - مگر احتیاط سے نیز طبائع یکساں نہیں - ہر شخص اپنے رنگ میں اپنی سمجھ اور ہمت کے مُطابق تبلیغ کر سکتا ہے - اور ہر شخص کو اُس کے طرز پر کام کرنے دینا چاہیئے - یہ مُناسب نہیں ہوتا - کہ ہر ایک کو ہم اپنے طرز پر چلانا چاہیں مقصد سب کا ایک ہی ہے - گول پر بیٹھنا ہے - کوئی کہیں کو سے کوئی شولڈر لگائے ہاں آگے بڑھے چلو - جو جماعتیں تبلیغ کے کام میں سُست ہو جاتی ہیں اور بیرونی ابتلاؤں سے محفُوظ ہو جاتی ہیں میں نے دیکھا ہے کہ وہ پھر آپ ہی میں مشقِ جنگ شروع کرتی ہیں - مگر ہنوز مشق کے واسطے باہر کا میدان بہت ہے - قرآن و حدیث کو غور سے پڑھو اور اُس کی تفسیر ضرورتِ زمانہ کے مُطابق کُتب مسیح موعود میں موجود ہے -

ہاں لوگوں کو نرمی سے سمجھانا چاہیئے - کہ اگر ہم مرزا صاحب کا نام لیتے ہیں یا اُن کا دعوےٰ پیش کرتے ہیں یا مرزا صاحب اپنے آپ کو مسیح و مہدی فرماتے تھے - تو اُن کو جو کچھ ملا ہے وہ اس الہام سے ظاہر ہے کہ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آنحضرتؐ کی اتنی بڑی شان کا جو ہم شور مچاتے ہیں - تو اُس شان کی برکت کا کوئی نمونہ بھی دکھائیں یا تمھاری صلاح ہے کہ ہمارے پاس بھی عیسائیوں اور آریوں کی طرح خالی لفظ ہی لفظ رہ جائیں

ہمارے دوست ڈاکٹر صاحب نے کیا خوب کہا کہ براہین تک مجدد مانتے تھے - جب دعوےٰ پیش ہوا تو ابتلا کا زمانہ آیا ...... مامور بھی ہوتے ہیں اور بعض غیر مامور بھی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں - مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ غیر مامور تو کہتا ہے کہ دیوار پر نصیحت لکھی ہو تو اُس کو بھی ماننا چاہیئے تجھے بُرا سمجھو یا بھلا پر میری بات مانو - برخلاف اس کے مامور کہتا ہے کہ میری بات مانو - کیونکہ میں اپنے آپ سے نہیں بولتا - بلکہ خدا کا بولایا ہوا بولتا ہوں - اگر تم میرا انکار کروگے تو خدا تم پر ناراض ہوگا - حضرت مرزا صاحب کو جب وحی الٰہی ہوئی کہ انی امرت من الرحمٰن فاتونی - اے لوگو میں خدا کی طرف سے مامور ہوں میرے پاس آؤ - پھر حکم ہوا کہ لوگوں کو کہہ دو کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی - اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو - پھر خدا فرماتا ہے من جاءک جاءنی جو تیرے پاس آیا وُہ میرے پاس آیا - پھر الہام ہے کہ انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم اب ایسے تاکیدی احکام کو چھپا کر مرزا صاحب کہاں لے جاتے اور ان کی جماعت اس نعمتِ عظیمہ سے خلقت کو کیونکر محروم رکھے - حضرت فرماتے ہیں ۔

مکرم است نہ آسماں بزباں مے رسانمش
گر بشنوم نگویمش آں را کجا برم

بیشک دنیا داروں کی نگاہ میں یہ باتیں عجیب ہیں مگر حضرت خواجہ حسن بیان نے کیا خوب فرمایا ہے کہ قوم نے مہدی کا انکار کیا تھا - اب خدا مار مار کر مہدی کے منوانے کی طرف لا رہا ہے یہی وُہ بات ہے جو پہلے سے نبوت کے کلام میں کہی گئی تھی - کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا - لیکن خدا اپنے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا - یہ قاعدہ ہے کہ جو وقت پر کسی کام کے واسطے مقرر کیا جاتا ہے - اُسی کے ذریعہ سے وُہ برکات حاصل ہو سکتے ہیں - مسیح اوّل نے بھی کہا تھا - کہ دروازہ میں ہوں مسیح ثانی نے بھی کہا - کہ خاتم الاولیاء ہوں - اب ولی بننا ہے تو میرے ذریعہ سے بنو - مامور کی تو بڑی شان ہے - مثال کے طور پر عدالت کے ایک پیادے کو ہی دیکھ لو جو سمن لے کر آتا ہے اگر اُس کو ہم عدالت کی طرف سے آیا ہُوا نہ مانیں - اور اُس کے کاغذ ایک معمولی اشتہار سمجھ کر پھینکدیں تو نتیجہ کیا ہوگا - نتیجہ ظاہر ہے - کہ اگر سفید لباس والے پیادے کو

نہیں مانا تو کالی وردی والا فرشتہ آئے گا۔ اور وہ ہاتھوں میں زنجیر ڈال کر لے جائے گا۔ یہاں تو پیادہ ہے پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر کیا شان ہے اُس کی جو فوجوں کا سردار ہے۔ مسیح تو اُوپر رہا میں تو کہتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کو بھی ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

کرامات حضرت مسیح موعود کی صداقت کے آیات آپ کی کرامات بہت ہیں۔ کچھ کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔ میں تو بہت سے آیات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکا ہوں۔ ایک دو کا میں اس وقت ذکر کرتا ہوں۔ ایک دفعہ جبکہ بعض شہروں میں طاعون کا زور ہوا کرتا تھا۔ تو ہمارے مکرم دوست مولوی محمد علی صاحب کو بخار ہو گیا۔ بخار ایسا سخت اور تیز تھا کہ مولوی صاحب موصوف نے خیال کیا کہ یہ طاعونی بخار ہے۔ آپ اُس وقت انجمن مدرسہ کے سکرٹری تھے۔ مجھے آپ نے بُلایا۔ آپ کا مکان مسجد سے ملحق تھا جس سے مسجد کی طرف ایک کھڑکی تھی اور اُس میں لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں میں کھڑکی کے باہر مسجد کی چھت پر بیٹھ گیا۔ آپ اندر چارپائی پر تھے۔ آپ نے اپنی وصیت مجھے سُنانی شروع کر دی۔ میں نے اپنا ہاتھ سلاخوں میں سے بڑھا کر آپ کے بدن پر رکھا۔ آپ کو تشفی دینے لگا اور وصیت بھی سُنتا جاتا تھا۔ مگر آپ کا بدن تیز بخار سے آتش ہو رہا تھا۔ اتنے میں اندر کی طرف سے حضرت مسیح موعود آ گئے اور ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ حضور نے ایک جلالی رنگ میں مولوی صاحب کا ہاتھ پکڑا۔ اور فرمایا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ گھبرا گئے ہیں کہ طاعونی بخار ہے آپ کو تو کوئی ایسا بخار نہیں معمولی حرارت ہے۔ اگر آپ کو طاعون ہو جائے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے۔ میں حیران ہوا کہ حضرت کیا فرماتے ہیں کہ معمولی بخار ہے۔ میں نے پھر ہاتھ بڑھایا اور مولوی صاحب کے بدن کو چھوا۔ تو فی الواقعہ بدن ویسا گرم نہ تھا۔ اللہ اکبر۔ کیا قوت رُوحانی تھی۔ جو اللہ کی حکومت مانتا ہے۔ ہر شئے اُس کی حکومت کے نیچے آ جاتی ہے۔ انسانی بدن کیا پتھر اور لکڑی اور لوہا بھی ان کا حکم مانتے ہیں۔ اس واقعہ سے مولوی محمد علی صاحب کی شان اور عظمت بھی ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے آپ کی سلامتی کو اپنے سلسلہ کی صداقت کا نشان بتلایا۔

ایک اور واقعہ حضرت کے معجزات میں سے میں عرض کرتا ہوں۔ ایک ریاست میں احمدیوں کی ایک مسجد تھی۔ مخالفوں نے ازروئے ضد اُن کو نکالنا چاہا۔ عدالت میں مقدمہ کھڑا کر دیا۔ وہاں کے احباب احمدیہ نے آکر حضرت مسیح موعود کے دربار میں فریاد کی اور دُعا کی درخواست کی۔ حضرت نے جلالی رنگ میں فرمایا۔ کہ دُعا کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہمارا سلسلہ حق ہے تو آپ کو مسجد ضرور مل جائے گی۔ اس مقدمہ کو خراب کرنے اور احمدیوں کے خلاف فیصلہ کرنے کے واسطے کئی حاکم تُلے ہوئے تھے۔ مگر قدرت خداوندی کا نمونہ دیکھئے کہ جس حاکم کے پاس مقدمہ جاتا وہ تعصب کی وجہ سے احمدیوں کے خلاف فیصلہ دینا چاہتا تو فیصلہ لکھنے سے قبل کسی غیبی حملہ سے ہلاک ہو جاتا۔ کئی ایک اس طرح مر چکے تو آخر ایک نے جو برخلاف پہلوں کے ہندو تھا۔ اس بات کو سوچا۔ اور احمدیوں کے مطابق فیصلہ لکھا۔

اس جگہ ایک تازہ واقعہ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں ہوا ہے اس کا ذکر بھی خالی نہ ہوگا۔ ہمارے ایک عزیز دوست ایک فوج میں صوبہ دار تھے۔ اُن کا کمان افسر اُن کے سخت مخالف تھا۔ اور اُس نے وزیر ریاست کو بھی جو ان کے سخت مخالف تھے۔ ہر دو صوبہ دار صاحب کو ملازمت سے علیحدہ کرنا چاہتے تھے۔ اور ہر طرح تنگ کرتے تھے۔ صوبہ دار صاحب نے تنگ آ کر مجھے خط لکھا کہ مجھ پر یہ مصیبت ہے۔ مجھے حضرت سے اجازت لے دو کہ میں استعفیٰ دیدوں اور عزت سے اپنے گھر چلا آؤں۔ موقوفی کی بےعزتی اور الزاموں سے بچ جاؤں۔ میں نے خط حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ لکھدو کہ استعفیٰ نہ دیں۔ حتی الوسع حکام کی اطاعت کریں۔ وہ خود نکال دیں۔ تو پھر خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ یہی جواب میں نے صوبہ دار صاحب کو لکھ دیا۔ اور بعد میں حضرت کی خدمت میں اُن کے واسطے دُعا کی تحریک کرتا رہا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اُن کے افسران نے انہیں استعفےٰ دینے پر مجبور کیا۔ جب اُنہوں نے استعفا نہ دیا۔ تو موقوف کر دیا۔ صوبہ دار صاحب نے یہاں اطلاع بھیجی۔ یہاں سے حضرت نے حکم دیا کہ اپیل کرو۔ اُنہوں نے اپیل کی۔ کمان افسر نے پھر ان کے برخلاف لکھا۔ مگر لکھنے کے چند روز بعد اچانک بیمار ہو کر مر گیا۔ مثل وزیر صاحب کے پاس گئی۔ وہ بھی خلاف لکھنے والے تھے۔ مگر ہنوز کچھ لکھا نہ تھا۔ کہ اچانک کسی سفر میں چلے گئے اور وہیں ناگہانی موت نے اُن کو آپکڑا۔ اس طرح صوبہ دار صاحب کے مقابلہ میں میدان صاف ہوا۔ نئے وزیر آئے۔ اُنہوں نے مثل دیکھی۔ صوبہ دار صاحب کو بے گناہ پایا۔ اور ہر طرح لائق دیکھا۔ واپس بلا کر بجائے صوبہ داری کے کمان افسری عطا کی۔ یہاں خبر آئی حضرت نے فرمایا۔ لکھدو کہ کسی کی موت سے خوش نہ ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی کرتے رہیں اور اپنے فرائض کو عمدگی سے بجالائیں +

دینی محنت یہ جو دُعا قرآن کریم میں سورۂ بقر کے آخر میں سکھلائی گئی ہے۔ کہ ربنا لا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ۔ اے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی کہ ہم کو طاقت نہ ہو۔ اس کی تفسیر میں حضرت فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مومن کو چاہئیے کہ ہر کام میں اپنی پوری طاقت اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کر دیوے۔ کیونکہ دُعا میں یہی سکھایا گیا ہے۔ کہ ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ ہو۔ یہ نہیں سکھلایا گیا۔ کہ ہماری طاقت کے برابر بھی نہ ہو۔ مومن کو چاہئیے۔ کہ اپنی طاقت بھر خدا کی راہ میں اپنے آپ کو تھکا رکھے اور حضرت کا اپنا طریق عمل ایسا ہی تھا۔ دین اسلام کا بول بالا کرنے کی جو دھن آپکو تھی۔ اُس کے مقابل میں ہر قسم کا آرام جان و جسم آپ نے اپنے اُوپر حرام کیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے سخت گرمی کے دن تھے۔ آپ کوئی کتاب تائید اسلام میں لکھ رہے تھے۔ چند دوست دوپہر کے قریب آپ سے اجازت طلب کر کے آپ کے کمرے میں حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کی کہ حضور گرمی بہت ہے۔ حضور کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ اس کمرے میں ایک پنکھا لگوا دیا جائے۔ تبسم کرتے ہوئے فرمایا تجویز تو آپ کی اچھی ہے۔ مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی۔ تو پھر نیند آ جائے گی۔ اور سو رہنے کو جی چاہے گا قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے۔ ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا۔

بدر میں جو حضور کے الہامات اور کلمات چھپا کرتے تھے۔ ان کے مضمون یا پروف میں حضور کو بھیجا کرتا تھا۔ خود سارا پروف بڑے غور سے پڑھا کرتے تھے۔ جب کوئی مضمون لکھنے بیٹھتے تھے۔ تو تائید اسلام کے شوق میں ایسے محو ہو جاتے تھے۔ کہ آپ کو اپنی بیماری اور کمزوری کا خیال بھی بھول جاتا تھا۔ بسا اوقات مضمون لکھتے لکھتے دوران سر کا دورہ آ پڑتا تھا۔ اور آپ بیہوشی کی سی حالت میں گر جاتے تھے۔ اور پھر بہت دبانے اور ہاتھ پاؤں ملنے سے دیر کے بعد آرام ہوتا تھا۔ مگر افاقہ پا کر پھر اُسی کام میں مشغول ہو جاتے تھے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات مضمون لکھتے گذر جاتی تھی۔ اور ایسی ایک شب مجھے بھی حضور کے ساتھ گذارنے کا فخر حاصل ہوا تھا

یہ اُس وقت کی بات ہے۔ جبکہ میرے پیارے دوست مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب زندہ تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات کو جنت میں بلند کرے۔ حضرت نے ایک نہایت ضروری مضمون لکھنا تھا۔ جس کا صبح تک طیار ہو جانا ضروری تھا۔ عشاء کے قریب ایوب و صادق کو حکم ہوا۔ کہ حضرت مضمون جلد جلد ہی لکھتے جائیں گے۔ جس کا صاف کرنا بھی ضروری ہے۔ اسواسطے ایوب بیگ لکھاتے جائیں گے۔ اور محمد صادق لکھتا جائے گا چونکہ حضرت میرے طرز خط کو پسند فرماتے تھے۔ اس واسطے یہ فخر مجھے حاصل ہوا۔ دُنیا دار تو کہا کرتے ہیں کہ اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی۔ مگر مسیح موعود کے قدموں کی طفیل میرے خط کی عُمدگی برائے من رحمت شدی والا مُعاملہ ہو گیا۔ عشاء کے بعد ہم اندر کے مکان میں بیٹھ گئے۔ دوہری کیمن روشن کیے گئے۔ لکھتے لکھتے فجر ہو گئی۔ مؤذن نے اللہ اکبر کہا۔ تو حضرت نے قلم ہاتھ سے رکھا۔ ہمارا حال تو یہ تھا۔ کہ خیال تھا کہ مؤذن نے غلطی کھائی۔ ہنوز اذان کا وقت کہاں ابھی تو بہت تھوڑا ہی وقت گذرا ہے۔ کہ ہم لکھنے بیٹھے تھے۔ مگر رات بھر کی کوفت نے اور معلوم نہیں کتنی ایسی شب حضرت نے پہلے گذاری ہوں گی۔ حضور کی طبیعت پر ایک خوفناک اثر کیا۔ اچانک ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ اور دوران سر ہو کر آپ گر گئے۔ بہت دیر کے بعد آرام آیا۔ تو پھر آپ نے قلم دوات لے لی۔

ایوب صادق اس جگہ برادر مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب کا نام آگیا ہے تو ان کا تھوڑا سا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ برادر مرحوم ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ بہت ہی نیک صالح اور صابر نوجوان تھے۔ حضرت مسیح موعود کے حضور میں اخلاص وصدق کا ایک بے نظیر نمونہ تھے۔ میں نے ان کو پہلے اُس وقت دیکھا جبکہ یہ ہر دو بھائی طالب علم تھے اور لاہور میں اکٹھے رہتے تھے۔ اور میں نے عشق کا پہلا سبق انہی دونوں بھائیوں سے پڑھا تھا۔ برادر ایوب کی سچی اور پکی دوستی کا اس قدر اثر میرے قلب پر ہوا۔ کہ آج تیرہ سال کے قریب اُن کو فوت ہوئے کو گذرے ہیں۔ میں نے اتنے لمبے عرصہ میں شاید ہی کوئی جنازہ حاضر یا غائب پڑھا ہوگا۔ جس میں اُن کے واسطے دُعا نہ کی ہو۔ اور وُہ ایک ہی شخص ہے جس کی لاش کو باوجود اتنا لمبا عرصہ گذرنے کے بغیر صندوق کے دفن کیا گیا ہونے کے حضرت مسیح موعود نے اجازت دی تھی کہ اُن کی مُشتِ استخوان کو فاضلکا سے قادیان مقبرہ بہشتی میں لایا جائے سب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں بلند درجات عطا کرے اور سب احمدیوں کو بھی۔ آمین۔

حضور کا آخری کام چونکہ دورانِ سر کے مرض میں زیادہ بیٹھنا مضر ہوتا ہے۔ اس واسطے حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ عموماً ٹہلتے ٹہلتے مضمون لکھا کرتے تھے ایک ہاتھ میں کاغذ ہوتا تھا۔ اور ایک میں قلم۔ اور ایک دوات کمرے کے اِس سرے پر اور ایک اُس سرے پر رکھی رہتی تھی اور چلتے چلتے مضامین لکھا کرتے تھے۔ اکثر مضامین حضور نے اسی طرح لکھے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی دینی جوش کی محنت تھی۔ جس کی خاطر آپ نے بالآخر اپنی جان قربان کر ہی دی۔ اور باتیں تو بہت ہیں مگر پروگرام کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ اور میرے واسطے ایک گھنٹہ مقرر ہے۔ اِس واسطے حضرت کی وفات کے ذکر کے ساتھ ہی اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ لاہور میں آپ پیغام صلح لکھ رہے تھے۔ چونکہ وہاں مُسافرت کا مقام تھا۔ جلد واپس آنے کا بھی خیال تھا۔ پیغام صُلح کے لیکچر کی بڑے زور شور سے طیاری ہو رہی تھی۔ اشتہار شائع ہو گئے۔ مضمون بہت زبردست تھا۔ غیر قومیں مخاطب تھیں۔ اس واسطے بہت توجہ سے آپ اِس مضمون کے لکھنے میں مصروف ہوئے اور رات دن اسی کام میں لگے رہتے۔ شام کی سیر بھی ترک کی ہوئی تھی۔ کئی روز تک متواتر کام کرتے رہے۔ آخری دن جسدن مضمون ختم ہوا۔ تو فرمایا آج ہم نے اپنا کام ختم کیا اُس شام کو سیر کے واسطے بھی تشریف لے گئے۔ مگر طبیعت پر اِس محنت کی کوفت کا اثر نمایاں تھا۔ عصر کی نماز میں ایک مُلّاں نے مباحثہ کا رنگ اختیار کیا۔ اُس کو آپ بہت سمجھاتے رہے۔ جب اُس نے بہت ضد کی۔ تو بالآخر فرمایا کہ ہم تو اپنا کام پُورا کر چکے ہیں اب تم جاؤ جو تمہارا جی چاہے کرتے پھرو۔ اُسی رات کو عشاء کے قریب آپ پر وُہی دورانِ سر اور ہاتھ پاؤں کے سرد ہونے کا دورہ پڑا۔ اور اسہال ہوا۔ پہلے اِس کو اکثر نے معمولی سمجھا۔ اور علاج معالجہ ہوتا رہا۔ مگر طبیعت ساعت بساعت زیادہ خراب ہوتی گئی۔ فجر کی نماز کے وقت میں پاؤں دبا رہا تھا۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب سرہانے بیٹھے تھے۔ تب آپ نے آہستگی سے فرمایا "نماز" صاحبزادہ صاحب نے خیال کیا۔ کہ مجھے نماز پڑھنے کے واسطے فرماتے ہیں۔ اُنہوں نے عرض کی کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا "نماز" اور دونو ہاتھوں کو سینے پر رکھا۔ تب ہم نے جانا کہ خود نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد جلد آپ کو بے ہوشی ہوئی اور اپنے خدا سے جا ملے اس دُنیا میں آپ کا آخری کام بھی خدا کی عبادت ہی تھا۔ میں آپ کے قدموں میں حاضر تھا۔ جب ایک ڈاکٹر نے آپ کی پسلی میں ایتھر کی پچکاری کی سُوئی چبھوئی اور میں نے سمجھا کہ یہ بھی مسیح اوّل کے ساتھ ایک مماثلت پُوری ہوئی۔ لیکن جیسا کہ اس محمدی مسیح کے واسطے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہر ایک کام کو آسان کیا اور اہل اسلام کی ۱۳۰۰ سال کی دُعا کہ ربنا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اے ہمارے رب ہم پر وُہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے پہلوں پر ڈالے۔ پہلے مسیح کی طرح آپ پر بھی قتل کا مقدمہ بنا۔ مگر وہاں تو نتیجہ مقدمہ میں صلیب پر چڑھنا پڑا اور یہاں صرف چند روزہ عدالتوں میں آنے جانے کی تکلیف پر اکتفا ہوا اور وہاں تو مولوی لوگ عزّت کی کرسیوں پر بیٹھے اور مسیح کو کھڑا کیا گیا۔ یہاں مسیح کو کرسی دی گئی اور مولوی صاحب کو مانگنے سے بھی نہ ملی اور تمام دیگر مُعاملات میں خدا نے ہمارے ساتھ نرمی کا سلوک کیا۔ ایسا ہی پسلی کے چھیدنے کی مماثلت کو پُورا کیا۔ مگر وہاں ایک کافر بُت پرست کی مخالفانہ برچھی تھی۔ یہاں ایک مومن موحد کی خیر خواہانہ سوزن معالجہ تھی۔ آپ کے آخری دموں کے وقت حضرت ام المؤمنین کی خواہش سے سب مرد دُوسرے کمرے میں چلے گئے تھے۔ مگر میں اِس یار کی جدائی کے درد کے خیال سے بھرا ہُوا وہیں قدم پکڑے نظر نیچے کیے بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے حضرت کے قلب پر آلۂ سٹتھس کوپ لگا کر قلب کی حرکت کو خاموش پایا تو بے اختیار انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔

الغرض آپ کی وفات بھی انہی لوگوں کی خیر خواہی کی محنت میں ہوئی۔ جن کی طرف وہ مامور ہو کر آئے تھے۔ اور یہ جو مسیح ناصری کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ اُس نے بہتوں کی خاطر اپنی جان قربان کی۔ اسکا بھی یہی مطلب تھا۔ کہ اگر خلقت کی بہتری کی خاطر وُہ وعظ و نصیحت کا کام شروع نہ کرتے تو یہ مصائب اُن پر کیوں وارد ہوتے۔ نادان لوگوں نے اس کے اُلٹے معنے لیے اور کفارے کا مسئلہ گھڑ لیا۔

اب میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرستادہ رسول کی سچّی پیروی اور اُس کے احکام پر عمل اور اُس کے نمونہ زندگی پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ آمین و اٰخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

(محمد صادق عفی اللہ)

(مورخہ ۲۶ - دسمبر ۱۹۱۳ء)

ایک اور یورپین مسلمہ

ذیل کا ترجمہ ایک خاتون کی آخری دو چٹھیوں کا ہے جس کے ساتھ کچھ عرصہ سے میری خط و کتابت تھی۔ بہرحال خدا نے فضل کیا۔ میرا یقین ہے کہ یہاں کثرت سے طائران قدسیت ہیں جو حضرت امام منصور علیہ السلام کو نظر آئے اور ان کا طعمۂ معرفت کے لئے حضرت کے شاگردوں کے پاس آنا خدا کے ہاں مدت سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ خاتون مذکور کے راہ میں ایک خطرناک ابتلا ہے احباب سے التماس ہے کہ اس کے لئے خاص دعا کریں۔ میں نے اسے ووکنگ بلوایا تھا۔ جس کے جواب میں یہ خط تھا۔ بروز جمعہ ۱۴ نومبر ۱۳ء

خواجہ کمال الدین

میرے پیارے دوست - مجھے معاف فرماویں اگر میں نے اس طرح آپکو خطاب کیا لیکن چونکہ تم میرے پیارے دوست ہو۔ میں تمہیں اسی طرح پکارنا چاہتی ہوں میں آپکی اس مشفقانہ دعوت کی از حد مشکور ہوں لیکن میں کل آنے کے ناقابل ہوں مجھے یقین ہے کہ میرا اس طرح آنا آپکی کسی تکلیف کا موجب نہ ہوا ہوگا بات یہ ہے کہ جس سے میری نسبت ہو چکی ہے اس سے کل مجھے ملنا ہے +

بہرحال ابتک تو میں نے اُسے نہیں بتلایا کہ میں مسلمان ہونیکا ارادہ رکھتی ہوں مجھے شک نہیں کہ جب میں نے اس پر یہ ظاہر کیا۔ تو وہ مجھے اس سے روکنے کیلئے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑے گا لیکن میں اپنے دل میں مصمم ارادہ کر چکی ہوں اور میرے اس فیصلہ کو کوئی چیز بدل نہیں سکتی +

میرا منگیتر عیسائی ہے اور مجھے یہ لکھتے ہوئے بھی افسوس کہ اسلام سے خطرناک طور پر وہ تعصب رکھتا ہے۔ فی الاصل میں اس امر کے متعلق بھی آپکو ملنا چاہتی ہوں تاکہ آپ مجھے اچھا مشورہ دے سکیں۔ یہ میرے نہایت ہی اطمینان اور سکون قلب کا موجب ہے کہ میرا آخری کوئی دوست ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں گویا فی الواقعی آپسے واقف ہوں۔ کونسے اتوار آپ کو ملنا آرام دہ ہوگا میں بہت جلد کوشش کرونگی کہ میں آپ کو ملوں۔ مجھے نہایت ہی افسوس ہے کہ میں آپکو کل نہیں ملسکتی مہربانی کر کے مجھے معاف فرماویں۔ مجھ پر آپ ایک اور عنایت بھی کریں۔ مہربانی کر کے مجھے کوئی دعا لکھ بھیجیں۔ جو میں صبح شام اپنے اس نئے مذہب کے مطابق حال کیا کروں مجھے کوئی ایسی دعا معلوم نہیں ہے۔ ہاں یہ بھی مجھے بتلاؤ کہ اب کتنی دیر کے بعد آپ مجھے اسلام میں قبول کر لیں گے +

ہمیشہ آپکی سچی اور مشکور دوست

ف میں نے بجواب اُسے لکھا ہے کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ اور تم میری پیاری بہن لیکن شائد آخرت کے رشتہ سے دنیا کا رشتہ زیادہ مضبوط سمجھا جاتا ہے وہ یونہی لکھتی ہے +

میں سردست نام نہیں لکھتا نام اُسدن لکھونگا جسدن علی الاعلان وہ مسلمان ہوگی۔ اس کا نام اور اصل خط کی نقل حضرت کی خدمت میں بھیجدی ہے۔ یہ ایک نہایت مشکل سوال ہے۔ میں نے بھی پسند کیا کہ اس مشورہ میں راقمہ خط کے کسی ہم قوم اور معتقد نو مسلم کو اپنے ساتھ شریک کر لوں چنانچہ اس غرض سے میں ووکنگ سے لنڈن گیا۔ اور اُس سے گفتگو کی۔ مجھے چونکہ اس ہفتہ کے اخیر جنوبی ویلز میں جانا تھا اس لئے یہ اتوار تو موزون نہ تھی۔ تجویز یہ ہوئی کہ اگلے اتوار وہ لنڈن میں آکر میرے نو مسلم بھائی کے مکان پر ملے۔ ایک اور متوسط طبقہ کی خاتون معہ چار فرزندوں کے قریب آرہی ہے۔ ممکن ہے اُسدن وہ بھی مشرف با اسلام ہو۔ اُسکو تبلیغ ہمارے معتقد دوست کر رہے ہیں بہرحال اس قرارداد کے مطابق اُسے خط لکھا گیا + سورہ فاتحہ اور ربنا لاتزغ قلوبنا۔ الخ کا ترجمہ انگریزی میں بھیجدیا۔ اور سورہ فاتحہ کی تفسیر مندرجہ اسلامک ریویو اکتوبر بھی بھیجدی۔ اس خط کا جواب حسب ذیل ہے:۔

میرے پیارے دوست۔ آپ کی مشفقانہ چھٹی کا میں جلدی میں جواب دے رہا ہوں ہاں میں آپ کے دوست . . . . . کی دعوت کو نہایت ہی خوشی سے قبول کرتی ہوں میں نے یہ سمجھا ہے کہ ۲۳ تاریخ کو مجھے آنا ہے۔ آپکی چھٹی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنوبی ویلز کو اس ہفتہ کے آخر جا رہے ہیں اور ۲۳ کو آپ مجھے اپنے دوست کے مکان پر ملینگے۔ کیا یہ میرا قیاس درست ہے مجھے اس بات کی کسقدر خواہش ہے کہ بذات خود آکر آپکی مہربانیوں کی شکر گذار ہوں۔ جو کچھ میرے دل میں آپ کی عزت ہے وہ میں ظاہر ہی نہیں کر سکتی۔ میں اپنے خدا سے دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے اس قابل کسی دن کر دے کہ میں ان مہربانیوں کا شکریہ ادا کروں۔ میں نہایت اشتیاق سے اس وقت کو دیکھ رہی ہوں جب آپ سے ملاقات ہوگی +

ہمیشہ آپکی صادق دوست

ذیل کا ترجمہ ہمارے سوتھ پورٹ کے دوست کے خط کا ہے جسکے ساتھ چھ ماہ سے برابر خط و کتابت ہے پھر پچھلے ہفتہ تحریک کی تھی۔ جس کا یہ جواب ہے وہ مسلمان تو در اصل ہو چکا ہے۔ لیکن اخلاقی جرأت کا محتاج ہے خدا تعالے فضل کرے۔ ہمارے دوست دعا کریں +

پیارے مسٹر کمال الدین - مذکورہ بالا پتہ سے آپکو معلوم ہو جاوے گا کہ اسوقت میں گھر میں نہیں ہوں۔ اور یہی وجہ ہوئی کہ مجھے ووکنگ آنے کا موقعہ نہ ملا۔ لیکن میں بہت جلد آؤنگا +

میری راہ میں بھاری دقت یہ ہے کہ میں اپنے معتقدات کے اظہار کی اپنے میں جرأت نہیں پاتا۔ میں نہایت مضبوطی سے اسلام کے معتقدات کو قبول کر سکتا ہوں۔ اور ان پر ایمان لا سکتا لیکن مجھے اسلام کے بعض احکامات کی تعمیل میں دقت ہے مثلاً ادائیگی نماز کے متعلق۔ اسلام کی تعلیم ہر ایک مسلم سے متوقع ہے کہ جہاں کہیں ہو اور جو وقت ہو۔ ان مقررہ اوقات پر خدا کے آگے جھکنا اور نماز ادا کرنا ہے یہی مجھے نظر آتا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں یہ ہر روز کا دستور ہوں۔ جہاں سب لوگ یہ امر کرتے ہوں۔ کسی کا ان حالات کے ماتحت پبلک میں نماز ادا کر لینا کوئی اس قدر بھاری امر نہیں۔ لیکن اگر کوئی انگلستان میں نماز ادا کرے خواہ وہ عرب یا ترک یا کوئی اور مسلمہ مسلمان ہو۔ ایک انگریز کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ بالضرور اُس پر نگاہیں اٹھیں گی۔ وہ جہلا میں موجب مضحکہ ہوگا۔ اور دوسرے اس پر نکتہ چینی کریں گے +

آپ اگر اس جرأت پر غور کریں۔ جو اس امر کی ادائیگی میں کسی میں چاہیئے تو مجھے یقین ہے کہ آپ بھی مشکلات کو سمجھ جاویں۔ میں بہت ہی خوش ہونگا۔ اگر آپ مجھے اس امر میں کوئی نصیحت یا مشورہ دیں +

لوگ کہتے ہیں کہ میں نے جو کچھ سیکھا ہے وہ محدود ہے اور میرا تجربہ بھی ابھی ناقص ہے + لیکن جو کچھ میں نے اسلام کا سیکھا ہے اُس سے مجھے اور سیکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ اور جو کچھ مجھے اسلام کا علم حاصل ہوا ہے وہ مجھے یقین دلا رہا ہے کہ میں اس کو قبول کرنے میں بالکل راستی پر ہوں +

آپکا صادق

آج جمعہ ہے۔ اور چھ سات احباب عزیز ظفر علیخان اور دو مسلم طالب علم۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ نواب صاحب بہاولپور۔ مولوی محمد حسین صاحب نواب صاحب موصوف نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آرہے ہیں اس لئے اور کچھ نہیں لکھ سکتا۔ اگرچہ بہت دلچسپ باتیں ہیں۔ عید کی نماز یوم عید سے بھی باشوکت ہوئی۔ قربانی اور کفارہ کے عنوان پر خطبہ میں نے پڑھا۔ جو بفضلہ بہت ہی موثر تھا۔ خدا تعالے نے خاص معارف اس مضمون پر عطا فرمائے مفصل پھر لکھوں گا۔ نواب صاحب نے حسب دستور دس پونڈ پیش کئے۔ اور انکے رفقا نے ایک ایک پونڈ +

خواجہ کمال الدین

کرشمۂ قدرت

لاہوری ٹریکٹ جس کا جواب برادران انصار نے لکھا ہے ہنوز قادیان نہ پہونچا تھا کہ حضرت میر صاحب سخت بیمار ہوگئے تھے۔ ایام علالت مین حالت بے ہوشی مین آپ کچھ اشعار کہتے تھے جن میں سے ایک شعر اہل بیت کے ایک ممبر نے یاد رکھا اور لوگوں کو سنایا اور وہ یہ ہے:۔

اترائے ہوئے پھرتے ہین اغیار کے نیچے
ہین اون کی نگاہون مین بُرے یار کے نیچے

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید۔ یلو اکسائیڈ والا۔ مفید بصر۔ مفید ککرے۔ غشاوہ نزول الماء۔ قیمت فی تولہ ... ۱۲؍
سُرمہ دافع پھولا ... فی ماشہ ۴؍
سُرمہ مجلی۔ مفید پھولا دھند بل۔ بیاض چشم۔ آب چشم فی تولہ ۸؍
سُرمہ مسیرا۔ مفید بصر از ضعف پیری۔ فی تولہ ۴؍
سُرمہ براق۔ مفید سلاق و سرخی پلک ... فی تولہ ۱؍
حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اسقاط کو دُور کرتی ہین ۴؍
حب مقوی باہ ممسک چار درجن۔ قیمت ۴؍
دوائی بواسیر خونی۔ ۳۲۔ خوراک ... ۴؍
دوائی مقوی حافظہ دافع فالج رعشہ وضعف اعصاب ۴ تولہ ۴؍
حب مقوی باہ۔ سریع الاثر دو درجن ... ۱۲؍
دوائی مقوی باہ۔ مقوی معدہ و جگر۔ ۲۸ خوراک ۔ ۴؍

ق۔ د۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان دارالامان

آزمودہ مفید و بےنظیر دوائین

اکسیر سوزاک آزمالو۔ تجربہ کرلو

سوزاک والون کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر ہی بالکل انشاءاللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ آزمالو۔ قیمت ۱۲؍
کشتہ قیشب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا۔ کمی خون یرقان ان امراض کے لئے مسیحائی اثر رکھتا ہے۔ ۴۰ خوراک ۔ ۴؍
معجون چاندنی۔ اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے اسکا ... قیمت ایک تولہ ...
مفرح کوسمبی۔ دل کو خوش کرتی ہے ... دماغ کو طاقت بخشتی ہے

حافظہ کو تیز اور نسیان کو دُور کرتی ہے چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دُور کرے۔
قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنے (۲؍۴)
ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے۔

ع۔ ن۔ معرفت بدر ایجنسی۔ قادیان دارالامان (گورداسپور)

اصلی سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے۔ مقوی جمیع اعضائے رئیسہ ہے۔ بدن کو قوت دیتی ہے۔ ایک مُفرد قدرتی دوائی ہے۔ جو پہاڑون سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہے۔ جریان اور کثرت شباب کا علاج۔ جوڑون کے درد کو مُفید ہے۔ بلغم کو کاٹتی ہے۔ اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (۲؍)

ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی قادیان دارالامان گورداسپور

سکرٹری کسی شخص کا نام نہین

چونکہ بعض احباب سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان کے متعلقہ خطوط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام نامی ارسال کرتے ہیں مگر وہ ترجمۃ القرآن کے کام مین مصروف ہونے کے باعث سکرٹری کا کام نہیں کرتے ہیں اسلئے آیندہ جو خط و کتابت سکرٹری کے متعلق ہو وہ کسی شخص کے نام نہ کی جائے بلکہ صرف سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھنے پر کیجاوے۔ شیر علی قائم مقام سکرٹری

مطلع فرماوین

(۱) جملہ ناظرین اخبار کیخدمت مین التماس ہے کہ نہر اپر جہلم کی زمین و نہر گنجی بار ضلع منٹگمری کی زمین کس جگہ سے اور کس حیثیت کے آدمیوں کو ملیگی اور کب تک درخواستین دیجاوینگی اور کس افسر کو درخواست برائے حصول اراضی اظہار دیا جاسکتی ہے اگر کسی صاحب کو کافی ہو تو مطلع فرماوین۔

(۲) خاکسار پرائمری پاس شدہ اُردو خوان ہے اور کچھ قدر عربی بھی واقف ہے اور بباعث بے روزگاری کے گھر بیکار رہتا ہے اگر کسی صاحب کو اخبار سے کسی جگہ خاکسار کے متعلق ہو تو طلب فرما کر مشکور فرماوین۔ اور اگر کسی صاحب کو محکمہ انہار کے پاس کوئی جگہ پٹوار نویسی کی خالی ہو۔ تو خاکسار کو مقرر فرما کر مشکور فرماوین خاکسار اچھی طرح سے تحریر کا کام کر سکتا ہے۔ براہ راست خاکسار کو مطلع فرماوین۔

خاکسار نور محمد عفا اللہ عنہ۔ از موضع میانی ڈاکخانہ جیکری تحصیل و ضلع جہلم

مجربّ نسخے

ہم فائدہ عام کے واسطے وہ ادویات و نسخہ جات جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شفاخانہ مین عموماً استعمال مین آتے ہین تیار کر کے فروخت کرتے ہین اور مختصر فوائد کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہین اور منافع بھی بہت کم رکھا گیا ہے جو صاحب چاہین قیمت پیشگی بھیجکر یا بذریعہ وی پی ہم سے منگوا سکتے ہین۔ ترکیب استعمال ہمراہ روانہ کرینگے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

سفوف مقوی باہ۔ قوت پیدا کرتا ہے اور باہ کو جوش لاتا ہے سُرعت اور رقت کے لئے مُفید ہے۔ قیمت ۱۰؍
طلائے عجیب۔ سستی کو دُور کرتا ہے۔ پٹھون کو مستحکم اور مضبوط بناتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے۔ قیمت ۱۰؍
سفوف مقوی معدہ۔ اہضم طعام۔ کاسر ریاح دافع تشکم پیٹ کے درد اور جھجن کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۸؍
سفوف صندل۔ ہر قسم کے بخار اور معدے کی تبخیر اور بدن کی حرارت کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۸؍
سفوف مصفی خون۔ خون صالح پیدا کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے بدن کے دھبے اور منہ کی چھائیان دُور ہو جاتی ہیں قیمت ۸؍
آنکھون کی دوائی۔ آنکھون مین دھند۔ غبار۔ ککرے اور آنکھون کے بھاری رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۸؍
معجون مفرح۔ دل کی کمزوری اور دھڑکن اور گھبراہٹ کو مفید ہے دماغ اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قیمت ۸؍
سفوف دافع سوزاک۔ سوزش اور جلن دُور کر کے ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ سوزاک یا پیشاب با بفضلہ تعالیٰ آرام آجاتا ہے قیمت ۱؍
حبوب طحال۔ تلی خواہ کس قدر بڑھ گئی ہو ان گولیون کے چند روز کے استعمال سے انشاءاللہ صحت ہو جائے گی۔ قیمت ۸؍

ل۔ ل۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان (گورداسپور)

(بدر پریس قادیان دارالامان)

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة | بسم الله الرحمٰن الرحیم   نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN — اخبار بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ — قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۱۴ — مورخہ ۱۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۴ پوہ سمت — نمبر ۲۳

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ | اڈیٹر جناب میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے ہی بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

*

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمده از مادریم — هم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق که قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آں نه از خود از هماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرهائے معاد — هرچه گفت آں مرسل رب العباد
آں همه از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اندر راست — منکراں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآں بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست — هر که انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بمع اہل بیت بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔ شام کا درس قرآن شریف بجائے مسجد اقصےٰ کے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں اب ہوتا ہے۔ کیونکہ مسجد تک چلنے سے حضرت کو بہت تکلیف ہوتی تھی + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت فاضل امروہی بخیریت قادیان میں رونق افروز ہیں آپ کی چند مفید تصنیفات عنقریب شائع ہوکر پبلک کی راہنمائی کا موجب ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ + احباب مصر شیخ عبد الرحمان صاحب و سید ولی اللہ شاہ صاحب کے خطوط آتے ہیں۔ بخیریت اپنے کام میں مصروف ہیں اب ان کے خطوط عربی میں لکھے ہوتے ہیں + عرب عبد الحی صاحب کا خط جدہ سے آیا ہے۔ حج سے فارغ ہو چکے ہیں اور حضرۃ مسیح موعود کے قصائد عربیہ کو خوشخط چھپوانے کے واسطے بیروت جانے کا ارادہ رکھتے ہیں + چوہدری فتح محمد صاحب کا خط ولایت سے آیا۔ اون کی آنکھیں اب اچھی ہیں۔ فالحمد للہ خواجہ صاحب کا خط تازہ بشارتیں لئے ہوئے پہنچا + لارڈ ہیڈلے کے اسلام کے بعد چار اور اعلےٰ طبقہ کے انگریز مسلمان ہوئے۔ ایک اور عنقریب ہونیوالا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ڈاک کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ میں اکیلا نباہ نہیں سکتا کوئی مدد کو آوے۔ خواجہ صاحب کی اس کامیابی سے انگلینڈ اور ہندوستان میں بہت کھلبلی مچ گئی ہے۔ بدر سے تو پہلے ہی پادری صاحبان بہت جھلائے ہوئے ہیں اب ان خبروں اور خواجہ صاحب کی چٹھیوں نے جو آئے دن بدر میں چھپتی رہتی ہیں۔ ان کو اور بھی غضبناک کر دیا ہے۔ اللہ ہی ہے جو رحم کرے + بنگال و بہار میں سلسلہ احمدیہ کے ساتھ عداوت بہت زور پر ہے۔ کتاب پر کتاب سلسلہ کی مخالفت میں شائع ہوتی ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی ہے + برہمن بڑیہ سے تین سو مبائعین کی فہرست آچکی ہے۔ اور ایک سو کی اور عنقریب آنے والی ہے + سکرٹری صاحب صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ کی تاریخیں ۲۵ و ۲۶ حضرت خلیفۃ المسیح نے ناپسند کیں اور اب تاریخیں ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مقرر ہوئیں۔ اچھا ہوا + برادر محمد حسن صاحب ضلع جالندھر میں وعظ کر رہے ہیں۔ ۱۶۵ روپے صدر انجمن کو چندہ کر کے روانہ کر چکے ہیں +

لاہور میں میر قاسم علی صاحب کا لیکچر اسلام اور آریہ سماج کے مضمون پر نہایت دلچسپ اور کامیاب ہوا + برادر مکرم حضرت صوفی خلیفہ محمد صادق صاحب رانی پور شریف سے احباب کو دلی درد کے ساتھ اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح صدیق ثانی مولوی نور الدین صاحب کے مبارک ایام کی قدر کی جائے اور ان کی درازی عمر کے واسطے دعائیں کی جاویں +

ملک برازیل سے خط

برادر شیر محمد صاحب برازیل واقعہ جنوبی امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپنے جو کتابیں روانہ کی ہیں میرے واسطے نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ وہ عیسائیوں کو جواب دینے میں لاثانی ہیں اور خاص کر قابل تعریف کتاب اسلام کی پہلی کتاب ہے جس میں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کے مخالفوں کو منہ توڑ جواب دیئے گئے یہ جواب سنکر بھی وہ لوگ بہت ضدی اور ہٹ دھرم ہیں جو اقرار پر انکار کرتے ہیں اور حضرت عیسےٰ کو زندہ سمجھ کر اپنے مذہب کو مُردہ بناتے ہیں بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ آپ لوگوں کی برکت سے آہستہ آہستہ یہ سب کچھ راہ راست پر آجاویگا اور میرے ایک دوست کے نام حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا رسالہ مسلم انڈیا آتا ہے اور جب ہم ان لوگوں کو سناتے ہیں تو یہ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ ہم نے یہ مذہب سنا بھی نہیں ہے اور یہ لوگ ایسے بودے خیالات رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کے عیسائی تو تین خدا مانتے ہیں یہ ان کے علاوہ اور کئی مانتے ہیں جن کے نام یہ مختلف پکارتے ہیں جن کو پرتگیز زبان میں سنتو (Santos) کہتے ہیں اور انھوں نے اُن کے خاص دن مقرر کئے ہوئے ہیں جیسے ہمارے ہاں محرم یا بارہ وفات کے آتے ہیں اون دنوں میں یہ کام ہرگز نہیں کرتے۔ گویا کام کرنا ان کے لئے خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ ہمنے اسجگہ جہاں ہم رہتے ہیں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ ان لوگوں کو کہا کہ آؤ جب سنتو کا دن ہوا کرے ہمارے کام کیا کرو۔ سنتو تم کو کچھ نہیں کہیں گے ایک دن دو تین آدمی ہمارے کہنے کے مطابق ہمارے کام پر آئے اونمیں سے ایک کے سر میں درد ہونے لگ گیا جو اتفاقیہ امر تھا وہ دوڑتا ہوا آیا کہ لو صاحب تم کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہوگا میرے درد ہوتی ہے میں نے اسکو تسلی دی اور کہا کہ ابھی ٹھیک ہو جاویگی۔ سورہ فاتحہ و اخلاص پڑھ کر دم کیا تو اس کا درد سر جاتا رہا اور وہ کام کرنے لگ گیا۔"

آیۃ الکبریٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

مؤلفہ پروفیسر مولوی فاضل اصغر علی صاحب روحی۔ اس کتاب میں اسمائے الٰہی پر فلسفیانہ اور صوفیانہ بحث کی گئی ہے۔ شروع میں ایک دیباچہ ہے۔ جس میں اسم اعظم پر ایک مبسوط تحریر ہے۔ قابل دید اور قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔

کتب خانہ اذاقیہ۔ کوچہ چہاریاران۔ لاہور +

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک پُرانے نسخہ سے تیار کردہ دوائی جس کے استعمال سے کئی لوگوں کو فائدہ ہو چکا ہے۔ پیش کرتے ہیں ضرورت والے منگوائیں اور تجربہ کریں۔ لگانے کا لیپ ہے اور کھانے کی دوائی ہے۔ جو بڑی لاگت سے تیار ہوئی ہے قیمت اصلی عنہ روپے اور رعایتی عہ +

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

مسیح پر خیال

ایک پادری صاحب کے سوال کے جواب میں کہ مسیح کے متعلق آپ کے کیسے خیالات ہیں ہمارے عزیز دوست مرزا عبد الغنی صاحب کلرک دفتر رسالہ میگزین قادیان نے ایک چھوٹا سا رسالہ شائع کیا ہے جو مدلل اور معقول اور قابل دید ہے اور مرزا صاحب موصوف سے بلاقیمت مل سکتا ہے۔ ٹکٹ بھیجکر منگوالیں +

سرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ۔ خارش۔ سُرخی۔ جالا دُھند۔ ککرے و دیگر امراض چشم کے واسطے ازحد مفید ہے قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک +

بدر ایجنسی سے طلب فرماویں +

ڈاک معرفت دفتر بدر۔ ایام جلسہ میں جن مہمانوں کو باہر قادیان میں چٹھی آنے کا انتظار ہو وہ اگر اپنے دوستوں کو کہہ آویں کہ ان کے خطوط معرفت دفتر بدر بھیجے جایا کریں تو اس طرح انہیں خطوط آسانی سے ملجایا کریں کیونکہ مہمانوں کی کثرت کے سبب اُن ایام میں چٹھی رسان سب مہمانوں کو تلاش نہیں کر سکتا +

اطلاع

یہ اخبار ۱۶ صفحہ کا ہے۔ ۸ صفحہ کا اخبار۔ ۴ صفحہ اشتہار بدر و قیمت کتب رعایتی۔ ۴ ضمیمہ درس حدیث صحیح بخاری۔ آٹھ صفحہ ضمیمہ نولکھا ہار +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرِ ملتان

(۱)

روانگی از قادیان احبابِ ملتان نے اپنے اہلِ وطن پر حجت پوری کرنے کے لئے ایک جلسہ کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے حاصل کی۔ جو ۲۹ و ۳۰ نومبر ۱۳ء کو منعقد ہوا۔ اور احباب کے اصرار پر تکرار پر حضرت خلیفۃ المسیح نے صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بھی اجازت دی کہ ملتان تشریف لے جائیں۔ اور آپ کے ہمراہ حافظ روشن علی صاحب اور مولوی سرور شاہ صاحب اور عاجز راقم کو جانے کا حکم دیا۔ اور بعض احباب لاہور کی درخواست کی قبولیت میں صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ خطبہ جمعہ لاہور میں پڑھیں۔ اسواسطے ۲۷ کی شام کو ہمارا قافلہ قادیان سے چلا۔ جب ہم حضرت خلیفۃ المسیح سے رخصت ہونے لگے۔ تو آپ نے ہم سب کو دعا کر کے رخصت کیا۔ فرمایا:۔

"میں نے بہت دعا کی ہے۔ ملتان میں شیعہ بہت ہیں۔ پر تم چار یار وہاں جاتے ہو۔ نرمی سے وعظ کرو۔ سخت کلامی نہ کرو۔ دعاؤں سے بہت کام لو۔ امیر نیا بنایا تمہارے ساتھ ہے۔"

راستہ میں اسٹیشن امرتسر پر جماعت احمدیہ امرتسر کے بہت سے دوست موجود تھے۔ جن کی ملاقات سے ہم بہت خوش وقت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اسٹیشن لاہور پر لاہور کے احباب کی ایک بڑی جماعت موجود تھی۔ جن میں میاں چراغ الدین صاحب رئیس کا تو سارا خاندان ہی حاضر تھا۔ اور انھیں کے مکان پر مقام ہوا۔ نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھی گئی۔ حضرت صاحبزادہ نے خطبہ میں خلافت کے برکات اور رحمت کا بیان کیا۔ اور اس کی مخالفت کا خلاف قرآن و حدیث و تعامل صحابہ ہونا ثابت کیا۔ اور جماعت کو تاکید فرمائی کہ اختلافات میں نہ پڑیں۔ کوئی امر شر اون کے علم میں آوے۔ تو اپنی مجلسوں میں اس پر مباحثات نہ کریں بلکہ ایسے معاملات حضرت خلیفۃ المسیح تک پہنچا دیویں اور پھر وہاں سے جو حکم آوے اُس پر عملدرآمد کریں اور جو لوگ خلافت کے خلاف کوئی بکواس کریں اون کی مجلسوں میں بیٹھنا اور اُن سے تعلق رکھنا غیرت کے خلاف سمجھیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یوم السبت قبل نماز فجر ہم ملتان پہنچے۔ برادر فخر الدین آگے سے خانیوال کے اسٹیشن پر سے ہمارے ساتھ ہوئے اور باقی احباب اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

راستہ میں راہونڈ کے اسٹیشن پر ہمارے دوست بابو محمد علی صاحب نے اپنی ملاقات سے ہمیں خوش وقت کیا۔ بابو صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ "ہمارے واعظین اُس رجل یسعیٰ کے مصداق ہیں جس کا ذکر سورہ یٰسین میں ہے کہ وہ رسولوں کی امداد کیواسطے دوڑتا ہوا آیا۔ سو آپ لوگ بھی اس تیز سواری پر چڑھ کر جو رات دن دوڑتی ہی رہتی ہے رسول کی نصرت میں تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ کبھی لکھنؤ اور کبھی ملتان اور خواجہ صاحب تو اس دوڑ میں لنڈن ہی پہنچ گئے"۔

رپورٹ جلسہ ۲۹ - نومبر ۱۳ء - پہلا اجلاس بصدارت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تلاوت قرآن شریف کے ساتھ شروع ہوا۔ ایک نوجوان محمد عابد نام نے ایک نظم دُرِّ ثمین میں سے پڑھی۔ اس کے بعد حافظ روشن علی صاحب کی عالمانہ تقریر ختم نبوۃ کے مضمون پر ہوئی۔ اس معزز بزرگ کو انٹروڈیوس کرتے ہوئے صاحب صدر جلسہ نے سامعین کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس وقت ہم کو حاصل ہیں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور منجملہ ان کے وہ امن ہے جو اس وقت سلطنت برطانیہ کے ذریعہ سے ہم کو حاصل ہے اور ہدایت پانے کی راہوں کو ڈھونڈنے میں ظاہری خطرات اور مشکلات باقی نہیں رہے لوگوں کو چاہیئے کہ پہلے ہمارے خیالات کو سنیں اور غور کریں اور بعد میں فیصلہ کریں کہ وہ کیسے ہیں مگر جلدی سے فتویٰ لگانے میں تم جوابدہ ہو جاؤ گے۔

حافظ صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا۔ ختم نبوت کے مسئلہ میں جو مشکلات لوگوں کے راہ میں ہیں۔ میں انھیں خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ہی حل کرونگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جس طرح پہلے زمانے میں خلفاء آتے رہے۔ اسی طرح اس اُمت میں بھی آتے رہینگے۔ پس اگر پہلے خلفاء میں انبیاء ہوئے تو ضرور ہے کہ ان میں بھی نبی ہوں۔ اور اسی انعام کے پانے کے واسطے سورۂ فاتحہ کی دعا سکھلائی گئی۔ جس کی قبولیت میں نبی صدیق۔ اور شہید کا بننا پہلے سے وعدہ دیا گیا ہے آخر یا خاتم کے لفظ سے ٹھوکر نہیں کھانی چاہیئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت کی مسجد کے بعد کوئی مسجد دنیا میں نہ بنائی جاوے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ دیگر جس قدر مساجد ہیں وہ سب اس کے ماتحت ہیں اور تقوے میں اس کے نمونے پر ہیں۔ اسی سے آخری نبی کا مطلب بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔

اجلاس دوم میں بعد تلاوۃ قرآن شریف و نظم درثمین جو منشی سربلند صاحب نے پڑھی۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں منقول و معقول ہر طرح سے وفاتِ مسیح کو ثابت کیا۔ فرمایا۔ وفاتِ مسیح کا ثابت کرنا نہ صرف حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے واسطے ضروری ہے بلکہ خود اسلام کی سچائی اور عقل و نقل کے مطابق یہی حق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ختم نبوت نے اگر نیا نبی آنے کی اجازت نہیں دی تو پُرانے نبی کے آنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ مسیح کی زندگی وہ شے ہے جس سے عیسائی مسلمانوں پر فتح پاتے ہیں۔ اس مسئلہ پر غور کرنا نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت مسیح کی ۱۹۰۰ سالہ زندگی کہیں قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ ہاں مسیح کے نزول کا ذکر ہے۔ اسی نزول کے لفظ سے مسیح ناصری کی زندگی کا قیاس غلطی سے کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کے بالمقابل بہت سی ایسی احادیث ہیں جن سے وفات مسیح ظاہر ہے۔ مسلمانوں کے شامت اعمال نے اس زمانہ میں یہ صورت مسئلہ کی اختیار کر لی تعجب ہے کہ اس زمانہ کے مسلمانوں کی غیرت نے اس امر کو قبول کر لیا کہ آنحضرت تو فوت ہو گئے۔ اور ایک اسرائیلی نبی آج تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اُمتِ محمدیہ پر آکر حکومت کریگا۔

اس کے بعد آیات قرآنی و احادیث رسول سے وفات مسیح مفصل طور پر ثابت کیگئی اور دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس رات کو ۸ بجے بصدارت حضرت صاحبزادہ صاحب بشیر الدین محمود احمد صاحب شروع ہوا۔ اور بعد ایک نظم کے عاجز راقم نے ایک تقریر اسلام اور عیسائیت پر کی جس کی تمہید درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ملتان کو خطاب مبارک ہو تجھے اے ملتان اور تو اس برکت سے فائدہ اُٹھا کہ آج مسیح موعود کے پانچ خادم جن میں سے ایک ابن المسیح ہے اور اس وفد کا امیر ہے۔ تجھ صدق دل سے وحقانی باتیں سنانے کے واسطے موجود ہیں۔ جن سے تیرا دل روشن و منور ہو۔ اور تو نیکی میں سرداری حاصل کرے۔ ہاں میں مبارک کہتا ہوں۔ پر برکت کا لینا یا اُس

اُسکے خلاف لعنت کا اُٹھانا تیرے اختیار میں ہے - اور میرا جی چاہتا ہے کہ تو برکت پائے - اس واسطے بھی کہ مجھے ملتان کے ساتھ کئی ایک تعلقات ہیں - انہیں سے ایک یہ ہے کہ میرے بزرگوں کے شجرہ نسب اور تاریخی حالات کی قلمی کتاب میں لکھا ہے - کہ سُلطان محمود کے زمانہ میں جب وہ اہل ہند کو اسلام کی تلقین کرنے کے واسطے آئے تو پہلے انھوں نے اپنا مقام ملتان میں کیا - اور ایک مدت تک یہاں رہے - سو جس طرح وہ یہاں اسلام سکھانے کے واسطے آئے تھے - اسی طرح آج ہم بھی اسلام ہی سکھانے آئے ہیں - انہوں نے تو ہندوں کو اسلام سکھایا - پر ہم نہ صرف ہندوں کو بلکہ عیسائیوں - آریوں اور خود مسلمانوں کو بھی اسلام سکھانے کے واسطے آئے ہیں - کیونکہ زمانہ نے مسلمانوں کو اسلام بھلا دیا ہے - اور مطابق حدیث نبوی اس صدی کا مجدد آچکا ہے تاکہ حقیقی اسلام مطابق سنت قدیمہ پھر لوگوں کو دکھا دے - سمجھا دے اور سعادتمندوں کو اُسپر چلا دے اور تو یہ نہ کہو کہ اس تاریکی کے زمانہ میں کوئی نورانی شخص ہدایت مخلوق کے واسطے نہیں آیا - اور جو آیا ہے وہ چور ہی ہے - کیونکہ اگر انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (ترجمہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں) کا وعدہ سچا ہے - اور ضرور سچا ہے - تو اس اندھیری رات کا چوکیدار کہاں گیا - جب کہ دنیوی حکام اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے رات کے وقت پہرہ دار کھڑا کرتی ہے - تو کیا آسمانی حکومت نے اس تاریکی میں جب کہ چاروں طرف سے چوروں کا خطرہ ہے - کوئی محافظ مقرر نہیں کیا -

آہ قوم کی غفلت کہ وہ ایسے وقت میں اپنے خیرخواہ پہرہ دار کو ہی چور سمجھے اور دوسرا کوئی پہرہ دار بھی ہم کو لا کر نہ دکھا سکے -

شبِ تاریک و بیم دزد و قوم ماچنین غافل
کجا زین غم روم یارب نما خود دستِ قدرت را

اگر اس زمانہ کے محافظ و ناصر اسلام کا انکار کرنے کے سبب کوئی شہر جوابدہ ہوگا تو اے ملتان ہمارے پنجاب میں سے تو غالباً تو سب سے زیادہ ہوگا - کیونکہ ناصران دین محمدی کا اور ان کے رفقاء کا ایک بڑا گروہ تیری زمین میں آرام کر رہا ہے، اور انہیں میں حضرت بہاؤ الحق علیہ الرحمۃ ہیں جو میرے بزرگوں کے مُرشد تھے - اور جن کا عطاء کردہ عصاء اور جھاڑو آج تک ہمارے گھر میں موجود ہے - اور یہ دوسرا امر ان تعلقات میں سے ہے جو مجھے اس شہر کے ساتھ ہیں یہ علمائے اُمت محمد انبیائے بنی اسرائیل کی مانند سب زیر زمین آرام فرما رہے ہیں مگر ان کے مقبروں کے بلند گنبد شاید اسی واسطے کھڑے ہیں کہ تجھے یاد دلاتے رہیں کہ اُمت مرحومہ کسی زمانہ میں اولیاء اللہ سے خالی نہیں اور وہ اولیاء مختلف زمانوں کی ضرورت کے مطابق مختلف ناموں سے موسوم کئے جاتے ہیں - صوفیاء کی کتابوں کو پڑھو اور دیکھو کہ کوئی آدم بنایا گیا کوئی نوح کوئی ابراہیم اور کوئی موسےٰ - اور اس زمانہ میں عیسائیوں کے فتنے کے بڑھ جانے کے سبب خدا تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کے ایک فرد کو مسیح بنایا تاکہ نبوت محمدی کی شان دنیا پر ظاہر ہو - اور تو اِس بات کے پیچھے نہ پڑ - کہ مُلّاں لوگ کیا کہتے ہیں - اگر مُلّانوں میں نقص نہ ہوتے - تو مجدد کے آنے کی ضرورت ہی کیوں ہوتی - اور اگر ان میں نقص ہیں تو ضرور ہے کہ وہ مجدد کی مخالفت کریں - کونسا ولی اللہ دنیا میں ایسا گذرا ہے - جسکی مخالفت اس کے وقت کے مُلّانوں نے نہ کی ہو - یہاں کے مُلّانوں نے خاص وعظ لوگوں کو کیا ہے کہ احمدیوں کے جلسے میں نہ جاؤ مگر ان کی صداقت اِسی سے ظاہر ہے کہ کیا انھوں نے کبھی اس شہر میں آنے والے تھیٹر والے یا نقالوں کے تماشے سے یا رنڈیوں کا ناچ دیکھنے سے بھی منع کرنے کا اشتہار دیا - پھر کیا ان کی بہادری اِسی میں رہ گئی ہے کہ لوگوں کو قرآن اور حدیث سُننے سے روکیں ؛

سوائے مُلتان ! تو بزرگوں کا شہر ہے - اور کئی ایک خدا رسیدہ لوگوں کا شہر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہی سبب ہے کہ اس زمانہ کے مجدد و مہدی مسیح موعود کو خواہ کسی سبب سے ایک دفعہ یہاں آنا پڑا - بلکہ اس کے خلیفہ اوّل کو بھی آنا پڑا - اور عجیب اتفاق ہے کہ ہر دو کو ایک شہادت کے لئے یہاں آنا پڑا - جو بظاہر ایک ظاہری عدالت میں تھی - مگر در اصل تیرے لئے ایک بلکہ دو باطنی شہادتیں تھیں کہ وعدے کا مسیح آگیا - تو اس کو دیکھ لے - اور اگر تو اس کے دیکھنے میں قاصر رہا ہے تو اس کے جانشین کو دیکھ - کیونکہ جس طرح نبی ایک آیۃ اللہ ہے اسی طرح نبی کا خلیفہ بھی اپنے وقت میں ایک آیۃ اللہ ہے - خود خدا اُسے بناتا ہے - اور وہ آپ ہی اُسے تمکین عطاء کرتا ہے اور اسکی خلافت کی قبولیت کے واسطے مومنوں کے دلوں میں القاء کرتا ہے - اور وہ خود بخود بول اُٹھتے ہیں کہ ہمارے نبی کے بعد ہمارا امام اور سردار اور مطاع اور مہدی یہی ایک شخص ہے اور یہ ممکن ہے کہ کوئی نادان شخص اپنے خیال کے مطابق کسی دوسرے کو اُس خلافت کے لائق یقین کرے جسے خود خدا نے خلیفہ نہیں بنا دیا - لیکن پچھلی اور موجودہ تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ لوگوں کے خیالی ادعائی (سوائے کسی مجنون کے) خود دعویدار اور خواہش مند خلافت کے نہیں ہوتے - صرف انکے بظاہر نادان دوست اور در اصل دشمن ایسے خیالات کا اظہار کرتے کرتے مرجاتے ہیں اور مدعی غائب و گواہ حاضر والا معاملہ ان کا ہوتا ہے - ظاہر ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ میں بہت سے افراد اور کئی ایک انجمنیں ماشاء اللہ لایق اور مستعد اور خدمتگذار ہیں لیکن وہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کی اسی طرح اطاعت کرنا اپنا فرض جانتے ہیں - جس طرح خود مسیح موعود کی اطاعت اور اسی میں ان کی سعادت اور کامیابی ہے اور خلیفۃ المسیح کے حکم اور اجازت کے بعد اون کا کام بدستور جاری ہے - جب وہ خود ایسے مطیع ہیں تو کسی دوسرے کا ان کے متعلق فرداً یا جماعتاً خیال خلافت سوائے ایک بے ہودہ شرارت کے اور کیا معنے رکھ سکتا ہے - مومن اور پھر وہ جو خلیفہ ہو ایسا بزدل اور کمزور نہیں ہو سکتا کہ کسی فتنہ کے خوف سے سچائی کا اخفاء کرے ؛

سوائے دانا انسان تو اِس نبوت اور خلافت سے پہلی نبوتوں اور خلافتوں کی تصدیق حاصل کر - تو نے ختم نبوت کے متعلق مولوی حافظ روشن علی صاحب کی لطیف تقریر کو سُنا ہو اور مسئلہ وفات مسیح پر قرآن و حدیث کے دلایل حضرت سید سرور شاہ صاحب سے سُنے ہیں اور کل مسیح موعود کی صداقت پر براہین نیرہ حضرت صاحبزادہ صاحب سنائیں گے - اور پھر شیر اسلام سید قاسم علی صاحب آریوں کی تردید میں اپنی زبردست تقریر کرینگے - اور یہاں کے احمدی احباب* ہر وقت آپ کو صداقت سلسلہ کے متعلق کتابیں - رسلے اور اخبارین دکھانے کو تیار ہیں لیکن اس وقت میں اِس امر پر مامور ہوں کہ اس زمانہ میں جو قوم سب سے زیادہ بڑھ رہی ہے - یعنی مسیحی صاحبان - انکے دین کا ابطال بمقابلہ اسلام آپ صاحبان کے سامنے پیش کردوں

---

* شیخ صاحبدین صاحب - مولوی بدرالدین صاحب - مولوی الٰہی بخش صاحب - بابو فخرالدین صاحب - میان عبداللہ صاحب - میاں کریم بخش صاحب - منشی محمد عابد صاحب - میاں محمد زاہد صاحب - میاں محمد شریف صاحب - میاں محمد لطیف صاحب - میاں محمد بخش صاحب - میاں احمد بخش صاحب - میاں غلام قادر صاحب - میاں ولی محمد صاحب میاں نتھو جوڑی گر - بابو عبدالغنی صاحب - بابو محمد اسمٰعیل صاحب میاں الٰہی بخش صاحب - عبدالرحمان صاحب - میاں اللہ بخش صاحب ❖

۳۰ - نومبر ۱۹۱۳ء

دوسرے دن پہلا اجلاس بصدارت عاجز راقم صبح دس بجے شروع ہُوا۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کو پیش کرکے اس کے دلائل بیان کئے۔ اس تقریر کا سامعین پر بہت نیک اثر ہُوا۔ آپ نے فرمایا:

"ہر ایک قوم یا ملک جس کی طرف کوئی نبی اور نذیر آیا وہ اسی قوم اور ملک کی حیثیت کے مطابق آیا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساری قوموں اور سارے ملکوں کے واسطے آئے اسی سے آپ کی شان دوسروں کے مقابلہ میں نمایان ہے۔ آنحضرت کے زمانے میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قومیں بگڑی ہوئی تھیں۔ اخلاق نہایت گرے ہوئے تھے یورپ اور ایشیا کے مورخوں نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ سارا جہان گری ہوئی حالت میں تھا ایسے مریض کے علاج کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہونچے تھے مگر مرض نہایت سخت تھا۔ اِس واسطے طبیب بھی سب سے اعلیٰ بھیجا گیا۔ آنحضرۃ کی شان اور عظمت پر نگاہ رکھنے سے ہم اپنے تمام اختلافات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہر ایک امر کو آنحضرت کے سامنے رکھ دیا جائے اگر وہ امر ایسا ہے جس سے آنحضرت کی تعظیم و تکریم ہوتی ہے تو ہم اُسے خوشی سے مان لین گے اور قبول کر لینگے۔ اور اگر اس امر سے آنحضرت کی ہتک ظاہر ہوتی ہے تو ہم اُسے چھوڑ دینگے اور اُس سے نفرت کرینگے۔ اسی محک پر مسلمان آپس کے تمام جھگڑے آسانی سے طے کر سکتے ہیں ؛

اِس اصل کو مدّ نظر رکھ کر اوّل اس امر پر غور کرو کہ کیا آنحضرۃ کے بعد کسی کے آنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ جب باغ لگایا گیا تو اس کے محافظ بھی ہونے چاہئیں۔ مگر آنحضرت صلعم کے باغ کے پاسبان کون ہون؟ کیا مولوی لوگ جو خود خدا رسیدہ نہون اور جن پر خود اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی کبھی نازل نہ ہوئی ہو یا کوئی ایسا شخص ہو جو یہ کہہ سکے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور وحی الٰہی کے نزول کا خود تجربہ کار ہوں۔ اِس واسطے کلام پاک کی حفاظت کرنیوالا ہوں۔ خدا آسمان سے پانی بھیجتا ہے۔ انسان اُسے خراب کرتا ہے اور گندہ کرتا ہے تو وہی پانی پھر آسمان سے آتا ہے تب ہم زندہ رہ سکتے ہیں اسی طرح اسلام کی حفاظت کے واسطے بھی ضروری ہے۔ کہ بار بار آسمان سے ہی کوئی آوے جو شریعتِ اسلام کی حفاظت کرتا رہے۔ ملتان میں ایسے پاکباز لوگوں کے بہت سے نمونے قائم ہیں یہ لوگ مولوی نہ تھے بلکہ خدا کی طرف سے آئے تھے اِس واسطے وُہ اسلام کے پھیلانے مین کامیاب ہوئے۔ پر مولوی لوگ یہ کام نہ کر سکے۔ دُنیا مین نور کس نے پھیلایا۔ مولویون نے یا اولیاء اللہ نے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ ضرورت اولیاء اللہ کے ظہور کی ہے نہ کہ مولوی صاحبان کی۔ اب رہا یہ امر کہ آنے والا باہر سے آوے یا خود مسلمانون مین سے صدہا اولیاء جو آئے وہ سب مانے جاتے ہیں کہ اِسی زمین میں سے اور اُمّت محمّدیّہ میں سے آئے لیکن ایک آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ باہر سے اور آسمان سے آوے گا اس کا نام مسیح ہے۔ اِس مسئلہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے دربار میں پیش کرو کہ کس عقیدہ مین آنحضرت صلعم کی عزت ہے۔ آیا اس میں کہ مسیح آپ کی اُمت میں سے ہو اور دیگر اولیائے اُمت مرحومہ کی طرح پیدا ہو یا باہر سے کوئی اسرائیلی نبی آسمان سے نازل ہو۔ حالانکہ اُمت مرحومہ کا کوئی فرد آسمان سے نہیں آیا۔ اگر آنحضرت صلعم سراج مُنیر ہیں اور ضرور ہیں تو پھر کیا مسیح کا لیمپ آپ سے زیادہ روشن ہے۔ جو آنحضرۃ کی اُمت کو مُنوّر کرنے کے واسطے وہان سے روشنی مانگنی پڑی۔ ظاہر ہے کہ ایسا عقیدہ آنحضرت صلعم کی ہتک کرتا ہے نہ کہ عزت۔

ایسا ہی آنحضرت کے بعد کسی نبی کا آنا۔ سو غور کرو۔ نبی تو معلّم ہے۔ کیا وہ معلم بڑا ہے۔ جس کی تعلیم سے کوئی نبی نہ بن سکا یا وہ بڑا ہے جس کی تعلیم سے نبی بنگئے کیا موسیٰ کی شریعت پر چل کر کوئی ولایت کے درجے سے آگے نہ بڑھا؟ اگر یہ حال ہو تو پھر اُمت مرحومہ پر فخر کس طرح ہو سکتا ہے۔ سوچو کہ کس بات میں آنحضرت صلعم کی عزّت ہے اور کس بات میں ہتک ہے وُہ بات اختیار کرو جسمین عزت ہو۔ کیا شہنشاہ بڑا ہے جس کے ماتحت اور بھی شاہ ہون یا وہ بڑا ہے جو صرف شاہ ہی ہو۔ ماتحت کی عزت سے افسر کی عزت ہے۔ ایسا ہی صدی کا سرا تو گذر گیا۔ کیا آن حضرت کی عزّت اس بات میں ہے کہ آپ کی حدیث کے مطابق صدی کے سر کا مجدد آگیا یا اس میں کوئی مجدد نہیں آیا اور نعوذ باللہ حدیث غلط ہوئی۔ خود غور کرلو۔ پھر مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کو بھی اِسی اصل پر پرکھو۔ آنحضرت صلعم کی سچائی کی خود خداوند پاک نے ایک دلیل دی ہے کہ اگر یہ جھوٹا تھا تو اس کی رگِ جان کاٹی جاتی آنحضرۃ نے ۲۳ سال وحی الٰہی کی اشاعت کی۔ اور وفات طبعی سے آپ کا وصال ہُوا۔ اور یہی حال مرزا صاحب کا بھی ہُوا۔ مرزا صاحب نے ۲۵ سال کی مہلت پائی بلکہ اس سے زیادہ۔ قرآن شریف کا معجزہ پیش کیا گیا تھا کہ اس جیسی کوئی کتاب لکھ لائے۔ حضرۃ مرزا صاحب نے بھی اپنی کتابون کے ساتھ انعام شائع کیا کہ کوئی ایسی کتاب لکھ لائے۔ پر کوئی نہ لکھ سکا ؛

اِس کے بعد حضرت مرزا صاحب کے معجزات اور پیشگوئیان چند ایک بطور نمونہ کے سُنائی گئین۔

اخیر میں صاجزادہ صاحب نے فرمایا کہ اب نجات اِس میں ہے کہ تم خدا کے فرستادہ مسیح اور مہدی کو قبول کرو اور فرمایا کہ لوگ ہم سے نفرت کرتے تھے اور مُلّانون کے کہنے پر لگکر ہماری تقریرون میں نہیں آتے مگر مُلّان لوگ یاد رکھین کہ ہم تو شکاری ہیں اور اپنا شکار ضرور لے کر جائینگے۔

صاجزادہ صاحب کی تقریر کے بعد ۱۳۔ اشخاص نے درخواست بیعت کی[1] ؛

آخری اجلاس میں میر قاسم علی صاحب نے آریہ مت کی تردید کی اور دکھایا کہ عملی طور پر قابلِ عمل کوئی مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ فرمایا:۔

"سب سے اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کے متعلق کونسا مذہب قابل قبولیت ہے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ قادر مطلق۔ تمام عیبون سے پاک۔ تمام صفات حمیدہ سے متصف۔ ہمارا مالک ہے۔ بالمقابل آریہ صاحبان فرماتے ہین کہ وہ بغیر اسباب اور مادے اور رُوح کے کچھ بنا نہیں سکتا نہ وہ رُوح اور مادہ کا خالق ہے مگر ہم کہتے ہیں جب خالق نہیں تو مالک کس طرح ہُوا۔ آریہ صاحب فرماتے ہیں کہ پرمیشر گناہ بخش نہیں سکتا۔ صرف سزا دے سکتا ہے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ خدا تعالےٰ سزا بھی دیتا ہے۔ بخشتا بھی ہے وہ مالک ہے اور قادر ہے۔ پھر آریہ صاحب فرماتے ہیں کہ تناسخ کا مسئلہ نہایت زبردست ہے۔ حالانکہ اس کی بنا صرف اِسبات پر ہے کہ رُوحون کی تعداد محدود ہے۔ اگر ان سب کو نجات ہو جائے تو رُوحون کا ڈبہ خالی ہو جاویگا۔ اور نئی رُوح پرمیشر بنا نہیں سکتا۔ اِسواسطے ماننا پڑا کہ کیڑے مکوڑے۔ درخت۔ مچھر۔ مکھی۔ سب تناسخ کے چکر کا نتیجہ

---

[1] نئے بیعت کنندون کے نام یہ ہیں:۔ (۱) جلال الدین پسر محمد عظیم (۲) احمد بخش پسر بہادر (۳) غلام حسن خاں ولد نور خان (۴) شیر محمد ولد کوڈو خاں (۵) احمد خاں ولد عبد الکریم (۶) محمود خان ولد محمد خان (۷) اہلیہ غلام قادر صاحب (۸) علی محمد ترکھان (۹) کریم بخش ولد احمد بخش (۱۰) حکیم محمد سلطان (۱۱) محمد بخش عبد اللہ (۱۲) امام الدین (۱۳) علی محمد ولد پیر بخش ؛

ہے - اب سوچنا چاہیئے کہ جب صرف تین شے انلی ابدی ہیں پرمیشر - رُوح اور مادہ تو پرمیشر نے رُوح اور مادہ کو لے کر کیا بنایا - جو کچھ بھی بنایا وہ کس کے اعمال کا نتیجہ تھا - موجودہ سزا یافتہ اگر کسی سزا کے سبب جانور بنائے جاتے ہیں تو کیا سبب ہے کہ انسان ان جانوروں کو مثلاً ذبح کر کے قید سے رہا کرا دیتا ہے ؛

اس تقریر کے بعد اللہ تعالےٰ کے حمد و شکر اور گورنمنٹ اور سامعین اور برادران احمدیہ کے شکریہ کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہُوا - سامعین کی تعداد چار سو سے آٹھ سو تک ہوتی رہی اور شہر میں ایک چرچا سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ہو گیا ؛

ایک عربیہ کی شہادت

شہر ملتان میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ایک صاحب عبدالعزیز نام ساکن اوچ شریف نے اپنا ایک واقعہ سُنایا کہ :-

" میری ماں ملک عرب کی رہنے والی لکھی پڑھی خاتون ہے میں نے جب ایک احمدی مولویصاحب کے وعظ میں کسی جگہ یہ سُنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں - اور آنے والے مسیح اسی اُمت محمدیہ میں سے ہیں تو میں اپنی ماں کے پاس گیا اور اس سے میں نے ذکر کیا کہ ہم پہلے سب مولویوں سے یہ سُنتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور دوبارہ آئیں گے - لیکن آج ایک مولوی نے اس کے برخلاف یہ بات سُنائی ہے "

تب میری ماں نے اس سارے قصّہ کو سُن کر کہا کہ سچ یہی ہے جو آج تو نے سُنا - اس واعظ کی بات کو قبول کرو - کیونکہ وہ مطابق کلام خدا ہے ؛

مُلتان کے رئیس اعظم جناب **خان بہادر مخدوم حسین بخش صاحب** کا شکریہ بھی ضروری ہے - جنھوں نے اپنی رئیسانہ عظمت کے لحاظ سے قادیان کے رئیس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی معہ اون کے رفقا کے دعوت کی - اور خود جلسہ میں بھی تشریف لا کر ہم سب کو ممنون فرمایا ؛

بالآخر - میں احباب احمدیہ ملتان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکی سعی کو قبول فرما دے اور اونکو جزائے خیر دے - اور دینی دنیوی حسنات سے مالا مال کرے کہ باوجود ایک تھوڑی سی تعداد میں ہونے کے اُنھوں نے وسعت حوصلہ سے کام لیا اور بہت سا خرچ اُٹھا کر جلسہ کیا جس سے مُلتان اور اُس کے علاقہ میں سلسلہ حقہ کی عظمت کا ایک اثر لوگوں کے دلوں پر ہُوا - بہت سے دل حق کی قبولیت کے لئے طیار ہوئے - اکثر غلط فہمیاں دُور ہوئیں - اور کئی ایک داخل سلسلہ احمدیہ ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرنیوالے ہوئے ؛

شہیدِ وفا

کیا ہے خنجرِ بیداد سے خُونِ وفاداری
محبت کی قبا پر خُوب فرمائی ہے گُلکاری
شہادت ذرّہ ذرّہ کربلا کی خاک کا دے گا
کہ پھلتی پھولتی ہے خون سے ایماں کی پھلواری
وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے چھینا گیا مجھ سے
نہ کچھ بھی کام آئی پہرہ داروں کی خبرداری
"لُٹا ہے دن دہاڑے قافلہ اربابِ الفت کا"
نئے سر سے ہوئی جاری وہی رسم ستمگاری
کیا ہے پُرزے پُرزے جیب و داماں جوشِ وحشت میں
"مُبارک ہو مرے دستِ جنوں کو رنج بیکاری
ہمارے حصّے میں آئی وفاکیشی وفاکوشی
تمہارے واسطے ہے یہ جفا بانی جفاکاری
مجھے نیکی سکھاتی ہے گناہوں سے بچاتی ہے
الٰہی شانِ قہاری - یہ تیری آن ستاری
انہیں کانوں سے اکثر گالیاں بھی سُننی پڑتی ہیں
سُنا کرتے تھے جن کانوں سے ہم باتیں تری پیاری
مقابل ہو کے مُنہ کی کھاؤ گے دوزخ میں جاؤ گے
اُسے طاقت بھی دیتا ہے جسے دیتا ہے سرداری
گرا بھی ہوں تو منہ کے بل گرا ہوں انکے پاؤں پر
دکھادی عالمِ مستی میں بھی میں نے یہ ہشیاری
یہاں وُہ آ نہیں سکتے وہاں میں جا نہیں سکتا
یہی حالت رہی چندے تو بس پھر ہو چکی یاری
جنابِ احمدِ مُرسل سے نسبت ہے غلامی کی
مجھے چھیڑو نہ تم لوگو کہ میں بندہ ہوں سرکاری
اسے کہنا خدائی فوجدار اک فوجداری ہے
جو اپنے آپ سے بھی بیخبر رہتا ہو درباری
ہُوا ہوں قتل لیکن انکے پیارے پیارے ہاتھوں سے
نظر میں چین کی میری بیگناہی ہے گنہ گاری
شہیدِ ناز کی تُربت پہ دو پھُول رکھ دینا
خداداری چہ غم داری خداداری چہ غم داری
اِسی آبِ ہوا میں ابتدا سے پرورش پائی
محبت جُرم ہے **اکمل** تو میں مجرم ہوں اقراری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرض حسنہ کی ضرورت بضمانت جائداد غیر منقولہ

برادرانِ سلسلہ احمدیہ سے پوشیدہ نہ رہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے میری حالت اس طرح واقع ہوئی ہے کہ اسوقت اپنے علاوہ تین معصوم بچوں - ایک ناتوان بیوی - بوڑھے والدین اور ایک غریب بہن گویا آٹھ آدمیوں کے کُنبہ کی بظاہر ذمہ داری صرف میرے اُوپر ہے - پھر خدا تعالیٰ کی قدرت سے میں اور اس کُنبے کے بعض آدمی عموماً بیمار اور محتاج علاج رہتے ہیں - اندریں صورت اس کُنبہ کی ادنےٰ گذران کے لئے (۳۰) روپے ماہوار آمدنی چاہیئے - ادھر مشیت ایزدی سے میری استعداد کا یہ حال کہ کل ماہواری آمدنی ۱۵ ہے - جو یہاں کی ایک اسلامی انجمن میں آنریری کام کرتا ہوں - تو اتنا الاونس مل جاتا ہے - پھر ان ۱۵ میں سے ایک دو روپیہ ماہوار خیراتی فنڈ دن یعنے جماعت کے چندوں اور علمی مشاغل کے لئے نکل جاتے ہیں باقی آٹھ نفوس کے لئے کل نو روپے ماہوار - اللہ کا رحم ہو - میں خود کو تو حضرت امام پاک کی برکت سے **اس غریبی میں** بھی شاہی میں پاتا ہوں مگر معصوم بچوں اور عاجز **مستورات** کو نان شبینہ اور دو کوڑی کے چراغ تک کے لئے محتاج دیکھ کر مجھ پر جو کچھ گذر رہی ہے - اس کی تفصیل میری عادت کے خلاف ہے - علاوہ ازیں ان ایک دو تحصیلوں کے باشندگان میں صرف فدوی ہی احمدیت کا نشان سمجھا جاتا ہے اور ڈر ہے کہ میری اس حالت زار کا منحوس نمونہ ظاہر پسند لوگوں کے لئے ابتلاء کا باعث نہ ہو ؛

غرضیکہ اس امتحان سے مخلصی پانے کی ایک سبیل بظاہر سوچی گئی ہے کہ میری موروثی مزروعہ اراضی مرہونہ کا اتنا رقبہ ہے کہ جس کے صرف لگان سے میرے کنبہ کا گذارہ بخوبی چل سکتا ہے اور اس کے فک کرانے کے لئے مجھے اس وقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھنؤ کے لئے نولکھا ہار

"مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر قادیان کی تقریر جو مفتی صاحب موصوف نے ۸۔ اکتوبر ۱۳ء کی شام کو جلسہ احمدیہ کی تقریب پر لکھنؤ کوٹھی امین الدولہ میں کی۔ اور احباب احمدیہ لکھنؤ نے چھپوا کر شہر مین تقسیم کی "

اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہ کی حمد و ثنا ہو جس نے اس مشتِ خاک کو اپنی معرفت اور دیدار کا فخر عطا فرمایا اور **محمد**ؐ سا انسان پیدا کر کے ہماری جنس و مرتبہ کو بڑھایا۔ فالحمد للہ نحمدہٗ و نصلے علےٰ رسولہ الامین و علےٰ آلہٖ و اصحابہ الطیبین ❊

امّا بعد۔ اے لکھنؤ۔ تو بادشاہوں کا شہر ہے اور نوابوں کی بستی ہے۔ تو نے بڑے بڑے جواہر اور موتی دیکھے۔ بیش بہا لعل اور ہیرے تیرے اندر بہت ہوئے۔ پر دیکھ کہ ایک فقیر نے ہاں ایک غریب مسافر نے جو ساڑھے پانسو ۵۵۰ کوس کے فاصلہ سے اپنے معزز ہمراہیوں[1] کے ساتھ یہاں آیا ہے۔ تیرے لئے ایک ہار طیار کیا ہے جس مین وہ **موتی** پرودے گئے ہیں کہ جن کو تو دل کی محبت سے پہن لے تو کوئی چور نہین جو انکو چوری کر سکے اور کوئی ڈاکو نہین جو تجھ سے چھین سکے ❊

مینے اس میں **نو**۹ موتی پرودے ہیں جس کا ہر ایک لاکھ سے زیادہ قیمت کا ہے۔ پر نام کے لئے میں اُسے نولکھا ہار ہی کہتا ہوں اور اس کا ایک ایک موتی الگ الگ کر کے دکھاتا ہوں تو اسے دیکھ لے پرکھ لے اگر پسند آوے تو لے لے۔ قیمت اس کی یہ ہے کہ تو اسے پہن لے اور بس۔ میں تجھ سے کچھ نہیں چاہتا۔ اِنْ اَجرِیَ اِلَّا علےَ اللہ۔

اور اگر تو پوچھے کہ یہ موتی میں نے کہاں سے جمع کئے تو میں اس کے بتا دینے مین بُخل نہیں رکھتا کہ یہ دُرِ ثمین اس کوہ خزائن اسرار سے ہی جمع کئے ہیں جس کی شان میں حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء فرماتے ہیں ؎

اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی ❊ تو نورِ آن خدائی کاین خلق آفریدہ

اس کانون کے سلسلہ میں جبل لقمان کی طرف جب میں متوجہ ہوا تو وہاں مجھے یہ حکمت کے موتی ملے۔ سو تو لے اور

(۱) شکریہ کے ساتھ لے کہ پہلا موتی ہی شکر کا ہے۔ حکمت یونانیان کو چھوڑ

[1] حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اوّل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ❊ حضرت مولوی میر قاسم علی صاحب شیر اسلام اڈیٹر اخبار الحق۔ دہلی ❊

اور فلسفۂ فرنگ کے پیچھے نہ دوڑ۔ فرنگی محل سے کیا حاصل آسمانی باتوں کو سُن۔ دیکھ حکیم ازل کیا فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ۔ ومن کفر فان اللہ غنی حمید۔ اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی وہ حکمت کیا تھی۔ یہی "**اللہ کا شکر کرو**" جو شکر گذار ہوگا اپنی ہی جان کا فایدہ کریگا اور جو ناشکرا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کا اس میں نقصان نہیں وہ تو بے پرواہ ہے اور تعریف کیا گیا ہے۔ سو پہلی نصیحت یہ ہے کہ شکرگذاری اختیار کرو۔ عطاء الٰہی کی بے قدری نہ کرو۔ بلکہ اُسے شکر کے ساتھ قبول کرو۔ شکر کے ساتھ نعمت بڑھتی ہے۔ ابی المکرم استاذی المعظم قدوۃ السالکین مسیح و مہدی کے جانشین حضرت مولوی نورالدین صاحب قدس سرہٗ بہت تاکید فرمایا کرتے ہیں کہ شکرگذاری کرو کہ شکر سے ہر نعمت بڑھتی ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔ قول رحمانی ہے جو دیا گیا اس پر شکر کرو تو اور زیادہ دیا جائیگا۔ شکر کیا ہے؟ اللہ تعالےٰ کی نعمت کو دیکھ کر دل اس کی محبت سے لبریز ہو جائے کہ پاک ہے تو اے رب میرے اور قدوس ہے تیری ذات کہ تو نے میرے لئے سُورج بنایا کہ میرے دن کو روشن کرے۔ پر تو نے میری رات کو بھی اندھیرا نہ رہنے دیا کہ اس کے [illegible] کے واسطے تو نے قمر کو منور کر دیا۔ جب تو نے میرے جسم کی راہنمائی کے واسطے اتنا بڑا سامان مُہیّا کیا تو میری رُوح تیرے انعامات سے کیونکر محروم رکھی جا سکتی تھی سو اس کی ہدایت کے واسطے تو نے سراج منیر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔ اور پھر اس روشنی کے منبع سے نہ صرف بہت سے ستارے اور سیّارے منوّر ہو کر چمکے بلکہ چودھویں کا چاند **بدرِ منیر** بھی اسی سے روشن ہو کر اس شب تاریک میں راہنمائی کا باعث ہوا۔ سو اے [illegible] تو جاگ اور نیّر عالم کے انعکاس کو شکرگذاری سے قبول کر اور اسکی قدر کر تاکہ اس کا بھیجنے والا تجھ پر خوش ہو اور تجھے سب نعمتوں سے [illegible] کرے۔

اور اگر تو پُوچھے کہ میں کیونکر پہچانوں کہ یہ وہی نور ہے جس کا مجھے انتظار تھا تو میں بتلاتا ہوں کہ تو اسے اسکے وقت سے پہچان۔ کیا یہ شب شبِ **چہاردہم** نہیں؟ اور اگر موسیٰؑ کی اُمت کو چودھویں صدی میں ایک مسیح دیا گیا تھا۔ تو کیا ضرور نہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمتِ مرحومہ کو بھی اسی وقت پر ایک مسیح دیا جائے۔ کیا لکھا نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد آئیگا۔ پھر اگر مرزا مجدّد نہیں تو تو دکھلا کہ وہ مجدّد کہاں ہے؟ ورنہ کیا تو دُنیا کے سامنے نعوذ باللہ یہ اقرار کریگا کہ ہمارے نبی کی بات اس زمانہ میں درست نہ ہوئی۔ پھر تو نُور کو پہچان۔ اس روشنی سے جو اُسنے دنیا میں پھیلائی کیا اُس نے قبر مسیح پر روشنی ڈالکر دین عیسائی کا خاتمہ نہیں کر دیا۔ پھر کیا اُس نے مسائل نیوگ اور تناسخ اور خلق مادہ و رُوح وغیرہ پر روشنی ڈالکر مخلوقِ خدا کو ان کی اصلی حالت دکھلا نہیں دی۔ پھر کیا اُسنے معجزات و کرامات کی دُوربین سے خدائے قادر کے وجود کا دیدار نہیں کرا دیا۔ پس ہر ایک چیز اپنے نشانوں سے پہچانی جاتی ہے [illegible] تو خدا کے فرستادے کو اس کے نشانوں سے شناخت کر۔ کیا ہندوؤں نے کلکی اوتار کے آنے کا یہی وقت قرار نہیں دیا اور کیا عیسائیوں نے کتابیں نہیں لکھیں کہ مسیح کے آنے کا وقت یہی ہے کیا حسینی برہمن گلی کوچے یہ نہیں خبر دیتے پھرتے کہ مہدی کے آنے کا یہی وقت ہے۔ پھر کیا تمام مذاہب کے نداکنندے جھوٹے ہوگئے ایسا نہ کہو۔ انکار میں جلدبازی کرنا شریفوں کا کام نہیں اور راستبازوں کے قتل کے درپے ہونا تقوےٰ کے خلاف ہے۔ یزید نے قتلِ حسین سے کیا [illegible] لیا جو تم انکارِ مسیح سے کچھ حاصل کر لوگے۔ حالانکہ آنے والا وہ ہے جس کے منتظر خود حضرت امام بھی تھے ✣

(۲) دوسری بات جس کی میں تاکید کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم شرک سے بچو۔ شرک ایک بڑی تاریکی ہے بھاری ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں اس واسطے تم اس کی عبادت اور اس کی تعظیم میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ واذ قال لقمٰن لابنہٖ وھو یعظہ یٰبنیّ لا تشرک باللہ ط ان الشرک لظلم عظیم۔ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے اللہ کا شریک نہ بنائیو۔ شرک بڑا ظلم ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں نے بہت اچھا کیا جو اون نیک مصلحین کو جنھوں نے اون کے ملک میں مُلکی یا مذہبی اصلاحیں کیں اُن کی یادگاریں قائم کیں۔ جیسا کہ آجکل ملکہ اور شاہ ایڈورڈ اور شاہ جارج پنجم کی یادگاریں جابجا اون کے اسٹیچیو کھڑے کر دیئے گئے ہیں لیکن اگر آج کوئی اُن بتوں کے آگے صُبح کے وقت جاکر سر جھکائے لیکن حاکم وقت کے حکم کو نہ مانے تو وہ ہرگز سزا سے بچ نہ سکیگا۔ شاہ جارج جس وقت دربار دہلی میں تخت شاہی پر رونق افروز ہوئے اور نوابوں اور راجاؤں کو آپکے حضور میں حاضر ہو کر سلام کرنے کا حکم ہوا۔ اس

وقت کوئی راجہ صاحب حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کی تصویر کے آگے سر جُھکانے لگ جاتے تو وہ جارج کے حضور میں کبھی مقبول نہ ہوتے۔ میں اس بحث کو نہیں چھیڑتا کہ کرشنا اور راما پُوجا کے لایق نہ تھے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ کرشنا اور راما پیچھے نہیں رہ گئے بلکہ اون کے بروز ہر زمانہ میں ہوتے ہیں اصل کو چھوڑ کر نقل کے پیچھے پڑنا کسی دانا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کرشنا اور راما خود اپنے زمانے میں کبھی اون بزرگوں پر خوش نہ ہوئے جنھوں نے ان کی پُوجا کرنی چاہی بلکہ وہ اون پر خوش ہوئے جو ان کے طرفدار ہو کر دشٹوں اور شریروں کے قتل کرنے کے واسطے یدھ کرنے لگے۔

سوئم کبھی بُتوں اور تصویروں کے پیچھے نہ پڑو۔ گُڈیوں سے کھیلنا بچوں کا کام ہے تم اب بڑے ہو گئے داڑھی والے ہو گئے۔ پر یاد رکھو کہ بڑوں کو بچوں کے کام زیب نہیں دیتے۔ بزرگوں کی عزت کرو کیونکہ جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ چھوٹوں سے ذلیل ہوتا ہے لیکن ہر ایک کی عزت اس کے مرتبے کے مطابق کرو۔ اللہ تعالے تمہاری عزت دہی کا محتاج نہیں لیکن وہ ایک غیور ذات ہے جو اس کی تعظیم کے لئے مقرر ہُوا وہ دوسرے کو نہ دو تاکہ تمہاری وفاداری کا ثبوت بیّن رہے۔ دیکھو سپاہی اور جرنیل کی ٹوپیاں ایک چھوٹے سے نشان سے پہچانی جاتی ہیں جو نشان جرنیل کی ٹوپی کے واسطے ہے وہ ذرا سا ہی کیوں نہ ہو اگر ایک سپاہی کی ٹوپی پر لگا دیا جاوے تو لگانے والا مُجرم قرار دیا جائے گا۔ سوئم تعظیم آلہی کا نشان انسان کو نہ دو۔ پتھر کا بُت بنا کر یا کسی قبر کے سامنے خواہ وہ قبر اصلی ہو یا **فرضی** اپنا سر نہ جھکاؤ اور سجدہ نہ کرو۔ کیونکہ خدا کے سوائے کوئی نہیں جس کے لئے ہم سجدہ کریں۔

غرض کسی قسم کا شرک نہ کرو کیونکہ شرک اللہ کو ناپسند ہے نہ کسی انسان کو یہ کہو کہ وہ کسی شے کا خالق ہے کیونکہ خالق کل شے ایک اللہ کی ذات ہے نہ کسی کو کہو کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور نہ کسی کو زندہ کرنے والا کیونکہ حی وقیوم اس قدوس کی صفات ہیں۔

(۳) امر سوم۔ جس کی طرف توجہ ضروری ہے وہ ہے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک۔ فرمایا:- ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ اُمّہ وھناً علی وھنٍ وفصالہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر ہم نے انسان کو وصیّت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے اسکی ماں تکلیف پر تکلیف کے ساتھ اُسے اُٹھاتی ہے اور دو سال تک اُسے دُودھ پلاتی ہے۔ میرا شکر کرو اور والدین کا بھی شکر کرو۔ پھر میری طرف سب نے آنا ہے۔ ماں باپ کا ادب اور ان کے ساتھ حسن سلوک اس کی اس زمانہ میں بہت ضرورت ہے۔ آج تو مدرسوں کے بچے بڑوں بوڑھوں پر بجز اعتراض کرنے اور ہنسی اُڑانے کے اور کچھ نہیں جانتے بالخصوص ماں کی عزت بہت کم کی جاتی ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ عزت اور شکرگذاری کے لایق ہے اور اسی میں اشارہ ہے کہ ہم اپنی گورنمنٹ کی وفاداری اور تابعداری کریں جنھوں نے مہربان والدین کی طرح ہمارے ملک کی تربیت کی۔ علم پڑھایا۔ ہُنر سکھایا۔ راستے صاف کئے اور ہر ایک امن اور آرام کی چیز پیدا کی۔ پس سلطنت برطانیہ بھی ہم پر مثل والدین کے ہے اور نیک بچہ وہ ہے جو اپنے والدین کی عزت اور ادب کا ہمیشہ لحاظ رکھے۔ ہاں اگر ہمارے والدین ہم کو خدا کا شریک بنانا سکھلائیں تو اسمیں ہم اُنکی تابعداری نہیں کرسکتے۔ **دین کو دنیا پر مقدّم رکھنا** ہمارا فرض ہے اسی واسطے اس زمانہ کے مقدس ریفارمر حضرت احمدؐ نے اپنے فیلوشپ (مُریدی) کی پہلی اور بڑی شرط یہی قرار دی ہے کہ اس کی جماعت کے لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں خدائی احکام پر چلنے میں فرق نہ آوے تو دنیوی سلطنتیں دنیوی سلاطین کو مبارک ہوں ہم کسی کے مخالف نہیں سب کے تابعدار ہیں۔

(۴) ان دینی معاملات میں ارشاد آلہی ہے کہ:- واتّبع سبیل من اناب الیّ۔ اسکی راہ پر چلو جو میری طرف جھکا۔ اور یہ چوتھا موتی اس ہار کا ہے جو میں تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سو دنیا میں نگاہ کر کے دیکھو کہ خدا کی طرف جھکنے والا کون ہے۔ سب نبی۔ رسُول۔ ولی۔ قطب۔ غوث۔ ربّانی لوگ رشی منی۔ دیوتے۔ دیویاں۔ یہاں وہاں جہاں کہیں ہوئے اور جو ہوئے سب اللہ کی طرف جھکنے والے تھے۔ ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے بلکہ سب کی تعریف کرتے ہیں لیکن ہاں ہم کہتے ہیں اور بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ وہ جو اُم القریٰ میں پیدا ہُوا وہ نبی اُمّی اللہ کی محبت میں اور مخلوق کی خیر خواہی میں سب سے بڑھ کر ہُوا اور اسی واسطے وہ پاکوں کا سردار کہلایا۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ و عیسیٰ جو ایشیاء کے مغرب میں ہوئے۔ ایران میں زرتشت۔ واہرمن اور ہند کے کرشنا و راما مہاراج اور بدھ دیو۔ جاپان کے کیفوسش اور لیوٹ سب ہم

کو پیارے ہیں پر پیاروں کو حکم ہے ماں کی عزت کا۔ اسی لئے تو نبیوں کا سرقرار اُم کی طرف نسبت پانیوالا ہوا۔ اور اُمی کہلایا کیونکہ سب ملکوں کی بولیاں اُس کی بولی کی طرف رجوع کرتی ہوئی اُسے اُم الالسنہ مانتی ہیں اور سب بستیاں اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہوئی اس کی بستی کو اُم القرےٰ کا خطاب دیتی ہیں اور یہی راز ختم نبوّت کا ہے۔ جو نکلا اس سے اور جو نکلیگا سو اس سے نکلیگا۔ تم اس کا انکار نہ کرو۔ کیونکہ اس ماں کی عزت کون کرے گا جس کے نیچے تو بہت سے پرسب مرگئے۔ عزت و خدمت تو اس کی ہے جس کی اولاد ہر وقت اس کی سیوا میں مصروف ہے۔ اس نبی امی کی روحانی اولاد ہمیشہ ہر زمانہ میں موجود ہے۔ وہ ابتر نہیں بلکہ ابتر اس کے دشمن ہیں تمہارے ہند میں بھی اس کے بہت سے فرزند ارجمند ہوئے۔ حضرت معین الدین اجمیری اور حضرت مجدّد الف ثانی تو بہت مشہور ہیں لیکن خود اس شہر میں حضرت میر ابو تراب حضرت شاہ ابو الفتح حضرت شاہ احمدؒ شہید۔ حضرت اعلےٰ جاہ۔ حضرت سیّد دوست محمدؒ۔ حضرت خواجہ حیات الجسد۔ حضرت شیخ محمدؐ صادق عاشق الوحدیت و دیگر بزرگ گذر چکے ہیں۔ اور اس نبی اُمّی کا روحانی فرزند وہ ہے جس نے تمہارے زمانہ میں مطابق ضرورت زمانہ مسیح مہدی اور کرشن کا خطاب پایا۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام قوموں میں فساد برپا ہوگیا ہے اور سب کی اصلاح کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک ہی کو بھیجا ہے۔ وہ اہل اسلام کے واسطے مہدی نصاریٰ کیواسطے مسیح اور اہل ہند کے واسطے کرشن ہے تاکہ تمام قومیں اپنے اختلافات کو مٹاکر ایک ہو جاویں اور سب ایک بندہ خدا کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو جاویں ؞

آج اس زمانہ میں اہل ہند اتفاق اتفاق پر بڑے لیکچر دیتے ہیں اور لمبے مضامین چھاپتے ہیں مگر ان کے درمیان اتفاق نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اتفاق کی اس راہ کو اختیار نہ کریں جو خدا تعالیٰ نے آسمان سے ان کے واسطے مقرر کردی ہے اور وہ یہ ہے کہ سب ہندو مسلمان اور عیسائی اس ایک مامور کو قبول کریں جو ان سب کے واسطے بھیجا گیا۔ بغیر اس کے سب لیگیں لاشے ہیں اور سب کانگرسین ہیچ ہیں اور اس بات سے تعجب نہ کرو کہ ایک آدمی کیونکر سب کے واسطے کافی ہوسکتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں مشرق و مغرب کا مل جانا۔ ریل۔ تار۔ جہاز اور ڈاک کے ذریعہ سے ساری زمین کا ایک ہی بڑا شہر بنجانا اِس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اس وقت سب کا دینی مصلح ایک ہونا چاہیئے۔ اور اس کی بڑی علامت یہی ہے کہ من اناب الی کی شرط کو وہ پورا کرتا ہے۔ سب کو خدا کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ خدا کی ہستی کو منواتا ہے اور اسی بات کی اس زمانہ میں سب سے بڑی ضرورت ہے۔ سو اُسنے اپنا کام پورا کیا۔ اور آج خدا نے **نور الدین** کو اس کا جانشین بنایا جس کی ساری زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پاک قول کی تصدیق میں گذری کہ خیرکم من تعلم القراٰن و علمہ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا خدا نے اُسے مسیح کا جانشین بناکر اس مسئلہ کو بھی حل کردیا کہ انبیاء کے جانشین بھی وہ آپ ہی بنایا کرتا ہے نہ اس کی فکر خود نبی کرتے ہیں اور نہ اس کے پیچھے کوئی۔ بلکہ انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ۔ انّ کا استمرار شاہد ہے کہ خدا ہی ہمیشہ خلیفے بنایا کرتا ہے۔ سو تم ظاہری اور باطنی والدین کی عزت کرو تاکہ تم برکات پاؤ۔ دنیوی معاملات میں والدین اور حاکم وقت کی اطاعت کرو کہ وہ بھی بمنزلہ والدین کے ہے۔ پر دینی معاملات میں اس کی طرف جھکو جو خدا کی طرف جھک گیا۔ اور اس کا نمونہ تمہارے سامنے اس زمانہ میں اس سلسلہ کے بانی نے دکھا دیا جس کا مقام نزول آج سے تیرہ سو سال قبل کدعہ کے نام سے پکارا گیا تھا۔ پر آج اُسے قادیان کے نام سے چار دانگ عالم میں شہرت ہے۔ اُسکی انابت الی اللہ اسکی جماعت کی حالت سے دیکھ کیونکہ لکھا ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس پانچ لاکھ کی جماعت میں بمقابلہ دیگر جماعتوں کے فیصدی کس قدر زیادہ متقی صالح عابد۔ زاہد۔ عالم نیکوکار پائے جاتے ہیں۔ پس اسی سے ثابت ہوگا کہ اللہ کیطرف جھکنے والا کون ہے وہی جس نے ایک بڑی جماعت کو اللہ کی طرف جھکا دیا۔ اپنے ہی شہر میں کبیر الدین احمدؒ کو دیکھ کہ للّہی خدمات میں کس طرح وہ اور اس کا بھائی

ل لکھنؤ میں اس وقت دیگر احمدی برادران مفصلہ ذیل ہیں:۔ میاں امیر الدین احمد صاحب۔ میاں جلال الدین احمد صاحب۔ میاں محمد حسن احمد صاحب منشی خیر الدین صاحب شیخ فرمان علی صاحب انجنیئر۔ عزیز فصیح الدین احمد صاحب۔ عبد المغنی صاحب مولوی محمد عثمان صاحب قریشی۔ بابو معراج الدین صاحب۔ میاں قطب الدین صاحب مولوی عبد العزیز صاحب۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب۔ ڈاکٹر لعل محمد صاحب جو اپنے وطن سے بسبب آزار دہی مخالفان ہجرت کرکے یہاں آگئے ہیں ؞

حسام الدین دن رات مصروف ہیں ؛

(۵) پانچواں موتی اس لڑی کا نماز ہے۔ عبادت الٰہی ہے۔ عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور میں کھڑا ہوجا۔ اسی سے مانگ جو کچھ تونے مانگنا ہے کیونکہ جو وہ دیتا ہے اُسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ اور جو وہ نہیں دیتا اُسے کوئی لے نہیں سکتا۔

دُنیا روزے چند عاقبت کار باخداوند۔ اگر اسی دنیا میں تُو اس عادت کو پختہ نہ کریگا کہ جناب الٰہی کے حضور میں حاضر ہوا کرے تو وہاں جا کر بہت دقت ہوگی سو تو دن میں پانچ بار اس حاضری کو ادا کر تاکہ تو اس دربار کے مانوس ہو جائے۔ بے اُنس کے تو کسی کے گھر میں داخل ہونا بھی منع ہے جو طالب علم غیر حاضر رہے اُس کا نام بھی مدرسہ سے آخر خارج ہو جاتا ہے۔ اور جو مدرسہ سے خارج ہوا وہ جنگلوں میں آوارہ پھریگا۔ جہاں درندے کاٹ کھائینگے۔ سو تو اپنی حاضری کو پختہ کر تاکہ امتحان کے وقت تو کامیابی حاصل کرے۔ اسی واسطے لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ یٰبنی اقم الصلوٰۃ۔

(۶) اور پھر آگے فرمایا۔ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علیٰ ما اصابک ان ذٰلک من عزم الامور۔ یہ اس قیمتی ہار کا چھٹا موتی ہے اور افسوس ہے کہ یہ خوبی اس زمانہ میں لوگوں کے درمیان سے اُٹھ گئی ہے۔ لکھا ہے کہ وہ قوم تباہ نہیں ہوتی جس میں ایسے لوگ موجود رہیں جو دوسروں کو نیک کاموں کے کرنے کی تحریک کرتے رہیں اور بدیوں سے بچنے کی نصیحت کرتے رہیں اور اگر اس کام میں انکو کچھ تکلیف پہنچے تو بھی صبر سے برداشت کریں پر اپنے بھلے کام سے پیچھے نہ ہٹیں کیونکہ **بد اپنی بدی کو نہیں چھوڑتا تو نیک اپنی نیکی کو کیوں چھوڑے**۔ لوگوں کو اون کے بھلے کی سُناتے جاؤ وہ سُنیں یا نہ سُنیں۔ مانیں یا نہ مانیں تم اپنا کام کئے جاؤ۔ اسی حکم کے ماتحت ہم قادیان سے لکھوا آئے۔ اور یہاں کچھ سُنانے کو کھڑے ہوگئے۔ اب کوئی آئے یا نہ آئے۔ سُنے یا نہ سُنے۔ ع

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا

آج مسلمان جو ادبار و ذلت میں پڑے ہوئے ہیں تو اس کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نہ تو وہ اندرونی اصلاح جرأت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور نہ بیرونی لوگوں کو حق پہنچاتے ہیں۔ ٹرکی اتنے عرصہ سے یورپ میں آباد ہے یورپ چھوڑ امریکہ والوں نے ٹرکی میں اپنے مذہب کے مشن قائم کئے مگر وہ توحید جو ٹرکی کو خدا نے دی تھی اُسے اپنی ہمسایہ قوموں تک پہنچانے کے لئے ترکوں نے ایک ذرہ بھر کوشش نہ کی۔ انھوں نے کبھی بلغاریہ اور رومانیہ اور سرویا اور یونان کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ نہ کیا۔ اور نہ انکو ان کی غلطیوں پر آگاہ کیا۔ انہوں نے اس بیش بہا موتی کو ضائع کیا اسواسطے وہ گھاٹے میں پڑ گئے۔

ہاں اُٹھو اور مسیح کو دُنیا میں پھیلاؤ اور صبر و تحمل کے ساتھ پھیلاؤ۔ دنیا پر ثابت کردو کہ اسلام سچا دین ہے خود سچے مسلم بنو اور دوسروں کو مُسلمان بناؤ۔ تب تو تمہارا بچاؤ ہے ورنہ یہ ناؤ آج [illegible] کل ڈوب جائیگی

(۷) ساتواں دانہ اس تسبیح کا یہ ہے کہ ولا تصعّر خدّک للنّاس ولا تمش فی الارض مرحًا ان اللہ لا یحبّ کلّ مختالٍ فخور۔ لوگوں کے سامنے اپنی گالیں نہ پھُلاؤ۔ اور اکڑتے ہوئے زمین پر نہ چلو۔ تحقیق اللہ تعالےٰ ہر ایک متکبر اور اکڑباز کو پسند نہیں کرتا اس وقت دنیا میں ظاہری تہذیب تو بہت پھیلی ہوئی ہے مگر تھوڑے ہیں جو دل کی حلیمی اور نرمی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں دوسروں کو حقیر جاننا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنا عام ہو رہا ہے ہر ایک جو چند لفظ پڑھ لیتا ہے۔ خیال کرتا ہے کہ میں علامہ دہر ہو گیا۔ اور میرے برابر کا اب کوئی نہیں انسان کو چاہیئے کہ خاکساری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرے۔ حق کے مقابلہ میں کبھی ضد نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی لا تصعر خدک کا الہام اس وقت ہوا تھا جب آپ اکیلے تھے اور آپکو یہ خبر دیگئی کہ دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور حضرت طبعاً خلوت پسند تھے جیسا کہ تمام انبیاء اور مامورین ہوا کرتے ہیں آپکو فرمایا گیا کہ لوگ تو بہت آئینگے۔ پر چاہیئے کہ تو ان کے اجتماع سے گھبرا نہ جائے سو یہ بات بھی پوری ہوئی۔ اور حضرت امام کی صداقت کا ایک نمایاں ثبوت اس سے ظاہر ہوا ؛

(۸) پھر حکم ہوتا ہے۔ واقصد فی مشیک۔ اپنی چال میں درمیانی راہ اختیار کر۔ ہر معاملہ میں افراط و تفریط سے بچ۔ نہ یہود کی طرح ایسے سخت دلی کے احکام لگا جن سے دل سیاہ ہو جائے اور نہ ایسی نرم گفتگو کر جو صرف الفاظ تک محدود رہے اور کوئی اس پر عمل نہ کر سکے جیسا کہ یہ کہنا کہ جب کوئی تجھے مارنے لگے تو مار ہی کھاتا چلا جا۔ بلکہ دوسروں کی اصلاح کر اور اپنی بھی اصلاح کر۔ معافی سے اور انتقام سے جیسا موقعہ ہو۔ اصلاح کی طرف متوجہ رہ۔ پھر نہ ایسی فضول خرچی کر کہ تو خالی ہاتھ پشیمان ہو کر بیٹھ جائے۔ اور آئندہ نیکیوں کے

کرنے کی طاقت بھی تجھ مین نہ رہے اور نہ ایسا اپنے ہاتھ کو بند کر کہ کسی کو کچھ دے ہی نہ سکے بلکہ اپنی اصلی ضرورتون کو پورا کر۔ اور جو اس سے زائد ہو اس سے دوسرون کی بھی دستگیری کر نہ تو عورت سے بالکل پرہیز کر کے خدا کے پیدا کردہ قوے کو باطل کر دے۔ اور نہ اس عیاشی مین پڑ کر بیگانی جگھون مین خراب ہوتا پھرے۔ نہ اِتنا کھا کہ پیٹو بن جائے اور نہ اِتنا بھوکا رہ کہ مرنے لگے بلکہ ایک مُدّت کھا اور پی۔ اور ایک وقت اللہ کے لئے بھوک اور پیاس کو برداشت کر نہ تو جسم کے کپڑے اُتار کر ننگا ہو اور نہ ایسا لباس پہن جو دکھاوے کا ہو نہ تو دنیا کو بالکل ترک کر کے جنگل میں جا بیٹھ۔ اور نہ صرف دُنیا کا بن جا بلکہ دین اور دنیا ہر دو کے حسنات حاصل کر جب تیرے کان میں آواز پڑے کہ کوئی داعی الی اللہ پیدا ہؤا ہے تو نہ اسکے انکار میں جلدی کر اور نہ بے سمجھے سوچے اس کو مان لے بلکہ غور کر اور دُعا کر اور اس کی آواز کو سُن پھر اُسے اچھا پائے تو ضد نہ کر اور موشگافیون کے پیچھے نہ پڑ بلکہ قرآن سے اُسے پہچان اور قبول کر تاکہ ٹیڑھی راہ پر پڑ جانے سے تو بچ جائے ؀

(۹) نوان اور آخری حکم اس سلسلہ میں ہے۔ واغضض من صوتك ان انكر الاصوات لصوت الحمير۔ اور اپنی آواز کو نیچا کر۔ بہت بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ یہ کونسی آواز ہے جس کے بلند کرنے سے منع کیا گیا۔ اللہ اکبر کی آواز سے نہین منادی کی آواز سے نہیں بلکہ اس آواز سے جو بے جا۔ بے وقت اور خلافِ حکم خدا ہو۔ مُبارک ہیں جو غضّ صوت رکھتے ہیں۔

یہ نَو لعلہائے بے بہا کا نو لکھا ہار حکمت لقمان کے خزانے سے طیار کر کے مَینے اہل لکھنؤ کے سامنے تحفۃً پیش کیا اور صدق دل سے کیا ہے۔ اے لکھنو تم اِسکو زیبِ تن کرو بلکہ زیبِ رُوح کرو۔ تاکہ تمہاری خوشنودی کا سامان ہو اور انکی خوشنودی کا سامان پیدا ہو۔ صادق کی بات سچ مانو اور اس صادق کو قبول کرو جو مخبر صادق کی تصدیق میں خدا نے صادق کیطرف سے مبعوث کیا گیا ہے مجھے آج تیئس ۲۳ سال گذرتے ہیں کہ مَینے حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور میں آج اس جگہ... اس بندۂ خدا کے اعلےٰ تقویٰ اعلیٰ طہارت دین اسلام کی محبّت ملت محمّدی کی نصرت کی گواہی تمہارے درمیان کھڑا دیتا ہون خدا اس کے ساتھ تھا۔ پہلی باتین جو مہدی و مسیح کے آنے کے متعلّق تھین وُہ سب اُس کے زمانے میں پُوری ہوئین۔ خود اُسکے مُونھ میں جو کلام خدا نے دیا وہ بھی پُورا ہُوا۔ اُس کے ساتھ تعلّق پیدا کرنے سے دلونین پاکیزگی اور نیکی پیدا ہوئی۔ پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اس کا انکار کیا جائے۔ اعتراض تو کس پر نہیں ہوئے۔ کونسا نبی۔ رُسول۔ ولی اور غوث لوگون کے اعتراض سے بچا سو تم اعتراضات کی طرف جلدی سے نہ دوڑو بلکہ اس کی خوبیون کو دیکھو۔ اس کے پھلون کیطرف نگاہ کرو۔ اس کی صُحبت کے طفیل خدا تعالےٰ نے ہمارے دلون سے دُنیا کی محبت کو ٹھنڈا کیا اور خدا کے پاک لوگوں کی زیارت کرائی نیک کامون کی توفیق دی۔ دُعا اور عبادت مین لذّت عطا کی۔ شیطان کو ہم سے نااُمید کر دیا۔ سو تم بھی اِسکو قبول کرو تاکہ برکت پاؤ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین ؀

محمّد صادق عفی اللہ عنہ لکھنؤ - ۸ - نومبر ۱۳ء

لکھنؤ مین جلسہ احمدیّہ جس خیر و خوبی اور امن سے ہُوا۔ اُس کے واسطے ہم خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے بعد اہل لکھنو کے سامعین اور حُسن انتظام کے واسطے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

A. B. Fforde Esq. I.C.S.

اور اُن کے ماتحت اہل کارون کے بہت ممنون ہیں اور اُن کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں ؀

کبیر الدین احمد سکرٹری۔ جماعت احمدیّہ لکھنؤ۔ واعظین جلسہ

اخبار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کثیر رپورٹ کبیر

اے ہمارے قادر وقدیر رب العالمین تیری حمد کس زبان وقلم سے بجالاؤن تو وہ مولا کریم ہے جس نے بنی نوع انسان کو وہ قوت جاذبہ عطاء فرمائی جس سے قوائے خادمہ غذائے نافع کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور پھر تو نے اپنی حکمت بالغہ سے ایک اور قوت ماسکہ مرحمت فرمائی تا وہ غذا کو امساک کرے۔ جبتک کہ قوت مغیرہ اوسمین موثر نہ ہو۔ پھر تو نے قوت ہاضمہ مکرمت فرمائی تا وہ احالہ کرے اس شے کو جس کو جاذبہ نے جذب کیا ہے اور بسبب استحالہ کے اس کو مزاج صالح دیتی ہے ❊

اور اسی طرح تو نے ہمارے رُوحانی قصر کا بھی انتظام ہر ہزار میں پیغمبر بھیجکر فرمایا۔ اوّل ہزار میں حضرت ابوالبشر کو اِنّی جاعلٌ فی الارض خلیفہ کے خلعت سے مخلع فرمایا۔ اور دوسرے ہزار میں حضرت نوح شیخ المرسلین اور تیسرے ہزار مین حضرت ابراہیم علیہ البرکات۔ اور چوتھے ہزار مین حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ اور پانچوین ہزار میں حضرت سلیمان اور چھٹے ہزار مین حضرت عیسیٰ اور ساتوین ہزار مین جناب تقدس رسالتمآب سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا وہادینا محبوب رب العالمین محمّد مصطفےٰ احمدؐ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ ان الدنیا جمعه من جمع الاٰخرۃ سبعة الاف سنة وقد مضی منه الاف ومائة ولياتين من عليها مبون وعلٰی راس کل مائة من يبعث من نبينا يظهر صاحب علم يرفع اعلام العلم ... . یعنی یہ کہ دُنیا ایک جمعہ ہے آخرت کے جمعون سے۔ سات ہزار برس۔ چھٹا ہزار ایک برس اسمین سے گذر چکے اور تحقیق آوینگے اس سینکڑے پر اور سینکڑے اور ہمارے زمانہ بعثت سے ہر سینکڑے کے آغاز میں ایک صاحب علم کہ بلند کریگا جھنڈے دین کے ❊

اس مختصر تمہید کے بعد ہم لکھنؤ کو بشارت سناتے ہین کہ وہ مہدی اور وہ مسیح کہ جس کے ہم مدت سے بمصداق فیکم واما مکم منکم کے منتظر تھے (بخاری) قادیان مین آگیا اور اُسنے تمام ادیان باطلہ کو آسمانی براہین دادکر مجروح وشکستہ کیا خنزیر کو قتل کیا اور صلیب کو توڑا۔ ہان درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ مخالف وموافق کی آنکھون نے اس جری اللہ کے رُوحانی بیٹون کو بھی دیکھ لیا۔ جو حسب تعلیم یلیتی اقم الصلوٰة وامر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر علٰی ما اصابك ان ذالك من عزم الامور (سورہ لقمان) اس فرمان عظیم کو پہنچانے آئے جن کے دیدار سے آنکھین منور اور سیرت سے دل شاد ہوگئے۔ ان کے لباس بھی ابنائے چشم عالم میں نظیر ہوگئے جہان اون کے اندرونی قویٰ پاکیزہ وروشن تھے وہان انکی ظاہری صورتین بھی بدر کامل کی طرح زیبندہ وتابندہ تھین اور ہان اسی طرح علوم مین بھی وہ کامل واقفیت رکھنے والے تھے ❊

افسوس کہ فرنگی محل اور ندوۃ العلماء باوجود مخزن علوم کہلانے کے (اور اس عاجز نے تمامی علماء لکھنو کو بذریعہ خطوط کے دعوت کی) کہ آؤ اور دیکھو کہ ماہرین کلام ہونے کا فخر کس کو ہے۔ شعر

بام پر آپ ہیں اور چاند بھی ہے پیش نظر ؛؛ جس کے مونھ پر نہ ہو دھبا وہ کامل ہے وہی

کوئی ایک بھی ایسا فرد نہ پیش کرسکے کہ جو میرے لگا رکھتا مفتی محمد صادق کی مانند عربی اور عبرانی اور کلدانی اور سُریانی کے ماہر ہونے کے علاوہ انگریزی میں بھی ماہر ہو۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھاکر سچ سچ کہتا ہون کہ میرا دلربا مفتی جہان عالم ہے وہان عابد وحلیم وسخی بھی ہے وہ اپنے دشمنون کا بھی خیرخواہ ہے جیساکہ وہ اپنے دوستون کا محب ہے جسکی ایک ادنیٰ دریا دلی کا دُر بے بہا ہے۔ کہ اوسنے لکھنؤ کو دیدہ ور وجوہرشناس خیال کرکے نولکھا ہار اُسکی نظر گذراننے کو تیار کیا۔ اُس ہار مین اس شیدائے رسُول نے ۹ نو جواہر ایسے بیش قیمت مسمط کئے کہ جن کی تاب کے آگے ؛-

ہیرا۔ پنّا۔ مرجان۔ الماس۔ یاقوت۔ زبرجد۔ نیلم۔ پکھراج۔ فیروزہ۔ مونگا۔ افرنجش باہت۔ یشب۔ تدمر۔ سنگار۔ جزع۔ حجر الباہ۔ ساھور۔ مرانہ۔ رفتی۔ مانوس سینارج طاروالتوم۔ عقیق۔ کٹھو۔ پتونیان۔ رتک۔ عطاس۔ فرطاسیا۔ فروس۔ فہار قراطیر۔ لاجورد۔ مارون۔ نوبی۔ مرقشیشا۔ لہسنیا۔ یشب۔ سنگِ ستارہ سنگِ عیسیٰ وغیرہ بے آبرو ہیں ❊

پھر میر قاسم علی صاحب خالد ثانی شیر اسلامی کمر ادھشتا دیا نندمت کھنڈن سبھا نے مسئلہ تناسخ کی جو آریون کا ساختہ وپرداختہ ہے اس نئی وضع سے تردید کی کہ جس کو آجتک کسی کے گوش وہوش نے نہین سُنا ❊

اسی طرح سید مولوی سرور شاہ صاحب نے وفات مسیحؑ کو اس خیر وخوبی کے ساتھ پیش کیاکہ ناچار غیر احمدیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے جنازہ کو لیکر سرینگر تک نظر کو دوڑانا پڑا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک ❊

جس طرح کہ مسیح بن مریم نے انطاکیہ مین تین رسولوں سے بنائے صداقت قائم فرمائی

تھی - اسی طرح مسیح موعود کو بھی ادن تین ہی فرستادون کے بمصداق آیۃ فعززنا بثالث سے کمک پہونچا کر بنائے صداقت کو از سرِ نو دیارِ لکھنؤ مین قائم - والسلام

نوٹ :- ناظرین بدر منتظر رہیں کہ لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ احمدی اور غیر احمدی ملکر کرنے والے ہیں اور بہت سے لایق غیر احمدی اکابر لکھنؤ قادیان سے خوش و راضی ہیں ؛

خاکسار کبیر الدین احمد - اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ ۱۳۳۱ ھجری

ناظرین کے معلومات مین ترقی کے لئے اسجگہ ہم وہ شرائط بھی لکھ دیتے ہین جو سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کے واسطے ضروری ہیں :-

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ اینده اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ؛

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ؛

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ؛

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ؛

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالتین راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین ہر وقت طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونھ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ؛

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ؛

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ؛

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ؛

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائے گا ؛

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُسپر تاوقتِ مرگ قائم رہیگا اور اس عقدہ اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصلِ دلدار از لے بے او محال
اقتدائے قولِ او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وانز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسلِ رب العباد
آن ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکرِ آن مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندو راست — منکرِ آن موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

نامردی کا علاج اور پچاس سالہ تجربہ

ٹانک پلز (مقوی باہ گولیان) نامردی اور سُستی کے لئے خصوصاً اور دماغی و اعصابی کمزوریوں کے لئے عموماً اکسیر کا حکم رکھتی ہیں شہادت کے طور پر چند سارٹیفکیٹ جو حال ہی میں موصول ہوئے ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۞ عالیجناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر گریڈ سب اسسٹنٹ سرجن حال مقیم قادیان تحریر فرماتے ہیں ٹانک پلز آپکی تیار کی ہوئی میں نے استعمال کی ہیں۔ خون بڑھانے اور طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ اور قوت باہ و عصبی کمزوریوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ بہت اعلیٰ قسم کی گولیان ہیں۔ ۳۰ - نومبر ۱۳ء ۞ عالیجناب منشی عبد الحمید صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس حال مقیم ایجولی ضلع میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں ٹانک پلز جو آپنے مجھے بنا دی تھیں وہ مجھے دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئیں ۸ - دسمبر ۱۳ء ۞ عالیجناب منشی نعمت اللہ خانصاحب افسر تحریر فرماتے ہیں کہ قریباً پندرہ سال سے میری کمر اور شانوں کے درمیان درد تھا۔ ٹانک پلز کے استعمال سے ایک ہفتہ میں

میں آرام پہنچ گیا۔ اعصابی و دماغی کمزوری اور خصوصاً قوت باہ کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ۔ المشتہر ...

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اور اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے اس سُرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفیدات" یہ سُرمہ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سُرمہ قسم اوّل عا/ قسم دوم عہ/ قسم سوم عہ/ اصلی ممیرا قیمت عـہ فی تولہ ۞

ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سُرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سُرمہ جن کی آنکھیں موسم گرما میں دُکھتی ہوں اون کے لئے بہت مفید ہے

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ بوقت صبح استعمال کریں۔ قسم اوّل عـہ قسم دوم ۸/

المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سُرمہ مروارید۔ یلو اکسائیڈ والا۔ مقوی بصر۔ مفید ککرے غشاء۔ نزول الماء۔ قیمت فی تولہ .. .. عا/

سُرمہ دافع پھولا فی ماشہ .. .. عہ/

سُرمہ مجلّی۔ مفید پڑوال دھند۔ سبل۔ بیاض چشم آب چشم فی تولہ عہ/

سُرمہ ممیرا۔ مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ .. .. عہ/

سُرمہ بُراق۔ سفید سلاق سُرخی پلک .. .. .. عـہ

حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ اٹھرا کو دُور کرتی ہیں عہ/

حب مقوی باہ ممسک ۴ درجن .. .. .. عہ/

دوائی بواسیر خونی۔ ۳۲ خوراک .. .. .. عہ/

دوائی مقوی حافظہ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب تولہ عہ/

حب مقوی باہ۔ سریع الاثر ۲ درجن ۱۲/

دوائی مقوی باہ۔ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک عہ/

ق - د - معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان ۞

آزمودہ مفید و بے نظیر دوائین

اکسیر سوزاک آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر ہی بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی۔ آزمالو قیمت عا/

کشتہ یشب مرکب۔ ضعف دل۔ دل کا دھڑکنا۔ کمی خون یرقان۔ ان امراض کے لئے مسیحائی اثر رکھتا ہے ۲۴ خوراک عـہ/

معجون چاندنی۔ اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل قیمت ایک تولہ عہ/

مفرح کوکبی۔ دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ حافظ کو تیز اور نسیان کو دُور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دُور کرے ۞

قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنہ (عـہ/)

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ ہی روانہ کیا جاتا ہے ۞

ع - ن - معرفت بدر ایجنسی - قادیان دارالامان

مجرب نسخے

ہم فائدہ عام کے واسطے وہ ادویات و نسخہ جات جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شفاخانہ میں عموماً استعمال میں آتے ہیں طیار کر کے فروخت کرتے ہیں اور مختصر فواید کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں اور منافع بھی بہت کم رکھا گیا ہے۔ جو صاحب چاہیں قیمت پیشگی بھیجکر یا بذریعہ وی پی ہم سے منگوا سکتے ہیں ترکیب استعمال کا پرچہ دوائی کے ہمراہ روانہ کرینگے محصولڈاک بذمہ خریدار ۞

سفوف مقوی باہ۔ قوت پیدا کرتا ہے اور باہ کو جوش دلاتا ہے۔ سُرعت اور رقت کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱۰/

طلائے عجیب۔ سُستی کو دور کرتا ہے۔ پٹھوں کو مستحکم اور مضبوط بناتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے۔ قیمت ۱۰/

سفوف مقوی معدہ۔ ہاضم طعام۔ کاسر ریاح و نفخ شکم۔ پیٹ کے درد اور چبھن کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۸/

سفوف صندل۔ ہر قسم کے بخار اور معدہ کی تبخیر اور بدن کی حرارت کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۸/

سفوف مصفی خون۔ خون صالح پیدا کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ بدن کے دھبے اور موٹھ کی چھائیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۸/

آنکھوں کی دوائی۔ آنکھوں میں دھند۔ غبار۔ ککرے اور آنکھوں کے بھاری رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۸/

مفرح دل۔ دل کی کمزوری اور دھڑکن اور گھبراہٹ کو مفید ہے۔ دماغ اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قیمت ۸/

سفوف دافع سوزاک۔ سوزش اور جلن دُور کر کے ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ سوزاک نیا ہو یا پُرانا بفضلہ تعالیٰ آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱/

حبوب طحال۔ تلی خواہ کس قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۸/

منجن مجلّی۔ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے مسوڑوں سے خون آنیکو روکتا ہے دانتوں کی زردی اور میل دُور کر کے دانتوں کو صاف اور شستہ بنا دیتا ہے۔ قیمت ۸/

ا - ا - معرفت بدر ایجنسی - قادیان دارالامان (گورداسپور)